بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ اوّل علم طب

باب اوّل

تعریف صحت

جبتک صحت کیحالت سے واقفیت نہین ہوتی ہے [illegible] کی حالت
پہچانی نہین جاسکتی اسلئے پہلے صحت کی تعریف کرنی [illegible] جب کسی حالت
کو صحت کیحالت سے مقابلہ کیا جاتا ہے اور اسمین [illegible] پایا جاتا ہے تب اسکو
بیماری کہتے ہین۔

پس واضح ہو کہ صحت جسم کی [illegible] ہے ہین جس مین کل اعضا سے اپنا
اپنا کام باقاعدہ کیا کرتے ہین [illegible] انسان کی صحت یکسان نہین ہوتی بلکہ
مختلف بشر کی صحت مین [illegible] اختلاف ضرور پایا جاتا ہے کیونکہ ہر [illegible]
ڈول اور طاقت [illegible] روحانی ایکسان نہین ہوتی اور نہ ہر کسیکی طبیعت
ایک ہی طور پر ہوتی ہے۔ ہر متنفس مین کوئی نہ کوئی بات خاص ضرور پائی جاتی ہے

مثلاً کوئی تو کسی مرض مین مبتلا ہونے کی خصوصیت رکھتا ہے اور کوئی کسی بیماری
مین - اور بعض اکثر ایسے بھی ہین کہ جب اُنمین کوئی بیماری ظاہر ہوتی ہے تو
برخلاف دوسرون کے اپنا رنگ نرالا ہی دکھلاتی ہے - پس صحت مین بہتیری
باتون سے فرق پڑجاتا ہے چنانچہ

اول - ٹم - پے - ری - منٹ یعنے مزاج کا - تجربات وسیع سے یہ بات ثابت
ہے کہ مزاج چار قسم کا ہوتا ہے -
اوّل سنگوے نیئس یعنی دموی - دوم لمفاٹک یعنے بلغمی ۔ سوم بے - لے اَہر
یعنے صفراوی - چہارم نرووس یعنے عصبی -

فقرہ - ۱ - جس شخص کا مزاج دموی ہوتا ہے جسم اُسکا فربہ اور عضلات اُسکے
تنے ہوئے ہوتے ہین - بال سُرخی مائل اور وہ شخص گربہ چشم ہوتا ہے رنگ سرخ -
جلد ملایم اور پتلی - دوران خون تیز - نبض پُر اور سریع - چہرہ پر شجاعت کا نور برستا
ہے - اور وہ شخص نہایت چُست وچالاک اور غصہ ور ہوتا ہے اور طبیعت اُسکی
نہایت تیز ہوتی ہے -

فقرہ - ۲ - جس کسیکا مزاج بلغمی ہوتا ہے گوشت اُسکا ڈھیلا اور جسم شحیم ہوتا ہے
تو ند نکلی ہوئی - بال بھورے - آنکھین یا تو سُرمئی یا گربہ چشم - جلد کی رنگت پھیکی -
لب موٹے - چہرہ بھولا بھالا - دورانِ خون سُست - نبض بطی اور کل حرکاتِ جسمانی
اور روحانی اُسکی سُست ہوتی ہین -

فقرہ - ۳ - صفراوی مزاج کی پہچان یہ ہے کہ اس مزاج کے آدمی کا گوشت
تنا ہوا ہوتا ہے اور صفحہ رُخ پر اُسکے مطالب دلی نمایان ہوتے ہین - بال اور آنکھین
سیاہ رنگت جسم کی سیاہی مائل - ورید بیرونی خوب نمایان اور نبض بہت سخت اور
کسیقدر سریع ہوتی ہے - ایسے لوگ بڑے حوصلہ کے ہوتے ہین اور نہایت جفاکش

دیباچہ

(طبع چہارم)

میری زبان کو اسقدر طاقت اور ذہن کو طاقت کہان کہ مین اُن قدر دانون کا شکریہ ادا
کرسکون جنہون نے طبع اول سے لیکر آج تک اِس کتاب کی قدر دانی فرمائی - جب سے
اِس کتاب کے چوتھی دفعہ چہپنے کی خبر دور دراز پہنچی ہر چہار طرف دہوم مچی - درخواستین مع
قیمت پیشگی آنے لگین - بہتیرا زور اِس کے لکہنے پر لگایا کہ جلد ختم ہو - تاکہ شایقین کی آرزو
پوری ہو - راتون کو لکہتے لکہتے صبح کردی - اِس سیم بدن کے عشق مین سونا چہوڑ دیا
مگر پیش نہ چلی - پورا سال لگ گیا تب یہ کتاب ختم ہوئی - ہان بغیر دیکہے بہالے طبع
سوم کو جیون کا تیون چہپوا دیتا تو وہی تین مہینہ کے اندر یہ کتاب چہپکر تیار ہو جاتی -
مگر ایسے قدردان شایقین کو اُن باتون سے محروم رکہنا مناسب نہ سمجہا جو اِس کتاب کے
تیسری دفعہ چہپنے کے بعد ظہور مین آئین - یہ تو سب جانتے ہین کہ جیسے طب کے علم مین ترقی
کی گنجائش ہے ویسی کسی اَور علم مین نہین ہے ہر روز کوئی نہ کوئی نئی بات ظاہر ہوتی ہے
پس اُن باتون کو اپنی کتاب مین درج نہ کرتا تو یہ کتاب کسی کام کی نہ ہوتی - باوا آدم
کے وقت کی کہلاتی اور شایقین جنکو اِس بندہ کی تصنیفات سے ایک خاص قسم کا اُنس ہے پڑہکر
جب دیکہتے کہ اُن تحقیقات اور مشاہدات کو جو تین چار سال کے عرصہ مین ظاہر ہوئے ہین یہ

کتاب مین جگہہ نہین دی گئی ہے تو مایوس ہو جاتے - مگر ایسی دوات اور اختراعات جدیدہ کو تلاش کر کے یکجا کرنا اور اُن مین سے مستند کو غیر مستند سے چہان بین کر کے کتاب مین داخل کرنا کچہہ تہوڑی بات نہ تہی - اِس کے کرنے کے لئے بہت سا وقت اور فرصت چاہئے - یہان فرصت کہان - بقول شخصے - ایک سر ہزار سودا ایک تو بڑہاپا - اور ناسازی طبع - دوسری کام کی دہوم کہ ناک مین دم آرہا ہے - پہر بہی ہمت نہ ہاری - بڑے بڑے اُستادون کی جدید تصنیفات پڑہین - مُلک مُلک کے طبی اخبار دیکہے اور اپنے بہی تجربہ مین جو جو باتین اچہی دیکہین اُن کو بہی جمع کر کے اِس کتاب مین شامل کیا - چنانچہ یہی وجہ تہی کہ یہ کتاب دیر سے نکلی اور حجم بہی اِس کا ہزار صفحہ سے زیادہ بڑہ گیا - اِس چوتہی طبع کو بالکل ایک نئی کتاب کہین تو بجا ہے کیونکہ اگلی طبع اور اِس مین اِتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین ؀

بہتیری بیماریان جو پچہلی طبع مین شامل ہونے سے رہ گئی تہین اِس مین درج کیگئی ہین - بڑے بڑے اُستادون کے مجرب نسخے اور نئی دوائین بہی درج کیگئی ہین - بہتیری پہلی بیماریون کی ماہیت اور علامات اور علاج اور اسباب بموجب مشاہدات اور تحقیقات جدیدہ کے بدل دی گئی ہین - کتاب کی ہر ایک سطر پر غور کیا گیا ہے اور جہان کہین کوئی بات نئی پائی ہے اُسے فوت درج کر دی ہے - اِس باب مین زیادہ کہنا مناسب نہین سمجہتا - اپنے مُنہہ سے میان مٹہو بننا پڑتا ہے - ناظرین خود دیکہہ لین گے - ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا - پہر بہی انسان ہون کہین نہ کہین کچہہ نقص رہ گیا ہوگا - معاف فرمادین ؀

رحیم خان

لاہور جنوری ۱۸۹۹ء

اور جب ایسے آدمیون کا چہرہ بُردبار اور مغموم ہوتا ہے تب اُس مزاج کو
مے-لن-کا-لک ٹم- پے-ر-ی-مینٹ یعنی سوداوی مزاج کہتے ہین -

فقرہ - ۴ - نر-وَس مزاج کے آدمیونکا حال یہ ہے کہ یہ لوگ ٹھگنے اور دُبلے
پتلے ہوتے ہین - چہرہ نازک - بال بھورے - رنگت جسم کی ہلکی با کیسقدر سرخی
مائل - لبین نازک - آنکھین چمکیلی - نبض ملایم مگر سریع - اور اثر صدمات کا انپہ فوراً
ہوجاتا ہے - اور یہ لوگ نہایت خوش مزاج اور عقیل او فہیم ہوتے ہین اور
اِنکے خیالات دلی اور حرکاتِ جسمانی تیز -

دوم عمر - بیماری کی تشخیص اور علاج کیو اسطے عمر کا دریافت کرنا اشد
ضروریات سے ہے مثلاً نہایت ننھے بچون کے باب مین یہ بات یاد رہے کہ اِن
کے دم لینے کی حرکتین یک بیک نہین پیدا ہوتین بلکہ رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہین
تسپر بہی کامل نہین ہوتین اسواسطے اُنکو حرارتِ بیرونی کی بہت ضرورت پڑتی ہے
اور جب انکی عمر کسیقدر زیادہ ہوجاتی ہے تب دانت نکالنے کی تکلیف مین مبتلا
ہوتے ہین اور عہد طفلی مین بچون کو معدہ اور امعا اور دماغ کی بیماریون کے ہوجانے
کا ہمیشہ خدشہ رہتا ہے اور جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اور قریب
جوانی کے آجاتی ہے امراضِ مذکورہ بالا اُسکو کم ستاتے اور شاذ ہی مُہلک
ہوتے ہین اور جب ایام شباب کا آجاتا ہے تب اُسکے جسم کی ہئیت اور روح کی
قوت مین بین فرق پڑجاتا ہے - اِنہین ایام مین عورت کو حیض آنا شروع ہوتا ہے اور
اگر یہ فعل عرصہ تک ملتوی رہجاوے یا بے قاعدہ ہوتا رہے تو عورت انواع و
اقسام کی امراضِ دماغی و عصبی مین مبتلا ہوجاتی ہے - اور یہ بات بھی قابل یاد
رکھنے کے ہے کہ طفولیت مین بچہ کا سر اور شکم بہ نسبت دیگر اعضاے جسم کے بڑا
ہوتا ہے مگر جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے ہر ایک اعضاے جسم کے اپنی اپنی

معمولی وضع پر آتے جاتے ہین اور پچیسوین یا تیسوین برس کے اندر نشو و نما کل اعضاے کی کامل ہوجاتی ہے - اِس عمر مین امراض یعنی وعصبی کم پیدا ہوتے ہین مگر انفلامیشن اور بخار کی بیماریون کی کثرت ہوتی ہے اور سل کے مرض مین بھی مبتلا ہونے کو اِسی عمر مین طبیعت نہایت مائل رہتی ہے ٭

پچیسوین سال سے ۴۵ برس تک انسان کا جسم نہ تو بڑہتا اور نہ گھٹتا ہے بلکہ یکسان رہتا ہے لیکن لحیم و شحیم ہونے کیطرف مائل رہتا ہے اور اِس ایام کے ابتدا مین بخار اور انفلامیشن کی بیماریان اور سل کے مرض کا نہایت غلبہ رہتا ہے لیکن جب عمر ۵۰ برس کے قریب آجاتی ہے تب بعوض انفلامیشن کے اعضاے رئیسہ کی ساخت مین تغیر پیدا ہونے لگتا ہے اور اُنمین خون کے جمع ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اِسیواسطے اِس عمر کے لوگون کو سکتہ کی بیماری کا بڑا اندیشہ رہتا ہے اور اِسی عمر مین حیض کا آنا بھی بند ہوجاتا ہے -

جب انسان کی عمر ۵۰ سے ۶۰ تک کی ہوجاتی ہے تب کل قوا جسم کے کمزور ہونے لگتے ہین چنانچہ حس حرکت مین فرق پڑجاتا ہے - حافظہ مین فتور پیدا ہوجاتا ہے عضلات کمزور ہوجاتے ہین اور ٹیک لگائے بغیر بیٹھنے مین تکلیف ہوتی ہے مولوی نظامی رحمۃ اللہ نے سچ کہا ہے -

مثنوی

چو عمر از دہ گزشت و یا کہ از بیست	نمی شاید دگر چون غافلان زیست
نشاطِ زیست باشد تا بسی سال	چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال
پس از پنجاہ نباشد تندرستی	بصر کُند ی پذیرد طبع سستی
چو شصت آمد نشست آمد پدیدار	چو ہفتاد آمد افتاد آلہ از کار
بہشتاد و نود چون در رسیدی	بسی سختی کہ از گیتی کشیدی

وز آنجا گر بصد منزل رسانے	بود مرگے بصورت زندگانے
اگر صد سال مانے ور یکے روز	ببایدرفت زین کاخ دل افروز
پس آن بہتر کہ خود را شاد دارے	دران شادی خدا را یاد دارے

اور اس عمر مین جسم کے رطوبات کم ہوجاتے ہین اور اعضاے اندرونی بہی ماؤف ہوجاتے ہین -

عمر کے باب مین ایک اور بات قابل یاد یہ بہی ہے کہ جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اعضاے رئیسہ کی ساخت بگڑتی جاتی ہے اسواسطے جب انمین کوئی بیماری ہوتی ہے تو وہ وقت سے رفع ہوتی ہے - پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بچون کی بیماریان بہ نسبت مسن آدمیون کے زیادہ تر علاج پذیر اور زود تر رفع ہوجاتی ہین -

سوم موسم اور ہوا - ہوا کا گرم و سرد اور مرطوب اثر انسان کے سارے جسم پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب یہ ہوا باہر سے جلد پر لگتی ہے اور بذریعۂ نفس کے کشش مین جاتی ہے تو خون مین تغیرات پیدا ہوتے ہین جسکا اثر سارے جسم پر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ہوا مین مختلف زہرون کے اثر کی آمیزش ہوتی ہے یعنے کبھی تو اُس مین حیوانی زہر ملے ہوئے ہوتے ہین اور کبھی نباتات کے متعفن ہوجانے سے جو زہر پیدا ہوتا ہے وہ بھی ہوا مین ملجاتا ہے - غرض جب اس قسم کی زہریلی ہوا سونگھنے مین آتی ہے تو اُسے انواع و اقسام کی مُہلک بیماریان پیدا ہوتی ہین - مقدار اُن زہرون کی کم ہوئی تب بھی صحت مین اسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ انسان لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - مزید برین ہوا کے اندر خاک و دہول سنگریزہ اور کارخانجات کا دہوان اور ذرات دہاتی بھی ملے ہوئے ہوتے ہین - غرض جب یہ ہوا سونگھی جاتی ہے تو جسم کے اندر مُہلک بیماریون کی بنیاد قائم ہوتی ہے ؎

ہوا کا گرم و سرد ہونا بھی صحت پر بڑا بھاری ہوتا ہے کیونکہ اُن ملکون مین کہ جہان
موسم اعتدال پر رہتا ہے جون جون گرمی بڑہتی جاتی ہے بیماری زیادہ ہوتی جاتی ہے
اور جب سردی کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے تب موت کا بھی بازار گرم ہو جاتا ہے گرمی کی مہلک
بیماریان اسہال پیچش ہیضہ۔ اور بخار ہین اور سردی مین امراض شُش مثلاً بچون اور
بوڑہون مین نمونیا یعنی ذات الریہ اور بدن کا تپ دق کا اُس موسم مین بڑا غلبہ
ہوتا ہے مگر پنجاب اور ممالک مغربی کی نسبت یہ بات ضرور یاد رہے کہ ان مقامات مین
چاہے کیسی ہی شدت کی گرمی پڑے تا وقتیکہ اُسمین رطوبت نہ ہو امراض مذکورۂ بالا کا
غلبہ نہین ہوتا بلکہ اُن ملکون مین خشک گرمی نہایت صحت بخش ہوتی ہے لیکن جس سال
گرمی مین بارش زیادہ ہوتی ہے اور اُس باعث وہ گرمی مرطوب ہو جاتی ہے اُس
سال تپ نوبتی۔ ہیضہ۔ اسہال و پیچش کی بیماریونکا نہایت زور شور ہوتا ہے ٭

چہارم جاے سکونت ۔ مثلاً دیہاتی اور شہری کی صحت مین بھی بڑا فرق
ہے کیونکہ شہر کے باشندے بہ نسبت دیہات کے رہنے والون کے زیادہ تر
ضعیف الجسم ہوتے ہین اور اُنکی عمر بھی بہ نسبتاً اُنکے کم ہوا کرتی ہے لیکن با ایںہمہ دیہاتون
کی صحت مین بھی فرق ڈالنے کے لئے کئی باتین موجود ہین چنانچہ میدانون مین
جو گانون ہوا کرتے ہین وہ بہ نسبتاً اونچی زمینون کے بلندی پر ہوتے ہین بارش
کے موسم مین اُنکے قرب و جوار مین پانی کھڑا ہو جاتا ہے مُردار جانور اور نباتی اجزا
جو اُس پانی مین ہوتے ہین وہ سڑ جاتے ہین کہ جنکے بعد خشک ہو جانے اُس پانی
کے ایک زہریلی عفونت پیدا ہوتی ہے جس سے اُس نواح کی ہوا بگڑ جاتی ہے غرض
اِس بگڑی ہوئی ہوا کے سونگھنے سے باشندگان وہ کی صحت مین فرق پڑ جاتا ہے
اور بڑے شہرون کا یہ حال ہے کہ بسبب گنجان آبادی اور غلاظت بدرو وغیرہ
کے وہان کی بھی ہوا متعفن ہو جاتی ہے اور یہی ہوا لوگون کے سونگھنے مین آتی ہے

حال اُنکا یہ ہوتا ہی کہ برائے نام وہ تندرست کہلاتے ہین - اُنکے چہرہ کو ملاحظہ کیجیئے تو ایسا زرد معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے جسم کا سارا خون نچوڑ ڈالا ہے اور اُن کے ہاضمہ کا اِس سے بھی بدتر حال ہوتا ہے - مصنف کا اِس امر مین یہ تجربہ ہے کہ سو مین شاید ایک آدہ کا ہی ہاضمہ درست ہوگا ورنہ سب کے سب کسی نہ کسی قسم کی بدہضمی کے مرض مین مبتلا ضرور ہونگے اور ہم اِسبات کو شفاخانجات کی بہیون سے بہی ثابت کر سکتے ہین نتیجہ اِسکا یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کمزور ہوتے ہین اور ادنے باعث سے بیمار ہوجاتے ہین -

پنجم غذا - خراب غذا کا بہی اثر جسم انسان پر بڑا ہوتا ہے - چنانچہ بڑے شہرون مین اکثر یہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ جو غربا ہین بسبب افلاس کے اُنکو اچھی غذا کہ جسمین کل اجزا پرورشی موجود ہون میسر نہین آتی اِس سبب سے وہ بیچارے طرح طرح کی بیماری مین مبتلا رہتے ہین خاصکر اسکروی کی بیماری تو اُنکو اکثر ہوجایا کرتی ہی کیونکہ آدمی کو جب اچھی غذا نہین ملتی ہی تب خون اچھی طرح پیدا نہین ہوسکتا بلکہ بدنہین جو خون ہوتا ہی وہ بہی رقیق ہوجاتا ہی (دیکھو باب حفظ صحت)

ششم پانی - یہ بات ظاہر ہے کہ صاف پانی کا پینا قیام صحت کے لئے اشد ضروریات سی ہے اور یہ کہ جب پانی میلا ہوتا ہے تو اُسکے استعمال سی مُہلک امراض پیدا ہوتے ہین (اِسکی تفصیل آگے آئیگی) -

ہفتم پیشہ - مختلف پیشہ کے لوگون کی صحت مختلف طور پر بگڑجاتی ہے چنانچہ خیاط کا ہاضمہ - گہڑی ساز کی آنکہین اور سنگتراش کا شُش بگڑا رہتا ہی علی ہذا القیاس اَور پیشہ ورونکو بہی کسی نہ کسی بات کی شکایت رہتی ہی -

ہشتم - عیش و عشرت مین اوقات بسر کرنا بہی ایک بڑا بہاری سبب صحت کے بگاڑنے کا ہی دیکہو وہ لوگ جو امیر کہلاتے ہین اور جنکا شب و روز عیش مین

گزرتا ہے کسی نے کبھی سنا ہے کہ وہ لوگ ایکدن ہی بہلے رہتے ہین +

اوپر کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ ایک دوسرے کی صحت مین بڑا فرق ہے اور یہ فرق کبھی تو پیدایش سے پڑجاتا ہے اور کبھی آدمی از خود حاصل کرتا ہے - چنانچہ پیدایشی اختلافات یہ ہین - مزاج - میلانِ طبع - ارث - او خصوصیت طبع - اور عمر - اور مرد اور عورت کا ہونا - اور جنکو آدمی از خود حاصل کرتا ہے وہ یہ ہین - موسم - مسکن - غذا - پانی - عادات - پیشہ - اور طریقہ گزران +

جب ہم اختلافاتِ تولیدی کا خیال کرتے ہین تو یہ باتین ہر ایک متنفس مین نرالی پاتے ہین اور چونکہ ہر بشر کی صحت مین اختلاف پایا جاتا ہے تو صرف بیماریون مین ہی نہین بلکہ جسم کے کُل افعال مین بھی فرق ضرور پایا جاتا ہے - پس یاد رہے کہ اسیواسطے علاج و معالجہ کے وقت ہم کو اندھون کے طور پر ٹٹولنا پڑتا ہے اور اسیواسطے جو طبیب جس کا مزاج دان ہوتا ہے وہ اُسکا علاج بہ نسبت دوسرے کے جو اس شخص کے مزاج سے واقف نہین ہوتا اچھے طور پر کر سکتا ہے +

باب دوم

تعریف مرض کی

اسبات کے جاننے کے لئے کہ بیماری کسکو کہتے ہین پہلے حالت صحت کا جاننا نہایت ضرور ہے کیونکہ جب ہم کو معلوم ہو گیا کہ صحت جسم کی اُس حالت کو کہتے ہین جس مین کل اعضا سے اپنا اپنا کام باقاعدہ ہوا کرتے ہین تو اُسکے خلاف کو بیشک مرض کہینگے - پس یاد رہے کہ جبتک صحت دریافت نہوگی تبتک بیماری ہرگز معلوم نہین ہو سکتی + لہذا طبیب کو چاہئے کہ پہلے حالتِ صحت سے اچھے طور پر واقفیت

پیدا کرے تاکہ اُسکا خلاف جسکو مرض کہتے ہین اُسکی سمجھ مین بخوبی آجاوے - ہم سے اگر کوئی مرض کی تعریف پوچھے تو اُسکا جواب اِسطور پر دینگے کہ جب جسم کے کسی عضو کی ساخت بگڑ جاوے یا اُسکا فعل صحت کی نسبت زیادہ تیز یا سست یا بدل جاوے یا کمزور یا بالکل مفقود ہو جاوے تب اُس عضو کو صحت کے مقابلہ پر بیمار کہینگے ؞

واضح ہو کہ کُل بیماریان ایک ہی قسم کی نہین ہوتین یعنے کسی بیماری مین اعضا کی ساخت بگڑ جاتی ہے تب اُسکو آر - گے - نِک ڈیزیز کہتے ہین - کسی مین صرف اُسکے فعل ہی مین فتور پڑتا ہے تب اُسکو فنکش - شو - نل ڈیزیز بولتے ہین - اور کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے جو کبھی رفع ہی نہین ہوتی ایک عضو کو چھوڑ کر دوسرے مین سرایت کر جاتی ہے جیسے سرطان اور آتشک وغیرہ ہین - اور بعض بیماریان نہایت مُہلک ہوتی ہین جیسے ہیضہ ؞ اِسکار - لٹ فیور وغیرہ اور بعض بیماری کا یہ حال ہے کہ وہ ازخود پیدا ہو جاتی ہے کسی دوسری بیماری سے علاقہ نہین رکھتی - اور بعض ایسی ہی ہین جنکا پیدا ہونا دوسری بیماری پر حصر رکھتا ہے جیسے قلب اور جگر اور گُردون کی بیماری مین استسقا کا ہو جانا - اور کسی بیماری کا یہ دستور ہے کہ ابتدا سے انتہا تک اُنکی علامتین یکسان رہتی ہین پر بعض بیچ بیچ مین یوم راحت ملتا ہے اور بعض کی علامتونکا یہ قاعدہ ہے کہ کبھی تو وہ زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہین لیکن بالکُل رفع نہین ہوتین اور بعض امراض حاد ہوتے ہین یعنے تھوڑے عرصہ تک رہتے ہین مگر بہت شدید ہوتے ہین اِنکو اکیوٹ کہتے ہین اور بعض مزمن یعنے عرصہ دراز تک رہتی ہین پر شدید نہین ہوتین اُنکو کرانک بولتے ہین اور بعض بیماری متعدی ہوتی ہے جسکو انگریزی مین کن - ٹے - جیس یا اِن - فک - شس کہتے ہین یعنے اُنکی چھوت ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے

مگر ان-فاک بشس بغیر چھوت کے پیدا ہوتی ہے علاوہ ازین بعض بیماریان اپے-ڈے-مِک اور بعض اِن-ڈے-مِک اور بعضی اسپو-را-ڈِک ہوتی ہین ان تینون مین یہ فرق ہے کہ پہلی قسم کی بیماری وبائی اور عالمگیر ہوتی ہے اور بہت سارے لوگ اسمین مبتلا ہوجاتے ہین اور اسکے ظاہر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہین ہوتا مثلاً چیچک-ہیضہ اور بعض قسم کے بخار-اور قسم دوم کی جو بیماریان ہوتی ہین وہ کسی خاص جگہہ پر محدود اور منحصر ہوتی ہین-مثلاً گیگہہ-تپ لرزہ اور فیلپا اور بنگالہ کے اندر ہیضہ بھی اِن-ڈے-مِک ہو-سوم یعنے اسپو-را-ڈِک لفظ دونو اِن-ڈے-مِک اور اپے-ڈے-مِک بیماری کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جب وے صرف چند آدمی کو مبتلا کرتی ہین-اوپر کے بیان سے مرض کے صرف مختلف حالات معلوم ہوتے ہین اب ہم بیماری کی نسبت زیادہ تر اہم باتین بتلاتے ہین چنانچہ-

مقالہ اوّل

اسباب الامراض

سبب کو انگریزی مین کاز بولتے ہین-سبب دو قسم کے ہوتے ہین ایک کو اصطلاح مین پری-ڈسپو-زنگ اور دوسری کو اکسائٹ-ٹنگ کاز کہتے ہین" پری-ڈسپو-زنگ کاز مین وہ باتین شامل ہین جنکا اثر سارے جسم یا جسم کے کسی حصہ یا کسی عضو پر ایسا پیدا ہوجاتا ہے جس سے مرض مین مبتلا ہونے کے لئے وہ مائل یا مستعد ہوجاتا ہے-اور اکسائٹ-ٹنگ کاز اُن سببون کو کہتے ہین جو جسم پر اپنا اثر سیدھا پیدا کرکے مختلف بیماریونکو

ظاہر کر دیتے ہین - مگر ایسا نہ سمجھنا چاہیئے کہ اِن دونو قسم کے سببونمین کوئی حد مقرر ہے یا یہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہین کیونکہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کسیوقت کوئی سبب بیماری کی استعداد کو پیدا کر دیتا ہے اور وہی سبب بعضہ فعہ اشتعالک ویکر سینڈ مرض کو ظاہر کر دیتا ہے - علاوہ ازین بعضہ فعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پری ڈسپو - زنگ کاز کے سبب کوئی خاص عضو بہ نسبت کسی اَوْر کے مرض میز مبتلا ہونے کے لیئے زیادہ تر مائل ہوجاتا ہے مثلاً عمر جو ایک پری ڈسپو - زنگ کاز ہے اِسکا اثر ٹیو - بر - کل یا سرطان کے مادہ کو جسم کے کسی خاص مقام پر پیدا کرنے کے لیئے بہت بھاری ہوتا ہے - تاکہ بیماری کے اسباب آسانی سے سمجھہ مین آجاوین انکو دو حصو نمین تقسیم کیا جاتا ہے - ایک اسباب اندرونی یعنے وہ اسباب جو کسی شخص کی طبیعت مین پیدایش سے موجود ہین یا جنکو وہ شخص خود حاصل کرتا ہے ؛ دوم بیرونی اسباب -

اوّل اسباب اندرونی - طبیعت یا جسم کیحالت اور صحت کی کیفیت مثلاً جب جسم کمزوری کیحالت مین ہوتا ہے خواہ وہ کمزوری پیدایش سے ہو خواہ بعد پیدایش کے کسی اَوْر سبب سے پیدا ہوئی ہو تب طبیعت آدمی کی انواع واقسام کی بیماریون مین مبتلا ہونیکے لیئے مائل رہتی ہے اور احتمال ہے کہ جب جسم کے حالت اُسکے خلاف ہوتی ہے یعنی بدن جب نہایت قوی ہوتا ہے تب بعض اقسام کے مرض مین مبتلا ہونیکے لیئے مستعد ہوتا ہے اور خون کیحالت کا بھی اثر بہت ہی ہوتا ہے مثلاً جسم مین زیادتی (پلے - تھو - را) یا کمی (انے - میا) خون کی ہوتی ہے تب اِسمین بہی بہتیری بیماریان آن گھیرتی ہین ؛ اگلی بیماریان خاصکر جب وہ شدید (اکیوٹ) قسم کی ہوتی ہین تب اِن سے بہی طبیعت دیگر بیماریون مین مبتلا ہونے کے لیئے مائل ہوجاتی ہے - یاد رہے یہ بیماریان طبیعت کو اشتعالک دیگر اور امراض پیدا کر دیتی ہین

مثلاً جب کوئی شخص پہلے مختلف قسم کے بخارون مین مبتلا ہوجاتا ہے یا جب کسیکو پہلے ہو۔ پنگٹ۔ کاف (کوکرکہالنسی) یا پھیپڑے کی بیماریان یا وجع مفاصل یا آتشک ہوجاتی ہے تب ہی بیماریان اور مرضون کو پیدا کردیتی ہین * بعض علامتین بہی ایسی ہین مثلاً کہالنسی جسکا علاج اگر بروقت نہ کیاجاوے تو انکے سبب سے نہایت اندیشناک بیماریان پیدا ہوسکتی ہین * حوایج ضروری کے (مثلاً بول وبراز) رفع کرنے مین اگر غفلت کیجاے تب بہی خرابیان پیدا ہوسکتی ہین علاوہ برین جب کسی خاص اعضا مین یا کسی خاص بافت مین غیر طبیعی تغیرات پیدا ہوجاتے ہین تب انہین اعضا یا بافت مین یا جسم کے دیگر حصص مین بیماری پیدا ہوسکتی ہے۔ مثلاً جب شرائین کی ساخت چربلے ہیں یا ارضی مادہ مین بدل جاتی ہے تب انہین آسانی سے پہٹ جانے کے استعداد پیدا ہوجاتی ہے اور قلب کی بیماریون سے اکثر پہیپڑے کی بیماریان اور پہیپڑے کی بیماریون کے سبب سے اکثر قلب کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین یا جب پہیپڑے یا قلب مین کوئی بیماری ہوجاتی ہے تب انہی اعضا مین دہی بیماری اور بیماریون کو پیدا کردیتی ہے * اسی فقرہ کی ضمن مین اور بہی اسباب ایسے ہین جنسے بیماری پیدا ہوسکتی ہے مثلاً خون کا زیادہ بہ جانا کسی رطوبت کا بکثرت خارج ہونا یا عرصہ دراز تک جاری رہنا۔ اور پرانی جلد کی بیماریون مین جو عرصہ تک رطوبت بہتی رہتی ہے جب وہ دفعتاً بند ہوجاتی ہے تب بہی بیماری پیدا ہوسکتی ہے اور جب کوئی بیماری طبیعت مین ہوتی ہے تو اُس سبب سے جسم کے خاص خاص مقامات مین خرابیان پیدا ہوجاسکتی ہین *

طبیعت کی خاص کیفیت ۔ مثلاً بعض طبیعتین ایسی ہین کہ انپر خاص اشیا

کا اثر نہایت مضر ہوتا ہے کہ جیسے اوروں کو بالکل گزند نہیں پہونچتا مثلاً خاص طبیعتوں کو اکل و شرب کی بعض اشیا کے استعمال سے نہایت نقصان پہنچتا ہے چنانچہ بعض قسم کی مچھلی یا ترکاری علیٰ ہذا القیاس بعض دوا کا اثر بھی خاص طبیعتوں پر نہایت بُرا ہوتا ہے جیسے افیون اور کونین اور آیوڈائیڈ آف پو-ٹا-سیم وغیرہ - اور طبیعت کے اسی خاص کیفیت کے سبب سے وہ طبیعت بیماریوں میں بھی مبتلا ہونے کے لئے مائل ہوتی ہے جسے یہ کیفیت پری ڈسپوزنگ کاز بنجاتی ہے -

میلان طبع موروثی - کئی بیماریاں ایسی ہین کہ جنکا اثر والدین سے اولاد کو پہونچ جاتا ہے - امراض موروثی یہ ہین چنانچہ بعض خلقی یا خون کی بیماریاں مثلاً گاوٹ (نقرس) * روما-ٹزم (وجع مفاصل) * اسکرا-فیو-لا (خنازیر) * ٹیوبرکیولوسس * کنسر (سرطان) * سفی لیس (آتشک) اور وہ طبیعت بھی موروثی ہوتی ہے جسمین ادنی سی بات مین کسی نکسی جگہہ سے خون ایسا جاری ہونے لگتا ہے کہ جو مشکلون سے بند ہوتا ہے *

بعض عصبی بیماریان جیسے اپی-لپ-سی (مرگی) * کو-ریا (رعشہ) * ان-سا-نی-ٹی (دیوانگی) * ہای-پو-کن-ڈرای-سس (مراق) * نیو-رلجیا (وجع العصب) * اپو-پلکسی (سکتہ) * پے-را-لی-سس (استرخا) *

نقص تولیدی اور حواس خمسہ مین سے کسیکا ناقص پیدا ہونا جیسے اندھاپن اور بہراپن -

جسم کے کسی حصہ مین ابتدا سے کسی قسم کا بگاڑ پڑجانا خواہ وہ بگاڑ خاص ہو یا عام - مثلاً عروق کی ساخت کا بگڑ جانا * اعضا سے کا چربی مین

بدل جانا ÷ جلد کی ملائمت دور ہوجانی ÷ بالونکا معمولی وقت سے پہلے سفید ہوجانا یا سر کا گنجا ہوجانا ÷ دانتون کا گرجانا اور زوال کے دیگر نشانات کا ظاہر ہونا ÷

بعض جلد کے امراض - خاصکر سو-رائی-سِس (چنبل) اور لپرا (کوڑھ) ام-فای-سی-ما اور اسما (دمہ) ÷ ریگ گردہ اور پتھری ÷ ڈا-یا-بے-ٹیز (ذیابیطس) ÷ بواسیر ÷

واضح ہو کہ یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ جو بیماریان پُشت بہ پُشت چلی آتی ہین وہ ایک جیسی ہون مگر ہان قسم اُنکی ایک ہی ہوتی ہے - ایسا خاصکر عصبی بیماریونمین پایا جاتا ہی مثلاً ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک پُشت مین مرگی کی بیماری پائی جاوے تو دوسری مین دیوانگی کا سلسلہ بندہ جاوے ÷ علاوہ ازین والدین کی بعض بری عادات کے سبب سے اولاد مین بیماری پیدا ہوجاتی ہے مثلاً والدین مین جب شراب خواری کی عادت ہوتی ہی تب اولاد مین بلاشبہ کوئی نہ کوئی عصبی بیماری ضرور پیدا ہوجاتی ہے مگر بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ والدین کی کسی ذاتی بیماری کے سبب سے (جیسے آتشک) اولاد صرف کمزور او ذہنی پیدا ہوتے ہین ÷ جو بیماری نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتی ہے وہ شکم مادر مین جنین کو ہی ہوجاسکتی ہے یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ بعد پیدایش کے جب چاہے تب ظاہر ہوسکتی ہے یا وہ بیماری طبیعت کے اندر بیکار پڑی رہ سکتی ہے تا وقتیکہ کوئی اکسائٹنگ کاز اُسکو اشتعال دیکر ظاہر نہین کردیتا یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ مرض مذکور ایک پیڑہی مین ظاہر ہوکر دوسری مین پیدا ہوجاسکتا ہے ÷ اور اس مین تو کچھ بھی شک نہین ہے کہ جنکی طبیعت مین کسی موروثی بیماری کا مادہ ہوتا ہی تو آپسمین اُنکے بیاہ شادی ہونے سے مادہ زور پکڑ جاتا ہے جیسے سل کی بیماری مین ہوا کرتا ہے اور وہ مادہ اُسوقت بھی شدت پکڑ جاتا ہے کہ جب

آپسمین ایسے لوگوں کا بیاہ ہوتا ہے کہ جنکا رشتہ نہایت قریب ہوتا ہی خاصکر جب وہ شادی نہایت چھوٹی عمر مین ہوتی ہے یا جب زن وشوہر کی عمر مین بہت فرق ہوتا ہے -

دوم اسباب بیرونی - اوّل وہ سبب جو باہر کی کیفیتون کے متعلق ہین - مثلاً ہوا - جو ہوا سانس کے کام مین آتی ہے اُسکا اثر بھی صحت پر بہت سا کچھ ہوتا ہے چنانچہ رہنے کے مکان مین جب تازی ہوا کی آمد ورفت کافی طور پر نہین ہوتی ہے تب اُسمین وہ کثافتین ملجاتی ہین جو سانس کے چھوڑنے سے اور آتش کے جلنے سے پیدا ہوتی ہین یا اُسمین وہ کثافتین ملجا سکتی ہین جو مثل گیاس ... و یا حیوانی یا نباتی مادون کے سڑ جانے سے پیدا ہوتی ہین یا کارخانہ جات سے جو کثیف ہوائین پیدا ہوتی ہین وہ اُس ہوا مین شامل ہوجا سکتی ہین یا خاک دھول پشم اور زندہ جاندار مادہ بھی اُس ہوا مین ملجا سکتے ہین - اور ہوا ہی کے اندر خاص خاص قسم کے نباتی اور حیوانی ہمیت بھی ملکر اُس ہوا کو کثیف کر دے سکتے ہین ؛ علاوہ ازین ہوا کے اندر جب رطوبت کی کمی بیشی ہوتی ہے تب بھی وہ ہوا مضر صحت ہوتی ہے ؛

گرمی یا سردی کی کیفیت - زیادہ گرمی یا زیادہ سردی یا عرصہ تک کی گرمی یا عرصہ تک کی سردی کا اثر بھی سارے جسم یا جسم کے کسی خاص حصہ پر بہت ہی مضر ہوتا ہے ؛ گرمی سے سردی یا سردی سے گرمی اگر دفعتاً لگ جائے تو وہ بھی بُرا ہے ؛ گرمی کے موسم مین بھی اگر بدن مین لرزہ ہوجائے تو اِس سے بھی بیماری پیدا ہوسکتی ہے مثلاً گرمی کے موسم مین بدن پر بھیگے کپڑون کا ہونا یا اگر بدن گرم ہو یا پسینہ آتا ہو اور اُسحالت مین سرد ہوا لگ جاوے تو وہ بھی صحت کو نقصان پہونچاتا ہے ؛

مقدار روشنی اور دہوپ کی - جو ایسے مکانات مین عرصہ دراز
تک بود و باش کرتے ہین جہان روشنی اور دہوپ کا گزر کم یا بالکل نہین ہوتا
اُنکی صحت مین بہی فرق پڑجاتا ہے ؛

زمین کی خاصیت کا بہی اثر صحت پر بہت سا کچھہ ہوتا ہے مثلاً جب
زمین مین اِس قسم کا نباتی مادہ ہوتا ہے جو سڑ جانے کے قابل ہو یا جب زمین
مرطوب یا اِس قسم کی ہوتی ہے کہ اُسمین رطوبت نفوذ کرسکے یا جب زمین مین
ایسے اجزا ہوتے ہین جن سے قرب و جوار کا پانی اور ہوا بگڑ جاسکے تو ایسی جگہہ
مین بود و باش کرنے سے بہی صحت بگڑ جاسکتی ہے ؛ جس سرزمین مین بہت
سا نباتی مادہ جمع اور وہان کافی مقدار رطوبت اور حرارت کی بہی ہو تب وہان
ایسی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین جیسے تپ نوبتی اور انے - میعادی بخار ؛
جس زمین مین چکنی مٹی بہت ہوتی ہے وہ بہت مرطوب اور سرد ہوتی ہے اسلئے
مضر صحت بہی ہے ؛ ریتلی اور کنکریلی زمین بشرطیکہ اُسمین نباتی مادہ نہو اکثر
صحت بخش ہوتی ہے ؛ جس زمین مین چونہ اور نمک - سنے - اشیا بکثرت
ہوتا ہے ایسا قیاس کرتے ہین کہ وہان کے باشندون کو گھیگہا اور پتھری کی
بیماری ہوجاتی ہے ؛

موری کی آلایش سے بہی اکثر بیماری پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ اُس
آلایش سے متعفن ہوائین خارج ہوتی ہین اور اُسکے اندر گلے ہوے جاندار
مادے ہوا کرتے ہین ؛ بعض حالتون مین موری کی آلایش کے اندر خاص
خاص اشیا رفاسدہ ہوا کرتی ہین جن سے بیماری پیدا ہوجاتی ہے -
اور جب وہ آلایش کسیطرح سے پینے کے پانی مین ملجاتی ہے تب تو وہ خاص کر
شدید مضر ہوتی ہے ؛

دوم وہ اسباب جو آدمی کے طریقہ گزران اور عادات اور بعض بعض اتفاقی اثرون کے متعلق ہین - مثلاً غذا - آدمی جب خراب یا کم غذا برابر یا کچھہ عرصہ کے لیے استعمال کرتا رہتا ہی تب اس سے بھی بیماری پیدا ہوسکتی ہے - برعکس اسکے جب غذا مُرغن یا زیادہ کہائی جاتی ہے تب بہی مرض پیدا ہو سکتا ہے - کہانا کہانے کا وقت جب بے قاعدہ ہوتا ہے یا جب غذا جلد جلد نگلی جاتی ہے یا اچھی طرح چبائی نہین جاتی ہے تب اس سے بہی نقصان پیدا ہوتا ہی +

پینے کی چیزین - شراب خواری صحت کی بربادی کا ایک بڑا بھاری باعث ہی - اِس بلا سے خدا دشمن کو بھی بچاوے + پانی کی کمی کے سبب بہت سی بیماریان پیدا ہوتی ہین - چنانچہ نہانے دہونے یا کسی اَور کام کے واسطے پانی جب کافی نہین ملتا ہی تب بہت سی خرابیان پیدا ہوتی ہین - زیادہ پانی پینا خصوصاً کہانا کہاتے وقت بہت برا ہے کیونکہ گسٹرک جوس یعنے معدہ کی رطوبت ہاضم جس سے غذا ہضم ہوتی ہے وہ رقیق ہوجاتی ہی اور تب غذا اچھی طرح ہضم نہین ہونے پاتی + یاد رہی کہ پانی ہی کے ذریعہ مختلف قسم کے فاسد مادے جسم کے اندر داخل ہوتے ہین جیسے مضر ہوائین + بعض قسم کے نمک + کرمون کے انڈے + جاندار حیوانی مادے خاصکر وہ جو بول و براز مین ہوا کرتے ہین + نباتی مادے حالت عفونت مین + خاص خاص قسم کے سمّیات + زیادہ چاء کا پینا بہی اچھا نہین + دودہ جب بگڑ جاتا ہے یا خراب ہوتا ہی تب وہ بھی نقصان پیدا کرتا ہے اور یہ بہی یاد رہی کہ دودہ کے ذریعہ بہی بہتیری قسم کی سمیت انسان کے جسم مین داخل ہوجاتے ہین + بعض عادات بہی مضر صحت ہین جیسے زیادہ تنبا کو پینا یا نسوار

پینا - افیون کہانا اور غذا مین زیادہ مصالحہ کا استعمال کرنا بہی صحت کو بگاڑتا ہے ❊

پوشاک - جب کپڑے بے کافی نہین پہنے جاتے یا جسم کا کوئی حصہ کپڑون سے اچہی طرح ڈہکا ہوا نہین ہوتا تب بہی صحت مین خلل پڑ جاتا ہے - چنانچہ بچون کا جسم اسقدر اکثر ننگا چہوڑ دیا جاتا ہے جس سے انکو سردی لگ کر بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر آدمی اپنے سینہ کو اچہی طرح نہین ڈہانکتے ہین - اسکے برعکس ایسے کپڑے جب ضرورت سے زیادہ پہنے جاتے ہین تب بہی نقصان ہے - چست و تنگ کپڑون کا پہننا بہی برا ہے ❊ بہیگے کپڑے جب نہین اُتارے جاتے تب اس سے بہی بیماریان پیدا ہوتی ہین -

میلے کچیلے رہنا بہی بیماریون کا مول لینا ہے - میلا رہنے سے بہتیری قسم کی جلد کی بیماریان پیدا ہو جاتی ہین -

محنت اور ریاضت - محنت جب عرصہ دراز یا ایک ہی دفعہ زیادہ کیجاتی ہے تب اس سے بہی صحت مین فرق پڑ جاتا ہے - برعکس اسکے جب ریاضت کم یا بالکل نہین کیجاتی ہے اور آدمی کاہلی کرتا ہے تب بہی بیماری پیدا ہو جاتی ہے ❊

دماغی اسباب - دماغ کا زیادہ زور لگانا یا کثرت سے مشغول کرنا خصوصاً جب ساتھہ ان باتون کے نیند بہی کم آتی ہو اور دل کے اندر حرکت بہی ہو اور زیادہ خوشی و خورمی یا رنج و غم فکر و تردد اور خوف کہا جانا بہی باعث بیماری کے ہین ❊

ضرب و زخم اور صدمات بیرونی - جیسے چوٹ کا لگنا جسم کے کسی حصہ کا عرصہ تک دبا رہنا - کسی کام مین زیادہ زور لگانا - ایک بل پر عرصہ

تک رہنا۔ کسی حصۂ جسم پر کسی غیر جنس کا خراش کرنا جیسے مثانہ میں پتھری کا
ہونا۔ دہروان میں سُدون کا جمع رہنا۔ جانداریعنی حیوانی یا نباتی اشیاء کا خراش
کرنا تنفس کے ذریعہ خاک کے ذرات کا شش میں داخل ہونا۔ غرض ان ساری
باتوں سے بیماری پیدا ہو جاتی ہے ❊

مرض کے وہ اسباب جو اعضائے تناسل کے متعلق ہیں

کثرت مجامعت۔ جلق ❊ اور اغلام یا کثرت شہوت کا غلبہ ہونا۔ ان
ساری باتون سے بڑی بڑی بیماریان پیدا ہو جاتی ہیں ❊

بیماری کے خاص خاص اسباب

وہ ست کے قسم کی زہریلی اشیاء جیسے کہ سنکھیا اور سیسا اور فاسفورس
سنکھیا۔ تانبا اور سونا وغیرہ اشیاء جب جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں تب اپنا
اپنا اثر جسم کے کسی خاص حصہ یا سارے بدن پر پیدا کرتے ہیں ❊

مرض کے وہ اسباب جو نباتی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں

جیسے فنون۔ کائی کی قسم کے نباتی مادے جو جسم کی مختلف ساخت میں پیدا
ہو جانے سے اکثر بیماری پیدا کرتے ہیں خاصکر جلد کی بیماریون کو ❊
ایک اور قسم کا نباتی مادہ جو معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور جسکو اصطلاح میں سارسنی
کہتے ہیں اس سے تے اکثر جاری ہو پڑتی ہے ❊ نباتی مادہ جب متعفن ہونے پر ہوتا
ہے تب اس سے نوبتی بخار پیدا ہوتے ہیں ❊

مرض کے وہ اسباب جو جسے ہوا اور مادہ سے پیدا ہوتے ہین

جیسے کن۔ تپے۔ ری۔ ڈش یعنے تیلنی مکھی۔ شکم کے کیچوے۔ جلد کے کرم ٭

مرض کے وہ اسباب جو آدمی کے جسم کے اندر پیدا ہو جاتے ہین

جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے غذا کا استحالہ ہونے نہین پاتا ہی اور اس سبب سے جسم کی پرورش مین خلل واقع ہو جاتا ہے تب خون کی حالت بگڑ جاتی ہے اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے گاوٹ کی بیماری۔ جب یہ مرض ایک دفعہ پیدا ہو گیا تب نسلاً بعد نسلاً جاری رہتا ہے ٭

مزاج۔ دموی مزاج کے آدمیون کی طبیعت دموی بیماریون کیطرف مایل رہتی ہی مثلاً انفلامیشن سیلان خون اور اجتماع خون کی بیماریان ٭ بلغمی مزاج کے لوگون کو نزلہ اور زکام اور استسقا کی بیماریان ہو جایا کرتے ہین ٭ جنکا مزاج صفراوی ہوتا ہے انکی طبیعت جگر معدہ اور امعا کی بیماریون مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہے ٭ اور عصبی مزاج والے بائوگولا تشنج اور عصبی دردون مین مبتلا ہوتے ہین ٭

عمر۔ نہایت ننھے بچے جلدی بیماریون اور امعا اور معدہ کی بیماریون مین اور امراض دماغی مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہین اور عہد طفلی سے لیکر بلوغت تک معدہ اور امعا اور کرم اور بخار اور کروپ کی بیماریون کا طبیعت مین میلان رہتا ہے اور جوانی مین امراض دموی اور خاصکر عورتون کو رحم کی بیماریون کا میلان رہتا ہے اور نشو ونما جب اپنے کمال کو پہونچ جاتی ہے تب ایسی بیماریون کیطرف طبیعت مائل رہتی ہے جیسے سیلان خون

اور انفلامیشن اور جو اس عمر میں آدمی کمزور ہو تو سل کی بیماری بھی ہو جاتی ہی
اور جب آدمی میں شباب میں ہوتا ہے اسوقت طبیعت اعتدال پر رہتی ہے
عادات اسکے اس عمر میں اچھے ہوتے تو بیماری سے محفوظ رہتا ہے ورنہ نقرس
سنگ گردہ وجع مفاصل اور قصور ہاضمہ میں وہ شخص مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتا
ہے * جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے انسان محنتِ جسمانی و روحانی کثیر
زیادہ مائل ہوتا ہے اور تفکراتِ دنیادی میں مبتلا - اسواسطے صدہا قسم کی
بیماری میں گرفتار ہونے کے لئے طبیعت اسکی مستعد رہتی ہے *

جنسیت - یہ بات ظاہر ہے کہ عورت اور مرد کے توالد اور تناسل کی بیماریاں
خاص خاص ہوتی ہین بلکہ قطع نظر انکے جب ہم کسی مرد کو دیکھتے ہین تو اسکے
ہاتھ پاؤن مضبوط - عضلات سخت اور طاقتِ جسمانی اور قوتِ روحانی زیادہ
پاتے ہین اسواسطے مردون کو مفاصل کی بیماری اور امراضِ دماغی زیادہ ہر ستاتے
ہین - اور عورتون کا حال یہ ہے کہ وہ نازک اندام ہوتی ہین اور ان کے دماغ
اور اعصاب کو ادنے سی بات سے تحریک ہو جاتی ہے اسواسطے دماغی اور
عصبی بیماریون مین عورات اکثر مبتلا ہو جاتی ہین *

علامات

زندگی کیحالت مین جب کوئی بات ایسی پیدا ہو جس سے کوئی بیماری ثابت
ہو اسکو انگریزی مین سمٹم - اور عربی مین علامات کہتے ہین *

علامتین کئی قسم کی ہوتی ہین چنانچہ ایک جنرل یا کانسٹی ٹیوشنل سمٹمس یعنے علامات عامہ * دوسرے لوکل سمٹمس
یعنے علامات خاصہ - پہلی قسم کی علامتین وہ ہوتی ہین جنکا تعلق سارے

جسم سے ہوتا ہے - اور دوسری قسم یعنے علامات خاصہ وہ ہین جو جسم کے کسی
خاص حصہ پر محدود ہون + تیسری قسم کی علامتین وہ ہین جنکو آب - جکٹ - ٹیو
سمپٹمس بولتے ہین یعنے یہ علامتین وہ ہین جو طبیب کو معلوم ہو سکتی
ہین جیسے سُرخی یا ورم + چہارم سب - جکٹ - ٹیو سمپٹمس یہ علامتین وہ
ہین جنکو صرف مریض ہی معلوم کر سکتا ہے جیسے درد اور کسی حصہ جسم کا سُن
ہوجانا + پانچوین قسم علامتون کی وہ ہے جسکو ڈاے - ریکٹ یا اڈیو - پیتھک
بولتے ہین یعنے وہ علامتین جو خاص بیماری کی جگہ پر پائی جاتی ہین + چھٹی
قسم اِن - ڈاے - ریکٹ یا سم - پے - تھے - ٹک یہ علامتین وہ ہین جو جسم
کے کسی ایسے حصہ مین پائی جاتی ہین جو بیماری کے مقام سے دور ہو جیسے دردِ گُردہ
مین فوطے کا ہونا + جگر کی بیماری مین داہنے کندھے پر درد کا ہونا وغیرہ + ساتوین
پری - ما - نے - ٹے - ری یا پری - کر - سری سمپٹمس - یہ وہ علامتین ہین
جن سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اب کوئی نہ کوئی بیماری ظاہر ہونے والی ہے جیسے
مرگی کی نوبت سے پہلے شکلون کا نظر آنا وغیرہ + اس قسم کی علامتون کو عربی
مین علامات منذرہ کہتے ہین + آٹھوین پے - تھاگ - نو - ما - نک سمپٹمس
یہ علامتین وہ ہین جو کسی خاص بیماری مین پائی جاوین اور کسی دوسری بیماری
مین نہین + علامتون کی نسبت ایک اَور اصطلاح بولی جاتی ہے جسکو سائین کہتے
ہین + بعض کے نزدیک سمپٹم اور سائین مترادف الفاظ تصور کئے جاتے
ہین مگر یہ غلط ہے کیونکہ سائین اُس علامت کو کہتے ہین جس سے کوئی بیماری
پہچانی جاوے یعنے سائین کے معنے درحقیقت پے تھاگ - نو - ما - نک سمپٹم
کے ہین یعنے علامات تشخیصی + انہی علامتون کی نسبت ایک اَور اصطلاح یہ بھی
بولی جاتی ہے کہ فزی - کل سائین - درحقیقت اِس اصطلاح مین وہ کل علامتین

آجاتی ہین جنکو طبیب دریافت کرسکتا ہے یعنے کل آنپ - جیکٹ ٹیو
سمٹمز لیکن بعض طبیب اس اصطلاح سے اُن علامتون کو لیتے ہین
جو فزیکل - سٹے تھس کوپ یا پر - کشن وغیرہ وغیرہ ترکیبون سے دریافت ہوسکتی
ہین + مرض کی تشخیص مین اکثر ایسا کیا جاتا ہے کہ کئی قسم کی علامتون کو جمع
کرکے اُنپر غور کرتے ہین اور تب اُس بیماری کی تشخیص کرتے ہین مگر بعض دفعہ
ایسا ہوجاتا ہے کہ اُن علامتون مین سے ایک علامت ایسی بیماری
نکل آتی ہے کہ جو عوام کے نزدیک خود مستقل مرض تصور کیا جاتا ہے اور
اُسیکے دفعیہ کیواسطے علاج بھی کیا جاتا ہے جیسے ڈراپسی یعنے استسقا اور جان ڈس
یعنی یرقان اور ہیم - موریج یعنے خون کا آنا - جب اس قسم کی کوئی بیماری یا علامت
نکل آوے تو یہ ضرور دریافت کرنا چاہیئے کہ کس بیماری کے سبب سے وہ علامت
پیدا ہوئی ہے +

واضح ہو کہ علامتون سے واقفیت پیدا کرنی ہر طبیب کے واسطے ضروریات
سے ہے کیونکہ اکثر انہین علامتون کے ذریعہ بیماری پہچانی جاتی ہے اور
اُسکا انجام نیک یا بد بھی کہا جاتا ہے تم نے دیکھا ہوگا کہ جو طبیب حاذق اور
تجربہ کار ہوتے ہین مریضکو دیکھتے ہی اکثر اُسکی بیماری پہچان لیتے ہین یہ
بات فقط اسطور سے حاصل ہوتی ہے کہ اُنہون نے امراض کی علامتون کو
اچھے طور پر سوچا اور نہایت کوشش سے ملاحظہ کیا تھا +

تشخیص بیماری کی

اصطلاح انگریزی مین اسکو ڈایاگ - نوسِس کہتے ہین + ہم نے اوپر
اسباب کا ذکر کیا ہے کہ بیماری کے پہچاننے کے واسطے علامتون کو اچھی

طور پر پہچاننا نہایت ضروریات سے ہے ⁂

بعض طبیبوں کو علامتوں سے اسقدر واقفیت ہوتی ہے کہ مریضکو دیکھتے ہی اسکی بیماری پہچان لیتے ہیں اور یہ بھی دریافت کر لیتے ہیں کہ آیا بیماری مذکور خفیف یا شدید ہے مثلاً سل کی بیماری نیو۔مونیا یعنے ذات الریہ ورام۔ناسی بسیح یعنے التہاب الریہ اور برائیٹس ڈیزیز (ایک بیماری جو گردہ کی ہوتی ہے) ان بیماریوں کے آثار مریض کے چہرہ پر ایسے نمایاں ہوتے ہیں کہ حکیم تجربہ کار انکو فوراً پہچان لیتے ہیں لیکن جب کوئی بیماری چھپے طور پر ظاہر نہیں ہوتی جیسے عین ابتدا ورم سل یا ہیچکپ کا یا جب صرف ایک ہی علامت ظاہر ہوتی ہے جیسے استسقا کی بیماری جو کئی سببوں سے پیدا ہو سکتی ہے اسوقت طبیب کو مرض کی تشخیص مین دقت پڑتی ہے اور اسوقت بھی پہچاننا بیماری کا مشکل ہوتا ہے کہ جب مریض ہی کے بیان سے بیماری کی تشخیص کرنی پڑتی ہے۔غرض حالات مذکورۃ الصدر ایسے ہیں کہ جن سے طبیب کی لیاقت معلوم ہو جاتی ہے ⁂ بعض وقت مرض کی تشخیص مین ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند علامتوں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور بذریعہ سینہ بین کے سینہ کو امتحان اور آلات سے قارورہ کا امتحان کرنا پڑتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صاف کہہ دینا پڑتا ہے کہ بیماری ہماری سمجھ مین نہین آئی ⁂

مرض کی تشخیص مین ان باتوں کو دریافت کرنا چاہئے کہ وہ بیماری کسقدر حصہ مین ہے اور اُس حصہ جسم کا کسقدر اُس بیماری مین مبتلا ہے اور وہ مرض کیونکر پیدا ہوا اگرچہ یہ ساری باتین کامل طور پر اکثر دریافت نہین ہو سکتیں پھر بھی ان کے دریافت کرنے مین حتی الوسع کوشش ضرور کرنی چاہئے بعض طبیب مرض کی تشخیص مین صرف اسیکو مکتفی سمجھتے ہین کہ اُس مرض کی اجما

بہاری بہاری علامتین ہین صرف اُنہی کا ملاخطہ کرکے مرض کا نام رکھہ دیتے
ہین جیسے ڈِس پیپ شیا یا صرف ایک ہی بہاری علامت کو مرض قرار
دیتے ہین جیسے اسائی ٹیس اسباب کے دریافت کرنے مین بالکل کوشش
نہین کرتے کہ علاماتِ مذکورہ کا تعلق کس کس عضو کے بگاڑ سے ہے اور
بعض طبیب ایسا بھی کرتے ہین کہ جب اُنکو معلوم ہوا کہ فلانا عضو ماؤف ہے
تو اسیکو غنیمت سمجھتے ہین یہ نہین دریافت کرتے کہ عضو مذکور کا کسقدر حصّہ
مرض مین مبتلا ہے اور وہ بیماری اُس عضو کے خاص کس جگہہ پر واقع ہے اور
نہ یہ دریافت کرتے ہین کہ اُس بیماری کے سبب سے کوئی اَور عضو بھی ماؤف
ہوگیا ہے یا نہین۔ پس اِسکو کامل تشخیص نہین کہہ سکتے۔ جب مرض کی تشخیص کریں
تو اُس بیماری کی کل علامتین اور اُسکی نسبت اَور اَور جو باتین دریافت ہون
اُنکو بھی اپنے دل مین جمع کرکے غور کرنا چاہیئے اور اچھی طرح فکر کرکے اُنسے
نتیجہ نکالنا چاہیئے مثلاً بعض آدمیون کا یہ قاعدہ ہے کہ در اصل اُنکو کوئی بھی بیماری
نہین ہوتی ہے پھر بھی کسی نہ کسی قسم کی شکایت ضرور کرتے ہین غرض اُن کی
فریب کرنے کی ہوتی ہے۔

بیماری واقعی مین اگر ثابت ہوجائے تو اُسکی نسبت یہ دریافت کرنا چاہیئے
کہ مرض اکیوٹ (حاد) ہے یا کرانک (مزمن) اور یہ کہ وہ بیماری امراضِ
عامہ مین سے ہے اور جو ہے تو کس قسم کی ہے۔ صرف ایک ہی یا کئی
اعضا اُسمین مبتلا ہین یا وہ بیماری اُن اعضا کی کسی ساخت مین محدود ہے
اگر ہے تو یہ دریافت کرین کہ بیماری کے سبب سے اُس عضو کا صرف فعل بگڑ گیا
ہی یا مرض نے اُسکی ساخت کو بھی خراب کردیا ہے۔ بعد ازان جہانتک ممکن
ہو یہ بھی دریافت کرنا چاہیئے کہ بیماری کس جگہہ ہی کس حد تک ہی اور کس قسم

کی ہے - اِس بات کو بھی نہ بھولین کہ امراضِ عامہ کے ساتھ خاص خاص اعضا کے
مین بھی بیماری ہو سکتی ہے جیسے اکثر بخار و نمین ہوا کرتا ہے ٭ مختلف بیماریوں
کی ٹھیک تشخیص مختلف طور پر کیجاتی ہے مثلاً بعض بیماریون کی تشخیص نہایت ہی
آسانی سے کر سکتے ہین کیونکہ اُنمین بعض علامتین ایسی ظاہر ہوتی ہین کہ جن سے
ہم اُس بیماری کو فوراً پہچان سکتے ہین مگر بعض اوقات ہم کو اُس خاص مرض کی تشخیص
کے لیے اُن بیماریون سے اِسکا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جنکو ہم نے پہلے کبھی دیکھا
تھا - پس جب کسی بیماری کی تشخیص کرین تو پہلے مریض سے پوچھین کہ مرض کیونکر
شروع ہوا اگر یا یہ بیماری اُسکے خاندان مین ہے یا نہین اور اِس مرض سے پہلے
بیمار کی صحت کس طرح کی تھی - مرض موجودہ کس قدر عرصہ سے ہے اور اسکا سبب
کیا ہے اور کیونکر یہ مرض شروع ہوکر بڑھا ہے - بعد ازان اِسکی علامات موجودہ
کو ملاحظہ کرین ٭ باوجود اِن ساری باتون کے دریافت کرنے کے بھی اکثر اوقات
تشخیص مین شک رہ جاتا ہے - ایسے موقع پر اپنی راے کے دینے مین توقف
کرنا چاہیے - دیکھین کہ مرض کے دورے مین کوئی اور علامتین بھی پیدا ہوتی ہین
یا نہین کہ جن سے تشخیص اس بیماری کی ہو سکے - راے دینے مین توقف خاصکر
اُسوقت ضرور کرنا پڑتا ہے کہ جب کسی شدید بخار کی بیماری مین تشخیص کرنے
پڑتی ہے علاوہ اِن باتون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا طبیب کو اُن مختلف امراض
کی علامتون سے بھی واقفیت پیدا کرنی چاہیے جو خاصکر اُنہی بیماریون مین
پائی جاتی ہین کسی اور مین نہین اور جنکو اصطلاح مین پیتھاگ - نو - ما - نک
سمٹم کہتے ہین - بیماری کی تشخیص کے لئے طبیب کو ہر ایک مرض کے دور
اور انجام سے بھی واقفیت ہونی چاہیے ٭

مرض کا انجام نیک یا بد کا کہنا

شعر

خدا را از طبیب من بپرسید   که آخر کے شود این ناتوان بہ

اسکو اصطلاح انگریزی مین پراگ۔ نوسِس بولتے ہین ۔ واضح ہو کہ بیمار
کے خویش و اقارب کا ہمیشہ یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ حکیم سے اپنے رشتہ دار کی
بیماری کا نتیجہ نیک یا بد پوچھ بیٹھتے ہین اُسوقت طبیب کو جواب دینے مین بڑی احتیاط
چاہیے کیونکہ مریض کو بدون اچھے طور پر امتحان کئے اگر اُس نے یہ کہہ دیا کہ نتیجہ
نیک نکلیگا اور خدانخواستہ وہ نتیجہ بد نکلا تو حکیم کی رسمین نالیاقتی ثابت ہوگی
اور روزگار مین خلل پڑ جائیگا ۔ پس تاوقتیکہ بیمار کو سر سے پاؤن تک اچھی طرح امتحان
نہ کر لین اور اُسکے مرض کی ہر ایک علامت کو بخوبی نہ پہچان لین تبتک ہرگز اُس
مرض کا انجام نہ کہنا چاہیے کسلیئے کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی مرض کی
ظاہری علامات نہایت شدید ہوتی ہین مگر عضو ماؤف کو زیادہ صدمہ نہین
پہونچتا اِسصورت مین انجام کسیقدر نیک نکل سکتا ہے ۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا
ہے کہ ظاہری علامات تو خفیف ہوتی ہین پر عضوِ ماؤف کی ساخت نہایت
بگڑ جاتی ہے اسحالت مین مرض کا نتیجہ ہمیشہ بُرا نکلتا ہے اور یہ عجب کوئی
بیماری بچون یا جوانون کو ہو جاتی ہے تو اسکا نتیجہ بہ نسبت بُڈہون کے اکثر اچھا
نکلتا ہے ۔ اور اپنا قاعدہ اِسباب مین یہ ہے کہ بیمار کے مُنہہ پر ہم صاف
طور پر یہ نہین کہہ دیتے کہ تیری بیماری مُہلک ہے بلکہ ہم اُسکو اُمید شفا کے
دیتے ہین اگرچہ مرض اسکا مُہلک ہی ہوتا کہ بیمار حوصلہ نہ ہار دے کیونکہ دنیا

نا امید قائم ہے اور بیمار کے رشتہ دار کو بھی ہم صاف یہ نہین کہتے کہ مریض اِس بیماری سے جانبر ہو جائیگا یا ہلاک ہو جائیگا بلکہ ایک بات ایسی کہہ دیتے ہین کہ جس زندگی اور موت صاف طور پر مفہوم نہو سکے کیونکہ اپنے تجربہ مین بارہا ایسا ہوا ہے کہ بعض مریضون مین ہم نے نہایت ردی علامتین پائی ہین اور اُنکو دیکھہ کر اپنے دل مین تخت ٹہان لیا ہے کہ شام تک یہ بیمار بچنے کا نہین تسپر بھی جب دوسرے دن جبکو جاکر دیکہا ہے تو بیمار کو روبصحت پایا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ شدید بیماری مین علامتون کو دیکھہ کر ہم کو اُمید قوی ہوئی ہے کہ اب بیمار بیمار مرنے کا نہین تسپر بھی بیمار ہلاک ہوگیا ہے غرض جبکہ طبیعت کا یہ حال ہے کہ آن کے آن مین کچھہ کی کچھہ ہو جا سکتی ہے تو اُسکی نسبت کوئی بات یقینًا کیونکر کہی جا سکتی ہے

علاج

اصطلاح انگریزی مین اِسکو ٹریٹمنٹ کہتے ہین۔جس وقت بیماری کو پہچان لیا اور اُسکی علامتون کو خوب طرح ملاحظہ کر لیا اُس وقت اُس بیماری کے علاج کیطرف متوجہ ہونا چاہئے علاج کئی قسم کا ہوتا ہے یعنے بعض دفعہ جب مرض بخوبی سمجھہ مین آجاتا ہے اور جب ہم اپنی دوا کے اثر سے اچھے طور پر واقف ہو جاتے ہین اُس وقت اُس بیماری کا علاج حکمت کے قاعدہ سے کرتے ہین اور جب اِن دونو مین سے کوئی بھی بات ہمارے سمجھہ مین نہین آتی اُس وقت اندہے کے طور پر جسم کو ٹٹولنا پڑتا ہے یعنی کبھی تو ہم کسی قسم کا علاج کرتے ہین اور کبھی کسیطور کا۔ کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیماری کے استیصال کامل کے لئے علاج کرتے ہین اور کبھی ہم سے صرف اتنا ہی ہو سکتا ہے کہ مرض کو کسیقدر تخفیف ہو جائے مثلًا سل کی بیماری کا علاج کیونکہ ہم جانتے ہین کہ جب یہ بیماری بڑہ جاتی ہے

تب علاج پذیر نہین ہوتی ہے اور بعض دفعہ کسی مرض کے ظاہر ہونے سے پیشتر ہم کو
ایسا علاج کرنا پڑتا ہے کہ جس سے وہ بیماری رک جاوے اُس کو انگریزی مین
پرو-فائی-لِکٹ یا ٹریٹ منٹ اور عربی اصطلاح مین علاج حفظ ما تقدم بولتے
ہین -

علاج کے وقت بیمار کے حالات موجودہ کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے مثلاً اگر
بیمار کا چہرہ پھیکا اور سب بین سفید ہون تو اُس صورت مین کوئی دوا مولد خون تجویز کرنی
چاہئے جیسے مرکبات فولاد - اور جب بیمار کے جسم مین زیادتی خون کی ثابت ہو
تو اُس صورت مین تنقیہ سے علاج کرنا چاہئے مثلاً مسہل وغیرہ +

غرض حاصل اِس مقالہ کا یہ ہے کہ بیماری کا علاج معالجہ ایک امر نہایت دشوار
ہے جبتک حکیم اپنے فن مین حاذق نہوگا تبتک اُس سے بیماری کا علاج اچھے
طور پر ہرگز نہین کیا جائیگا - بیماری کی تشخیص اور تنقیہ کوئی اور علاج کے وقت حکیم کو چاہئے
کہ اپنا سارا زور لگا وے اور علم تشریح اور علم الادویہ اور اُن سارے علوم کو
جو طب سے تعلق رکھتے ہین بیمار کے بستر کے پاس کام مین لاوے تپر بھی اکثر اوقات
غلطی کا احتمال ہوتا ہے - پس یاد رہے کہ ہر حالت مین مرض کا علاج خدا کی
توکل پر کرنا چاہئے اپنی لیاقت اور تجربہ پر ہرگز بھروسا کلی نہ کرنا چاہئے ایسے
مغرور طبیب مقہور خدا اور ملعون خلائق ہوتے ہین +
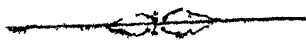
باب سوم

علامات اور نشانات جنکا جاننا تشخیص بیماری کے واسطے اشد ضروریاسی ہے

مقالہ اوّل

شکم اور اعضاے بطن

فقرہ ۱۔ امتحان شکم - اسلئے تاکہ بیماری محدود ہو اور اسکا بیان آسان سینہ اور شکم کو چند خیالی خطوط سے کئی اقلیمون مین تقسیم کیا ہے چنانچہ پہلے پہل چار خط سینہ اور صدر کی چارون طرف کھینچا ہے اول خط الف الف (دیکھو تصویرین ۱- اور ۲)

تصویر اوّل

الف الف
ب ب
ت ت
ث ث
ج ج

تصویر دوم

الف الف
ب ب
ت ت
ث ث
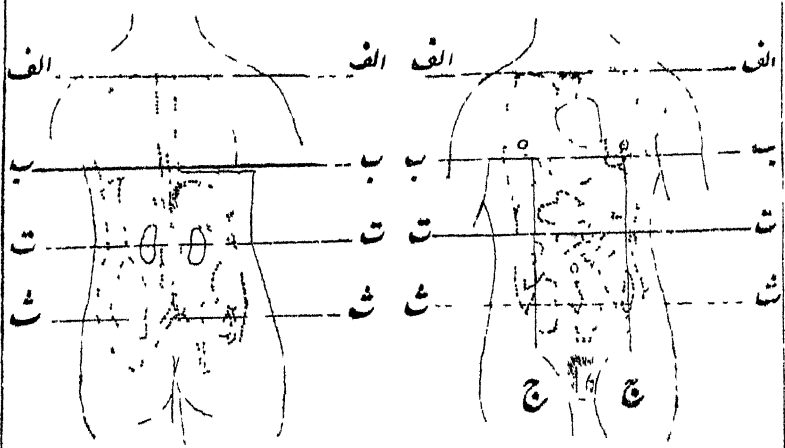
ہنسلی کی ہڈی کے برابر کھینچا ہے اور دوسرا خط ب ب کوڑی کی کری کے نیچے کی نوک

کے برابر - تیسرا خط ت ت دسوین پسلی کی کری کے برابر اور چوتہا خط ث
ای - لیم ہڈی کے اوپر کے کنارہ کے برابر اور دو سیدہے خط ج ج کے
ذریعہ جو دہنے اور بائین چڈون کے مقام کے درمیانہ حصہ سے شروع ہو کر خط
ب ب میں جا ملتے ہین شکم کو بصورت اقالیم مین تقسیم کیا ہے تو درمیانہ اور
تہر جانبی چنانچہ تو درمیانہ اقلیمون کا شمار جب اوپر سے نیچے کیطرف کرین تو
لاقسلیم بالا سے ناف یعنے اپے - گس - ٹرک رمی - جن آئیگا - اور دوسرا
درمیانہ اقلیم ناف جسکو انگریزی مین اُم - بے - لائی - کل رمی - جن کہتے
ہین اسکے بیچ مین ناف ہوتا ہے اور تیسرا ہائی - پوگس [illegible] رمی - جن
یعنی اقلیم [illegible] القیاس اگر جانبی اقلیمون کو بھی اوپر سے نیچے
کیطرف شمار کرین تو پہلے دہنا اور بایان ہائی - پو - کان - ڈر - یک رمی - جن
آئیگا اور تیسرے دہنا اور بایان ای - لائیک رمی - جن یعنے مقام کوکھ -
اِن اقلیمون مین اعضاے مفصلہ ذیل ہوتے ہین چنانچہ اپے - گس - ٹرک
رمی - جن یعنے اقلیم بالا سے ناف مین درمیانہ حصہ معدہ کا اور اُسکا فم اسفل اور
بایان لوتہڑا جگر کا اور جگر کا لا - بیو - لس اس - پے - جی - لے - آئی (یہ
بہی جگر کا ایک چہوٹا سا لوتہڑا ہے) اور جگر کی رگین اور پنکریاس گلٹی یعنی لبلبہ
کا سرہ ہوتا ہے - اور اِن اعضاے کے نیچے سی - لیاک اک - یسس اور
سی - مے - لو - نر گنگ - لے - اَن اور ایک حصہ ومی - نا - کے - وا کا اور
اِ - یار - ٹا اور دمی - نا ا - زمی - گاس اور تہو - را - سِک - ڈکٹ ہوتا ہے
اُم - بے - لائی - کل رمی - جن یعنے مقام ناف مین او - من - ٹم اور
مے - سن - ٹری اور دوسرے ڈیو - ڈی - نم یعنے معا اثنا عشرہ) اور
کو - لن دیعنے معا قولون کا آڑا حصہ اور چند جیم - جی - نم دمعا صائم)

روودے کے ہوتے ہین ٭

اور ہائی - پو - گس - ترک رِی جن یعنے مقام زیر ناف مین مثانہ اور کسیقدر
چہوٹے روودے ہوتے ہین اور مثانہ کے پیچہے عورت مین رحم ہوتا ہے اور مرد
مین ریکٹم یعنے معاء مستقیم اور دہنی ہائی - پو - کان - ڈرک رِی جن مین داہنا
لوتہڑا جگر کا اور پتہ اور ایک حصہ ڈیو - ڈوی - نم روودہ کا اور چڑہتا ہوا حصہ
کو - لن کا اور دونو سو - پرا - رِی - نل کیپ - شیول اور ایک حصہ دہنے گردہ
کا ہوتا ہے اور بائین جانب کی اسی اقلیم مین معدہ کا قسم اعلیٰ کم چوڑا اسرا
[illegible] ایک حصہ کو - لن کا اور سو - پرا - رِی - نل
کیپ - شیول اور بائین گردہ کا اوپر کا حصہ ہوتا ہے ٭ اور ہائی [illegible]
رِی جن مین سی - کم اور اخیر حصہ امی - لیم کا اور ابتدائی حصہ کولن کا ہوتا ہے
اور بائین جانب کی امی رِی جن مین سگ - مائیڈ فلکشر اور تہوڑا سا اُترتا
ہوا حصہ کو - لن کا ہوتا ہے الف الف اور ب ب اور ت ت کو اگر نشیت کیطرف
لیجائے اور ثنیت کی ہڈی کے برابر ایک خط سے اگر اُن کو تراشئے تو پیچہے
کیجانب چار حصہ مین تقسیم ہوجائیگی چنانچہ دہنا اور بایان ڈارسل رِی جن
اور دہنا اور بایان لمبر رِی جن دہنے اور بائین ڈارسل رِی جن مین گردون
کا اوپر کا حصہ ہوتا ہے اور دہنا لمبر رِی جن مین سی - کم روودہ اور دہنے گردہ
کا نیچے کا حصہ ہوتا ہے اور بائین طرف کی اسی اقلیم مین کولن کا سگ - مائیڈ
فلکشر اور بائین گردہ کا نیچے کا حصہ ہوتا ہے پر اسبات کو یاد رکہنا چاہیے کہ
اُن اعضا مین سے جب کوئی عضو پہول جاتا یا بڑہ جاتا ہے تو قرب کی اقلیمون
تک پہیل جاتا ہے مثلاً پہولا ہوا معدہ یا مثانہ ام - بی - لائے - کل رِی جن
تک پہنچ جاتا ہے اور پہیلی ہوئی کو - لن ای - گسٹرک رِی جن تک پہنچ

جا سکتی ہے اور بڑھا ہوا جگر یا طحال دہنے یا بائین سی - لائنیک ... ری جن تک اتر
آسکتی ہے ۔ عورت اور مرد مین اور مختلف عمر مین شکم کی مقدار اور شکل مین
اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ بچون کا شکم بڑا ہوتا ہے اور لاغر جوان کا چھوٹا
اور عورتون کے شکم کا حصہ زیر ناف بڑھا ہوا ہوتا ہے اور ایک ہی شخص کے
شکم کی مقدار مین بھی فرق پڑجاتا ہے مثلاً معدہ اگر خالی یا پر ہو امعا اگر ریح سے
خالی یا پر ہون علیٰ ہذا القیاس مثانہ اگر خالی یا پر ہو تو ان بواعث سے شکم مین ضرور
فرق پڑ جائیگا علاوہ ازین ان بواعث سے بھی شکم کی مقدار بڑھ جا سکتی ہے اور
شکل اسکی بدل جا سکتی ہے جیسے حمل اور استسقا اور استسقا سے خصیۃ الرحم نفخ شکم
بڑھ جاتا ہے جگر یا طحال وغیرہ کا شکم کے امتحان کے لئے تین ترکیبین کام مین آتی
ہین - اول - انس - پکشن یعنی دیکھنا بھالنا ۔ دوم ہاتھون سے ٹٹولنا ۔ سوم
پرکشن یعنے انگلیون سے ٹھونکنا ۔

اول - انس - پکشن - اس ترکیب سے شکم کی مقدار اور شکل
اور حرکات دریافت ہوسکتے ہین - مثلاً مقدار شکم کی ان سببون سے بڑھ جا سکتی
ہے جسکا ذکر ابھی کیا ہے اور موجب وسیع یا محدود ہونے سبب کے بیماری
یا کسی حصہ شکم کی شکل بدل جا سکتی ہے - تغیر شکم کی شکل کے ابتدائی حالات سے
بھی واقفیت پیدا کرنی بہت ضرور ہے مثلاً ان باتون کا جاننا واسطے تشخیص کے بہت
ضروری ہے کہ جب حمل کے سبب سے شکم بڑھتا ہے تب رفتہ رفتہ یکسان اور
درمیان سے بڑھتا ہے اور پیٹ جب استسقا سے خصیۃ الرحم کے سبب سے بڑھتا
ہے تب دہنی یا بائین جانب سے بڑھتا ہے اور جب شکم مین پانی بھر جاتا ہے تو پیٹ
رفتہ رفتہ اور چارون طرف سے برابر بڑھتا آتا ہے اور شکم کی حرکات کے دریافت
کرنے سے خاصکر وہ جو بسبب حرکات نفس کے پیدا ہوتے ہین تشخیص مرض

مین بہت مدد ملتی ہے مثلاً مرض پیری ٹونائی ٹس اور شکم کے ... ورم
کے درد مین تنفس صرف سینہ کی حرکات سے کیا جاتا ہے شکم کو حرکت نہین
ہوتی برعکس اسکے جب سینہ کے عضلات یا عضلہ ڈایافرام مین درد ہوتا ہے یا
ذات الجنب کی بیماری ہو تب بھی شکم کے عضلون کی حرکت سے تنفس کیا جاتا ہے
سینہ کو حرکت نہین ہوتی اور جب شکم بہت پھول جاتا ہے تو اُسکے عضلے
بے حرکت ہو جاتے ہین اور تنفس دم بذریعہ سینہ اور ڈایافرام مسل کے کیا جاتا
ہے اور جب بڑھاؤ شکم کا درجہ نہایت کو پہنچ جاتا ہے اور اُسکے اندر کے پٹھے
ڈایافرام مسل کو دبا دیتے ہین اسوقت شکم کو بالکل حرکت نہین ہوتی اور دم
صرف سینہ کے ذریعہ سے لیا جاتا ہے ٭

دوم - ہاتھون سے ٹٹولنا علاوہ اُن باتون کے جنکا بیان اوپر
ہوچکا ہے اس ترکیب سے شکم کی مقدار اور ڈول و شکل اور ... کی نسبت
بہت سا کچھ دریافت ہوسکتا ہے علاوہ ازین شکم پر ہاتھ رکھنے سے
اُسکی حرکتین جو تنفس کے وقت پیدا ہوتی ہین وہ بھی محسوس ہوسکتی ہین اور اسی
ترکیب سے ایارٹا کی حرکت جب اُسمین اینوریزم کی بیماری ہو یا جب
... پر کوئی رسولی ہو یا جب امعا مین سُدّے جمع ہین محسوس ہوسکتی ہے اور
یہ بات بھی کہ شکم کسقدر گرم ہے اور چھونے یا دبانے کی برداشت اُسکو ہے
یا نہین ٭ جب شکم کی حرارت کا ملاحظہ کرین تو جسم کے کسی اور حصہ کی حرارت
سے اُسکا مقابلہ کرین شدید پیری ٹونائی ٹس اور بخار کے امراض
مین کہ جب شکم کے اندر انفلامیشن بھی ہو پیٹ نہایت گرم ہوتا ہے اور اُس
گرمی مین ایک طرح کی تیزی معلوم ہوتی ہے جسکے دریافت کرنے کی عمدہ ترکیب
تو بذریعہ آلہ تھرمامیٹر کے ہے اور اسیطرح بھی دریافت کرسکتے ہین کہ

پہلے کھلے ہاتھون سے شکم کو آہستہ دباوین اگر اس سے بیمار کو درد معلوم ہو
اور تیز بخار بھی موجود ہو تو یہ معلوم کرنا چاہئے کہ بیمار مرض پے-ری-ٹو-نائٹس
مین مبتلا ہے لیکن بخار نہو تو اس سے شکم کے عضلون کا درد سمجھنا چاہئے اور
اگر آہستہ دبانے سے درد محسوس نہو تو قدرے زور سے دباوین اور اگر خوب
گہرا اور زور سے دبانے سے بعوض درد شدید کے صرف ایک خفیف درد معلوم
ہو تو اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ انفلامیشن یا تو معدہ یا امعا کے میوکس پردہ
مین ہے اور پے-ری-ٹو-نیم کے درد کے اچھے طور پر پیدا کرنے کے لئے
شکم کو ایک جانب سے دبانا چاہئے تاکہ پردہ مذکور امعا کے اوپر سے کھسکنے لگے
خاص قولنج اور قولنج سرب (یعنے لڈ-کا-لک) کے درد کو دبانے سے افاقہ
ہوتا ہے اور پہلے آہستہ اور بعد ازان رفتہ رفتہ زور سے دبانے سے شکم
کے عضلاتی درد کو بھی افاقہ ہو جاتا ہے لیکن ہاتھون کو اگر شکم سے دفعتاً اٹھا
لیا جاوے تو عضلے حرکت مین آکر شدت سے درد کرنے لگتے ہین اور مثل جلد
کے عصبی درد کے یہ عضلاتی درد بھی حرام مغز کی خراش کے سبب پیدا ہوتا
ہے اور برآمدگی دم کے وقت چونکہ عضلے کھچ جاتے ہین تو اس سے بھی درد
پیدا ہو سکتا ہے ٭ یاد رہے کہ جب شکم کو دباوین تو اسوقت بیمار کے
چہرہ کو بھی تاڑتے رہین کیونکہ بہ نسبت بیمار کے جوابات کے چہرہ کے آثار سے
زیادہ تر علم حاصل ہو سکتا ہے خاصکر جب علامات ردیہ موجود ہون یا جب
دماغ مین کوئی بیماری ہو-جب شکم مین زیادہ درد ہوتا ہے تو دباتے وقت
مریض عضلون کو خوب کھینچے رکھتا ہے تاکہ شکم کے اندر کے اعضا دباؤ کے
صدمہ سے محفوظ رہین اسحالت مین ایسا کرنا چاہئے کہ باتون مین لگا کر بیمار کی توجہ
شکم کیطرف سے ہٹا لین-جب درد ہائی-پو-کان-ڈر-یک ری جن

مین بسبب بیماری جگر کے ہوتا ہے تو اس صورت مین دبنا بکلّی مسدود ہوتا ہے۔ اگر امتحان کیوقت کوئی رسولی پائی جاوے یا شکم کے کسی خاص عضو کا حال اچھے طور پر دریافت کرنا منظور ہو تو یہ ترکیب کرین کہ بیمار کو چت لٹادین اور سر کو اسکی اس ترکیب سے بالش پر رکھین کہ کسیقدر اونچا اور سامنے کو جھکا رہے اور اُسکے ہاتھون کو دونو پہلو کے ساتھ دراز کر دین اور دونو رانون کو شکم کیطرف سکیڑ کر دونو گھٹنون کو ادھر اُدھر جُدا کر دین۔ دونو پاؤن بستر پر آپسمین جُڑے ہوئے رہین اور بیمار کو اسبات کی تاکید کرین کہ شکم کے عضلون کو خوب ڈھیلا چھوڑ دے باتون مین اُسکو لگائے رکھین تاکہ توجہ اُسکی شکم کے امتحان کیطرف نرہے جب اس ترکیب سے شکم ڈھیلا ہو جاتا ہے تب رسولی کا موقع اور مقدار بخوبی دریافت ہو سکتی ہے اور شکم کے کُل اعضاء کی مقدار وغیرہ بھی آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے۔

سوم۔ پر کشن یعنی شکم کو ٹھونکنا ۔ اس ترکیب سے دو آوازین پیدا ہوتی ہین ایک ٹھوس اور دوسری صاف مثلاً جب معدہ یا امعا مین ریح بھری ہوتی ہے تب ٹھونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے۔ ترکیب ٹھونکنے کی یہ ہے کہ بائین ہاتھ کی اُنگلیون کو شکم پر جما کر دہنے ہاتھ کی ایک یا دو اُنگلیون سے ضرب لگا دین۔ قسم معدہ کے مقام پر کہ جب معدہ حالت معمولی پر ہو یا ر دون کے کسی مقام پر کہ جب ہوا سے پُر ہون ٹھونکنے سے ڈھپ ڈھپ کی آواز نکلتی ہے لیکن جب ہوا کے ساتھ کوئی رطوبت بھی ہوتی ہے تب آواز مذکور مین کسیقدر فرق پڑ جاتا ہے اور جب شکم کے ٹھوس اعضاء پر یا ایسے مقام پر کہ جہان پانی بھرا ہو یا مجوف اعضاء پر کہ جب اُنمین مطلق ہوا نہو یا امعاء کے مقام پر کہ جب وہ براز سے پُر ہون یا بڑھے ہوئے جگر یا طحال پر یا رسولیون پر

ٹھونکیں تو آواز ٹھوس پیدا ہوگی ❊

جب شکم کے اندر پانی ہوتا ہے تو اسطور سے دریافت ہوسکتا ہے کہ بیمار کو سیدھا بٹھا کر اُسکے شکم کی ہر ایک جانب پر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اچھے طور پر چسپان کریں اور دہنے ہاتھ کی انگلیوں سے شکم کی دوسری جانب کو ٹھونکیں اس ترکیب سے پانی کی لہریں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو محسوس ہونگی ❊

فقرہ - ۲ - قارورہ - پیشاب کو اصطلاح میں یو - رن کہتے ہیں - بیماری کی تشخیص کامل نہیں ہوسکتی ہے جبتک قارورہ کا امتحان اچھے طور پر نہیں کیا جاتا - اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قارورہ کے امتحان سے صرف گُردے ہی کی بیماریاں نہیں پہچانی جاسکتیں بلکہ دیگر اعضا کی بیماریوں کا حال بھی دریافت ہوسکتا ہے - پس ہر حالت میں قارورہ کا ملاحظہ ضرور کرنا چاہئے - لیکن اُسطور پر نہیں کہ جسطور پر دیسی طبیب دیکھتے ہیں کہ مریض کو کہہ دیتے ہیں کہ لب فرش پر دو دو گھڑی ہو کر قارورہ کی شیشی کو ہلاتے اور حکیم صاحب یکہ لگا کے دور سے سر ہلا ہلا کر شاگردان کو کہتے جاتے ہیں کہ او ہو دیکھنا کہ وہ اس قارورہ میں کیسی حمرت کیسی صفرت اور کسقدر رنشورا اور رسوب ہیں - بلکہ قارورہ کو کمسٹری کے قاعدہ اور باریک بین کے ذریعہ خوب توجہ سے امتحان کریں - یہ ساری ترکیبیں ذیل میں بیان کیجاتی ہیں ❊

خواص ظاہری صحیح قارورہ تھوڑی عرصہ کا نکلا ہوا ہلکے عنبر کے رنگ کا ہوتا ہے حرارت اسکی جسم کی حرارت غریزی کے مطابق ہوتی ہے اور بالکل شفاف اور بو اسکی خاص مگر بد نہیں ہوتی اور جب قارورہ متغیر ہوجاتا ہے تب وہ بو بھی رفع ہوجاتی ہے - ذائقہ کسیقدر نمکین اور تلخ ہوتا ہے اور وزن متناسبہ

۱۰۰۵ سے ۱۰۳۳ تک ہوتا ہے ٭

خواص کیمیائی - کیمیائی شناخت سے صحیح قارورہ مین حموضات کی کسیقدر زیادتی پائی جاتی ہے اور اگر اسکو اسقدر گرم کیجئے کہ جسمین کھولنے لگے تو کسیطرح کا تغیر نہین پیدا ہوتا مرکبات بے-رائی ٹا اور چاندی اور سیسہ کے ملانے سے منجمد تہ نشین ہوتا ہے مگر معدنی تیزابون کے ملانے سے یہ بات نہین ہوتی ٭

صحیح قارورہ مین اگ-زا-لک اسڈ کا عرق ملانے سے ایک ہلکا غبار اگزا-لٹ اف لائیم کا پیدا ہوتا ہے اور خالص الکلی دواؤن کا عرق ملانے سے فاس-فٹ اف-لائیم کا منجمد تہ نشین ہوتا ہے اور ٹا-نک اسڈ کے ملانے سے بھی ایک ہلکا غبار نیچے بیٹھہ جاتا ہے ٭

متعفن ہوجانا قارورہ کا - جب قارورہ تہوڑے عرصہ تک ٹھیرا رہتا ہے تو میو-کس رطوبت ہلکے ابر کے طور پر بنکر ظرف کے پیندے مین بیٹھہ جاتی ہے اور اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور شناخت کیمیائی سے اُس قارورہ مین کھار اپن ثابت ہوتا ہے اور اگر اُسمین کوئی تیزاب چھوڑا جاوے تو فوراً جوش کھانے لگتا ہے ٭ یو-ریا کے اجزا علیحدہ ہوتے ہین اور تب قارورہ مین کار-بو-نٹ اف ایمو-نیا پیدا ہوجاتا ہے اور ایک منجمد ایمو-نائی-کو مگ-نے-شین فاس-فٹ اور فاس-فٹ اف لائیم کا تہ نشین ہوجاتا ہے میو-کس رطوبت مین اِن نمکون کا تہوڑا سا حصہ پہنس جاتا ہے جس سے اُس پیشاب پر ایک چہنتا سا بنجاتا ہے - اِس چہنتے کو اگر باریک بین سے دیکھین تو اسمین ایمو-نائی-کو مگ-نے-شین فاس-فٹ کی قلمین اور فاس-فٹ اف لائیم سفوف کے طور پر اور رطوبت میو-کس کے اجزا نظر آئینگے ٭

اگر قارورہ اَور بھی گندہ ہوجاوے تو زیادہ تر بدبو کرنے لگتا ہے اور اُسپر ایک نیلی یا سفید رنگ کی بھپوندی پیدا ہوجاتی ہے اور برتن کے پیندے مین تری پیل فاس۔فیٹ کی قلمین مثل ہیرون کے اور فاس۔فٹ اف لایم کا سفوف جم جاتا ہے اور اُسکے کنارون پربھی چمٹ جاتا ہے ❊

قارورہ کے اجزا۔ یہ اجزا دو قسم کے ہوتے ہین ایک آ۔رگا نِک اور دوسری اِن۔آر۔گانِک ❊ آر۔گا۔نِک اجزا یہ ہین یو۔ریا اور لے تہک ایسڈ اور ہِاپی۔پیو۔رک اور ایک۔ٹِک ایسڈ اور امیو۔نیا کے نمک اور فضلہ اور تہوڑی سی کریا۔ٹین اور کریا۔ٹے۔نین ❊

اِن۔آر۔گا۔نِک اجزا یہ ہین کار۔با۔نِک اوزِہائے۔ڈرو۔کلو۔رک اور سلفیو۔رک اور فاس۔فارک ایسڈ ہمراہ سوڈا اور پوٹاش اور لایم اور اُنکے ہمراہ نہایت تہوڑا سا سی۔لیکا بہی ہوتا ہے ❊

عمر۔وقت اور اکل و شرب اور ورزش کے اختلافات سے قارورہ کے پانی کی مقدار اور خشک اجزا مین اسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ اِن اجزا کی ٹہیک مقدار معلوم نہین ہوسکتی اور عورت اور مرد کے قارورہ مین بہی اِن اجزا کی مقدار مختلف ہوتی ہے لیکن کئی شخصون کے قارورہ کے اجزا کو علیحدہ کرکے اُن جزون کی اوسط مقدار ذیل مین درج کرتے ہین چنانچہ

اگر ایک ہزار حصہ قارورہ کا لیا جاوے تو اُسمین سے ۹۵۰ حصہ پانی کا ہوگا اور ۲۵ حصہ یو۔ریا کا ❊ ایک حصہ یو۔رک ایسڈ کا ۱۴ حصہ نمکون کا اور ۱۰ حصہ آر۔گا۔نِک اجزا کا۔اور جب پیشاب کے پانی کو اُڑا کر خشک کردیا جاوے تو اُس کے خشک اجزا کی مقداریں یہ ہونگی ❊

نام جزو	گرین اعلیٰ	گرین ادنیٰ	گرین اوسط
یوریا	۵۰۰	۳۰۰	۴۲۰
یورک اسڈ	۱۶	۱۴	۱۸
فضلہ اور کھانے کا نمک اور امونیا کے نمک ...	۵۰۶	۲۵۸	۳۸۱
اجزا از قسم نمکین سلفٹ کے	۱۲۰	۸۱	۱۰۴
اجزا از قسم نمکین فاس فٹ کے	۶۱	۴۵	۵۹
فاس فٹ اف لائیم اور میگنیشیا	۱۹	۱۴	۱۶

• **مقدار پیشاب کی** - شب و روز کے پیشاب کی مقدار ہر آدمی مین یکسان نہین ہوتی ہے اور اُسی آدمی مین مختلف وقت کے اندر پیشاب کی مقدار مین اختلاف پڑجاتا ہے پر کئی امتحانون کا جب اوسط لیتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر دو پاینٹ پیشاب پیدا ہوتا ہے جسقدر پانی پیا جاتا ہے اُس بموجب پیشاب کی مقدار کا شمار کرتے ہین مگر اس شمار مین کئی باتونکا لحاظ رکھنا چاہیے چنانچہ پسینہ کا زیادہ یا کم آنا اور بر آمدگی دم کے ساتھ رطوبت کا زیادہ یا کم نکل جانا علاوہ ازین سرما مین بہ نسبت گرما کے پیشاب زیادہ پیدا ہوتا ہے علی ہذا القیاس سرد دنون مین بہ نسبت گرم دنون کے اور مرطوب ہوا مین بہ نسبت خشک ہوا کے اور صبح کے وقت بہ نسبت شام کے - اور یاد رہے کہ طبیعت مین جب غصہ یا رنج و غم ہوتا ہی تب پیشاب بہی زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بیماری کا حال یہ ہے کہ جب بر آمدگی دم کے ساتھ رطوبت کم خارج ہوتی ہے اور جب پسینہ بہی کم آتا ہے

تب پیشاب زیادہ پیدا ہوتا ہے بجز اُن حالات کے کہ جب بُخار کی شدت
کے سبب رطوبات جسم کی کم ہوجاتی ہین کیونکہ اُسوقت پیشاب کی مقدار
بھی ضرور کم ہوجاتی ہے اور تپ لرزہ کی سردی کے درجہ مین اور شدت
جوش وغصہ کے وقت اور مرض ہسٹیریا کی نوبتون کے درمیان
مقدار پیشاب کی زیادہ ہوجاتی ہے - اِن حالات مین اگرچہ پیشاب کی
مقدار روزینہ ۳۰ یا ۴۰ پائینٹ تک ہوسکتی ہے پر اُسکے خشک اجزا
مین کسیطرح کا تغیر نہین واقع ہوتا لیکن ماسوا اُن حالات کے جنکا ذکر اوپر
کیا گیا ہے اَور صورتون مین جب پیشاب زیادہ پیدا ہوتا ہے تو اُسکے
اجزا مین بہی زیادتی ہوتی ہے یا اُس مین کوئی شے غیر جنس مثلاً شکر
اور کائیل پیدا ہوجاتی ہے ٭

جب برآمدگی دم کے ساتھ رطوبت کم خارج ہوتی ہے اور جب پسینہ زیادہ
آتا ہے اور اسہال اور ہیضہ کی بیماری مین اور جریان مین استسقا کی
بیماری مین اور بہتیری قسم کے شدید انفلامیشن مین اور بخار کے درجہ شدید
مین جب مقدار پیشاب کی کم ہوجاتی ہے اور جب گُردون مین انفلامیشن ہوتا
ہے یا جب کوئی شخص تیز زہر کہالیتا ہے تب یا تو پیشاب بالکل بند ہوجاتا
ہے یا مقدار اُسکی نہایت کم ہوجاتی ہے ٭ اور حالت صحت مین پیشاب کے خشک
اجزا مین بہت اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ دو نہایت خشک بہاری اجزا
پیشاب کے یو - ریا اور یو - رک اسڈ ہین یہ دونو اجزا جوانی مین زیادہ پیدا ہوتے
ہین عورتون مین کم اور بوڑہے اور بچون مین سب سے کم اور جو ورزش کرتے
ہین اُنمین یہ دونو جزو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور جو کاہلی کرتے ہین اُن مین
کم اور جنکی خوراک گوشت کی ہے اُنمین بہی یہ زیادہ پیدا ہوتے ہین نسبت

اُنکے جنکی خوراک بقولات کی ہے ٭

قوام قارورہ – رقت پیشاب کی نسبت عورتوں کے زیادہ تر گردوں کا ہوتا ہے

اور یہ غلظت پیشاب کی تھوڑے عرصہ سے بیکار ہو گئی ہے تو پتلی ہو جاتی ہے جو شاہ جوان

بڑھا پا آتا جاتا ہے پیشاب رقیق ہوتا جاتا ہے اور گرمی میں زیادہ ورزش کرنے اور

پسینہ خشک اور حیوانی غذا کے سبب اور پینے کے وقت پیشاب زیادہ گاڑھا

ہے مگر سردی کا بل المزاجی پتلی غذا اور بقولات اور میوہ جات کے استعمال سے پیشاب

پتلا ہو جاتا ہے اور خمر کے استعمال سے بھی قوام پیشاب کا پتلا ہو جاتا ہے ٭

صبح کی بیداری کے وقت قوام اوسط درجہ پر رہتا ہے بعد صبح کی غذا کے بہت

کم ہو جاتا ہے اور بعد دوپہر کے پھر بتدریج بڑھنے لگتا ہے اور رات کی غذا کے

بعد فوراً کم ہو جاتا ہے لیکن بعد چند گھنٹہ کے پیشاب اور وقتوں کی نسبت زیادہ تر

غلیظ ہو جاتا ہے اور ساری رات کے اندر پھر بتدریج اپنی اوسط پر آجاتا ہے ٭

انہضام طعام کے بعد جو پیشاب پیدا ہوتا ہے اُس میں اور اُس پیشاب میں

بڑا فرق ہے جو پانی پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگلے پیشاب میں کہ جس کو

اصطلاح میں یو-ری-نا کا-ئے-لائی بولتے ہیں بہ نسبت دوسرے پیشاب

کے جسکو یو-ری-نا پو-ٹس بولتے ہیں یو-ریا ۳ حصہ زیادہ اور یو-رک ایسڈ

۱۶ حصہ زیادہ اور اجزاے نمکین ۴ حصہ زیادہ ہوتے ہیں اور یہ پیشاب

کھارا بھی ہوتا ہے ٭

پیشاب کے منجمد اجزا ۲۴ گھنٹہ کے اندر اوسط ڈیڑھ آنوس سے کسیقدر کم

ہوتے ہیں اور بیماری میں کبھی تو ۲ ۳ آنوس تک بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی ۱۱

گرین تک بھی گھٹ جاتی ہیں ٭

لون یعنے رنگ قارورہ – صحیح قارورہ کا رنگ اسکی مقدار پر منحصر ہے

ہین - اوّل یا تو اُسکے معمولی اجزا زیادہ ہوجاوین یا کم اور دوم یا اُس مین اجزا غیر معمولی پیدا ہوجاوین اور یہ دوسری جماعت پھر کئی حصّون مین تقسیم ہوسکتی ہے مثلاً اول پیشاب مین ایمو - نیا یا چونے کے مرکب پاے جا سکتے ہین - دوم جب غذا اچھے طور پر تحلیل نہین ہوتی یا جب گُردون سے اشیاے فاسدہ اچھے طور پر اخراج نہین پاتی تب پیشاب مین یہ چیزین غیر معمولی پیدا ہوتی ہین چنانچہ کائیل چربی دودھ شکر اور صفرا اور ایک شے بنام کس - ٹین جو حاملہ عورتون کے پیشاب مین پائی جاتی ہے ✣

تیسرا خون یا اُسکے اجزا مثلاً ریڈ - کار - پس - کل یا فائی - برین یا البیو - من ✣

چہارم اعضاے بول کے پردہ سے جو رطوبت وغیرہ نکلتی ہے چنانچہ رطوبت میوکس ایپے - تھے - لیئم کے چھلکے اور ریپ اور پیشاب پیدا کرنے والی نالیون کے سانچے ✣

پنجم دیگر رطوبات جو پیشاب مین اعضاے متصلہ سے شامل ہوجاتی ہین مثلاً رطوبت منی رطوبت سوزاک اور رطوبت لیو - کو - ریا کی بیماری کے اور کرم ✣

ششم زہر اور دوائین بھی بعض دفعہ پیشاب مین پائی جاتی ہین ✣

امتحان قارورہ - قارورہ کی شناخت کیواسطے دو ترکیبین کام مین آتی ہین ایک تو شناخت کیمیائی اور دوسری باریک بین ✣ قارورہ کو یا تو بوقت نکلنے کے امتحان کرتے ہین یا جب تھوڑے عرصہ تک ٹھیرا رہتا ہے تب اُسکو دیکھتے ہین اور اوپر کے نتھرے ہوئے حصہ کو اور نیچے جو دُرد تہ نشین ہوتا ہے اُسکو بھی ملاحظہ کرتے ہین چنانچہ باریک بین کا استعمال اسی دُرد کے امتحان کے لئے کیا جاتا ہے ✣

شناخت قارورہ - قارورہ کی شناخت مین اکثر چار چیزون کا خیال

کرتے ہین ایک ٹر۔ مرک پے۔پر ٭ دوسرے لٹ۔مس پے۔پر ٭ تیسرے حرارت ٭ چوتہے نائٹرک اسڈ یعنے تیزاب شورہ ٭ قارورہ کی شناخت بارہ یک بین سے کرنے کے لئے چند وائین۔گلاس اور ایک شیشہ کی نلی جس کو اصطلاح مین پے۔پٹ بولتے ہین درکار ہوتی ہے جس قارورہ کو اس ترکیب سے امتحان کرنا منظور ہوتا ہے اسکو وائین گلاس مین چند گھنٹہ تک ٹہیرنے دیتے ہین تاکہ اسکا دُرد تہ نشین ہوجاوے۔بذریعہ پے۔پٹ مذکور کے ایک قطرہ اُس دُرد کا لیکر ایک ٹکڑے شیشہ پر رکہہ دیتے ہین اور تب اُسکو ایک اَور پتلے ٹکڑے شیشہ سے ڈہانپ کر باریک بین کے نیچے رکہکر دیکھتے ہین ٭

شناخت کے لئے جو قارورہ ہوتا ہے اُسکو یا تو سارے دن کا اوسط پیشاب ہونا چاہئے یا وہ جو صبح کے وقت کیا ہوا ہو۔غرض اُس پیشاب کو لیکر بحفاظت تمام ایک شیشہ مین بہر کر خوب طرح ڈہانپ رکہین تاکہ اُس مین کوئی بیرونی شے داخل نہونے پاوے ٭

اب ہم شناخت کی مختلف چیزون کا اثر جو قارورہ پر ہوتا ہے بیان کرتے ہین چنانچہ ٹر۔مرک پے۔پر یعنے زرد کاغذ کو اگر قارورہ مین ڈالین اور رنگ اُسکا بہورا ہو جاوے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قارورہ کہارا ہے اور اگر لٹ۔مس (یعنے نیلا کاغذ) ڈالین اور وہ کاغذ سرخ ہو جاوے تو یہ سمجہنا چاہئے کہ پیشاب مین تُرشی یعنے حموضات زیادہ ہین ٭ اگر پیشاب کو ایک شیشہ مین بہر کر آنچ دین اور اس ترکیب سے ایک سفید منجمد تہ نشین ہو جاوے تو یہ جاننا چاہئے کہ اُس پیشاب مین البیو۔من موجود ہے اور اُسمین اجزا از قسم فاس۔فٹ کے زیادہ ہونگے تو آنچ کے دینے سے وہ بہی نیچے جم جائینگے لیکن پیشاب مذکور مین اگر یو۔رٹ۔آف سوڈا اور امو۔نیا ہوگا تو وہ آنچ کے لگنے سے حل ہو جائینگے ٭

اگر پیشاب مین البیو-من ہو اور اُسمین نا-ئٹ-ٹرک ایسڈ ڈالا جاوے تو وہ
شے سخت ہو کر جم جائیگی اور پیشاب مین اگر یو-رک ایسڈ ہو تو نا-ئٹ-ٹرک ایسڈ
کے ملانے سے بعد چند گھنٹہ کے وہ بھی جم جاتا ہے اور تب اُس قارورہ مین ایک
جوش پیدا کر کر یو-رک ایسڈ کو حل کر دیتا ہے علاوہ ازین قارورہ مین اگر
اگ-زا-لٹ اف لائیم اور کہاری فاس-فٹ ہوون تو نا-ئٹ-ٹرک ایسڈ کے
ملانے سے وہ بھی حل ہو جاتے ہین پیشاب مین صفرا ہو تو نا-ئٹ-ٹرک ایسڈ کے
ملانے سے رنگت اُس صفرا کی سبز ہو جاتی ہے لیکن اگر تیزاب مذکور کسیقدر زیادہ
ڈالا جاوے تو وہ سبزی فوراً بدل کر پہلے تو سرخی مایل ہو جاتی ہے اور تب رنگ
اُسکا بھورا ہو جاتا ہے اور اگر پیشاب مین یو-ریا کا جزو زیادہ ہو تو تیزاب مذکورہ
کو پیشاب کے ہموزن ملانے سے وہ بھی گرفت مین آسکتا ہے * اور جب
پیشاب مین چند قسم کے لطیف روغن ہوتے ہین تب نا-ئٹ-ٹرک ایسڈ کے
ملانے سے وہ پیشاب گدلا ہو جاتا ہے *

ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ کے ملانے سے یو-رک اور ہپو-رک ایسڈ
جم جاتا ہے اور صفرا کی رنگت بھی اس تیزاب کے ملانے سے سبز ہو کر نیچے بیٹھہ
جاتی ہے علاوہ ازین اس تیزاب کے ملانے سے اگ-زا-لٹ اف لائیم
اور فاس-فٹ حل ہو جاتے ہین * اور جب پیشاب مین میو-کس رطوبت
(یعنے بلغم) ہوتی ہے تب اُسمین اسے-ٹِک ایسڈ (یعنے تیزاب سرکہ) ملانے
سے وہ پیشاب گدلا ہو جاتا ہے * جب پیشاب مین شکر یا البیو-من ہو اگر
اُسکو گرم کر کے سلفیو-رک ایسڈ (یعنے تیزاب گوگرد) ملاوین تو سیاہ رنگ
کا کوئلا نیچے بیٹھہ جائیگا *

پیشاب مین اگر ار-تھی فاس-فٹ ہوون اور اُسمین امو-نیا ملایا جائے

تو وہ اشیا سفید منجمد تک نیچے بیٹھ جائینگی ور یو-رک ایسڈ کے قلمون مین اگر
امو-نیا کی ہوا چھوڑ دی جاوے تو اُن قلمون کا رنگ نہایت خوبصورت اودا
ہو جائیگا ✤ اگر پیشاب مین یو-ریا ہو اور اُسمین اگ-زا-لک ایسڈ کا عرق
ملایا جاوے تو اگ-زا-لٹ آف یو-ریا کی قلمین پیدا ہونگی ور لائیکوار پوٹاسی
کے ملانے سے یو-رک ایسڈ اور یو-ریٹ آف سوڈا اور امو-نیا حل ہو جاتے
ہین اور اگر اُنکو آنچ دیوین تو اُن سے امو-نیا کی بو پیدا ہوگی ✤

علاوہ ازین پیشاب مین اگر شکر ہو تو لائے-کوار-پوٹاسی کے ملانے سے
رنگ اُس پیشاب کا گہرا بہورا ہو جائیگا اور بہت قسم کے اجزا بھی اس چیز کے ملانے
سے بگاڑے ہو جاتے ہین اور سلفٹ-اف-کا-پر کے عرق کا اثر پیشاب پر یہ
ہوتا ہے کہ جس پیشاب مین شکر ہوتی ہے اگر اُسمین خوب زیادہ لائیکوار پوٹاسی
ملا کر اور اُسمین سلفٹ-اف-کا-پر کا عرق چھوڑ کر آنچ دیا جاوے تو شیشہ کے
نیچے ایک سرخ منجمد تہ نشین ہو جائیگا کہ جس سے موجودگی شکر کی ثابت ہوتی ہے ✤

صحت اور بیماری کے قارورہ مین جو جو اجزا پائے جاتے ہین اُنمین سے چند
اہم جزون کی کیمیائی خاصیت اور باریک بینی شکلین ذیل مین درج کیجاتی ہین چنانچہ
اول یو-ریا جب پیشاب مین یہ جز صحت سے زیادہ ہوتا ہے تو اسکا وزن
متناسبہ بڑہ جاتا ہے چنانچہ ۱۰۳۰ سے ۱۰۳۵ تک ہوتا ہے اور کسی گہڑی کے
شیشہ پر تہوڑا سا پیشاب کا لیکر اگر اُسمین ہموزن خالص نائے-ٹرک ایسڈ
ملا دین اور اُس مرکب کو ایک سرد جگہہ مین رکھہ دین تو نائٹریٹ اف یو-ریا کی قلمین
پیدا ہو جائینگی لیکن پیشاب مین اگر یو-ریا کی مقدار کم ہو تو ایسڈ مذکور کے ملانے
سے پیشتر اس پیشاب کو آنچ کے ذریعہ اُڑا کر گاڑہا کر لینا چاہیے لیکن نہایت
عمدہ ترکیب یو-ریا کے گرفت اورنا سے-ٹریٹ آف یو-ریا کی عمدہ قلمین

حاصل کرنے کی یہ ہین کہ تہوڑا سا پیشاب مشکوک کا ایکبار آب گرم کی آنچ پر اُڑا کر مثل شیرہ کے گاڑہا کرین تب اُسمین خالص الکحل ملا کر چہان ڈالین اور آنچ پر خوب گاڑہا کر کے چند قطرے پانی اور نا سے ۔ ٹرک اسڈ کے ملاوین اِس ترکیب سے نا سے ۔ ٹریٹ اف یو ۔ ریا کی قلمین فوراً بنجائینگی کہ جنکی باریک بینی شکل تصویر ایک مین دکھلائی دیتی ہے ٭

تصویر ۱

لیکن آسان ترکیب اس شے کے گرفت کی جو روزمرہ شفاخانہ مین برتی جاتی ہے یہ ہے کہ ایک شیشہ پر پیشاب کے چند قطرے لیکر اُڑا دین اور تب اُس مین اتنا ہی نا سے ۔ ٹرک اسڈ چہوڑ دین

تصویر ۲

مگر نا سے ۔ ٹرک اسڈ کے عوض اگر اگ ۔ ز ا ۔ لک اسڈ ملا دین تو اِس شکل کی قلمین پیدا ہونگی جو تصویر (۲) مین دکھلائی دیتی ہین ٭
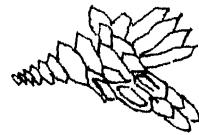
تصویر ۳

اور اگر اوپر کے الکحل ملائے ہوئے عرق کو رکھہ چہوڑین تو وہ از خود اُڑ جائیگا بعد اسکے اُس شکل کی قلمین پیدا ہونگی جو تصویر (۳) مین دکھلائی دیتی ہین ٭

دوم ۔ یو ۔ رک اسڈ ۔ اِسکو لے ۔ تہک اسڈ بہی بولتے ہین بعض اوقات یہ شے پیشاب مین اِس کثرت سے پیدا ہوتی ہے کہ جس ظرف مین بیمار پیشاب کرتا ہے اُسکے گرد سُرخ رنگ کے ذرّون کے طور پر جم جاتی ہے گویا کسی نے

سرخ مرچ کا سفوف چھڑک دیا ہے - اور بعض دفعہ سرخ یا زرد رنگ کی ریت یا کنکر کے طور پر بیمار کے پیشاب سے خارج ہوتی ہے +

جس پیشاب مین یہ تیزاب جم جاتا ہے رنگ اسکا اکثر سرخ ہوتا ہے اسمین ترشی زیادہ پائی جاتی ہے اور اسکا وزن متناسبہ ۱۰۲۰ یا اس سے بھی زیادہ ہوتا ہی +
اس شے کو پیشاب سے اسطور پر علیحدہ کر سکتے ہین کہ چھہ یا آٹھ آونس قارورہ مین دو یا تین ڈرام ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ ملا دین اور اس مرکب کو ۲۴ یا ۴۸ گھنٹہ تک ایک بند برتن کے اندر رہنے دین اس ترکیب سے سرخ یا سرخی مائل یو-رک ایسڈ کا منجمد نیچے جم جائیگا + اور یہ بھی شناخت یو-رک ایسڈ کے گرفت کی اچھی ہے کہ چینی کے برتن مین تھوڑا سا پیشاب مشکوک کا رکھکر اسمین قدرے نائیٹرک ایسڈ چھوڑ دین - بعد ازان اسپرٹ لیمپ پر رکھکر اسکو اڑا دین جبتک ایک شے سرخ مایل بزردی باقی رہ جاوے - جب یہ شے سرد ہو جاوے تب ایسا کرین ایک شیشہ کی ڈنڈی کو ایمو-نیا کے تیز عرق مین ڈبو کر اس سرد چیز پر لگا دین اسکے کرنے سے چمکیلا اودا رنگ فوراً پیدا ہو جائیگا +

یو-رک ایسڈ نتو گرم اور نہ سرد پانی مین حل ہوتا ہی مگر لائیکوار-پوٹاسے مین فوراً حل ہو جاتا ہے اور جب اس عرق مین کوئی تیزاب ذرہ زیادہ ملایا جاتا ہے تو اسکے دانے بشکل منجمد ہو جاتا ہے + نائے-ٹرک ایسڈ کے ملانے سے یہ شے حل ہو جاتی ہے اسوقت ایک جوش پیدا ہو جاتا ہی + جب یہ شے باریک بین کے نیچے دیکھی جاتی ہی

تصویر ۴

تب اسکی طرح طرح کی شکلین نظر آتی ہین چنانچہ دیکھو (تصویر ۴)

اِس تصویر مین حرف ت کی جو شکل ہے وہ ایک بال ہی جسپر یو-رک اِسڈ کی قلمین جسم گئی ہین ؛

سوم - ہا سے - پیو - رک اِسڈ - یہ شے اگرچہ مویشی مین کثرت سے پائی جاتی ہے پر انسان کے پیشاب مین بھی ہوتی ہے - اِسکے حاصل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ چند آونس پیشاب کا لے کر آنچ کے ذریعہ اُڑا کر مثل شیرہ کے گاڑہا کرین اور تب اُسمین کسیقدر زیادہ ہائیڈرو - کلو - رک اِسڈ ملاوین - اِس ترکیب سے یو - رک اور ہاسے - پیو - رک اِسڈ نیچے بیٹھ جائیگا - اِس منجمد کو آب سرد سے دہو ڈالین اور تب الکحل ملا کر جوش دین اِسکے کرنے سے ہاسے - پیو - رک اِسڈ حل ہو جائیگا - پھر اِس عرق کو آنچ پر اُڑانے سے اِسڈ مذکور مثل تصویر (۵) کے جم جائیگا ؛
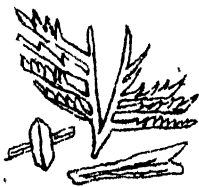
تصویر ۵

چہارم - یو - ریٹ اف ایمو - نیا

یہ نمک بعض دفعہ گل پیشاب مین پھیلا ہوا ہوتا ہے کہ جس سے وہ پیشاب ایسا گدلا ہو جاتا ہی کہ جیسے میو - کس اور پیپ کے ملنے سے ہوتا ہے اور بعض دفعہ سفیدی یا سُرخی مائل منجمد بنکر نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر اسمین لائے - کوار - پوٹاسی ملا کر جوش دین تو ایمو - نیا کی بو پیدا ہوگی ؛ اِسکی باریک بینی شکلین تصویر (۶) مین دکھلائی دیتی ہین ؛

تصویر ۶

اِس یو - رٹ اف ایمو - نیا کے دانہ دار منجمد مین اکثر اوقات یو - رٹ آف سو - ڈا اور یو - رٹ آف ایمو - نیا اور یو - رٹ آف سوڈا اور یو - رٹ آف لائیم

اور یو-رٹ آف مگنے شیا ملا ہوا ہوتا ہے *

پنجم-یو-رٹ آف سو-ڈا-یہ شے تنہا بطور منجمد کے اکثر کم ملتی ہے مگر گاوٹ یعنے نقرس اور بخارون کے بیمارون کا علاج جب کار-بو-نٹ آف سوڈا سے کیا جاتا ہے تب پیشاب مین بطور منجمد کے ملتی ہے باریک بینی شکل اس کی تصویر (۷) کے حرف الف مین نظر آتی ہے اور حرف ب کی جو ۳ تصویرین ہین وہ بھی اسی چیز کی ہین مگر یہ شاذونادر دیکھنے مین آتی ہین *

تصویر ۷

الف

ب

ششم-اگ-زا-لٹ آف لائم-یہ شے دانون کے طور پر کم پائی جاتی ہے مگر اکثر اسکی باریک باریک نہایت چھوٹی چھوٹی ہشت پہلو قلمین سارے پیشاب مین پھیلی ہوئی ہوتی ہین اور شہتوت کے قسم کے سنگ مثانہ کا جزو اعظم بھی اگ-زا-لٹ آف لائم ہے *

پانی اور لائیکوار-پوٹاسی اور اسے ٹک اسڈ مین یہ شے حل نہین ہوتی مگر نا ئے-ٹرک اسڈ مین حل ہوجاتی ہے-کیمیائی یا باریک بینی امتحان کیواسطے اس ترکیب سے یہ شے حاصل ہوسکتی ہے کہ کسی گاؤدم شکل کے شیشہ مین ایک یا دو آونس پیشاب مشکوک کا بھر کر چند گھنٹہ تک ٹھہرنے دین اور تب نیچے کے طبق کا تھوڑا سا بذریعہ پے-پٹ کے لیکر کسی گھڑی کے شیشہ پر رکھ دین اور اس کو قدرے گرم کرین اس ترکیب سے اگ-زا-لٹ آف لائم کی قلمین نیچے بیٹھ جائینگی تب شیشہ کو ادھر ادھر ہلا کر انکو جمع کرلین جو عرق باقی ہو اسکو اسی گھڑی کے شیشہ مین چند منٹ تک ٹھہرنے دین تب اوپر کے عرق کو

پے - پٹ سے علیحدہ کرکے اُسکے عوض شیشہ مذکور مین تہوڑا سا آب سرد چہوڑ دین اور جو سفید چمکدار سفوف شیشہ مین ہو اُسکو بذریعہ پے - پٹ کے علیحدہ کرکے باریک بین کے نیچے رکہہ دین جب اِنکو باریک بین سے دیکہتے ہین تو انکی شکلین چوڑی ہشت پہلو نظر آتی ہین (دیکہو تصویر ۸) مگر اِن کی شکلین ایسی بہی ہوتی ہین جیسے (تصویر ۹) بین نظر آتی ہین لیکن ایسا قیاس کرتے ہین کہ اِس شکل کی قلمین اکثر پر ہمیشہ نہین گُردون ہی مین پیدا ہوتی ہین ٭

تصویر ۹ تصویر ۸
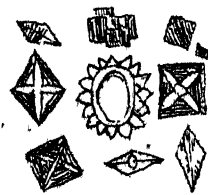
ہفتم اجزاے از قسم فاس - فٹ - پیشاب مین فاس - فارک اسڈ کئی چیزون کے ہمراہ ملا ہوا ہوتا ہے چنانچہ اوّل امو - نیو فاس - فٹ اف مگنیشیا کہ جسکو ٹری پل فاس - فٹ ہی کہتے ہین ٭ دوم امو - نیو فاس - فٹ اف لائم کہ جسکو بے - سِک یا بائی - بے - سِک فاس فٹ ہی کہتے ہین ٭ اور سوم فاس - فٹ اف لایم ٭

اِن ساری اشیا کی خاصیتین ایک سی ہین چنانچہ جس پیشاب مین یہ پائی جاتی ہین اکثر یا تو وہ نیو - ٹرل یا کسیقدر کہارا ہوتا ہے (نیو - ٹرل اُس پیشاب کو کہتے ہین جو نہ ترش اور نہ کہارا ہو) یہ چیزین اکثر سفید ہوتی ہین اما جب اِنکے

ساتھ خون ملجاوے اور جس پیشاب مین یہ ہوتے ہین اُسکو گرم کیا جاوے تو حل نہین ہوتین بلکہ جم کر نیچے بیٹھہ جاتی ہین +

پانی ملے ہوئے تیزابون مین حل ہوجاتے ہین لیکن پانی اور ایمونیا اور الکلیز لوٹاسے مین حل نہین ہوتین مگر فاس - فٹ اف لایم تیزابون مین کم حل ہوتا ہے + اب ان اجزا کا علیحدہ علیحدہ بیان ذیل مین کیا جاتا ہی +

اول ٹرپی پل - فاس - فٹ حالتِ صحت کے پیشاب مین اگر چند قطرے ایمو-نیا کے ملائے جاوین تو گدلا ہوجاویگا اور اُسکے نیچے ٹرپی پل - فاس - فٹ ہمراہ فاس فٹ اف لایم کے بیٹھہ جائیگا اور یہی بات اُسوقت بھی پیدا ہوتی ہے کہ جب مرض پیرا - پلے - جیا یعنے جسم اسفل کے فالج مین پیشاب مثانہ کے اندر عرصہ تک ٹھیرا رہتا ہے اور اُسوقت بھی کہ جب مثانہ کا پردہ میو-کس ماؤف ہوجاتا ہے - یہ چیز کئی شکلون مین پائی جاتی ہے چنانچہ بعضدفعہ سفید کنکر کے طور پر اور کبھی پیشاب پر اُسکا باریک پردہ سا بنجاتا ہے اور بعض اوقات یہ شئے مثل رطوبت میو-کس سفید منجمد کے طور پر بنکر پیشاب کے نیچے جم جاتی ہے اور بعضدفعہ مثل پیپ کے ایک لسدار رطوبت کے طور پر + اکثر اوقات اِسکی شکلین مثلث یا چوگوشہ ہوتی ہین اور اُن کی نوکین گاؤدُم (دیکھو تصویر ۱۰)

تصویر ۱۰

دوم باتی - بے - سِک فاس - فٹ کی شکلین (تصویر ۱۱) مین دکھلائی دیتی ہین +

تصویر ۱۱

سوم فاس - فٹ اف لایم ایک سفید سفوف کے طور پر بنکر نیچے بیٹھہ جاتا ہے +
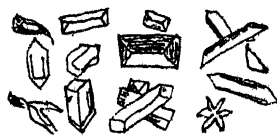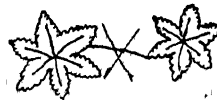
ہشتم - بعض دفعہ پیشاب کو اُڑانے سے کہانے کے نمک کی قلمین دکہلائی دیتی ہین - اصلی شکل تو انکی مکعب ہوتی ہے لیکن پیشاب کے اُڑانے مین تعجیل کیجاوے تو صلیب کے طور پر بنجاتی ہین اور بعض دفعہ ہشت پہلو بہی ہوتی ہین (دیکہو تصویر ۱۲)

تصویر ۱۲

نہم کائیل یعنے کیلوس - جس پیشاب مین کیلوس ہوتا ہے وہ سرد ہونے کے بعد بطور فالودہ کے جم جاتا ہے - اِس مین چربی اور البیومن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اُسکی اسپے - سی - فِک گرا - وی - ٹی صحت سے کم ہوتی ہے +

دہم - شیر جس پیشاب مین دودہ ملا ہوا ہوتا ہے وہ گدلا ہوتا ہے اور آنچ دینے سے جم نہین جاتا الا اگر اُسمین لِک ٹِک ایسڈ یا البیومن کی مقدار زیادہ ہو - اِس پیشاب کا تہوڑا سا لیکر قدرے گرم کیا جاوے اور اُسمین چند قطرے اسے - ٹِک ایسڈ یا ڈائی - لیوٹ سلفیورک یا ہائیڈرو - کلو - رِک ایسڈ کے ملائے جاوین تو پہر اُس دودہ کا جم جائیگا +

یازدہم - شکر - پیشاب مین انگوری شکر ہوتی ہے - اور پیشاب کے اندر یہ شکر ذیابطوس کی بیماری مین پائی جاتی ہے - وزن متناسبہ اِسکا زیادہ ہوتا ہے چنانچہ ۱۰۲۰ اسے ۱۰۵۰ تک + شکر کی پہچان کے واسطے کئی شناخت مقرر ہین لیکن شکر کی شناخت کرنے سے پہلے یہ ضرور دریافت کرلینا چاہیے کہ اُس پیشاب مین البیومن تو نہین ہے - ہے تو اُسکو علیحدہ کرلینا چاہئے - بعض یہ صلاح دیتے ہین کہ ایسے پیشاب کو شکر کے دریافت کرنے سے پہلے حیوانی کوئیلا سے فلٹر کرلینا چاہئے + شناخت مفصلہ ذیل شکر کی گرفت کے لئے مقرر ہین +

اول - ٹرا - مر - ٹیسٹ - پیشاب مین ہلکا عرق سلفٹ اف کا - پر کا تبتک ملاوین جبتک رنگت اسکی ہلکی نیلی ہوجائے تب اسمین زیادہ لائیکور - پوٹا سے ملاکر سارے کو جوش دین ایسکے کرنے سے پیشاب مین اگر شکر ہوگی تو ایک نارنجی رنگ کا منجمد تہ نشین ہوجائیگا *

دوم - فے - لنگس - ٹسٹ - ڈاکٹر فے - لنگ نے شکر کی گرفت کے لئے یہ نسخہ مرتب کیا ہے -

نسخہ - سلفٹ اف کا - پر ۹۰ گرین * ٹار - ٹریٹ اف پو - ٹاشس ۳۶۴ گرین * سو - لیوشن اف کاسٹک سو - ڈا ۴ آونس * پانی اسقدر کہ جتنے مین کل عرق ٹہیک چہہ فلوئیڈ آونس ہوجاوے * اس عرق کو کسی ایسی جگہہ شیشہ کی ڈاٹ لگا کر رکہنا چاہئے جہان روشنی نہو اور وہ جگہہ سرد بہی ہو *

اشارہ - مین نے دیکہا ہے کہ دکانون مین بہی اکثر سو - لیوشن اف کاسٹک سو - ڈا تیار نہین ملتا - مین اسکو اس ترکیب سے گہر مین تیار کرلیتا ہون کہ کاسٹک سو - ڈا کے بتے ڈیڑہ ڈرام لیکر ۴ آونس ڈسٹلڈ واٹر مین حل کرلیتا ہون اور تب اسمین سلفٹ آف کا - پر کا سفوف اور ٹار - ٹریٹ اف پوٹاش حل کرکے اسقدر ڈسٹلڈ - واٹر اَور ملا دیتا ہون کہ جس سے کل عرق ٹہیک ۶ آونس ہوجاوے *

اس عرق کے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ٹسٹ - ٹیوب کو پون یا ایک انچ تک عرق مذکورہ بالا سے پُر کرین اور جب کہولنے لگے تب دیکہین کہ کوئی شے نیچے بیٹہی تو نہین ہے کیونکہ جب عرق مذکور اچہا نہین نبتا عرصہ تک رکہا رہتا ہے تب بگڑ جاتا ہے اور جوش دینے سے ایک دومنٹ کے اندر اکسائیڈ اف کا - پر منجمد ہوکر نیچے بیٹہہ جاتا ہے تب شکر کی گرفت کے قابل نہین رہتا - پس اسصورت مین تازہ عرق تیار کرلینا چاہئے - اب اس تازہ عرق کا ایک یا پون انچ

ٹسٹ ٹیوب مین لیکر اسپرٹ لمپ پر جوش دین اور جب کہولنے لگے تب اُسمین ایک یا دو قطرے پیشاب مشکوک کے چہوڑ دین + اگر پیشاب مین شکر ہوگی تو چند لمحہ کے بعد رنگ اُس عرق کا گہرا زرد ہو جائیگا اور بعد تہوڑے عرصہ کے بہت سا زرد یا سُرخ رنگ کا منجمد تہ نشین ہو جائیگا +

شناخت کے وقت اسبابت کی ضرور احتیاط رکہین کہ پیشاب مشکوک کہین زیادہ نہ پڑجائے ورنہ زیادہ شکر کے سبب سے جو منجمد بنجاتا ہے وہ پھر حل ہو جاتا ہے اور ٹیسٹ ٹیوب مین شفاف زرد رنگ کا عرق رہ جاتا ہے + پیشاب مین اگر تہوڑی شکر ہو تو ایسا کرین کہ جتنا عرق ٹسٹ ٹیوب مین چہوڑین اُتنا ہی اس مین پیشاب مشکوک کا ڈالین اس سے زیادہ ہرگز نہ ڈالین۔ ایکساری کو جوش دین پیشاب مین اگر شکر ہوگی تو نہایت گدلا زردی مائل سبز رنگ پیدا ہو جائیگا - بعد ازان اس عرق مین آہستہ آہستہ تیز زرد رنگ کا منجمد تہ نشین ہو جائیگا - اگر فوراً کوئی منجمد نہ بنے تو اُس عرق کو قدرے گرم جگہہ مین رکہہ دین تاکہ بتدریج سرد ہو جاوے ۔ ایسکے کرنے سے اگر پیشاب مین بہت ہی تہوڑی شکر ہوگی تو وہ عرق بتدریج گدلا ہوتا جائیگا اور رنگ اُسکا ہلکا سبزی مائل ہو جائیگا +

یاد رہے کہ عرق کو عرصہ تک جوش نہ دینا چاہئے ورنہ یو-رک ایسڈ اور اس پیشاب کے دیگر اجزا اکسائیڈ - اف کا-پر کے منجمد کو حل کر دینگے +

ڈاکٹر پے - وی - نے اوپر کے نے - لنگس سو - لیوشن مین یہ ترقی کی ہے کہ جس سے وہ عرق عرصہ تک بگڑنے نہین پاتا - چنانچہ اُنکا نسخہ یہ ہے کہ

نسخہ - سلفٹ اف کا-پر ۳۲۰ گرین + ٹار-ٹریٹ اف پو-ٹاش ۶۴۰ گرین + کاسٹک پو-ٹاش ۱۲۸۰ گرین + ڈسٹلڈ واٹر ۲۰ آونس + سب کو ملا کر عرق تیار کر لین + ایسکے استعمال کرنے کی ترکیب مثل اوپر کے ہے +

سوم - مُوزرس ٹسٹ - ایک ٹسٹ ٹیوب مین ہموزن پیشاب مشکوک
اور لائیکوار - پوٹاسی بہر کر جوشس دین - اسکے کرنے سے پیشاب میں اگر شکر موجود
ہے تو رنگ اُس عرق کا تہوڑا بہت گہرا بہورا ہوجائیگا - اور جو بہت شکر ہوگی تو
رنگ قریب سیاہ ہوجائیگا - مگر اس شناخت پر اعتماد نہین کر سکتے ہین کیونکہ
تہوڑی مقدار شکر کی اس سے گرفت مین نہین آسکتی ؞

چہارم - فرمن - ٹے - شن ٹسٹ - یہ شناخت اسطور سے کیجاتی ہی
کہ ایک ٹسٹ ٹیوب مین تہوڑا سا جرمن ایسٹ چہوڑکر باقی ٹیوب کو پیشاب سے
پُر کردین اب ایک چینی کی تشتری پر جسمین قدرسے پیشاب ہو ٹیوب مذکور کو اوندہا دین
اور کسی گرم جگہہ مین چند گہنٹہ تک اسیطرح رہنے دین - اگر پیشاب مین شکر ہے تو
خمیر اُٹہنا شروع ہوجائیگا اور اُس ٹیوب سے بتدریج پیشاب نکلکر تشتری مین آجائیگا -
اوپر کی جگہہ اُس ٹیوب کی جو خالی ہوجائیگی اُسمین کاربانک اسڈ کی ہوا ہوگی
جسکی پہچان یہ ہی کہ اُسمین جلتی ہوئی بتی لگانے سے گُل ہوجائیگی ؞ یہ شناخت
چندان باریک نہین ہے ؞

پنجم - جان سنس ٹسٹ - یہ شناخت اسطور پر کرتے ہین کہ پیشاب
مشکوک مین پکرک اسڈ اور لائیکوار - پوٹاسی ڈالکر جوش دیتے ہین اگر شکر
موجود ہو تو اُس عرق کا رنگ گہرا سرخ ہوجاتا ہے لیکن پکرک اسڈ کو دوبارہ
قلمین بناکر صاف کر لینا چاہیے ؞

ڈاکٹر جانسن پکرک اسڈ کے سفوف مین کاسٹک پوٹاش کی ایک
ایک گرین کے ٹکڑے ملاکر استعمال کرتے ہین ؞

دوازدہم - بائیل یعنے صفرا - پیشاب مین صفرا کی گرفت کے لیے
یہ دو شناختین ہین ؞

اول - مے - لِنش ٹِسٹ - یہ شناخت نائٹرک ایسڈ سے کیجاتی ہے
چنانچہ ترکیب یہ ہے کہ کسی سفید چینی کی تشتری کے ایک حصہ پر ایک یا دو قطرے
پیشاب مشکوک کے ڈالین اور اُسکے قریب مگر الگ ایک یا دو قطرے نائٹرک ایسڈ
کے ڈالین - اب تشتری کو قدرے ٹیڑھا کر دین تاکہ ایسڈ کے قطرے پیشاب کے
قطرون سے ملجاوین - اگر پیشاب مین صفرا ہے تو قطرون کے ملنے کی جگہہ پر مختلف رنگ
پیدا ہوجاینگے مثلاً سبزی سے رنگ اودا ہوجائیگا اور تب نیلا اور اخیر مین رنگ
سُرخ ہوجائیگا * یا نہین تو اسا کرین کہ ایک ٹِسٹ ٹیوب مین پہلے قدرے پیشاب
مشکوک کا لیکر اُسمین تدریج نائٹرک ایسڈ ڈالین تاکہ اُسکے قطرے نیچے
بیٹھنے لگین - اِس ترکیب سے بھی یہی رنگ پیدا ہونگے +

• دوم سپے - ٹن - کا - فرنش ٹِسٹ - یہ شناخت دو طور سے کیجاتی ہے
ایک تو یہ کہ ٹِسٹ ٹیوب مین قدرے پیشاب مشکوک کا لیکر اُسمین تدریج خالص سلفیورک ایسڈ
چھوڑین جبتک صفرا کے حموضات جو جم کر پہلے نیچے بیٹھ جاتے ہین حل ہوجاوین - اب
اُس عرق مین قدرے شکر یا ایک قطرہ شیرہ کا ڈالدین - اِسکے کرنے سے مختلف
رنگ پیدا ہوجاینگے مثلاً پہلے اودا تب سرخ اخیر مین گلنار *

دوم - کسی سفید چینی کی تشتری مین قدرے پیشاب مشکوک کا رکھکر اُسمین یا تو ایک
قطرہ گاڑھے شیرہ کا چھوڑ دین یا اُس مین ایک ٹکڑا قند کا حل کر دین - بعدازان جتنا
پیشاب ہو اُتنا ہی اُس مین سلفیو - رک ایسڈ چھوڑ دین - اب اُس تشتری کو قدرے
گرم کرین - اِسکے کرنے سے پہلے تو سُرخ رنگ پیدا ہوگا اور بعد ازان گلنار +

سیزدہم - خون پیشاب مین - جس پیشاب مین خون ہوتا ہے رنگ اُسکا
خوب سُرخ ہوتا ہی اگر صرف سرخ رنگت سے خون کی شناخت نہین ہوسکتی کیونکہ
اور بہتیری چیزین ہین جن سے پیشاب سُرخ رنگ کا ہوجاتا ہے - پس خون اس طور سے

پہچانا جا سکتا ہے کہ جب خون کی کار-پس-کل باریک بین کے نیچے دکھلائی دیں
یا جب آنچ کے بعد نا ے-ٹرک ایسڈ ملانے سے خون کا البیومن جم جاے ٭
اور جب خون آ لو دہ پیشاب مین کہانے کے نمک کا عرق ملایا جاتا ہے تب
رنگ اسکا چمکیلا سُرخ ہوجاتا ہے ٭ جب پیشاب مین خون کے کیسے سا بوت ہوتے
ہین تب پیشاب کے نیچے بیٹھہ جاتے

تصویر ۱۳

ہین جنکی شکل باریک بینی تصویر (۱۳)
مین دکھائی دیتی ہے ٭

چہاردہم - البیومن - قدری ٭
پیشاب مشکوک کا ٹسٹ ٹیوب مین بہر کہ
اُس ٹیوب کے اوپر کے حصّہ کو اسپرٹ لمپ پر گرم کرین - اب ٹیوب کے اُس گرم شدہ
اوپر کے حصّہ کو اُسکے نیچے کے حصّہ سے مقابلہ کرین - اگر پیشاب مین البیو-من
ہوگا تو اوپر کے حصّہ کا عرق گدلا ہوجائیگا اور نیچے کا جسمین گرمی نہین پہونچی ہے
صاف رہیگا ٭ لیکن اس شناخت کے کرنے مین کئی باتون کی احتیاط درکار
ہے چنانچہ اوّل - کہ پیشاب مشکوک کو خاصہ ترش ہونا چاہئے مثلاً ایسا کرین کہ
ٹیسٹ ٹیوب مین ۳ ڈرام پیشاب بہرلین اور تب اُس مین فار-ما-کو-پیا کے
اسے ٹیک ایسڈ کا ایک قطرہ چہوڑدین - پیشاب اگر اصل مین کہارا ہو تو
اسے ٹیک ایسڈ کے قطرے تبتک چہوڑتے جاوین جبتک لٹ مس پیپر
کے ڈبونے سے ترشی ثابت ہو- اب جوش دینے سے پہلے اسمین اخیر کا قطرہ
اسے ٹیک ایسڈ کا چہوڑ کر جوش دین ٭
دوم - جس پیشاب کا امتحان کرنا ہو اسکو نہایت صاف اور شفاف ہونا چاہئے -
ورنہ بہی گدلا ہو تو چہان لینا چاہئے - لیکن پیشاب مین یو-ریٹ کے ہونے سے

گدلا ہو تو ٹیسٹ ٹیوب کو لمپ پر دو چار دفعہ پہیرنے سے وہ حل ہو جائیگا اب
ٹیوب کے اوپر کے حصہ کو اَور گرم کرین تاکہ البیومن گرفت مین آجاوے +
سوم۔ ٹیسٹ ٹیوب کو آنچ پر اتنی دیر رکہنا چاہئے جس سے پیشاب کہولنے لگے +
چہارم بعد جوش دینے کے ایک دو قطرے نائٹرک ایسڈ کے بہی ڈالنے چاہئیں
کیونکہ پیشاب اگر نہایت خفیف تُرش ہوگا تو فاس۔ فٹ کی قسم کے اجزا منجمد ہو کر
نیچے بیٹھ جائینگے جس سے وہ پیشاب گدلا ہو جائیگا جیسے البیومن کے ہونے
سے ہوا کرتا ہے اور اس شناخت کے درست ہونے پر شک ڈالدیگا اسواسطے
جوش دینے کے بعد اسمین ایک دو قطرے نائٹرک ایسڈ کے ضرور چہوڑ دینے
چاہئین جس سے فاس۔ فٹ کے قسم کے اجزا فوراً حل ہو جاتے ہین مگر البیومن
نہین حل ہوتا + پس یاد رہے کہ پیشاب کو جوش دیکر اسمین نائٹرک ایسڈ
ضرور چہوڑ دین +

دوم۔ پکرٹ۔ رک ایسڈ ٹیسٹ۔ پکرٹ۔ رک ایسڈ کا یا تو گاڑہا عرق
استعمال کرین یا اُسکا سفوف یا قلمین کام مین لاوین +

پانزدہم۔ رطوبت میوکس یعنی بلغم۔ تہوڑا سا بلغم تندرست پیشاب
مین بہی ہوتا ہے اُسکی شفافیت مین کسی طرح کا فرق نہین پڑتا مگر بیماری مین
مقدار اس رطوبت کی مختلف ہوتی ہے یعنے کبہی تو صرف اسقدر کہ پیشاب
تہوڑا سا گدلا ہو جاتا ہے پر بعض اوقات اسقدر زیادہ کہ اُس پیشاب کو اگر ایک
برتن سے دوسرے برتن مین ڈہالئے تو ایسا گرتا ہے جیسے سفیدی بیضہ + جس
پیشاب مین بلغم ہوتا ہے وہ اکثر کہارا ہوتا ہے اور آنچ یا نائٹرک ایسڈ کے ملانے
سے جم نہین جاتا الا اگر اسمین البیومن بہی موجود ہو + لیکن بلغم آلودہ پیشاب مین
اسے۔ ٹک ایسڈ ملادین تو وہ جم جاتا ہے +

نشان نہم - پس یعنے پیپ - جس پیشاب مین پیپ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ اکثر یا تو ترش ہوتا ہے یا نیوٹرل یعنے نہ تو ترش اور نہ کھارا اور جب وہ پیشاب تہوڑے عرصہ تک ٹھہرا رہتا ہے تب پیپ نیچے بیٹھہ جاتی ہے اور اوپر ایک طبق علیحدہ بنجاتا ہے لیکن اگر پیشاب کو خوب ہلا دیجئے تو پیپ فوراً سارے مین ملجاتی ہے ٭ طبق مذکور مین اگر اسے ایک ٹ ایسڈ ملائے تو حل نہین ہوتا لیکن لائیکوار - پوٹاسے کے ملانے سے پیپ زیادہ لسدار اور گاڑہی ہوجاتی ہے اور پھر ملا کر ہلا وین تو اوس سے کسیقدر چربی پیدا ہوجاتی ہے ٭ پیپ کو اگر باریک بین کے نیچے دیکھین تو بہت سارے گول گول کیسے نظر آوینگے (دیکھو تصویر ۱۴) کہ جنکے گرد ایک پردہ ہوتا ہے اور

تصویر ۱۴

الف ب

اُنکے اندر ایک چھوٹا سا اَور کیسہ ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین نیو-کلیئس بولتے ہین اور علاوہ اِس نیو-کلیئس کے روغن کی چھوٹی چھوٹی بوندین اور نہایت چھوٹے چھوٹے دانے بھی ہوتے ہین ٭ اسے ایک ٹ ایسڈ کے ڈالنے سے گرد کا پردہ شفاف ہوجاتا ہے اور چھوٹا درمیانہ کیسہ نمایان چنانچہ تصویر ۱۴ مین کہ جسمین الف کے کیسے معمولی پیپ کے کیسے ہین اور ب وہ جو بعد ملانے ایسٹک ایسڈ کے دکھلائی دیتی ہے ٭ لیکن یاد رہے کہ باریک بین کے نیچے میو-کس کی شکل بھی پیپ کے کیسون کی سی ہوجاتی ہے اتنا فرق ہے کہ اُن کیسون کے اندر جو دانے ہوتے ہین وہ پیپ کے دانون کی طرح نمایان نہین ہوتے ٭

تشخیص درمیان پیپ اور میو-کس کے - سابق مین اِن دونو رطوبتون کی تشخیص کو نہایت دشوار سمجھتے تھے اور اِسبات کے لئے بہتیری ترکیبین

نکالی تھین لیکن اب اس امر کو خوب جانتے ہین کہ پیپ اور تندرست بلغم مین فرق ہے
مگر پیپ اور اُس پردہ کے بلغم مین کہ جسمین انفلامیشن موجود ہو بہت ہی تھوڑا فرق
ہوتا ہے لیکن نائٹرک ایسڈ اور آنچ کے ذریعہ ان دونو کو بخوبی علیحدہ کر سکتے
ہین کیونکہ جب پیشاب مین پیپ ہوتی ہے اگر اسمین نائیٹرک ایسڈ ملاکر آنچ دین
تو پیپ جم جائیگی لیکن جب پیشاب مین میوکس ہوتا ہے اُسمین یہ بات نہین
ہوتی الا اگر اُسمین کسی اور جگہہ سے البیومن داخل ہوجاوے +

ہفتدہم - سے - من یعنے منی - کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب پیشاب بعد
انزال کے آتا ہے تو نایزہ مین جو منی لگی ہوتی ہے وہ اُس پیشاب کے ساتھہ ملکر
ملجاتی ہے ایسے پیشاب کو اگر خارج ہونے

تصویر ۱۵

کے بعد ہی باریک بین سے دیکھین تو اُس
مین چھوٹے چھوٹے کرم دکھلائی دینگے
جیسے (تصویر ۱۵) مین نظر آتے رہین اور
جنکو اصطلاح مین اسپرمے - ٹو - زو - آ کہتے
ہین + جو جو شناخت اور تشخیص ہم نے پیشاب کے اجزا کی اوپر بتلائی ہین اُنکو اچھے طور
پر کام مین لانے کے لیے آلات کی ضرورت پڑتی ہے مگر اب ہم یہ بتلانا چاہتے
ہین کہ پیشاب کو صرف آنکھون سے دیکھکر یا ایک آدہ سہل شناخت کو کام مین
لاکر اُسکے اجزا کی خاصیت اور ترکیب کیونکر کہی جا سکتی ہے + علے العموم جو اشیا
پیشاب مین جم جاتے ہین وہ یہ ہین +
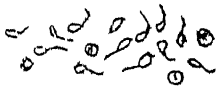
اول - اگر پیشاب کا درد سرخ اور قلمون کی شکل کا ہو تو وہ پیشاب ترش ہوگا اور اُس
مین یوریک ایسڈ ہمراہ رنگت کے موجود ہوگا +

دوم - اگر پیشاب کا دُرد سفید اور قلمون کی شکل کا ہو تو وہ پیشاب یا تو کھارا یا

نیو-ٹرل ہوگا اور اُسمین ٹرپل-فاس-فٹ موجود ہوگا +

سوم - اگر پیشاب کا دُرد سفید مگر سفوف کے طور پر ہو اور قلمون کے طور پر نہین تو اُسمین ٹرپل-فاس-فٹ اور فاس-فٹ آف لائم موجود ہوگا +

چہارم - اگر دُرد کی رنگت اودی ہو تو پیشاب تُرش ہوگا اور اُسمین یورٹ اور فاس-فٹ آف ایمونیا موجود ہوگا +

پنجم - اگر دُرد زردی مایل یا چہاے کے طور پر بہورے رنگ کا ہو تو اُس میں یورٹ اف ایمو-نیا اور سوڈا اور فاس-فٹ اور پیشاب کی رنگت موجود ہوگی +

ششم - اگر دُرد کی رنگت بہوری اور سُرخی مائل ہو تو اُسمین خاصکر یورٹ اف سوڈا موجود ہوگا اور گاہے فاس-فٹ بھی +

ہفتم - اگ-زا-لٹ آف لائیم پیشاب مین بہت شاذونادر پائی جاتی ہے +

ہشتم - کار-بونٹ اف لائیم بہت شاذ +

نہم - سُرخ ذرات خون کے اور پیپ اور بلغم وغیرہ بھی پائے جاتے ہین +

واضح ہو کہ جو اجزا دوم سوم چہارم پنجم اور ششم دفعات مین مذکور ہوئی ہیں اُنکے اندر مختلف مقدار مین یورٹ اور فاس-فٹ ہمراہ پیشاب کی رنگت کے ہوتے ہین غرض انکو ایک دوسرے سے اور دیگر رطوبات کے اجزا سے بھی بآسانی فرق کرسکتے ہین - چنانچہ ترکیب اسکی یہ ہے کہ قارورہ کو ہلاکر آنچ دین اگر اس سے دُرد حل ہوجاوے تو جاننا چاہئے کہ اسمین اجزا از قسم کہاری یورٹ کے ہین اور خاصکر یورٹ آف ایمو-نیا موجود ہے لیکن گرم کرنے سے بھی قارورہ گدلا ہو تو اُس مین یا تو فاس-فٹ یا پیپ یا بلغم ہوگا + پس انمین فرق کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ قارورہ مین ہائیڈرو-کلورک ایسڈ ملادین اگر فاس-فٹ ہوگا تو حل ہوجائیگا پیپ یا بلغم نہین اور جس پیشاب مین

صرف یورٹ یا ساتھ اُسکے البیو-من بھی ہوتا ھے آنچ دینے سے اول صاف ۱۱
پھر گدلا ہوجاتا ھے ❖

سانچے پیشاب کی نالیون کے جو گردون مین پیدا ہوتے ہین اورجنکو

اصطلاح مین کاسٹس آف دی یو-ری-نری ٹیوبیٹس بولتے ہین ❖

گردون کی بیماریون کی تشخیص کامل کے واسطے باریک بین کو ضرور کام مین لاوین
اور دیکہین کہ پیشاب کے دُردمین سانچے ہین یا نہین اور جو ہین تو کس قسم کے
ہین کیونکہ مختلف مرض مین مختلف طور کے سانچے پیدا ہوتے ہین ❖

واضح ہو کہ گردون کی بیماریون مین دو سبب سے پیشاب کے دُرد مین سانچے پائے
جاسکتے ہین یعنے ایک تو جب وہ بیماریان کمر پر ضرب کے پہونچنے سے یا مثانہ مین
پتہری کے ہونے سے یا نائزہ مین اسٹرکچر کے ہونے سے یا پیشاب کے بند ہونے سے
پیدا ہوتے ہین ❖ دوم جب مرض اس-کار-لے-ٹے-نا یا مے-زنش یا
اری-سی-پلے-لس یا گاؤٹ یا رو-ما-ٹے-زم یا اسکرافیولا یا ہوا بے
غذا کے باعث جسم کی پرورش اچہے طور پر نہین ہونے پاتی یا جب جگر کا فعل اچہی
طور پر انجام نہین ہونے پاتا یا جب تیز چیزون کے استعمال سے مثلاً روغن
تار-پین یا کن-تھے-ری-ڈیس گردون کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین ❖

غرض ان صورتون مین ایسا ہوتا ہے کہ گردون مین جو پیشاب کی نالیان ہوتی ہین
انمین مواد فاسد جمع ہوجاتا ہے اور جب پیشاب اُن نالیون مین جمع ہوتا ہے
اسوقت وہ موذی مادہ جو نالیون مین جمع تہا اور جس نے نالیون کی شکل پکڑلی
تہی سوت کے ٹکڑون کے طور پیشاب کے ہمراہ مجری بول سے گزر کر مثانہ مین
آجاتا ہے اور جسوقت مریض پیشاب کرتا ہے اسوقت پیشاب مین ملا ہوا خارج
ہوتا ہے-پس چونکہ گردون کی ہر ایک بیماری مین خاص قسم کے سانچے پائے جاتے

توان سانچون کو اچھے طور پر باریک بین سے دیکھنا چاہیئے تاکہ تشخیص مرض مین غلطی ہونے پاوے چنانچہ (تصویر ۱۶)

(تصویر ۱۶)

مین اپی - تہے - یَل کاشٹ دکھلائی دیتا ہے - اِس مین خون کا فائی - برین ہوتا ہے اور اُس فائی - برین کے ہمراہ پیشاب کی نالیون کا پردہ اپے - تہے - لیئم اور خون کے کار - پس - کل ہوتے ہین *

اِس قسم کا کاسٹ مرض اکیوٹ ڈس کوآمے - ٹیو لف - رائی - ٹس مین پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض نیتجہ مرض اسکا - لے - ٹینا کا ہے *

تصویر ۱۷
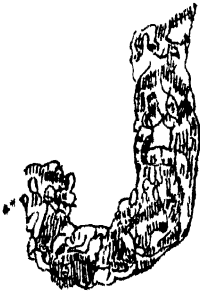
(تصویر ۱۷) مین گرا - نیو - لر کاسٹ نظر آتا ہے * یہ کاسٹ خون کے فائی - برین کا بنتا ہے اور اِس پیشاب مین گردون کی نالیون کے اپے - تہے - لیم پردہ کے ٹکڑے ہوتے ہین اِس قسم کا کاسٹ مرض کرانک برائیٹس ڈیزیز مین پایا جاتا ہے اور یہ کاست اُن آدمیون کے پیشاب مین پایا جاتا ہے جنکو بارہا گاوٹ یعنی نقرس کی بیماری ہوتی رہتی ہے *

(تصویر ۱۸)

(تصویر ۱۸) مین وک - سی کاسٹ (یعنے موی سانچے) نظر آتے ہین * اِس قسم کا کاسٹ بہی کرانک برائیٹس ڈیزیز

تصویر ۱۹

تصویر ۲۰

تصویر ۲۱
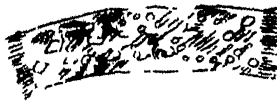
مین پایا جاتا ہے اور کبھی اکیوٹ
نفرائٹس - ٹس مین بھی کہ جب یہ بیماری
کسی اَور مرض کے سبب پیدا ہو ؟
(تصویر ۱۹) مین آیئلی کاسٹ
(یعنے روغنی سانچے) دکھلائی دیتے ہین
خون کے فائی - برین سے بنتے ہین کہ جس
مین روغن کے قطرات اور پروٹوپلاسم
اپی - تھیلیم کے کیسے روغن سے
پُر ہوتے ہین ؟ انکے پائے جانے سے
یہ سمجھنا چاہیئے کہ گُردہ کی ساخت بالکل
گل گئی ہے - یہ بیماری برائٹس ڈیزیز
کی ایک بڑی مہلک قسم ہے ؟
(تصویر ۲۰) مین پیو - رو - لنٹ کاسٹ
کی شکل ہے (یعنے پیپ کے سانچے)
یہ بھی خون کے فائی - برین سے بنتے
ہین کہ جس فائی - برین مین پیپ کے کیسے ہوا کرتے ہین ؟ یہ کاسٹ پیپو - ری - ٹیو
نف - رائی - ٹس مین پائے جاتے ہین کہ جو مرض نہایت مہلک ہوتا ہے ؟
(تصویر ۲۱) بلڈ کاسٹ (یعنے خون کے سانچے) اس قسم کے سانچے مرض اسٹرانگ
یو - ری یعنے حرقت البول اور ہے - ما - ٹیو - ریا یعنے بول الدم مین پائے جاتے ہین
کہ جب یہ بیماریان روغن تار - پین کے استعمال یا کسی اَور سبب سے پیدا ہوتی ہین
یہ خون کے سانچے گردون کی نالیون مین بنتے ہین کہ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے

کہ پیشاب کا خون گردہ سے آیا ہے +

فقرہ - ۳ - براز - براز کئی طور کا ہوتا ہے چنانچہ بعضدفعہ اسمین بلغم (یعنے میو-کس) ملا ہوا ہوتا ہے اور کبھی امعا کے میو-کس ممبرین کے انفلامیشن مین براز کے اندر لمف یا پیپ پائی جاتی ہے - اور کبھی برازمین خون ملا ہوا ہوتا ہے جب فضلہ مین صفرا نہین ہوتا تب رنگ اُسکا سفیدی مایل اور جب زیادہ صفرا ہوتا ہے تب رنگ بہت ہی زرد ہوتا ہے اور بچون کا پاخانہ اکثر سبز رنگ کا بھی ہوتا ہے + جب فضلہ عرصہ دراز تک امعا کے اندر رہوتا ہے یا جب جگر کی بگڑی ہوئی رطوبات اُسکے ساتھ ملجاتی ہین تب بدبودار ہوتا ہے اور اُسوقت خشک اور سُدّون کے طور کا ہوجاتا ہے کہ جب عرصہ تک فضلہ رودون مین پڑا رہتا ہے اور جب مرکبات سیماب کا استعمال کیا جاتا ہے تب براند کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور معدنے تیزابون کے زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے رنگت اُسکی سبز ہوجاتی ہے اور فولاد کے مرکبات کے استعمال سے اور زیادہ خون کے ملجانے سے رنگ فضلہ کا سیاہ ہوجاتا ہے +

اور یہ بھی یاد رہے کہ بقولات کی سبزی اور دوا کی رنگت بھی فضلہ کے ہمراہ ملجایا کرتی ہے چنانچہ ساگ کی سبزی اور رد-برب یعنی ریوند کی زردی وغیرہ +

فقرہ - ۴ - زبان - جب ہم دیکھتے ہین کہ زبان ایک بڑا لحمی عضو ہے اور اُسمین خون کی رگین کثرت سے ہوتی ہین اور اُسپر جو پردہ چسپان ہے اس سے شب و روز رطوبت جاری رہتی ہے تو عجب نہین کہ زبان کے ملاحظہ سے بیماری کی تشخیص مین بڑی مدد ملسکتی ہو - پس زبان کے دیکھنے سے عضلون اور اعصاب اور دوران خون کے حالات دریافت ہوسکتے ہین اور اگرچہ عام رطوبتونکا حال بھی زبان کے ذریعہ معلوم ہوسکتا ہے پر امعا کی خاص رطوبت کی کیفیت تو اِس عضو سے

ضرور ہی منکشف ہوجاتی ہے کیونکہ زبان کے اوپر جو پردہ چسپان ہے وہ سارے رودون اور معدہ پر بہی لگا ہوا ہے +

کُل تندرست آدمی کی زبان یکسان نہین ہوتی کیونکہ بعض کی ہمیشہ صاف اور بعض کی کسیقدر میلی اور کیسیکی زبان سُرخ اور کسیکی پہیکی ہوتی ہے اور بعض کی سخت اور بعض کی ڈہیلی اور اُسپر دانتون کے نشان ہوتے ہین اور بعض آدمی کی زبان کا یہ حال ہے کہ جب اُنکو زبان نکالنی کہئے تو ڈہیلی اور چوڑی نکلتی ہے اور بعض کی زبان ایسی سُکڑی ہوئی ہوتی ہے کہ نکلتے وقت نوکیلی ہوجاتی ہے اور نہایت تندرست آدمی کی زبان کا بہی یہ حال ہوتا ہے کہ صبح کے وقت غذا سے پیشتر ایک سفید رنگ کا میل جسکو اصطلاح مین فر کہتے ہین اُسپر چپٹا ہوا ہوتا ہے اور جن لوگون کو منہہ کہولکر سونے کی عادت ہے صبح کو اُنکی زبان خشک ہوتی ہے +

بیماری مین زبان کی حالت مختلف ہوتی ہے چنانچہ جب خاص زبان مین انفلامیشن ہوتا ہی تب وہ پہول جاتی ہے اور یہی حال اسکا اعضاے متصلہ کی شدید امراض مین اور مرکبات سیماب کے استعمال سے منہہ آجانے مین ہوجاتا ہے برعکس اسکے جب مریض لاغر ہوجاتا ہے تب زبان بہی دُبلی ہوجاتی ہے اور اگرچہ شکل زبان کی نکالنی کے طور پر منحصر ہے پر عام قاعدہ یہ ہے کہ جب جسم مین طاقت ہوتی ہے تب زبان کم چوڑی اور نوکیلی ہوتی ہے اور حالت ضعف مین چوڑی اور ڈہیلی اور زبان کی حرارت کا یہ حال ہے کہ حالتِ بیہوشی اور دم بند ہونے مین اور وباے ہیضہ کے مرض مین مثل تنفس کی ہوا کے زبان کی حرارت بہی نہایت کم درجہ پر ہوتی ہے +

رنگت زبان کی مثل جلد کی رنگت کے ہوتی ہے مثلاً دموی مزاج کی زبان سرخ ہوتی ہے اور جب جسم سے کوئی رطوبت خارج ہوجاتی ہے اور حالت کمزوری اور اکال امباریون مین پہیکی پڑجاتی ہے اور تکلیف تنفس اور امراضِ شش او رقلب مین

جنمین ہم نہایت تکلیف سے لیاجاتا ہے زبان کی رنگت اودی ہوجاتی ہے اور
اعضاے انہضام کی حالت پر بھی زبان کی رنگت منحصر ہے مثلاً جب معدہ اور
امعا کے میوکس پردہ مین شدید انفلامیشن ہوتا ہے اُسوقت ساری زبان
یا صرف اُسکی نوک یا اُسکے کنارے یا نوک اور کنارے دونو کی رنگت سُرخ
ہوتی ہے اور بعض قسم کے اسکار-لے-ٹ-نا اور تپ وِامی مین رسینیے
کن-ٹے-نیوڈ فیور) بعد دور ہوجانے قِر کے زبان نہایت سُرخ ہوجاتی
ہے اور بُخار مین جب ساتھہ اُسکے معدہ اور امعا بھی شامل ہوتے ہین اور جب
معدہ اور رودہ بلا بخار کے ماؤف ہوجاتے ہین اُسوقت زبان چکنی اور سُرخ
ہوتی ہے اور جب حلق مین شدید انفلامیشن ہوتا ہے تب بھی زبان خوب
سُرخ ہوجاتی ہے ‌‌∴

زبان کے خشک یا تر ہونے پر بھی بہت سی باتین منحصر ہین مثلاً حالتِ صحت
مین یہ بات ہوتی ہے کہ لعاب دہن اور تھوک کے ہونے سے زبان تر رہتی ہو
مگر جب وہ لعاب اور تھوک اسقدر پیدا نہین ہوتا کہ جو حلق کے اندر گزرنے کے
بعد اور بخارات بنکر اُڑجانے کے بعد دہن مین کافی موجود ہو تب زبان بیشک
خشک ہوجائیگی ‌∴ پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ زبان کے ذریعہ دو بڑی باتیں
یہ معلوم ہوسکتی ہین کہ آیا رطوبت پیدا کرنیوالی گلٹیون اور دورانِ خون کا فعل اچھے
طور پر انجام پاتا ہے یا نہین-پس جب زبان خشک ہوتی ہے جیسے بخار اور
انفلامیشن کی بیماریون مین ہوا کرتی ہے تو اس سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ
خونِ اسقدر دورا نہین کرتا کہ جس سے علاوہ زبان اور دہن کے دیگر اعضاے
مین بھی رطوبت پیدا ہوسکے مگر جب زبان تر ہوتی ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ کُل اعضا مین رطوبت اچھے طور پر پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی کہ انفلامیشن اور

بخار کی شدت کم ہوگئی ہے - پس اوپر کی تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ جب خشک زبان تر ہوجاوے تو یہ ایک علامت نیک ہی چنانچہ بخار کی بیماری مین طبیب زبان کو اچھے طور پر ملاحظہ کرتے ہین اور جب انگلی سے یہ محسوس کرتے ہین کہ خشک زبان کے کنارے تر ہوتے آتے ہین اور وہ تراوت ساری زبان پر پھیلتی جاتی ہے تب خوش ہوتے ہین کیونکہ اس سے یہ معلوم کرتے ہین کہ اب رطوبات جسم کی جاری ہوگئین اور شفا عنقریب ہی +

کُل شدید امراض مین ایک گاڑھی رطوبت زبان پر جم جاتی ہے چنانچہ بخار کے ابتدا درجہ اور کٹار یعنی زکام مین اور سخت انفلامشن اور شدید وٹے زم یعنے وجع مفاصل کی بیماری مین جو فر جمع ہوتا ہے وہ ملائی کے طور پر سفید رنگ کا ہوتا ہے اور جب بخار کا درجہ بڑھ جاتا ہے تب فر مذکور کی رنگت بھوری یا سیاہ ہوجاتی ہے اور زبان خشک اور پھلسی ہوئی ہوتی ہے اور جسوقت زبان پر ایک موٹی خشک اور سیاہ رنگ کی فر جم جاتی ہے اور دانتون پر بھی ایک سیاہ رنگ کی رطوبت جسکو اصطلاح مین سارڈیز کہتے جمع ہوتی ہے اُسوقت یہ معلوم کرنا چاہیے کہ بخار اب درجہ ردی کو پہونچگیا اور جسم مین کمال ضعف ہوگیا اور خون نہایت میلا ہوگیا اور رطوبت جسم کی بالکل بگڑ گئی - اِن حالات مین نہایت بدبودار پاخانہ بھی آتا ہے +

جان ڈوس یعنے یرقان کی بیماری مین فر کی رنگت صفراوی ہوجاتی ہی اور مرض اسکروی مین بسبب نکلنے خون کے رنگت فر کی سیاہ ہوجاتی ہے +

بدہضمی یعنے ڈس - پیپ - سشیا کے بیمار کی زبان مین اختلاف ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زبان کی جڑ پر تو ایک موٹی فر جمع ہوجاتی ہے مگر نوک اور کنارے اُسکے خوب سُرخ ہوتے ہین اور بعض دفعہ ساری زبان پر فر جم جاتی ہی

رستاہے اُسکے زبان پر دانتون کے نشان بہی پائے جاتے ہین اور کبھی پردہ اپ۔ تھے۔ لی۔ ام کے چہل جانے سے زبان جابجا سے چہلی ہوئی نظر آتی ہے اور بعضے دفعہ زبان پر گہرے گہرے شگاف پڑجاتے ہین چنانچہ یہ بات خمر شوز کی زبان پر اکثر پائی جاتی ہے اور آتشک کی بیماری مین زبان کا یہ حال ہوتا ہے کہ اُسکے کنارے سخت اور اُسپر بُری قسم کے زخم پڑجاتے ہین * کیفیت کیحالت مین بعضے دفعہ زبان پر ایک بہورے رنگ کی تَہ جم جاتی ہے +

اِسکار۔ لے۔ ٹے۔ نا کے بیمار کی زبان مین ایک بات خاص یہ پائی جاتی ہے کہ زبان کی چہوٹی چہوٹی گلٹیان بڑہ کر اور سُرخ ہو کر سفید تَہ کی جہلی کے اندر سے پہوٹ کر باہر نکل آتی ہین جس حالت کو عوام زبان پر کانٹے پڑجانے کہتے ہین * جیسے دہن اور حلق کے غشا مین ہوا کرتے ہین ویسے ہی زبان پر بھی چہوٹے چہوٹے زخم پڑجاتے ہین جنکو اصطلاح مین اف۔ تھے اور اُردو مین چھالے کہتے ہین چنانچہ جب یہ چھالے بچون کی زبان پر پیدا ہوتے ہین تب اُسکو تَہرش بولتے ہین اور سل کی بیماری کے اخیر درجہ مین اور اعضاے اندرونی کے مزمن امراض کے مہلک ہونے کے وقت بہی زبان پر چھالے پیدا ہوجاتے ہین +

زبان کے باہر نکلنے کے طور سے بہی بہت سی باتین حاصل ہوسکتی ہین چنانچہ حالت کمزوری مین اور کمزوری مین جب بخار آتا ہے اور خوف کے باعث اور شرابیون کے ہذیان مین زبان نکلتے وقت کانپتی ہے + جب زبان خشک ہوتی ہے بمشکل باہر نکلتی ہے اور جن بیماریون مین عقل مختل ہوجاتی ہے اُنہین زبان آہستہ اور رُک رُک کر نکلتی ہے اور جب جسم کی ایک جانب مفلوج ہوجاتی ہے اُسوقت زبان یا تو جانب مفلوج یا تندرست کیطرف گہوم جاتی ہے +

فقرہ - ۵ مسوڑے - مسوڑون سے دوران خون کا حال وریافت

ہوتا ہے۔ چنانچہ جب جسم مین خون زیادہ ہوتا ہے تب وہ سُرخ ہوتے ہین اور جب
خون کم تب پھیکے اور جب دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے تب اودے اور اسکر۔ وی
کی بیماری مین مسوڑے پھولے اور سیاہی مایل ہوتے ہین اور ذرا بھی صدمہ پہنچے
تو اُن سے خون نکلنے لگتا ہی + مرکبات سیماب کے استعمال سے وہ پھول جلتے
اور اُن کے کنارے سُرخ ہوجاتے ہین اور سیسہ یعنی لڈ کے زہر مین اُنپر ایک
نیلی لکیر پڑجاتی ہے +

فقرہ - ۶ - لبین - لبین اور دہن کے ملاحظہ کرنے سے مثل سوڑون کے
دوران خون کیحالت دریافت ہوتی ہے چنانچہ جب جسم مین خون کم ہوتا ہے تب
لبین پھیکی پڑجاتی ہین اور اُن حالتون مین خشک اور جھلسی ہوئی ہوتی ہین کہ جن
مین زبان کا رنگ بھی پھیکا ہوتا ہے اور جن حالتون مین زبان پر چھالے پیدا ہوجاتے
ہین اُنمین لبون پر بھی چھالے نکل آتے ہین اور زکام کی بیماری ور بخار کے فرو ہونے
کیحالت مین لبون پر ایک قسم کے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو اصطلاح مین ہر۔ پیز
لے۔ بیئے۔ لِس یعنے تبخالہ کہتے ہین - لبون کے ملاحظہ کیوقت اِسبات کا لحاظ رہے
کہ عورتین مِسّی ملکر پان کھایا کرتی ہین دریان کی لالی لبون پر جمایا کرتی ہین ور اِسکو
خوبصورتی تصور کرتی ہین۔ کسی شاعر نے اِس بارے مین کیا خوب کہا ہے +

شعر

مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہے تماشا ہے تہِ آتش دُھوان ہے

فقرہ - ۷ - دندان - دانتون کے امتحان سے بھی بہت سی باتین حاصل
ہوسکتی ہین مثلاً جب دودہ کے دانت نکلنے والے ہوتے ہین تب بچون کو بعض
دفعہ بڑی تکلیف ہوتی ہے یعنے شدت کا بخار آجاتا ہے امعا کے افعال بگڑجاتے
ہین اور چیچک اور خسرہ کی بیماریان ہوجاتی ہین اور تشنج - دل یشن یعنی ام لصبیان

بہی ہو جاتا ہے - اور جب آدمی جوان ہوتا ہے اور اُسکے دانت مضبوط اور ہموار ہوتے ہین تو اِسباب سے جسم مین طاقت پائی جاتی ہے اور حالت کمزوری اور اسکرا - فیو - لس مزاج کے آدمی کے دانت کمزور یا مُردار پڑجاتے ہین مثلاً جب کسی شخص کا ہاضمہ ہمیشہ بگڑا رہتا ہے یا جب کوئی شخص شیرینی یا ترشی یا مرکبات سیماب کثرت سے استعمال کرتا ہے اور جو سیماب کے کارخانہ مین کام کرتے ہین بعض حصّہ اُنکے دانتون کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جھڑ جاتا ہے ٭

مرض سکر - وی مین اور سیماب کے استعمال سے جب مُنھہ آجاتا ہے تب دانت ہلنے لگتے ہین ٭ تپ دائمی اور مرض کیحالت ر وی مین نیز ایک بہورے یا سیاہ رنگ کی گاڑہی رطوبت جم جاتی ہے ٭ امعا مین جب کسی قسم کی خراش ہوتی ہے یا جب اُنمین کرم ہوتے ہین تب نیچے دانت پیستے ہین اور تپ نوبتی کی سردی کے درجہ مین دانت سے دانت بجنے لگتے ہین ٭

ہندوستان مین عورتین مسّی لگاتی ہین جس سے دانتون کا آب تاب دور ہو جاتا ہے - اِسبارے مین ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے - کہ شعر -

ملکے مسّی رتبہ دانتونکا بہت کم کردیا ۔۔ کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کردیا

فقرہ - ۸ - حلق اور لوزتین یعنی ٹان - سِلّش - گلانڈ - یہ دونو مقام پھول جاتے اور اُنمین انفلامیشن ہو جاسکتا ہے اور یو - ویو - لا یعنی مُنھہ کا کوّا زکام اور کہانسی کی بیماری مین بڑہ کر لٹک پڑتا ہے اور حلق مین گدگدی پیدا کرکے کہانسی کو عرصہ تک جاری رکھتا ہے یہ بات کمزوری مین ہی ہوتی ہے ٭

فقرہ - ۹ - تھوک - اُن حالتونمین زیادہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تہوک پیدا کرنیوالی گلٹیون مین خراش ہوتی ہے چنانچہ جب مُنھ مین درد اُسکے متصل کے مقامات مین انفلامیشن ہوتا ہے اور بعض دفعہ بچون کے دانت نکلتے وقت اور جوانون مین جب

دانت بگڑ جاتے ہین اور بعضدفعہ ایسی ادویات کے اثر سے بھی تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے جیسے سیماب * آیئوڈیٹ * ڈین * ان - ٹے - مو - نی * پیرو - سیاٹ - اسٹڈ اورڈ ہی بجی - ٹے یٹس یلو * حالت حمل مین بھی تہوک اکثر زیادہ پیدا ہوتا ہے - اور منُہہ سے کف جاری ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز تہوک کے زیادہ پیدا ہونے سے جاری ہوتی ہے اور کسیقدر ہوا کی نالیون سے زیادہ بلغم کے پیدا ہونے سے بھی منُہہ سے کف نکلتی ہے * یہ ایک علامت مرگی اور مرض ہائیڈرو - فو - بیا (یعنے دیوانہ جانور کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے) کی ہے *

فقرہ - ۱۰ - ذایقہ - جن بیماریون مین زبان خشک اور اسپر فرجم جاتا ہی انمین منُہہ کا ذایقہ بھی بدل جاتا ہے چنانچہ اے - بو - پلکسی اور یرقان اور بخار کی بیماری مین صبحکو اُٹھتے وقت اور نہایت بگڑے ہوئے ہاضمہ مین اور رنج غم فکر یاس اور حرمان مین بھی زبان کا ذایقہ کڑوا ہوجاتا ہے * مسلول اکثر اپنے بلغم کے نمکین ذایقہ کی شکایت کرتے ہین اور جب منُہہ اور حلق کے اندر بدبودار زخم پڑجاتے ہین تب زبان کا ذایقہ بدبودار ہوجاتا ہے اور بعضدفعہ ہاضمہ کے بگڑجانے سے منُہہ کا ذایقہ مثل گندہ انڈون کے بدبودار ہوجاتا ہے اور سیماب کے استعمال سے جب منُہہ آجاتا ہے تب زبان کا ذایقہ تانبے کے طور کا ہوجاتا ہے *

فقرہ - ۱۱ - اشتہا - جب کوئی شدید بیماری ہونیوالی ہوتی ہی تب پہلے پہل بھوک مرجاتی ہے اور غذا کیطرف سے مریضکو نفرت ہوجاتی ہے پھر اسکے جب بیمار روبصحت لانے لگتا ہے تب سب سے پہلے بھوک کُھلنے لگتی ہی اور بڑہاپے اور مزمن امراض مین بھوک کا کم ہوجانا ایک علامت بد ہے کیونکہ بغیر بیماری کے بھی بھوک کم ہوجاسکتی ہے مثلاً جب ہواخوری اور ورزش نہین کیجاتی ہے یا جب دل کے اندر خوف رنج وغم فکر اور یاس اور حرمان ہوتا ہے *

اور کہانے کا ہوکا جسکو انگریزی مین بیو-لے-میا اور عربی مین جوع البقر بولتے ہین اکثر اُسوقت زیادہ ہوتا ہے کہ جب معدہ کے اندر خراش اور امعا مین کرم ہوتے ہین اور بعضدفعہ یہ ایک بیماری نرالی ہی ہوتی ہے اور بچون کے مے-سن-ٹیرک گلانڈ کی بیماری مین بھی کہانے کا بڑا ہوکا ہوجاتا ہے اور جب کوئی شخص کسی مرض سے شفا پانے لگتا ہے تب بہی اُسکو یہ بات ہوجاتی ہے جس سے صاف یہ پایا جاتا ہے کہ طبیعت اُس لاغری کو جو مرض کے باعث پیدا ہوئی ہے رفع کرنا چاہتی ہے گانجے کا نشہ جب اُتر جاتا ہے تب بہی بہوک نہایت شدت سے لگتی ہے +

بعضدفعہ ایامِ حمل مین اور مرض کلو-رو-سِس اور ہس-ٹے-ریا کی بیماری مین اور کسی قسم کی دیوانگی مین بہی اشتہا کا ذب پیدا ہوجاتی ہے +

فقرہ-۱۲-تشنگی-بیماری مین پیاس اکثر معلوم ہوتی ہے چنانچہ شدید انفلامیشن مین اور شدت کے بخارونمین اور چوٹ اور ضربِ شدید مین اور ان بیماریون مین کہ جنمین بہت سا خون نکلجاتا ہے اور کسی اہم رطوبت کے زیادہ نکلجانے سے بہی تشنگی زیادہ معلوم ہوتی ہے ڈا-یا-ریا (اسہال) اور ڈی-سن-ٹری (پیچش) اور کالرا (ہیضہ) اور مرض ڈا-یا-بے-ٹیز (ذیابطوس) اور ڈراپ-سی (استسقا) اور جب سل کی بیماری مین کثرت سے عرق آتا ہے اور تندرستی مین بعد ورزش کے زیادہ پیاس معلوم ہوتی ہے اور جب کسی غذا مین نمک اور مصالحہ زیادہ ہوتا ہے اُسکے کہانے سے بہی پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے +

فقرہ-۱۳-بوے تنفس-جن عرقیات یا غذا مین تیز اور خاص قسم کی بو ہوتی ہے اُنکے استعمال کرنے سے وہ بو فوراً معدہ مین جذب ہوکر خون کے ہمراہ ملجاتی ہے اور جب وہ خون شُشش مین صاف ہونیکو آتا ہے تب وہ بو سانس کی ہوا کے ہمراہ باہر محسوس ہوتی ہے + بدہضمی کے مرض مین اور جب

خون پتلا پڑجاتا ہے اور سیماب کے استعمال سے جب مُنہہ آجاتا ہے اور بُخار کے
شدید درجون مین اور اسکر-وی کی بیماری اور دہن کے انفلامیشن اور زخم مین
تنفس سے بو آتی ہے اور جب شُش مین گنگرین کی بیماری ہوجاتی ہے تب
بھی تنفس سے نہایت بدبو آنے لگتی ہے اور ذیابطوس شکری مین نفس کے ہوا کی
بو مثل شہد کے میٹھی ہوجاتی ہے *

فقرہ-۱۴- قے- واضح ہو کہ معدہ ایک ایسا اہم عضو ہی کہ جس سے صرف
فعل انہضام طعام ہی انجام نہین پاتا بلکہ علاقہ اس عضو کا دماغ - قلب اور شُش وغیرہ
اعضاء سے بھی ہے پس قے صرف معدہ ہی کے بگاڑ سے نہین ہوتی ہے بلکہ
بہت سے اعضاء کے شدید امراض اور ضربون مین بھی قے ہوا کرتی ہے یا
جب نظام عصبی مین کوئی صدمہ شدید پہونچتا ہے مثلاً جب دماغ مین صدمہ
پہونچتا ہے یا جب اُس عضو مین انفلامیشن ہوجاتا ہے تب بباعث معدہ کی
شرکت کے قے ہونے لگتی ہے * علاوہ ازین جب صفرا کی پتھری مجری
مرارہ سے اور ریگ گردہ مجری بول سے گزرتی ہے اور قلب اور رحم مین
جب شدت کا انفلامیشن ہوتا ہے تب بھی قے ہوا کرتی ہے اور عورات نازک
مزاج اور حاملہ کو بھی اکثر قے ہوا کرتی ہے اور جب چیچک یا کسی اُور قسم کے بخارات
نکلنے والے ہوتے ہین تب اکثر قے ہوا کرتی ہے *

فقرہ-۱۵- مادہ قے کا- قے کے ذریعہ جو شئے خارج ہوتی ہی اُسکے
امتحان سے بھی بیماری کی تشخیص کو اکثر بہت مدد ملتی ہے چنانچہ جب معدہ مین
انفلامیشن یا زخم پیدا ہوتا ہے اور اُس باعث قے ہوتی ہے تب غذا غیر
منہضم قے کے ذریعہ نکلجاتی ہے اور ایام حمل مین بھی ایسا ہی ہوتا ہی بعضے قسم
ایک قسم کی بدہضمی مین جسکو گس-ٹرال-جیا کہتے ہین دو یا چار گھنٹہ بعد غذا کے

ایک شفاف پانی کے طور پر ترش رطوبت بذریعہ قئے کے خارج ہو جاتی ہے اور جب جگر کی ساخت مین بیماری ہوتی ہے تب اکثر صفرا ڈُی۔ڈیو۔نم (معا اثنا عشرہ) رودہ سے معدہ مین آجاتا ہے اور قئے کے ذریعہ زرد صفرا اخراج پاتا ہے اور ہے۔ ہاے مے ٹیسس (قئے الدم) کی بیماری مین قئے کے ساتھہ خون کے ڈلے یا غذا کے ہمراہ خون ملا ہوا نکلتا ہے۔ اور جب معدہ کے اندر اینو۔ریزم کی تھیلی پھٹ جاتی ہے تب قئے کے ہمراہ خالص خون نکلتا ہے اور جب متصل کے کسی عضو کا دُنبل معدہ مین پھوٹ جاتا ہے تب پیپ کی قئے ہوتی ہے اور جب امعا مین اس قسم کی گرہ پڑ جاتی ہے جس سے پاخانہ بالکل بند ہو جاتا ہے تب براز کی قئے ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین اس۔ٹر۔کو۔ری۔ششن وامٹنگ کہتے ہین اور جب معدہ کے اندر حموضات کا غلبہ ہوتا ہے تو قئے کے ہمراہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اخراج پاتے ہین جنکی باریک بینی شکل اس تصویر مین دکھلائی دیتی ہے اور جن کو اصطلاح مین سار۔سی۔نی وِن۔ٹری۔کیولائی بولتے ہین ۔۔

مقالہ دوم

دوران خون

فقرہ ۔ ۱ ۔ نبض ۔ رگون مین خون کس طور سے دورہ کرتا ہے اسبات کے ملاحظہ سے بھی تشخیص مرض کو بڑی مدد ملتی ہے اور خاصکر نبض کے ملاحظہ سے بہت سی بیماریون کا انکشاف ہو جاتا ہے ۔ قلب کے مقام پر ہاتھ رکھین تو اُس عضو کی حرکتون کا شمار اور اسکی طاقت اور سُرعت دریافت ہو سکتی ہے اور یہ بھی کہ حرکتین قلب کی

باقاعدہ اور ساتھ انتظام کے ہوتی ہین یا نہین لیکن ماسوا اِن باتون کے ہر ایک حرکتون کے ساتھ قلب سے کسقدر خون شرایئن مین جاتا ہے - دل کی حرکتون کے ملاحظہ سے دورانِ خون کا اندازہ بخوبی دریافت ہوسکتا ہے لیکن مختلف وجون کی شرائین کے انبساط اور انقباض مین اگر فرق نہو تو یہ اندازہ البتہ درست تہا مگر اس فرق کے ہونے سے معالج کو بڑا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اُسکی توجہ نبض کیطرف زیادہ رجوع ہوتی ہے ÷

احتیاطین نبض کے ملاحظہ کے لیئے - پہلے احتیاط تو یہ ہی کہ مریض کے پاس جاتے ہی اُسکی نبض کا ملاحظہ نہ کرین بلکہ تہوڑے عرصہ توقف کر کے نبض کو دیکھنا چاہیئے تاکہ وہ دہڑکہ جو طبیب کے دیکھنے سے مریض کے دل مین پیدا ہوتا ہے رفع ہوجائے کیونکہ اُس دہڑکہ کا اثر دورانِ خون پر ایسا ہوتا ہے کہ جس سے نبض بیقاعدہ ہوجاتی ہے ÷ نبض کے ضربات کے شمار کے لئے صرف ایک ہی انگشت کافی ہے لیکن اسلئے تاکہ نبض کی بابت بخوبی معلوم ہوجایئن اپنے ہاتہ کی چار اُنگلیون کو بیمار کی ری - ڈیل - ار - ٹری (یعنے زند اعلی) پر رکھکر آہستہ اور یکسان دبانا چاہیئے اور اگر شرائین مذکور کو چنگیا سے دبا دین تو پہلے اُنگلی سے اُسکی لچک بہی دریافت ہوسکتی ہے ÷ بچون کی نبض کلائی پر چونکہ بدقت محسوس ہوسکتی ہے اِسلئے اُنکے قلب کے ضربات کا ملاحظہ کرنا کافی ہے لیکن بہتر تو یہ ہے کہ بچہ جسوقت خواب مین ہو اُسوقت اُسکی نبض دیکہین ÷

واضح ہو کہ نبض کی جتنی خاصیتین ہین سب سے اُسکا تواتر نہایت آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور نبض کی یہ خاصیت اکثر قلب کی حرکات کی تعداد کے برابر ہوتی ہے کبہی اُس تعداد سے زیادہ نہین ہوتی بلکہ اس سے کم ہوسکتی ہے ÷ بعض اوقات قلب مین بطون (ون - ٹری - کلس) کے اندر خون اسقدر کم آتا ہے

کہ جسم کی کل رگون مین اُس خون کی حرکات کا اثر نہین پہونچتا اسلئے ری-ڈیل ارسٹری پر بہی نبض محسوس نہین ہوتی علاوہ اِسکے نبض کئی اور بواعث سے بھی محسوس نہین ہوسکتی چنانچہ جب قلب بغیر خون کے حرکت کرتا ہے یا جب شریان مذکور کسی سبب دب جاتی ہے اور حالتِ غشی مین (سن-کو-پی) قلب کی ضربان ایسی ضعیف ہوجاتی ہین کہ اُنکا اثر ری-ڈیل-ارٹری تک پہنچ نہین سکتا اِسلئے وہان پر نبض بہی محسوس نہین ہوتی +

نبض مین کئی باتون سے اختلاف پڑجا سکتا ہے چنانچہ عمر سے مزاج سے اور عورت اور مرد کے ہونے سے اور خواب غذا ورزش اور مریض کے جسم کے موقع سے بہی یعنے وہ کہڑا یا بیٹھا یا لیٹا ہوا ورون کے مختلف وقتون کی نبض مین بہی بڑا اختلاف ہی اور اِن باتون سے بہی نبض مین فرق پڑجاتا ہے مثلاً جسم مین کمی بیشی خون کی اور طاقت یا ضعف وغیرہ سے +

اول عمر-عہدِ طفلی-بچون کی نبض کی تعداد مین بڑا فرق ہوتا ہے چنانچہ پیدایش کے روز جسوقت بچہ سوتا رہتا ہے اُسکی نبض عرصۂ ایک منٹ کے اندر ۱۳۰ سے ۱۴۰ مرتبہ تک چلتی ہے اور عہدِ طفلی سے لیکر جوانی تک نبض کی ضربات تعداد مین گھٹتی رہتی ہین اور جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے ضربات نبض کی بہی کسیقدر بڑہتی جاتی ہین +

دوم نبض عورت اور مرد کی-تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سات برس کی عمر تک مرد اور عورت کی نبض کی تعداد مین چندان فرق نہین پایا جاتا لیکن جب عمر زیادہ ہوجاتی ہے تب عورت کی نبض بہ نسبت مرد کے چہ سے چودہ مرتبہ زیادہ حرکت کرتی ہے +

فہرست نبض کی مختلف عمر اور عورت اور مرد مین

١- بعد پیدا ہونے کے نبض عرصۂ ایک منٹ کے اندر ١٤٠ مرتبہ چلتی ہے +

٢- نہایت ننھے بچہ کی " " " ١٢٠ " "

٣- عہدِ طفلی مین " " " ١٠٠ " "

٤- بلوغت مین " " " ٩١ " "

٥- جوانی مین " " " ٧٥ " "

٦- بڑھاپے مین " " " ٧٠ " "

٧- نہایت ضعیفی مین " " " ٧٥-٨٠ " "

دفعات ٤ اور ٥ اور ٦ مین اگر ١٠ ضربات زیادہ کرین تو عورت کی نبض کے تعداد حاصل ہوسکتی ہے +

دوم - مزاج - مختلف مزاج کے آدمی کی نبض مین اختلاف ہی یا نہین اس بات مین راے و یہی مشکل ہے لیکن علی العموم ایسا کہہ سکتے ہین کہ دموی اور عصبی مزاج کے آدمی کی نبض بہ نسبت بلغمی اور صفراوی مزاج کے زیادہ تر سریع ہوتی ہے +

جسم کے موقعے - تندرست جوان مرد کے جسم کے مختلف موقعون مین نبض کی اوسط سُرعت یہ ہی کہ کُل حالات غیر معمولی کا لحاظ رکہکر اگر نبض کا ملاحظہ کرین تو کہڑے رہنے کے موقع مین نبض ٧٩ دفعہ چلتی ہے + بیٹھے رہنے کے موقع مین ٧٠ + اور لیٹے رہنے کے موقع مین ٦٧ + اور جب حالات غیر معمولی کے شمار کے بغیر نبض کی ضربات کو گنتے ہین تو کہڑے رہنے کے موقع مین ٨١ + بیٹھے رہنے کے موقع مین ٧١ + اور لیٹے رہنے کے موقع مین ٦٦ +

جوان عورت کی نبض کی اوسط سُرعت کُل حالاتِ غیر معمولی کو شامل کرنے سے

کھڑے رہنے کے موقع مین ۸۹ + بیٹھے رہنے کے موقع مین ۸۲ + لیٹے رہنے کے موقع مین ۸۰ + اور جب حالات معمولی کے بغیر نبض کی ضربات کا شمار کرتے ہین تو کھڑے رہنے کے موقع مین ۹۱ + بیٹھے رہنے کے موقع مین ۸۴ + اور لیٹے رہنے کے موقع مین ۸۰ + جب سر بہ نسبت جسم کے نیچا رکھا جاتا ہے تب نبض گھٹ جاتی ہے +

دن کے مختلف وقتون کے اندر نبض مین اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ یہ قاعدہ ہے کہ تندرست جوان آدمی کی نبض صبح کے وقت زیادہ تر جلد چلتی ہے بہ نسبت شام کے اور جون جون دن چڑہتا جاتا ہے نبض گھٹتی جاتی ہے اور یہ بہی ایک قاعدہ اکثر یہ ہے کہ اثر اسباب خارجی کا نبض پہ صبح کے وقت زیادہ تر ہوتا ہے بہ نسبت شام کے

سوم خواب - نیند کے وقت نبض بہت گھٹ جاتی ہے اور بے خوابی مین چونکہ دوران خون تیز ہوتا ہے تو نبض بھی سریع ہو جاتی ہے +

چہارم ورزش - اس باعث سے نبض زیادہ تر تیز ہو جاتی ہے اور بعد ورزش کے جو تکان ہوتا ہے اُس سے نبض گھٹ جاتی ہے +

پنجم - اکل و شرب - بقولات کے کھانے سے نبض مین بہت ہی تہوڑا فرق پڑتا ہے مگر اغذیہ حیوانی کا اثر نبض پر بہت ہوتا ہے اور گرم چیزون کے پینے سے نبض بہت ہی تیز ہو جاتی ہے لیکن عرقیات سرد کے پینے سے نبض بہت گھٹ جاتی ہے +

غصہ و غضب یاس و حرمان - غصہ و غضب کے وقت نبض تیز ہو جاتی ہے اور یاس و حرمان کے وقت کمزور + اور خوف بھی بڑا بھاری سبب نبض کے کمزور کر دینے کا ہے +

اثر گرم و سرد ہوا کا نبض پر - جب سرد ہوا چلتی ہے اُسوقت نبض گھٹ جاتی ہے اور گرم ہوا کے چلنے سے نبض بڑہتی ہے +

کمی بیشی خون کی تعداد مین۔ دموی مزاج کی نبض سریع ہوتی ہے لیکن جسم کے اندر جب خون اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ جس سے قلب دب جاوے اور اپنا فعل انقباض و انبساط کا اچھے طور پر نہ کر سکے تب نبض کسیقدر کمزور ہوجاتی ہے +
خون کی تعداد مین جب صرف تہوڑی ہی کمی ہوتی ہے تب نبض بطی ہوجاتی ہے مگر جب خون جسم کے اندر بہت ہی تہوڑا ہوتا ہے تب نبض سریع ہوجاتی ہے +

ضعف۔ جب بیماری کے بغیر جسم مین ضعف آجاتا ہے تب نبض گہٹ جاتی ہے لیکن نہایت ضعف کیحالت مین نبض سریع ہوجاتی ہے +

یاد رہے کہ تندرست آدمیون کی نبض اِن باتون سے سریع ہوجاتی ہے کُشتی۔ دوڑ دہوپ۔ کہیل کود۔ اشیاء کل شرب خاصکر گرم چیزین خمر اور تمباکو۔ گرمی۔ نہایت ضعف۔ بیخوابی۔ دموی مزاج۔ غصہ اور غضب۔ اور نبض کے بطی کر دینے والے اسباب یہ ہین خواب۔ تکان۔ عرصہ تک حرکت نہ کرنا۔ کمزوری بغیر بیماری کے بشرطیکہ غایت درجہ کی ہو۔ سردی خواہ بیرونی یا اندرونی۔ یاس اور حرمان +

بیانِ مذکورہ بالا سے نبض کا صرف بڑہنا اور گہٹنا ہی ثابت ہوتا ہی مگر نبض کی اور بہی خاصیتین ہین جنکا جاننا بہی ضروریات سے ہے مثلاً جسوقت نبض کے اوپر اُنگلی رکہتے ہین اُسوقت جو حرکت محسوس ہوتی ہے وہ کئی حالتون سے مرکب ہوتی ہے چنانچہ الف قلب کیحرکت ب صدمہ اُس حرکتِ قلب کا اوپر اور بطی (دایارٹا) اور بڑی بڑی شراین کے ت حالت شراین کے پردون کی ث قوام خون کا ج دہانہ اور بطی کے کیواڑون کا (دایارٹک والوز) +

الف۔ خاصیت نبض کی جو قلب کیحرکت کرنیکے طور اور خون کی مقدار پر منحصر ہے +
اول۔ قلب کی حرکتون کے طور کے لحاظ سے نبض کو سریع (فری - کوئنٹ) یا بطی (ان - فری - کوئنٹ) کہتے ہین +

دوم - جب قلب اپنے قاعدہ مقررہ پر برابر حرکت کرتا ہے تب نبض کو باقاعدہ
(ری - گیو - لر) اور جب قلب کی حرکت کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جاتی ہے تب نبض
کو بے قاعدہ (اری - گیو - لر) کہتے ہین - یاد رہے کہ اِن دونو صورتون مین نبض کی
دونو حرکات کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے وہ کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا ہے لیکن جب
کچھ عرصہ تک برابر چلتے چلتے نبض ایک دفعہ رُک جاتی ہے اور پھر چلنے لگتی ہے تب
نبض کو نوبتی (ان - ٹر - مے - ٹنٹ) کہتے ہین +
سوم - جو خون دل سے شرائین مین جاتا ہے اُس خون کی مقدار کے بموجب نبض کو
پُر (فُل) یا باریک (اسمال) کہینگے - جب دل کی ہر حرکت کے ساتھ مقدار خون کی
برابر پہنچتی ہے تب نبض کو برابر (ای - کوئیل) اور جب مقدار مختلف ہوتی ہی تب
نبض کو کم وبیش (اَن - ای - کوئیل) کہتے ہین +
چہارم - بلحاظ وقت کے جو قلب کی دونو حرکتون کے انجام پانے کو لگتا ہے نبض کو
بطی (سلو) سریع (کوئیک) اور نہایت سریع (جر - کنگ یا باؤنڈ نگ) کہینگے +
ب - جب قلب کی حرکتون کا صدمہ شرائین کے پردون پر پہنچتا ہے تب نبض
مین یہ خاصیتین پائی جاتی ہین +
اوّل - جب شرائین کی لچک زیادہ ہو جاتی ہے تب نبض کو سخت (ہارڈ) کہتے ہین +
دوم - جب لچک کم ہو جاتی ہے تب نبض کو ملائم (سا فٹ) بولتے ہین +
سوم - جب وہ لچک بڑی بڑی شرائین میں ختم ہو جاتی ہے اور ری - ڈیل - آر - ٹری تک
نہین پہونچتی تب نبض کو جر - کنگ یا تھر ے - لنگ بولتے ہین +
ت - چونکہ کل شریانون کے پردون مین عضلاتی ریشے موجود ہین اور چھوٹی شرائین
مین بھی ہین اور چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ عضلاتی ریشے بسبب عصبی طاقت کے ہمیشہ سُکڑتے
اور پھیلتے رہتے ہین اِسلئے اُن ریشون کے سُکڑنے اور پھیلنے سے شریانون کے حرکات

یعنی نبض مین فرق پڑجاتا ہے ریشہ مذکور حالتِ صحت مین تنے ہوئے ہوتے ہین اور حالتِ بیماری مین بسبب ضعف اعصاب کے ڈہیلے پڑجاتے ہین +

ش - خون کے پتلے یا گاڑہے ہوجانے سے بہی نبض کی طاقت مین فرق پڑجاتا ہے مثلاً اُسحالت مین جسکو اصطلاح مین انیمیا کہتے ہین خون مین ریڈ - کار - پسکل کم ہوجاتے ہین اور سفید کیسون کا غلبہ ہوتا ہے اسواسطے خون پتلا پڑجاتا ہے اور نبض کمزور +

نبض کی چال دریافت کرنے کے لئے حال مین ایک آلہ ایجاد ہوا ہے جسکو اصطلاح مین اس - فائی - مو - گراف کہتے ہین - پُرزے اس آلہ کے ایسے پیچیدہ ہین کہ جبتک آلہ کو اچہی طرح دیکہا نہ جائے تبتک سمجہ مین نہین آتے اور تا کہ اس آلہ سے نبض کی چال دریافت ہوسکے اُسکو اپنے ہاتہہ سے لگانا چاہئے - غرض اسیواسطے اس آلہ کے لگانے کی ترکیب اور اُسکے الگ الگ پُرزون کا بیان اس موقع پر نہین کیا گیا ہ طب کے طالبعلم اس آلہ کو مطب مین ہر روز لگایا کرتے ہین +

علاوہ نبض کے جلد کی رنگت سے بہی دورانِ خون کا حال معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ جب جلد کی رگون مین دوران تیز ہوتا ہے تب جلد سُرخ نظر آتی ہے. جیسے اشخاص دموی مزاج مین ہوا کرتا ہے اور جب رگون مین خون کم ہوتا ہے تو جلد پہیکی پڑجاتی ہے جیسے انیمیا کیحالت مین جلد ہوا کرتی ہے اور جب جگر خون کے کُل صفرا کو علیحدہ نہین کرسکتا ہے کسیقدر صفرا باقی رہ جاتا ہے تب جلد کی رنگت زرد ہوجاتی ہے اور نہایت ضعف کیحالت مین جیسے اسکر - وی اور پر - مے - ٹنٹ اور ٹائی - فس وغیرہ کیحالت ردی مین ایسا ہوتا ہے کہ جلد کی باریک رگین پہٹ جاتی ہین اور اُن سے خون نکلکر جلد کے نیچے جمع ہوجاتا ہے + جب اجتماع خون کا زیادہ ہوتا ہے تب اسکو اصطلاح مین اکسٹرا - وی - سی - شن

کہتے ہین اورجب اسقدر کم کہ جس سے خون کے چھوٹے چھوٹے اور گول گول دہبے یا چتیان جلد پر پیدا ہو جاتے ہین تب اُنکو پے۔ ٹے۔ کی کہتے ہین +

فقرہ ۔ ۲ ۔ وینیس یعنی وریدین ۔ وریدون کی پہیلی اور پہولی ہوئی حالت کے ملاحظہ کرنے سے بہی امراض کی تشخیص کو بہت مدد ملتی ہے مثلاً اگر قلب کے مقام پر کان لگاکر سننے سے اُسکے کیواڑون کی بیماری ثابت ہوجاوے لیکن یہ اگر ثابت نہو کہ خاصکر کونسے کیواڑ مین بیماری ہے تو دل کی ہر ایک حرکت کے ساتھہ جوگو۔ لر۔ وینون کے تڑپنے سے یہ ثابت ہوگا کہ ٹرائی ۔کس ۔ پڈ کیواڑ مین بیماری ہے یعنے وہ کیواڑ چونکہ اچھے طور پر بند نہین ہوسکتے اسلئے کسیقدر خون دہنے ون ۔ ٹری ۔کل سے دہنے آدی ۔کل مین لوٹ جاتا ہے اور جب اُن وینون کی تڑپ بہت زیادہ ہوتی ہے تب اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دہنا ون ۔ ٹری ۔ کل موٹا ہوگیا ہے + بعضدفعہ لیکن شاذونادر ایسا بہی ہوتا ہے کہ قلب کی حرکت کا دہکا کے ۔ پے ۔ لے ۔ ریز یعنے عروق شعریہ سے گزر کر وریدون کو پہونچتا ہے جس سے اُنمین ضربان مثل نبض کے پیدا ہوتے ہین اس کو اصطلاح مین دینی ۔ نس ۔ پلس بولتے ہین اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قلب بے تحاشہ تڑپ رہا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب کوئی ورید کسی شریان کے اوپر ہوتی ہے تو اُس شریان کی حرکت اُس ورید مین بہی حرکت پیدا کردیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خود وہ ورید حرکت کر رہی ہے ۔ پس اس قسم کی ورید کی تڑپ کو اصل وی ۔ نس ۔ پلس سے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے فرق کرنا ضرور چاہئے +
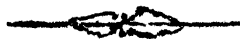
مقالہ سوم

آلاتِ تنفس

فقرہ - ۱ - حرکاتِ تنفس - تشخیص مرض کے لئے تنفس کی حرکتون کا شمار کرنا بھی ضروریات سے ہے * ترکیب اسکی یہ ہے کہ بیمار کو چت لٹا کر اپنے ہاتھ کو اُسکے شکم پر رکھ دین اور اُس سے گفتگو کرین تاکہ اُسکی توجہ شکم پر نہ جا پڑے کہ جس سے دم کی حرکتون مین فرق پڑ جاتا ہے لیکن تنفس کی حرکتون کو کان سے سُنکر شمار کرنا بہتر ہے *

تعدادِ حرکاتِ تنفس

جیسے نبض کی حرکتون مین کئی باتون سے فرق پڑجاتا ہے اسیطور پر تنفس کے حرکات مین بھی چند بواعث سے فرق آجاتا ہے لیکن علے العموم ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ایک منٹ کے عرصہ مین آدمی ۱۸ دفعہ دم لیتا ہے یعنے نبض کی چار ضربان کے عرصہ مین دم قریب ایک دفعہ لیا جاتا ہے لیکن جیسے نبض مین ویسے تنفس کے حرکتون مین بھی ان باتون سے فرق پڑجاتا ہے جیسے عمر سے - عورت اور مرد کے ہونے سے - جسم کس موقع پر ہے اسبابات سے - شب و روز کے مختلف وقتون سے - ورزش سے - ورزش کے نکرنے سے - نیند کیحالت سے - چنانچہ

عمر اور عورت اور مرد کا ہونا - اس امر کا تجربہ جو مختلف عمر کی عورت اور مرد مین کیا گیا تو یہ نتیجہ حاصل ہوا *

عمر	تعداد حرکات تنفس	
	مرد	عورت
پیدایش کے وقت	۱۷ سے ۲۳	۶۸ سے ۳۷
۵ سال	۳۲	۰۰
۱۵ سال ۲۰	۲۴ سے ۱۶	۱۹
۲۰ ۰۰ ۲۵	۲۴ سے ۱۴	۱۸
۲۵ ۰۰ ۳۰	۲۱ سے ۱۵	۰۰
۳۰ ۰۰ ۵۰	۲۳ سے ۱۱	۱۹

جسم کے مختلف موقعے - تجربات وسیع سے یہ بات پائی گئی ہے کہ جب نبض ۶۴ دفعہ چلتی ہے اسوقت کھڑے ہونے کے موقع مین ۲۲ دفعہ لیا جاتا ہے اور بیٹھے رہنے کے موقع مین ۱۹ دفعہ اور لیٹے رہنے کے موقع مین ۱۳ دفعہ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جسم کے مختلف موقعون مین نبض کی چال کا جو قاعدہ بیان کیا گیا ہے وہ تنفس کے باب مین راست نہین آتا وہ قاعدہ یہ تھا کہ کھڑے اور بیٹھے رہنے کے موقع کی نبض مین زیادہ تر فرق ہے بہ نسبت کھڑے اور لیٹے رہنے کے موقع کے (دیکھو مضمون نبض کو)

دن کے مختلف اوقات مین - اسمین بھی نبض کی ضربان کا قاعدہ حرکات تنفس کے قاعدہ کے برخلاف ہے کیونکہ جون جون دن زیادہ چڑھتا جاتا ہے نبض گھٹتی جاتی ہے مگر تنفس جلد جلد لیا جاتا ہے - نبض کی تعداد چاہے کتنی ہو دم شام کیوقت ۱۸ دفعہ لیا جاتا ہے اور صبحکو ۱۷ بار -

خواب - جاگنے کیحالت مین تنفس جلد جلد لیا جاتا ہے بہ نسبت سوتے کے چنانچہ کسی عورت کا ذکر ہے کہ اُسکے تنفس کی حرکت جاگنے کیحالت مین ۲۷ تھی

اور سونے کی حالت مین ۱ء ۲ + علاوہ اُن اسباب کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہی حرکاتِ تنفس پر
ایسے سببونکا بھی اثر پیدا ہو جاتا ہے جو حالتِ صحت مین نبض کی سُرعت پر موثر ہوتے
ہین مثلاً وے اسباب جن سے نبض سریع اور دوران خون تیز ہو جاتا ہے تنفس
کی حرکتون کو بھی زیادہ کر دیتی ہین اور وے جن سے نبض بطی اور دوران خون کمزور
ہو جاتا ہے حرکاتِ تنفس کو بھی گھٹا دیتے ہین چنانچہ ورزش کرنے سے تنفس کی
تعداد بڑھ جاتی ہے اور سکوت سے گھٹتی ہے اور نبض اور تنفس دونو کا یہ حال ہے
کہ گرمی سے بڑھتے اور سردی سے گھٹتے ہین مگر حالت کمزوری مین اس قاعدہ کا
خلاف وقوع مین آتا ہے کیونکہ جب بلا بیماری کے آدمی کمزور ہو جاتا ہے بشرطیکہ
وہ کمزوری نہایت درجہ کی نہ ہو تب نبض تو بطی مگر حرکاتِ تنفس ہر درجہ کمزوری مین
زیادہ ہو جاتے ہین +

فقرہ - ۲ - دم لینے کی تیز آواز تندرستی مین آدمی ایسی آسانی سے
دم لیتا ہے کہ کوئی بھی آواز نہین پیدا ہوتی مگر بعض بیماری مین دم کشی کے ساتھ
خاص آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوپنگ - کاف یعنی کو کر کھانسی مین نوبت کیوقت
بچہ کھانستے کھانستے بے دم ہو جاتا ہے اور جب دم زور سے کھینچتا ہے تو ایک
ایسی تیز آواز پیدا ہوتی ہے کہ جو مشابہ ہوتی ہے اور مرض کروپ مین دم لینے کی آواز
مرغ کے بانگ کے طور پر ہوتی ہے اور دمہ کی بیماری مین مریض جب دم کھینچتا
ہے تو اُس سے ایک سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے اور چونکہ خواب مین تالو کا
ملائم حصہ (سافٹ - پالٹ) بے حرکت رہتا ہے اور مرض اپو - پلکسی (سکتہ)
مین مفلوج ہو جاتا ہے تو سانس کے ساتھ خراٹے کی آواز نکلتی ہے جسکو اصطلاح
مین اسٹر - تو - رس برہی - رنک بولتے ہین اور آہ کرنے اور جمائی لینے کے
وقت بھی دم زور سے لیا جاتا ہے - یہ دو نو حرکتین اکثر اسطور پر پیدا ہوتی ہین

کہ جب کسیوقت عصبی طاقت کم ہو جانے سے دم اچھے طور پر نہین لیا جاتا ہے تب آدمی یا
تو جمائی لیتا یا آہ کرتا ہی اور یہ قاعدہ اکثر یہ ہے کہ بسبب یاس اور حرمان کے آدمی آہ کرتا
ہے یا جب دیر تک طبیعت کسیطرف متوجہ رہتی ہے اُسوقت آہ نکلتی ہے اور جمائی
اُسوقت لیجاتی ہے کہ جب بسبب جسمانی محنت کے آدمی تہک جاتا ہے +
علاوہ ازین بہت سے عصبی امراض مین بھی جمائیان آتی ہین اور یہ بات اُس
وقت بھی ہوتی ہے کہ جب پیشاب مین خرو یو - ریا کا زیادہ ہوتا ہے اور
بعد غشی کے جب بیمار ہوش مین آجاتا ہے اور ہس - ٹے - ریا کی نوبت کے
وقت بہی جمائیان کثرت سے آتی ہین + دم کشی کی تیزی کی دوسری مثال ہچکیان
ہین جنکو انگریزی مین ہے - کپ بولتے ہین اور جب ڈا - یا - فرام (عضلۂ ڈایا فرام
اور اُسکے متصل کے اعضا مین مثلاً جگر پنکر - یاس گلٹی (یعنے لب لبا) اور ڈیو - ڈنی نم
(امعا اثنا عشرہ) یا معدہ کے قسم اعلی مین انفلامیشن ہوتا ہے تب بھی ہچکیان
ستاتی ہین اور گُردون کی بیماریون کی تو یہ ایک عام علامت ہے اور جب
نیو - مو - گسٹرک نرو کو کوئی رسولی دباتی ہے تب بہی شدت سے ہچکیان
آتی ہین اور جب ہر - نیا (یعنے فتق) کی بیماری مین ردہ کو پہانسی لگجاتی ہے
اور اُس باعث برار کی قے آتی ہے تب بہی ہچکیان آتی ہین اور اَور بہت
سی شدید امراض کے اخیر مین بہی ہچکیان آتی ہین اُسوقت یہ ایک علامت غیر
محمودہ ہے +

فقرہ - ۳ - دم چھوڑنے کی تیز آوازہ - اِسکی مثال چہینکین اور کہانسی
ہے جب چہینک آنے لگتی ہے تب آدمی پہلے خوب لمبی سانس بھر لیتا ہے
بعد ازان چہینک کے ذریعہ ناکون سے زور سے ہوا چھوڑتا ہے عطسے کے مطلق
اکثر وہی ہوا کرتے ہین یعنے چہینک یا تو اِسواسطے آتی ہے کہ ناک صاف

ہوجاوے یا یہ ایک علامت زکام اور مے۔زلس کی ہے +

دوم کہانسی۔چھینکون کے وزریعہ جسطور پرناک صاف ہوتی ہے اُسیطور کہانسی کے وسیلہ سے ہوا کی نالیان صاف ہوتی ہین جو شے کہانسی کے وذریعہ باہر نکلتی ہے اُسکو اصطلاح مین اس۔پیو۔ٹا یعنے بلغم بولتے ہین +

کہانسی کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ خشک کہانسی ہوتی ہے جسمین بلغم نہین آتا اور تر جسمین بلغم آتا ہی مثلاً جب نیو۔مو۔گسٹرک نروکے پھیپہرون کی شاخون مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہی یا جب ہوا کی نالی کا کوئی حصہ کسی سولی یا کسی اَور قسم کے غیر طبعی اُبھار سے دبجاتا ہی تب کہانسی خشک آنے لگتی ہے اور بعضدفعہ ا۔یار۔ٹا کے اینو۔ریزم مین عرصہ تک خشک کہانسی آتی رہتی ہے اور ہوا کی نالیون کے ابتدائی درجہ انفلامیشن مین کہ جب خون کی رگین پُر رہتی ہین مثلاً کٹار زکام اور اِن۔فلو۔اِنزا۔زا (قسیم زکام) اور کروپ کی بیماری مین کہانسی خشک ہوتی ہے علاوہ ازین بدہضمی کی بیماری مین اور جب شدت سے قبض ہوجاتا ہے اور امعا مین جب کرم ہوتے ہین تب بہی خشک کہانسی آتی ہے اور ہس۔ٹے۔ریا کی بیماری مین بہی بلند خشک اور کُتّے کے بہونکنے کے طور کی کہانسی آتی ہے سل کی بیماری کے شروع مین صبحکو بستر خواب سے اُٹھتے ہی یا عرصہ بعد خشک یا کسیقدر تر کہانسی آتی رہتی ہے +

اور فارسنکس یعنے حلق مین جب انفلامیشن ہوتا ہے اور اُس باعث لوزتین جب بڑہ جاتی ہین اور کوا لٹک پڑتا ہے تب بہی خشک کہانسی آیا کرتی ہے اور لا۔رنگس (حنجرہ) اور ٹرے۔کیا (حنجرہ کے نیچے کا حصہ) مین جب انفلامیشن یا زخم پڑجاتا ہے تب نہایت تکلیف دہندہ خشک یا کسیقدر تر کہانسی آتی ہے اور جب حنجرہ کے اوپر کے حصہ مین کوئی بیماری ہوتی ہے تب علاوہ خشک کہانسی کے آواز بہی بیٹھہ جاتی ہے + اگر کہانسی خشک اور تہوڑی ہو اور ساتھ اُسکے پسلی مین شدت کا

درد تب یہ ایک علامت مزمن ذات الجنب کی ہوتی ہے ٭ جب خشک کہانسی نوبت بنوبت آتی ہے تب اُسکو اصطلاح مین اسپازموڈک کاف بولتے ہین - یہ بات اکثر جگر یا ڈایا - فرام کے کسی عضو متصل کے انفلامیشن مین یا صفرا کے رُک جانے مین پائی جاتی ہے لیکن خشک کی بہ نسبت تر کہانسی زیادہ تر ہوتی ہی چنانچہ سینے کے اکثر امراض مین کہانسی کے ساتھ بلغم آیا کرتا ہے ٭

فقرہ - ۴ - بلغم یعنے اس - پیو - ٹا - اگرچہ یہ بات درست ہی کہ کہانسی کے وزریعہ جو شئے شُش سے باہر آتی ہے اُسکے اچھے طور پر ملاحظہ کرنے سے بہت سی امراض سینہ کی تشخیص کامل ہو جاتی ہے لیکن یاد رہے کہ کہانسی کے ذریعہ جو شئے خارج ہوتی ہے وہ صرف بلغم ہی نہین ہوتا بلکہ اُسکے ساتھ لعاب دہن اور گلو اور رطوبات بینی اور بعض دفعہ معدہ کی رطوبتین اور جو چیز اُس عضو مین موجود ہوتی ہے وہ بھی ملی ہوئی ہوتی ہے پس صرف بیمار کے بیان سے ہم یہ نہین معلوم کر سکتے کہ جس رطوبت کا ذکر کرتا ہے وہ کسی خاص مقام کی ہی مثلاً جب وہ رطوبت خون آمیز یا نرا خون ہی ہو تو صرف بیمار کے بیان سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ خون شُش ہی کا ہے یا بذریعہ قے کے معدہ ہی سے آیا ہے اور جب مقدار خون کی بہت کم ہوتی ہے تب بھی یہ کہنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ خون شُش یا حلق کا ہے اور بچے تو اکثر اپنے بلغم کو نگل ہی جایا کرتے ہین جب ہم کو یہ معلوم ہو جاوے کہ بلغم شُش ہی کا ہے تب اُسکی مقدار کا ملاحظہ کرنا چاہیئے اور یہ کہ اسقدر بلغم کتنے عرصہ مین خارج ہوا ہوگا اور وہ کس قسم کا ہے مگر اکثر یہی قاعدہ ہے کہ جب تھوڑی سی کہانسی کے ہمراہ بلغم آسانی سے زیادہ مقدار مین آتا ہے تو اُسکو ایک نیک علامت کہتے ہین یعنی اس معنی پر یہ علامت نیک ہی کہ اُسوقت تک بیمار کی حالت اچھی ہوتی ہے ٭ اس قسم کا

بلغم زکام کے درجۂ اخیر مین سل کے درجۂ دوم اور سوم مین اور ہوپنگ-کاف یعنے
کوکر کہانسی مین آتا ہے ۔ برعکس اسکے شُشش کے کُل امراض شدیدہ کے ابتدا مین بلغم قلیل آتا
ہے ۔ جب قلت سے بلغم کی کثرت ہوجاوے تو اسکو ایک علامت نیک سمجہنا چاہیے
اور جسصورت مین بلغم کثرت سے آتا ہو اور پہر کم آنے لگے تو اس سے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ
بیماری نے پہر شدت پکڑا ہے اور جب تہوڑا تہوڑا بلغم تکلیف سے آتا ہو اور اسمین
خون کی دہاریان بہی ہون تب اس سے یہ سمجہنا چاہیے کہ شُشش مین یا تو بہت سا خون
جمع ہے یا انفلامیشن کا زور و شور ہے اور جب ایک ہی مرتبہ کی کہانسی سے بہت سا
بلغم خارج ہوجاوے تب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو وہ بلغم شُشش کے کسی غار مین یا اُسکے
قُرب کے کسی اَور عضو مین جمع تہا اور پہیپہڑے کے ذی جمع حصہ ہیو-کس ممبرین سے وہ بلغم
آتا ہے ۔ بلغم کی خاصیتون کے دریافت کرنے سے بہی بیماری کی تشخیص کو بہت مدد
ملتی ہے چنانچہ کٹارل (زکام) برانکائی-ٹِس اور نیومو-نیا (ذات الریہ) کی بیماری مین
بلغم کبہی گاڑہا اور کبہی پتلا آتا ہے اور بعض دفعہ سل کے ابتدا مین بلغم پتلا مثل پانی کے
آتا ہے اور شُشش کی بیماری کے خشک درجہ کے بعد جب رطوبت آنے لگتی ہے تو
بلغم لیسدار کسیقدر منجمد آتا ہے اور اُسمین بہورے یا سیاہ رنگ کے داغ اور ہوا
کے بُلبلے ہوتے ہین اور جو بلغم مرض نیو-مو-نیا کے پہلے درجہ مین آتا ہے وہ لیسدار تار
کے طور پر زردی مائل یا زنگ کے رنگ کا ہوتا ہے اس بلغم کو اصطلاح مین رس-ٹے
اس-پیو-ٹم بولتے ہین اور شدت کی کہانسی مین اور بعض وقت سل کی بیماری مین بلغم
مین خون کے نقوط یا دہاریان ہوتی ہین اور زکام یا برانکائی-ٹِس کی بیماری کے بڑہ
جانے سے اور سل کی بیماری مین بہی بلغم پیپ آمیز آتا ہے اور جب سل کی بیماری
مین شُشش کے اندر کا کوئی غار پہٹ جاتا ہے اور پلوریا کی تہیلی کی پیپ یا جگر کا دُنبل
شُشش کے اندر پہوٹ جاتا ہے تب بلغم مین نری پیپ ہی ہوتی ہے لیکن جگر کے

ٹیبل کی پیپ یمین بہت صفرا ملا ہوا ہوتا ہی +

بعضدفعہ بلغم ہین نہایت بدبو ہوتی ہے چنانچہ یہ بات اُسوقت ہوتی ہے کہ جب بلغم ایک ہی جگہہ مین جمع ہو کر متعفن ہوجاتا ہے یا جب وہ بلغم گنگرین آفدی - لنگس کی بیماری مین آتا ہے +

فقرہ - ۵ - خون تہوکنا - ایسا اکثر کم ہوتا ہے کہ سل کی بیماری مین مریض خون نہین تہوکتا اسواسطے خون تہوکنے سے سل کی بیماری کا گمان اکثر ہوتا ہے لیکن علاوہ اِس مرض کے بعضدفعہ مرض نیو - مو - نیا اور برانکائی - ٹِس اور دمہ کی بیماری مین بھی تہوک کے ہمراہ کسیقدر خون آسکتا ہے اور جب برانکیَل - ٹیوب کے اندر پا - لی - پَس کی رسولی ہوتی ہے اور جب اینو - ریزم کی تہیلی کسی ہوا کی نالی مین پہوٹ جاتی ہے اور بعضدفعہ سل کی بیماری مین بہی یکلخت بہت زیادہ خون آسکتا ہے + خون کی رنگت اور اُسکے ہمراہ جو کوئی شے ملی ہو اور اُس خون کے آنے کا طور ضرور دریافت کرنا چاہئے تاکہ یہ معلوم ہوجاوے کہ وہ خون معدہ یا شش سے آیا ہے - اِسکا ذکر آیندہ آئیگا +

فقرہ - ۶ - دریافت کرنا مرد کے اعضاے تناسل کا حال بہی تشخیص مرض کو بہت مدد دیتا ہے مثلاً جب قضیب کے سر یا حشفہ کے چمڑے مین درد ہوتا ہی اور قضیب کو بار بار خیزش ہوتی ہے تو ان علامتون سے مثانہ کے اندر پتہری ثابت ہوتی ہی اور جب گردون مین اجتماع خون کا ہوتا ہے یا مثانہ مین خراش یا نا ئیزہ مین انفلامیشن تب بہی قضیب کو خیزش ہوتی ہے مگر حشفہ یا سپاری مین کسی طرحکا درد نہین ہوتا اور سوزاک کی بیماری مین خیزش درد کے ساتھ ہوتی ہے اور قضیب خم کہا جاتا ہے جسکی علامت کو اصطلاح مین کار - ڈی کہتے ہین اور کن - تہے - ری - ڈس اور روغن تارپین جب زہر کی مقدار مین کہایا جاتا ہے اور ہر قسم کے تیز زہر مین بہی قضیب کو

خیزش ہوتی ہے اور پہانسی کیسی اور قسم کے مرگ ناگہانی مین اور پرو۔سیک ا
کے زہر اور صرع کی نوبت کے وقت بہی قضیب کو خیزش ہوتی ہے ٭

فقرہ ۔ ۷ ۔ عورت کے اعضاے تناسل مین بہت قسم کی بیماریان ہوتی ہین
جنمین سے چند کا ذکر یہان کیا جاتا ہے کیونکہ وہ جسم کی اور بیماریون کی علامتین ہوتی
ہین مثلاً جب جسم مین خون کم ہوتا ہے تب عورت کو حیض نہین آتا اور بعض دفعہ جسم
مین خون کے زیادہ ہونے سے بہی یہ بات ہوتی ہے ۔ اور بعض قسم کی دیوانگی مین
بہی یا تو حیض بند یا تکلیف سے آتا ہے اِس امر مین زیادہ علم حاصل کرنا ہو تو دیکھو میری
کتاب امراض النسوان ٭

مقالہ چہارم

نظامِ عصبی

نظام عصبی مین تین طور سے خرابی پیدا ہو سکتی ہے ۔ اوّل حس مین تغیر واقع ہو سکتا
ہے ٭ دوم عضلات کی حرکت مین فرق پڑ سکتا ہے ٭ سوم عقل و ہوش و حواس مین
خلل واقع ہو سکتا ہے ٭

فقرہ ۔ ۱ ۔ درد ۔ جب درد کی علامت سے کسی بیماری کو پہچاننا منظور ہو
تو اس درد کی شدت خاصیت جگہہ اور مدت کا لحاظ کرنا چاہئے علاوہ ازین ان باتونکو بہی دیکہنا چاہئے کہ وہ درد
قائم رہتا یا کبہی رفع بہی ہو جاتا ہے اور ساتھ اُس درد کے کوئی اور بہی علامت موجود
ہے یا نہین ٭ جب درد کی شدت دریافت کرنا چاہین تو یہ بات ضرور یاد رکہین
کہ ہر ایک بیمار اپنے درد کو مختلف طور پر بیان کرتا ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ کسیکے جسم مین
حس زیادہ اور کسی مین کم ہوتا ہے اور کوئی بڑے حوصلہ کے ہوتے ہین اور کوئی
بزدل اور کوئی راست گو اور کوئی فریبی ٭

درد جب کم ہوتا ہے تو بیمار اُسکو خفیف یا مدہم یا قابل برداشت کہتے ہین اور جب زیادہ ہو تو اُسکو درد شدید یا نہایت سخت درد کہتے ہین ٭ درد کی شدت کے باب مین یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ نہایت شدت کا درد بھی کسی ایسی ادنی بیماری سے پیدا ہو سکتا ہے کہ جو بالکل خطرہ جان نہین ہوتی بر عکس اِسکے خفیف درد اکثر کسی مُہلک بیماری مین پیدا ہو سکتا ہے علاوہ ازین یہ بھی بات قابل یاد ہے کہ ہس ٹیریا کی بیماری مین مریضہ اپنے درد کو مبالغہ سے بیان کرتی ہے اور اکثار روگی مین چھپاتی ہے ٭ خاصیت درد کی مثل شدت کے بہتیری قسم کی ہو سکتی ہے اور اسی خاصیت سے درد کی جگہہ اور اصل سبب معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ سب ایکیوٹ انفلامیشن اور ملایم اور پھیلنے والے حصون کے اکیوٹ انفلامیشن مین بھی بعض دفعہ میٹھا میٹھا درد ہوتا رہتا ہے مثلاً جب جگر مین اجتماع خونکا ہوتا ہے تب داہنی پسلی کے نیچے میٹھا درد ہوتا رہتا ہے اور گردون کے اجتماع خون مین کمر پر اور جب بخار شدت سے آتا ہے تب سر اور پُشت اور ہاتھ اور پیرون مین درد ہوتا ہے اور جب یہ میٹھا درد کسیقدر شدت کا ہوتا ہے تب اُسکو انگریزی مین نا - اینگ - پین بولتے ہین یعنی اِس قسم کا درد مثل چبانے کے محسوس ہوتا ہے اور مرض پے - رئیس ٹائی ٹس اور رو - ما - ٹیزم (وجع مفاصل) اور گاوٹ (نقرس) کی بیماری مین پیدا ہوتا ہے اور شدید انفلامیشن مین بسبب گرمی اور کھچاوٹ کے درد ساتھہ جلن کے معلوم ہوتا ہے جسکو انگریزی مین بر - ننگ - پین بولتے ہین اور جب کوئی دُنبل ایسی جگہہ مین ہوتا ہے جو بہت پھیل نہین سکتی تب اُس درد کے ساتھہ ٹپک ہوتی ہے - اِس درد کو انگریزی مین تھرا - بنگ - پین بولتے ہین ٭ اور امعا کے درد کو انگریزی مین اکثر گرا - پنگ بولتے ہین یعنے پیچش اور کن - سر یعنے سرطان کی بیماری - اور نیو - رلجیا یعنے پٹھون کے درد مین ٹیسین پڑتی ہین جس درد کو انگریزی مین

شو-ٹنگ-پین بولتے ہین +

درد کی جگھہ - یہ بہی دریافت کرنا ضرور ہے کہ درد کونسے مقام پر ہوتا ہی مثلاً درد یا تو خاص عضو ماؤف پر ہو سکتا ہے یا کسی ایسے مقام پر ہو سکتا ہے کہ جس جگھہ کا نرو (عصب) بیمار عضو سے تعلق رکہتا ہے مثلاً جب بیماری کولہے کے جوڑ مین ہوتی ہے تب گہنٹون مین شرکت کا درد ہونے لگتا ہے اور سنگ مثانہ مین قضیب کے سرے پر اور عورت کے نائزہ کے سوراخ پر درد ہوتا ہے اور گردون کے انفلامیشن مین اور مجری بول مین جب پتہری یا ریت پہس جاتی ہے تب چڈون کے انوز اور خصیون مین درد ہونے لگتا ہے اور رحم کی بیماری مین کمر پر اور قبضیت مین کے انوز کے پیچہے اور جگر کے انفلامیشن مین دہنے کندہے پر اور قلب کی بیماری مین بائین شانہ یا ساعد تک درد پہیلجاتا ہے +

مرض لیو-کو-ریا یا کسی اور باعث سے جب عورت کمزور ہو جاتی ہے تو بائین پسلی مین درد ہونے لگتا ہے اور جب اسپائی-نل-کارڈ یعنی نخاع مین خفیف درد ہوتا ہے تب سینا اور شکم کے عضلون مین درد پیدا ہوتا ہے اور جب کبہی کسی نرو کی جڑ مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تب جہان جہان اُس نرو کی شاخین پہیلی ہوتی ہین اُن سب مین درد پیدا ہوتا ہے - اِن دردون کو اصطلاح مین سم-پے-تہ-ٹک پین یعنی درد شرکی بولتے ہین +

درد کی حد - اکثر یہ قاعدہ ہو کہ جب درد کسی خاص ہی جگھہ پر محدود ہوتا ہے تو اِس سے شدید بیماری کا احتمال ہوتا ہے بہ نسبت اُس درد کے جو زیادہ دور تک پہیلا ہوا ہوتا ہے چنانچہ جب رو-ما-ٹیزم کا درد صرف عضلون ہی مین ہوتا ہے یا جب درد ہس-ٹے-ریا کے بیمار کو ہوتا ہے تب دور تک پہیلجاتا ہے لیکن ساتھہ اُسکے یہ بہی یاد رہے کہ صرف پٹہون کا درد بہی اکثر اوقات ایک ہی جگھہ پر محدود رہ سکتا ہے

مثلاً ابرو یا کسی ایک عضو پر یا خصیے یا پستان پر +

مدت درد کی - درد کی مدت کو جب خاصکر صحت کی حالت سے مقابلہ کرتے ہین تو اس سے بہت سی فائدہ مند باتین حاصل ہوتی ہین مثلاً جب درد عرصۂ دراز تک ہوتا رہتا ہے اور اُسکے ہونے سے بیمار کی صحت مین خلل نہین پڑتا تو اُس درد کو عصبی قیاس کرنا چاہیے اور اگر اس قسم کا درد عورت کو ہو تو ساتھ اُس کے اکثر اور علامات مرض ہس - ٹیریا کی بھی پائی جاتی ہین اور یہ بھی قاعدہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب کوئی سخت بیماری کسی خاص مقام پر محدود رہتی ہے تب اُس جگہہ درد اکثر برابر ہوتا رہتا ہے مگر کبھی زیادہ اور کبھی کم بھی ہوجاتا ہے اور دوا سے اُسکو تخفیف بھی ہوجا سکتی ہے اور یہ کہ خفیف امراض کا درد ایک جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل ہوتا رہتا ہے اور درد شقیقہ یعنے ہے - مے - کرے - نیا مین درد نوبت بنوبت ہوتا رہتا ہے اور درد کے ساتھ یہ باتین بھی پائی جاتی ہین کہ انفلامیشن کے درد کو دبانے سے شدت ہوتی ہے اور گوشت کے درد کو حرکت یا اُنگلیون سے ٹھونکنے سے زیادتی ہوتی ہے برعکس اِسکے عصبی اور تشنجی دردون کو مثلاً درد قولنج کو دبانے سے تخفیف ہوتی ہے + عصبی درد - ما - ٹیزم اور گاوٹ کے درد مین صحت کے اندر چندان فرق نہین پڑتا مگر ماسوا اِنکے اور جتنی قسم کے درد ہین اکثرون مین بیمار کی صحت مین فرق آجاتا ہے +

فقرہ - ۲ - دوم کم ہوجانا حس کا - اعضا ے حواس خمسہ کا حس کم ہوجا سکتا ہے - مثلاً لمس کی نسبت یہ بات ہوسکتی ہے کہ کوئی حصہ جسم کا سُن ہوجا سکتا ہے جیسے سردی کے لگنے اور کسی مقام کے پٹھون کے دب جانے سے + جب کوئی مقام عرصۂ دراز تک سُن رہتا ہے تو یہ بات اُس جگہہ کے پٹھے کے دب جانے یا اُسکے کسی مرض کے سبب سے ہوتی ہے اور جب کسی مقام کا حس بالکل جاتا رہتا ہے تو اِسصورت مین

مقام مذکور کا عصب یا تو بالکل دب جاتا یا اُسمین یا دماغ یا حرام مغزمین کوئی سخت
بیماری ہوتی ہے + جب ہاتھون ٹانگون یا سارے جسم کا حس جاتا رہتا ہے تو یہ بات
اُن مقامون کے عضلات کے مفلوج ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے +

فقرہ ۳۰ - بصارت مین کئی باتون سے فرق پڑ سکتا ہے مثلاً بدہضمی اور بخار
کی حالت مین تھوڑے عرصہ کے لیئے بینائی مین کسیقدر فرق پڑ جاسکتا ہے مثلاً آنکھون
کے سامنے کالے یا روشن نقوط نظر آتے ہین یا چنگاریان یا نہایت شوخ رنگ (جیسے
ڈوبتے یا پھانسی کے وقت) دکھلائی دیتے ہین + اور بصارت صرف دُھندلی یا
کا ہتی رہتی ہے یا مریض ایک چیز کو دو دیکھتا ہے (جیسے حالت نشہ مین) اور بعض دفعہ
ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک چیز کا صرف نصف ہی دکھلائی دیتا ہے اور جب آنکھون یا
دماغ مین انفلامیشن ہوتا ہے تب بیمار کو روشنی کی برداشت نہین ہوتی - یہ بات
بسبب زیادہ خون کے نکلجانے اور کمزور بیماریون مین بھی پائی جاتی ہے اور جب
خاص آپ ٹک نرو یا دماغ کے اُس حصہ مین بیماری ہوتی ہے کہ جہان سے نرو
مذکور نکلتا ہے تب بصارت بالکل جاتی رہتی ہے جب خون بہت نکلجاتا ہے یا
عورت عرصہ دراز تک بچہ کو دودھ پلاتی ہے یا جب جسم کی کوئی رطوبت زیادہ خارج
ہوتی رہتی ہے اور جب حالت غشی طاری ہونیوالی ہوتی ہے تب اکثر یا تو بصارت
تھوڑے عرصہ کے لیئے دُھندلی یا بالکل جاتی رہتی ہے + جب مریض تھوڑی عرصہ
کے لیئے احول ہو جاتا ہے تو اکثر اس سے دماغ کی بیماری ثابت ہوتی ہے یہ ایک
علامت غیر محمودہ ہے چنانچہ جب بچون کے دماغ مین کوئی بیماری ہوتی ہے
اور تشنج ہونے لگتا ہے تب یہ علامت اکثر پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسیکو بچپن
مین کوئی بیماری دماغ کی ہو جاتی ہے وہ شخص ساری عمر احول رہتا ہے +

آنکھون کے حدقہ کے ملاحظہ سے بھی بیماری کی تشخیص کو بڑی مدد ملتی ہے

چنانچہ یہ قاعدہ اکثریہ ہے کہ جب دماغ مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہے خواہ وہ نفلامنز کے باعث یا کسی اَور سبب سے ہو تب پُتلیان سکڑی رہتی ہین اور افیون اور کے - لے - بارہ بین کے زہر مین بھی پتلیان آنکھون کی بہت سکڑی رہتی ہین اور جب دماغ مین بلا خراش کے اجتماع خونکا ہوتا ہے اُسوقت پتلیان پھیلجاتی ہین اور یہی حالت پتلیون کی ہائیڈرو - کفلس (دماغ مین پانی بھر جانا) اور گلاور بعضدفعہ ا - پو - پلکسی کی بیماری مین اور قبضیت اور شکم کے کرم کی بیماری مین بھی ہوجایا کرتی ہے علاوہ ازین بلا - ڈو - نا اور ہائیو - سئے مس اور دھتورے کے زہر دینے مین بھی آنکھون کا حدقہ پھیلجاتا ہے ۰۰ اور حدقہ کے انقباض اور انبساط سے آنکھہ کے پردہ رے - ٹے - نا کا حال دریافت ہوسکتا ہے مثلاً روشنی کے لگنے سے اگر پتلی سکڑ جاوے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ پردہ مذکور مین حس موجود ہی اور جو روشنی کا اثر پتلیون پر کچھہ بھی نہو تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پردہ رے - ٹے - نا مفلوج ہوگیا ہے ۰۰ آنکھون مین جب کوئی بیماری نہو اور ایک پُتلی سکڑی اور دوسری پھیلی ہو تو اس سے دماغ کی بیماری کا احتمال ہوتا ہے ۰۰ آنکھہ کے ڈھیلے کو انگلیون سے چھونے سے اگر بیمار کو کچھہ معلوم نہو تو اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ سارے جسم کے اعضا کا حس زائل ہوگیا ہے مثلاً کلو - را - فارم کے سونگھنے سے اور مصروع کی آنکھون کا یہی حال ہوتا ہے لیکن جب کوئی شخص مرگی کی بیماری کا فریب کرتا ہے تب آنکھون کو چھونے ہی وہ بند ہوجاتی ہین اور یاد رہے کہ جس شخص کو جلق کی عادت ہوتی ہے اسکی آنکھون کی پتلیان اکثر پھیلی ہوئی ہوتی ہین ۰۰

فقرہ - ۴ - شنوائی - شنوائی مین اسطور پر فرق آجاتا ہے کہ بعضدفعہ کانون مین شن شن کی آواز سُنائی دیتی ہے یا باجا بجتا سا معلوم ہوتا ہے یا گاڑی

چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے + بعضدفعہ تو یہ باتین ایسے خفیف سبب سے پیدا ہوتی
ہین کہ ان سے کچھہ اندیشہ پیدا نہین ہوتا لیکن بعضدفعہ دماغ کی حادیا مزمن بیماریون
مین یہ آواز سنائی دیتی ہے اور جب دماغ مین شدید انقلا مشن ہوتا ہے اُسوقت
بیمار کو آواز نہایت بُری معلوم ہوتی ہے اور جب دماغ مین خون کم ہوتا ہے اور
ہس ۔ ٹیریا کی بیماری مین بہی بعض اوقات مریضکو آواز سے تکلیف ہوتی ہی
اور بخار کی بیماریون مین اکثر کان بند ہوجاتے ہین اُسوقت اُسکو ایک نیک علامت
سمجہنا چاہیے +

فقرہ ۔ ۵ ۔ قوتِ شامہ ۔ مثل قوت سامعہ اور باصرہ کے اِس قوت
مین بہی فرق پڑجاتا ہے مگر یہ فرق چندان بہاری نہین ہے + قوتِ ذائقہ کا ذکر
باب سوم کے اول مقالہ کے دسوین فقرہ مین کیا گیا ہے +

فقرہ ۔ ۶ ۔ فرق عضلات کی حرکت مین ۔ جسم کے کُل عضلات مین تین
طرح کی خرابی پیدا ہوسکتی ہے یا تو وہ مفلوج ہوجا سکتے ہین یا اُنمین تشنج پیدا ہوسکتا
ہے یا عضلات ندکو رکہچکر اینٹہے رہتے ہین +

فقرہ ۔ ۷ ۔ فالج کئی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ بعض وقت صرف ایک ہی جانب
کا جسم مفلوج ہوتا ہے اور کبہی جسم اسفل مین فالج ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک جانب
چہرہ کی مفلوج ہوجاتی ہے اور کبہی کسی خاص مقام کی حسّ وحرکت مین فرق پڑجاتا ہے
اِسکا ذکر عصبی بیماریون کے باب مین مفصل آیگا +

فقرہ ۔ ۸ ۔ عضلات کا تشنج ۔ بعضدفعہ بخار کی بیماری مین مریض کے ہاتہون
کی اُنگلیان خودبخود کانپتی ہین یا مریض اپنے بستره کو اُنگلیون سے نوچتا رہتا ہی
اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ مریض جب زبان نکالتا ہے تو وہ کانپنے لگتی ہے ۔ یہ
علامتین نہایت ضعف کیحالت مین پیدا ہوتی ہین اور اِن سے نظام عصبی کا ضعف

ثابت ہوتا ہے - اگرچہ مہلک نہین ہوتین تاہم اُنکو علاماتِ غیر محمودہ کہتے ہین +
بچون کو دانت نکالنے کیحالت مین اور قبض اور کرم کی بیماری مین اکثر تشنج ہوجایا
کرتا ہے اور ہائیڈ - رو - کفلس کی بیماری کے ابتدا مین ہی بعض دفعہ یہ علامت
پیدا ہوتی ہے +

فقرہ - ۹ - کھچ جانا عضلون کا - ٹے - ٹے - نس (کزاز) اور ہائیڈرو - فو - بیا
(سگِ دیوانہ کے کاٹنے سے جو بیماری پیدا ہوتی ہے) مین کُل عضلات جسم کے کھچ
جاتے ہین اور دماغ کی ساخت مین جب بیماری ہوتی ہے تب اکثر ایک جانب
کے عضلے کھچ جاتے ہین +

فقرہ - ۱۰ - ہوش و حواس مین فرق پڑجانا جن بیماریون مین یہ فرق
پڑتا ہے اُنکا ذکر خاص اُن امراض کے ساتھ کیا جائیگا اس موقع پر صرف ایک علامت
کا ذکر کرنا پڑ ضرور ہے جسکو اصطلاح مین کو - ما کہتے ہین یہ وہ حالت ہے جس مین آدمی
بالکل بےحس اور بےحرکت ہوجاتا ہے یہ حالت کئی سبب سے پیدا ہوسکتی ہے
چنانچہ مرض ا - پا - پلکسی اور افیون کے زہر مین اور خمر کے نشہ مین مریض بالکل بے
حس اور بےحرکت ہوجاتا ہے اور زیادہ سردی کے لگنے سے اور خون مین جب
پیشاب کے اجزا رُک جاتے ہین اور آبِ خون یعنی سیرم جب دماغ کے اوپر یا اندر جمع
ہوجاتا ہے تب بھی کو - ما کیحالت پیدا ہوسکتی ہے +

مقالہ پنجم

مریض کا چہرہ

واضح ہو کہ آدمی کا چہرہ دل کا آئینہ ہے - جیسا جو کوئی ہوتا ہے اِسکے
چہرہ سے اکثر معلوم ہوجاتا ہے - بشرہ شناسی بھی ایک علم ہے جو صرف

تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل ہو سکتا ہے کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ۔ طبیب کو اس علم کا
حاصل کرنا نہایت ضروری ہے ۔ جس طبیب کو بشرہ شناسی نہیں آتی وہ اپنے فن میں کامل
نہیں کہلا سکتا ۔ جو طبیب اپنے فن میں کامل ہوتے ہیں آلات کے ذریعہ امتحان کرنے
سے پہلے اپنے بیمار کا چہرہ خوب غور سے دیکھتے بھالتے ہیں ۔ اور اکثر اوقات
چہرہ کے دیکھتے ہی کہہ دیتے ہیں کہ فلانی بیماری میں مریض مبتلا ہے اور
ننھے بچوں کی بیماری تو اکثر چہرہ ہی کے ملاحظہ سے پہچانی پڑتی ہے کیونکہ وہ
اپنا مرض خود آپ بتا نہیں سکتے ۔ پس میں تمکو اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ
جب کوئی بیمار تمہارے سامنے آوے پہلے اُسکے چہرہ کو خوب غور سے ملاحظہ کرو
دماغ کی بیماری دل کی شش کی اور شکم کی اکثر بیماریاں صرف چہرہ کے ملاحظہ ہی
پہچانی جا سکتی ہیں ۔ اور بیمار چھپانے کے لئے ہزار کوشش کرے آتشک کا مرض
تو چھپ ہی نہیں سکتا تجربہ کار طبیب مریض کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان جاتے ہیں
اگر تم پوچھو کہ حضرت وہ کونسے آثار ہیں جو مختلف بیماریوں میں چہرہ پر
پیدا ہوتے ہیں تو اس کے جواب میں میں یہی کہونگا کہ مصرع

دل من داند و من دانم و داند دل من ۔

قلم کو اس قدر طاقت نہیں کہ اُن آثار کے تصویر کاغذ پر
کھینچ کر تم کو دکھلا سکے ۔ اور زبان بھی ان کے بیان سے عاجز
ہے ۔ عرصۂ دراز کے مشاہدہ سے لوح دل پر وہ تصویر کھچ جاتی ہے
اور مریض کا چہرہ دیکھتے ہی آنکھوں کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے تم
بھی جب اس امر میں کوشش کروگے تب عرصہ دراز کے بعد یہ بات حاصل
ہوگی ۔ ذیل میں چند بیماریوں کے آثار بیان کرتا ہوں ان کی تصویر
شاید تمہارے دل پر کھچ جاوے ۔ مثلاً دیوانگی کامل میں چہرہ پر

نہایت جوشش ظاہر ہوتا ہے اور مالیخولیا کے چہرہ پر مایوسی پائی جاتی ہے اور سادہ لوح کا چہرہ ایک عجیب قسم کا بالا بہولا ہوتا ہے اور ڈے - لے - ریم ٹرینیں کے مریض کے چہرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسکے دل میں کسی کسی بات کا اندیشہ رہتا ہے اور مصروع کا چہرہ ایک نرالی ہی قسم کا ہوتا ہے اور سل اور مرض ام - فائی - سی - ما (نفخ الریہ) اور قلب کی ساخت کی بیماری اور مرض ذیابطوس اور گردون کی بیماریونکا اثر چہرہ پر ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسکا بیان نہین کیا جا سکتا ہے مگر مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوتا ہے اور ہس - ٹے - ریا کے مریضہ کی صورت کبھی رونی اور کبھی ہنستی ہوتی ہے اور باوجودیکہ صدہا باتون کی شکوشکایت ہوتی ہے تبھی بھی مریضہ تندرست نظر آتی ہے ۔

مقالہ ششم

بیمار کے جسم کے موقع

جب بیمار کے ہاتھ پاؤن ڈھیلے ہوجاتے ہین اور وہ چت پڑا رہتا ہے تب اس سے کمال ضعف ثابت ہوتا ہے اور جب وہنی یا بائین کروٹ پر لیٹا رہتا ہے تب یہ علامت طاقت کی ہے پس نہایت ضعف کیحالت سے جب بیمار کو طاقت آنے لگتی ہے تب بعوض چت کے دہنی یا بائین کروٹ پر لیٹا رہتا ہے ۔ مریض اگر بیٹھا رہے یا نصف جسم کو ٹیک لگا کر سیدھا رکھے تو اس سے تکلیف تنفس ثابت ہوتی ہے مثلاً شدید امراض شُش اور قلب کی بیماریون مین یہ بات پائی جاتی ہے ۔ جب بیمار پاؤن کو سمیٹ کر چت پڑا رہتا ہے تب اس سے شکم کی بیماری ثابت ہوتی ہے ۔

مقالہ ہفتم

نشوونما مین فرق پڑجانا

واضح ہو کہ بدن کی بافت یا اعضا کے نشوونما مین دو قسم کا فرق واقع ہوسکتا ہے یا تو وہ بافت یا اعضا معمولی مقدار سے بڑھ جاسکتے ہین تب اُس حالت کو اصطلاح مین ہا ے - پر - ٹرو - فی کہتے ہین اور جب مقدار گہٹ جاتی ہے یعنے وہ لاغر ہوجاتے ہین تب اُس حالت کو اصطلاح مین اٹ - رو - فی بولتے ہین ÷

اول ہا ے - پر - ٹرو - فی

جب جسم کی کسی بافت یا عضو کی ساخت کے معمولی اجزا زیادہ پیدا ہوجاتے ہین تب اسکو ہا ے - پر - ٹرو - فی کہتے ہین - لیکن بافت مذکور دو طور سے بڑہ کر موٹی ہوجاسکتی ہے - ایک تو اسکے اصلی اجزا کے زیادہ ہوجانے سے - دوسرے اسمین نئے اجزا کے پیدا ہوجانے سے - لیکن یہ یاد رہے کہ جسم کے ہر ایک عضو مین کئی قسم کی بافت ہوتی ہے اور انمین سے کوئی موٹی ہوجاسکتی ہے جس سے اُس عضو کا فعل یا تو بہتر یا بدتر ہوجاسکتا ہے مثلاً دل مین مسکیو - لر ٹشیو اور فائی - برس ٹشیو اور چربی ہوا کرتی ہے - پس انمین سے کوئی بھی جب بڑہ جاتی ہے تب بھی یہی کہینگے کہ ہا ے - پر - ٹرو - فی اف دی ہارٹ ہوگیا ہے - مگر اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی عضو کی وہی ساخت بڑہ جاتی ہے جپر اُس عضو کے فعل کی تیزی اور تندی منحصر ہوتی ہے اور اُس سبب سے اُس عضو کا فعل تیز ہوجاتا ہے ÷ مسلس بھی خاصکر بڑہ کر موٹے ہوجاتے ہین ÷

اسباب - ہا ے - پر - ٹرو - فی کا اکثر سبب یہ ہے کہ جب کسی عضو کو معمول سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ بُرائیان ہونے پاوین جو اُسکے بغیر واقع ہوسکتی ہین

تب وہ عضو بڑہ کر موٹا ہو جاتا ہے * مثلاً جب کبھی مجوف لحمی اعضا کے جیسے معدہ یا دل یا مثانہ کے دہانہ مین یا کسی اور مقام مین اس قسم کا مدک پڑجاوے جس سے انکے اندر کے اجزا داخل یا خارج نہونے پاوین تب اعضا سے مذکور کی ساخت مگر خاصکر سکیو-لر ٹے یشیو بڑہ کر موٹی ہو جاتی ہے لیکن وہ سکیو-لر ٹے شیو جنکو اصطلاح مین ان-وا-لن-ٹے-ری سکیو-لر ٹے یشیو کہتے ہین اکثر موٹی ہو جاتی ہے جیسے رحم تا کہ حمل کا بوجہ اس سے اٹھ سکے - اور جب خون کا کوئی فضلہ جسکا پیدا ہوکر جسم سے خارج ہو جانا نہایت ضروری امر ہے خون ہی مین رکا رہ جاتا ہے تب وہ اعضا جنکا کام اس فضلہ کو خون سے علیحدہ کرکے خارج کر دینے کا ہے بڑہ جاتے ہین مثلاً جب گردون مین سے کوئی گردہ اپنا کام اچھی طرح نہین کرسکتا ہے تب اسکا کام دوسرے کو کرنا پڑتا ہے جس سے یہ دوسرا گردہ بڑہ جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس پہیپہڑونکا بھی یہی حال ہے کہ جب ایک بیکار ہو جاتا ہے تب اسکا کام دوسرے کو کرنا پڑتا ہے جس سے وہ دوسرا پہیپہڑا بڑہ جاتا ہے * جب کسی عضو کو عرصہ دراز تک معمول سے زیادہ حرکت دیا جاتا ہے تب بھی وہ بڑہ جاتا ہے جیسے زیادہ ورزش کے سبب سے کشتی گیرون کا گوشت بڑہ جاتا ہے * علاوہ ازین جب کسی عضو مین معمول سے زیادہ خون آتا ہے تب بسبب زیادہ غذا پہنچنے کے وہ عضو بڑہ جاتا ہے *

دوم - اٹرو-فی

یہ حالت خلاف ہے حالت اول ہائپرٹروفی کے اٹرو-فی مین ایسا ہوتا ہے کہ کسی عضو کے معمولی ساخت کے اجزا یا تو مقدار مین گھٹ جاتے ہین یا تعداد مین کم ہو جاتے ہین *

اسباب - خون کے پرورشی اجزا مین جب فرق پڑہ جاتا ہے تب جسم کم و بیش

لاغر ہونے لگتا ہے یا جب خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے جیسے زیادہ خون کے نکلجانے سے یا خون کی مقدار یا خاصیت مین فرق پڑجانے سے - اور ان بیماریون کے سبب سے بہی لاغری پیدا ہوسکتی ہے جنمین ہاضمہ بگڑ جاتا اور غذا کا استحالہ اچہی طرح نہین ہونے پاتا اور اُن مرضون کے سبب سے بہی بدن لاغر ہوجاتا ہے جنمین خون کے پرورشی اجزا زائل ہوجاتے ہین - جیسے گردون کے برائیٹس ڈیزیز اور ڈوا - بیا - بیٹیز اور سل مین ہوا کرتا ہے +

جب جسم کے کسی حصہ مین شریانی خون کم پہونچتا ہے تب وہ حصہ دُبلا ہوجاتا ہے جب کسی عضو یا بافت پر دباؤ پہونچتا ہے تب دب جانے کے سبب سے وہ عضو دُبلا ہوجاتا ہے مثلاً رسولیون کے دبانے سے ہڈیان اور جسم کے دیگر اعضا لاغر ہوجاتے ہین + بعض دوائین بہی ایسی ہین جنکے استعمال سے خاص اعضا یا بدن کی خاص بافت دُبلی ہوجاتی ہے جیسے سیماب یا آیو - ڈائیڈ یا برو - مائیڈ اف پوٹاسیم اور کہاد دوائین یعنے جب اِس قسم کی دوائین عرصہ دراز تک استعمال مین آتی ہین تب اٹرو - فی پیدا ہوجاتی ہے + اٹرو - فی مین یا تو سارا بدن مبتلا ہوجاسکتا ہے یا کوئی خاص عضو مین یہ حالت پیدا ہوجاسکتی ہے - پہلے بدن کی چربی جذب ہوجاتی ہے تب گوشت اور بعد ازان دیگر ساخت مین اٹرو - فی ہونے لگتا ہے اخیر مین خون کے اجزا کم ہونے لگتے ہین اور اندرونی اعضا مین بہی یہی بات پیدا ہوجاتی ہے + جب کوئی خاص عضو لاغر ہوجاتا ہے تب وزن اُسکا گہٹ جاتا ہے - رنگ اسکا بہ نسبت صحت کے ہلکا پڑجاتا ہے اور اُسمین خون کی مقدار بہی کم آتی ہے +
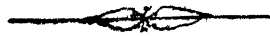
مقالہ ہشتم

ڈی - جی - نے - ریشن

جب کوئی بافت معمولی حالت سے ابتر حالت مین بدل جاتی ہے جس سے اپنا معمولی کام نہین کرسکتی ہے تب اسکو ڈی - جی - نے - ریشن کہتے ہین اور ڈی - جی - نے - ریشن کا لفظ اسصورت مین بہی بولاجاتا ہے کہ جب خون سے کوئی نئی شئے نکلکر کسی بافت کی معمولی اجزا مین جمع ہوجاتی ہے جس سے اجزا مذکور اکثر جذب ہوجاتے ہین اور اخیر مین اکثر نیست و نابود بہی ہوجاسکتی ہین * ڈی - جی - نے - ریشن یعنے ابتری کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ

اول فے - ٹے ڈی - جی - نے - ریشن

یعنے

چربی مین بدل جانا کسی عضو یا ساخت کا

اس قسم کی ابتری دو طور کی ہوتی ہے - ایک تو جب کوئی عضو یا بافت بالکل چربی مین بدل جاوے یا دوم اُس عضو کی ساخت مین چربی کا مادہ پیدا ہوجاوے - ذیل مین جسم کی مختلف بافت کا بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ چربی مین بدل جاتی ہین چنانچہ مسکیو - لر ٹے - شیو - اگرچہ اُن عضلات کے ریشہ بہی چربی مین بدل جاسکتے ہین جنکو ہم اپنے ارادہ سے حرکت مین لا سکتے ہین تاہم اس قسم کی ابتری دل کے عضلاتی ریشون ہی مین اکثر پیدا ہوتی ہے *

خون کی رگین - جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے خون کی رگین چربی مین بدل جانے کے لئے زیادہ تر قابل ہوجاتی ہین *

عصبی بافت - عصبی کیسے اور بافت بھی چربی مین بدل جاسکتے ہین چنانچہ دماغ

اور نخاع بیماری کے سبب سے جب قائم ہو جاتے ہین تب ایسا ہی ہوتا ہے کہ عصبی مادہ چربی مین بدل جاتا ہے +

اسباب - اس قسم کی ابتری کے ظاہر اسباب یہ معلوم ہوتے ہین کہ جب سارے جسم یا جسم کے خاص حصہ کی پرورش مین خلل واقع ہوتا ہے تب بافت چربی مین بدل جاتی ہین اور بڑھاپے مین اکثر بافت صحت کی حالت سے ابتری مین بدل جاتے ہین + جب جسم کے کسی حصہ مین رگون کے دب جانے یا اُنکے منفذ کے بند ہو جانے سے خون شیریانی نہین پہونچ سکتا ہے تب وہ حصہ چربی مین بدل جا سکتا ہے اور ایسی بیماریون مین بھی اس قسم کی ابتری پیدا ہو سکتی ہے جنمین مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے جیسے سل یا سرطان کی بیماریان ورفاس - فو - رس یا سنکھیا یا انٹے - منی کا زہر ہو جاتا ہے تب بھی یہ بات ہو سکتی ہے +

جب کوئی بافت چربی مین بدل جاتی ہے تب تنگ سکا پھیکا ہو جاتا ہے اور اخیر مین زردی مائل یا خفیف بھورا ہو جاتا ہے اور دبانے سے بآسانی چر جاتا ہے اور نرم ہو کر پلپلی ہو جاتی ہے - نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ ساخت عضو کی شق ہو جاتی ہے جیسے دل یا رگون مین اکثر ہوا کرتا ہے +

دوم - دفعہ اول کی ابتری مین یہ بتلایا گیا ہے کہ اعضا کی بافت بالکل چربی مین بدل جاتی ہین اس سبب سے اُنکا یہ حال ہو جاتا ہے کہ ادنی صدمہ سے بافت مذکور چر جا سکتی ہین یا ٹوٹ جا سکتی ہین - لیکن اس دفعہ دوم کی ابتری مین ایسا ہوتا ہے کہ خود بافت مین کسی قسم کا تغیر نہین واقع ہوتا - چربی کا مادہ خون سے نکلکر اُن بافتون کے بیچ بیچ کی جگہہ مین ایسا جمع ہو جاتا ہے کہ بافت مذکور اُسمین دب جاتی ہین مگر زائل نہین ہوتی لیکن کچھہ عرصہ بعد اُس چربی کے دباؤ کے سبب سے بافت مذکور کی حالت بھی ابتر ہونے لگتی ہے یہانتک کہ جاذب ہو کر نیست و نابود ہو جاتی ہین - چنانچہ شحم

آدمی مین اور دل مین اور جگر کے کیسون مین ایسا ہی ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا +

اسباب - جب خون مین بکثرت چربی ہوتی ہے تب آدمی شحیم ہوجاتا ہے اور اندرونی اعضا کی بافت کے درمیان بھی چربی جمع ہوجاتی ہے اور خون مین زیادہ چربی اُسوقت ہوتی ہے کہ جب آدمی زیادہ روغن یا اس قسم کی غذا کہاتا ہے جس سے چربی بن سکے اور عیش وعشرت مین رہنا ریاضت کا نہ کرنا ہی باعث چربی کے زیادہ جمع ہوجانیکا ہوتا ہے علاوہ ازین عادات مذکورۂ بالا سے جسم مین جو چربی بنتی ہے وہ جسم کے کام مین خرچ نہین ہونے پاتی خون ہی کے اندر جمع ہوتی رہتی ہے +

بعض ایسی بیماریون مین جنسے آدمی کا بدن لاغر ہوجاتا ہے اعضا مین چربی جمع ہوجاتی ہے خاصکر جگر مین مثلاً سل کی بیماری مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ سارا بدن لاغر ہوجاتا ہے اور اسکی چربی جذب ہوکر جگر مین جمع ہوجاتی ہے جس سے جگر چربی مین بدل جاتا ہے +

جب دم لینے کا کام اچھی طرح انجام نہین پاتا ہے یعنے آدمی دم اچھی طرح نہین لے سکتا ہے تب جسم کی چربی بھی معمولی طور پر خرچ ہونے نہین پاتی مثلاً بعض شُش اور دل کی بیماریون مین ایسا ہی ہوتا ہے +

جب اعضا کی ساخت کے درمیان چربی جمع ہوجاتی ہے تب وہ بڑہ جاتے ہین اور اُنکی شکل مین بھی فرق پڑجاتا ہے اور اُنکے کنارے گول ہوجاتے ہین اور رنگ اُنکا چربی کے رنگ کا سا سفید ہوجاتا ہے اور ساخت نہایت ملائم اُنگلی سے دبائیے یا اُنکو کاغذ پر رکھہ دیجئے تو چربی کا دہبا لگ جاتا ہے +

کیال - کے - رسی - آشن
ڈی - جی - نے - ریشن

اعضا کے کی ساخت مین ایک اور قسم کی ابتری ہوجاتی ہے جسمین یا جنون کے

درمیان چونہ یا مٹی کے قسم کا مادہ جمع ہوجاتا ہے - یہ مادہ ابتدا مین خرد خرد ذرات
کی شکل کا ہوتا ہے اور خاصکر بافتون کے درمیان مگر بعض دفعہ خود اُنکے اندر بہی جمع
ہوجاتا ہے - مادہ مذکور بظاہر چربی کی شکل کا ہوتا ہے معدنی تیزابون کے ملانے سے
حل ہوجاتا ہے اُسوقت جوش کہاکر اس سے کار - با - نک ایسڈ کی ہوا کے بُلبُلے پیدا
ہوتے ہین کیونکہ وہ مادہ از قسم کار - بو - نٹ کے ہوتا ہے - پہلے پہل تو یہہ مادہ
خون کی چہوٹی چہوٹی رگون کے چارون طرف جمع ہوتا ہے مگر کچہہ عرصہ بعد اسقدر
بڑہ جاتا ہے کہ اُسکے بڑے بڑے ڈلے بنجاتے ہین + اُس مادہ مین چونا اور مگنیشیا
کے مرکبات از قسم کار - بونیٹ اور فاس - فٹ کے ہوتے ہین + یہ مٹی کا مادہ خاصکر
ایسے بافتون مین جمع ہوتا ہے جنمین جان نہین ہوتی اور جنمین پہلے کسی اَور قسم
مگر خاصکر چربی کے قسم کی ابتری پیدا ہوگئی ہو - اِس مٹی کے قسم کی ابتری مین شرائین
اور دل کے کیواڑ اور دل کے دہانے اکثر مبتلا ہوتے ہین اور انکا نقصان اُنہی کی
ساخت مین زیادہ تر نمایان ہوتا ہے - مگر یہ مادہ جسم کی اَور اَور ساخت مین بہی
پیدا ہو سکتا ہے +

اسباب - جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے اِس قسم کی ابتری کی حالت اُسوقت
پیدا ہوتی ہے کہ جب ساخت بیجان ہوجاتی ہے یا اُسمین خون سے پرورش
اجزا کے لینے کی طاقت نہین ہوتی جیسا کہ بڑہاپے مین ہوتا ہے اور جب کسی خاص
مقام پر یہ بات ہوتی ہے تب اِسلئے ہوتی ہے کہ وہان خون شریانی کافی مقدار
مین نہین پہونچتا یا آہستہ آہستہ دورہ کرتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب بافتون
مین اِس قسم کی طاقت نہین ہوتی ہے کہ جس سے وے اُس خون کو اپنی پرورش
کے لئے لے سکین جسمین کار - بو - نٹ اور فاس - فٹ کے قسم کے نمک حل شدہ
ہوتے ہین تب نمک مذکور کسی عضو مین جمع ہوجاتے ہین یا ایسا بہی ہو سکتا ہے کہ

خود وہ نمک خون سے نکلکر جمع ہو جاوین کیونکہ جب خون کا دورہ سست ہو جاتا ہے
تب وہ کار - با - نیٹ آف لائم یعنی نمک مذکور حل کئے ہوتے ہین خون سے
علیحدہ ہونے لگتے ہین اور اُسوقت بہی وہ نمک جمع ہو جا سکتے ہین کہ جب خون مین
بکثرت ہوتے ہین جیسے کہ - ریہ اور نکث - رو - مسیشن کی بیماری مین ہوا کرتا ہے +
جس مقام پر وہ اجزا مٹی یا پتھر کی قسم کے جمع ہوتے ہین وہ جگہہ کُہر دُری اور سخت
مثل سینگ کے ہو جاتی ہے اور ایسی کہ دبانے سے جلد ٹوٹ ہی جاتی ہے - جب
ساخت کی یہ حالت ہو جاتی ہے تب نتیجہ اسکا بہت بُرا ہوتا ہے مثلاً جب شرائین
مین اِس قسم کی ابتری واقع ہوتی ہے تب منفذ انکا تنگ ہو جاتا ہے اور نرمی اور لچک
انکی جاتی رہتی ہے جس سے بآسانی ٹوٹ پھوٹ جا سکتی ہین تب اُس حصہ مین
خون کم پہونچتا ہے اور وہ حصہ جسم کا لاغر (اٹرو - فی) ہونے لگتا ہے یا حالت اُس
کی ابتر ہو جاتی ہے یا وہ مُردار پڑ جاتا ہے یا اُسمین خون جم کر ڈلے بنجاتے ہین جس سے
منفذ اُن رگونکا رُک جاتا ہے یا رگہاے مذکور کے ٹوٹ جانے سے خون جاری
ہو پڑتا ہے اور جب اِس قسم کی ابتری دل کے کیواڑون اور دروازون مین لاحق ہوتی
ہے تب دل کے اندر خون کے آنے جانے مین اور دل کے صحیح افعال کے اچھی طرح
انجام پانے مین نہایت مزاحمت ہوتی ہے علاوہ اُن ابتریون کے جنکا ذکر اوپر
کیا گیا ہے جسم کی ساخت کئی اَور حالتون مین بدل جا سکتی ہے مثلاً دباؤ یا رگڑ کے
سبب سے انکی حالت فائی - برس ٹشیو مین بدل جا سکتی ہے تب اُس کو
فائی - برائیڈ ڈی - جی - نے - ریشن کہتے ہین اور جب بافت اصلی حالت سے نرم
ہو جاتی ہین یا پگھل جاتی ہین تب اُسحالت کو میو - کائیڈ ڈی - جی - نے - ریشن بولتے
ہین اور کو - لائیڈ ڈی - جی - نے - ریشن اُس ابتر حالت کو کہتے ہین جسمین ساخت گل کر
پلپلی مثل فالودہ کے ہو جاتی ہے +

مقالہ نہم

چہوت

چہوت کیا چیز ہے - اکثرون کو اِس بات کی سمجھ اچہی طرح نہین ہے پس اسکا مفصل حال اس موقع پر بیان کیا جاتا ہے ✤

اصطلاح مین چہوت کو کن - ٹے - جی - ان کہتے ہین - واضح ہو کہ چہوت کی بیماری یعنے کن - ٹے - جی - اس ڈیزیز وہ بیماری ہے جو ایک متنفس سے دوسرے کو لگ جاتی ہے چاہے وہ دونو متنفس ایک ہی نوع کے ہون یا الگ الگ دو نوع کے - اور جس شے کی چہوت لگ جاتی ہے اُسکو اصطلاح مین کن ٹے جی - ان یعنے چہوت کہتے ہین ✤

چہوت کی اصل کیا ہے کن حالتو مین ہوتی ہے اور کیونکر پہیلتی ہے

اُن جہگڑون کو ہم چہوڑ دیتے ہین کہ چہوت کا زہر ابتدا کیونکر پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ وہ از خود پیدا ہو سکتا ہے یا نہین - شاید متعدد بیماریان ایسی ہون کہ جن مین چہوت از خود پیدا ہو جاتی ہے بلکہ اکثر امراض متعدی کا یہ قاعدہ ہے کہ اُنکی چہوت ایک انسان سے دوسرے کو لگ جاتی ہے اور چند ایسی بہی ہین کہ جنکی چہوت حیوان سے آدمی کو لگ جاتی ہے جیسے وِکٹ - سا ئے - نا اور ہائیڈرو - فو - بیا اور گلان - ڈرس اور ان امراض مین سے بعض بیماریان ایسی بہی ہین کہ جنکی چہوت دوبارہ اُسی یا کسی اَور حیوان مین پہنچائی جا سکتی ہے مگر اِس صورت مین اُس چہوت مین تغیرات پیدا ہو جاتے ہین ✤ بعض محققین کا ایسا بہی خیال ہے کہ گاہے گاہے چہوت کا زہر نباتات سے بہی حاصل ہو سکتا ہے ✤

چہوت مختلف شکلون مین ہوتی ہے اور مختلف طریقون سے لگ جاتی ہی ایک
خاص جماعت کی بیماریان ایسی ہین جو جسم پر حیوانی یا نباتی مادہ کے پیدا ہونے سے
ظاہر ہوتی ہین جیسے اِس۔کے۔ہیز اور مختلف قسم کے ٹُے۔نیا (دیکھو باب امراض
جلدیہ) اور بعض ایسا قیاس کرتے ہین کہ جاندار کیسون سے چہوت پیدا ہوتی ہی
جیسے سرطان کی بیماری مین ہوا کرتا ہے۔ اور اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ انفلامیشن
کے مقام یا زخم کی جگہہ کی پیپ یا کوئی اَور موذی مادہ سے چہوت کا زہر پیدا ہوتا
ہے جیسے سوزاک اور آتشک اور چیچک اور گلان۔ڈرا اس اور پیرسوت کی بیماری
(پیوئرپے رل پے رِی۔ٹو۔نائی۔ٹس) مین ہوا کرتا ہے علاوہ ازین چہوت
کا زہر پہنسیون کے مادہ مین یا اُسکے کہرنڈ مین بہی ہوا کرتا ہے جیسے چیچک کی بیماری
مین ہوتا ہے۔ بہتیرے چہوت کے زہر ایسے بہی ہین کہ اُنکی صورت شباہت کچہہ
بہی نہین ہوتی اِس قسم کے زہر جسم کی مختلف رطوبتون کے تبخیر اور فضلات سی اُڑنے
لگتے ہین خاصکر اُن رطوبات اور فضلات سے جو شُش اور جلد سے پیدا ہوتے ہین اور
انمین سے بعض زہر ایسے ہین جو سانس کی ہوا مین ہوا کرتے ہین جیسی ہوپنگ کاف
مین اور بعض مختلف فضلات کے تبخیر مین ہوتے ہین جیسے چیچک مین ہر مرض
اِسکار۔لے۔ٹے۔نا کا زہر جلد کے اُس اپے۔تہے۔لیم مین بکثرت ہوا کرتا ہی
جو اِس بیماری مین جہڑ جاتا ہے اور اُس زہر کی چہوت عرصۂ دراز تک مریض کے
کپڑون مین چہپی رہ سکتی ہے ۔۔ ہیضہ اور ٹائی۔فائیڈ فیور کی چہوت صرف براز
کے ذریعہ پہیل سکتی ہے۔ یہ چہوت رودون سے حاصل ہوتی ہے اور ہر قسم کے فضلات
مین لگ جا سکتی ہے بشرطیکہ اُن فضلات مین چہوت مذکور مخلوط ہو جاوے۔
مرض ہائیڈرو۔فو۔بیا کی چہوت لعاب دہن کے ذریعہ لگ جا سکتی ہے۔ یہ بہی یاد
رہے کہ جب کوئی شخص کسی متعدی بیماری سے مرجاتا ہے تو اُسکی نعش کے تبخیر سے

اُس مرض کی چھوت اَوْرون کو لگ جا سکتی ہے تجربہ مذکور کا یہ اثر موت کے بعد عرصہ
تک رہ سکتا ہے +

اِس چھوت کی نسبت دوسری بات یہ دریافت کرنی چاہیے کہ یہ چھوت ایک
حیوان سے دوسرے کو یا ایک انسان سے دوسرے کو کیونکر لگ جاتی ہے اور
جسم کے اندر کیونکر داخل ہوتی ہے بعضدفعہ تو اسبابات کا کرنا ضرور پڑتا ہے کہ جس چیز
مین اُس چھوت کا زہر ہوتا ہے اُسکو جسم کی بافت کی باریک رگون مین داخل کرنا
پڑتا ہے تا کہ وہ جذب ہو جاوے جیسے ٹیکا لگانے مین کیا کرتے ہین علاوہ ازین
زہر مذکور جب جلد یا میو-کس پردہ کے کسی زخم یا چھلی ہوئی جگہہ مین لگ جاتا ہے
تب وہ خون مین جذب ہو جاتا ہے مثلاً ہائیڈرو - فو - بیا اور آتشک اور وک - سائی نا
ایسی بیماریان ہین جنکا زہر ترکیب مذکورۂ بالا سے خون مین جذب ہو کر وہ بیماریان
پیدا کر دیتا ہے - ایک اَور ترکیب چھوت لگجانے کی یہ بہی ہے کہ زخم نہ بہی ہو زہر اگر
کسی خاص مقام پہ صرف لگ ہی جائے تب بہی اپنا اثر پیدا کر کے اُس خاص مرض
کو ظاہر کر دیتا ہے جسکا وہ زہر ہوتا ہے - لیکن وہ طریقہ چھوت کے لگ جانے کا
صرف اِسطرح ہوتا ہے کہ جب زہر مذکور جسم کے میو-کس پردون مین لگ جاتا ہے
جیسے سوزاک مین اور پیو - ریو - لنٹ اف - تھال - میا مین ہوا کرتا ہے +

پے - رہی - سائیٹ قسم کی بیماریون کی چھوت ایک جسم سے دوسرے جسم مین
لگ جانے سے بیماری پیدا کرتی ہے + جیسے اس - کے - بیز کی بیماری مین ہوا کرتا
ہے - بہتیرہی چھوت کی بیماریان ایسی بہی ہین جو بلا کسی قسم کے سبب لگاؤ کے ایک انسان
سے دوسرے کو لگ جاتی ہین - چنانچہ اِسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ چھوت کا مادہ
اِرد گرد کی ہوا مین پھیلتا ہے اور تب اچھا آدمی یا تو اُسکو سونگھہ لیتا یا کھا جاتا ہے
یا اُس شخص کی جلد اُس مادہ کو جذب کر کے خون مین پہونچا دیتی ہے - چھوت جب

اِس ترکیب سے لگ جاتی ہے تب اُسکو اصطلاح مین اِن فکشن کہتے ہین علاوہ
ازین مادہ چہوت کا کہانے پینے کی چیزون مین بہی ملجاسکتا ہے جیسے دودہ مین جسکی پینے
سے انسان کے جسم مین وہ مادہ داخل ہوسکتا ہے اور وہی چہوت کا مادہ کپڑون مین
بہی لگ جاسکتا ہے خاصکر پشمینہ یا ریشمی یا سوتی کپڑون مین اور بستر مین بہی لگ جا سکتا
ہے جیسے توشک رزائی اور لحاف وغیرہ مین اور مادہ مذکور بالوئین بھی چمٹا رہ سکتا ہے۔
غرض اشیاے مذکورہ بالا سے لوگون مین پہیلجا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ چہوت کا مادہ
اُن چیزون مین عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے اور عرصہ دراز بعد پہیلکر بیماریان پیدا کرسکتا
ہے ہان اسصورت مین ایسا ہوسکتا ہے کہ جب کچہہ عرصہ گزر جاتا ہے تب تیزی اسکی
کم ہوجاسکتی ہے۔ ایسا بھی دیکہا گیا ہے کہ جو لوگ مریض کے پاس سے ہوکر تندرست
آدمیون مین جا ملے ہین اُنکے ذریعہ چہوت کا مادہ اُن تندرست آدمیون مین پہیل گیا
ہے جس سے وہ لوگ مرض مین مبتلا ہوگئے ہین اور ایسا بھی دیکہا گیا ہے کہ دہوبی کے
گہر سے جو دُہلے ہوئے کپڑے آئے ہین یا جب مدرسہ مین کوئی وبائی بیماری موجود ہو وہان سے
بچون کے کپڑے جب گہر بہیجے گئے ہین تو اُن کپڑون کے ذریعہ بہی مرض پہیل گیا ہے علاوہ
ازین خون کے ذریعہ گاڑیون کے ذریعہ اور بہتیری اَور چیزون کے ذریعہ بہی چہوت کا مادہ
پہیل جاسکتا ہے۔ اور گہرون کے اسباب اور صحن اور کمرون کی دیوارون مین مادہ مذکور
لگا رہ سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ جب کسی گہر مین کوئی مریض ہوتا ہے تو اُسمین اُس
وبائی مرض کا مادہ عرصہ تک لگا رہتا ہے پس جبتک اُس گہر کو ترکیب دافع عفونت
سے اچہی طرح پاک نہ کیا جاوے تبتک لوگون کو اُسمین بسنا نہ چاہئے۔ وبائی مرضونکا
کا مادہ مورومگس کے ذریعہ بہی پہیل سکتا ہے چنانچہ بیمار پر بیٹہکر جب وہ مکہیان تندرست
آدمیون پر جا بیٹہتی ہین تب وہ بھی اِس مرض مین مبتلا ہوسکتے ہین اور ایسا بہی ہوسکتا
ہے کہ مکہیان مریض کے بول و براز سے مرض کی چہوت کو اور جگہہ پہیلا سکتی ہین

لیکن سب سے بھاری ذریعہ وبائی مرضوں کے پھیلا دینے کا پینے کا پانی ہے۔ مثلاً اس ترکیب سے ہیضہ اور ٹائی - فایڈ فیور کی وبا اسطرح پھیل سکتی ہے کہ اُن امراض کے بیماروں کا بول و براز اُس پانی مین ملجا سکتا ہے جو پینے کے کام مین آتا ہے (دیکھو باب حفظ صحت)*

جب چھوت کا مادہ ہوا مین ملکر کسی آدمی کو جا لگتا ہے تب اُسکی جلد پر یا اُسکے منہہ یا ناک حلق ہوا کی نالیون معدہ اور رودہ اور جسم کے دیگر حصون کے میو-کس پردہ پر چمٹ جا سکتا ہے اور وہان سے زیادہ تر باریک پردون مین نفوذ کرکے میو-کس پردہ کی موٹی ساخت مین جمع ہوکر جلد کے اپے - تھے - لی - ال کیسون کے نہایت باریک باریک مشبک کے اندر سے باریک باریک عروق شعریہ اور عروق جاذبہ مین منجذب ہو جاتا ہے اور تب سارے جسم کے خون مین ملجاتا ہے جلد جب پھیلی ہوئی ملایم اور مرطوب ہوتی ہے یا عروق شعریہ جب کمزور اور پھیلی ہوتی ہین اور جب اُن مقامات مذکورۂ بالا کے کسی جگہ پر کوئی زخم یا کوئی جگہ چھلی ہوئی ہوتی ہے تب اُس مادہ کو خون مین جذب ہو جانے کا نہایت عمدہ اور آسان موقع ملجاتا ہے اور ایک اور موقع اُسکے جذب ہو جانیکا وہ بھی ہے کہ بچہ پیدا ہو جانے کے بعد جب رحم پھیلا ہوا اور ڈھیلا ہوتا ہے ۔

مختلف بیماریون کی چھوت کے لگ جانے کے طور مین بھی فرق ہے ۔ مثلاً چیچک اور مے - زلس اور اسکار - لٹ فیور کا زہر ایک آدمی سے دوسرے مین نہایت آسانی سے سرایت کرجاتا ہے مگر ٹائی - فائیڈ فیور کا کم + ان - فلو - اِن - زا کی بیماری کی چھوت نہایت پھیلانے کے قابل ہے + ٹائی - فس فیور کی چھوت کا یہ حال ہے کہ مریض کے ارد گرد ٹھہرا رہتا ہے اور باہر کی ہوا مین ملکر زایل ہو جاتا ہے + اگرچہ یہ بات ہے کہ چھوت کا مادہ جسقدر زیادہ اور جتنا تیز ہوتا ہے اُتنا ہی جلد ایک سے دوسرے آدمی کو لگجاتا ہے لیکن گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُس مادہ کی مقدار بہت ہی تھوڑی ہو پھر بھی اُس سے بیماری پھیلجا سکتی ہے + مختلف اوقات کے اندر چھوت کے مادہ کی تیزی

مین بھی فرق ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے کوئی وبا شدید اور کوئی خفیف ہوتی ہے اور چھوت کے مادہ کی تیزی یا گندے جسم کے اندر اسکے داخل ہونے کی ترکیب پر بھی منحصر ہے مگر مادہ مذکور اسوقت زود اثر ہوجاتا ہے کہ جب اس سے کسی اور کو ٹیکا لگایا جاتا ہے + اور ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب کوئی چھوت کا مادہ کئی آدمیون کے جسم کے اندر سے گزر لیتا ہے تب طاقت اسکی گھٹ جاتی ہے +

چھوت کے مادہ کے لگ جانے سے اس بیماری کا ظاہر ہوتا یا نہونا اس شخص کے مزاج اور طبیعت اور صحت کیحالت اور اسکے عادات پر بہت سا کچھ حصر رکھتا ہے + اگرچہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شخصکو کوئی متعدی بیماری ایک دفعہ ہوجاتی ہے تب وہ شخص اس بیماری مین دوسری دفعہ اکثر مبتلا نہین ہوتا لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاہے کاہے اسکو وہ مرض کئی مرتبہ ہوجاتا ہے مگر جب وہ بیماری دوسری دفعہ ہوجاتی ہے تب بہ نسبت دفعہ اول کے خفیف ہوتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی شخص ایک ہی وقت کے اندر دو متعدی بیماریون مین مبتلا ہوجاوے لیکن جب ایسا ہوتا ہے تب وہ دونو بیماریان آپسمین مل جلکر ایک دوسرے کے اثر مین فرق ڈالدیتی ہین - بعض حالات مین ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک متعدی بیماری دوسری متعدی بیماری کو پیدا ہونے نہین دیتی ہے خواہ کچھہ عرصہ کے لئے خواہ ہمیشہ کیواسطے نہین تو انکے اثر کو بہت ہی کم کردیتی ہے جیسا کہ گاے کی سیتلا کے ٹیکا سے چیچک کا حال ہوجاتا ہے - بعض شخص ایسے بھی ہوتے ہین کہ جنکو متعدی بیماریون کی چھوت لگتی ہی نہین اسصورت مین ایسا قیاس کرتے ہین کہ اس شخصکو شکم مادر مین وہ بیماری نکل چکی تھی + چھوت کے مادہ کا کم یا زیادہ پھیلنا خارجی حالات پر بھی بہت حصر رکھتا ہے چنانچہ حفظ صحت کے قاعدون کی پابندی جب اچھی طرح نہین ہوتی ہے تب بہتیری متعدی زہرونکا اثر تیز ہوجاتا ہے خاصکر

نائی ۔ ٹرس فیوراورری ۔ ٹیپ ۔ ہنگ فیور کے زہرونکا یہ حال اکثر ہوتا ہے ایسا
قیاس کرتے ہین کہ ہیضہ اور ٹائی ۔ فائیڈ فیور کی چہوت مین جب پانی ملجاتا ہو تب
زیادہ تر تیز اور تند ہو جاتا ہے اور بعض محققین یہ بہی فرماتے ہین کہ چہوت کا مادہ جب
پہلے پہل خارج ہوتا ہے تب وہ مضر صحت نہین ہوتا بلکہ کچہہ عرصہ بعد اُسمین سمیت آجاتی
ہے چہوت کے مادہ کا کم یا زیادہ تند ہونا آب وہوا اور موسم پر زیادہ حصر رکہتا ہے
مثلاً بعض چہوت کی بیماری کے پیدا ہونے کے لئے حرارت زیادہ چاہئے برعکس اسکے
بعض چہوت کی بیماری زیادہ گرمی سے رُک جاتی ہے ٭ مگر جب چہوت کے مادہ مین
نہایت شدت کی گرمی یا نہایت شدت کی سردی لگائی جاتی ہے اور جب اس پر
کیمیائی اشیا کا اثر پہنچایا جاتا ہے تب وہ زہریلا مادہ زایل ہو کر بیکار ہو جاتا ہے ۔
چنانچہ جو بیماریان چہوت کے زہرون سے پہیلتی ہین اِنہین ترکیبون سے اُنکو ہم روک
سکتے ہین مثلاً وہ کیمیائی اشیا جو چہوت کے زہریلے مادہ کو زایل کر کے بیکار کر دیتے
ہین یہ ہین جیسے کلو ۔ رین اور آیو ۔ ڈین اور ہائی ۔ پو ۔ کلورائیڈ اف لایم اور کلورائیڈ
اف زنک اور سل ۔ فیو ۔ رس اِسڈ اور کار ۔ بو ۔ لک اِسڈ اور کری ۔ سی ۔ لک اِسڈ
اور کان ۔ ڈیز ۔ فلوئیڈ اور کلو ۔ ری ۔ لم ٭

کن ۔ ٹے ۔ جی ۔ ان یعنی چہوت کیا چیز ہے ۔ واضح ہو کہ بعض متعدی
امراض صریحاً نباتی یا حیواتی مادہ سے پیدا ہوتے ہین کہ جنکا تخم انسان کے جسم پر ہوتا
ہے ۔ مگر اُن بیماریون مین سے ہر یک بیماری الگ الگ قسم کی نباتی یا حیوانی مادہ
سے پیدا ہوتی ہے ۔ پس وہ خاص مادہ جس سے وہ خاص قسم کے متعدی مراض پیدا ہوتے
ہین اُنکی نسبت ایسا قیاس کرتے ہین کہ اُن ہر ایک مرض کے پیدا کرنے کے لئے خاص
خاص قسم کا موذی مادہ یا زہر ہوتا ہے جس سے وہی خاص بیماری پیدا ہوتی ہے کوئی اَور
بیماری اُس خاص مادہ سے نہین پیدا ہو سکتی اور جبتک اُس خاص زہر کا اثر جسم مین

نہین ہوتا تبتک وہ خاص بیماری پیدا نہین ہوسکتی غرض اسی قیاسی ہر کو اصطلاح
مین کن ٹے جی ان یا داعی - ذش کہتے ہین ٭
بعض متعدی امراض مگر خاصکر وہ جو انفلامیشن کے قسم کے ہوتے ہین اُن مین خاص
قسم مواد سے پیدا ہو جاتے ہین جیسے پیپ ٭
کن ٹے جی ان یعنی چہوت کی اصلیت کی نسبت فی زمانا دو اصول کو نہایت
غلبہ ہے - ایک کو کے می کل تہیوری اور دوسرے کو وائی ٹل تہیوری کہتے ہین ٭
پہلے اصول کی نسبت ایسا قیاس کرتے ہین کہ مختلف متعدی مرض کی چہوت کا مادہ الگ
الگ ہوتا ہے یا وہ چہوت کا مادہ منجمد یا سیال یا ہوائی ہوتا ہے اور یہ کہ اسمین کیمیائی
تغیرات جلد پیدا ہو جاتے ہین جس سے اُسکی شکل بدل جاتی ہے ٭
چہوت کی اصلیت کی نسبت دوسرا اصول جسکو اصطلاح مین وائی ٹل یا جرم تہیوری
بہی کہتے ہین یہ ہے کہ اس اصول کے بموجب ایسا قیاس کرتے ہین کہ کل متعدی امراض جاندار
مادہ سے پیدا ہوتے ہین جنکو جرم کہتے ہین ٭ اور یہ کہ ہر ایک چہوت کی بیماری الگ
الگ جاندار مادہ سے پیدا ہوتی ہے لیکن اس بیماری پیدا کرنیوالے جرم یعنی تخم کی
خاصیت کی نسبت اور اسباب کی نسبت کہ تخم مذکور ٹہیک کس ترکیب سے بیماری کو پیدا
کرتا ہے اطبا کی راے مین اتفاق نہین ہے لیکن علی العموم ایسا قیاس کرتے ہین کہ جرم
مذکور نہایت خُرد خُرد جاندار ہوتے ہین اور یہ کہ نباتات کے قسم کے ہوتے ہین گو
بعض محققین اُنکو حیوانی مادہ بتلاتے ہین اور کوئی تو اُنکو بک ٹری آ اور کوئی
بے سی لائی اور کوئی مائی کرو کاک سائی اور کوئی اُسکو کسی اَور نام سے نامزد
کرتے ہین ٭ اور یہ جاندار مادے کس قسم کا اثر پیدا کر کے بیماری کو ظاہر کرتے ہین اس
باب مین بہی اطبا کی راے مین اختلاف ہے لیکن ایسا اکثر قیاس کرتے ہین کہ خود وہ
مادے ہی چہوت ہین اور یہ کہ اُنکے جاندار ہونے کے سبب سے اِنمین بیماری پیدا

کرنے کی استعداد موجود ہے ٭

چہوت کا مادہ جسم پر کس قسم کا اثر پیدا کرتا ہے اور اُس مادہ مین کس کس قسم کے تغیرات واقع ہوتے ہین - واضح ہو کہ چہوت کے مادہ کا اثر یا تو کسی خاص مقام کی صرف سطح پر محدود رہتا ہے جیسے اِسکے ۔ بیتر اور شاید سوزاک مین بہی ہوا کرتا ہے یا بعض چند موقع مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ بظاہر تو اثر اُسکا کسی خاص مقام پر پیدا ہوتا ہے لیکن آخر کار سارے جسم مین پہیلجاتا ہے جیسے آتشک کے مادسے یا ٹیکا کے ذریعہ گاے کی سیتلا یا چیچک کا مادہ لیکن ایسے مادہ کے اثر کی نسبت قاعدہ یہ ہے کہ اِس مادہ کا پہلا اثر سارے جسم پر ہوتا ہے جس سبب سے جسم کے خاص خاص مقامات پر اِسکا اثر ظاہر ہو پڑتا ہے ٭

جب خاص خاص بیماریان خاص خاص مقامات سے شروع ہوتی ہین سیلئے آتشک یا ٹیکا لگانیسے چیچک کی بیماری تب وہ لم ۔ فاٹک گلانڈس کے ذریعہ (یعنے غدود جاذبہ) جو اُس مقام کے عین اوپر ہوتے ہین اُس خاص زہر کا اثر پیدا ہوجاتا ہے ۔ خاص اُسی وقت یا قریب اُسوقت کے کہ جب اِس قسم کے تغیرات کا زور و شور ہوتا ہے بخار کی علامتین ظاہر ہو پڑتی ہین اور تب تہوڑے عرصہ بعد خاص قسم کے بخارات نمودار ہوجاتے ہین لیکن گاے کی سیتلا مین اِس قسم کے بخارات نہین پیدا ہوتے اور جن بیماریون مین پہلے پہل بظاہر کسی خاص مقام پر اُس زہر کا اثر نمودار نہین ہوتا تو اُسصورت مین ایسا قیاس کرتے ہین کہ اُن مختلف چہوت کے مادونکا اثر پہلے پہل خون پر یا جیسے بعض تصور فرماتے ہین وہ اثر نظام عصبی پر ہوتا ہے ۔ لیکن بعض محققین ایسی بیماریون کی نسبت بہی یہ قیاس کرتے ہین کہ اُنکے بہی زہر کا اثر پہلے پہل ایسے مقام یا مقامات پر ہوتا ہے کہ جہان سے زہر مذکور جسم کے اندر سما گیا تہا اور تب اوپر کی لم ۔ فاٹک غدودونمین تغیر پاکر سارے جسم کو مبتلا کر لیتا ہے ایسا قیاس خاصکر مرض ٹوف ۔ تہے ۔ ریا

اور ہیضہ اور ٹائی - فایئڈ فیور کے پیدا ہونے کی نسبت کیا جاتا ہے لیکن چاہے تیار کیسا ہی کیا جاوے اُن مختلف بیماریونکا اثر سارے جسم پر زیادہ تر بھی نہایت جلد ہو جاتا ہے ◆

غرض جب چھوت کا مادہ جسم مین سرایت کر گیا تب جلد بڑہنے لگتا ہے اور جرم - تھیو - ری کے بموجب (دیکھو اوپر) جرم یعنے تخم بکثرت پیدا ہونے لگتے ہین شاید خون کے البیومن کو کھا کر یا رگون کی دیوارون یا جسم کی بافتون کا ناس کر کے بڑہتے جاتے ہون - غرض اس ترکیب سے نہایت ہی تھوڑا سا چھوت کا مادہ جب جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے تب اُس سے اور پیدا ہو کر بہت سا بنجاتا ہے ◆

پس وہ چھوت کا مادہ خون کے وسیلہ سے سارے جسم مین پھیلتا ہے اور جسم کے اُن بافتون مین پہونچ جاتا ہے جہان اُسکے بڑہنے کے لیے عمدہ موقع ملتا ہے ◆ پہلے تو جسم مین اسکے اثر کی کوئی بھی علامت ظاہر نہین ہوتی یعنی مادہ مذکور کچھ عرصہ تک بیکار پڑا رہتا ہے - اگرچہ بیکاری کا زمانہ مختلف بیماریون مین مختلف ہوتا ہے پھر بھی ہر ایک مرض مین وہ زمانہ قریب ایک خاص حد تک کا ہوتا ہے - چھوت کی بیکاری کا وہ زمانہ ہوتا ہے جو چھوت کے مادہ کے جسم کے اندر داخل ہونے سے لیکر مرض کی ابتدائی علامتون کے پہلے پہل ظاہر ہونے تک رہتا ہے اور اس عرصہ کے مابین یا تو بیماری کی کوئی بھی علامت نہین پیدا ہوتی یا جو ہوتی ہے وہ اُس خاص مرض سے چندان تعلق نہین رکھتی بعض دفعہ زہر کی بیکاری کا زمانہ دراز ہوتا ہے مثلاً ہائیڈرو - فو - بیا مین مہینون تک زہر بیکار پڑا رہتا ہے ◆

اس بیکاری کے زمانہ کو اصطلاح مین پی - ری - اڈ آف ان - کیو - بے - شن کہتے ہین - چھوت کے زہر کا یہ قاعدہ ہے کہ جب اس قسم کا ہوتا ہے جس سے بخار ہو جاوے تب اُسکے اثر کی پہلی علامت بخار کی ہوتی ہے چنانچہ لرزہ ہو کر کل علامات بخار کی

پیدا ہوجاتی ہین - اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاوہ بخار کے بیماری علامات خاصہ
بھی ظاہر ہوجاتی ہین بعض دفعہ جسم پر چھوت کا اثر اس شدت سے ہوتا ہے اور
وہ اثر اسقدر جلد بڑھ جاتا ہے کہ اُسکے عین ابتدا ہی مین بیمار تلف ہوجا سکتا ہے -
اور جو بچ رہا تو ایک خاص عرصہ کے بعد وہ اثر جس بیماری کے زہر کا ہوتا ہے یا تو خاص
جگہہ پر پیدا ہوجاتا ہے یا اُس بیماری کی خاص خاص بُرائیان ظاہر ہوجاتی ہین مثلاً
وہ بُرائیان یا تو ایک ہی بافت یا صرف ایک ہی عضو مین محدود رہتی ہین یا جسم
کے کئی حصّے اُس مین مبتلا ہوجاتے ہین جب چھوت کے زہر کے خاص اثر کے پیدا
ہونے کو کچھ عرصہ گزر جاتا ہے تب علامتون کو تخفیف ہونے لگتی ہے زہر بڑھنے سے
رُک جاتا ہے آخر کار جسم سے بالکل خارج ہوجاتا ہے ٭

یہ بات یاد رہے کہ چھوت کی جو جو خاص بیماریان ہین اُنکے ہر ایک دور اپنا اپنا دور
باقاعدہ پورا کرتے ہین اور صرف یہی نہین بلکہ اُن دورونکا دور ایک حد تک ہوتا ہے
علاوہ ازین امراض مذکور بعض دفعہ تو نہایت خفیف ادرکا ہے ایسے شدید ہوجاتے
ہین کہ ردّی علامت پیدا کرکے بیمار کو ہلاک کر ڈالتے ہین ٭

مقالہ دہم

اپی - ڈی - مک یعنی وبا

بعض بیماریان مخلوق مین خاص خاص طور پر پھیلتی ہین غرض بموجب اِسکے اُنکو کئی
قسمون مین تقسیم کرتے ہین مثلاً اِن کو اس - پو - راڈِک اُسصورت مین کہتے ہین کہ
جب اِنمین خال خال آدمی مبتلا ہوتے ہین جیسے برانکائی - ٹِس یا وہ امراض
اِن - ڈی - مِک ہوتے ہین کہ جب خاص خاص اضلاع مین محدود ہوتے یا اُن اضلاع
مین اکثر ظاہر ہوا کرتے ہین جیسے تپ لرزہ یا گھینگا کی بیماری ٭

اپیے - ڈی - مِک بیماری وہ ہوتی ہے جو بہت سے آدمیون مین عالمگیر ہوجاتی ہے اور
اُنمین نہایت جلد پھیلکر لوگون کو پامال کردیتی ہے - لیکن اِس قسم کے مرض کے
ظاہر ہونے کا کوئی خاص وقت مقرر نہین ہے اور نہ ظاہر ہوکر ایک محدود وقت تک
رہ کر غائب ہوجاتے ہین جیسے ہیضہ اور اِن - ٹے - رِک فیور یا چیچک - مگر یاد رہے
کہ اکثر اوقات اسپو - راڈِک اور اِن - ڈے - مِک اور اپیے - ڈی - مِک بیماریان
ایک دوسری مین بدل جاتی ہین مثلاً اپیے - ڈی - مِک قسم کی بیماریان بعضدفعہ عالمگیر
نہوکر صرف متعدد آدمیون مین ظاہر ہوتی ہین تب اپیے - ڈی - مِک مرض اسپو - راڈِک
ہوجاتا ہے جیسے ہیضہ کہ جب یہ بہت سے لوگون مین پھیلتا ہے اور پامال کردیتا ہے تب
اُس ہیضہ کو اپیے - ڈی - مِک کالرہ کہتے ہین - لیکن بعض موسم مین ایسا ہی ہوتا ہے
کہ وہی ہیضہ کی بیماری خال خال آدمیون مین ظاہر ہوتی ہے اگرچہ ان مُہلک نہین ہوتی
تب اِسکو اسپو - راڈِک کالرہ کہتے ہین - مزید براین اپیے - ڈی - مِک اور اسپو - راڈِک
بیماریان کسی جگہہ اِن - ڈی - مِک بھی ہوتی ہین جیسے ٹائی - فس فیور اگرچہ اپیے - ڈی - مِک
یا اسپو - راڈِک ہوتا ہے پھر بھی اکثر ایسے بڑے شہرون مین اِن - ڈی - مِک بھی
ہوجاتا ہے کہ جہان حفظ صحت کا انتظام اچھا نہین ہوتا ہے ٭

وبائون کا حال یہ ہے کہ وبا کن - ٹے - جی - ان کے سبب سے اکثر پھیلتی ہے اور
اِسکے پھیلنے کو اُن باتون سے مدد ملتی ہے جو حفظ صحت کے مخالف ہین یا کسی اَور ظاہری
سبب سے جیسے قحط سالی اور بہتیری دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ وبا کیونکر پیدا ہوئی ہے -
یہ بات ٹھیک طور پر نہین کہی جاسکتی - مزید برین بعض بیماریان ایسی بھی ہین جو وبائی
ہوجاتی ہین مگر جنکے متعدی ہونے کے باب مین ہنوز بحث چلی آتی ہے جیسے
اِن - فلو - اِن - زا کی بیماری اگرچہ انکے اپیے - ڈی - مِک ہوجانے کی نسبت بہتیرے
اصول بتائے گئے ہین مثلاً ایسا قیاس کرتے ہین کہ ہمارے ارد گرد کی ہوا مین کوئی بات

ایسی پیدا ہوجاتی ہے جس سے بیماریان وبائی ہوجا سکتی ہین - اور کہتے ہین کہ ہوا
مین یہ کیفیت سیّارون کے اثر سے یا اُن گیاس ہواؤن کے اثر سے پیدا ہوجاتی ہے
جو آتشخیز پہاڑون یا زلزلے سے اُٹھتی ہین یا جب ارد گرد کی ہوا مین برقی اثر آجاتا ہے
یا جب اسمین نہایت خُرد خُرد باریک بینی کرم پیدا ہوجاتے ہین تب ہی ان کے سبب سے
بیماری اپیڈمی یک ہوجاتی ہے - لیکن یہ سب خیالات ہین انکی نسبت کوئی بات
ٹھیک نہین قرار پائی ہے ٭ مگر ہان یہ قرین قیاس ہے کہ بعض بعض ایام اسوقت ضرور
پیدا ہوتی ہے کہ جب ہوا مین بعض کیفیات ایسی آجاتی ہین جن سے چھوت کے تخم یعنی
جرم پیدا ہوکر زندہ رہ سکتے ہین ٭

جب حفظ صحت کے قاعدون کے خلاف کیا جاتا ہے یا کسی اَور ظاہری سبب سے
کوئی متعدی بیماری وبائی ہوجاتی ہے تب ایسا قیاس کرتے ہین کہ اس متعدی بیماری
کا خاص زہر اُن سببون سے یا تو بڑھ جاتا ہے یا زیادہ تر تیز اثر ہوجاتا ہے یا ایسا
ہوتا ہے کہ اُن اسباب مذکورۂ بالا سے لوگون کی طبیعت مین ایسا تغیر پیدا ہوجاتا
ہے کہ وہ طبیعت اس متعدی مرض مین مبتلا ہونے کے قابل ہوجاتی ہے اور اس سے
مقابلہ نہین کرسکتی - وباؤن کی نسبت یہ باتین دریافت کیگئی ہین کہ متعدی بیماریان
اکثر وبائی ہوجاتی ہین اور وہ ہی جو مے - لے - ریا کے سبب سے پیدا ہوتی ہین ٭ مگر
قاعدہ یہ ہے کہ متعدی امراض اور مے - لے - ریا زہر کی بیماریون سے ایک ہی وقت
کے اندر صرف ایک ہی قسم کی بیماریان وبائی ہوجاتی ہین مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا
ہے کہ خاص خاص زہرون کی شدید بیماریان ایک ہی دفعہ پھیلکر وبائی ہوجاتی ہین اور
لگا ہے گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاوہ ان کے کوئی اَور بیماری بھی وبائی ہوجاتی
ہے ٭ جب کوئی وبا پھیلی ہوئی ہوتی ہے تب اس سے اَور بیماریون کی خاصیت
مین فرق پڑجاتا ہے چنانچہ ہیضہ کی وبا کے ایام مین لوگون کو دست لگجاتے ہین اور

اِن ـ فلو ـ اِن ـ زا کی وبا کے وقت لوگ زکام کے قسم کے امراض مین اکثر مبتلا
ہوجاتے ہین ٭

وبا کے پہیلنے کی حدود مین بڑا فرق ہوتا ہے مثلاً جب کوئی وبا بہت ہی
پہیلجاتی ہے تب ایک جگہہ کو چہوڑ کر دوسری مین اور دوسری کو چہوڑ کر تیسری مین علے
ہذا القیاس اسیطرح پہیلتی جاتی ہے لیکن جب ایک جگہہ کو چہوڑ کر دوسری مین داخل
ہوتی ہے تب پہلی جگہہ مین اُسکا اثر کم ہوجاتا ہے ٭ اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ کسی
جگہہ مین کسی خاص خاص سببسے وہ وبا محدود رہتی ہے ٭

امراض مفصلۂ ذیل وہ ہین جنکی وبائین اکثر بہت دور دراز تک پہیلجاتی ہین چنانچہ
اِن ـ فلو ـ اِن ـ زا اور مے ـ زلس اور اسکار ـ لے ـ ٹے ـ نا اور چیچک ٭

ٹائی ـ فس فیور اور ری ـ لیپ ـ سنگ فیور کی وبا اکثر ایسے مقامات مین محدود
رہتی ہے کہ جہان حفظ صحت کے قاعدون کے خلاف کیا جاتا ہے اور ہیضہ اور
ٹائی ـ فایئڈ فیور اور ڈوف ـ تھے ـ ریا کی وبا کسی کسی جگہہ بقاعدہ ظاہر ہوپڑتی ہے ٭
وبا کی چال اور رفتار مین بہی فرق ہے مثلاً وبا اکثر ایک خاص سمت کو باقاعدہ آگے
بڑہتی جاتی ہے غرض اِس ترکیبسے ساری دنیا کی سیر کرسکتی ہے لیکن یا تو بہت تیز
رفتار ہوتی ہے یا نہایت آہستہ اور بتدریج ایک جگہہ سے دوسری جگہہ آگے بڑہتی
ہے ـ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ کسی جگہہ کو چہوڑ کر پہر اُسمین آ موجود ہوتی ہے
یا خاص خاص جگہہ کو بالکل چہوڑ دیتی ہے اور دوسرون مین ظاہر ہوپڑتی ہے اور وبا کا
یہ بہی دستور ہے کہ اپنی سمت کو چہوڑ کر دہنے بائین مڑ جاتی ہے اور اُن مقامات
مین ظاہر ہوجاتی ہے جو اُسکے رُخ پر نہین ہوتے ٭ وبائین ہوا کے رُخ کی تابع
نہین ہوتین کیونکہ اکثر ایسا دیکہا گیا ہے کہ ہوا کے رُخ کے خلاف بہی وبا پہیلی ہے ٭
وبا یا تو دفعتاً تہوڑی بہت رفتہ رفتہ ظاہر ہوسکتی ہے لیکن اکثر بتدریج ہی

ظاہر ہوتی ہے - وبائی بیماری کا اکثر یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب کسی جگہہ ظاہر ہونے والی ہوتی ہے تب اُسکے آثار خفیف طور پر پہلے ہی سے پیدا ہونے لگتے ہین مثلاً ہیضہ کی وبا کے ظاہر ہونے سے پہلے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگون کو دست آنے لگتے ہین یا کسی کسیکو خفیف ہیضہ بھی ہو جاتا ہے ان علامتون کو پری مانے - ٹری سم - ٹم کہتے ہین ٭ وبا کی شدت مین بھی بہت اختلاف ہے مثلاً بعضدفعہ تو وبا بہت ہی خفیف ہوتی ہے اور بعض اوقات نہایت ہی مہلک - لیکن یہ قاعدہ ہے کہ شروع مین وبا بہت ہی شدید ہوا کرتی ہے اسبات کا سبب شاید یہ ہے کہ اُس وبا مین پہلے وہی لوگ مبتلا ہوتے ہین جنکی طبیعت اُسکے اثر کو اخذ کرنے کے لئے نہایت مستعد ہوتی ہے ٭

وبا جب کسی جگہہ سے سدہارنے لگتی ہے تو بتدریج سدہارتی ہے اُسوقت جو جو اُسمین مبتلا ہوتے ہین اُنمین مرض خفیف ظاہر ہوتا ہے مگر کسی سبب سے یا بلا کسی ظاہر سبب کے بھی وبا فوراً دور ہو جا سکتی ہے ٭

کس جگہہ مین وبا کس عرصہ تک ہتی ہے یہ بات بھی ٹھیک نہین کہی جا سکتی چنانچہ دفعہ دیگر کسی جگہہ ہیضہ برسون رہ سکتا ہے بعضدفعہ کئی وبائی بیماریون کا پے درپے دَوْر ہی ہو جاتا ہے مثلاً کسی جگہہ کوئی وبائی بیماری ظاہر ہے تو اُسکے دور ہو جانے کے تہوڑے بہت عرصہ بعد اُسی جگہہ کوئی اَور وبائی بیماری ظاہر ہو جا سکتی ہے اور اُسکے رفع دفع ہو جانے کے بعد اُس جگہہ کوئی اَور وبائی بیماری آن موجود ہو سکتی ہے علیٰ ہذا القیاس اُسکے بعد کسی اَور کا غلبہ ہو جا سکتا ہے ٭

یہ بات ضرور یاد رہے کہ وبا کا پہیلنا یا نہ پہیلنا آدمی کے بہت اختیار مین ہے کیونکہ حفظ صحت کے قاعدون کے خوب طرح پابند رہنے سے آدمی یا تو وبا کو روک دے سکتا ہے یا اُسکی شدت کو کم کر دے سکتا ہے ٭

واضح ہو کہ بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کسی وبا کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے

تب اسمین حیوانات بھی مبتلا ہو جاتے ہین اور اسمین کچھ عجب نہین کہ اس ایام مین نباتات پر بھی اُس وبا کا اثر ہو جاتا ہے ٭

مقالہ یازدہم

تدابیر حفظ ما تقدم امراض متعدی اور وبائی کی

اوّل - جب ہیضہ یا کسی اَور بیماری کی وبا پھیلنے والی ہو تو حاکمون کو فوراً اطبا کی صلاح لینی چاہیے اور اُس وبا کو روکنے کے لئے جو جو تدبیرین وہ بتاوین اُنپر عمل کرنا چاہیے ٭

دوم - اگرچہ وبا کے روکنے کے لئے ہر قسم کے لوگون کو کوشش کرنی چاہیے لیکن غربا کو اِس امر مین زیادہ تر جستجو چاہیے پس جس شہر مین وبا پھیلی ہو وہان کے حاکمون کو ہر گلی کوچہ کی خبر گیری کرنی چاہیے اور طبیب کی ہدایت کے بموجب وبائی بیماریون کے روکنے کی جو جو تدبیرین ذیل مین درج کیجاتی ہین اُن کو حکماً لوگون پر جاری کرنا چاہیے ٭

سوم - جس جس مقام مین گندگی جمع ہو اور جہان جہان اجسام نباتاتی یا حیوانی سڑ گئی ہون اور اُن سے عفونت پیدا ہوتی ہو اُن مقامون کو فوراً صاف کراوین اور دیکھین کہ پھر وہان پر اس قسم کی گندگی جمع نہونے پاوے اور شہر کے بدررو میلی اور متعفن ہون یا شہر کے کسی مقام پر گندہ پانی جمع ہو تو فوراً اُسکی صفائی کیطرف متوجہ ہون قصاب خانے اور گوجرون کے مکانات کہ جہان کثرت سے مویشی رہتے ہین اکثر میلے ہوا کرتے ہین اُنکو بھی فوراً صاف کراوین ٭

چہارم - جب کسی مقام پر گندگی کے ایسے بڑے بڑے ڈھیر ہون کہ سردست اُٹھ نہین سکتے تو حکیم کی صلاح لیکر اُنپر ایسی دوا چھڑک دین جس سے عفونت زایل ہو جائے

جس کبھی مکان کا صحن حمام اور ایسا ہو کہ اُسمین گندگی یا عفونت غرق ہوجاتی ہے تو اُسپر بھی اِس دوا کو چھڑک دین اور جب کسی گھر یا شفاخانہ یا پلٹن کے بارکون مین ہیضہ کی وبا پھیلی ہو تو وہان کے جاے ضرور ونین بھی اُس دوا کو ضرور چھڑک دیا کرین ❊

پنجم - پینے کا پانی جن جن چاہات یا تالاب سے آتا ہو اُنکو اچھے طور پر ملاحظہ کرین اور شامین سے کسیکے اندر سڑے حیوانی یا نباتی اجزا کا گزر ہو یا کسی بدررو یا نالا کا گندہ پانی برس برس کے پڑتا ہو تو ہرگز اُس چاہ یا تالاب کا پانی نہ پینا چاہیے ❊

ششم - مکانات خاصکر ایسون کو کہ جہان لوگون کا بہت مجمع ہو فوراً دہوا لین اور سفیدی کر دین ❊

ہفتم - ایک ہی جگہہ مین بہت سے آدمیون کا اژدحام نہو نا چاہیے خاصکر جس گھر مین بیمار رہو وہان پر فالتو آدمیون کی کچھہ ضرورت ہنین ❊

ہشتم - مکان کے اندر ہوا کی آمد و رفت کا پکا بند و بست کرین اور مکان کے دروازے اور کہڑکیون کو کہولدین ❊

نہم - ہر قسم کے خانگی کاروبار مین صفائی کو زور دین اور مکان کے اندر یا اُسکے احاطہ مین کہین گندگی ہو تو اُسکو اُسیوقت اُٹھوا دین اور مکان کے اسباب اور باورچیخانہ کے ظروف فوراً صاف کرین اور تدابیر دافع عفونت سے اُنکو پاک کرین (دیکھو آگے اُن تدبیرون کو) ❊

دہم - یاد رکھنا چاہیے کہ چیچک کی بیماری کی وبا دانون کی پیپ کے وزیعہ پھیلتی ہے اور ہیضہ کی وبا اور ٹائی فائیڈ فیور کی وبا مادہ دست وقے کے ذریعہ اور مرض ڈفت - تہے - ریا اور اسکارلٹ - ٹے - نا کی وبا بیمار کے کپڑون مین جو رطوبت بینی اور تکلو اور پسینہ جذب ہو جاتا ہے اُس سے پھیلتی ہے اسواسطے اِس بات کی احتیاط چاہیے کہ جن چیزونین وہ رطوبات جذب ہوگئی ہون اُن سے

پرہیز کرادین مثلاً مریض کے اوڑہنے یا بچہانے کے کپڑون اور اُن اشیا سے جو
مریض کے استعمال مین آئی ہون پرہیز کرین - درباب ہیضیہ اورٹایفائیڈ فیوبر
کے یہ بات یاد رکہین کہ بیمار کے دست و قئے کے اندر چونکہ مادہ وبا کا موجود
ہوتا ہے اسلئے انکو جاے ضرور یا بدررو مین پہینکنا نہ چاہئے بلکہ تدابیر دافع
عفونت سے انکے اثر کو زایل کردین تاکہ انکے ذریعہ وبا پہیلنے نہ پاوے اور خاصکر اس
بات کی ضرور احتیاط رکہین کہ وہ دست و قئے کسی تالاب یا چاہ کے کنارے یا کسی اور
پینے کے پانی کی جگہہ کے قریب نہ پہینکے جاوین کیونکہ اس سے یہ خطرہ ہے کہ وبا کا
مادہ جو انکے اندر موجود ہے پانی مین ملجائیگا اور سارے کو بگاڑ دیگا اُس پانی کے
پینے سے وبا عالمگیر ہوجائیگی *

یازدہم جو کوئی شخص وبائی مرض مین مبتلا ہوا سکے ساتہہ تندرست آدمیون
کو بلاضرورت ملنا نہ چاہئے *

دوازدہم جس مکان مین وبا موجود ہو اگر اُس وبا کا دفعیہ نہ کیا جاسکے تو مناسب
ہے کہ ساکنین کسی اَور مکان مین جابسین *

سیزدہم ایام وبا مین اغذیہ کا پرہیز ضرور چاہئے مثلاً اُس موسم مین بقولات سے
پرہیز چاہئے خاصکر کہیرے ککڑی خربوزہ و تربوز وغیرہ اور اگر ہاضمہ بگڑ جاوے یا دست
آنے لگین تو ادویات مناسب سے فوراً روک دین * مکان مین سرکہ چہڑکنا یا سرکہ
پینا اُس موسم مین فائدہ مند ہے *

تدابیر دافع عفونت

اگرچہ عفونت کے دفع کرنے کی بہتیری ترکیبین ہین مگر انمین سے کوئی بہی ایسی
تدبیر نہین ہے جو صفائی کا مقابلہ کرسکے مکان کو صاف ستہرا رکہنا - ہوا سے

خوش کی آمد و رفت کیطرف توجہ کرنی اور متعفن اور گندہ پانی وغیرہ کیطرف متوجہ ہونا سب سے بہتر ہے کیونکہ اور تدبیرین کُل مصنوعی ہین اسلئے اُسکو خاص حالات کے اندر کام مین لانا چاہیئے ٭

اوّل - مصنوعی ترکیب سے عفونت رفع کرنے کے لئے ایسی چیزین اچھی ہین جیسے کلو - رائیڈ اف لائیم ٭ تازہ چونہ ٭ کار - بالک اسڈ ٭ کان ڈیز - فلوئیڈ اور بعض حالات مین پر - کلورائیڈ اف ایرن ٭ سلفٹ اف ایرن اور کلو - رائیڈ اف زنک بھی مفید ہے اور بعض صورتون مین کلو - رین ہوا اور گندہ بک کی ہوا کارآمد ہوسکتی ہے اور کوئلا اور تازی مٹی بھی عفونت کو رفع کرتی ہے ٭

دوم - پر - کلورائیڈ اف ایرن یا کلورائیڈ اف زنک کام مین لانا منظور ہو تو اُنکا گاڑھا عرق جو قرابادین مین مذکور ہے اُسمین آٹھہ یا دس گونہ پانی ملا کر استعمال کرسکتے ہین اور جب سلفٹ اف ایرن یا کلورائیڈ اف لائیم استعمال کرنا چاہین تو اُن کے نصف سیر مین چار سیر پانی ملا کر خوب حل کرلین ٭ کان ڈیز - فلوئیڈ کے ایک حصہ مین ۵۰ حصہ پانی ملانا چاہیئے ٭ جب کسی چیز سے بدبو کو رفع کرنا ہو تو اُسمین ادویات دافع عفونت تبتک ملادین جبتک اُسکی ساری بدبو زایل نہوجاوے ٭

سوم - دبائی بیمار کے براز کی بدبو دور کرنی ہو تو پاخانہ کی جگہہ مین یا تو کلو - رائیڈ اف لائیم یا کان ڈیز - فلوئیڈ چھڑک دین ٭

چہارم - جہانپر گندگی کے بڑے بڑے ڈھیر ہون کہ وہ سردست نہ اُٹھائے جاسکین تو اُنپر دو یا تین انچ دبیز لکڑی کا کوئلا کوٹ کر جمادین ٭ تازہ جلا ہوا چونہ بھی اسباب کو فائدہ کرتا ہے مگر کوئلے کے برابر نہین اگر ان دونون سے کوئی بھی اُسوقت پاس نہو تو اُن ڈھیرون پر کئی انچ موٹی خشک چکنی مٹی بچھادین ٭

پنجم - مکانات کے مٹی کے صحن مین اگر حیوانی یا نباتاتی متعفن مادہ عرق

ہوگیا ہو اور اُس باعث اُس جگہہ سے بدبو آتی ہو تو اُس صحن کی عفونت کو بھی اُسی ترکیب سے زایل کریں جسکا ذکر دفعہ چارمین کیا گیا ہے *

ششم - موری اور بدرو کی عفونت کے دفع کرنیکے لئے کلورایڈ اف لایم یا کان ڈیز - فلوئیڈ یا پر - کلورائیڈ اف - ایرن فایدہ مند ہے *

ہفتم - پہننے کے کپڑے یا نہانے دہونے کی لنگیان وغیرہ پاک کرنی ہون تو پانچ سیر پانی مین ایک آونس کان ڈیز - فلوئیڈ ملا کر اُس عرق مین اُن کپڑون کو فوراً ڈبو دین یا ایسا کرین کہ اُنکو نے الفور کہولتے ہوئے گرم پانی مین ڈبو دینا اور تب دہونے کے وقت دہوبی کو کہہ دین کہ اُنکو اچہے طور پر پانی مین جوش دیدے *

ہشتم - کمبل یا اوڑہنے بچہانے کے کپڑے دُہل نہین سکتے اُنکی نسبت ایسا کرین کہ کسی مکان کو ۲۲۰ یا ۲۵۰ درجہ تک گرم کرکے اُسکے اندر اُن کپڑون کو کئی گہنٹہ برابر رہنے دین *

نہم - مکانات کی دیوار اور چہتون پر چونہ پہیر دین اور لکڑی کے کیواڑ اور شہتیر وغیرہ چوبی اسباب کو پہلے صابون اور پانی سے صاف کرکے کلورائیڈ اف لایم کے عرق سے دہو ڈالین جسکے ۵ سیر پانی مین دو آونس کلورائیڈ اف لایم پڑا ہو *

دہم جس مکان مین کوئی نہ رہتا ہو اُسکے پاک کرنے کی ترکیب یہ ہی کہ اُس مکان مین نصف یا ایک پاؤ گندہک جلادین یا نصف سیر بلاک - اکسائیڈ اف مینگنیز لیکر اُسمین نمک کا تیزاب پاؤ بہر اور نیم سیر پانی چہوڑ دین * اِس سے کلورین ہوا پیدا ہوگی کہ نہایت دافع تعفن ہے * مگر ان ترکیبون کے کرنے کیوقت مکان کے دروازے اور کہڑکیون کو کئی گہنٹے برابر بالکل بند رکہنا چاہئے *

یازدہم - ہاتہون کو متعدی مادہ سے پاک کرنا - مسٹر ڈام کے پروفیسر فارسٹر فرماتے ہین کہ مین نے بارہا اسبات کو آزمایا ہے کہ جب ہاتہون مین کوئی متعدی

مادہ لگ جاتا ہے جیسے نعش کے امتحان مین یا کسی وبائی بیماری کے دست وقے وغیرہ کے امتحان مین تب چاہیے کار۔بالک اِسڈ یا بو۔را۔سک اِسڈ یا کلورائیڈ اف زنک یا ٹنکچر آف۔اسٹیل وغیرہ کے عرق سے کتنا ہی صاف کیجیے وہ متعدی مادہ ہرگز دور نہین ہوتا چمٹا ہی رہتا ہے اور یہ بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ اکثر طبیب جو فیصدی ڈھائی حصہ کار۔با۔لک اِسڈ کے عرق سے یا ڈاکٹر بے۔لارتھ کی ترکیب کے بموجب ہائیڈرو۔کلو۔رک اِسڈ اور فیصدی حصہ گلائی۔سی۔رین مین سی حصہ کار۔بالک اِسڈ ملا کر اپنے ہاتھون کو دہوتے ہین تو ان عرقون سے بھی متعدی مادہ دور نہین ہوتا بلکہ عرق مذکورہ ذیل اسبات کے لیئے بہت ہی مفید ہے کہ ہاتھون کو پہلے صابون اور پانی سے خوب طرح دہوکر ساڑہے چودہ گرین یا پندرہ گرین کرو۔سیو۔سب۔لی۔مٹ لیکر ۲۵ آونس ڈسٹلڈ واٹر مین حل کرین اور اُس عرق سے ہاتھون کو دہو ڈالین ۔ پس صاحب موصوف فرماتے ہین کہ جب ہاتھون کو متعدی مادہ سے خوب طرح پاک کرنا ہو تو صابون اور پانی سے خوب طرح دہوکر کرو۔سیو۔سب۔لی۔مٹ کے عرق سے اُنکو اچھی طرح دہو ڈالنا چاہیے ۔

مقالہ دوازدہم

تدابیر حفظ صحت

سچ ہے ایک تندرستی ہزار نعمت ۔ آدمی بیمار ہوکر یا تو کام ہی نہین کرسکتا یا کام کرنا اُسکے واسطے نہایت دشوار ہوجاتا ہے اور جن باتون سے پہلے اُسکا جی خوش ہوتا تھا وہی باتین بیماری مین اُسکو بُری معلوم ہوتی ہین ۔

بیماری آدمی کی زندگی کو صرف تلخ ہی نہین کردیتی بلکہ بارہا بے سر و سامان اور مفلس بھی بنادیتی ہے کیونکہ جب بیماری کے سبب اپنے معمولی کاروبار سے

معذور ہو جاتا ہی تو خود اُسکو اور اُسکے بال بچون کو وہ آسایشین نصیب نہین ہوسکتین
جو تندرستی کیحالت مین ہوتی تہین اور اکثر صحت کے بعد بہی وہ اور اُسکے بال بچے
عرصہ دراز تک اِس تکلیف مین مبتلا رہتے ہین اور کبہی بیماری مُہلک ہوتی ہے اور وہ
شخص جسکی کمائی سے سارا کنبا پلتا تہا تہین برس کے سن مین مرجاتا ہے۔ یہ مثال شہر
اور دیہات کے کل لوگون پر صادق آسکتی ہے۔ باوجودیکہ تندرستی ہر شخص کیواسطے
بڑی نعمت ہی اور عام خلق اللہ کے واسطے بڑی دولت پہر بہی اکثر لوگ اُسکی طرف بہت
کم توجہ کرتے ہین اور ایسے تو بہت ہی کم آدمی ہونگے جو بیماری سے پہلے اِس نعمت
کی قدر کرتے ہون ٭

جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو ڈاکٹر یا حکیم کی صلاح لیتا ہے اور تندرست ہونے تک
بہت سا وقت اور روپیہ بہی خرچ کردیتا ہے ٭

خیال کرو اگر وہ بیماری سے پہلے ہی مرض کے سبب کو روکنے مین کوشش کرتا تو
بیماری سے بالکل محفوظ رہتا تکلیف نہ پاتا ڈاکٹر کی فیس سے بچ جاتا اور روپیہ کا نقصان
بہی نہ اُٹہاتا جو ایام مرض مین کام نہ کرسکنے سے اُٹہانا پڑتا ہے البتہ مرض کے سبب
رفع کرنے مین بہی روپیہ صرف ہوتا ہے لیکن یہ صرف اُن نقصانون کا پاسنگ ہی
نہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے خصوصاً جبکہ بیماری کا سبب خفیف ہو ٭ پس یہ ہوسکتا
ہے کہ آدمی کی ادنیٰ کوشش سے اکثر بیماریان رُک جائین کیونکہ یہ بیماریان جن سے
لوگ دکھ بہرتے ہین اور مرتے بہی ہین اُنہین کی غفلت اور بے توجہی سے پیدا ہوتی
ہین ٭

حفظ صحت جسکو اصطلاح مین ہائیجین کہتے ہین اُس علم کا نام ہے جو آدمی کو مرض
کے روکنے کی تدبیرین بتلاتا ہے ٭

چند سال پہلے مرض کے روکنے مین بہت کم کوشش ہوتی تہی بلکہ جو تہا بیماری

کے پیدا ہی کرنے مین سرگرمی سے مدد دیتا تہا - ایسے بہت تہوڑے تہے کہ اُسکے روکنے
مین کوشش کرتے ہون - اِسمین کچہہ شک نہین کہ اِسکے روکنے مین ہر شخص کچہہ نہ
کچہہ مدد کر سکتا ہے لیکن اِس بات کے سمجہنے کے واسطے کہ مرض کے روکنے کے
لئے آدمی کو کیا کرنا چاہئے اُن باتون سے آگاہ ہونا لازم ہے جن سے صحت قائم
رہتی ہے +

یہ ممکن نہین کہ اِس کتاب مین وہ ساری باتین سماجاتین جو صحت کے متعلق
ہین بلکہ اُنمین سے ایک کا پورا پورا بیان کرنا بہی ممکن نہین ہان اُنمین سے چند ایسی
باتون کا ذکر آسان عبارت مین ہوسکتا ہے جو نہایت قابل توجہ ہین - اور لڑکے
بہی آسانی سے سمجہہ سکتے ہین - مثلاً اِن باتون کو آسانی سے سیکہہ سکتے ہین کہ
صحت کے بڑے بڑے قانون کیا ہین اور یہ بہی کہ ہندوستان کے ہر شہر اور گانو
مین لوگ اُن قوانین کی طرف کس طرح توجہ نہین کرتے یا کس طرح اُنکے خلاف کرتے
ہین اور اِس لیے تو بہی اِس مخالفت کا تدارک کیونکر ہوسکتا ہے جس سے شہرون
اور گانؤن مین حالت موجودہ کی نسبت زیادہ تر صحت قائم رہے +

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اکثر طبیب مرض کے دفعیہ کے لئے دوا ہی کو
مقدم سمجہتے ہین اور اُن باتون پر جن سے بیماری رُک جاتی ہے یا صحت قائم رہتی
ہے مطلق توجہ نہین کرتے اب ہم اِس موقع پر اُن تدبیرون کا ذکر کرتے ہین جنکے بغیر
دوا کارگر نہین ہوسکتی اور نہ آمد بیماری کی رُک سکتی ہے وہ یہ ہین -
اول ہوا - دوم پانی - سوم غذا - چہارم پوشاک - پنجم ریاضت - ششم فضلات -
ہفتم خواب +

ہوا کے اجزا

کُرہٴ ہوا کے جزو اعظم یہ ہین اکسیجن اور نائٹروجن اور کسیقدر

کار - بانک ایسڈ اور پانی کے بخارات اور ذرہ سانا سے - ٹرک ایسڈ اور امونیا اور جھیلون کی ہوا - ہوا کو اُسوقت کثیف کہتے ہین کہ جب اسکے معمولی اجزا معمول سے زیادہ ہوتے ہین یا علاوہ اِنکے جب ہوا مین کوئی شے غیر ملی ہوئی ہوتی ہے ہوا کے ۱۰۰ حصہ مین اکسیجن کی معمولی مقدار ۲۰.۹۶ ہوتی ہے مگر پہاڑون کے اوپر کی صاف ہوا مین وہ مقدار بڑھکر ۲۰.۹۸ ہوجاتی ہے - شہرون کی ہوا مین ۲۰.۹۰ تک بلکہ اِس سے بہی کم ہوجاتی ہے ❊

اُوزون اکسیجن جب متغیر ہوکر تیز ہوجاتا ہے تب اسکو اُوزون کہتے ہین - ہوا مین اُوزون اکثر ہوتا ہے مگر رات کے وقت بہ نسبت دن کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ فائدہ مند ہے اِلّا جب مقدار اِسکی زیادہ ہوتی ہے اُس وقت تنفس کی نالیون مین خراش پیدا ہوتی ہے - بیمار کے کمرے مین جب ہوا کی آمد و رفت کا انتظام ناقص ہوتا ہے تب اِسمین اُوزون نہین ہوتا ہے اور ہیضہ کی وبا جب پہیلی ہوئی ہوتی ہے تب بہی ہوا مین مقدار اُوزون کی بہت کم ہوتی ہے - جب ہوا مین برقی اثر کا گزر ہوتا ہے تب اور دیگر ترکیبون سے بہی اُوزون پیدا ہوتا ہے - جب اِسمین حرارت آجاتی ہے تب بدلکر اکسیجن بنجاتا ہے چنانچہ جب سن - ٹی - گریڈ تہرما - میٹر کا پارا سو درجہ پر ہوتا ہے تب یہ تغیر آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے مگر ۳۰۰ درجہ مین اُوزون فوراً بدل کر اکسیجن بنجاتا ہے ❊

نایٹروجن - یہ ہوا اسیقدر ہی مضر نہین ہے بلکہ معمولی مقدار سے جب تہوڑا ہی زیادہ ہوجاتی ہے جیسا کہ گاہے گاہے قلیل عرصہ کے لئے ہوجاسکتا ہے تب بہی مضر صحت نہین ہے - نایٹروجن کی معمولی مقدار ہوا کے ۱۰۰ حصہ مین ۷۹ ہوتے ہے ❊

کار۔ بانک اسڈ۔ صاف ہوا مین کار۔ بانک اسڈ کی معمولی
مقدار مین اختلاف ہی چنانچہ ہوا کے ایک ہزار حصہ مین ۲و۰ سے لیکر ۵و۰ حصہ ہوتی
ہے ٭ مگر اوسط مقدار اسکی ۴و۰ ہے اور اگر ۵و۰ سے زیادہ ہوجاوے تب اُس
مقدار کو زیادہ تصور کرنا چاہئے۔ سمندر مین کار۔ بانک اسڈ کی مقدار بہ نسبت
زمین کے کم ہوتی ہے اور سمندر کی ہوا مین بہ نسبت رات کے دن کو زیادہ ہوتی ہے۔ بارش
کی کثرت سے کار۔ بانک اسڈ دُہل جاتی ہے تب ہوا مین اسکی مقدار کم ہوجاتی
ہے۔ ہوا مین کار۔ بانک اسڈ کی مقدار ان سببون سے عموماً زیادہ ہوجاتی
ہے جیسے حیوانات کے سانس سے۔ اُنکے بدن کے بخارات سے۔ آگ کے جلنے
سے اور اشیا کے سڑجانے سے۔ پس ان اضلاع مین کار۔ بانک اسڈ کی
مقدار زیادہ ہوتی ہے جہان آبادی گنجان ہوتی ہے ٭

دم چہوڑنے کی ہوا کے ایک ہزار حصہ مین کار۔ بانک اسڈ ۴۰ حصہ ہوتا
ہے۔ جوان آدمی کے دم چہوڑنے کی ہوا مین کہ جب وہ اپنے معمولی کاروبار مین
مصروف ہوتا ہے چوبیس گہنٹہ کے اندر ۱۲ سے ۱۶ مکعب فٹ کار۔ بانک اسڈ
ہوتا ہے اور اسکی جلد سے بہی تہوڑا سا کسیقدر خارج ہوجاتا ہے ٭ نصف سیر تیل
کے جلنے سے قریب ۱۰ مکعب فٹ یہ ہوا پیدا ہوتی ہے ٭ نصف سیر خشک لکڑی
کے جلنے کے لئے ۱۲۰ مکعب فٹ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ بالکل جلکر خاکستر
ہوجائے اور اسکے جلنے سے جو ہوا پیدا ہوتی ہے بہت سا حصہ اُسکا کار۔ بانک اسڈ
ہوتا ہے۔ مگر نصف سیر کوئلہ کے کامل طور پر جل جانے کے لئے ۱۴۰ مکعب فٹ ہوا کی
ضرورت ہوتی ہے۔ پس نتیجہ اسکے جلنے کا نرا کار۔ بانک اسڈ ہوتا ہے ٭
سڑاند کے معنی ہین جاندار مادہ مین آکسیجن کا بتدریج جذب ہوجانا جس سے اُس
مادہ کا کار۔ بن یعنی کوئلہ آکسیجن کے ملجانے سے کار۔ بانک اسڈ بنجاتا ہی ٭

بدررو کی غلاظت سے جو عفونت خارج ہوتی ہے اسکے سو حصہ مین سولہ حصے کار-با-نک ایسڈ ہوتا ہے اور بدررو کی ہوا مین فیصدی ۳ یا ۴ حصہ ہوتا ہے قبرستان کی ہوا مین ہزار حصہ مین ۷۰ سے ۹۰ حصہ کار-با-نک ایسڈ ہوتا ہے اور جھیلون کی ہوا مین ۷۰ سے ۸۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے*

اثر کار-با-نک ایسڈ کی ہوا کا - سانس کے ذریعہ جب زیادہ کار-با-نک ایسڈ سونگھا جاتا ہے تب بموجب سونگھنے والون کے مزاج کے اسکا اثر مختلف طور پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ بعض اشخاص مین جب کار-با-نک ایسڈ باہر کی ہوا کے فی ہزار ۱۵ سے ۲۰ حصہ کی مقدار مین سونگھا جاتا ہے تب شدت کا درد سر ہوتا ہے مگر اسکے اس سے بھی زیادہ کار-با-نک ایسڈ ملی ہوئی ہوا مین دم لیتے ہین پھر بھی تکلیف نہین ہوتی ہے - لیکن جب ہوا کے فی ہزار حصہ مین کار-با-نک ایسڈ پچاس سے سو حصہ ہوتا ہے تب اُس ہوا مین سانس لینے سے آدمی مرجاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب ہوا کے ہزار حصہ مین پندرہ حصہ سے کم کار-با-نک ایسڈ ہوتا ہے تب اسمین دم لینے سے خمار چڑھ جاتا ہے - ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب ہوا مین کار-با-نک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تب سل کی بیماری پیدا ہوتی ہے لیکن اسصورت مین علاوہ کار-با-نک ایسڈ کے اُن اشیاء فاسدہ کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے جو دم چھوڑنے کی ہوا مین ہوتی ہین صرف کار-با-نک ایسڈ کے ہونے سے تو اتنا ہی ہوتا ہے کہ خمار چڑھ جاتا ہے کیونکہ جب یہ ہوا زیادہ مقدار مین ہوتی تب خون مین آکسیجن کافی مقدار مین ملنے نہین پاتا جس سے خون کا کاربن یعنی کوئلا خون ہی مین رہ جاتا ہے اور شش سے کار-با-نک ایسڈ بنکر اچھی طرح خارج نہین ہونے پاتا - جب کسی مکان کی ہوا مین کار-با-نک ایسڈ زیادہ ہوتا ہے اور اسمین رہنے والے اُس ہوا مین دم لیتے ہین تو تھوڑے ہی عرصہ بعد انکے

سرون مین درد ہونے لگتا ہے اور دم گھبراتا ہے *

پانی کا بخار - ہوا جب پانی کے مقابلہ مین ہوتی ہی تب اس سے رطوبت جذب کرتی ہے - برآمدگی دم کی ہوا پانی کی بھاپ سے تربتر رہتی ہے اور ایک جوان آدمی کے شش اور جلد سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۲۵ سے ۴۰ آونس تک پانی بشکل بخار خارج ہوتا ہے اور جب لکڑی جلتی ہے تب اس سے بھی پانی بھاپ بنکر خارج ہوتا ہے *

نایٹرک اسڈ - ہوا مین کسیقدر نایٹرک اسڈ ہمیشہ موجود ہوتا ہے اور زیادہ بارش کے بعد اور ہوا مین جب برقی اثر زیادہ ہوتا ہے تب نایٹرک اسڈ کا ہونا صاف پایا جاتا ہے مگر اسکا اثر انسان کے صحت پر کچھہ بھی نہین ہوتا *

ایمو-نیا - صاف ہوا مین ایمو-نیا کے آثار بھی پائے جاتے ہین اور شدت سے مینہ برسنے کے بعد ہوا مین یہ شے زیادہ ہو جاتی ہے اور کوئلہ کے جلتے وقت بھی یہ شے پیدا ہوتی ہے مگر ہوا مین اسکی مقدار کبھی اتنی نہین ہوتی کہ جس سے صحت کو نقصان پہنچے ہان شاید اتنا ہو کہ آنکھین جلنے لگین * بدررو کی ہوا اور اُنکے پانی مین ایمو-نیا کا جزو ہوتا ہے - قبرستان کی ہوا مین یہ شے بکثرت ہوتی ہے اور گاہے گاہے جھیلون کی ہوا مین بھی ہوا کرتی ہے *

مفصل بیان ہوا کی کثافتون کا - ہوا مین دو قسم کی کثافتین ہوتی ہین - منجمد یا ہوائی - منجمد تو اسمین تیرتے پھرتے ہین اور ہوائی اسکے ساتھہ مل جل کر جزو بنجاتے ہین * منجمد کثافتین دو قسم کی ہوتی ہین - ایک ان - آر - گے - نک یعنے غیر جاندار - دوسری آر - گے - نک کثافتین جنمین جان پڑجانیکی قابلیت ہوتی ہی ان - آر - گے - نک منجمد کثافتین یا تو زمین سے یا سمندر سے ہوا مین آملتی ہین اور عمارات سے اور بعض پیشون کے سامان سے بھی پیدا ہو کر ہوا مین ملجاتی ہین - مثلاً باریک سنگ ریزہ - کھریا مٹی اور صرف مٹی کے باریک ریزے الغطرہ کے اجزا اور گندھک

وغیرہ - کہانے کا نمک جو سمندر سے یا زمین سے پیدا ہوتا ہے علی العموم ہوا مین ملا ہوا ہوتا ہے - اور لوہے اور پتہر کاٹنے کے کارخانون سے بہی اُن دہاتون کے ذرات اُڑکر ہوا مین ملجاتے ہین *

آر- گے - نِاٹ منجمد اجزا ہوا مین بکثرت ہوتے ہین اور یہ مختلف قسم کے اور زیادہ تر مضر ہوتے ہین - آندہی جب زمین سے خاک وگرد اُڑا لیجاتی ہے تب اسکے سو حصہ مین ۳۶ سے ۶۴ حصہ آر- گے - نِاٹ قسم کے منجمد اشیاء ہوتے ہین کہ جنمین جان پڑجانے کی قابلیت ہوتی ہے اور پانی جب تبخیر بنکر اُڑتا ہے خاصکر جہیلون کا پانی تب اِس سے بکثرت جاندار مادے اُڑکر ہوا مین ملجاتے ہین * جیسے حیوانی اور نباتاتی مردہ مادے - نہایت خرد خرد کرم جنکو اصطلاح مین بِکٹ - ٹریا کہتے ہین کرمون کے انڈے نباتات کے بیج وغیرہ وغیرہ * بدبو کی ہوا مین گوشت اور دودہ بہت جلد بگڑجاتا ہے کیونکہ اسمین حیوانی اور نباتاتی جاندار مادے بکثرت ہوتے ہین - ہوا مین بال پشم روئی کے ریشہ وغیرہ کارخانجات سے اور لوگون کے رہنے کے مکانات سے اُڑکر جاملتے ہین * اور پیپ کے کیٹ بول براز کے اجزا خشک اور نہایت باریک اور بدن کی وہ کثافتین بہی جو جلد اور تنفس کے وزریعہ خارج ہوتے ہین ہوا مین جاملتے ہین اور اسکو کثیف کردیتے ہین اور یہ اجزا ایسے مکانات سے پیدا ہوتے ہین جنمین ہوا کی آمد و رفت کا اچہا بندوبست نہین ہوتا اور شفاخانہ جات سے پیدا ہوکر ہوا مین ملجاتے ہین * یہ مضر مادے جو ہوا مین ہوتے ہین کئی طور سے صحت مین خلل ڈالتے ہین - مثلاً آنکہہ آئی ہوئی کی پیپ کے کیسے اُڑکر کسی تندرست آدمی کی آنکہہ مین پڑجائین تو اسکی آنکہہ آجائیگی - بعض پے - را - سائیٹ قسم کی جلد کی بیماریان اور ادہی سی تپ دِق بہی اہنین بیماریون کے مادہ سے ہوا کے وزریعہ پیدا ہوسکتے ہین * اور ٹائفی فایڈ

فیورکا زہریعنی ہوا سے آدمی کے رودون مین داخل ہوکر اُس مرض کو پیدا کرسکتا ہے
ناک اورشش کے میوکس پردہ مین دہاتی ذرات روئی کے اوریشم کے ریشہ داخل
ہوکرخراش کرسکتے ہین جس سے برانکائی ٹس اور دیگر امراض شش پیدا ہوسکتے ہین
جس ہوا مین ہیضہ اورٹائی فس اورٹائی فائیڈ فیوراورڈی سنٹری اورچیچک
اور اسکار لٹ ٹائپ ایام زلس کا زہر ہو اُسکے سونگھنے سے وہ زہرخون
کو بگاڑ کر اُن امراض کو پیدا کرسکتا ہے - اورشاید سل کی بیماری بہی مگر حیوانات
کے پلورو نیو مونیا کا مرض تو ضرور ہے بلغم کے وزلیۂ حیوانی زہرون سے
پیدا ہون مضر مادہ شش کے وسیلہ سے خون مین داخل ہوجاتا ہے - جو کثافتین
ہوا مین صرف تیرتے پہرتے ہین اور اسکا جزو نہین بنتے ہین وہ غالباً شش
مین نہین پہونچ سکتین الا جب بہت ہی باریک ہوتی ہین بلکہ ناک کے نہتہنون
مین حلق یا دہن کے اندر چمٹ کر رہ جاتے ہین پہر انکو آدمی نگل جاتا ہے اور اس
ترکیب سے وہ کثافتین معدہ اور رودون مین داخل ہوجاتے ہین - اور جب بہانتک
آجاتے ہین تب خراش کرکے ڈس پپ سشیا وغیرہ مرض پیدا کردیتے ہین
اور اگر اُن کثافتون مین خاص بیماریون کا زہر موجود ہے تو رودون کے میوکس
پردہ کے وسیلہ سے وہ خاص بیماریان بہی پیدا ہوجائینگی - جب ایسی بیماریان
جو شش کی نہین ہوتی ہین ہوا مین تیرتے ہوئے غیر اجزا کے سبب سے پیدا
ہوتی ہین تب وہ اجزا شش کے وسیلہ سے خون مین نہین پہونچتے بلکہ غالب ہی
کہ آدمی انکو نگل ہی جاتا ہے اور تب معدہ کے وسیلہ خون مین داخل ہوکر اُن
امراض کو پیدا کردیتے ہین - یہ قاعدہ صرف اُن بیماریون کے پیدا ہونیکی نسبت
نہین راست آتا جو جانداروزہریلے مادون سے پیدا ہوتی ہین وہ امراض بہی
اِسی قاعدہ سے پیدا ہوتے ہین جو پارا اور تانبا اور سیسا اور سنکہیا کے زہر

کے سبب سے ہوا کرتے ہین علاج اِس قسم کے موذی مادون کے اثر سے محفوظ رہنے
کا یہی ہے کہ اُسی جگہہ جہان یہ مادے موجود ہون حرارت پیدا کرین ایسے
ڈس۔اِن۔فِک۔ٹنٹ چیزون کو کام مین لاوین جن سے وہ مادے زائیل
ہو جاوین اور اِن ترکیبون سے بہی وہ مادے انسان کے جسم مین داخل نہین ہونے
پاتے جیسے روئی کے اس۔پائی۔رے۔ٹر سے سانس لینا۔کیونکہ روئی کے ریشون
مین ہوا کے منجمد ذرات پہنس جاتے ہین اور مصنوعی ترکیب سے کارخانجات مین ہوا
کے تیز دہار چہوڑنے سے۔اور قدرتی ترکیبون سے بہی ہوا کی کثافت کے منجمد ذرات
کی مقدار کم ہو جاتی ہے مثلاً جو انمین سے زیادہ تر وزنی ہوتے ہین وہ تو خود بخود زمین
پر گر پڑتے ہین۔دوسرون کا یہ حال ہوتا ہے کہ بارش سے دہلکر زمین پر آجاتے ہین
یا حل ہو کر پانی کے ساتھہ بہ جاتے ہین اور انمین سے جو مادہ جاندار ہوتا ہے اُسر
مین بتدریج اکسے جن ملجاتا ہے اور تب وہ کار۔با۔نک اِسڈ اور پانی کی شکل
بنکر یا کسی اَور ہوائی شکل مین ہو کر تبدیل ہو جاتا ہے *

ہوا کی لطیف کثافتین۔یہ ہین فاسد بخارات۔جہیلون کی ہوا۔
سلفیو۔رے ٹڈ ہائیڈرو۔جن * سلفیورٹ اف ایمو۔نیا * سلفیورس اور
سل۔فیو۔رک اِسڈ * ہائیڈرو۔کلو۔رک اور نا۔ٹرس اِسڈ وغیرہ *
اِن سب مین فاسد بخارات ہی زیادہ مضر صحت ہین * یہ فاسد بخارات انسان
یا حیوانات کے جسم کے سڑ جانے سے پیدا ہوتے ہین * مگر سب سے بڑا بہاری منبع انکے
پیدا ہونے کا وہ بخیر ہے جو انسان یا دیگر حیوانات کے پسینہ اور سانس سے پیدا ہوتی
ہی اور اگرچہ یہ فاسد بخارات بدررو اور قبرستان کے ہوا مین بہی ہوتے ہین لیکن
وہ فاسد مادے نہایت مضر اور بکثرت ہوتے ہین جو ایسے مکانات مین جمع ہو جاتے
ہین جنمین ہوا کی آمد و رفت کا اچہا بندوبست نہین ہوتا اور جنمین آدمی بکثرت

رہتے ہین کیونکہ آدمی کے پھیپھڑے اور جلد کے وسیلہ سے بہت زیادہ فاسد مادہ پیدا ہوتا ہے اور شفاخانون اور ایسے کمرون مین تو بہت ہی کثرت سے ہوتا ہے کہ جہان بیمار اور زخمی ہوا کرتے ہین کیونکہ وہان علاوہ سانس کے معمولی کثافتون کے جلد کے بخارات اور بول و براز اور پیپ اور خون کی عفونت بہی ہوا مین ملجاتی ہے - یاد رہے کہ جو ہوا سانس چھوڑنے سے باہر نکلتی ہے اُسمین کئی قسم کے زہر ملے جلے ہوتے ہین جو فاسد بخارات پھیپھڑے اور جلد سے پیدا ہوتے ہین اُنمین ایک خاص قسم کی بساندھ بدبو ایسی ہوتی ہے کہ کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی ناکون کو محسوس ہوجاتی ہے چنانچہ سپاہیون کی بارک جھیلخانون اور مدرسون کے کمرے اور وہ مکانات جنمین کوئی جلسہ منعقد ہوتی ہے اور لوگون کا وہان اژدہام ہوتا ہے جب اُنمین ہوا کی آمد و رفت کا اچھا بندوبست نہین ہوتا ہے تب لوگون کے شش اور جلد سے ایسے بدبودار بخارات خارج ہوتے ہین کہ ناکون کو فوراً محسوس ہوجاتی ہین لیکن یہ یاد رہے کہ جو لوگ وہان ہوتے ہین اُنکو وہ بدبو محسوس نہین ہوتی لیکن جب کوئی شخص باہر سے اُن مکانات کے اندر داخل ہوتا ہے تب وہ فوراً تاڑجاتا ہے ٭

پھیپھڑے سے جو فاسد بخارات زیادہ مضر ہوتے ہین

جھیلون کی ہوا - جھیلون مین یہ ہوا اکثر ہوتی ہے اور وہان نباتاتی مادون کے گل جانے سے پیدا ہوتی ہے اور پتھر کے کوئلہ کے ہوا کا یہ جزو اعظم ہے اگر یہ ہوا برابر سونگھنے مین آوے تو صحت کو ضرر مضر پڑتی رہے ٭

سلفیو - رے ٹڈ ہایڈرو - جن - یہ ہوا ایسی جاندار اشیاء کے سڑجانے سے پیدا ہوتی ہے جنمین گندھک ہوتی ہے اور گاہے گاہے کوئلہ اور لکڑی کے جلنے سے بھی پیدا ہوتی ہے اور گندگی مین بھی بکثرت ہوتی ہے - اِس ہوا کے سونگھنے سے جسم مین کس قسم کا اثر پیدا ہوتا ہے اسباب پر رائے مین اختلاف ہے - لیکن اسبات مین تو شک نہین ہے کہ خالص سونگھی جاوے تو ہلاک کرڈالتی ہے

لیکن جب تہوڑی تہوڑی مقدار مین عرصہ تک سونگھی جاتی ہے تب کمزوری پیدا ہوجاتی ہے بہوک جاتی رہتی ہے اور انیمیا ہوجاتا ہے ۔

اثر کثیف ہوا مین دم لینے کا ۔ واضح ہو کہ کثیف ہوا مین سانس لینے سے نہ صرف خاص بیماریان پیدا ہوتی ہین بلکہ صحت کو بہی نقصان پہونچتا ہے چنانچہ وہ لوگ جو اس قسم کی ہوا مین دم لیتے ہین طبیعت انکی بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے اور وہ بیماری نہایت شدت سے ظاہر ہوتی ہے اور جب وہ مرض رو بصحت لاتا ہے شفاء کُلّی عرصہ بعد ہوتی ہے ۔ ایسے لوگون کی عمر کم ہوجاتی ہے اور مرتے بہی زیادہ ہین ۔ ہوا کی جن کثافتون کا ذکر اوپر ہوا ہے چونکہ ان مین سے کوئی ایک تنہا نہین ہوتی بلکہ مختلف حالات مین مختلف طور پر ملے جُلے ہوتے ہین اور اثر بہی انکا مختلف ہوتا ہے تو اُن کے اثرون کو علیحدہ علیحدہ بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے پس ۔

ہوا اُن کمرون یا مکانات کی جنکی تہوڑی سی جگہ مین بہت آدمی رہتے ہین ۔ اِس ہوا کے بہت سے حصہ مین پانی کا بہاپ اور کاربانک ایسڈ ہوتا ہے اور بدبودار اور نہایت زہریلے جاندار بخارات بہی ہوتے ہین جو باشندگان کے شُش اور جلد سے پیدا ہوتے ہین ۔ پس اس ہوا مین دم لینے کا اثر عمدہ طور پر معلوم ہوتا ہے چنانچہ اسمین دم لینے کے چند گہنٹہ بعد بخار کی علامتین ظاہر ہو پڑتی ہین ۔ جسم گرم ہوجاتا ہے ۔ نبض سریع ہوجاتی ہے ۔ زبان میلی ہوجاتی ہے ۔ بہوک جاتی رہتی اور تشنگی کا غلبہ ہوتا ہے وغیرہ ۔ اُس ہوا سے باہر نکل آنے کے بعد بہی یہ علامتین کئی دن تک جاری رہتی ہین ۔ جب بہ نسبت آدمیون کے تعداد کی رہنے کی جگہہ بہت ہی تہوڑی ہوتی ہے تب بسبب کم ہوجانے اکسیجن کی مقدار کے دم گہٹنے لگتا ہے اور بقیاس بخارات کے زہر کے سبب سے جو باشندگان کے پسینہ اور شُش

سے پیدا ہوتے ہین اتمین سے ایسے تو جلد ہلاک ہو جاتے ہین جنکی طبیعت اُس زہر
کو جلد قبول کر لیتی ہے اور اَوْرونکا جو زندہ رہتے ہین وہی حال ہوتا ہے جسکا
ذکر اوپر کیا گیا ہے اور جن لوگون کی عادت ایسی ہوا مین رہنے کی ہے جو برآمدگی دم
کی ہوا سے تہوڑی ہی کثیف ہو گئی ہو اُنکی صحت کو بہت ہی نقصان پہونچتا ہے اور یہ
نقصان ایسی حالت مین زیادہ بڑہ جاتا ہے کہ جب کہلی ہوا مین ریاضت نہین کیجاتی
ہے جیسے خیاط اور مدرسون کے لڑکے ہوا کرتے ہین - چہرہ اُنکا پیلا پڑجاتا ہے - بہوک
مرجاتی ہے - حوصلہ پست ہو جاتا ہے - طاقت گہٹ جاتی ہے - اور اُنکی صحت اسقدر
بگڑ جاتی ہے کہ وبائی اور متعدی بیماریونکا مقابلہ نہین کر سکتی ہے - اور ایسے لوگ سل
اور دیگر امراض شش مین مبتلا ہونے کے لئے مایل ہوتے ہین اور گاے گہوڑے اور
دیگر حیوانات بہی اس قسم کی ہوا مین عرصہ تک رہتے ہین تو مثل انسان کے بیمار ہو جاتے
ہین *

جن کمرون یا مکانات مین بیمار رہتے ہین اُنکی ہوا مین تو زیادہ کثافتین ملجاتی ہین
کیونکہ جاندار مادون کی اُنمین کثرت ہو جاتی ہے - اگر ان مادون کے دور کرنے مین کوشش
نہ کیجائے تو طبیعت اسقدر کمزور ہو جاتی ہے کہ ان مریضون کی بیماریان شدت پکڑ جاتی
ہین اور اُنمین سے جو رو بصحت لاتے ہین وہ عرصہ تک لگے رہتے ہین علاوہ ازین
وہ خاص بیماریان بہی ظاہر ہو جاتی ہین جنکے پیدا ہونے کے اسباب اگر دور نہ کئے
جائین تو جمع ہوتے رہتے ہین *

آگ کے جلنے کی کثافتین اکثر جمع نہین ہونے پاتین - بند مکانون مین جو تمباکو
جلتی ہین اُنکی کثافت آمیز ہوا مین دم لینے سے بعض دفعہ درد سر ہو جاتا ہے اور دم
گہٹنے لگتا ہے - جب کوئی شخص ایسے بند اور گرم مکان سے نکلکر باہر چلا جاتا ہے تب
وہ بیمار ہو جاتا ہے *

بدبدرو کی ہوا - اسمین بعض اجزا تو ایسے ہوتے ہین جنکے سونگھنے سے دم گھٹنے لگتا
ہے اور بعض بالکل زہر کا کام کرتے ہین چنانچہ اسیواسطے موریون اور بدررون کے صاف
کرنیوالے گاہے گاہے ہلاک ہوجاتے ہین اور اسیواسطے اُن لوگون کو اکثر بدہضمی ہوتی ہی
اور دست آتے ہین اور انکی آنکھین ہمیشہ آئی ہوئی ہوتی ہین - اور جس ہوا کا تعلق بدررو
کی ہوا سے ہوتا ہے اسمین برابر دم لینے سے دردسر ہوجاتا ہے - جی متلانے لگتا ہے
دست آتے ہین اور تمام بدن سست رہتا ہے اور جب عرصہ تک اسمین دم لیاجاتا
ہے تو صحت مین بہت ہی خرابی پڑجاتی ہے اور انیمیا ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ
ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ گاہے گاہے تھوڑے عرصہ کے لیئے بخار ہوجاتا ہے اور
دردسر اور ہاضمہ بگڑجاتا ہے - اور بدررون مین چونکہ براز کے تبخیر بھی ہوا کرتی ہے
تو اسکے سونگھنے سے اسہال ہوجاسکتا ہے خاصکر جب وہ زہریلی تبخیر زیادہ حرارت
اور خشکی کے سبب سے تیز ہوجاتی ہے - اور اسی بدررون کی ہوا مین دم لینے سے
ٹائی - فائیڈ فیور بھی ہوجاتا ہے ٭

بول و براز - جہان کہین پیشاب اور پاخانہ کا ڈھیر ہوتا ہے اور اُس جگہہ
کی ہوا ان سے گندی ہوجاتی ہے تو وہ ضرور صحت کو نقصان دیتی ہے لیکن بول اور
براز کو زمین پر پھیلا دیا جاتا ہے تب وہ چندان ضرر نہین پہونچاتے گو وہ مکروہ ہوتے
ہین کیونکہ ان سے جو تبخیر پیدا ہوتی ہے وہ باہر کی ہوا کے ساتھہ فوراً ملجاتی ہے -
لیکن جب بول و براز کو مٹی مین ملادیتے ہین تب انکی خاصتین دور ہوجاتی ہین گو بیماری
کا خاص زہر اس ترکیب سے زایل نہین ہوسکتا جیسے انٹے - رک فیور کا زہر اور
جب بہتے ہوئے دریا مین اس قسم کی گندگی چھوڑی جاتی ہے تب بھی پانی مین ملجانے
کے سبب سے اسکا مضر اثر دور ہوجاتا ہے ٭

قبرستان - قبرستانون مین یا انکے قرب وجوار مین بود و باش کرنا بھی ضرر تا

مضر صحت ہے اور اگرچہ اُس مقام کی کثیف ہوا سے کوئی خاص قسم کی بیماری نہین پیدا
ہوتی تاہم وہان کے باشندون کی صحت اِسقدر بگڑجاتی ہے کہ طبیعت اُنکی مہلک بیماریون
کے حملون کا مقابلہ نہین کرسکتی - ایسے مقام کے پانی کے پینے سے بہی صحت کو ضرر پہونچتا
ہے - بعضدفعہ جنازہ کے ساتھہ جانا بہی صحت کو نقصان پہونچاتا ہے +

جہیلون کی ہوا - جہیلون کی ہوا اور دیگر مقامات کی ہوا بہی کہ جہان نباتاتی مادہ
گلنے لگتا ہے باری کے تپون کو پیدا کرتی ہے - طحال مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے - خون تہوڑا
ہوجاتا ہے اور عمر کم + اور بعض اوقات ڈیسنٹری کی بیماری بہی ہوجایا کرتی ہے - اور
علاوہ اِس ہوا کے ایسے مقامات کے پانی سے بہی وہی نقصانات پیدا ہوتے ہین +

مجمل بیان ہوا کی کثافتون کا - دنیا مین ہمیشہ ایسے بڑے بڑے قدرتی کام
ہوتے رہتے ہین جن سے ہوا کثیف ہوجاتی ہے - چنانچہ پہلے حرکات تنفس یعنے دم لینا ہے -
حیوانات کے ہر سانس کی حرکت سے کچہہ نہ کچہہ ہوا کثیف ہوجاتی ہے مثلاً ہوا کا جزو اعظم
اکسیجن ہے جسپر زندگی منحصر ہے - اِس جزو کا کچہہ حصہ پہیپہڑون مین جاتا ہے اور اُسکی
جگہہ وہ فاسد مرکب پیدا ہوجاتا ہے جسکو کاربانک اسڈ گاس کہتے ہین اور ساتہہ
ہی بہت سا پانی کا بخارا اور مختلف قسم کے مرکباتِ فاسد بہی جو جسم مین پیدا ہوتے ہین
ہوا مین ملجاتے ہین +

جس چوہے کا ذکر آگے کیا جائیگا اُسکے بند مرتبان کے اندر مرجانے کا ایک تو یہ سبب
تہا کہ ہوا مین سے اکسیجن گاس صرف ہوگئی - اور زندگی قائم رکہنے کے واسطے اس
گاس کے سوا نہ تو کاربانک اسڈ کار آمد ہوسکتی ہے نہ پانی کا بخار اور دوسرا سبب
وہ فاسد مرکبات تہے + جلنے کے فعل کو اصطلاح مین کمبسچن کہتے ہین اس سے بہی
ہوا کثیف ہوجاتی ہے کیونکہ ہر ایک چیز کے جلنے کے لیئے اکسیجن کی ضرورت
ہوتی ہے ورنہ وہ جل نہین سکتی - اور اُسکے جلنے سے جو چیز پیدا ہوتی ہے اُس کا

بہت سا حصہ یہی فاسد کاربانک ایسڈ گاس کی ہوا کا جزو ہوتا ہے جو سانس کے ساتھہ نکلتی ہے - اگر چوہے کی جگہہ تم ایک بند مرتبان مین کسی جلتی ہوئی چیز کو رکھہ دو تو وہ بہی جلد بجھہ جایگی کیونکہ آکسیجن جلد خرچ ہو جاتی ہے اور بغیر آکسیجن کے کوئی شے جل نہین سکتی ہے +

اشیا کے سڑ جانے سے بہی ہوا کثیف ہو جاتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ کل اجزاے حیوانی یا نباتی مرنے کے تہوڑی دیر بعد سڑنے لگتی ہین - اور گرم ملکون مین تو ادہر وہ مرے اُدہر سڑانا شروع ہو گئی تب اُن سے مختلف قسم کی ہوائین پیدا ہوتی ہین جن مین سے بعض نہایت زہریلی بہی ہوتی ہین - آدمی اور جانورون کے مُردے اور کُل مردہ نباتات یا اُنکے کچھہ کچھہ حصے سڑتے اور گلتے ہین پہر اُن سے فاسد ہوائین پیدا ہوتے ہین + انہی مین زندہ حیوانون کے فضلے بہی شامل ہین مثلاً پسینہ جو جلد سے نکلتا ہی بول و براز اور بیکار اجزا جو کُل زندہ حیوانات کے جسم سے نکلتے ہین اور انمین سے بعض ایسے ہین کہ کبہی کبہی جسم سے جدا ہونے سے پہلے ہی پوسیدہ ہونے لگتے ہین علاوہ اسباب مذکورہ بالا کے زمین کے بخارات سے بہی ہوا کثیف ہو جاتی ہے کیونکہ زمین جیسی کہ ہم کو معلوم ہوتی ہے اس طرح ٹہوس مٹی یا ریت کا ڈلا نہین ہے جسکے اندر کوئی شے نفوذ نہ کر سکے بلکہ سطح زمین اور اُس پانی کی سطح کے مابین جو اُسکے نیچے ہوتا ہے ہوا کی آمد و رفت کم و بیش جاری رہتی ہے اور یہ ہوا زمین سے نکلکر باہر کی ہوا مین آملتی ہے - پس اگر زمین مین کوئی شے ایسی ہو جس سے اُسکی ہوا کثیف ہو سکتی ہے تو وہ کثافت زمین کے مسامات کے رستے ہوا کے ذریعہ سے اوپر نکل آئیگی اور باہر کی ہوا کو کثیف کر دیگی جو ہمارے سانس کے کام مین آتی ہے - کُل جاندار مادے جو انسان یا اور حیوانات کے جسم سے نکلتے ہین لوگ اُنہین بالکل مضر صحت نہین سمجھتے اور یہ نہین جانتے کہ اُنمین اثر بد ہوتا ہے اور اسی خیال سے اکثر زمین ہی پر پڑا رہنے دیتے ہین گہاس بہوس سڑتے

اور اَور نباتی اجزا جو گلنے لگتے ہین اُنمین بہی یہی اثر پیدا ہوتا ہے - اِس اثر کی بدی اُسوقت زیادہ تر بڑہ جاتی ہے جب زمین سیلی ہوتی ہے کیونکہ زمین کے اِسطرح سیلنے سے وہ چیزین جلد سڑنے لگتی ہین اور اُس سیل یعنے پانی کے بخار کو ہوا اُڑا لیجاتی ہے جس سے ایک مضر صحت سردی پیدا ہوتی ہے - زمین علے العموم مرطوب یعنی سیلی ہوئی ہوتی ہے اور اِسی سیل اور سڑی ہوئی نباتات کے باعث اُن مقامون کی ہوا جہان دلدل ہوتی ہے مضر صحت ہوجاتی ہے اور اگرچہ وہ دلدل کسیقدر دور و دراز ہی ہو تو بہی ہوا کے جہوکے اُسکی کثافت کو شہرون اور گاؤن مین اُڑا لیجاتے ہین - گہر کے روزمرہ کے ایسے کامون سے جیسے نہانا - دہونا - کہانا پکانا ہے جو جو کثافتین پیدا ہوتی ہین اگر اُنہین باحتیاط تمام رفع دفع نہ کیا جائے تو اُن سے بہی ہوا کثیف ہوجاتی ہے ❊

بعض پیشے اور حرفے بہی ایسے ہین کہ جنسے ہوا کثیف ہوجاتی ہے - مثلاً چمڑا رنگنے والے قسائی رنگ ساز وغیرہ جنکا پیشہ حیوانات و نباتات کے اجزاے مُردہ سے تعلق رکہتا ہے ہوا کو کم و بیش کثیف کردیتے ہین اور بعض اہل حرفہ ایسے بہی ہین جنکی دستکاری سے چہوٹے چہوٹے کرکرے یا اَور قسم کے اجزا ہوا مین اُڑکر ملجاتے ہین - مثلاً سوہن گر - سان گر یا کارخانون مین کام کرنے والے غرض یہ چہوٹے چہوٹے کرکرے یا اَور قسم کے اجزا بہی جب ہوا مین سے سانس کے ذریعہ پہیپڑے مین پہنچتے ہین تو اِن سے بیماری پیدا ہوسکتی ہے ❊

پاک اور صاف ہوا کی ضرورت - پانی یا غذا کے بغیر تو آدمی کچہہ دن جی بہی سکتا ہے لیکن ہوا بغیر چند منٹ کے اندر ہی مرجاتا ہے ❊ پس زندگی کے کل ضروریات مین سے ہوا نہایت ضروری چیز ہے اگرچہ ہوا کو نہ تو تم دیکہہ سکتے ہو نہ معلوم کرسکتے ہو جبتک کہ تم سے آکر ٹکر نہ کہائے اور اُسوقت اُسکو جہونکا یا جہکڑ کہتے ہین تم ہمیشہ ایک بڑے ہوا کے کُرہ مین رہتے سہتے ہو اور اُسکی تہ مین اُسیطرح چلتے پہرتے ہو جس طرح

مچھلیان پانی کی تہ مین چلتی پہرتی ہین - پس چونکہ زندگی کے واسطے ہوا ایک نہایت ضروری چیز ہے تو تندرستی کیواسطے بہی پاک اور صاف ہوا کا ہونا ایک امر ضروری ہے اگر کسی جانور کو گہٹی ہوئی ہوا مین بند کردو مثلاً ایک چوہے کو کسی شیشے کے مرتبان مین تو پہلے وہ ہانپنے لگیگا اور پہر مرجائیگا + ایسا کم اتفاق ہوتا ہے کہ ہوا ایسی کثیف ہوجائے کہ اُسمین حیوانات زندہ نہ رہ سکین مگر اسقدر کثیف تو بارہا ہوجاتی ہے کہ جو اُسمین رہتے ہین اُنکا رنگ پیلا پڑجاتا ہے - تندرستی مین فرق آجاتا ہے اور انواع واقسام کے امراض مین مبتلا ہوجاتے ہین +

ہوا کے پاک کرنیکے قدرتی عمل - تم نے دیکہہ لیا کہ ہوا کو کثیف کردینے کے بہت سے سبب ہین جو ہمیشہ جاری رہتے ہین پس اگر قدرتی ترکیبون سے اُنکا دفعیہ ہوتا رہتا تو زندگی محال ہوجاتی مگر بعض ایسے قدرتی قانون ہین جو بہت کچھہ اِس خرابی کو رفع کردیتے ہین + اول مختلف قسم کے گاسون کا منتشر ہوتے رہنا جس سے خود بخود فاسد ہوائین پراگندہ ہوکر عام ہوا مین ملجاتی ہین + دوسرے ہوا کا تیز چلنا جس سے مختلف ہواؤنکا آپسمین مبادلہ ہوجاتا ہے + تیسرے جو کاربانک ایسڈ زندہ حیوانات ونباتات سے بکثرت پیدا ہوتی ہے اُسکے اجزا کو ہرے پودونکا جدا کردینا اور اسطرح آکسیجن کو خالص کرکے ہوا مین ملا دینا - پس یہ تین ترکیبین ہوا کی صفائی کی ہین جو کہ ہمیشہ اُن کثافتون کے بہت سے حصہ کو صاف کرتی رہتی ہین جو اوپر کی صورتون سے پیدا ہوا کرتی ہین +

مگر افسوس یہ ہے کہ لوگ اکثر اُن صفائی کی ترکیبون کو کارگر ہونے نہین دیتے - وہ ہوا مین کثافتین پیدا کرنے کے علاوہ اپنی جان کو ایسے گہٹے ہوئے گہرون مین بند کردیتے ہین جہان کثافتون کے صاف کرنے مین اُن قدرتی ترکیبون کی بہت تہوڑی بلکہ کچھہ بہی پیش نہین جاتی اور شہرون مین مکانات ایسے گنجان بناتے ہین

ہین کہ اکثر لوگ نہایت تنگ جگہہ مین رہتے ہین اور اِسلئے کثیف ہوا مین دم لینے سے جو ضرر ہوتا ہے وہ بہت بڑہ جاتا ہے +

ہوا کے پاک کرنے کی مصنوعی ترکیبین - بذریعۂ ڈس-اِن-فِک-ٹینٹ چیزونز اور ہوا کی آمد و رفت کے عمدہ بند و بست سے ہوا پاک ہو جاتی ہے -

ڈس-اِن-فِک-ٹینٹ اشیاء - مصنوعی ترکیبون سے ہوا کی عفونت دفع کرنے کے لئے جن اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے - اُنکو اصطلاح مین ڈس-اِن-فِک-ٹینٹس کہتے ہین - یہ وہ اشیا ہین جو ہوا کی ایسی کثافتون کو یا تو زایل کر دیتی ہین یا پیدا نہین ہونے دیتی ہین جو مضر صحت ہین + ڈس-اِن-فِک-ٹینٹ اشیا اپنا اثر اسطور پر پیدا کرتی ہین کہ مضر گیاس ہواؤن یا بخارات کے اجزا کو الگ الگ کر کے ایسے جز و یا مرکبات پیدا کر دیتے ہین جو مضر صحت نہین ہین یا گندہ ہونے اور خمیر اُٹھنے کی ترکیبون کو روک دیتے ہین یا اُن جاندار جرم یعنے تخم کو ہلاک کر ڈالتے ہین جن سے بیماریان پیدا ہوتی ہین یا جاندار سمیات کو زایل کر دیتی ہین یا گندہ ہونیوالی اشیا کو اِس قابل کر دیتے ہین کہ ان مین اکسے-جن گیاس جلد ملجائے اور وہ گندہ ہونا نہ پاوین + ڈس-اِن-فِک-ٹینٹ اشیا تین قسم کی ہوتی ہین اول منجمد - دوم سیال - سوم ہوائی +

اول منجمد ڈس-اِن-فِک-ٹینٹ اشیا - ان سب مین سے کوئلہ بہتر ہے - یہ چیز سلفیو-ری-ٹیڈ ہایڈرو-جن گیاس اور دیگر ہوائی اشیاء کے اجزا کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیتی ہے جو نباتاتی اور حیوانی مادہ کے سڑ جانے سے پیدا ہوتے ہین - علاوہ ازین کوئلہ مرض کے لطیف جاندار عفونتون کو بھی اپنے اندر جذب کر کے اُس اکسے-جن گیاس کے ساتہہ مخلوط کر دیتا ہے جو اُسکے مسامات کے اندر موجود ہوتی ہے اور اِس ترکیب سے عفونت ہاے مذکورہ کو ضرر رسان ہونے نہین دیتا - لیکن کوئلہ کا سیدھا اثر اُن کثافتون پر نہین ہوتا جو ہوا مین بہتے پہرتے ہین لیکن ہان ہوا کے

بعض ایسی حالتون کو دور کر دے سکتا ہے جن سے مرض پیدا کرنیوالے جاندار مادے
کے نشو و نما ہوتی ہے + کوئیلہ چونکہ سستا اور کارگر ڈس-ان-فکٹ ہے اسکو
شفاخانون کے واٹر کلوزٹس مین اور جاے ضرورون مین اور بدررؤن مین اور دیگر اُن کل مقامات
مین ہونا چاہیے کہ جہان بدبو اور مضر صحت عفونیتین ہوا کرتی ہین - مگر کوئیلہ کو خوب طرح
کوٹ کر بچھا دینا چاہیے مگر یاد رہے کہ کوئلہ جب ایک مرتبہ استعمال مین آ جاتا ہے تب اثر نہین
کرتا مگر دوبارہ جلا کر استعمال کیا جاوے تو مثل سابق کے کارگر ہو جاتا ہے ؛

خشک مٹی - خاصکر جب اسمین کنکریلی اجزا اور اُس قسم کے بھورے رنگ کے بہر بہری
مٹی بھی ملی ہوئی ہوتی ہے جو نباتاتی اور حیوانی اجزا پر ہوا کے اثر سے بنجاتی ہے اور جسکو اصطلاح
مین ہیئیومس کہتے ہین - غرض اِس قسم کی سوکھی مٹی عفونتون کو خوب جذب کرتی ہے - لیکن
اِس بارے مین کوئلہ کی بہ نسبت کم اثر رکھتی ہے - اگرچہ سوکھی مٹی مین یہ طاقت نہین ہے
کہ جاندار مادہ کو یا اُن سمیات کو زایل کر دے سکے جن سے بیماریان پیدا ہوتی ہین پھر بھی جب
بیمار کے دستونمین خوب طرح سوکھی مٹی ملا دیجاتی ہے تب بہت حصہ اُس دست کے مضر مادہ کا
جس سے وہ بیماری لوگون مین پھیل جا سکتی ہے زایل ہو جاتا ہے + خشک مٹی سے بدبو زایل
ہو جاتی ہے لیکن اُس بدبو کے مضر اجزا پر اثر کم کرتی ہے +

لائم یعنے چونا - چونا دو قسم کا ہوا کرتا ہے - ایک بجھایا ہوا چونا یعنی ہائیڈریٹ آف
لائم اور دوسرا اَنبجھہ چونا یعنے کاسٹک لائم - یہ دونو قسم کا چونا ہوا کے ساتھ ملجاتا ہے
اور اُس ہوا کے کاربانک ایسڈ کو اور اُسمین جو گندھک کے قسم کی بدبودار اجزا ہوتے
ہین اُنکو بھی زایل کر دیتا ہے + کاسٹک لائم جب جاندار مادہ کے مقابلہ مین آتا ہے تو اُنکو
ہلاک کر ڈالتا ہے - پس اِس قسم کا چونا جب گندہ مردون مین اور بیمار کے دستونمین ملا دیا جاتا
ہے تب وہ مضر صحت کم ہوتے ہین + مکانات کی دیوارون پر جب بجھائے ہوے چونے
کی سفیدی کرتے ہین تب ایسے زندہ یا مردون مادہ کے اثر کو زایل کر دیتا ہے جو اُن دیوارون پر

لگے ہوئے ہوتے ہین مگر دوبارہ سفیدی کرنے سے پہلے درازون کو خوب طرح کھرچ ڈالنا چاہئے اور کھرچن کو یا تو جلا ڈالنا یا مٹی مین دبا دینا چاہئے *

مرکبات جنمین کار۔با۔لک اسڈ ہوتا ہے جیسے ٹک۔ ڈو۔گلس پاوڈر وغیرہ لیجیے ڈس۔ان۔فک۔ٹنٹ چیزین ہین۔انمین جو کار۔با۔لک اسڈ ہوتا ہے اُس سے سڑاند رک جاتی ہے اور جو مٹی کا جزو جیسے چونا وغیرہ ہوتا ہے وہ متعفن ہواؤن کو جذب کرلیتا ہے *

کلو۔ری۔لم۔یہ مرکب کلو۔رائیڈ اف الو۔مے۔نم ہے۔ہوتا ہی یہ منجمد لیکن ہوا لگنے سے گلجاتا ہے۔اِسمین یہ خاصہ ہے کہ اِس قسم کی عفونت جیسی سلفیوریٹڈ ہائیڈروجن اور فاس۔فیو۔رے ٹڈ ہائیڈروجن اور سلفائیڈ اف امو۔نی۔ام ہین۔انکی مضر خاصیت کو زایل کر دیتا ہے۔یہ چیز بہت عمدہ انٹے۔سپ۔ٹک ہے اور یہ خود بدبو دار نہین ہوتی ہے * اور نہ زہر کا اثر رکھتی ہے * اِسکا استعمال عرق اور خشک طور پر بھی کیا جاسکتا ہے *

دوم سیتال ڈس۔ان۔فک۔ٹنٹ چیزین۔جیسے ڈس۔ان فک ٹنٹ چیزین عرق کے طور پر ہوتی ہین تب بہ نسبت خشک چیزون کے زیادہ تر آسانی سے استعمال کیجاسکتی ہین۔مگر انکا اثر متعفن ہوا کے اِسی حصہ پر ہوتا ہے جو انکے نہایت قریب ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ جب اِن عرقیات کا استعمال کرین تب انکو چوڑی رکابیون مین بھر کر جابجا رکھہ دین یا کپڑون پر چھڑک دین۔بدررو اور موریونکی عفونت دور کرنے کے لئے یہ عرق بہت اچھا ہے چنانچہ نصف سیر مردار سنگ کو قدرے پانی مین ملاکر اُسپر سات آونس نائیٹرک اسڈ آہستہ آہستہ چھوڑدین۔اب اسمین اِسقدر اور پانی ملاوین جس مین کل عرق دو گیا۔لن ہوجاوے جس جگہہ بدبو ہو وہان اِسکو ڈالدین *

کلو۔رائیڈ اف زنک کا عرق۔اِسکے فی ڈرام مین ۲۵ گرین کلورائیڈ اف زنک

ہونا چاہیے - اِس عرق کا ایک پائینٹ ایک گیالن پانی مین ملاکر استعمال کرین - اِس سے علاوہ متعفن ہواؤن کے جاندار مادہ بہی ہلاک ہوجاتا ہے ◆

سلفٹ اف زنک اور سلفٹ اف ایرن کا عرف بہی اچہا ڈِس - اِن - فِک - ٹنٹ ہے ◆

کان - ڈیز فلوئیڈ کہ جسمین پر - منگنے - نٹ اف پوٹاش ہوا کرتا ہے بہت اچہا ڈِس - اِن - فِک - ٹنٹ ہے - اِس سے جاندار مادہ ہلاک ہوجاتا ہے اور سٹراند بہی رک جاتی ہے ◆

کار - با - لِک اسڈ جب پانی مین ملاکر استعمال کیا جاتا ہے تب سٹراند رک جاتی ہی اور جاندار مادہ ہلاک ہوجاتا ہے ایک آونس کار - با - لِک اسڈ اور آٹھ آونس سلفٹ اف ایرن تین گیا - لن پانی مین ملاکر اسکار - لے - ٹے - نا اور چیچک کے بیمار کے کپڑون وغیرہ پر لگانے سے اُن بیماریون کی چہوت کے مادہ کا اثر زایل ہوجاتا ہے اور دس حصہ ہیلے کار - با - لِک اسڈ مین سو - لیو - شن اف کلورائیڈ اف زنک ملاکر اور اسکو بہت سے پانی مین حل کرکے پاخانہ اور موریون اور بدبودار گڑہون مین چہڑکنے سے عفونت دور ہوجاتی ہے ◆

سوم ہوا کے قسم کے ڈِس - اِن - فِک - ٹنٹ چیزین - اِن سب مین سے کلو - رین عمدہ ڈِس - اِن - فِک - ٹنٹ ہے جتنے قسم کی مضر ہوائین ہین جیسے سلفو - رے - ٹڈ ہائیڈرو - جن وغیرہ اُن سب کے اثر بد کو یہ کلو - رین ہوا زایل کردیتی ہے اور اِس سے جاندار مادے بہی ہلاک ہوجاتے ہین کہ جن سے وبائی بیماریان جیسے ہیضہ اسکار - لٹ فیور - چیچک وغیرہ پیدا ہوتی ہین - کسی مکان کو وبا کے اثر سے پاک کرنے کے لئے ایسا کرین کہ اسمین کلو - رین ہوا پیدا کرکے سارے دروازے اور کہڑکیون کو بند کردین اور ایک شبانہ روز اسیطرح رہنے دین بعد ازان سب دروازون اور کہڑکیون کو خوب طرح کہول دین تاکہ مکان کے اندر باہر کی کہلے طور پر

داخل ہوسکے کیونکہ کلو-رین ہوا ایک نہایت تیز چیز ہے - ذرہ بہی مکان کے اندر رہجایگی تو ناکون مین خراشس پیدا کریگی ٭

کلو-رین ہوا کے پیدا کرنے کی کئی ترکیبین ہین چنانچہ کلو-ری-نے ٹڈ لایم یا کلو-ری-نے ٹڈ سوڈا کو پانی سے مرطوب کرکے مٹی کی رکابیون مین مکان کے اندر جابجا رکہہ دین یا چہڑک دین تاکہ جو کلو-رین ہوا اس سے آہستہ آہستہ پیدا ہوتی جاوے وہ اُس مکان کے ہر ایک گوشہ مین خوبطرح بہر جاوے - اور اس ترکیب سے بہی یہ ہوا پیدا کیجا سکتی ہے کہ چار حصے بازار کا ہائیڈرو-کلو-رک اسڈ ایک حصہ بلاک اکسائیڈ اف منگے -نیز کے سفوف (انجنے) مین ملا دین - نہین تو ایک کام کرین کہ چار حصہ کہانے کا نمک لیکر ایک حصہ انجنے اور دو حصہ میلا سلفیو-رک اسڈ اور دو حصہ پانی ملاکر دہیمی آنچ پر رکہہ دین - اس سے کلو-رین ہوا پیدا ہو جائیگی - اور یون تو اگر صرف کہانے کا نمک آگ کے انگارون پر چہڑک دیا جاوے تب بہی کسیقدر کلو-رین ہوا پیدا ہو جائیگی اور مرض کے مضر مادہ کو زایل کردیگی ٭

آئیو-ڈین کا بخار بہی اچہا وس -انٹی ٹاک-ٹنٹ ہے ایک ڈرام آئیو-ڈین لیکر چہت سے لٹکا دین - آہستہ آہستہ سب اُڑ جائیگا اور مضر مادہ کو زایل کردیگا - چنانچہ شفاخانہ جات مین یہی ترکیب عمدہ کارآمد ہے - اور جو یہ چاہو کہ آئیو-ڈین کا بخار جلد پیدا ہوکر اپنا اثر ظاہر کردے تو ایسا کرو کہ گرم توے پر یا انگارون پہ قدرے آئیو-ڈین چہوڑ دو یا آئیو-ڈین کو پانی مین حل کرکے سارے مکان مین اُس عرق کو پچکاری سے چہڑک دو ٭

سلفیو-رس اسڈ بہی بدبو دار ہوا کے اثر بد کو زایل کردیتا ہے اور سڑاند اور خمیر اُٹہنے کو روک دیتا ہے - اس ہوا سے ایسے مکانات نہایت عمدہ طور پر پاک کئے جاسکتے ہین جنمین متعدی بیماریونکا علاج کیا گیا ہو - چونکہ یہ ہوا بہت تیز ہوتی ہے مکان کو

بالکل خالی کرکے اِس ہوا کو پیدا کرنا چاہئے - بہت آسان ترکیب اِس ہوا کے پیدا کرنے
کی یہ ہے کہ گندہک کا سفوف آگ کے انگارون پر چہڑکدین یا ایسا کرین گندہک پر
اسپرٹ اف وائین ڈالکر یا اُسپر القطرہ چہوڑکر اُسمین آگ لگا دین اگرچہ اوپر کئی ترکیبین
بیان کی گئی ہین جن سے بیمارکا مضر مادہ یا متعفن ہوائین زائل ہوسکتی ہین مگر اِن پر
بہروسہ کلی نکرنا چاہئے بلکہ یادرہے کہ جبتک کسی مکان مین ہوا کی آمد و رفت کا کامل
طور پر بندوبست نہوگا ادویات دافع عفونت سے بہت تہوڑا فائدہ ہوگا - پس

بیان ون - ٹے - لی - شن کا - اِس لفظ کے معنی ہین ہوا کی آمد و رفت کا
بندوبست یعنی حیوان یا انسان کے رہنے کے مکانون مین پاک اور صاف ہوا کا بکثرت
ہونا ۔ اگرچہ اِس موقع پر صرف رہنے کے مکانات کی بابت ہوا کی آمد و رفت کا ذکر کیا
جائیگا لیکن یادرہے کہ سڑکون - بازارون - دیہاتون - شہرون - مکانات کے احاطون
اور پلٹنون کی چہاونیون مین ہوا کی آمد و رفت کا انتظام ایسا ہی ہونا چاہئے جیسے رہنے
کے کمرون اور مکانات مین ہونا چاہئے ۔

ون - ٹے - لے - شن کے باب مین اِن امور کا ذکر ہونا چاہئے مثلاً - اول
مقدار ہوا کی جو قیام صحت کے لئے درکار ہے - دوم وہ ترکیبین جن سے مقدار مطلوبہ
حاصل ہوسکے - سوم وہ شرائط جو ہوا کے عمدہ طور پر پہیلنے کے لئے درکار ہین ۔

واضح ہو کہ ون - ٹے - شن کی نسبت سب سے پہلے تجویز یہ کرنی چاہئے کہ سانس
چہوڑنے سے جو کثیف ہوا پہیپڑے سے باہر نکلتی ہے اُسکو مکان سے کس طرح نکال
دینا چاہئے یا کس ترکیب سے اسکا مضر اثر ہلکا ہوجا سکتا ہے - یادرہے کہ ایک جوان آدمی
کی سانس کی ہر ایک حرکت سے ۳۰ مکعب انچ ہوا کی گندہ ہوجاتی ہو اور چونکہ علی العموم
ہر ایک بشر عرصہ ایک منٹ مین ۱۶ دفعہ دم لیتا ہے تو اُس عرصہ مین ۴۸۰ مکعب انچ
ہوا کی خراب ہوجاتی ہے اور اُس حساب سے ایک گہنٹہ کے اندر ۲۸۸۰۰ مکعب انچ

یعنے ۵۶ و ۱۲ مکعب فٹ ہوا بگڑ جاتی ہے - اور جو ہوا برآمدگی دم سے باہر نکلتی ہے اس
کے ہزار حصہ مین ۴ حصہ کار - با - نک ایسڈ کا ہوتا ہی اور باہر کی ہوا کے ہزار حصہ
مین صرف ۴و۰ حصہ کار - با - نک ایسڈ کا ہوتا ہے - پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ
اُس بگڑی ہوئی ہوا کے اثر کو اسقدر کم کرنے کے لئے کہ جس سے اسمین اوسط اندازہ
کار - بو - نک ایسڈ کا آجاوے یہ ضرور ہوگا کہ اُسمین ایک سوگُنا اتنی ہی ہوا کہ جسیقدر
کار - با - نک ایسڈ ہو داخل کرنا چاہئے جتنی شش سے باہر نکلی ہے یعنے ۱۶۶۶
مکعب فٹ فی گھنٹہ ہر ایک آدمی کے واسطے - لیکن باہر کی ہوا مین کسیقدر کار - بانک ایسڈ
بہی ہوتا ہے اور سانس کے کام مین آئی ہوئی ہوا مین صرف کار - با - نک ایسڈ ہے
زیادہ مقدار مین نہین ہوتا بلکہ اُس ہوا مین علاوہ کار - با - نک ایسڈ کے جو خون
کو صاف کرتے وقت اسمین شامل ہو جاتا ہے پانی کا بخارا ور تہوڑی سی دیگر کثافتین
بہی ہوتی ہین اور پسینہ کے ذریعہ بدن سے جو کثافتین خارج ہوتی ہین ان سے باہر
کی ہوا کسی قدر کثیف ہو جاتی ہے - پس ان کثافتون کے باعث اگر ہوا کے اوپر
کی مقدار مین اسکا چوتہائی حصہ اور ہوا شامل کر دین تب تندرست آدمیون کے کسی ایسے
کی جگہہ کی ہوا کو پاک اور صاف رکہنے کے لئے خالص ہوا کی کم سے کم مقدار ہر ایک
گہنٹہ ۲۰۰۰ مکعب فٹ درکار ہی اور ایک گہوڑے کے لئے ۲۵۰۰ + لیکن شفاخانون
اور دیگر کسی ایسے مکانات کے واسطے جہان بیمار رہتے ہون زیادہ تر مقدار ہوا کی ضرورت
ہوتی ہے بلکہ بعض بیماریون مین مریض کے جسم سے اسقدر متعفن جاندار مادہ خارج
ہوتا ہے کہ اسکی عفونت کو دور کرنے کے لئے کافی مقدار ہوا کی پہنچانی ممکن نہین
ہوتی + اور شفاخانہ کے کسی وارڈ مین جب بہتیرے زخم کے بیمار ہوتے ہین تو ہر ایک
بیمار کے لئے فی گھنٹہ ۴۵۰۰ مکعب فٹ تازی ہوا درکار ہوتی ہے اور جب شفاخانہ
مین ایسے مرضون کی کثرت ہو جیسے ہسپتل گنگرین اور پائی - میا اور ارای - سی - پے - لس

اور ٹائی فس فیور یا چیچک تپ میں جسقدر تازی ہوا کی آمد و رفت ہو وہ تھوڑی ہے یعنے مریضوں کو سردی نہ لگ جائے اسباب کا خیال رکھکر شفاخانہ میں ہوا کھلے طور پر آنے دیں تاکہ مریضوں کو جلد شفا ہو جاوے اور شفاخانہ میں بیماری کا مادہ پھیلنے نہ پاوے۔ تجربہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ بعض بیماریوں کا جاندار زہریلا مادہ بہ نسبت اوروں کے تازی ہوا میں ملجانے سے کم تر ضرر رسان ہوتا ہے مثلاً ٹائی فس فیور کا بیمار اگر چھوٹے کمرے میں رکھا جاوے کہ جسمیں ہوا کی آمد و رفت کا بندوبست اچھا ہو تو اُسکی چھوت کا زہر زائل ہو جا سکتا ہے مگر چیچک اور اسکارلیٹ ٹا کا زہر ایسا موذی ہوتا ہے کہ باوجود تازی ہوا کے افراط کے بھی پھیلجاتا ہے صرف یہی نہیں بلکہ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مہینوں تک صاف ہوا لگی ہے پھر بھی اُن بیماریوں کی چھوت پھیل پڑی ہے اور میلےریا زہر پر صاف ہوا کا اثر اسقدر کم ہوتا ہے کہ ہوا کے ذریعہ کوسوں تک وہ زہر پھیلجاتا ہے اور بعض طبیب ایسا قیاس کرتے ہیں کہ ہیضہ کا زہر ہوا کے ذریعہ جابجا پہنچا پھرتا ہے پھر بھی اسکے اثر میں کمی نہیں ہوتی ✦

علاوہ سونگھنے کے کام کے صاف ہوا جلانے کے کام کے لیئے بھی درکار ہوتی ہے مثلاً بتیوں کی روشنی کے لیئے اور آگ کے جلنے کے واسطے بھی آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اور نیز اُن بتیوں سے اور آگ سے جو کثیف دخان پیدا ہوتا ہے اُسکے اثر کو زائل کرنے کے لیئے بھی آکسیجن درکار ہے ✦ نصف سیر کوئیلہ کے جلکر خاکستر ہونے کے لیئے ۳۰۰ مکعب فٹ ہوا چاہیئے اور نصف سیر خشک لکڑی کے واسطے ۱۲۰ مکعب فٹ ہوا چاہیئے۔ ایک شمعی تیل کے چراغ سے فی گھنٹہ آدھا مکعب فٹ کاربانک ایسڈ خارج ہوتا ہے۔ پس اسکے اثر کو کمزور کرنے کے لیئے ۳۰۰ مکعب فٹ ہوا چاہیئے اور ایک ایسی موم بتی کے جلنے کے لیئے ۵۰۰ مکعب فٹ

کی ضرورت ہوتی ہے + مگر یہ بات یاد رہے کہ جب کوئی مکان ایسا ہو کہ جسمین رہنیوالے بہت اور جگہہ کم ہو تو اُسمین ہوا کی مقدار زیادہ ہونی چاہئے ورنہ باشندون کو نقصان پہونچیگا + یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو چہاونیان بڑے بڑے شہرون کے قریب اور پہاڑون کے نیچے ہین اُنکے بارکون کے کمرون مین ہر ایک آدمی کو ۱۸۰۰ مکعب فٹ اور ۹۰ مسطح فٹ جگہہ دیجاوے اور اُن چہاونیون مین جو پہاڑون پر ہین ۱۲۰۰ سے ۱۴۰۰ اور ۷۵ دیجاوے - یورپین کے شفاخانونمین جو نیچے ہین ۲۴۰۰ فٹ اور ۱۲۰ مسطح فٹ جگہہ دیجاوے اور پہاڑون پر ۱۶۰۰ سے ۱۸۰۰ فٹ اور ۱۲۰ فٹ مسطح فٹ + ہندوستانیون کے شفاخانون مین جو نیچے تعمیر کئے گئے ہین ۱۵۰۰ مکعب فٹ اور ۹۹ مسطح فٹ اور یورپین اور یورپی شیئن کے لاک ہسپتالون مین ۱۰۰ مسطح فٹ اور ہندوستانیون کو ۶۰۰ اور جیلخانون کے وارڈون مین ۶۴۸ مکعب فٹ اور ۵۴ مسطح فٹ جگہہ ہر ایک قیدی کے لئے چاہئے + اسبات کا دریافت کرنا کہ کسی کمرے مین اوپر کے حساب کے مطابق جگہہ ہے یا نہین اسطور پر ہو سکتا ہے کہ اِسکے مکعب فٹ اور مسطح فیٹ کو اُس مکان مین رہنے والون کی تعداد پر تقسیم کرنا چاہیے + تاکہ رہنے کے مکانات مین ہوا کی اچھی آمد و رفت ہو یہ ضرور چاہئے کہ اسمین بذریعہ دروازون اور کہڑکیون کے ہوا کے داخل ہونے اور خارج ہونے کا عمدہ بندوبست ہونا چاہئے ورنہ باشندگان کی صحت کبھی اچھی نہین رہ سکتی +

ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین ہوا کے کثیف ہو جانے کے اسباب - جن خرابیون کا ذکر اوپر ہوا ہندوستان کے ہر شہر اور گانو مین پائی جاتی ہین مگر ہان کسی مین کم کسی مین زیادہ اور اُنمین دو قسم کے مکانات ہوتے ہین ایک تو صحن دار - دوسرے جہونپڑے - صحن دار مکانون کے صحن چار دیواری سے گہرے ہوتے ہین جنمین روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کے لئے نہ دروازہ ہوتا ہے نہ کہڑکیان ہوتی ہین

جھونپڑونکا حال یہ ہے کہ اگر انکا دروازہ بند کردیجیے تو نہین ہوا اور روشنی کسی طرح
آہی نہین سکتی۔ رہنے والونکا یہ حال ہے کہ بہت سے آدمی ملکر ایسی تنگ کوٹھریون مین
سوتے ہین کہ نتو انہین سے سانس کے کام آئی ہوئی ہوا اچھی طرح باہر نکل سکتی ہے
نہ انہین باہر کی لطیف ہوا آسانی سے آسکتی ہے تاکہ اُس کثیف ہوا کا مبادلہ ہوسکے
پس جو ہوا دم لینے سے کثیف ہوچکی ہے اُسیکے کچھہ حصہ سے بار بار سانس لیتے ہین
اور فقط یہی خرابی نہین ہے بلکہ اِس سے بدتر ایک اَور خرابی یہ ہے کہ لوگون
کا یہ عام قاعدہ ہے کہ اپنے سر منہہ کو کمبل مین خوب لپیٹ کر سوتے ہین علاوہ
انہین جو آگ کہانا پکانے مین جلتی ہے اور چھوٹے چھوٹے تیل کے چراغ جو رات کو
روشن ہوتے ہین وہ ہوا سے صرف اکسیجن ہی کو نہین کہینچتے بلکہ اُسمین زہریلی
ہوائین اور اَور اجزا بہی ملادیتے ہین اُن سے ہوا اَور بہی کثیف ہوجاتی ہے*

گہرون کے پاس اکثر مُردے بہی دفن کرتے ہین یا تہوڑے ہی فاصلہ پر اُدہور اجلا
دیتے ہین۔ جانور جہان مرے وہین پڑے رہے جبتک اُنکو پرندے یا درندے کہا
نہ جائین اور ناکارہ نباتات دروازون کے عین سامنے رُکتی ہین ونہین گرتی ہین ہین
سڑتی ہین اُٹہا کر پہینک بہی نہین دیتے جسم کی صفائی پر جیسا چاہئے خیال نہین کرتے
نہاتے ہین اور میلے ہی کپڑے پہن لیتے ہین جن لحافون کو اوڑہ کر سوتے ہین وہ پسینہ
اور جسم کے اَور فضلون سے بہرے ہوئے ہوتے ہین کہات کے پہانگنے کا بندوبست
اچہا نہین کرتے۔ راستہ کے آس پاس بلکہ شارع عام مین بہی نجاست پڑی رہتی ہے
یہ لوگ اکثر ایسا بہی کرتے ہین کہ بہت سویرے اُٹہہ کر اُن کہیتون مین رفع حاجت کے
لیئے جاتے ہین جہان اونچے کہیت کہڑے ہوتے ہین یا جہان پردہ کی جگہہ پاس ملجاتی
ہے وہین بیٹہہ جاتے ہین اور بعض دفعہ گہرون کی چہتون پر بہی پاخانہ پہرتے ہین
وہ وہین پڑا رہتا ہے سوکہہ کر خاک ہوجاتا ہے اور گرد کے ساتھہ ہوا مین اُڑتا پہرتا ہے

یا مینھہ مین بہ کر نیچے پہیلتا ہے - جہان جاضرور ہین وہ اکثر گندگی سے بہرے رہتے ہین اُنکی نجاست تہوڑی بہت پاس کی زمین مین بہتی ہے یا بازار مین یا گہر کے صحن مین یا جدہر کو رستہ پاتی ہے بہ جاتی ہے - اگر کسی طرف نکاس نہین ہوتا تو نیچے کسی گوشہ مین یا گہرے غار یا سنڈاس مین جا گرتی ہے - اور پیشاب تو جس گوشہ مین چاہین کر دیتے ہین - گوبر کا یہ حال ہے کہ یا تو لیے غوری سے روندن مین رُل جاتا ہے یا کہین مین ڈالنا ہوتا ہے تو گہر کے پاس ڈہیر لگا دیتے ہین تاکہ گلجائے اِس سے ہوا کثیف ہو جاتی ہے کیونکہ وہان بدبو پیدا ہوتی ہے یا جب وہ سڑنے لگتا ہے تو پہلے زمین پہر اُس کے نیچے کی ہوا کثیف ہو جاتی ہے اور اِن دونو سے یکسان خرابیان پیدا ہوتی ہین بلکہ دوسری صورت مین سیل کے سبب زمین جلد تر گندی ہو جاتی ہے ؞

نہانے کا یہ حال ہے کہ جہان موقع پاتے ہین کہڑے ہو جاتے ہین اور وہان زمین پر جو گلنے قابل چیزین ہوتی ہین پانی اُنہین لیکر زمین مین پیوست ہو جاتا ہے پانی کے نکاس کا بہی اچہا انتظام نہین - مینھہ کا پانی یا تو گڑہون مین بہت سا جمع ہو جاتا ہے ہو جاتا ہے یا گہر کے پاس کہڑا رہتا ہے اور یہ اُس سے بہی بُرا ہے کیونکہ گہر کا فرش بہ نسبت باہر کی زمین کے اکثر نیچا ہوتا ہے پہر جب اُس نواح مین ایسی دلدل بہی ہوتی ہے جسکے پانی کا نکاس نہو تو وہان کی گلی سڑی ہوئی نباتات اور سیل کی کثافت سے ہوا بگڑ جاتی ہے اور اُس کثافت کو گرد و نواح مین پہیلاتی اور وہ بیماریان پیدا کرتی ہے جو دلدل کے آس پاس کے مقامات مین عام ہوتی ہین ؞

باورچیخانہ کا آخورا اور بعض دفعہ میلے کپڑے دہونکا دہون بہی جہان جی چاہتا ہے پہینک دیتے ہین لیکن کپڑے اکثر کوون اور تالابون پر دہوئے جاتے ہین اسکا ذکر آگے آئیگا ؞

قسایونکا جس جگہہ بس چلتا ہے وہین جانورون کو ذبح کر ڈالتے ہین اور اُنکے اندر کی آلایش بہی وہین پہینک دیتے ہین - چمڑا رنگنے والے رنگریز اور اَور پیشہ ور سر بازار اپنا

اپنا کام کرتے ہین جس سے اِردگرد کے لوگون کو ایذا پہونچتی ہے +

کیا ترکیب ہے کہ ہوا کثیف نہونے پاوے - اب یہ کہنا چاہئے کہ جو کثافتین پیدا ہوتی ہین اُنکی روک یا دفعیہ کسیطرح ہو بہی سکتا ہے یا نہین - انمین سے بعض تو ایسی ہین کہ اُنکا دفعیہ ہو ہی نہین سکتا مثلاً سانس کا چلنا اور آگ کا جلنا کیونکر بند ہو - اور جہان یہ ہونگی وہان ہوا کا اصل جزو اکسیجن ضرور خرچ ہوگا - پہر اُسکی جگہہ وہ ہوا بہی ضرور ہی پیدا ہوگی جو زندگی کو زہر ہے لیکن جبتک قدرتی قاعدون مین کچہہ خلل نہ پڑیگا اُسوقت تک اِس سانس لینے اور جلنے کے عمل سے کچہہ خرابی عائد نہین ہوسکتی چنانچہ اِس ہوا کی اصلاح کے لئے گہر مین ایسا بندوبست ہونا چاہئے کہ باہر کی ہوا آتی جاتی رہے کیونکہ اگرچہ کسی گہر یا کمرے مین ہوا کا چلنا معلوم نہین ہوتا مگر ہوا ہمیشہ ادلتی بدلتی رہتی ہے - ہان اِسلیئے کہ لطیف ہوا پہونچ سکے مگر نیز نہو چاہئے کہ ایک ہی کمرے مین ایک ہی وقت بہت آدمی نرہین ورنہ وہ لوگ اُس مکان کی ہوا کو اتنا کثیف کردینگے کہ اُس عرصہ مین باہر کی لطیف ہوا اُتنی وہان نہین پہونچ سکتی یعنے اُس مکان مین آدمیونکا ہجوم نہ چاہئے +

سرکاری مکانون مین ہر ایک آدمی کے لئے کتنی جگہہ درکار ہے

سرکاری مکانات مثلاً بارکون اور جیلخانون مین ہر ایک آدمی کے رہنے کے لئے جتنی جگہہ درکار ہے وہ خوب سوچ سمجھکر مقرر کیگئی ہے اُس جگہہ کی مقدار مکعب پیمایش سے دریافت ہوسکتی ہے مثلاً اگر کوئی کمرہ دس فٹ چوڑا دس فٹ لمبا دس ہی فٹ اونچا ہو تو اُسمین ہزار مکعب فٹ ہوا ہوگی - ہر ایک قیدی کو ۶۴۸ مکعب فٹ دیا جاتا ہی اور یہ بات مکان کی سطح زمین کی پیمایش سے بہی دریافت ہوسکتی ہے مثلاً جو مکان دس فٹ لمبا دس فٹ چوڑا ہو اُسمین ۱۰۰ فٹ مربع جگہہ ہوگی -

دیسی سپاہیون کو ۶۳ مربع فٹ زمین دیجاتی ہے اور قیدیون کو ۴۶ فٹ وجہ یہ ہے کہ قیدیون کی بارکون کی چہتین عام دیسی مکانون سے بہت اونچی ہوتی ہین اور

اُنھین کمرے بھی ہوتے ہین جن سے ہوا کی آمد و رفت اچھی طرح ہوتی رہتی ہے + معمولی کارروائیون کیواسطے سطحی مربع فٹ کی پیمایش کافی ہے اگر ممکن ہو تو ایک آدمی کیواسطے ۸۴ فٹ مربع چاہئے یعنے اِسقدر زمین جو ۸ فٹ لمبی ۶ فٹ چوڑی ہو اور کمرے کی دیوارمین اوپر کیطرف کھڑکیان ہونی چاہئین تاکہ سانس کی کثیف ہوا اُنھین سے نکل جایا کرے کیونکہ اکثر موسمون مین سانس مین سے نکلی ہوئی ہوا بہ نسبت اِردگرد کی ہوا کے گرم ہوتی ہی اسواسطے اکثر اوپر کو جاتی ہے رہنیوالون کی تعداد کے بموجب ہر کمرے کی کھڑکیون کو فراخ رکھنا چاہئے ۔

یاد رکھو جب باہر سے کسی ایسے مکان مین داخل ہو جسمین ایک یا کئی آدمی رہتے ہون اور اُسمین بدبو معلوم ہو تو جان لینا کہ اُس کمرے مین ہوا کی آمد و رفت کا بندوبست کافی نہیں ہے جب فی آدمی کے حساب سے جگہہ کی مقدار مقرر کرنی ہو تو خیال رکھنا چاہئے کہ بیمارون کو بہ نسبت تندرست آدمیون کے زیادہ مقدار کی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو حالت صحت کی نسبت اُسکی جلد اور پھیپڑے سے زیادہ کثافتیں نکلتی ہین اور اُن سے جلد ہی عفونت پیدا ہو جاتی ہے ۔ پس اِسلئے کہ بیمارون کے اِردگرد کی ہوا تنفس کے قابل ہو یہ چاہئے کہ ہوا معمولی مقدار سے زیادہ ہو بلکہ جو تندرست بیمار کیخدمت کرتے ہین اُنکے لئے بھی یہ بات واجب ہے +

بچون کو لطیف ہوا کی ویسی ہی ضرورت ہوتی ہے جیسے جوانون کو + یہ بات رسم مین داخل ہو گئی ہے کہ زچہ کو ایسے کمرون مین بند رکھتے ہین جنمین ہوا کا بالکل دخل نہو اُسپر طرہ یہ کہ ہمسایون اور رشتہ دارون کا ہجوم ہوتا ہے یہ بات صرف زچہ ہی کے لئے مضر نہین ہے بلکہ خاص بچہ کیواسطے بھی نہایت پُر خطر ہے ۔ بہت سے بچے پیدا ہو کر چند ہی روز کے اندر مر جاتے ہین سبب یہ ہے کہ دم لینے کو خالص ہوا کی کافی مقدار نہین ملتی جس کمرے مین لوگ رہتے ہین اگر وہان دودکش یا کوئی اور رستہ کثیف ہوا اور

دہوان نکلنے کا نہ ہو تو اُسمین آگ نہ جلانی چاہیئے +

روشنی کے لئے مٹی کے بہاسے چراغ جلاتے ہین اور اُن سے دہوان اور کثیف ہوائین پیدا ہوتی ہین مگر اُنکے نکلنے کا بہی کوئی ویسا ہی آسان بندوبست ہو سکتا ہے جیسا آگ کے دہوئین وغیرہ ہو سکتا ہے +

سڑاند کے سبب سے جو برائیان پیدا ہوتی ہین اُنکے دفیعہ کے لئے اِس عام اصول کو مدنظر رکہنا چاہیئے کہ کل مرے ہوئے حیوانات اور مُرجہائی ہوئی نباتات کو جہانتک ممکن ہو سڑنے سے پہلے احتیاط کے ساتھہ کسی جگہہ پہنکوا دیا کرین - اور مردون کو آبادی سے دور اچہی طرح دفن کر دیا کرین یا جلا دیا کرین + دفن کرنا ہو تو قبر بشرط امکان کم سے کم ۲ فٹ گہری ہو - اور مٹی سے خوب طرح بند کر دین جلانا ہو تو خوب اچہی طرح جلائین - مُردار جانورون کو فوراً اُٹہوا کر دور گڑوا دین اور اوپر خوب دبا دبا کر مٹی جما دین - گلے سڑے گہاس بہوس اور اَوڑ ڈولاؤ جیسے لید گوبر وغیرہ جو کہات مین کام آتے ہین جمع کر کے کم سے کم آبادی سے .. اگز کے فاصلے پر سب کا ڈہیر لگا دینا چاہیئے اگر اُس ڈہیر پر کبہی کبہی تہوڑی مٹی ڈالدیا کرین تو اُس سے نہ تو بدبو پیدا ہوگی نہ زراعت پر اُسکا اثر کم ہوگا +

جلد کو درست رکہنے اور اُس سے میلے پن کی حالت مین جو عفونت پذیر مادہ نکلا کرتا ہے اُسکے دور کرنے کے واسطے جسم کو صاف اور ستہرا رکہنے کے سوا کوئی ترکیب نہین + سارے بدن کو سرد پانی سے ضرور دہو ڈالنا چاہیئے پانی خواہ سرد ہو خواہ گرم + البتہ جوان اور طاقتور آدمیون کے واسطے اکثر سرد پانی بہتر ہے لیکن بُڈہے ہون اور کمزور آدمیون اور بیمار آدمیون کے لئے نیم گرم زیادہ مناسب ہی +

جلد سے بہی بڑے بڑے کام متعلق ہین اور ان کامون کو بخوبی انجام دینے کے لئے اُسکا پاک صاف رکہنا ضرور ہے + جلد اگرچہ جسم کا بیرونی حصہ ہے مگر رتبہ مین کسی اندرونی

عضو سے کم نہین ۔ اِسمین جو بے حساب مسامات ہین وہ بے فائدہ نہین ہین اِن سے ہمیشہ بدبودار فضلے نکلتے رہتے ہین ۔ پس اگر جلد کو صاف نرکہو گے تو وہ بند ہو جائینگے اور بیماری پیدا ہو گی لیکن اگر تمہارے پہننے کے کپڑے اور سونے کا بستر میلا ہو گا تو جلد کے صاف رکہنے سے بہی بہت فائدہ نہو گا اِسلئے اِن سب کو بہی ہوا دیتے رہو اور خوب صاف رکہو ۔

یوروپ مین جو شہر صحت کے لحاظ سے اچہے شمار کئے جاتے ہین اُنمین زمین کے نیچے موریان بنی ہین شہر کی ساری گندگی جیسے بول و براز باورچیخانے اور نہانے دہونے کا پانی اُنمین سے نکل جاتا ہے اِن سبکو اصطلاح مین سو ۔ اِج یعنے گندگی کہتے ہین ۔ عام ٹٹیون کی جگہہ گہرون مین جاے ضرور ہوتے ہین ۔ اُنکی گندگی اور ہر قسم کا گندہ پانی جو حوض اور گڑہون مین جمع ہوتا ہے یہ سب ملکر لوہے کی نلیون مین جا پڑتا ہے اور گہر گہر کی نلیان ملکر بڑے بڑے نلونمین جا ملتی ہین ۔ یہ نل ملکر یا تو ان سے بہی بڑے بڑے نلونمین یا خشتی بدررو مین جا گرتے ہین ۔ اِن سب کی گندگی کہیںکر سمندر مین جا پڑتی ہے یا ایک مفید کام مین صرف ہوتی ہے یعنی کسی خاص قطعہ زمین کی پیداوار کو قوت دیتی ہے ۔

جب ایسی صفائی کے سامان ایک مرتبہ بنگئے تو پہر اُنکی مرمت مین بہت لاگت نہین آتی خیال کرو اِس بندوبست مین اُس محنت اور لاگت کی نسبت کتنی بچت ہے جو آدمیون سے اُٹہوانے مین پڑتی ہے کیونکہ اس ترکیب سے گندگی اپنے ہی بوجہ سے ڈہلان کیطرف بہ جاتی ہے بعضدفعہ جہان گندگی کے بہنے کے لئے ڈہلان کافی نہین ہوتی وہان اُسکو پہلے کسی نیچی جگہہ مین جمع کرتے ہین پہر پمپ سے اونچی جگہہ چڑہاتے ہین مگر اُسمین زیادہ خرچ بیٹہہ جاتا ہے افسوس ہے کہ ہندوستان مین یہ دقت بارہا پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ ملک ہموار ہے اور اسمین ڈہلان کم ہے مثلاً کلکتہ مین اِس قسم کی دشواری پیش آئی تہی اِسلئے ایسی کل کی ضرورت پڑی جس سے گندگی اتنی اونچی چڑہ جاے کہ پہر آپ ڈہلک کر شور جہیلو نمین جا پڑے

کلکتہ مین جو صفائی کا طریقہ جاری ہے وہ کل شہر مین یکسان نہین اور شہر کے جن حصونمین بدررو ئین بنگئی ہین وہان بہی یہ کامل انتظام نہین ہے کہ گہرون کی چہوٹی چہوٹی موریان باہر کی بڑی بدررو سے ملی ہوئی ہون بلکہ خاکروب نجاست اور غلاظت کو اُٹہا اُٹہا کر موریون مین ڈالدیتے ہین جہان سے وہ ڈہلک کر اُن کہتیون مین جا پڑتی ہین جو شہر کا ریا اُور لوگون کیطرف سے اسی کام کے لئے بنے ہین ٭

ہندوستان کے شہرون کی صفائی نلون اور بدررون سے ہونے مین کئی مشکلین ہین اول یہ کہ اگرچہ ہمیشہ بنانا پڑے پہر بہی سکے جاری کرنے مین پہلے پہل بڑی لاگت آتی ہے - دوسرے پانی کا سامان کافی بہم نہین پہونچ سکتا - تیسرے نلون اور موریون کی نسبت آدمیون سے کم لاگت مین اُٹہہ سکتا ہے لیکن ان مین سے بعض قباحتین رفع بہی ہوسکتی ہین چنانچہ بہت کہلے کہلے نل نہون پتلی نلیون سے بہی بڑی آبادی کی گندگی صاف ہوسکتی ہے بشرطیکہ انمین ڈہلاؤ بہی ڈالا جاوے کیونکہ یہ نلیان زمین کے نیچے صرف نجاست ہی کے لیجانے کے لئے ہین اور پانی کے نکاس کے لئے زمین کی سطح پر الگ بندوبست کرنا چاہئے اسکا ذکر آئندہ آئیگا ٭ اگر یہ نل مٹی کے پختہ بنین پہر شاید رفتہ رفتہ ہندوستان مین بنجائینگے تو لوہے کے نلون سے اور کچی بدررو سے بہت کم لاگت بیٹہیگی ٭ اُسوقت اُمید ہے کہ شہرون کے پینے کے پانی کا انتظام بہی بخوبی ہوجائیگا بالفعل بہت کم ہے اگر اسقدر پانی بہم پہونچ سکے جس سے گہر کے روزمرہ کے کام بخوبی چل جائین تو وہی پانی نلیون کے رستہ نجاست بہا دینے کو بہی کافی ہوسکتا ہے - آدمیون سے ڈلاؤ اُٹہوانے مین بڑی قباحت ہے کہ ہمیشہ اُنکی گردن پر سوار رہو تو بہی اچہی طرح صفائی نہین ہوسکتی اور اسکی نسبت نلیون مین بہانے کا انتظام بہت عمدہ ہے ٭

بالفعل ہم بدررو کی بحث کو یہین ختم کرتے ہین کیونکہ ہندوستان مین ایسی موریون کا

کم رواج ہے جنکے رستہ زمین کے نیچے نیچے نجاست اور غلاظت بہاکر دریا مین ڈالی جاتی ہو اور بڑے شہرون مین بہی اس انتظام کے جاری ہونے کو ایک عرصہ چاہئے ٭ بلکہ چہوٹے شہرون اور گاؤن مین تو یہ کام آدمیون کے ذریعہ ہو سکتا ہے اور یقین ہے کہ عرصہ دراز تک یونہی رہیگا لیکن احتیاط رکہنی چاہئے کہ نجاست زمین پہ نہ گرنے پائے مٹی کے طشتون مین رہے اور اُسے اُٹہاکر کم سے کم دن مین دو دفعہ کہیں دور حفاظت سے ڈالدینا چاہئے ٭

مختلف نمونون کے پائخانے بنانے کی تجویز کیگئی ہے لیکن خواہ سرکاری ہون خواہ گہر کے عموماً پاخانون کے بنانے مین اِسبات کا خیال رکہین کہ گندگی زمین پہ گرنے نہ پاوے اور اگر ہر دفعہ پاخانہ پہرنے کے بعد اُسپر تہوڑی خشک مٹی ڈالدیجائے تو ہوا بہی صاف رہ سکتی ہے اشیاے دافع عفونت کی کچہہ ضرورت نہین اِن پہ روپیہ مفت ضایع ہوتا ہے ۔ اکثر اوقات صرف کارندون کی غفلت کو چہپاتی ہین ٭ پس بہتر یہی ہے کہ ڈلاؤ کو اُٹہوا کر گڑہون مین ڈلوادیا کرین ۔ یہ گڑہے فٹ بہر چوڑے فٹ بہر گہرے ہونے چاہئین جنمین چہہ انچ تو ڈلاؤ ہو اور باقی چہہ انچ مٹی بہردین پہر اُس زمین پہ زراعت کرین کیونکہ جبتک زراعت نہوگی اس ترکیب سے فائدہ نہوگا وجہ یہ ہے کہ زراعت سے نجاست کے اجزا الگ الگ ہوجاتے ہین پہر کہیتی اُنہین اپنی غذا کے لئے جذب کرلیتی ہے اور اُنکا نام ونشان تک نہین رہتا ٭

اگر ہو سکے تو غسل خانے اور باورچیخانے کے پانی کو بہی اِس ترکیب سے اُٹہوا کر کہیتی کی زمین پر پہنکوا دیا کرین کہ کہیتی اُسے جذب کرلے اگر یونہی پہینک دینگے تو زمین بسجائیگی اور جو جاندار مادے اُسمین ہوتے ہین اُن سے ہوا کثیف ہوجائیگی جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے ۔ سیل کے انسداد کیواسطے پانی کا نکاس ضرور ہے تاکہ بارش کا پانی کسی پاس کی ندی مین جاپڑے ورنہ اتنا تو ضرور ہو کہ مکانون کے پاس پانی کہڑا نہ رہنے پائے

جب ہو سکے نالیون کو پختہ بنانا چاہیئے تاکہ میلا پانی زمین مین جذب نہو اور جہانتک ممکن ہو گڑہون اور نشیبون کو بہی بہر دینا چاہیئے ٭

گہر کی کُرسی اونچی ہونی چاہیئے تاکہ اُسمین سیل نہونے پاوے کیونکہ اگر کرسی زمین کی سطح سے نیچے یا برابر بہی ہوگی تو گہر سیلا رہیگا اور ایسے گہر مین رہنا بیماری کا مول لینا ہے ٭ زمین پر سونے سے چارپائی پر سونا بہتر ہے اور جہان کی آب وہوا مرطوب ہو یا جہان بخار کا غلبہ ہو وہان زمین سے خوب اونچے ہو کر سونا چاہیئے نہین تو ایسے گہر مین سوئین جنکی کُرسی اونچی ہو یا مکان کی دوسری منزل پر جا سوئین لیکن یہ نہ کرین کہ آپ تو اوپر سوئین اور مویشی کو نیچے باندہین کیونکہ مویشی سے ہوا کثیف اور اُنکے گوبر اور مُتالی سے زمین گندی ہو جاتی ہے اگرچہ گہر کے لیپنے سے صفائی خوب ہو جایا کرتی ہے لیکن بار بار لیپنے سے گہر سیلا رہتا ہے - لپائی کے گارے مین گوبر نہ ملانا چاہیئے کیونکہ گوبر کے سڑنے سے بہی بدبو پہیلکر بیماری پیدا ہوتی ہے ٭

جہیلون اور دلدلون کے پانی کے نکاس کے اِنتظام مین بڑی لاگت بیٹہتی ہے اور اُسکا بندوبست اکثر شہر اور دیہات کے لوگون کی طاقت سے باہر ہے ٭ مے - لے - ریا زہر اور اُس سے جو تپ پیدا ہوتی ہے اِن دونوکے کامل طور پر روکنے کی حکمت یہی ہے کہ دلدل کی زمین مین سے پانی نکالدیا جائے اور اُسپر کاشتکاری کیجاسکے. اور اگر یہ نہو سکے تو ایسے مقام اور شہر کے درمیان خوب گنجان درخت لگا دیئے جائین کیونکہ درختون سے مے لے ریا زہر کا زور کم ہو جاتا ہے لیکن اصل علاج وہی ہے یعنے پانی کے نکاس کا اچہا بندوبست کرنا اور زمین کو بودینا ٭

گندگی اور موریون کے پانی کے سوا سڑکون کے کوڑے کرکٹ کو بہی ہر روز اچہی طرح جہاڑ وہاڑ کر جمع کرکے یا تو جلادین یا مٹی مین دبا دین نہین تو کہات کے ڈہیر مین دور ڈالدین کیونکہ اسمین بہی نباتی اور حیوانی اجزا بہت ہوتے ہین اگر اُنکو

نہ اُٹھوائینگے تو اُنکے سڑ جانے سے بھی ہوا کثیف ہو جائیگی * ایسے پیشونکا بھی انتظام کرنا
چاہئے جنسے بدبو پیدا ہوتی ہے مثلاً بوچڑخانے اور قصایون کی دوکانون کو پاک صاف
رکھین تاکہ گوشت پر مکھی بیٹھنے نہ پاوے اور بوچڑخانے کے اُغور کو باحتیاط اُٹھوا دیا کرین
اِسیطرح رنگریز - چمڑا رنگنے والے اور اِس قسم کے اَور پیشہ ور یا تو شہر اور گاؤن کے باہر
رہین اور شہر کے اندر ہی بسانا ہو تو ایسی جگہہ بسائین جہان آمد و رفت کم ہو - اگر
اِن سب باتون پر توجہ کیجاے تو ہوا صاف رہیگی *

قیام صحت کے لئے ہواے خوش کئی باتون سے مفید ہے چنانچہ اِس قسم کی ہوا کے
سونگھنے سے تنفس کی حرکات اچھے طور پر انجام پاتی ہین اور اعصاب اور عروق شعیریہ
(رگے - پے - لے - ریزہ) بیرونی کو بھی تر و تازگی حاصل ہوتی ہے اور اُنکی تر و تازگی
سے سارے جسم کو فرحت پہونچتی ہے مثلاً دیکھئے کہ حالتِ غشی مین جب پنکھا کیا جاتا ہی
یا کسی اَور طور سے مریض کے جسم کو تازی ہوا لگتی ہے تب بیمار فوراً ہوش مین آجاتا ہی
اور باغات اور کھلی جگہہ مین سیر کرنے سے طبیعت کیسی خوش ہوتی ہے * ہوا کی مختلف
خاصیتونکا اثر جسمِ انسان پر مختلف طور کا ہوتا ہے مثلاً جب خشک ہوا جسم کو لگتی ہے
تب جسم کی رطوبات بہت جلد باہر نکل آتی ہین اور اکثر جسم کی مختلف ساخت کو طاقت
آتی ہے چونکہ اِس قسم کی ہوا سے جلد کو تحریک بھی ہوتی ہے - اسواسطے بلغمی مزاج
کے آدمیون کو یہ ہوا مفید پڑتی ہے لیکن صفراوی و دموی مزاج کو یہ ہوا مضر ہے *
جب ہوا نہایت خشک اور گرم ہوتی ہے تب جلد کی طاقت پسینہ پیدا کرنے کی کم
ہو جاتی ہے جس باعث مختلف قسم کے امراضِ جلدیہ پیدا ہوتے ہین اور اکثر تشنگی زیادہ
اور بخار ہو جایا کرتا ہے لیکن جب ہوا مین یبوست اور حرارت اعتدال پر ہوتی ہے
تب شش مین خون اچھے طور پر صاف ہوتا ہے عضلات کو طاقت آتی ہے رطوبات جسم
کی اچھے طور پر خارج ہوتی ہین اور اِس قسم کی ہوا سے جسم کے اندر اور باہر کی عفونت بسبب

برودت کے پیدا ہوتی ہے کم ہو جاتی ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ جب ہوا مین یبوست
زیادہ ہوتی ہے تب مے لے[1] ریا کم ہو جاتی ہے * خشک ہوا کے حاصل کرنے کے
لیئے ایسی جگہہ پر مکان بنانا چاہیئے جسکی زمین ریتیلی اور کنکریلی ہو جہان بارش کا
پانی پڑتے ہی غرق ہو جاوے اور جو زمین اونچی نیچی اور جسپر اشجار کم ہوتے ہین خشک
اور اکثر صحت بخش ہوتی ہے - پس یاد رہے کہ زمین کی خاصیت پر ہی ہوا کا خشک ہونا
حصر رکھتا ہے *

مرطوب ہوا خواہ وہ سرد ہو یا گرم بہ نسبت خشک ہوا کے کمتر صحت بخش ہوتی ہے
کیونکہ اسمین مقدار اک - سے جن ہوا کی کم ہوتی ہے اور چونکہ یہ ہوا بہت ہلکی نہین
سکتی اسلیئے حرکات تنفس اس سے اچھے طور پر انجام نہین پا سکتی اور وہ سری وجہ بارد
ہوا کے صحت بخش نہونے کی یہ ہی ہے کہ اس سے عفونت جلد تر پیدا ہوتی ہے *

گرم اور تر ہوا مضعف معدہ ہوتی ہے اور اس سے پسینہ رک جاتا ہے لیکن سرد و تر
ہوا صحت کو زیادہ تر مضر پڑتی ہے کیونکہ اس سے فضلات جسم کے رک جاتے ہین اور پسینہ
بھی اچھے طور پر پیدا نہین ہو سکتا چنانچہ اسیواسطے نوشیادرمند لیکٹ ٹیکہہ اسٹد رک
جاتا ہے اور بعوض لے - تھک اسٹک ایک - ڈ - ایکٹ امشد بنجاتا ہے جس سے
نقصان یہ ہوتا ہے کہ خون کے اندر لے - تھک اسٹد کے ہونے سے مختلف قسم کے
امراض دموی پیدا ہوتے ہین اور خون کے دورہ کرنے مین خلل پڑ جاتا ہے چنانچہ
وجع مفاصل وجع العصب بعض قسم کے امراض جلد یہ اور خنازیر اور سل کی بیماری
پیدا ہوتی ہے جو سرزمین چکنی مٹی کے اور نشیب ہوتی ہے اور جسپر عرصہ تک پانی
کھڑا رہتا ہے اور جسپر درختون کی بہت کثرت ہوتی ہے اور جو زمین کسی بلند پہاڑ

---

[1] ایک زہریلی ہوا ہے جو مادہ نباتاتی اور حیوانی کے متعفن ہو جانے سے پیدا ہوتی
ہے اور جس سے نوبتی امراض مثلاً تپ نوبتی وغیرہ پیدا ہوتے ہین *

کے نیچے ہوتی ہے اُسکی ہوا مرطوب ہوتی ہے لیکن قطع نظر زمین کی خاصیت کے رہنے کا مکان خود اپنے مصالح کی جہت سے کہ جس سے وہ بنا ہو مرطوب ہو سکتا ہی

دوم پانی - پاک وصاف پانی کی ضرورت - تندرستی کیواسطے دوسری بڑی ضروری چیز خالص پانی ہے مگر بعض آدمی پانی کو لطیف ہوا پر فوق دیتے ہین جو جو ترکیبین ہوا کے صاف رکہنے کے لئے اوپر بتائی گئی ہین اُنہی ترکیبون سے پانی بہی صاف رہ سکتا ہے کیونکہ اُسمین اکثر کثافتین ہوا ہی سے ملا کرتی ہین - اگر گندگی کے اُٹھوانے کا معقول بندوبست کیا جائے تو ہوا اور پانی دونو صاف رہ سکتے ہین مگر کئی خاص باتین بہی ہین جن سے پانی گندہ ہو جاتا ہے وہ کونسی باتین ہین اور اُنکا دفیعہ کیونکر ہو سکتا ہے ہم آگے اُنکا ذکر کرتے ہین ✣

اُن وسیلون کا ذکر جن سے پانی بہم پہونچتا ہے

پانی کے بہم پہونچنے کا سب سے بڑا ذریعہ بارش ہے جب مینہہ برستا ہے تو کسیقدر پانی دریا اور ندی اور تالابون مین بہ جاتا ہے کچھہ زمین پی جاتی ہے جس سے جاری کوئین اور چشمے بہرتے رہتے ہین اور بڑا حصہ دریا اور ندیون کے پانی کا بہی زمین ہی سے ریس ریس کر آتا ہے ✣ پہاڑون پر بجائے مینہہ کے برف پڑتی ہے - گرمی مین جب برف پگہلتی ہے تو اُسکا پانی بہ کر دریا مین جاتا ہے - چنانچہ پہاڑی دریا گرمی کے موسم مین چڑہ جاتے ہین ✣

یہ بات سب جانتے ہین کہ خشک سالی مین دریا اور ندیون کا پانی کم ہو جاتا ہے کوئین اور چشمے اُتر جاتے ہین یا بالکل خشک ہو جاتے ہین مگر برسات مین جب بہت مینہہ برستا ہے تو دریا بہت چڑہ جاتے ہین اور تالاب اور کوئون مین بہی پانی بہر جاتا ہے ✣ ظاہر ہے کہ مینہہ کے قطرے ہوا مین ہو کر زمین تک پہونچتے ہین اِس سے اُسمین کسیقدر ہوا کی

کثافتین ملجاتی ہین چونکہ شہرون کی ہوا زیادہ کثیف ہوتی ہے اِس سبب سے جو پانی
شہرون مین برستا ہے اُسمین ہوا کی کثافت زیادہ ملجاتی ہے تب بارش کا
پانی بہی خراب ہوجاتا ہے علاوہ اِسکے مینہہ کے پانی کی خرابی کا ایک اَور بہی سبب
ہے یعنے جب وہ پانی زمین مین پیوست ہوجاتا ہے تب اُسمین چونہ اور رنگ تانبے جستا
اور اَور معدنی چیزین ملجاتی ہین لیکن یہ چیزین ایسی نہین ہین جن سے پانی بالکل
خراب ہوجاوے ہان جب آدمی اُسے گندہ کردیتا ہے یا جہیلون یا ایسے مقامات سے
پانی لیا جاتا ہے جنہین بہت سے گہاس پہوس گلے ہوئے ہون تب وہ پانی کام کا
نہین رہتا ✣

ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین پانی اکثر کیونکر گندے ہوجاتے ہین اور وہ خرابی کیونکر رُک سکتی ہے

ہندوستان کے لوگ پانی دریا یا ندیون یا تالابون یا کوؤن سے بہرتے ہین اب
دیکہنا چاہیے کہ یہ کیونکر خراب ہوجاتے ہین اور کونسی ترکیبین ہین جن سے وہ خراب
نہون - تم ابہی سُن چکے ہو کہ دریا اور ندیون مین دو طرح سے پانی آتا ہے ایک تو وہ
کہ زمین پر سے بہ کر جاتا ہے - دوسرا وہ پانی جسکو زمین پی جاتی ہے اور رس رس کر دریاؤن
اور کوؤن مین پہونچتا ہے پس یہ بات بخوبی سمجہہ مین آسکتی ہے کہ جو جو کثافتین زمین
کے اوپر ہوتی ہین اور جو اُسکے اندر ہوتی ہین وہ ساری اُس مین ملجاتی ہین اور اُسکو
گندہ کردیتی ہین - بارش کے بعد اُن کثافتون کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے اور
دریاؤن اور کوؤن مین گادہی ملجاتی ہے جس سے پانی گدلا ہوجاتا ہے - علاوہ اِسکے
دریاؤن مین اکثر ڈہانڈ ڈالدیتے ہین اور مُردے بہادیتے ہین اور جو مُردے دریا کے
کنارے جلاتے ہین اُنکی راکہہ بہی اُسمین پہینک دیتے ہین اور لوگ دریا کے کنارے
پاخانہ بہی پہر دیتے ہین اور ساری نجاستین مینہہ کے پانی سے بہ کر دریا مین جا پڑتی ہین

اور جس گہاٹ پر لوگ نہاتے دہوتے ہین اُسی سے پینے کا پانی بہی بہرتے ہین ٭

پس یہ بات قابل غور ہے کہ بڑے اور نہایت تیز رو دریا جبکہ اِن کثافتون سے خراب ہوسکتے ہین تو چہوٹے چہوٹے ندی نالے جنمین پانی کم اور آہستہ چلتا ہے وہ تو زیادہ تر خراب ہو جاوینگے اور اُنہین سے لوگ پینے کا پانی بہرتے ہین اسکا تدارک یہ ہوسکتا ہے کہ زمین پر نجاست اور گندہ پانی نہ پہینکین تاکہ اُسکی سطح بہی صاف رہے اور اُسکے اندر بہی گندگی کا اثر نہ پہنچے یہ بہی خیال رہے کہ جہان سے پینے کا پانی بہرتے ہین وہان نہانا دہونا نہ چاہئیے بلکہ ہر گہاٹ سے دور بہاؤ سے نیچے کیطرف کو نہائین دہوئین ٭ دریا کے کنارے ریتے ہین چند فٹ گہری اگر ایک چہوٹی سی خندق کہود لین تو وہ چہلنی کا کام دے سکتی ہے کیونکہ جب پانی اُسمین نہتر جائیگا تو کاوسے صاف ہو جائیگا اور اُن کثافتون سے بہی کچہہ نہ کچہہ صاف ہوگا جو دریا مین ہوا کرتی ہین ٭

جو جو خرابیان دریا اور ندیون کے پانی مین ہوتی ہین بہت سی اُنمین سے تالاب کے پانی مین بہی ہوسکتی ہین لیکن تالاب کا پانی چونکہ کہڑا رہتا ہے اِس سبب سے وہ برائیان اُسمین زیادہ تر مضر ہین ٭

بعض اوقات تالابون مین بول و براز اور ایسی چیزین سطح زمین سے بہکر جاملتی ہین یا پاس کی زمین مین نجاست بہری ہوتی ہے تو وہ آہستہ آہستہ جذب ہوکر اندر رسکر اُنمین جا پہنچتی ہے اور جس تالاب کا پانی پیتے ہین لوگ اُسی مین یا اُسکے کنارے نہاتے دہوتے ہین اور ہند کے بعض مقامون مین عورتین تالابون مین نہاتے وقت اکثر پیشاب بہی کرلیا کرتی ہین ٭

تالابون کے کنارے پر اکثر پاخانے بہی ہوتے ہین ٭ اور خاصکر صبح کیوقت اکثر ایسا دیکہا جاتا ہے کہ اُسی تالاب مین جسکا پانی میلا اور سڑا ہوا ہوتا ہے کوئی تو نہاتا اور کُلّی کرتا جاتا ہے اور کوئی مسواک کرتا اور اُسی مین تہوکتا جاتا ہے۔ کوئی کہانے پکانے کے

برتنون کو مانجہتا ہے - کوئی اپنے میلے کپڑے یا اناج دہوتا ہے - اور کوئی حاجت ضرور سے اُٹھکر اُسمین آب دست لیتا ہے - اور جاے ضرور کی موری سے نجاست بہی اُسمین جا ملتی ہے - بعضدفعہ اُسمین مویشی کو نہلاتے اور پانی پلاتے ہین اور کبہی رسّی بٹنے کے لیئے سن یا اَور کسی قسم کے ریشہ دار درخت کو بہی اُسمین ڈبو رکہتے ہین کہ وہین گلتا رہے - یہ سب خرابیان اِسطرح دفع ہوسکتی ہین کہ گندگی نہ زمین کے اوپر رہنے پائے اور نہ اُسکے اندر نفوذ کرسکے اور کوئی ایسا امر ہونے پائے جس سے تالاب گندہ ہوجائے اور جسقدر زمین کا پانی تالاب مین پہونچتا ہو اُسکو اچہیطرح صاف رکہنا چاہیئے اور اُسکے آس پاس نہ تو جاے ضرور ہو اور نہ سنڈاس بہتر ہے کہ چند تالابون کو صاف اور سُتہرا رکہین تاکہ اُنہین سے لوگ پینے کا پانی بہرا کرین اور نہانے دہونے کے لیئے اَور تالاب ہون *

اگر تالابون کے کنارون پر چہوٹے چہوٹے کوئین ہون تو بیچ کی زمین مین سے صاف پانی رس کر آئیگا پہر لوگون کو پینے کا پانی تالاب کے اُنہین مقامون سے بہرنا چاہیئے جہان وہ کوئین ہون - پانی مین ہرے پودون کا ہونا بُرا نہین بلکہ اچہا ہے لیکن جو مُرجہا جائین اُنہین باحتیاط نکالکر پہینک دینا چاہیئے *

ایسے تالابون مین جو شہر یا گاؤن کے آس پاس ہون سن یا اسی قسم کی اَور چیزون کو نہ بہگویا کرین کیونکہ اس سے صرف پانی ہی گندہ نہین ہوتا بلکہ ہوا بہی کثیف ہوجاتی ہے *

پینے کا پانی نہایت صاف ہونا چاہیئے اور یہ بہی سمجہنا کہ خراب پانی سے نہانے دہونے کا کچہہ مضایقہ نہین بلکہ میلے پانی مین نہانا دہونا بیماری کا مول لینا ہی * کوؤن مین زمین کے چشمون سے پانی آنا چاہیئے *

ہندوستان مین اکثر کوؤن پر منڈیر نہین ہوتے اسیواسطے بارش وغیرہ کا گندہ پانی

اُن مین جا پڑتا ہے اور اکثر کوئین ایسی زمین مین کہودلیتے ہین جہان سالہاسال گندگی جمع ہوتی رہتی ہو - اُنمین جو زمین کے چشمون سے پانی آتا ہے وہ گندہ ہوتا ہے اسلئے بہتیرے پُرانے شہرون کے کوؤن کے پانی مین اسقدر جاندار مادے ہوتے ہین کہ اُنکا پانی پینے کے قابل نہین ہوتا *

کوئین کے نزدیک سنڈاس کا ہونا نہایت بُرا ہے کیونکہ جو پانی زمین کے چشمون سے کوئین مین رستا رہتا ہے وہ بہی گندہ ہی رستا ہے پس اگر کوئی سنڈاس کوئین کے پاس ہو تو اُسے اچہی طرح صاف کرواکر بند کردینا چاہئے - ہندوستان کے کوؤن مین ایک اَور بُرائی یہ ہے کہ اُنکے گرد نشیب ہوتا ہے جسمین بہرتے وقت تہوڑا بہت پانی ہمیشہ گرتا رہتا ہے یہ پانی آدمی اور مویشی کی لتاڑ مین رہتا ہے اور اُسمین جانورونکا گوبر اور مُتالی بہی پڑتی ہے - یہی پانی پہر رس رس کر کوؤن مین جاتا ہے اور سارے پانی کو گندہ کردیتا ہے *

بعض کوؤن کے گرد مویشی کے پینے کے لئے پکے حوض بنے ہوتے ہین لیکن اکثر خراب رہتے ہین اور ٹوٹے ہوئے بہی ہوتے ہین اُنکا میلا پانی بہی کوئین مین جاتا ہے *

آدمی کوئین پر اکثر نہاتے ہین یا میلے کپڑے دہوتے ہین اس سے بہی کثافت کوئین مین جاتی ہے - اکثر کوئین کہلے ہوتے ہین اسلئے درختون کے پتے وغیرہ یا تو اُنہی مین گرتے ہین یا ہوا اُڑا لاتی ہے - پانی اگر میلے ڈول یا گندی رسی سے بہرا جائے تو بہی خراب ہوسکتا ہے اور بہرنے والے کے پاؤنکا دہوون تو کوئین مین جاتا ہی ہے پس کوؤن کے پاک صاف رکہنے کے لیئے اِن باتون کی احتیاط رکہنی چاہئے چنانچہ کیچڑ یا ڈلاؤ وغیرہ سے جو جگہہ خراب رہتی ہے وہان کوئین نہ بنائین - کسی موری کا پانی کوئین مین نہ جانے پائے نہ اُسکی ہوا سے رسنے پائے - کوئین کے پاس نہانا دہونا بند کرین کوئین کے گرد منڈیر اور اُسکی چاروں طرف کئی فٹ چوڑا اچبوترا ہونا چاہئے *

کوئین کے قریب ایسے نشیب اور خندق نہون جنمین موری یا کسی اور قسم کا پانی جمع ہو + پانی اس ترکیب سے بھرنا چاہئے جس سے کوآن گندہ ہونے پائے + کوئین پر لوہے یا لکڑی کی جالی رکھین تاکہ اُسمین نہ پتے وغیرہ گر سکین نہ ہوا سے اڑکر جا سکین ممکن ہو تو اُسمین پانی کھینچنے کا ایک پمپ لگا دین لیکن اُسمین لاگت بہت پڑتی ہے اور جلد بگڑ بھی سکتا ہے مگر ہان ڈول اور رسی کا صاف رکھنا تو کچھہ مشکل نہین ہے +

پانی کے صاف کرنے کی بہتیری ترکیبین ایجاد ہوئی ہین مگر پانی جب تھوڑی دیر ٹھہرا رہتا ہے تو گاد خود بخود نیچے بیٹھہ جاتی ہے - بعض پھٹکری وغیرہ سے بھی صاف کرتے ہین اسکے خوب صاف کرنے کے لئے طرح طرح کی چھلنیان ایجاد ہوئی ہین لیکن اگر وہ صاف جگہہ سے بھرا جائے تو چھاننے کی کچھہ ضرورت نہین ہے - بڑی بات تو یہ ہے کہ صاف پانی بھرنا چاہئے اور صاف ہی رکھنا چاہئے + لیکن چونکہ اتنا صاف پانی جس سے گھر کا کل کام چل سکے ملنا مشکل ہے بلکہ بعض دفعہ ممکن نہین اسواسطے اکثر شہرونمین ایسا بندوبست کیا گیا ہے کہ دریا سے یا کسی بڑے تالاب سے جس مین بارش کا بہت سا پانی جمع کیا ہو یا کسی گہرے کوئین سے لیکر نلون کے ذریعہ سے شہر مین لاتے ہین اور بازارون اور گھرون مین تقسیم کر دیتے ہین - اس ترکیب کے فائدہ مند ہونے مین تو کچھہ شک نہین لیکن یہان بھی پھر وہی لاگت کا جھگڑا پڑتا ہے خصوصاً شمالی ہندوستان مین تو ایسے شہر بہت کم ہین جو اس کام کیواسطے روپیہ خرچ کر سکتے ہون ہان لوگون کو جب اپنی تندرستی کا کامل خیال ہوگا تب البتہ ایسی باتونمین ضرور حوصلہ کرینگے لیکن اب بھی اگر کوشش کرین تو بہت ہی کم لاگت مین حال کی برائیون کے رفع کرنیکا معقول بندوبست کر سکتے ہین +

یہ بات ضرور یاد رہے کہ جیسے انسان کی تندرستی کیواسطے صاف پانی کی ضرورت ہے ویسے ہی حیوان کیواسطے بھی ہے لیکن افسوس ہے کہ بیچارے ڈھور ڈنگرون کو اکثر اُسی گڑھے مین سے پانی پینا پڑتا ہے جو پاس ہوتا ہے خواہ اُس مین آس پاس کی موریون کی غلاظت

بہی کیون نہ پڑتی ہو ان بے زبانون کے لئے ہر ایک قسم کا پانی اچہا سمجہا جاتا ہے پس
اُنکا دُبلا پتلا اور مریل رہنا کچہہ تعجب کی بات نہین اور یہی سبب ہے کہ اُنکے پیٹ مین
کیچہوے پیدا ہو جاتے ہین اور اَور بیماریان بہی ستاتی ہین ٭

مقدار پانی کی - تاکہ تندرستی قائم رہے تین مطلب کیواسطے پانی کی ضرورت
ہوتی ہے - چنانچہ غذا کے واسطے نہانے دہونے کیواسطے اور موری وغیرہ کے صاف رکہنے
کے لئے - واضح ہو کہ جسقدر پانی کی فراط ہو اُسیقدر اچہا ہے لیکن اکثر اوقات پانی فراط سے
نہین مل سکتا پس اُسصورت مین اسبات کا جاننا مناسب ہے کہ کم سے کم کسقدر پانی کے
ہونے سے صحت قائم رہ سکتی ہے - پانی کس ترکیب سے حاصل ہو سکتا ہے اُسیر بہی اسکا کم یا
زیادہ خرچ ہونا منحصر ہے مثلاً پانی اگر گہرے چاہات سے بہرا جائے یا پمپ کے ذریعہ نکالا
جائے تو ضرورت سے بہی خرچ مین کم آتا ہے لیکن جب پانی برابر ملتا رہتا ہے یا جب
صرف بنبے کے پیچ کے گہمانے سے حاصل ہو سکتا ہے تب پانی کا بہت نقصان ہوتا
ہے اور ضرورت سے بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے ٭

غذا کیواسطے کچہہ تو پانی پیا جاتا ہے اور کچہہ پکانے کے کام مین آتا ہے - اگر کوئی
شخص معمولی محنت کرتا ہو اور گرمی بہی نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم ہو تو اُسکو ۲۴ گہنٹہ
مین قریب دو سیر پانی کی ضرورت ہوتی ہے - لیکن محنت اگر زیادہ کرے یا گرمی کی شدت
ہو تو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے ٭ چونکہ عورات اور بچے بہ نسبت مرد کے کم پانی پیا
کرتے ہین تو پلٹن کی بارکون اور جیلخانون کے رہنے والون ور شہر کے باشندون
اور کنبون کے لوگون کے ہر ایک آدمی کے لئے وہی دو سیر پانی کافی ہے اور کہانا
پکانے کے واسطے تین سیر پانی چاہئے - بس ہر ایک متنفس کے پینے اور کہانا پکانیکے واسطے
ہر روز قریب پانچ سیر پانی درکار ہے ٭

علاوہ اِنسان کے حیوانات کے لئے بہی پانی کی مقدار کا بندوبست کرنا چاہئے

لیکن جیسے انسان مین ویسے حیوان کے پینے کے پانی کی تعداد گرمی کی شدت اور کام کی کثرت پر منحصر ہے - مگر معمولی حالات مین نقشہ ذیل کی تعدادون کو کافی سمجھنا چاہئے +

گھوڑا	۴۰ سیر
بیل یا گاے	۴۰ "
خچر	۳۰ "
ٹٹو	۴۰ "
ہاتھی	۱۵۰ "
شتر	۶۰ "
بھیڑی	۵ "
خوک	۵ "

مویشی یا گھوڑے کا دانہ بھگونے یا پکانے کیواسطے سات یا آٹھ سیر پانی کی اَور بھی ضرورت ہوتی ہے + مثل انسان کے انکا بھی پانی پاک اور صاف ہونا چاہئے - انسان و مویشی کے نہانے دہونے اور کپڑے اور مکان اور اسباب اور باسن برتن کے دہونے کے لئے پانی کا کھلا بندوبست ہونا چاہئے کیونکہ اسبات پر صحت کا بہت سا کچھ منحصر ہے + نہانے دہونے کا پانی بھی پاک صاف ہونا چاہئے کیونکہ پانی جب گدلا اور میلا ہوتا ہے اور اُس پانی سے جب غسل کیا جاتا ہے تب جلد کی بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسے نہروا اور خارش وغیرہ اور پتین بھی اُچھل آتے ہین +

حیوانات کے نہانے دہونے کا بھی عمدہ بندوبست کرنا چاہئے کیونکہ انکی بھی صحت بڑی ضروری ہے - پس گھوڑا - بیل - گاے اور بھینس کے لئے پندرہ یا بیس سیر گر کم سے کم دس سیر تو ضرور ہی چاہئے - اور اسی حساب سے بموجب انکے قد وقامت کے دیگر حیوانات کے نہانے دہونے کے لئے صاف پانی کی ضرورت ہے +

ہمارے کپڑے چونکہ دہوبی دہولاتے ہین تو اسباب کا انتظام دہوبی کے سپرد کردینا چاہیئے ⁂

مکانات کی دیوارین اورصحن چونکہ پختہ ہوتے ہین اور جو گلی بہی ہون تو اُن کے دہونے کی ضرورت نہین ہوتی ہے گاہے گاہے انکو لیپ دینا یا اُنپر سفیدی کردینی کافی ہے لیکن اُن گہرون کے ہریک رہنیوالون کی تعداد کے بموجب فی نفر دس یا پندرہ سیر پانی کافی ہے - اور باسن برتن دہونے کے لئے پندرہ یا بیس سیر ضرور ہوا ہئے ⁂

اوپر کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ کسی ایک گروہ کی حاجت روائی کے لئے جسقدر پانی درکار ہے اُسمین بموجب مختلف حالتون کے بہت اختلاف ہے پس پانیکی مقدار کے باب مین کسی عام قاعدہ کے قائم کرنے مین کوشش کرنا بے فائدہ ہے - ہان جو مقدارین اوپر لکہے گئے تہے اُنسے اتنا تو ضرور ہو سکتا ہے کہ ہم کسی خاص صورت مین ضرورت کیوقت پانی کی مقدار کا تخمینہ کرسکتے ہین ⁂ معمولی حالتونمین ایک آدمی کے لئے کم سے کم روزانہ ۱۰ سیر پانی درکار ہے تاکہ اُسکے اور گہر کے کامون کے لیے کافی ہو مگر اسمین نہانے کا پانی شامل نہین ہے - پس غسل کا پانی بہی شامل کیا جاوے تو ۲۰ سیر چاہیئے مگر اس مقدار مین سے ایسا نہین ہو سکتا کہ پاخانہ مین ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کیا جاوے - جب کسی موقع پر پانی کی نہایت قلت ہوتی ہے تب فی نفر ۲۰ سیر پانی سے کم مین کام نہین چل سکتا ⁂

اوپر صرف اُن لوگون کے لئے پانی کی مقدار کا بیان کیا گیا ہے جو تندرست ہوتے ہین - شفاخانون مین بنسبت دیگر مکانات کے پانیکی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ شفاخانون مین زیادہ پانی پیا جاتا ہے - زیادہ رقیق غذا پکائی جاتی ہے - بیمارون کو غسل بہی بار بار اور زیادہ کہلے طور پر کرایا جاتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریضون کے کپڑون کو دہوبی کو دینے

سے پہلے پانی مین جوش دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازین شفاخانون کے صحن اور دیوارین اور
بیمارون کی چارپائی اور باسن برتن اچھے طور سے دہوئے جاتے ہین زخمون وغیرہ پر
پانی ٹپکانا اور انکو دہونا بہی پڑتا ہے جسمین بہت زیادہ پانی خرچ مین آتا ہے۔ پس
شفاخانون مین پانی کی بہت افراط ہونی چاہئے۔ اگر پانیکے بارے مین کفایت کرنا
ہی ضرور ہو تو تندرستون کے حصہ سے کم کردین مگر شفاخانہ مین پانی اچھی طرح پہنچائین
اگر شفاخانہ کے استعمال کیواسطے پانی کا تخمینہ بنانا ضرور ہو تو فی بیمار کے لئے ڈیڑہ سو سیر
پانی چاہئے تاکہ اُسکے پینے کے لئے کہانا پکانے کے لئے اور نہانے دہونیکے لئے کافی ہو۔

موریون مین ہر روز کسقدر پانی بہانا چاہئے تاکہ پاک اور صاف رہین یہ مقرر
نہین کیجا سکتی کیونکہ یہ مقدار کئی باتون پر منحصر ہے مثلاً دیکھنا چاہئے کہ موریون کیصورت
کیا ہے اور انکا ڈہلاؤ کسقدر ہے اور انمین سے کس قسم کی نجاست خارج ہوتی ہے۔
اگر منجملہ اور نجاست خارج ہوتی ہو تو اُس مکان مین رہنے والون کے فی نفر کے حساب سے
۲۵ سیر پانی موری کے صاف رکہنے کے لئے درکار ہے۔ لیکن علی العموم ہمارے گہرون کی
موریون مین سے باورچیخانہ کا آخورگہر اور باسن برتن کے دہون اور نہانے دہونے
کا پانی خارج ہوتا ہے۔ اور صرف نہانے کا پانی ہی اُس موری کے صاف رکہنے کے
لئے کافی ہو سکتا ہے بشرطیکہ موری اچھی طرح چنی ہو۔ موریون کو ہمیشہ دیکھنا بھالنا
چاہئے تاکہ بند نہو جائین کہ جس سے اسمین مضر ہوائین پیدا ہو سکتی ہین۔ جب ایسا ہو
تو اُنمین کہلا پانی بہا دینا چاہئے۔

پانی جب کم ملتا ہے تب اسکا اثر بد ویسا ہی پیدا ہوتا ہے جیسا گندہ پانی کے
پینے یا گندی ہوا مین دم لینے سے ہوا کرتا ہے۔ پینے کو پانی جب کم ملتا ہے تب ایسی
تکلیف ہوتی ہے کہ پیاس بجہانے کے لئے جیسا ملتا ہے ویسا پی لیتے ہین بلکہ نہایت
گندہ پانی بہی پی لیتے ہین۔ پانی جب پینے کو کافی مقدار مین نہین ملتا ہے تب ہاتھہ

پاؤن ڈھیلے ہوجاتے ہین ہلنا جلنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور کام کاج کو طبیعت نہین چاہتی - پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ مشقت اچھے طور پر کیجائے پینے کا پانی عمدہ ہو اور برابر ملتا رہے - پلٹن جب کوچ پر ہو یا بر سر کارزار اور مزدور جب کام کرتے ہون اور قیدی جب سخت مشقت کرتے ہون تب انکو پینے کا پانی برابر ملتا رہے تاکہ پھیپڑے اور جلد کے ذریعہ جسم کی جو رطوبت تبخیر بنکر خارج ہوتی ہے اُسکا بدلا ہوتا رہے - جب کھانا پکانے کو کافی مقدار پانی کی دستیاب نہین ہو سکتی تب وہ کھانا کچا رہ جاتا ہے اور ہضم نہین ہوتا - اسباب کا جتلانا فضول معلوم ہوتا ہے کہ جسم کی صفائی صحت کے لئے کیسا ضروری امر ہے - نہانے دہونے کے لئے جب پانی کم ملتا ہے تب جلد اپنا کام اچھی طرح نہین کر سکتی ہے اور جلد کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین اور تندرستی مین اور طرح سے بھی خلل واقع ہوجاتا ہے + علاوہ ازین پانی کی کمی کے سبب سے جسم جب میلا رہتا ہے اور پہننے کے کپڑے جب نہین دُہلتے یا کافی طور پر صاف نہین کئے جاتے تب ان سے مضر ہوائین کہ جنمین جاندار مادے ہوا کرتے ہین پیدا ہوتے ہین اور صحت کو بگاڑ دیتے ہین - اور پانی جب اُن باتون کے لئے کم ملا تب موریون کے دہونے کے لئے تو بہت ہی کم ملیگا اور جب اُن موریون سے صرف نہانے دہونے کا میلا پانی ہی نہین بلکہ نجاست بھی خارج ہوتی ہے تب ان سے گندی ہوا پیدا ہو کرٹائی - فائیڈ فیور اور ہیضہ اور دیگر بیماریان پیدا ہوجاتی ہین +

سوم غذا - غذا اُس چیز کو کہتے ہین جس سے جسم کی پرورش ہوتی ہے پس جس صورت مین غذا کافی نہ پہونچے یا اُسکے اجزا مین کسی طرح کا فرق ہو تو انواع و اقسام کی بیماریان پیدا ہوتی ہین چنانچہ قحط سالی مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ بسبب کمی یا خراب غذا کے لوگ صدہا قسم کی بیماریون مین مبتلا ہوجاتے ہین اور ایسے مقامات مین جہان

لوگون کا مجمع ہوتا ہے جیسے جیلخانہ جہاز وغیرہ مین جب قیدیون یا ملاحون کو غذا کم یا خراب ملتی ہے تو اُنکو اسکروی کی بیماری ہوجاتی ہے اور پیچش اور اسہال اور بخار کی وبا پھیلجاتی ہے ⁂

واضح ہو کہ انسان اور حیوان کے جسم اور روح کی ہر ایک حرکت سے بدن کی بافت گھسکر برباد ہوجاتی ہے اور یہی سبب بافت کی بربادی کا ہے کہ بدن کی حرارت غریزی صحت کی تعداد پر قائم رکھنے کے لئے آکسیجن اور کاربن آپسمین ملتی رہتی ہین اور جسم کی سطح بیرونی سے رطوبت تبخیر بنکر ہمیشہ اُڑتی رہتی ہین۔ غرض اِن نقصانات کو پورا کرنے کے لئے غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس وہ کُل اشیا غذا ہین جن سے برباد بافت کا بدلا ہوسکے یا بافت کو برباد نہونے دین یا دیر سے برباد ہونے دین یا بلا واسطہ اُن بافت کی مرمت مین امداد دے سکین ⁂ اور وہ اشیا غذا کے قابل ہوسکتی ہین جنہین یہ صفتین موجود ہون ⁂

الف۔ اِنمین ہونا اُن مفرد چیزونکا جن سے جسم بنا ہوا ہے ⁂

ب۔ وہ مفرد اجزا آپسمین ملکر ایسی خاص شکلونمین مرتب ہوجاوین جن سے جسم عمدہ طور پر پرورش پاسکے ⁂

ت۔ اور یہ کہ وہ ساری مل جل کر آتی ہون جس سے مختلف حالتونمین جسم کی ضرورتین بخوبی پوری ہوسکین مثلاً محنت اور مشقت کیحالت مین اور مختلف آب وہوا وغیرہ مین ⁂

ث۔ علم اور تجربہ کے ذریعہ ہم نے اُن غذائی اشیاء کو جن جماعتون مین تقسیم کیا ہی اُن جماعت کی چیزون کو ایک دوسرے سے مل جل کر خاص تعداد مین مرتب ہونا چاہئے ⁂

ج۔ یہ کہ غذا کی چیزین اِس قسم کے اور ایسی حالت مین ہون جو انسان یا حیوان جنکے واسطے وہ غذا تجویز کیگئی ہو اُنکی قوت ہاضمہ کے موافق ہو۔

چ۔ یہ کہ غذا اور اُسکے تیار کرنے کی ترکیب طرح طرح کی ہونی چاہئے تاکہ کافی طور پر ہضم ہوجاے

اور کامل طور پر اسکا استحالہ ہو سکے ٭

انسان اور حیوان کا جسم ان مفردات سے بنا ہوا ہے چنانچہ نائے ٹروجن ٭ کاربن ٭ اکسیجن ٭ ہائیڈروجن ٭ پوٹاسیم ٭ سوڈیم ٭ کیالسیم ٭ مگنیشیم ٭ ایرن ٭ کلورین ٭ فاسفورس اور سلفر ٭

اکسیجن اور ہائیڈروجن کی نسبت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ جن اغذیہ مین نائٹروجن اور کاربن ہوتا ہے انمین اکسیجن اور ہائیڈروجن بھی کافی مقدار مین ضرور ہوگا ٭ کل حیوانی اور نباتی اغذیہ مین اور پانی مین بھی وہ دونو مفرد ہوا ایمن موجود ہین ٭

یاد رہے کہ جسم کی اُن کل بافتون مین نائے ٹروجن موجود ہے جنکا تعلق قوت پیدا کرنے سے ہے جیسے اعصاب اور عضلات اور غدود وغیرہ ۔ پس انکی مرمت کے لئے نائے ٹروجن کا ہونا نہایت ضروریات سے ہے اور چونکہ صفرا مین اور دیگر رطوبات جسم مین جنکا تعلق ہاضمہ سے ہے نائٹروجن ہوتا ہے اسلئے اُن رطوبتون کو صحت کے درجہ پر قائم رکھنے کے لئے بھی نائٹروجن کا پہونچانا ضرور چاہئے ٭ پس جونکہ اعضا کے افعال کی تیزی و تُندی جسقدر زیادہ ہوگی نائے ٹروجن کو بھی اسیقدر زیادہ پہونچانا چاہئے اسلئے اُن حیوانات کی غذا مین جو مخلوقات مین بڑا درجہ رکھتے ہین نائے ٹروجن کا ہونا اشد ضروریات سے ہے ٭ محققین کے مشاہدہ اور تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ ایک جوان آدمی کے جسم کے اندر کے کام جو لابدی ہین جیسے سانس کا لینا ۔ خونکا دورہ کرنا اور غذا کا ہضم ہونا تاکہ وہ کام اچھے طور پر جاری رہین ۲۴ گہنٹہ مین ۱۳۸ گرین نائٹروجن کی ضرورت ہوتی ہے ٭ اور جسم اور دماغ دونو سست پڑے رہین توکم سے کم مرد کے لئے ۲۰۰ گرین اور عورت کے لئے ۱۸۰ گرین نائے ٹروجن ضرور چاہئے اس سے کم مقدار مین صحت قائم نہین رہ سکتی ٭ معمولی حالات مین کسی سپاہی یا حرفت

پشینہ کے لئے یا کرسان یا کسی جیلخانہ کے قیدی کیواسطے کم سے کم نایٹروجن ۳۰۰ گرین ضرور چاہئے - جسمانی محنت اگر بہت زیادہ کیجاوے تو ۵۰۰ گرین بلکہ اس سے بہی زیادہ چاہئے + غذا کی بہتیری چیزون مین نائٹروجن بہت افراط سے اور مختلف مقدار مین ہوتا ہے + ان اشیا مین سے ایک جماعت غذا کی وہ ہے جسکو اصطلاح مین ال - بیو - مے - نیٹس کہتے ہین انمین نائٹروجن بکثرت ہوتا ہے + نقشہ ذیل مین نا کی اُن چیزون کی فہرست دیگئی ہے جنمین خاصکر نایٹروجن زیادہ ہوتا ہے - چنانچہ اُنکے ایک پاونڈ مین کسقدر نائٹروجن ہوتا ہے اُسکی مقدار گرین کے حساب سے درج کیگئی ہے +

نام اشیا	مقدار	نام اشیا	مقدار
جو کا آٹا	۶۸ گرین	ماہی	۱۹۵ - گرین
گوشت پکا ہوا	۴۳ ؍؍	مکئی کا آٹا	۱۲۰ ؍؍
بسکوٹ	۳۶۳ ؍؍	تازہ دودھ	۴۴ ؍؍
معمولی روٹی	۸۸ ؍؍	گوشت بزیا ہڈی پکا ہوا -	۳۰۴ ؍؍
؍؍ کا گودا	۵۸ ؍؍	؍؍ ؍؍ خام ...	۱۸۹ ؍؍
؍؍ کا چھلکا	۷۶ ؍؍	مٹر	۲۴۸ ؍؍
مکھن	۲۰۰۰ ؍؍	آلو	۲۲ ؍؍
ستی یعنے مٹھا	۴۴ ؍؍	چاول	۶۴ ؍؍
گاجرین	۱۳ ؍؍	ساگو دانہ	۱۳ ؍؍
پنیر	۲۰۶۰۳۰ ؍؍	شلجم	۱۳ ؍؍
ناریل	۱۴۰۰۰ ؍؍	ساگ	۱۴ ؍؍
بیضہ	۱۴۹۰ ؍؍	آرد گندم	۱۱۶ ؍؍

کاربن - جسم کی ساخت کے ہر ایک ریشہ مین کاربن ہوتا ہے اور بجز چند رطوبت
کے ہر ایک رطوبت مین بہی ہوتا ہے اور جسم کی حرارت اور قوت کا بہی یہی کاربن
منبع ہے کہ جب یہ اکسیجن کے ساتہہ ملجاتا ہے - پس غذا مین اس چیز کا ہونا نہایت
ضروریات سے ہے + ایک اوسط جوان کی پرورش کے لئے کہ جب وہ محنت نہ کرتا ہو
۲۴ گہنٹہ مین ۸ آونس کاربن کی ضرورت ہے + اور جا ہے وہ کتنا ہی محنت کرتا ہو ساڑہے
گیارہ آونس کی ضرورت ہے + نقشہ ذیل مین اُن اشیار کی فہرست دیگئی ہے جنمین
علاوہ نائٹروجن کے کاربن بہی ہوتا ہے - اور چند ایسی بہی چیزین ہین جنمین
نائٹروجن نہین ہوتا ہے مگر کاربن موجود ہے + ان اشیار کے ایک پاونڈ مین
کاربن کی مقدار بحساب گرین کے دیگئی ہے +

نام اشیار	مقدار	نام اشیار	مقدار
جو کا آٹا	۲۵۶۳ گرین	ناریل	۳۹۳۴ گرین
گوشت گاو پکا ہوا ...	۱۸۵۴ "	بیضہ	۱۱۴۴ "
گاے کی چربی خام ...	۱۵۷۳ "	ماہی	۸۷۴ "
گوشت گاو خام ...	۱۰۴۴ "	پکائی ہوئی چربی ...	۴۸۱۹ "
روٹی	۱۹۷۵ "	جوار کا آٹا	۳۵۱۶ "
بسکوٹ	۲۹۲۸ "	شیر	۵۹۹ "
مکہن تازہ	۶۴۵۶ "	گوشت بزیا بہیڑی پکا ہوا	۱۸۸۳ "
" نمک ملا ہوا	۴۵۸۵ "	مٹر دلا ہوا	۲۶۹۹ "
لسّی یعنے مٹھا ...	۳۸۷ "	آلو	۷۶۹ "
گاجرین	۵۰۸ "	چاول	۲۷۳۲ "
پنیر	۴۳۴۴ "	ساگودانہ	۲۵۵۵ "

نام اشیا	مقدار	نام اشیا	مقدار
بھیڑی کے شکم کی چربی	۱۰۷۴ گرین	شکر	۲۹۵۵ گرین
شلجم	۲۶۳ "	آرد گندم	۲۷۰۰ "
ساگ	۲۰۴ "		

غذا مین کاربن پانچ طور سے مرکب بنکر انسان کے جسم مین داخل ہوتا ہے (۱) جیو نترو دار چیزون کے ساتھ (۲) اسٹارچ کے ہمراہ + شکر کے ہمراہ + چربی کے ہمراہ اور چند نباتی نمکون کے ساتھ + ال - بیو - من دار چیزون کے سو حصہ مین اوسط مقدار کاربن کی ۵۳٫۵ ہوتی ہے + چربی کی ۷۹ + اسٹارچ مین ۴۴٫۴ + شکر مین ۴۲٫۴ + نباتی نمکون کا ذکر اسواسطے نہین کیا گیا کہ وہ جسم مین داخل ہوکر کار - بونٹ قسم کے مرکب بنجاتے ہین + تجربہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ البیو - من دار چیزون کے ایک آونس مین ۲۳۴ گرین کار - بن ہوتا ہے + چربی مین ۳۴۶ گرین (۱) اسٹارچ مین ۱۹۴ گرین + شکر مین ۱۸۴ گرین

پوٹاسیم اور سوڈیم - یہ دونو چیزین جسم کے قریب کل حصہ مین ہوتی ہین اور تندرستی کے لیئے ان دونو چیزونکا ہونا ضروریات سے ہے + جسم مین یہ دونو دھات کلو - رین اور فاس - فارک ایسڈ کے ہمراہ ملے ہوئے ہوتے ہین اور نباتی اور حیوانی دونو قسم کی غذا مین اور پینے کے اکثر پانی مین بھی اکثر ہوا کرتی ہین + چنانچہ کلورائیڈ اف سو - ڈیم یعنے کہانے کا نمک علاوہ معمولی اشیاء غذا کے سبھی کہایا کرتے ہین + بہ نسبت پوٹاسیم کے تندرستی کے لئے سوڈیم کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ۱۱۰ گرین سو - ڈیم چاہیئے تو ۵۰ گرین پوٹاسیم درکار ہے +

کیال - سیم یعنے چونہ - غذا مین اسکا بھی ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ ہڈیوں کا بہت سا حصہ چونہ کا ہوتا ہے اور ہر ایک ریشہ اور کیسون کے پیدا ہونے کے لیئے بھی چونہ ضرور چاہیئے - چونہ اکثر فاس - فارک ایسڈ کے ہمراہ بشکل فاس - فٹ اف لائم

کے ہوتا ہے + اِس مرکب کا قریب ۳ گرین ۲۴ گھنٹہ مین چاہئے - یہ مرکب ہر قسم کی غذا مین
مین ہوتا ہے اِسلئے یہ شے حیوانات کو نباتات سے حاصل ہوتی ہے - اور پانی
مین اکثر ہوا کرتا ہے - ہڈیون کو مضبوط رکھنے کے لئے ناگ - نیشیم بھی درکار ہے
مگر بنسبت کیال سیئم کے کم مقدار مین - چنانچہ ۲ گرین کافی ہے + خون کے سرخ
کیسون کے لئے فولاد کی ضرورت ہوتی ہے - یہ بھی قریب ہر ایک قسم کی غذا مین
ہوتا ہے +

کلو-رین - یہ شے کلو-رائیڈ اف سو-ڈیئم یعنے کھانے کے نمک سے حاصل ہوتی
ہے اور کھانے کے اکثر اشیاء مین ہوا کرتا ہے - نمک جب جسم مین داخل ہوتا ہے
تب اُسکے اجزا الگ الگ ہوکر ہائیڈرو-کلورک اسڈ بنجاتا ہے جو البیو-می نٹ
قسم کی غذا کو ہضم کرتا ہے + فاس-فرس بشکل فاس-فا-رک اسڈ کے جسم کی پرورش
کیواسطے نہایت کارآمد ہے + ہڈیون اور اعصاب کی ساخت مین فاس-فرس
بکثرت ہوتا ہے + فاس-فرس حاصل ہوتا ہے البیو-من دار چیزون سے اور قریب
ہر قسم کی غذا مین بھی ہوتا ہے + ۲۴ گھنٹہ مین قریب ۴۵ گرین فاس-فرس چاہئے +
غذا مین گندہک کا بھی ہونا چاہئے + البیو-من دار اشیاء اور بعض قسم کی نباتات
کے ذریعہ جسم مین گندہک داخل ہوتی ہے مثلاً گوبھی پیاز وغیرہ اور پینے کے پانی میں
بھی گندہک کے مرکبات اکثر ہوا کرتے ہین +

مقدار غذا کی

صحت کے قائم رکھنے کے لئے کسقدر غذا کی ضرورت ہے
یہ بات کئی [illegible] باتون پر منحصر ہے مثلاً عورت اور مرد کے ہونے پر عمر پر - آب و ہوا پر مختلف
طبیعتون پر - غذا کی خاصیت پر اور ریاضت کی مقدار پر - اکثر ایسا دیکھا جاتا ہے
کہ بہ نسبت مردون کے عورات کم غذا پر زندگی بسر کرسکتی ہین لیکن یہ بات بہ نسبت
جنسیت کے ریاضت پر زیادہ منحصر ہے یعنے کوئی عورت کسی مرد کی نسبت زیادہ

محنت کرے تو اُسکو اُس مرد کی نسبت زیادہ غذا چاہیے +

عمر - بلحاظ جسم کے وزن کے شیرخوارہ طفل کے بہ نسبت کسی جوان آدمی کو بطور غذا کے کار - بن والی چیزین لگنے اور نا ے - ٹرو - جن دار چیز دو گنا چہ گونہ چاہیے + بچہ کی عمر جب دس سال کی ہو جاتی ہے تب جوان آدمی کی غذا کی نصف مقدار اور چودہ سال کی عمر مین جوان کے برابر غذا چاہیے +

آب و ہوا - بہ نسبت گرم ملکون اور گرم موسم کے سرد مین زیادہ تر غذا کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ حرارتِ غریزی کے قایم رکھنے کے لیئے غذا کا خرچ زیادہ ہوتا ہے اور اِسصورت مین مشقت بہی زیادہ کیجاتی ہے +

طبیعت کا اختلاف - ہر فرد بشر کی طبیعت چونکہ یکسان نہین ہوتی ہے تو غذا کی مقدار مین بہی اختلاف ہونا چاہیے مثلاً ہر ایک شخص کے قد و قامت یکسان نہین ہوتے اور نہ طاقت اور قوتِ ہاضمہ اور نہ تیزی دوران خون اور دل و دماغ کی قوت ایک جیسی ہوتی ہے پس اِن بواعث سے اُنکی غذا کی مقدار مین بہی فرق ہونا چاہیے + غذا کی مقدار پر کہانے کی عادت کا بہی بڑا اثر ہوتا ہے مثلاً لڑکپن سے جس کسیکو بہت کہانا کہانے کی عادت ہوتی ہے اُسکو ضرورت سے زیادہ غذا کی خواہش ہوتی ہے - پس ٹہیک مقدار غذا کی قائم کرنا دشوار ہے +

ریاضت یا مشقت - جو لوگ زیادہ محنت اور مشقت کرتے ہین اُنکو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً سپاہی یا قیدی یا مزدور کیونکہ جبتک زیادہ غذا نہین ملیگی تبتک زیادہ کام نہین کیا جا سکتا + اوسط قد و قامت کا جوان جو اوسط درجہ تک محنت کرتا ہو ہر گہنٹہ مین اُسکے جسم کے وزن کا ۱/۲۰ سے ۱/۲۵ حصہ غذا کی مقدار چاہیے - اِسمین پانی کی مقدار بہی آگئی +

کمی غذا کی مقدار مین - غذا جب کم مقدار مین ملتی ہے تب طبیعت

گرنے لگتی ہے - کاروبار کو جی نہین چاہتا - مرض مین مبتلا ہونے کے لئے طبیعت
مایل رہتی ہے ٭ اور جب ایسی اشیا کہاتی جاتی ہین جنمین تغذیہ کم ہوتا ہے تب
بہی جسم کی پرورش اچہی طرح نہین ہونے پاتی ہے اور محنت نہین ہوسکتی - مثلاً پلٹن جب
ایسے اسٹیشن مین ہوتی ہے جہان غلہ کی گرانی ہو یا جب پلٹن ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ بار بار بدلتے رہتے ہین اور اس سبب سے سپاہی مقروض ہوجاتے ہین یا جب ان
کے ساتہہ فالتو رشتہ دارون کو رہنے کی اجازت ہوتی ہے یا جب اپنے بال بچون کو
چہوڑکر پلٹن کے ساتہہ کسی غیر ملک مین جاتے ہین اور اپنی تنخواہ مین سے بچاکر روپیہ بال بچون
کو بہیجتے ہین اور آپ مختصر غذا پر زندگی بسر کرتے ہین تب جسم کے اچہی طور پر پرورش نہ
پانے سے فوجی نوکری کے قابل نہین رہتے ٭ عرصہ کی فاقہ کشی کا نتیجہ بہت ہی برا
ہوتا ہے چنانچہ خون کم ہوجاتا ہے اور سارا بدن پیلا پڑجاتا ہے - بدن لاغر ہونے
لگتا ہے - سارے بدن مین سستی چہاجاتی ہے - زندگی تلخ ہوجاتی ہے اور تازہ
میوہ جات اور ترکاری کے نہ کہانے سے اسکروی ہوجاتی ہے اور اسہال یا
پیچش یا استسقا ہوجاتا ہے - جلد خشک ہوجاتی ہے اور اسپر سے بوسہ جہڑنے لگتا
ہے اور ہاتہون کی رنگت پہیکی پڑجاتی ہے اور قوت باہ بہی کم ہوجاتی ہے ٭

غذا کی مقدار مین زیادتی - بہتیرے تندرست آدمی ایسے ہین کہ غذا ضرورت
سے زیادہ کہاتے ہین اور انکو بظاہر تکلیف نہین ہوتی اور گاہے گاہے ایسا ہی ہوتا ہے
کہ جب عرصہ تک غذا نہین ملتی ہے - بہوک کے مارے اسقدر کہالیتے ہین کہ وہ
غذا تحلیل نہین ہونے پاتی تب معدہ مین تعفن ہوجاتی ہے اور کل خرابیان بدہضمی
کی پیدا کرتی ہے ٭

زندگی کے لئے اور صحت کے قائم رکہنے کیواسطے صرف یہی ضرور نہین ہے کہ
جسم کے مختلف مفرد اجزا کی پرورش کے لئے غذا کے مفرد اجزا جسم مین داخل ہون بلکہ

جتبک اور شرائط بہی پوری نہونگی تبتک اُس غذا سے جسم کی پرورش نہین ہوسکتی
مثلاً یہ بات ضرور ہونی چاہئے کہ غذا کی جتنی پرورشی اجزا ہین اُن سبکو مناسب طور
پر علیحدہ علیحدہ جماعتون مین ترکیب دینا چاہئے تاکہ غذا مین وہ علیحدہ علیحدہ مرکبات
کی مقدار مناسب طور پر آجاوے جس سے تندرستی قائم رہے - پس کہانے کی
چیزون کے مفرد اجزا کو الگ الگ مناسب مقدار مین ترکیب دیتے ہین غذائی
اشیا ان جماعتون مین خود مرکب بنجاتی ہین مثلاً البیو - مے - نیٹس + ڈہنیات
یعنی روغندار + کار - بو - ہائیڈریٹس + نمک اور پانی +

البیو - مے - نیٹس غذا کی وہ جماعت ہے جس مین حیوانات سے یہ چیزین
شامل ہین جیسے البیو - من + فائی - برین + کے - ژین وغیرہ اور نباتات سے
لے - گیو - مین اور گلو - ٹین وغیرہ - اُن چیزون مین نائے - ٹرو - جن موجود ہے اور
کسیقدر گندہک اور فاس - فو - رس بہی ہے + یاد رہے کہ جس غذا مین البیو - من
دار چیزین نہین ہوتی ہین اُس غذا سے چستی اور چالاکی اور طاقت نہین پیدا ہوسکتی ہے
اور اُن اشیا کے نائے - ٹرو - جن اور کار - بن مین جب آکسے - جن شامل ہوجاتی
ہے تب جسم کی حرارت غریزی اور دیگر قوتین بہی پیدا ہوتی ہین اور وہ چیزین چربی
مین بہی بدل جاتی ہین + انسان اور حیوان کا بڑا فرض یہی ہے کہ طاقت کو پیدا
کرین اور اُس طاقت کے پیدا ہونے کے لئے خون کے کار - بن اور ہائیڈروجن
کو آکسے - جن کے ساتہہ ملنا چاہئے + پس اس بات کے لئے جسم مین اُن بافتون
کا ہونا ضروریات سے ہے جنمین نائے - ٹرو - جن موجود ہے +

صحت کے قائم رکہنے کے لئے البیو - مے - نیٹ قسم کی غذا کی کسیقدر ضرورت
ہے - یہ بات ریاضت کی مقدار پر منحصر ہے مگر یہ تحقیق ہے کہ جب مقدار البیو من دار
غذا کی حد سے بہت کم ہوجاتی ہے تب نہ تو خون اچہے طور پر دورہ کرسکتا ہے نہ سانس

اچھے طور پر لیا جا سکتا اور نہ غذا کامل طور پر ہضم ہو سکتی ہے نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے
کہ پہلے تو عضلات کمزور ہو جاتے ہین اور تب دماغ کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ بعد
ازان بخار ہو جاتا ہے اور ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور اُس سبب سے خون رقیق ہو کر
اینیمیا کیحالت پیدا ہو جاتی ہے ✦

البیو۔من دار غذا کا حد سے زیادہ استعمال کرنے سے جسم پر کس قسم کا اثر پیدا
ہوتا ہے یہ بات ہاضمہ کی طاقت اور اُس غذا کے کہانے والے کی عادت پر منحصر ہے
مثلاً بہتیرے آدمی ایسے ہین کہ جسم کی ضرورت سے زیادہ البیو۔من دار غذا کہاتے
ہین اور اُس سے کسی قسم کا نقصان نہین پیدا ہوتا۔ اور جو لوگ گوشت
کی غذا کثرت سے کہاتے ہین یا بالکل گوشت کی غذا پر زندگی بسر کرتے ہین اپنے جسم
مین حد سے زیادہ نائٹروجن دار مادہ داخل کرتے ہین اور اِس سے تب ہی
تک نقصان نہین پہونچتا کہ جتبک خوب ریاضت کرتے رہتے ہین مگر گوشت کے
بکثرت کہانے سے کبھی نہ کبھی نقصان ضرور پہونچتا ہے کیونکہ آخرکار مزاج دموی ہو جاتا
ہے اور جگر مین اجتماع خون کا ہو کر وہ عضو بڑہ جاتا ہے ✦ اور جب ریاضت اچھی طرح
نہین کیجاتی ہے تب نائٹروجن آکسیجن کے ساتھ اچھی طرح شامل نہین
ہو سکتا نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ اُس گوشت کی غذا سے جو نائٹروجن دار اجزا
پیدا ہوتے ہین اور جنکا جسم سے خارج ہونا بشکل یو۔ریا ن ریو۔رک اسڈ کے
موجب تندرستی کا ہے خون ہی مین رہ جاتا ہے اور ایسے امراض پیدا کرتا ہے
جیسے گاوٹ یعنی نقرس ✦

نائٹروجن دار غذائین جن سے جسم کو البیو۔من دار اجزا حاصل ہوتے
ہین وہ ایسی چیزین ہین دودہ۔ پنیر۔ گوشت۔ بیضہ۔ گندم وغیرہ اناج اور مختلف قسم
کی دالین ✦

چربی ہین اور اُن غذائی اشیا ہین جنکو اصلاح مین کاربو ہائیڈریٹس
بولتے ہین کاربن اُسینے کوئلا اور اکسیجن اور ہائیڈروجن ہوتا ہے - ان مین
نائٹروجن نہین ہوتا اور جب سانس کی حرکتون سے ان اشیا کے ساتھہ
اکسیجن ملجاتا ہے تب بدن کی حرارت غریزی پیدا ہوتی ہے +

یاد رہے کہ غذا مین روغندار چیزون کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ ان سے
عضلات اور اعصاب کی ساخت کی پرورش ہوتی ہے - اور ہاضمہ کو بھی مدد ملتی ہے
کیونکہ معدہ مین جب مدہنات موجود ہوتے ہین تب البیومن دار چیزین آسانی سے
ہضم ہوجاتی ہین اور ہم اوپر یہ بتلا چکے ہین کہ جب روغندار چیزون کے ساتھہ اکسیجن
شامل ہوتا ہے تب حرارت غریزی اور جسم کی دیگر قوتین بھی پیدا ہوتی ہین + غذا
مین مدہنات (روغن دار یا چربی کے قسم کی چیزین) کس مقدار مین ہونی چاہیئین
یہ ریاضت کی مقدار پر منحصر ہے مثلاً جب ریاضت زیادہ کیجاتی ہے تب غذا مین
مدہنات اور البیومن دار چیزون کی بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے چنانچہ جب
ریاضت نہین کیجاتی ہے تب ایک آونس سے او معمولی مشقت مین ڈیڑھ آونس
سے ۳ آونس تک اور جب زیادہ مشقت کیجاتی ہے تب ساڑھے ۳ آونس سے ساڑھے
چار آونس تک مدہنات کی ضرورت ہوتی ہے + مگر یہ یاد رہے کہ حیوانات سے جو
روغن حاصل ہوتے ہین وہ بہ نسبت نباتی روغنون کے زود تر مستعمل ہوجاتے ہین
مگر جب حد سے زیادہ کھائی جاتی ہے تب کچھہ حصہ اسکا اجابت کی راہ خارج ہوجاتا
ہے اور جو حصہ خون مین شامل ہوجاتا ہے وہ جسم مین جمع ہونے لگتا ہے اور آدمی
کو موٹا کر دیتا ہے اور اسکے بعض اعضا چربی مین بدل جاتے ہین پس روغندار چیزون
کا حد سے زیادہ کھانا خالی از نقصان نہین ہے جیسے گھی مکھن وغیرہ +

ایک اور جماعت غذا کی ہے جسکو کاربو ہائیڈریٹس کہتے ہین - اس جماعت

ہین دو قسم کی غذائی اشیاء شامل ہین - ایک اسٹارچ دوسری شیرینی + اس قسم کی غذا تندرستی کے لئے اور نہ زندگی کے لئے لابدی ہے - لیکن اگرچہ ضروری نہین ہے مگر ہر کوئی جسکو میسر ہے اسکو کہاتا ہے - شیرینی اور اسٹارچ کے قسم کی چیزونکا اثر جسم پہ ایسا ہوتا ہے جیسا روغندار اشیاء کا ہوتا ہے - لیکن ان سے حموضات (ترش رطوبتین) جیسے لیک ٹک اسڈ وغیرہ حموضات بہی پیدا ہوتی ہین - اور جب زیادہ مقدار مین کہائی جاتی ہین تب شکم مین ترشی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور پیٹ پہول جاتا ہے +

اسٹارچ کے قسم کی غذائین یہ ہین جیسے ساگودانہ - اراروٹ - گندم - برنج - آلو - دال ہر قسم کی - جوار - باجرا - مکی - شیرینی - نئی شکر اور کہجور اور شیرین میوہ جات وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے -

نمک کے قسم کی چیزین بہی صحت کے لئے بہت ضروری ہین کیونکہ ان سے جسم کی بافت اور رطوبتین پیدا ہوتی ہین - یہ نمکین اشیاء اسطور سے پیدا ہوتی ہین کہ کہار چیزین لاک ٹک اسڈ اور دیگر نباتی ترش اجزا کے ساتہ ملکر انکو بنا دیتے ہین مثلاً پوٹاسیم اور سوڈیم کے کہار ان ترشیون کے ساتہ ملکر اک - ٹیٹ اف پوٹاسیم یا اک - ٹیٹ اف سوڈیم بنجاتا ہے اسیطور پہ ٹارٹریٹ اور سائٹریٹ اور ایسے - ٹیٹ وغیرہ نمک بہی بنجاتے ہین جس غذا مین اس قسم کی نمکین چیزون کی کمی ہوتی ہے وہ تندرستی کے لئے بہت مضر پڑتی ہے چنانچہ اسکروی اسی سبب سے ہوجاتی ہے - اور جب غذا مین کہانے کے نمک کی کمی ہوتی ہے تب شکم مین کرم پیدا ہوجاتے ہین اور معدہ کی رطوبت ہاضم مین ہائیڈرو - کلورک اسڈ کی کمی ہوجاتی ہے جس سے غذا اچہے طور پہ ہضم نہین ہونے پاتی - غذا اگر صرف گندم کی روٹی کی ہو تو ہر روز سوگرین نمک کافی ہے مگر چاول کی غذا کے لئے دوگنی مقدار

چاہئے لیکن نمک کی بابت کوئی عام قاعدہ مقرر نہین کیا جا سکتا مگر اتنا کہا جا سکتا ہے
کہ نمک کی زیادتی سے نقصان نہین ہے مگر کمی سے صحت کو نقصان عظیم پہونچتا ہے ٭
غذا کے ساتھہ کافی مقدار پانی کی بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ جسم کی جتنی بافت
ہین اُن ساروں کی پرورش کے لئے پانی کا ہونا اشد ضروریات سے ہے ورنہ ان
کی زندگی محال ہے - مزید برین جو رطوبت جلد اور گردون کے ذریعہ جسم سے خارج ہو جاتی
ہے پانی کے بغیر اسکا بھی بدلا نہین ہو سکتا ٭

پانی کی مقدار کتنی ہونی چاہئے تاکہ صحت قائم رہے کئی باتون پر منحصر ہے مثلاً
کام کی مقدار پر - موسم کی گرمی پر - عادت پر - لیکن عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے
کہ ایک جوان آدمی کے لئے ۷۰ سے ۹۰ آونس تک پانی ہر روز چاہئے - پانی ضرورت
سے جب زیادہ پیا جاتا ہے تب فالتو پانی جلد اور گردون کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے
لیکن پانی کی کمی سے جسمانی اور روحانی دونو قوتین گھٹ جاتی ہین ٭ جتنی منجملہ اشیاء
غذا کی ہین سب مین پانی ہوتا ہے لیکن جسم کو خاصکر پینے کی چیزون سے پانی حاصل
ہوتا ہے جیسے دودھ چار کافی وغیرہ - تم کہوگے کہ شراب مین بھی پانی ہے تو شراب
بھی پینا چاہئے - اسپر لعنت بھیجو ہان کتون سے منہہ چٹوانا ہے - جگر اور دل اور
دماغ اور گردون کی بیماری خریدنی ہے اور جوانی موت مرنا ہے تو اسکو منہہ لگاؤ
ورنہ اسپر لعنت ہی بھیجو - ہم ہندوستانیون کو تندرستی کیحالت مین چار اور
کافی پینے کی بھی ضرورت نہین ہے - پاک اور صاف پانی صحت کے قائم رکھنے کے
لئے کافی اور وافی ہے - مگر ہان جب کوئی بیماری ایسی ہو تو حسب ہدایت طبیب کے
اُن ممنوعات کا استعمال صرف بیماری کیحالت مین کر سکتے ہین - مگر یہ دیکھہ لینا
چاہئے کہ وہ طبیب خود ہی نہ شراب خوار ہو ورنہ اپنے طرح تم کو بھی شرابی بنا دیگا ٭

علاوہ اُن شرایط کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کامل تغذیہ کے واسطے دیگر شرایط

کی بہی ضرورت ہے مثلاً غذا ایسی ہونی چاہئے اور اِس ترکیب سے تیار کرانی چاہئے جو کافی مقدار مین کہائی جاسکے اور جب کہائی گئی تو آسانی سے ہضم ہو جا سکے ہر جب آدمی تندرست ہوتا ہے تب اسکو بہوک اچہی لگتی ہے اور سیر ہوکر کہانا خوب کہالیتا ہے مگر بیماری کیحالت مین اور نیز ایسون کے لئے جو کاہل المزاج ہوتے ہین اشتہا پیدا کرنے کے لئے چٹنی اور اچار کی ضرورت ہوتی ہے - غذا کا ہضم ہونا یا نہونا غذائی چیزون کی خاصیت اور اُنکے تیار کرنے کی ترکیب پر بہت سا کچہہ حصر رکہتا ہے - غذا کی تجویز کیوقت کسی خاص شخص یا گروہ کی طاقتِ ہاضمہ کا لحاظ رکہنا چاہئے مثلاً جنکی عادت دال چاول روٹی اور ترکاری کہانے کی ہے وہ گوشت کی غذا ہضم نہین کر سکینگے ٭ غذائی چیزون کے ہضم ہونے کے باب مین ذیل مین چند نقشے دیتے ہین -

حیوانی اشیا رغذا کی

اشیا رغذائی	کیونکر پکی ہین	مدت ہضم ہونے کی	
بیضہ	نیم برشت	۳ ساعت	۳۰ منٹ
بیضہ	خام پہینٹا ہوا	۱ ؍؍	۳۰ ؍؍
بیضہ	تلا ہوا	۲ ؍؍	۱۵ ؍؍
ہرن کا گوشت	بُہنا ہوا	۱ ؍؍	۳۰ ؍؍
مغز	بُہنا ہوا	۱ ؍؍	۴۵ ؍؍
گوشت نفس راج	کباب	۳ ؍؍	۳۰ ؍؍
حلوان	بُہنا ہوا	۲ ؍؍	۳۰ ؍؍
چوزہ مرغ	بُہنا ہوا	۲ ؍؍	۴۵ ؍؍
گوشت گاؤ	اُبالا ہوا	۲ ؍؍	۴۵ ؍؍

اشیاء غذائی	کیونکر پکی ہیں	مدت ہضم ہونے کی	
گوشت گاؤ	کباب	۳ ساعت	۰ منٹ
گوشت بز یا بھیڑی	کباب	۳ ،،	۱۵ ،،
پنیر	خام	۳ ،،	۳۰ ،،
گوشت مرغ	کباب	۴ ،،	۳۰ ،،
بطخ	کباب	۴ ،،	۳۰ ،،

نباتی اشیاء غذائی

اشیاء غذائی	مدت ہضم کی	
	ساعت	منٹ
چاول	۱ ،،	،،
سیب شیریں	۱ ،،	۳۰ ،،
ساگودانہ	۱ ،،	۴۵ ،،
سیب ترش	۲ ،،	،،
سیم کی پھلیاں	۲ ،،	۳۰ ،،
آلو	۲ ،،	۳۰ ،،
روٹی جوار یا باجرے کی	۳ ،،	۱۵ ،،
گاجریں	۳ ،،	۱۵ ،،
روٹی آرد گندم کی	۳ ،،	۳۰ ،،
شلجم	۳ ،،	۳۰ ،،
چقندر	۳ ،،	۴۵ ،،
گوبھی	۴ ،،	۰

کہانے کی چیزون کو اِس ترکیب سے تیار کرنا جس سے وہ آسانی سے ہضم ہوسکین -
یہ بات اِسطور سے حاصل ہوسکتی ہے کہ اُنمین حسب مناسب مصالحہ وغیرہ ملاکر انکو آنچ
کے ذریعہ اِسطرح پکانا جس سے وہ اچہے طور پر گلجائین تاکہ آسانی سے ہضم ہوسکین اور
مزہ دار بہی ہون - اِسلیئے تاکہ اشتہا پیدا ہو کہانے کی مختلف چیزون کو طرح طرح کی ترکیب
سے ملانا اور اُنکو قسم قسم کی شکلون پر پکانا چاہیے - مصالحہ سے معدہ کی رطوبتین
زیادہ پیدا ہوتی ہین جس سے ہاضمہ کو مدد ہوتی ہے - مگر سب سے بڑی احتیاط یہ ہے کہ
کہانے پینے کی چیزین تازی اور عمدہ ہون کیونکہ جب وہ گندی اور خراب ہوتی ہین تب
ہضم نہین ہوتین اور بیماری پیدا کرتی ہین - غذا کے باب مین اوپر جو کچھہ بیان ہوا
ہے اُس سے یہ ظاہر ہے کہ جب غذا کا نقشہ تیار کرین تو اِن باتون کو لحاظ رکہین -
اوّل یہ کہ جنکے لئے غذا تجویز کرین انکی عمر انکی عادت انکی صحت کا حال انکی طبیعت
کا حال انکی محنت اور مشقت کا حال وہ جس قسم کی آب وہوا مین رہتے ہین اسکا حال
یہ ساری باتین دریافت کرین *

دوم - کہانے پینے کی چیزون کی نسبت اِن باتونکا لحاظ رکہنا چاہیے کہ مناسب قسم کے
اور مناسب خاصیت کی اور ہضم ہونے کے قابل ہین یا نہین اور یہ بہی کہ اُن سے جسم کی پرورش
ہوسکتی ہے یا نہین اور یہ کہ خوش مزہ اور اشتہی بہی ہین یا نہین -

سوم - اِس بات کا بہی لحاظ رکہین کہ وہ چیزین مختلف قسم کی ہون اور طرح طرح کی ترکیبون
سے پکائی جاوین اور جب مناسب مصالحہ بہی پڑے تاکہ جلد ہضم ہوجاوین *

چہارم - کہانے کے اوقات ایسے مقرر کئے جاوین کہ کہانیوالون کی عادت کے مناسب ہون

انسان عموماً جو جو چیزین بطور غذا کے استعمال کرتے ہین اب اُنکا بیان علیحدہ علیحدہ
کیا جاتا ہے - پہلے غذا کی اُن چیزونکا بیان کیا جائیگا جنکا ذکر اوپر پہلے کیا گیا تہا جنسے
وہ جنمین کم وبیش ال - بیو - مے - نیٹرس قسم کے اجزا موجود ہون - پس پہلے دودہ کا

ذکر کیا جائیگا کیونکہ خدا تعالے نے انسان اور حیوان دونو کے بچون کی پرورش کے لئے
دودہ پیدا کیا ہے - علاوہ ازین دودہ ایسی اجزا سے مرکب ہے کہ ہر قسم کی غذا مین کام آتے
ہین پس بیان -

دودہ - اسمین دو نامے ٹرہ جن کے قسم کے جزو ہوتے ہین - ایک کو
ال - بیو - من اور دوسرے کو کے - ثرین کہتے ہین - دوسرا جزو روغن کا بشکل مکہن -
تیسرا جزو کار - بو ہائیڈریٹ یعنی ملک شوگر اور چوتہا جزو نمک اور پانی + خدا تعالے
نے شیر مین ان جزون کو ایسی مناسب مقدار مین شامل کیا ہے کہ برابر کئی مہینے تک بچہ
صرف دودہ ہی پر پرورش پاتے ہین +

اگرچہ ہر قسم کے دودہ مین وہی اجزا ہوتے ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے مگر اسمین کئی
باتون سے اختلاف پڑجاتا ہے مثلاً جانور کی قسم سے عمر سے اور اسکی غذا سے اور ان
باتون سے بہی کہ بچہ پیدا ہونے کو کتنا عرصہ گزرا اور کتنے عرصہ بعد دودہ دوہا گیا کیونکہ
بعض قسم کی گائے کے دودہ مین روغن یعنے مکہن بہ نسبت اورون کے زیادہ ہوتا
ہے اور بعض مین کے - ثرین یعنے جبنیت زیادہ ہوتی ہے جس سے پنیر بنتا ہے -
متوسط عمر کے جانور کا دودہ بہ نسبت کم عمر یا بڈہے جانور کے دودہ کے بہتر ہوتا ہے -
اور اسمین پانی کی مقدار بہی کم ہوتی ہے جن جانورون کو میٹھی چیزین کہانے کو
ملتی ہین جیسے گاجرین انکے دودہ مین شکر زیادہ ہوتی ہے - گہاس جب افراط سے ملتی ہے
تب دودہ مین مکہن زیادہ ہوتا ہے مگر خشکسالی مین کم اور یہ یاد رہے کہ جن چیزونکے
کہانے سے جانور موٹا ہوتا ہے ان سے دودہ پتلا اور اسمین مکہن کم ہوجاتا ہے - بعد
ہی بچہ جننے کے گائے کے دودہ مین مکہن زیادہ ہوتا ہے - اور جون جون دوسری دفعہ بچہ
جننے کا موقع نزدیک آتا جاتا ہے دودہ مین مکہن کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے - شام کے
وقت جو دودہ دوہا جاتا ہے اسمین زیادہ تر پرورشی اجزا ہوتے ہین بہ نسبت اسکے جو

صبح کیوقت دوہا جاتا ہے کیونکہ اس شام کے دودہ مین فیصدی تین حصہ زیادہ منجملہ اجزا اور قریب ۱و۲۵ حصہ فیصدی زیادہ دُہنیت اور قریب ۰و۵ حصہ فیصدی زیادہ پنیر ہوتا ہے ۔ کسی ایک جانور کے دودہ مین اتنی باتون سے فرق پڑجاتا ہے کہ نقشہ ذیل کے مختلف جانورون کے دودہ کی اجزا کو کامل ٹہیک نہ سمجھنا چاہیے بلکہ قریب ٹہیک کے تصور کرنا چاہیے ۔

	عورت	بکری	بہیڑی	گدہی	گہوڑی
پانی	۸۹و۵۴	۸۵و۶۰	۸۱و۰۰	۹۰و۵۰	۸۹و۳۳
دُہنیت یعنے مکہن	۳و۳۴	۴و۱۰	۶و۵۰	۱و۴۰	۰و۲۰
شکر اور محلل نمک	۳و۷۷	۵و۸۰	۴و۵۰	۶و۴۰	۸و۷۵
جُبن یعنے پنیر اور غیر محلل نمک	۳و۳۵	۴و۵۰	۸و۰۰	۱و۷۰	۱و۶۲
اسپے ۔ سے ۔ فِک گراوِٹی یعنے وزن متناسبہ	۱۰۳۰ سے ۱۰۳۴ تک	۱۰۳۶	۱۰۳۵ سے ۱۰۴۱ تک	۱۰۲۳ سے ۱۰۳۵ تک	...

بہ نسبت دیگر جانورون کے گاے کا دودہ زیادہ تر معتبر ہے کیونکہ اکثر یہی دودہ انسان کے غذا مین شامل ہے ۔ اسکے اجزا یہ ہین پانی ۸۷و۳ کے ۔ تزین یعنے جبن یا پنیر ۳و۲ ۔ شکر ۴و۷ ۔ مکہن ۳و۶ ۔ نمک ۰و۸ ۔

دودہ نہایت عمدہ غذا ہے جوانون اور بچون دونو کے لئے ۔ مگر بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب معدہ مین ترشی کا غلبہ ہوتا ہے تب دودہ پہٹ جاتا ہے اور اُسکا جبن یعنے پنیر ڈلے بنکر تکلیف دیتا ہے اور ریح پیدا کرتا ہے ۔ بعضدفعہ تو دست آنے لگتے ہین اور کبہی قبض ہوجاتا ہے ۔ ایسی صورت مین کہ جب دودہ ہضم نہو تو ایک کام کرین کہ کچا دودہ یا صرف تہوڑا سا گرم کرکے پلاوین نہین تو چونہ کا پانی ملاکر استعمال کرین ۔

اور شیر خوارہ کو پلانا ہو تو اسمین بیسواں حصہ آب گرم ملا لین نہین تو بکری یا خر مادہ کا
دودہ پلاوین ٭ جب دودہ کئی گھنٹہ تک ٹہرا رہتا ہے تب اسپر بالائی جم جاتی
ہے لیکن آنچ دینے سے ملائی جلد جم جاتی ہے ۔ جب ملائی علیحدہ کر لیتے ہین تب جو
کچھہ باقی رہ جاتا ہے اُسکو اسکمڈ ملک بولتے ہین ۔ اسمین بہ نسبت تازہ دودہ کے
پنیر کسیقدر کم ہوتی ہے اور مکھن بہی قریب نصف ہوتا ہے مگر پانی اور شکر کی مقدار
کسیقدر زیادہ ہوجاتی ہے ۔ جب مکھن متھہ لیا جاتا ہے تب جو کچھہ باقی رہ جاتا ہے
اُسکو انگریزی مین بٹر ملک یعنے لسی کہتے ہین

نمک ۔ دودہ مین یہ نمک ہوتے ہین کلورائیڈ اف سوڈیم (یعنے کہانے کا
نمک) کلورائیڈ اف پوٹاسیم اور فاس ۔ فٹ اف سوڈیم اور فاس ۔ فٹ اف
پوٹاسیم اور فاس ۔ فٹ اف کلسیم اور فاس ۔ فٹ اف مگ ۔ نے ۔ شیم ٭
بہینس کے دودہ مین بہ نسبت گاے کے منجمد اجزا زیادہ ہوتے ہین خاصکر مکھن ۔ پس
اس جانور کا دودہ ثقیل ہوتا ہے ۔ مگر بہینس کی خوراک گندی ہوتی ہے کیونکہ گہوڑے
کی لید بہت کہاتی ہے ۔ پس اگر بہینس کے دودہ کا استعمال کرنا ہو تو دانہ گہاس احتیاط
سے دینا چاہیے ٭ اس دودہ کی اس ۔ پے ۔ سی ۔ فک گراوٹی ۱۰۲۸ سے کم نہونی
چاہیے ٭

بکری کے دودہ مین بہ نسبت گاے کے کم پنیر اور شکر بہی کم ہوتی ہے ۔ مگر روغنیت
کسیقدر زیادہ مگر اسمین سے ایک قسم کی بو آتی ہے جسکو بچے پسند نہین کرتے ۔ اس
کی اس ۔ پے ۔ سی ۔ فک گراوٹی ۱۰۳۲ سے کم نہونی چاہیے ٭ بہیڑ کا دودہ بہ نسبت
گاے کے کسیقدر زیادہ ثقیل ہوتا ہے ٭ گدہی کے دودہ مین ۸۹ و ۹۰ فیصدی پانی
ہوتا ہے اور بہ نسبت اور دودہ کے اسمین پنیر اور مکھن کم مگر شکر کسیقدر زیادہ
ہوتی ہے ۔ خر مادہ کا دودہ عورت کے دودہ سے بہت ہی مشابہ ہے ۔ اور اسمین

پرورش کی قابلیت بہی کم ہوتی ہے مگر بیماروں اور بچون کے لئے مفید ہے کہ جب
انکا ہاضمہ کمزور ہوجاوے ۔ گہوڑی کا دودہ گدہی کے دودہ کے مشابہ ہے اور اسی
سے وہ شے بنتی ہے جسکو کیوـمس کہتے ہین ۔ گہوڑی کے دودہ مین خمیر پیدا کرکے
کیوـمس بناتے ہین ۔ یہ چیز سل کی بیماری کے علاج مین مفید خیال کیجاتی ہے ۔
جب جانور تندرست ہوتا ہے اور اُسکے دانہ گہاس کی نگرانی کیجاتی ہے تب اسکا
دودہ بہی اچہا ہوتا ہے مگر ان باتون کی نگرانی بہت کم کیجاتی ہے پس اسواسطے دودہ بہی
اکثر اوقات اچہا نہین ہوتا اور اسکے امتحان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ دودہ مین اکثر
پانی ملادیتے ہین تاکہ مقدار بڑہ جاوے ۔ اسکی گرفت اسپیسی فک گراوٹی کے دریافت
کرنے سے ہوسکتی ہے جسکا ذکر نقشہ بالا مین کیا گیا ہے ۔ پس علاوہ وزن متناسبہ کے
جب دودہ کا قوام اور اُسکی رنگت دیکہی جاتی ہے اور یہ کہ اسمین کسقدر مکہن اور ملائی
ہے تب علی العموم یہ کہا جاسکتا ہے کہ دودہ اچہا ہے یا خراب ۔ مگر جب دیکہین کہ دودہ
کی اسپیسی فک گراوٹی ۱۰۳۰ سے کم ہے تب یقین جانین کہ اسمین پانی ملایا گیا
ہے پس اُس دودہ کو ناپسند کرنا چاہئے ۔ وزن متناسبہ کے دریافت کرنے کے لئے ایک
آلہ کا استعمال کرتے ہین جسکو اصطلاح مین لاکٹ ـ ٹا ـ مے ـ ٹر کہتے ہین مگر وزن متناسبہ کے
دریافت کرنے مین اسبات کو نہ بہولنا چاہئے کہ جب دودہ پر سے ملائی اُتار لیجاتی ہے
تب اسکا وزن متناسبہ بڑہ جاتا ہے مگر پانی ملاتے ہی پہر گہٹ جاتا ہے پس آلہ مذکور
اُس دودہ کو بہی درست بتلاسکتا ہے جو حقیقت مین ناقص ہے کیونکہ اس سے ملائی
اُتار لی گئی ہے اور پانی ملا کر اسکا وزن پورا کردیا گیا ہے ۔ اسصورت مین یہ دریافت
کرنا چاہئے کہ اُس دودہ مین دُہنیت کسقدر ہے یعنے دیکہین کہ اسمین ملائی کی مقدار
کتنی ہے جسکے دریافت کرنے کی ترکیب پیچہے بتلائی گئی ہے ۔

علاوہ مذکورۂ بالا خاصیتون کے اچہے دودہ کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔ کوئی شے

اُسکے نیچے نہین بیٹھہ جاتی اور اچھے دودہ کا ذایقہ اور بو خاص قسم کی ہوتی ہے۔ جوش
دینے سے پہٹ نہین جاتا اور نہ کسی اور قسم کا تغیر اُسمین پیدا ہوتا ہے باریک بین
سے دیکھین تو اُسمین روغن کے قطرات اور کسیقدر ایپی۔تھے۔لی۔ام کے چھلکے
دکھلائی دینگے۔لیکن یہ چھلکے اگر بکثرت ہون یا اُسمین پیپ کیسے پائے جاوین
یا پستان کے غدودون مین جو دودہ کی نالیان ہوتی ہین انکے سانچے دکھلائی دین
تو ان سے بیماری ثابت ہوتی ہے۔

یہ چاہو کہ دودہ کچھہ عرصہ تک نہ بگڑے تو ایسا کرو کہ دودہ تازہ ہو یا اُبالا ہوا
اُسمین تھوڑی سی کاربو-نیٹ اف سوڈا یا بائی-کاربونیٹ اف سوڈا اور
تھوڑی سی شکر ملادو۔ اِس ترکیب سے دس بارہ روز تک دودہ بگڑنے نہین پاتا۔
کہولتے ہوئے دودہ مین قدرے شکر ملاکر کسی بوتل مین بہرکر خوب مضبوط ڈاٹ
لگادو اِس سے مہینون تک دودہ بگڑنے نہین پاتا۔

پنیر بہی اچھی غذا ہے مگر ثقیل ہے۔ایک وقت کی غذا کے ساتھہ ایک آونس سے
زیادہ نہ کہانا چاہئے۔مگر یہ جنیر جلد بگڑ جاتی ہے تب نقصان دیتی ہے۔

نائٹروجن دار اغذیہ مین گوشت عمدہ غذا ہے مگر گرم ملکون مین اسکا
استعمال کم کرنا چاہئے۔

ہندوستان مین اِن جانورون کا گوشت اکثر کہایا جاتا ہے۔گائے۔
بہیڑ اور بکری اور پرند کا گوشت۔مچہلی بہی گوشت مین شامل ہے۔ اِن گوشتون
کا بیان علیحدہ علیحدہ کرنے سے پہلے کچھہ تہوڑا سا ذکر ایسا کرنا چاہئے جو سب قسم
کے گوشت پر حاوی ہو چنانچہ جس جانور کا گوشت کہانے مین آوے اُسکی عمر
نہ تو بہت زیادہ اور نہ بہت کم ہونی چاہئے۔اور جانور کو سب باتون مین تندرست
ہونا چاہئے۔اُس گوشت مین موافق اندازہ کے چربی اور استخوان بہی ہونا چاہئے

کسی قسم کا کرم اسمین نہو اور نہ وہ گوشت گندہ ہو اور اسطور پر پکایا جاوے کہ کہانے سے ہضم ہوجاوے ؞

حلوان کے گوشت مین پانی بہت ہوتا ہے اسلئے جسم کی پرورش اس سے کم ہوتی ہے - اور بڈہے جانور کا گوشت سخت اور دیر ہضم ہوتا ہے اور اسمین چربی بہی کم ہوتی ہے ؞

تندرست جانور کی پہچان یہ ہے کہ وہ آسانی سے چلتا پہرتا ہے - آنکہین اسکی چمکیلی ہوتی ہین - نتہنون کے اندر کا میوکس پردہ مرطوب اور سرخ - سانس آسانی سے لیتا ہے - سانس کی ہوا مین بدبو نہین ہوتی ہے - چمڑا ملائم اور چکنا ہوتا ہے ؞

جس جانور کو ذبح کرنا ہو کئی گہنٹے پہلے اسکا دانہ گہاس بند کردینا چاہئے ورنہ نیم ہضم غذا بعد ذبح کے جلد گندی ہوجاتی ہے - ذبح کرنے سے ایک دن پہلے جانور کو باندہ رکہنا چاہئے - دیکہین کہ ذبح کے بعد سارا خون نکلجاوے کیونکہ گوشت مین جب خون رہ جاتا ہے تب وہ جلد بگڑ جاتا ہے ؞

گوشت کا ملاحظہ آٹہہ یا دس گہنٹہ بعد ذبح کے کرنا چاہئے - گوشت کو ملائم اور لچکدار ہونا چاہئے - رنگت اسکی پہیکی نہونی چاہئے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جانور کی عمر یا تو چہوٹی تہی یا وہ جانور بیمار تہا؛ ورنہ رنگت بہت گہری ہو جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جانور یا تو بڈہا تہا یا اسکے گوشت مین خون رہ گیا تہا - گوشت کے ریشون کے مابین پیپ یا کسی اور قسم کی رطوبت نہونی چاہئے اور ریشہ مذکور بہت نرم بہی نہون جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب وہ گوشت گندہ ہونیوالا ہے - اچہے گوشت مین ہاتہہ لگانے سے انگلیان تر نہین ہوجاتین کیونکہ خراب گوشت بہیگا ہوا اور پلپلا ہوتا ہے اسمین بو کم یا کچہہ بہی نہونی چاہئے کیونکہ بیمار جانور کے گوشت مین بسائین بو ہوتی ہے ؛ گوشت جب گندہ ہونے پر ہوتا ہے تب ابتدا مین رنگت اسکی پہیکی ہونے

لگتی ہے اور ریشہ اُسکے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین اور اِس سے بدبو پیدا ہوتی ہی
جب سڑاند زیادہ بڑہنے لگتی ہے تب گوشت کا رنگ سبزی مایل ہوجاتا ہے اور
اِس سے بدبو آنے لگتی ہے - جہازون اور فوجون مین اکثر نمک ملا ہوا گوشت استعمال
مین آتا ہے کیونکہ تازہ گوشت ہمیشہ میسر نہین ہوتا - پس دیکہنا چاہئے کہ وہ گوشت بگڑا
ہوا نہو - بڈہے جانور کے گوشت مین جب نمک ملایا جاتا ہے تب وہ سخت ہوکر سکڑ
جاتا ہے - نمک ملانے سے پہلے اگر گندہ ہوگیا ہو تو یہ بات اُسکی بو سے دریافت ہوسکتی
ہے جس پیپے مین نمکین گوشت ہو اُسکو کہول کر سارے ٹکڑون کو ملاحظہ کرنا چاہئے
کیونکہ بے ایمان ٹہیکہ دار ایسا کرتے ہین کہ اچہون کے نیچے گندے ٹکڑے رکہہ دیتے
ہین - اُس گوشت کے نمکین پانی کو بہی امتحان کرنا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ ایسا کرتے
ہین کہ ایکہی پانی مین جب کئی دفعہ گوشت کو نمکین کرتے ہین تب وہ پانی بگڑ جاتا
ہے اور گوشت کو زہریلا کردیتا ہے +

گوشت کے پکانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اِسکے ریشون کے اندر جو البیومن
اور خون ہوتا ہے وہ جم جاوے اور گوشت مزہ دار رہے اور جلد ہضم ہوجاوے اور نیز اِسکے
اندر جو کرم ہون وہ ہلاک ہوجاوین - جب گوشت ۱۵۰ سے ۲۱۲ درجہ کی گرمی تک
پکایا جاتا ہے تب کرم ضرور ہلاک ہوجاتے ہین ورنہ وہین تک آنچ کافی ہے کہ جہانتک
پانی کے جوش کہانے کو چاہئے - اس سے ایسا ہوتا ہے کہ گوشت پر ایک پردہ البیومن
کا جم جاتا ہے جس سے اِسکا عرق جسمین پرورشی اجزا بہت ہوتے ہین ضائع نہین ہونے
پاتا + گوشت تین ترکیب سے پکتا ہے یا تو کباب کرتے ہین یا صرف اُبال لیتے ہین یا اسکا
قلیہ پکاتے ہین - چاہے کسی ترکیب سے پکاوین آنچ دہیمی ہونی چاہئے کیونکہ گوشت
جب تیز آنچ پر پکتا ہے تب وہ گوشت دیر ہضم ہوجاتا ہے اور اجزا پرورشی اُسکے بغیر
بنکر اُڑ جاتے ہین +

گوشت کے کہانے سے یہ فائدے ہین کہ اسمین اجزا از قسم البیو-مے-نیٹش کے موجود ہین اور ہیئت اور دہاتی اجزا بہی ہوتے ہین جیسے کلو-رائیڈ اف پوٹاسیم اور فاس-فٹ اف پوٹاش اور لاک-ٹیٹ اف پوٹاش اور کسیقدر فولاد وغیرہ-یہ کل اجزا ویسے ہی ترکیب سے ملے جلے ہوتے ہین جیسے انسان کے جسم کی بافت مین ہوا کرتی ہین - علاوہ ازین گوشت آسانی سے پک سکتا ہے اور آسانی سے ہضم بہی ہوتا ہے -مگر گوشت مین اجزا از قسم کار-بو-ہائیڈ-ریٹ کے کمی ہے سو وہ بذریعہ روٹی چاول اور آلو کے جسم مین پہونچایا جاتا ہے -

گاے یا بیل کا گوشت اگر استعمال کرنا ہو تو جانور کی عمر ۳ سے ۸ سال تک کے ہونی چاہئیے + جانور کے عمر قریب ٹہیک طور پر اُسکے سینگ اور دانتون کے ملاحظہ سے دریافت ہوسکتی ہے -مثلاً دیکہین کہ اسکے سینگ پر کتنے چکر ہین کیونکہ پانچ سال کی عمر تک سینگ پر ہر سال ایک ایک چکر پیدا ہوتا ہے اور بعد اس عمر کے پہلے تین سال کے چکر میٹ جاتے ہین اور جس جانور کے سینگ کے کل چکر مِٹ گئے ہون اُسکی عمر کم سے کم آٹہہ سال کی ہوتی ہے + چوتہے سال کی عمر تک کل بچے دانت اپنی اپنی جگہہ پر ہوتے ہین - پانچوین سال کی عمر مین ان-سائی-سر دانت کسیقدر گہس جاتے ہین - چہٹے برس اول کے مو-لر دانت گہسکر ان-سائی-سر دانت کے برابر ہو جاتے ہین + اور آٹہہ سال کی عمر مین وہ دانت بہت ہی گہس جاتے ہین +

جب جانورون کے دانتون کے باہر کی سطح پر کوئی چوڑا یا گول نشان نظر آوے تب سمجہہ جانا چاہئیے کہ وہ جانور بہت ہی بُڈہا ہے اور اُسکا گوشت کام کا نہین +

گاے کے گوشت مین کسقدر پرورشی اجزا ہوتے ہین اِس نقشہ سی معلوم ہوتے ہین +

	البیومےنٹ اجزا گرین کے حساب سے	چربی گرین کے حساب سے	نمک گرین کے حساب سے
بغیر چربی کا گوشت —	۱۳۵۱ —	۲۵۳ —	۳۵۷ —
چربی دار گوشت —	۱۰۳۶ —	۲۰۸۶ —	۳۰۸ —
جگر	۱۳۶۳ —	۲۸۷ —	۲۱۰ —
اوجھڑی بچون سے	۹۳۴ —	۱۱۴۸ —	۱۶۸ —
بچھڑے کا گوشت	۱۱۵۵ —	۱۱۰۶ —	۳۳۹

بھیڑی کے گوشت کے باب مین جانور کی عمر ۱۸ مہینے سے ۵ سال تک کی ہونی چاہیے ۱۸ مہینے کے عمر مین پہلے دو دانت کے چار یا پانچ جوڑے نکل آتے ہین - بعد اس عمر کے دانتون پر گھس جانیکے آثار پیدا ہوجاتے ہین + کم چربی دار بھیڑی کے گوشت کے نصف سیر مین البیومےنٹ قسم کے اجزا ۱۴۸۱ گرین ہوتے ہین - چربی ۳۴۳ نمک کئی قسم کے ۳۳۶ گرین + چربی دار گوشت مین ۸۶۸ گرین البیومےنٹ ۲۱۷۷ گرین چربی - اور ۲۵۴ گرین اقسام نمک +

بکری کا گوشت بہ نسبت بھیڑی کے مزہ مین گھٹ کا ہوتا ہے - اور چربی بھی اسمین کم ہوتی ہے - ہرن کا گوشت بھی اسی شکل کا ہے اور بھیڑی کے گوشت کے طاقت مین کم نہین ہوتا بلکہ زیادہ تر زود ہضم ہے - مگر ہرن کے گوشت مین خون زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اُن جانورون کے جو معمولی طور پر ذبح کئے جاتے ہین +

مچھلی بھی اچھی غذا ہے اگر گرم ملک کی بعض مچھلیون مین یا بعض موسم کے اندر مچھلیون مین زہریلا مادہ پیدا ہوجاتا ہے جسکے کھانے سے دست وقے آنے لگتے ہین + خشک کھائی ہوئی مچھلیون مین بہ نسبت تازہ مچھلی کے پرورشی اجزا قریب نصف کے کم ہوتے ہین +

مرغ تیتر بٹیر کبوتر وغیرہ پرند کا گوشت عمدہ غذا ہے اور اسمین بہ نسبت گائے کے گوشت کے ہی تا ہے - ٹرو جن دار مادہ زیادہ ہوتا ہے - مگر اس گوشت مین چربی اور نمک کے اجزا کم ہوتے ہین ٭

نصف سیر پرند کے گوشت مین ال - بیو - مے - نٹ قسم کے اجزا ۰ ۷ ۴ گرین ہوتے ہین - چربی ۲ ۶ ۶ - نمک ۸ ۴ ٭ ہنس راج اور بطخ کے گوشت مین چربی زیادہ ہوتی ہے مگر دیر ہضم ہے - جس پرند کا گوشت کالا نکلتا ہے وہ دیر ہضم ہوتا ہے پس اسکے پکانے مین احتیاط چاہئے ٭

بیضہ - انڈون مین نایٹرو - جن اجزا بہت کثرت سے ہوتے ہین لیکن کاربن کی کمی ہوتی ہے - پس انڈون کے ساتھہ چاول اور روٹی ضرور کھانی چاہئے اور روغن کے استعمال سے بھی کاربن کی کمی پوری ہوجاتی ہے ٭ مرغی کا معمولی انڈا قریب ۱۰۰۰ گرین وزن مین ہوتا ہے - اسمین سے چھلکے کیواسطے فیصدی ۱۰ منہا کردینا چاہئے کیونکہ وہ کھانے مین نہین آتا - سفیدی کا وزن بہ نسبت زردی کے دونا ہوتا ہے ٭ انڈے کی سفیدی مین فیصدی ۸۷ پانی ہوتا ہے ۱۴ و ۲۰ ال - بیو - مے - نٹ اور ۶ و نمک - اسمین روغن نہین ہوتا ٭ انڈے کی زردی مین روغن بکثرت ہوتا ہے یعنے فیصدی ۳۰ و ۷ اور ۱۶ فیصدی ال - بیو - مے - نٹ اور ۳ و نمک اور ۵۲ فیصدی پانی ہوتا ہے ٭ کل انڈے مین ۱۴ فیصدی نائے - ٹرو - جن دار غذا ہوتی ہے اور ۵ و ۱۰ روغن اور ۵ و نمک انڈے جب اسقدر پکائے جاتے ہین جس سے سفیدی بالکل جم کر سخت ہوجائے تو جلد ہضم نہین ہوتے مگر نیم برشت انڈا زود ہضم ہوتا ہے - انڈے جب عرصہ تک پڑے رہتے ہین تب انکا وزن گھٹ جاتا ہے اور وہ گندہ بھی ہوجاتے ہین ٭ انڈا جب تازہ اور اچھا ہوتا ہے تب کسیقدر شفاف ہوتا ہے اور نمکین پانی مین ڈوب جاتا ہے کہ جسکے فیصدی مین ۱۰ حصہ نمک ملا ہو ٭ خراب انڈا تازہ پانی مین تیرتا رہتا ہے اور جسکے اچھا ہونے مین

تشک ہوتا ہے وہ اوپر کے نمکین پانی مین تیرتا ہے ٭

انڈے جب ایسی ترکیب سے رکہے جاتے ہین کہ جس سے چہلکے کے اندر ہوا کا گزر نہو سکے تب عرصہ دراز تک بگڑتے نہین ہین مثلاً اپیر گوند مرہ دین یا چربی لگا دین یا میٹہے تیل مین موم پکا کر اسکا لیپ کردین یا لکڑی کے برادہ مین سجا کر ڈہانپ دین یا ایسا کرین کہ چونہ کے پانی مین قدرے کریم اف ٹارٹار حل کرکے اس عرق مین انڈون کو ڈبو رکہین ٭

اب ایسی نباتاتی غذا کا بیان کیا جاتا ہے جسمین بکثرت ال-بیو-مے-نٹ اجزا ہوتے ہین - اس قسم کی دو بڑی جماعتین یہ ہین ایک تو اناج دوسری دالین ٭

اناج کی قسم مین سے دو معتبر غذائین یہ ہین ایک تو چاول دوسری گندم - جوار باجرا کنگنی بہی اناج کی قسم سے ہین مگر بہ نسبت چاول اور گندم کے گہٹ ہین ٭

چاول - آدمی چاول بکثرت کہاتے ہین اور یہ عمدہ زود ہضم غذا ہے جسمین اسٹارچ بکثرت ہوتا ہے اور البیو-مے-نٹ اور نمک بہی کسیقدر ہوتے ہین مگر نائیٹروجن دار اجزا بہت ہی کم - پس ہمیشہ چاول کے ساتہہ گوشت مچہلی یا دال یا دودہ یا لسی پینی چاہئے ٭ اور چونکہ اسمین روغن نہین ہوتا تو مکہن یا گہی اسکے ہمراہ ضرور کہانا چاہئے اور چاول مین نمکین اجزا بہی بہت کم ہوتے ہین پس چاول کی خوراک مین زیادہ نمک ضرور ہونا چاہئے - نئے چاول کو کم سے کم چہہ مہینے رکہکر کہانا چاہئے ورنہ بدہضمی اور اسہال پیدا کرتا ہے اور نیا چاول پکاتے وقت گلتہے بنجاتا ہے ٭

گندم - گندم مین پانی فیصدی صرف پندرہ حصہ ہوتا ہے اور قریب ۱۰ حصہ ال-بیو-مے-نیٹس اور کاربو-ہائیڈریٹس بکثرت اور نمکین اجزا بہی ہوتے ہین جیسے فاس-فٹ اف مگ-نے-شیم اور فاس-فٹ اف پوٹا-سیئم مگر گندم مین روغندار اجزا نہین ہوتے پس اسکے ساتہہ گہی یا مکہن ضرور کہانا چاہئے - گندم جب

پیسی جاتی ہے تب اسمین دو حصہ ہوتے ہین ایک تو چوکر دوسرے آٹا ٭ گندم کے
چوکر مین دو حصہ ہوتے ہین ایک بیرونی جو بالکل ناکارا ہوتا ہے۔ اور دوسرے اندرونی
حصہ جسمین نمک اور نا ے ٹرو جن دار اجزا بکثرت ہوتے ہین ٭ آٹے اور سوجی مین
تہوڑا بہت چوکر بہی ہوتا ہے مگر باریک میدہ مین نہین ٭ جس آٹے مین چوکر کے اندر
کا حصہ خوب باریک پیسا ہوا ہوتا ہے وہ زیادہ تر پرورش کے قابل ہوتا ہے ٭
لیکن جس آٹے مین چوکر بالکل نہین ہوتا اُسکے نصف سیر مین ال۔ بیو۔ مے۔ نیٹ اوسط
۵۶۷ گرین اور روغن ۱۴ گرین اور اسٹارچ وغیرہ ۲۱۶۴ گرین اور شکر ۲۹ گرین
اور نمک ۱۹ گرین ہوتا ہے ٭
اچھا آٹا سفید مگر جب چوکر ملی ہوئی ہوتا ہے تب بموجب چوکر کی مقدار کے آٹے
مین کسیقدر بہوری رنگت آجاتی ہے۔ سُرخ گندم کے آٹے مین نہایت خفیف سرخی ہوتی
ہے گوندہے ہوئے آٹے مین لیس ہونا چاہئے اور کسی قسم کی بدبو نہونی چاہئے ٭ آٹا
جب عرصہ کا ہو جاتا ہے تب رنگت اسکی زرد ہوتی ہے اور ذایقہ کہٹا اور دہن میز
کرکراہٹ معلوم ہوتی ہے ٭

دالین۔ ہندوستان مین مختلف قسم کی دالونکا استعمال کثرت سے ہوتا ہے
جیسے مونگ۔ مسور۔ ماش۔ چنا۔ کھساری وغیرہ۔ ان سارون مین یہ اجزا ہوتے ہین
ال۔ بیو۔ مے۔ نیٹس ٭ روغن ٭ کار۔ بو۔ ہائیڈریٹس اور نمک ٭ کہتے ہین کہ
کھساری کی دال جب بکثرت کہائی جاتی ہے تب بیری۔ بیری۔ جیا کی بیماری
ہوجاتی ہے ٭

مُدہنات یعنے روغن۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک حیوانی۔ دوسری
نباتی ٭ حیوانی روغن یہ ہین جیسے چربی اور مکھن یا گہی ٭ چربی کا بیان ہم اسواسطے
نہین کرتے کہ ہندوستان مین یہ چیز بطور غذا بہت کم استعمال مین آتی ہے کیونکہ

ہضم نہیں ہوتی - اسلئے کہانے سے پیٹ پہول جاتا ہے اور دست آنے لگتے
ہیں یا قبض ہو جاتا ہے ۔ غذا مین تازہ مکہن یا عمدہ گہی کا ہونا بہی ضرور چاہئے کیونکہ
ان سے جسم کی حرارت غریزی قایم رہتی ہے ۔ مکہن اگر عرصہ تک رکہہ چہوڑنا ہو تو فیصدی
چار سے آٹہہ حصے اسمین نمک ملا دین - اور شکر مین قدرے نمک ملا کر مکہن مین ملا دینے
سے کچہہ عرصہ تک بگڑتا نہین اور چند دانے مرچ سیاہ کے ملا دین تو بہی اچہا ہے ۔
ایک گیلن پانی مین تین درام آونس اسے ٹیٹ با ٹار - ٹا - رک اسڈ ملا کر اسمین مکہن
چہوڑ کر خوب بند برتن مین رکہہ دینے سے بہت عرصہ تک بگڑتا ہی نہین ۔

کار - بو - ہائیڈریٹس - غذا کی اس جماعت مین اسٹارچ اور شکر کے
قسم کی چیزین شامل ہین ۔ اگرچہ نباتات کی بہتیری چیزون مین اسٹارچ موجود ہے
مگر غذا مین اکثر آلو اور ارار وٹ اور ساگو دانہ استعمال مین آتا ہے ۔ شکر دو قسم کی
ہوتی ہے ایک وہ جو نیشکر سے حاصل ہوتی ہے دوسری کہجور کی رس سے ۔

آلو - مین اسٹارچ کا حصہ زیادہ ہوتا ہے - علاوہ اسکے نمک اور کسیقدر
ال - بیو - مے نٹس اور روغن اور شکر بہی ہوتی ہے ۔ آلو کے سو حصہ مین ۷۵ حصہ
پانی ہوتا ہے - اور آدہ سیر آلو مین تین آونس اسٹارچ ہوتا ہے اور ۱۴۲ گرین شکر
اور ۷۴ گرین ال - بیو - من اجزا اور ۱۴ گرین روغن اور ۹۴ گرین نمک ہوتا ہے
آلو بہت اچہی غذا ہے اور خاصکر اسکر - وی کی بیماری مین بہت مفید ہے ۔ ارا - روٹ
اور ساگو دانہ بیمارون اور بچون کے لئے سریع الہضم غذا ہے - غذا کے نقشون مین
مختلف قسم کے میوہ کو بہی شامل کرنا چاہئے جیسے انگور سیب آم شریفہ وغیرہ
وغیرہ ۔ علاوہ ازین تاکہ اشتہا پیدا ہو کہانا ہضم ہو اور غذا خوش مزہ ہو مختلف قسم کا
مصالحہ بہی شامل غذا ہونا چاہئے ۔

شرب یعنی پینے کی چیزین - ہماری ہندوستان مین سب سے عمدہ پینے

کی چیز پانی ہے - اگر پینے کو پاک اور صاف پانی ملجائے تو ہم ہندوستانیون کو کسی
اوٗر پینے کی چیز کی ضرورت نہین ہے - چاء اور کافی یہ دولتمند ونکا ڈہکوسلا ہے -
ہان گرمی کے دنون مین طرح طرح کے شربت خوش مزہ اور مفرح دستیاب ہو سکتے
ہین - مگر یہ بہی پاک اور صاف پانی کی نسبت گہٹیا ہین - باقی رہی شراب تو اسکی نسبت
یہ سن لو - اور جو کچہہ لکہتا ہون اُسکو سچ مان لو کیونکہ حکمت کی رو سے لکہتا ہون - یقین
جان لو اسمین مذہبی تعصبات کو بالکل دخل نہین دیا ۔۔

شراب - ہمارے نئی روشنی کے ہندوستانی نوجوانون کا یہ خیال ہے
کہ اگر دنیا کی مہذب قومون مین اپنے کو شمار کرنا چاہو تو شراب ضرور پیو یعنے جو شراب نہین
پیتا ہے اُسکا نام مہذب قومون کی فہرست مین درج ہونے کے قابل نہین ہے - پتہر پڑے ان
سنگدلون کی عقل پر ان کی عقل پر ایسا پردہ چہا گیا ہے کہ ہر جگہ دیکہتے ہین کہ جن قومون
مین شراب جائز ہے وہ بہی اب اسکو ترک کرتی جاتی ہین - کمیٹیان اور سوسایٹیان قائم
ہوتی جاتی ہین حلف اُٹہائے جاتے ہین کہ شراب نہ پینی چاہئے - ہم پوچہتے ہین کہ یہ سارا
جہگڑا کس لئے کیا جاتا ہے - شراب اگر اچہی چیز ہوتی تو لوگ اُسکو کیون ترک کرتے ۔۔
مگر ہم کو اوٗر قومون سے کچہہ غرض نہین - ہمین ہندوستانیون سے واسطہ ہے پس
انکی خام خیالی دور کرنے کے لئے حکمت کی رو سے شراب کی مضرتون کا کچہہ تہوڑا سا نیچے
ذکر کرتا ہون - سنو - شراب جب پی جاتی ہے تب پہلے پہل معدہ مین داخل ہوتی ہے
مگر وہان سے مثل اور اغذیہ کے اسکا کیموس (کایم) اور کیلوس (کایل) نہین بنتا -
اسکو ایک سیدہی سڑک ہاتہہ آجاتی ہے جس سے دغا باز دشمن کیطرح ایک چشم زدن مین
کہاب کرنے کے لئے جگر مین آموجود ہوتی ہے - یعنے رودون مین گزر کر گسٹرک - وین
کے ذریعہ پورٹل - وین کے رستہ جگر مین آجاتی ہے - اب اسکو یہون بہاکر خون مین پہنچ
جاتی ہے اور اسکو کثیف کر دیتی ہے - پہر اسی خون کے وسیلہ سے دماغ پر اپنا تسلط جماتی ہے

جس سے عقل کا چراغ گل ہوجاتا ہے اور آدمی جو اشرف مخلوقات کہلاتا ہے حیوان
سے بدتر بنجاتا ہے - پھر اس سے افعال شنیعہ کیونکر نہ سرزد ہوون - گردے بیچارے
مفت مین گرفتار بلا ہوجاتے ہین - جہانتک ان سے ہوسکتا ہے خون کے صاف
کرنے مین کمی نہین کرتے - مگر تا بکے - آخر کار تھک کرہ ہی رہ جاتے ہین ورا نیے
بیوقوف خمرنوش کو یہ کہکر مار کر بیٹھیہ ہتے ہین کہ اسکو راہ خدا پر چھوڑ دو جا ہے خدا جو
ہو سو ہو - آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کل اعضاء رئیسہ مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین جس سے
کبھی تو فالج - کبھی سکتہ - کبھی دیوانگی اورگا ہے آتشک اور بعض اوقات استسقا ہی
ہوجاتا ہے اور شرابی کتون کی موت مرجاتا ہے - جنازہ کے پیچھے پیچھے خویش و اقارب
توگریہ وزاری کرتے جاتے ہین مگر شراب یہ کہکر ہنستی جاتی ہے دیکھا میرے سے دل
لگانے کا کیسا مزہ چکھا - تم حیران ہوکر یہ کہتے ہوگے کہ شراب کے پینے سے آتشک کیونکر
ہوجاتی ہے - میان شراب آتشک کی اکسائے ٹننگ کا زینجاتی ہے - اِسکا ذکر آگے
چلکر آتشک کے باب مین کرونگا ۔

غذا کیوقت از روئے حکمت شراب پینی اِس خیال سے کہ اشتہا پیدا ہو اور غذا ہضم ہو
قطعی منع ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اِس نابکار چیز کے پینے سے جو بھوک لگتی ہے وہ اشتہا
کاذب کہلاتی ہے - پس اِس جھوٹی بھوگ مین جو غذا کھائی جاتی ہے وہ ہرگز ہضم نہین
ہوتی - دوسری وجہ یہ ہے کہ شراب کے پینے سے معدہ کی رطوبت ہاضم جسکے بغیر غذا
کا ہضم ہونا ممکن نہین بالکل پیدا نہین ہوتی - اور تیسری وجہ یہ ہے کہ حالت سکر
مین آدمی کو کہانا کہانے کا ہوکا ہوجاتا ہے جس سے نہایت جلد جلد منہہ کے اندر
نوالے داخل کرتا ہے اور بلا اچھے طور چبانے کے اُس لقمہ کو نگل جاتا ہے صبح کیوقت
کھٹے ڈکار - نفخ شکم اور اسہال یا قبض وغیرہ تکلیفون مین مبتلا ہوجاتا ہے - بعض کہتے
ہین - شراب جب تھوڑی مقدار مین پیجاتی ہے تب بھوک خوب لگتی ہے اور کھانا بھی

خوب کہایا جاتا ہے - ہمنے ابہی اسباب کا ذکر کیا ہے کہ شراب کے نشہ مین جو بہوک لگتی ہے وہ اشتہاے کاذب کہلاتی ہے اور یہ کہ جو غذا اُس حالت سکر مین کہائی جاتی ہے وہ ہضم نہین ہوتی پس یہ محض غلط ہے کہ شرابی کو اشتہاے صادق کبہی بہولے سے بہی لگتی ہو - کیونکہ شراب معدہ کے اُس پردہ کا ستیاناس کر دیتی ہے جسمین حکیم مطلق نے اپنی حکمت کاملہ سے مثل عطار کی دوکان کے عرقیات ہاضم کے شیشہ اور قرابے چُن دے ہین - حالت غیر سکر مین کہانا کہایا جاتا ہے تب وہ رطوبتین (گسٹرک - جوس) اُن قرابون سے (گسٹرک - گلانڈ) نکلکر غذا مین ملجاتے ہین اور اُسکو ہضم کر دیتے ہین - شرابی کو یہ بات کہان نصیب - شرابی کا معدہ تو بہاڑے کا ٹٹو ہے - جب شراب کا کوڑا لگتا ہے تب ہی چلتا ہے ورنہ مردہ حالت مین پڑا رہتا ہے - اب ہم ان سے یہ پوچہتے ہین کہ شراب کی مقدار پر کوئی بہی قادر رہ سکتا ہے - کوئی نہین - کیا وہ اسباب کو نہین جانتے کہ جب چار یار مل بیٹہتے ہین اور شراب کا دور چلتا ہے اُسوقت خُم کے خُم لنڈہ جاتے ہین تسپر بہی یہی صدا آتی ہے کہ

بیت

ساقیا برخیز و در دہ جام را ‏ ‏ ‏ ‏ خاک بر سر کن غم ایام را

اب بتلائے اعتدال کہان رہا - جب شراب سے پیٹ مشک ہو گیا تب کہانے کی ٹکا پڑتی ہے اور کہانا ہنوز چُنا ہی نہین گیا کہ جو کچہہ سامنے آیا دونو ہاتہون سے ٹہونستے جاتے ہین بال اور مکہی کا بہی تو خیال نہین رہتا پہر بتلائے غذا کیونکر ہضم ہو - پس ہم نے ثابت کر دیا کہ غذا کے وقت شراب کا پینا نہایت مضر ہے - بہوک نہین لگتی حکیم کی صلاح لیو اور دوا سے اسکا علاج کرائین +

یہ کتاب چونکہ حکمت کی ہے اخلاق کی نہین اسلئے ہم شراب کی اُن برائیونکا ذکر نہین کرتے جو منسوب باخلاق ہین + کیا تم نہین دیکہتے کہ صدہا نوجوان اس شراب

کے پنجہ مین آکر بن آئے اپنی جانین گنواتے ہین۔کتون کی موت مرتے ہین۔تم نہین دیکھتے کہ شراب جگر کا کیا حال کر دیتی ہے۔کبھی تو جگر پھول جاتا ہے کبھی سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے اور اکثر بڑے بڑے دبنل پیدا ہوجاتے ہین۔تم نہین دیکھتے کہ شراب بیچارہ گردون کو جو خدا کی طرف سے انسان کے جسم کے لیئے داروغہ صفائی کے مقرر ہین کس حالت کو پہونچا دیتی ہے۔کبھی تو گردون مین ورم ہوجاتا ہے کبھی وہ بیچارے سکڑ کر ایسے چھوٹے ہوجاتے ہین کہ بعد از وفات نعش کے امتحان سے انکا پتہ تک نہین ملتا انکی ساخت ایسی بگڑ جاتی ہے اور شرابی مستقی ہوکر فِي النَّارِ وَالسَّقَرِ ہوجاتا ہے۔تم نہین دیکھتے کہ شراب دماغ کو جو خدا کی طرف سے جسم انسان کا وایسرائے اور گورنر جنرل مقرر ہے کیسا بگاڑ دیتی ہے جس سے شرابی دیوانہ ہوجاتا ہے۔آدھے یا سارے جسم کا فالج ہوجاتا ہے۔کھٹیا پر زندہ درگور پڑا رہتا ہے۔آخر کار تھوڑے عرصہ مین جہنم داخل ہوجاتا ہے۔تم نہین دیکھتے کہ اسی شراب کے پینے سے وہ لاعلاج مرض پیدا ہوجاتا ہے جسکو اصطلاح مین ذیابیطس کہتے ہین اور موتتے موتتے شرابی مرجاتا ہے۔تم نہین دیکھتے کہ اسی شراب کی بدولت آتشک ہوجاتی ہے اور شرابی کی ناک گل جاتی ہے۔تالو مین سوراخ ہوجاتا ہے۔نرخرا زخمی ہوکر چھید جاتا ہے تب شرابی سے بولا چالا تک نہین جاتا۔تم نہین دیکھتے کہ شراب کے پینے سے خون کیسا کثیف ہوجاتا ہے جس سے دل کی مہلک بیماریان پیدا ہوجاتی ہین اور نقرس اور وجع مفاصل کی بیماریان بھی ہوجاتی ہین جن سے شرابی لنگڑا اور لولا بنکر جھینپون کُنج پڑا رہتا ہے۔

شراب کے پینے مین جو ذلت و رسوائی منسوب باخلاق ہین وہ اظہر من الشمس ہین۔

اے ہموطنو اِس موذی کو منہہ نہ لگاؤ سر چڑھ جائیگا۔بھوت کی طرح چمٹ جائیگا۔تب یہ چلاؤ گے کہ بنی جان پر باب + شراب کو سنکھیا سے بڑھ کر زہر قاتل سمجھو اور سیح جانو طب کی رو سے تندرستی کیحالت مین شراب کا پینا اپنی جان پر کھیلنا ہے۔انتہا

مطلب یہ ہین شراب کی مضرتین جو جو دیکھی ہین یہ ہین تم سے کیا کہون - انکو اس شعر پر ختم کرتا ہون -

شعر

اپنے یار ایسے موئے چند کہ جی چاہا ٹ گیا ۔۔۔ ہم نے جو دیکھا کسیکو وہ نہ دکھلائے خدا

تن سے دم عین جوانی مین نکلتے دیکھا ۔۔۔ دیدۂ چشمون کو آنکھون سے بدلتے دیکھا

شراب بمثل سنکھیا کے زہر قاتل ہے جسطرح سنکھیا کے شیشہ پر لفظ زہر کا ٹکٹ لگا کر دیگر سمیات کے ساتھہ علیحدہ بکس مین مقفل رکھتے ہین اور بجائے اس کی حالت مین نہایت احتیاط سے برتتے ہین اسیطرح شراب کو بھی برتنا چاہئے ٭

تمباکو - اگرچہ غذا نہین ہے مگر بہت لوگ پیتے ہین اسکے جوہر کو نے - کوٹین کہتے ہین جو ایک سم قاتل ہے - تمباکو ایک مفرح چیز ہے جسکے پینے سے چین آجاتا ہے اور بہوک کی تکلیف کسیقدر کم ہوجاتی ہے اور رودون کو اجابت کی تحریک ہوتی ہے پس اعتدال پر پیا جائے تو مضر نہین ہے لیکن جب اسکی کثرت کیجاتی ہے تب دل کمزور ہوجاتا ہے - اطراف مین رعشہ آجاتا ہے - اور بصارت مین فرق پڑجاتا ہے ٭ سب سے عمدہ ترکیب اسکے پینے کی ہندوستانی حقہ ہے اور گڑگڑے سے بہتر پیچوان ہے - چرٹ اور پائپ مین تمباکو پینا مضر ہے - وجہ یہ کہ چرٹ اور پائپ کا دہوان خالص شش تک پہونچ جاتا ہے جس سے تمباکو کا جوہر نے - کوٹین جسم مین بکثرت داخل ہوجاتا ہے علاوہ ازین چرٹ اور پائپ پینے والون کے لب پر کنسر (سرطان) کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے اور انکے منہہ سے سخت بدبو آتی ہے خاصکر جب اسپر شراب کی گھونٹ بہرلیجاتی ہے - مگر ہندوستانی حقہ ان برائیون سے محفوظ ہے وجہ یہ کہ جو تمباکو حقہ کے ذریعہ پیا جاتا ہے اسمین علاوہ مصالحہ کے آدہے سے زیادہ گڑ ملایا جاتا ہے - اور جب پیا جاتا ہے تب اسکا دہوان حقہ کے پانی مین غوطہ کہاتا ہے پہر وہان سے نہا دہو کر اور بہت

ساحصہ تمباکو کے نیکوٹین کا جو اشد درجہ کا زہر قاتل ہے اُس پانی مین چھوڑ کرنے کے
ذریعہ دور و دراز کا سفر کرتا ہے اور تب منہہ کے اندر داخل ہوتا ہے علاوہ ازین وہ
دہوان سرد ہوتا ہے اسلئے حقہ کے پینے سے لبون پر سرطان کی بیماری نہین ہوتی
حقہ کی نسبت ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے - شعر

مگر حقہ کے پینے سے دہوان دل کا نکلتا ہے   صنم پوچھے سلگتا ہے کہو ہان جی سلگتا ہے

چُرٹ پینے والے حقہ کی نسبت یہ اعتراض کرتے ہین کہ دم زور سے کہینچا جاتا ہے جس سے
پہیپڑون کو صدمہ پہونچتا ہے - انہون نے کوئی مثرئل ساحقہ پیا ہوگا جو دم چُراتا ہے
اسوقت جو حقہ مین پی رہا ہون اگر قرینہ سے اُسکی گہونٹ بہرین - اپنی چُرٹ بہول
جائین - پہر پیچ وان کو بی نہ چلے - حلق کے سٹک جانیکا قصد کرنا پڑے ٭

غذا کی تجویز کرنے کے باب مین حکیم کو اس امر کا تجربہ حاصل کرنا چاہیے کہ جس ملک مین
طبابت کرتا ہو اُسکے باشندون کی خورش کس چیز کی ہے مثلاً ہندوستان مین ،،
بڑی قومین بستی ہین ایک مسلمان دوسرے ہندو - اہل اسلام کی غذا نباتی اور حیوانی ہے
اور اہل ہنود کے بعض فرقے حیوانی غذا سے بالکل نفرت کرتے ہین اور اس فرقہ کی عورات
کو حیوانی غذا سے اسقدر تنفر ہے کہ گوشت یا مچہلی اپنے گہر تک آنے نہین دیتین اگرچہ
مرد اُنکے لحم کا استعمال باہر کرلیا کرتے ہین - حکیم کو ان باتونکا ضرور لحاظ رکہنا چاہئیے کیونکہ
فرض کیجیے کسی مریضکو گوشت سے نفرت ہے اور معالج نے ناواقفیت سے اُسکے گوشت
کہانے پر اصرار کیا تو مریضکا اعتقاد اُس حکیم پر ہرگز نہین جمنے کا اور جو لاعلمی کے سبب مریض
نے گوشت کہا بہی لیا تو اُس غذا سے فائدہ ہرگز نہ ہوگا بلکہ نقصان متصور ہے کیونکہ وہم کا
اثر جسم انسان پر بہت ہوتا ہے ایسے موقع پر دال کی تجویز کرنی چاہئیے - دال کے اندر کل
پرورشی اجزا موجود ہین ورنہ ہندوستان کے کوڑ برہمن اور قوم بنیون کی زیست
کیونکر ہوسکتی - یہ لوگ بباعث ممنوعات مذہبی گوشت کے نزدیک تک نہین جاتے

اور صرف لقولات کی غذا سے زندگی بسر کرتے ہین +

علاوہ اسباب کے غذا کی تجویز کرنے کے وقت حکیم کو اپنے مریض کی طاقت کا بھی لحاظ رکہنا چاہئے چنانچہ بیمار اگر کمزور ہے تو بجز پتلی غذا کے اشیاے ثقیل ہرگز تجویز نہ کرین مثلاً ارا روٹ - ساگو دانہ - آب گوشت یعنے یخنی - دال وغیرہ - لیکن مریضکو اگر ان اشیا سے پرہیز ہو جیسے اہل ہنود کو اکثر ہوا کرتا ہے تو اسصورت مین نخود آب یا صرف شیر مادہ گاو (بشرطیکہ بیمار کو ہضم ہو) یا دال مونگ تجویز کرین ..

ہماری دانست مین بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب غذا تجویز کرنے لگین اُسوقت بیمار سے دریافت کرلین کہ کون کونسی چیز اُسکے ناموافق ہے .. غذا کے کہلانے کی ترکیب سے بہی طبیب کو واقفیت پیدا کرنی چاہئے مثلاً جب مریضکو غذا سے نفرت ہو یا وہ اسقدر کمزور ہو کہ غذا ہضم نہوتی ہو یا بعد غذا کے قے ہو جایا کرتی ہو تو ان صورتون مین غذا تہوڑی تہوڑی اور دو تین کئی مرتبہ وقت مقررہ پر دیا کرین - فرض کیجئے صبح یا شام کی غذا کے بعد کسیکو قے ہو جایا کرتی ہے تو ایسا کرین کہ اُس بیمار کی غذا بدلدین اور ایک وقت کی غذا کو تین یا چار دفعہ کہلاوین امد کمزوری کیحالت اور نفرت کی صورت مین بہی اسی ترکیب سے غذا کہلانی چاہئے کیونکہ کمزور یا بگڑے ہوئے معدہ کے اندر اگر تم نے ایک ہی دفعہ مین بہت سی غذا بہردی تو اُس بیچارہ عضو کو اُس غذا کے ہضم کرنے مین بڑی دقت پڑیگی اور اسی مقدار کو کئی مرتبہ تہوڑا تہوڑا کہلاؤگے تو معدہ اُس تہوڑی مقدار غذا کو بخوشی تمام ہضم کریگا اور دوسری مرتبہ کی غذا کی اُسکو تمنا رہیگی - دیکہئے دودہ ایک ایسی شے ہے جسکو ہر کوئی ہضم نہین کرسکتا لیکن بہت تہوڑا تہوڑا اور بار بار پلائے اور بتدریج اسکی مقدار بڑہاتے جائے تو چند روز کے اندر بیمار سیرون دودہ ہضم کرلیگا کہ جسکا ایک قطرہ بہی پہلے زہر قاتل کے طور پر مضر تہا +

غذا کے کہلانے مین بہت سی احتیاطین چاہئین چنانچہ کہانا آہستہ کہانا چاہئے

اور منہ میں کہانا جب نوالہ داخل کریں تو خوب طرح چباویں اور تب نگلیں۔ غذا جب اچھے طور پر
چبائی نہیں جاتی ہے تب دیر سے ہضم ہوتی ہے کیونکہ فعل انہضام طعام منہ سے شروع ہوتا ہے
اور لعاب دہن کے ملنے سے غذا کا جزو نشاستہ شکر مین بدلجاتا ہے تاکہ معدہ مین جاتے ہی خوب ہضم ہو جاوے ٭
کہانا کہانے وقت طبیعت کو خوش رکہنا چاہئے کیونکہ رنج و غم فکر و غصہ سے ہاضمہ
بگڑجاتا ہے۔ قبل از غذا پانی نہ پینا چاہیے کیونکہ اس سے معدہ کی رطوبت ہاضم (گسٹرک
جوس) پتلی ہو جاتی ہے اور غذا پر اپنا اثر اچہے طور پر کر نہین سکتی۔ درمیان اور بعد غذا
کے بہی پانی کم پینا چاہئے ٭ کہانے کے ظروف اور جگہہ کو صاف و ستہرا ہونا چاہیے کیونکہ
میلے پن سے جو کہانا کہایا جاتا ہے وہ اچہے طور پر ہضم نہین ہوتا۔ اجزا غذا کے جہانتک مختصر
ہونگے بہت جلد ہضم ہو جاینگے کیونکہ جب کئی قسم کا کہانا ایک ہی وقت کے اندر کہایا
جاتا ہے تو دیر سے ہضم ہوتا ہے کسلئے کہ بعض کہانا اسمین ثقیل اور بعض لطیف ہوتا
جس کہانے مین زیادہ مصالحہ اور گہی پڑتا ہے وہ بہی دیر ہضم ہو جاتا ہے
ایک اور بات غذا کی نسبت ہم یہ بتلانا چاہتے ہین کہ کہانے کو ہمیشہ وقت معمولی
پر کہانا چاہئے اس سے یہ فائدہ ہے کہ معدہ کو اس معمولی وقت کی جب عادت پڑجاتی
ہے تب منتظر غذا کا رہتا ہے اسوقت جب اسمین غذا پڑتی ہے تو نہایت خوشی سے
ہضم کر لیتا ہے ٭ کوئی خاص وقت غذا کا ہم مقرر نہین کر سکتے۔ ہر ایک شخص کو چاہئے
کہ اپنی عادت کے بموجب اوقات خاص کہانا کہانے کے مقرر کرلین بمجرد کہانا کہانے
کے حرکت نہ کرنا چاہئے کیونکہ حکمت سے ثابت ہے کہ بعد غذا کے جب حرکت
کیجاتی ہے تب وہ کہانا ہضم نہین ہوتا چنانچہ اسیواسطے بعد غذا کے قیلولہ مفید ہے

چہارم پوشاک ۔ جسم کو کپڑون سے پوشیدہ رکہنے مین کئی فائدے
متصور ہین چنانچہ پوشاک سے جسم کی حرارت غریزی قائم رہتی خون کا دورہ سارے
جسم مین برابر ہوتا رہتا ہے۔ مسامات بدن کے کہلے رہتے ہین جن سے عرق آتا رہتا ہے

اور جسم کے بیرونی اعصاب کا حس بھی قائم رہتا ہے علاوہ اِن باتون کے جب جسم کپڑون سے پوشیدہ رہتا ہے تو بدن صدمات بیرونی سے محفوظ رہتا ہے مثلاً سردی اور گرمی خشکی اور رطوبت - مختلف ملک اور موسم مین مختلف قسم کی پوشاک کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ موسم سرما مین ایسے کپڑے پہننے چاہئین جن سے جسم کی حرارت غریزی باہر نکلنے پاوے جیسے پشمینہ اور روئی دار کپڑے ہین - اور گرمی کے موسم مین سوتی کپڑون کا استعمال کرنا چاہئے - اور اسبات کا ضرور لحاظ رہے کہ سردی کی پوشاک گرما کی آمد کیوقت دفعتہً نہ بدل ڈالین بلکہ جب خوب طرح گرمی شروع ہولے تب پوشاک سرما کو بتدریج کم کرتے جاوین -

ہندوستان مین پارچہ سرما کو ماہ اپریل کے ابتدا یا بیچ مین بدلنا چاہئے مگر گرمی کی پوشاک کی نسبت ہرگز یہ قاعدہ راست نہین تا بلکہ ماہ ستمبر مین جب راتین کسیقدر سرد اور دن گرم ہوتا ہی تب سردی کے کپڑون کو پہننا شروع کرین اور جون جون سردی زیادہ ہوتی جاوے گرم کپڑے زیادہ پہننے چاہئین ؛

پوشاک کی نسبت ایک اور بات یاد رہے کہ بعض حالات جسم کے ایسے ہین جنمین حرارت غریزی کم ہوتی ہے اسواسطے گرم کپڑون کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے مثلاً عہد طفلی اور زیادہ بڑھاپے مین - امراضِ شدید سے جبوقت صحت ہونے لگتی ہے - جب آدمی تھک جاتا ہے اور دیگر حالات کمزوری مین - امراضِ قلب مین کہ جب دوران خون سست ہوجاتا ہے حالت فاقہ کشی مین اور جب ادویات مسہلہ اور معرقہ کا استعمال ہوتا ہو - اور جب ریاضت اچھے طور پر نہین کیجاتی ہے - اگرچہ از روے حکمت سر کو سرد اور پاؤن کو گرم رکھنا مناسب ہے لیکن اسبات کو ہر شخص کی عادت پر چھوڑ دینا چاہے کیونکہ ہمارے ملک مین اکثر لوگ اِس قاعدہ کے خلاف سے تندرست رہتے ہین یعنے پاؤن کو ننگے اور سر پر پگڑی باندھتے ہین اور اِس عادت سے اُنکو کسی طرح کا ضرر نہین پہونچتا بلکہ یہ فائدہ ہے کہ تمازت آفتاب کے صدمہ سے محفوظ رہتے ہین ؛

پنجم۔ ریاضت - اسباب امراض مین ریاضت کا ذکر ہوچکا ہے کہ ریاضت کا بالکل نہ کرنا اور سُست رہنا باعث امراض کا ہے اور یہ کہ جب ریاضت حدت زیادہ کیجاتی ہے تب بہی صحت مین خلل واقع ہوتا ہے بس آدمی کو لازم ہے کہ ریاضت حد اعتدال پر کرے۔ جب ہواخوش مین پیدل یا گہوڑے پر ہواخوری کرتے ہین تب جسم کے اکثر فعل درنما صکم افعال تنفس دردوران خون کو ترو تازگی ہوتی ہے فضلات خارج ہوتے ہین اور بدن کی حرارت غریزی کم ہونے نہین پاتی۔ عضلات مضبوط اور خون کی رگون کو طاقت آتی ہے جس سے ہر ایک عضو کی پرورش کیواسطے خون بآسانی اور برابر مقدار مین پہنچتا اور کسی حصہ جسم مین خونکا اجتماع نہین ہونے پاتا۔ علاوہ ازین یہ کتنی بڑی بات ہے کہ جب ریاضت اعتدال پر کیجاتی ہے تب بہوک کہلتی ہے طاقت ہاضمہ بڑہتی ہے۔ امعا کی قوت دافعہ باقاعدہ رہتی ہے قبض ہونے نہین پاتا۔ ہاتہہ پاؤن کو طاقت اور کل جسم کی حرارت غریزی یکسان درجہ پر رہتی ہے اور طبیعت کو فرحت اور جسم ہلکا معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ساری باتین ریاضت کی مقدار اور قسم اور وقت اور آدمی کی طاقت اور عادات اور پیشہ اور عمر اور دیگر حالات پر منحصر ہین اسلئے انمین سے چند اہم باتون کی نسبت جو احتیاطین درکار ہین اُنکا مختصر ذکر کرنا واجب ہے چنانچہ عہد طفلی اور ابتدا سے جوانی مین ہاتہہ پاؤن مین طاقت اور طبیعت کو حرکت سے رغبت اور سکوت سے نفرت ہوتی ہے اسلئے ایسی ریاضت کرنے چاہئے جس سے کُل عضلات جسم کے حرکت مین آجاوین مثلاً دوڑنا دہوپنا کودنا پہاندنا تیرنا کُشتی مگدر ہلانا بانک پٹا اور گتکا اور گیند کہیلنا وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ اس عمر مین طبیعت کو زیادہ تہکاوٹ کی برداشت نہین ہے اسلئے بعد ریاضت کے آرام کرنا چاہئے۔ جب آدمی پورا جوان ہوجاتا ہے اسوقت طبیعت اُسکی ایسی بازیون سے نفرت کرتی ہے نہین زیادہ حرکت کرنی پڑتی ہے۔ اِس عمر مین کسی خاص وقت کے اندر دفعتہً زیادہ حرکت نہ کرنی چاہئے بلکہ ہر روز یکسان کثرت کرین اور بڑہاپے مین اگر طاقت ہو تو پیادہ ہواخوری کرین

یا گھوڑے یا گاڑی کی سواری پر ہوا خوری کریں ۔

بلحاظ غذا پیشاب اور آسایش کے ریاضت کا وہی وقت اچھا ہوتا ہے کہ جب جسم بسبب بے خوابی یا فاقہ کے کمزور نہوا ہو ۔ قبل از غذاے صبح وہی لوگ ریاضت کر سکتے ہیں جنکے جسم میں طاقت ہوتی ہے یا وہ جو رات کی غذا دیر سے کرتے ہیں ۔ فوراً بعد غذا کے ریاضت منع ہے کیونکہ اس سے کہانا ہضم نہیں ہونے پاتا اور ضعیف الجسم آدمیوں کو گہنٹہ یا دو گہنٹہ پیدل پہرنا ہی کافی ہے ۔ ریاضت کی قسم میں بہی فرق ہے چنانچہ پیدل پہرنے سے ٹانگوں میں طاقت آتی ہے اور چونکہ اسصورت میں جسم اسفل کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے تو یہ بہی سر اور سینہ کا ایک نوع کا آمالہ ہو جاتا ہے ۔ گہوڑے کی سواری سے کمر کو طاقت آتی ہے اور چونکہ اس قسم کی ریاضت میں شکم اور سینہ کو یکسان حرکت ہوتی رہتی ہے تو اعضلاے شکم اپنا اپنا کام اچہے طور پر انجام دیتے ہیں ۔

ششم فضلات - یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے فضلے جیسے بول براز اور پسینہ ہیں اگر جسم سے معمولی وقت پر اور مقدار معمولی میں خارج نہوں تو صحت قائم نہیں رہ سکتی اور اگرچہ ان فضلوں کا بے قاعدہ خارج ہونا بیماری میں داخل ہے اور علاج طلب ہے پہر بہی اسبات کو یاد رکہنا چاہیے کہ تدابیر حفظ صحت کے اچہے طور پر پابند رہنے سے دفعیہ ان فضلوں کا آسانی ہو سکتا ہے کہ جس سے صحت قائم رہ سکتی ہے ۔ مگر ان فضلوں کا کامل طور پر خارج ہونا کئی باتوں پر منحصر ہے مثلاً خون اسطور پر دورہ کرے کہ جن اعضا سے فضلات پیدا ہوتے ہیں اُس خون سے انکی پرورش اچہے طور پر ہو سکے ۔ سانس اچہے طور پر لیجاوے تاکہ خون کامل طور پر صاف ہو جاوے ۔ غذا اچہے طور پر ہضم ہو جاوے تاکہ اُسکا استحالہ بخوبی ہو سکے اور فضلوں کی اجزا میں کمی نہونے پاوے ۔ عضلات کی معمولی حرکتیں اچہے طور پر ہوتی رہیں تاکہ جسم سے فضلات کامل طور پر خارج ہو جایا کریں اور بدن کے اندر جمع نہونا پاویں جس سے بیماری کا اندیشہ ہے اور اعصاب کی حس مز

کسیطرح کمی نہونے پاوے تاکہ اُن فضلات کے دفع کرنے کی ضرورت بروقت معلوم ہوجائے
پس وہ ساری قوتین جبتک قوی نہونگی جسمے فضلات اچھے طور پر دفع نہین ہوسکتے اور
فضلے جب جسم کے اندر جمع ہوجاتے ہین تب انواع و اقسام کی بیماریان پیدا ہوجاتی
ہین جنکا مفصل بیان آئیندہ کیا جائیگا ؞

اب ہم اُن فضلاون کے دفع کرنے کی نسبت چند نکتے اس موقع پر بتلاتے ہین جن کے
پابند رہنے سے قیام صحت مقصود ہے چنانچہ تاکہ پاخانہ اچھے طور پر آجاوے ہر روز جاے ضرور
جانے کی عادت ایک معمولی وقت پر ڈالنی چاہئے اور جنکو قبض کی عادت ہے اُنکو چاہئے
کہ اپنے وقت مین سے تہوڑا سا وقت اس اہم کام کے لئے ہی صرف کرین اور جبتک اجابت
اچھے طور پر نہ آلے تبتک اُسکے منتظر بیٹھے رہین اور جلدی کے مارے براز کے خارج کرنیکے
لئے زور زور سے نہ کونتہین کہ اس حرکت سے دماغ مین خونکا غلبہ ہوسکتا ہے جس سے
سکتہ یعنے اے-پو-پلکسی کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ؞ اُن لوگون کی نسبت جنکو عرصہ
تک کام کی دُہن مین گہنٹون بیٹھے رہنا پڑتا ہے اور کثرت کار کے باعث ریاضت نہین
کرسکتے ہم یہ صلاح دیتے ہین کہ ہر روز کسی ملین دوا کا استعمال رات کے وقت کرلیا کرین
مثلاً لے-کو یڈ اکسٹرکٹ اف کسکے-را سگرا-ڈا خمیرہ بنفشہ یا گلقند یا صبر یا ریوند کی
گولیان یا ہلیلہ زرد تاکہ صبحکو ایک اجابت با فراغت آجایا کرے کیونکہ اس عادت کے آدمی
کو ہمیشہ قبض رہا کرتا ہے - اسباب کے بیان کرنے کی کچہہ ضرورت نہین کہ قبض
کی عادت جنکو ہوتی ہے وہ صدہا قسم کی بیماریونمین مبتلا رہتے ہین اور یہ تو ہر کوئی
جانتا ہے کہ جس روز کسیکو قبض رہتا ہے اُس روز نتو بہوک لگتی ہے اور نہ طبیعت کام
بار کیطرف متوجہ ہوتی ہے کنپٹی کی رگین تڑپتی ہین اور درد سر رہتا ہے ؞

پیشاب - اگرچہ اس فضلہ کی نسبت توجہ کم ہوا کرتی ہے پر جب عمر زیادہ ہوجاتی ہی
اُسکے کم یا زیادہ آنے سے طبیعت مین ایک طرح کی بے چینی پیدا ہوتی ہے - پیشاب کرنیکی

نسبت مختلف آدمیون کی عادت مختلف طور پر ہوتی ہے بعض کو پیشاب کے روکنے کا اسقدر ضبط ہوتا ہے کہ گھنٹون تک مثانہ پیشاب سے پُر رہتا ہے اور تکلیف نہین ہوتی اور بعض کی عادت ایسی ہوتی ہے کہ مثانہ مین پیشاب اُترا نہین کہ اُنکو حاجت ہوئی نہین یہ دونو عادتین خراب ہین یعنے زیادہ دیر تک پیشاب روکنے سے اُسکے منجمد اجزا مثانہ مین جمع ہوجاتے ہین کہ جس سے پتھری پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور جنکو پیشاب روکنے کا بالکل ضبط ہی نہین ہوتا اُنکو محفل مین بڑی دقت پڑتی ہے اور نیند مین خلل آتا ہے۔ پانی کم پینا اور سرد چیزون کے کم کہانے سے یہ عادت جاتی رہتی ہے ؎

پسینہ - اس فضلے کے خارج ہونے سے کئی فائدے ہین چنانچہ کثرت محنت یا شدت گرمی سے جب جلد کی رگین خون سے پُر ہوجاتی ہین تب پسینہ کے ذریعہ خون کی فضول مائیت اور دہنیت اور حموضات خارج ہوجاتے ہین اور جب بدن گرم ہو اور اُسوقت پسینہ آوے تو اُسکے تبخیر سے بدن سرد ہوجاتا ہے اور جلد کے مسامات پسینہ کیحالت مین کہلے رہتے ہین تو باہر کی ہوا کا اثر خون پر اچھی طرح ہوجاتا ہے جس سے وہ خون صاف ہوجاتا ہے ؎ کہلکر پسینہ آنے کے لئے کپڑے گرم پہننے چاہئین اور ریاضت کرنی چاہئے ؎ علاوہ ازین نہانا دہونا اور بدن کو ملنا بہی پسینہ لاتا ہے چنانچہ جب آب گرم سے غسل کیا جاتا ہے تب جلد کی رگون مین خونکا دورہ تیز ہوتا ہے اور پسینہ آتا ہے جس سے اعضاے اندرونی مین اجتماع خونکا نہین ہونے پاتا لیکن یاد رہے کہ گرم پانی سے اگر دیر تک غسل کیا جاوے تو جسم کمزور ہوجاتا ہے ؎

ہفتم خواب - نیند وہ شے ہے جسکے فوائد سے ہر ایک واقف ہے۔ قیام صحت کیواسطے نیند بہر سونا اشد ضروریات سے ہے سارے دن کی مصروفیت سے آدمی جب تہک جاتا ہے تو جسم اُسکا کمزور ہوجاتا ہے اور جب کئی گھنٹے برابر سولیتا ہے تو اپنے کو پہر تروتازہ پاتا ہے ؎ جب نیند آنیوالی ہوتی ہے تو پہلے اس سے اونگھ آتی ہے اور جمائیاں اور انگڑائیان

آنے لگتی ہین اور جب نیند آجاتی ہے تب آدمی کے ہوش و حواس معطل رہتے ہین اور حرکات تنفس
بہ نسبت جاگنے کے سست اور کسیقدر لنبے ہوجاتے ہین اور نبض بھی کمزور ہوجاتی ہے پس
چونکہ نیند کے وقت حرکات تنفس اور دوران خون سست ہوجاتا ہے اسلیئے حالت خواب مین
حرارت غریزی بھی کم ہوجاتی ہے ۔ جن حالات سے نیند کو ترغیب ہوتی ہے وہ یہ ہین
تھک جانا رنج و غم فکر اور تردد کا نہونا ۔ ایسی کروٹ پر سونا جس سے ہاتھ پاؤن اور
کل عضلون کو آرام آجاوے ۔ بھوک پیاس اور طبیعت کے اندر امتلا کا نہونا ۔ سردی
اور گرمی کا نہونا ۔ آجانا سونے کے معمولی وقت کا ۔ اور رات کے اندہیرے اور سنسان کا ہونا ۔
علاوہ اِن باتون کے قصہ اور کہانی کا کہنا اور آہستہ آہستہ گیت گانا اور آہستہ آہستہ جھلانا جیسے
بچون کو کیا کرتے ہین ۔

جن باتون سے نیند نہین پڑتی یا بدخوابی ہوجاتی ہے وہ مراتب مذکورۂ بالا کے خلاف
ہین مثلاً طبیعت مین فکر اور تردد کا ہونا خواہ تعزیت یا تہنیت کا ہو ۔ بے آرام کروٹ پر سونا ۔
نہایت درجہ کا تھکان تنگی تنفس و ہڑکنا دل کا بھوک پیاس نا آسُودگی طبیعت کی شکم مین نفخ یا
کسی قسم کی بے چینی کا ہونا ۔ نہایت سردی یا گرمی کا ہونا ۔ ہاتھ پاؤن کا سرد رہنا وقت
معمولی پر نہ سونا ۔

چونکہ بے خوابی سے صحت کو نقصان عظیم پہونچ سکتا ہے اِسلیئے ہم چند نکتے ایسے بتاتے
ہین جو کارآمد اُن لوگون کے ہین جنکو نیند اچھے طور پر نہین آتی چنانچہ ایسے لوگون کو علی الصباح
اُٹھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے پہلے پہل تو یہ بات مشکل سے ہوتی ہے لیکن تھوڑے عرصہ مین
یہ عادت پڑجاتی ہے ۔ کہانا کہانے اور ریاضت کے وقت کو مقرر کرین اور اِن باتون کی
عادت دوپہر سے پیشتر ڈالین جب سونے کا وقت قریب آجاوے تو کل ترددات کو دل سے
دور کرین ۔ ضرورت ہو تو اُسوقت ایسی گفتگو کرین یا ایسی کتاب پڑہین جسکے سمجھنے مین زیادہ
دقت نہو اور نہ توجہ کی بہت ضرورت ہو ۔ بستر کو صاف سُتھرا رکھین اور پہلے دہنی کروٹ پر

سوئین کیونکہ اس سے جگر اور قلب کو ایسا سہارا ہوتا ہے کہ جس سے شش اور امعا
دب نہین سکتے ؛

کسقدر سونا چاہیے - یہ بات عمر پیشہ اور عادت پر منحصر ہے چنانچہ ننہے بچون کا تو بیشتر شب
و روز سونے ہی مین گزرتا ہے - جب بچہ کی عمر چہہ سال کی ہو جاتی ہے تب اُسکو بارہ گھنٹہ تک
سونا چاہیے اور ایک یا دو گھنٹے دنکو بھی آرام کرنا چاہیے اور جب عمر دس سال کی ہو جاوے تب
ایک دو گھنٹہ کم کردین اور بعد اس عمر کی بلوغت تک نو یا دس گھنٹے کافی ہین جب جسم کی نشو و نما پوری
ہو جاوے تب ایک دو گھنٹہ کم کردین اور بعد اُس عمر کے بلوغت تک - تو یا دس گھنٹے کافی ہین
جب جسم کی نشو و نما پوری ہو جاوے تب اُنکو بھی ایک یا دو گھنٹہ سونا کافی ہے اور بڑہاپے
مین بھی اسیقدر سونا چاہیے پر افسوس نیند نہین پڑتی اور بے خوابی ستاتی ہے مصرع ؏
پیری و صد عیب چنین گفتہ اند ؛

عورتون کو بہ نسبت مردون کے زیادہ سونا چاہیے خاصکر ایام حمل اور رضاعت مین
کیونکہ جب ان حالات مین نیند نہین پڑتی ہے تب صدہا قسم کی تکلیفین پیدا ہوتی ہین
مثلاً طبیعت بے چین رہتی ہے - بصارت مین فرق پڑ سکتا ہے - سماعت کم ہو جا سکتی
ہے فالج کی بیماری پیدا ہو سکتی ہے - دل زیادہ دہڑکنے لگتا ہے - بھوک مرجاتی ہے
کمزوری لاحق ہوتی ہے اور بعض دفعہ تشنج بھی ہو جا سکتا ہے ؛ جو لوگ شدید امراض سے
رو بصحت لاتے ہین یا کسی اور باعث سے کمزور یا لاغر ہو جاتے ہین اُنکو نیند زیادہ آتی
ہے گویا طبیعت اس ترکیب سے اُنکے جسم کو حسب دستور کرنا چاہتی ہے ؛ اگرچہ نیند بہر سونا
ایک نہایت فائدہ مند بات ہے پر زیادہ یا غیر وقت مین سونا بیماری کا گہر ہے کیسلئے
کہ زیادہ سونے سے دوران خون کمزور ہو جاتا ہے - فضلات جسم کے وقت سے خارج
ہوتے ہین عضلات کی پرورش مین فتور برپا ہوتا ہے مزاج دموی اور جابجا اجتماع خون
کا ہوتا ہے اور جسم مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے امراض عصبی کا اسصورت مین زیادہ

غلبہ ہوجاتا ہے چنانچہ اسیواسطے جو لوگ عصبی بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین مثلاً مرگی وغیرہ انکو کم سونا چاہیے ۔ رات کیوقت بہرصورت نصف شب سے پیشتر سونا چاہیے

مقالہ سیزدہم

میڈیکل ۔ تھر ۔ ما ۔ مٹری

یعنے

حرارت شناسی طب مین

بیماری کی تشخیص مین آلہ تھر ۔ ما ۔ مٹر کسقدر کارآمد ہے ۔

اطبا رزمانہ حال نے مرض کے پہچاننے کے لیئے طرح طرح کے آلات اور ترکیبین بجائی کی ہین مثلاً سینہ کے امراض کی تشخیص کے لیئے اسکل ۔ ٹے ۔ شن اور پرکشن کی ترکیب نبض کے شمار کے لیئے اور دم کشی اور برآمدگی دم کی ہوا کی مقدار کے دریافت کرنے کے لیئے لے ۔ بگس کے مرضون کے پہچاننے کے واسطے جسم کی حرارت کوبہی بذریعہ آلے کے دریافت کرتے ہین جسکو اصطلاح مین کلے ۔ نی ۔ کل تھر ۔ ما ۔ مٹر بولتے ہین ؛ مگر اطبا کی توجہ اس ترکیب پر صرف چند سال سے مبذول ہوئی ہے سابق مین بیمار کے بدن کو صرف ہاتہون سے چہونا مرض کی تشخیص کے لیئے کافی سمجہتے تہے مگر جب سے کلی ۔ نے ۔ کل تھر ۔ ما ۔ مٹر ایجاد ہوا ہے تب سے ہم ٹہیک ٹہیک بند سونمبر بتلا سکتے ہین کہ جسم کی حرارت کس درجہ پر ہے اور اُس درجہ کی حرارت کی کمی یا بیشی سے ہم یہ بہی کہہ سکتے ہین کہ بیماری کس درجہ پر ہے اور کہ شفا عنقریب ہے یا دور ۔ اگرچہ یہ باتین مرض کی اور علامتون سے بہی بتائی جا سکتی ہین تاہم اسقدر جلد نہین کہ جس قدر

۷ انواع و اقسام کی ترکیبین اور آلے بنائے ہین ۔ اسیطور ریہ بیماری کی تشخیص کیواسطے

آلہ تھرما۔میٹر سے کہی جا سکتی ہین کیونکہ وہ علامتین اکثر دفعتہً نہین پیدا ہوتین بلکہ
بتدریج ظاہر ہوتی ہین علاوہ ازین روزمرہ ہماری مطب مین اسبابت کی تشخیص کے
ضرورت پڑتی ہے کہ آیا فلانا شخص درحقیقت بیمار ہے یا نہین۔ غرض یہ بات جسقدر جلد
آلہ تھرما۔میٹر سے دریافت ہوسکتی ہے کسی اور ترکیب سے نہین ہوسکتی کیونکہ اس آلہ
کو بدن پر لگاتے ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ جسم کی حرارت صحت کی مقدار پر ہے یا نہین۔
فرض کرو کوئی شخص اپنی بیماری کی علامتون کو ایسے طور پر بیان کرتا ہے جس سے
تم کوئی کافی نتیجہ نہین نکال سکتے آلہ تھرما۔میٹر فوراً بتلادیگا کہ وہ شخص حقیقت مین بیمار
ہے یا مرض کا بہانہ کرتا ہے۔ بعض بیمار مطب مین ایسے بھی آتے ہین کہ اپنے کو بیمار نہین
تصور کرتے یا اپنے کو بالکل تندرست قیاس کرتے ہین حالانکہ تھرما۔میٹر کے ذریعہ بدن
جب صحت سے زیادہ گرم پایا جاتا ہے تب ہم فوراً کہہ سکتے ہین کہ بیماری کی بنیاد
اُنکے جسم مین ابتک قائم ہے اور یہ کہ اُنکو ہنوز زیرعلاج رہنا چاہئے مگر اس آلہ کے
ذریعہ صرف یہی نہین معلوم ہوسکتا کہ بیماری ہے یا نہین بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ بیماری
شدید ہے یا خفیف مثلاً حرارت کا درجہ اگر صحت پر ہو یا صحت سے کسیقدر کم وبیش تو ہم
یہ کہہ سکتے ہین کہ مرض خفیف ہے اور کوئی اندیشہ نہین برعکس اسکے اگر حرارت جسم کی صحت سے
بہت منحرف ہوگئی ہو تو بیشک مقام اندیشہ کا ہے۔ پس دیکھا تم نے کہ تھرما۔میٹر کے مدد
سے ہم کیسے ٹھیک طور پر بتلا سکتے ہین کہ بیماری خفیف ہے یا شدید۔ مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
بچون کی کسی بیماری کی علامات اچھے طور پر ظاہر نہین ہوتی ہین تب حکیم انکل سے ایسا
علاج کرتا ہے کہ اُسکا اثر مرض پر بالکل نہین ہوتا یا شدید علاج کو کام مین لاتا ہے جس سے
بعوض فائدہ کے نقصان ہوتا ہے مگر ایسی صورت مین تھرما۔میٹر استعمال کیا جائے
تو اُس سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ علامات خفیف ہین یا کسی مرض شدید کی علامات
منذرہ ہین۔ پوشیدہ بیماریان اس آلہ کی مدد سے اکثر گرفت مین آجاتی ہین۔ اگر کوئی بیمار

تم سے صرف یہ کہے کہ میرا جی اچھا نہین ہے لیکن تھر۔ما۔میٹر دکھلاوے کہ اُسکے جسم کی حرارت تیز ہے تو جان لو کہ اُس شخص کو شدید بیماری ہونیوالی ہے ۔ مگر اس آلہ سے صرف بیماری کی تشخیص ہی نہین ہوسکتی بلکہ اسکے ذریعہ یہ بہی کہا جاسکتا ہے کہ مرض ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہوگیا ہے یا نہین یا اسکے سبب سے کوئی اور مرض عارض ہوگیا ہے یا نہین یا اُس مرض کو کس وقت شدت اور کس وقت تخفیف ہوتی ہے ۔

جبتک جسم کی حرارت کسی بیماری مین درجہ صحت پر رہتی ہے تبتک معالج کو کسی بات کا اندیشہ نہین ہوتا مگر جب حرارت کے درجہ مین بہت فرق پڑجاتا ہے تب مقام خوف کا ہے ۔

جب بیماری کو تخفیف ہونے لگتی ہے اور مریض رو بصحت لاتا ہے تب ہی ہم تھر۔ما۔میٹر کی مدد سے یہ کہہ سکتے ہین کہ مرض کو درحقیقت تخفیف ہے یا ہم صرف دہوکہا کہا رہے ہین کیونکہ اگر دیگر علامتون کو تخفیف ہو مگر جسم کی حرارت تیز ہو تو جان لو کہ ہنوز شفا دور ہے ۔ برعکس اسکے ایسا اکثر ہوتا ہے کہ جب بیماری کو تخفیف ہونے لگتی ہے تب علامتون کو نہایت شدت ہوجاتی ہے لیکن تھر۔ما۔میٹر اگر یہ دکھلاوے کہ جسم کی حرارت مین چندان فرق نہین ہے تو ان علامتون سے ہم کو ڈرنا نہ چاہیے ۔

علاوہ ازین اسی آلہ کے وسیلہ سے ہم کو اپنے علاج کا فائدہ مند ہوتا یا نہ ہونا بہی ثابت ہوسکتا ہے ۔ غرض آلہ تھر۔ما۔میٹر کے ذریعہ ہم بیماری کو پہچان سکتے ہین اسکی تخفیف یا شدت کو آسانی سے دریافت کرسکتے اور اُسکا انجام نیک یا بد بہی کہہ سکتے ہین ۔ بدن کو صرف ہاتہون سے چہوکر مرض کے ہر آن کے خفیف تغیرات کو ٹہیک طور پر نہین کہا جاسکتا کیونکہ ہمارے ہاتہون کا حس ایسا باریک شناس نہین ہے پس جب مرض کی تشخیص کرو تب آلہ تھر۔ما۔میٹر کو ضرور کام مین لاؤ ورنہ غلطی کہا جاوگے ۔ لیکن صرف ایک ہی دفعہ کا امتحان کافی نہین ہے بلکہ اس آلہ کو کم سے کم دن مین دو دفعہ تو ضرور ہی

لگانا چاہیے ٭

پس واضح ہو کہ تھرمامیٹر کے ذریعہ بیماری پہچانی جا سکتی اسکا انجام نیک یا بد کہا جا سکتا ہے اور اُس بیماری کے علاج مین بھی وہ آلہ مدد دے سکتا ہے ٭ ان باتون کا مفصل ذکر ذیل مین بھی کیا جاتا ہے ٭

تندرستی کیحالت کی حرارت اور اُسکی حرارت مین جن باتون سے فرق پڑجا سکتا ہے - واضح ہو کہ حالت صحت مین بغل کے اندر گرمی کا درجہ قریب ۹۸ و ۴ ہوتا ہے اور بعض دفعہ ۹۷ و ۳ درجہ سے ۹۹ و ۵ درجہ بلکہ سنوا درجہ تک بھی ہوجاتا ہے لیکن ۹۷ و ۰ درجہ سے کم یا ۱۰۰ درجہ سے گرمی زیادہ بڑھ جائے تو جاننا چاہیے کہ جسم کے اندر کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ہے ٭ تندرستی کیحالت مین جسم کی حرارت کے اندر ان باتون سے فرق پڑجاتا ہے مثلاً وہ حصہ جسم کا جسکی حرارت دریافت کیجاتی ہے چنانچہ جسم کے اندرونی حصون کی حرارت بہ نسبت بیرونی حصون کے کسیقدر زیادہ ہوتی ہے جیسے مقعد یا عورت کے اندام نہانی کی نالی جسم کے اُن حصون کی حرارت زیادہ ہوتی ہے جو کپڑون سے پوشیدہ رہتے ہین بہ نسبت اُنکے جو کھلے رہتے ہین اور بہ نسبت اطراف کے سینہ اور شکم زیادہ تر گرم ہوتا ہے ٭

عمر - بہ نسبت جوانی کے بچون اور بالغون مین حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ایسا ہی کہتے ہین کہ بڑھاپے مین گرمی پھر بڑھنے لگتی ہے ٭

وقت - صبح سے لیکر شام تک جسم کی گرمی بڑھتی جاتی ہے اور تب دو پہری صبح تک بتدریج گھٹتی جاتی ہے اور تب پھر بڑھنے لگتی ہے - غرض اسطور سے ۱ و ۰۰ درجہ کا فرق شب و روز مین پڑجاتا ہے لیکن اس قسم کا فرق بچون مین زیادہ پڑا کرتا ہے ٭

موسم اور گرمی اور سردی کا لگ جانا - بہ نسبت متوسط اور سرد ملکون کے

ممالک گرم مین جسم کی حرارت کسیقدر زیادہ ہوتی ہے چنانچہ ۹۸ و ۹۹ بلکہ ۱۰۰ درجہ تک بہی ہوجاتی ہے - عرصہ تک گرمی یا سردی کے لگنے سے بہی حرارت کے درجہ مین کسیقدر فرق پڑجاتا ہے ۔

اکل و شرب - سیر ہوکر کہانا کہانے کے بعد حرارت کا درجہ پہلے تو گہٹ جاتا ہے لیکن جون جون وہ غذا ہضم ہوتی جاتی ہے حرارت بہی بڑہتی جاتی ہے - فاقہ کے وقت بدن کی گرمی کم ہوجاتی ہے ۔ شراب کے پینے سے حرارت جلد کی گہٹ جاتی ہے لیکن یہ بات تہوڑے ہی عرصہ تک رہتی ہے ریاضت سے بدن کی حرارت خاصکر ہاتہ پاؤن کی بڑہ جاتی ہے بشرطیکہ ریاضت اسقدر نہ کیجاے جس سے تہکان پیدا ہو

طبیعت کے حالات - عرصہ دراز تک مطالعہ کرنا یا طبیعت کو کسی امر بات مین زیادہ عرصہ تک لگانے سے بہی جسم کی حرارت کسیقدر کم ہوجاتی ہے ۔

استعمال آلہ تھرمامیٹر کا بیماری مین

اکثر صورتون مین بیماری کے سبب سے جسم کی حرارت بہ نسبت صحت کے بڑہجاتی ہے اور تہوڑی بہت تپ رہتی ہے - غرض جسم کی اسی متجاوز حرارت کے دریافت کرنے کے لیئے اس آلہ کا استعمال کیا جاتا ہے اگرچہ تندرستی کے درجہ کی بہ نسبت جسم کی حرارت گہٹ بہی جاتی ہے یا جسم کے مختلف حصون مین حرارت کے درجہ مین اختلاف ہوجاتا ہے پہر بہی یہ قاعدہ ہے کہ ان اختلافات سے بیماری کی تشخیص مین چندان فرق نہین پڑتا ۔

اس آلہ کے ذریعہ بیماری کی تشخیص اور انجام نیک یا بد کہنے مین اور علاج کرنے مین مدد مل سکتی ہے مثلاً مرض کی تشخیص کے باب مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی شدید بیماری کے شروع ہونے سے پہلے چند علامتین ظاہر ہوسکتی ہین مگر علامات مذکورہ اس مرض کے

مندرہ علامتیں ہیں یا نہیں اسباب کا شک حرارت کے دریافت کرنے سے رفع
ہوسکتا ہے مثلاً جب بیمار ایسی علامتوں کی شکایت کرے جو اُسکے نزدیک چیچک
یا اسکارلٹ فیور کی علامات مندرہ ہیں تب اس آلہ کے لگانے سے اسباب
کی تصدیق ہوجاسکتی ہے کہ وہ علامتیں جنکی شکایت بیمار کرتا ہے واقعی ہیں یا مرض
مذکورہ کی مندرہ علامتیں ہیں یا نہیں کیونکہ آلہ مذکور کے لگانے سے یہ معلوم ہوجاتا ہے
کہ بخار ہے یا نہیں اور جو ہے تو کسقدر ہے علاوہ ازیں آلہ کے ایک یا دو دفعہ کے لگانے سے
ٹھیک طور پر لگا ہے گا ہے یہ بھی دریافت ہوسکتا ہے کہ وہ بخار کس قسم کا ہے مثلاً بیمار
اگر چنگا بھلا ہو اور اُسکے بدن کی حرارت دفعتہً ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک بڑھ جاوے تو اس
سے ہم کو مے۔لے۔ریا کے قسم کے بخار کا گمان ہوسکتا ہے اور جو چند گھنٹہ کے اندر جلد
کم ہوکر پھر اصلی حالت پر آجاوے تب تو ہمارا گمان پکا ہوجاتا ہے کہ ہاں بخار مذکور
مے۔لے۔ریا ہی قسم کا ہے زمانہ حال کی تحقیقات سے یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ بخار کے
قسم کی بہتیری بیماریوں کے شروع سے لیکر اخیر تک حرارت کے اختلافات باقاعدہ اور
ایک جیسے ہوا کرتے ہیں اور شب و روز میں اُس حرارت کے اندر ایک خاص قسم کی کمی بیشی
پائی جاتی ہے اور حرارت مذکور جیسے تندرستی کیحالت میں ایسی ہی اُن بخار کی بیماریوں میں
بہ نسبت دن کے رات کیوقت اکثر زیادہ ہوجاتی ہے۔پس اُن بیماریوں میں جو یہ خاص
بات پائی جاتی ہے تو تھرما میٹر کے ذریعہ اُسکو ضرور دریافت کرنا چاہیے تاکہ ہم اُنکی تشخیص
ایک دوسرے سے اور اُن بیماریوں سے کیجا سکے جنکی شکل بعضدفعہ وہ پکڑ لیتے ہیں +
علاوہ ازیں جب کسی طبیب کو اس آلہ کے استعمال کرنے کی عادت پڑجاتی ہے
تب وہ یہ بھی بتلا سکتا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی بیماری موجود ہے گو بظاہر اُس مرض
کی کوئی علامت موجود نہ ہو + کیونکہ بظاہر کسی مرض کی کوئی علامت موجود نہ ہو پھر
بھی جسم کی حرارت بہ نسبت صحت کے اگر زیادہ پائی جاوے تو دل کے اندر مرض کے ہونیکا

شک ضرور پڑنا چاہیے اور تب اُس بیماری کی تشخیص کیطرف بدل متوجہ ہونا چاہیئے
چنانچہ پاگلخانون مین ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی اَور ترکیب سے پاگلون مین سل کی بیماری
دریافت نہین ہوئی ہے تب اِس آلہ کے ذریعہ وہ مرض پہچانا گیا ہے ٭ جب تپ
کے مرضون کے دورے مین یا کسی مرض سے شفا پانے کے اثنا مین اِس آلہ کے لگانے سے
یہ پایا جاتا ہے کہ اُن مرضون کے خاص درجہ حرارت مین فرق پڑ گیا ہے کہ جس سے بخار
اُترتا نہین ہے یا بخار اُترکر حرارت پھر بڑھ گئی ہے تب یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اُن مرضون
کے اثنا مین کوئی نہ کوئی اَور بیماری ضرور عارض ہو گئی ہے پس اسیواسطے یہ اشد ضرورت
ہے کہ جبتک بیمار کو شفا کلی ہو جائے اس آلہ کو بلا ناغہ لگا کر جسم کی حرارت ضرور دریافت
کرتی چاہیے ٭ بعض بیماریون مین اس آلہ کے وسیلہ سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بیماری
زور و شور سے بڑھتی جاتی ہے یا قائم ہے مثلاً سل کی بیماری مین اثناء مرض کے اندر
جب ٹیوبرکل کے مادہ کا نیا غلا پیدا ہونے لگتا ہے تب اِس آلہ کے ذریعہ یہ بات معلوم
ہو سکتی ہے کیونکہ اُسوقت بخار کی شدت ہو جاتی ہے علاوہ ازین اِسی آلہ کے ذریعہ
گاہے گاہے سل کے مختلف اقسام بھی دریافت ہو سکتے ہین ٭ جب نفث الدم یعنے
ہیے ماپ ـ ٹے ـ یسِس مین شُش کی ساخت مین خون بکر انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے
تب بھی وہ بات اِسی آلہ کے ذریعہ دریافت ہو سکتی ہے اور اپو پلِکسی کی بیماری مین بھی
وہی بات اسی آلہ کے وسیلہ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ جب دماغ مین خون بکر انفلامیشن
ہو جاتا ہے ٭

اِس آلہ کے ذریعہ جب جسم کی حرارت کم معلوم ہو تب اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ مریض بہت کمزور ہو گیا ہے مثلاً حالت ردی مین (کولیس) پارا نہایت جلد نیچے اُتر
جاتا ہے اور یہی بات اُسوقت بھی ہوتی ہے کہ جب نخاع کے اوپر کے حصہ مین سخت ضرب
پہونچتا ہے اور دماغ اور نخاع کی بعض بیماریون مین فاقہ کشی مین اور خون کے زیادہ نکلجانے

مین اور بعض بعض ایسی بیماریون مین بھی جنمین جسم لاغر ہو جاتا ہے تب بھی اندر کی پارا نیچے اُتر آتا ہے کیونکہ امراض مذکورہ بالا مین جسم کی حرارت گھٹ جاتی ہے ❊ اور غشی اور قلب کے بعض بعض مزمن امراض مین بھی جسم کی حرارت بہ نسبت صحت کے کسیقدر کم ہو جاتی ہے اور حرارت کا یہی حال مزمن برائٹس ڈیزیز مین بھی ہوا کرتا ہے اور یہ یاد رہے کہ حالاتِ مذکورہ بالا مین اگر تپ عارض ہو جائے تب بھی جسم کی بیرونی سطح کی حرارت کم ہی رہتی ہے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم کی بیرونی سطح کی حرارت تو کم مگر اندر کی زیادہ ہوتی ہے جیسے ہیضہ مین ❊

جب جسم کے مختلف حصہ مین حرارت کہین کم اور کہین زیادہ ہوتی ہے تب اس سے فالج اور دیگر امراضِ عصبی کی تشخیص ہو جاتی ہے چنانچہ مفلوج ہاتھ یا پاؤن کی حرارت بہ نسبت جانب تندرست کے زیادہ یا کم ہو سکتی ہے ❊ ہے مفلوج جیا مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جانب تندرست کی بہ نسبت مفلوج جانب کے حرارت نصف یا دو تہائی درجہ زیادہ ہوتی ہے ❊ نیورلجیا مین ایسا ہو سکتا ہے کہ خاص درد کی جگہ کی حرارت کسیقدر زیادہ ہو جا سکتی ہے اور یہی بات ہسٹیریا مین بھی ہو سکتی ہے جب کسی خاص مقام مین خون کا اجتماع ہو جاتا ہے اُسوقت اور اُس اجتماع خون کے سبب سے جو خرابیان پیدا ہوتی ہین اُنمین بھی حرارت کم ہو جاتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ جسم کے مختلف مقامات کی حرارت کی کمی بیشی اسباب خارجی کے باعث سے بھی پیدا ہو سکتی ہے ❊ بچون کی نسبت یہ بات ضرور یاد رہے کہ بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جسم کی حرارت بلا کسی خاص سبب کے نہایت جلد بہت بڑھ جاتی ہے۔ پس بلا سوچے سمجھے اِس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے کہ اگر تھرمامیٹر سے چونکہ جسم کی حرارت بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے تو بچہ کو کوئی نہ کوئی اندیشناک بیماری ضرور ہو گی کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حرارت جیسے جلد بڑھ جاتی ہے ویسی ہی جلد گھٹ بھی جاتی ہے ❊

مرض کے انجام (ڈا-یاگ-نو-سس) نیک یا بد کہنے مین بھی آلہ تھر-ما-میٹر مدد دے سکتا ہے یعنے بعضدفعہ تو صرف حرارت کے دریافت ہونے سے ہی اور بعضدفعہ جب حرارت کے ساتھہ نبض کی چال تنفس کی حرکت اور فضلات کی مقدار کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے تب مرض کا انجام کہا جا سکتا ہے مثلاً کسی تپ کی قسم کے مرض کے ابتدا درجہ مین جب جسم کی حرارت کے درجہ کو دیگر بیماری علامتون کے ساتھہ شامل کر کے نتیجہ نکالا جاتا ہے تب ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ خاص بیماری جسکا انجام کہنا چاہتے ہین خفیف ہوگی یا شدید۔ چنانچہ اگر حرارت کا درجہ کچھہ بھی زیادہ ہو تو اس سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ مرض مذکور شدت پکڑیگا اور یہ کہ اُس مرض کے سبب سے خون مین جو عفونت پیدا ہو گئی ہے اُس باعث بیماری مذکورہ بالا مین اَور بیماریان عارض ہو سکتی ہین پس اسصورت مین مرض کا انجام خوب سوچ سمجھکر کہنا چاہئے ۔ حرارت کا درجہ جب بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے خاصکر اگر جلد بڑہتا جاوے اور علی الخصوص اُسوقت فضلات بھی کم خارج ہون تو یہ باتین نہایت خوفناک ہین -

حرارت کے درجہ مین اگر دفعتہً کمی بیشی ہو جاوے تو اس بات کو کسی مرض کی ایک علامت منذرہ سمجھنا چاہئے -خاص مرض کے ظاہر ہونے سے کئی دن پیشتر یہ بات معلوم ہو سکتی ہے مثلاً ٹائی-فائیڈ فیور مین جب حرارت دفعتہً کم ہو جاتی ہے تو یہ بات اکثر رودہ سے خون بہنے سے پہلے ظہور مین آتی ہے جب ایسا ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ اب خون کا سیلان عنقریب ہی ہے ۞

اگر درجہ حرارت کا نہ بڑہے یا اگر صبح سے شام تک گھٹتا جاوے تو اُسکو ایک نیک علامت سمجھنا چاہئے لیکن پچھلے شام کیوقت کی نسبت حرارت کا درجہ صبح کے وقت زیادہ ہو جاوے تو اِس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ بیماری شدت پکڑتی جاتی ہے پس اسصورت مین اُس مرض کا انجام بد کہنا چاہئے ۔

بہتیری بخار کی بیماریون مین ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاص دن بخار اکثر اُتر جاتا ہے - پس اُس روز اگر تمہارے بیمار کی حرارت کا درجہ کم ہو جاوے اور بخار باقاعدہ برابر کم ہوتا جاوے تو اس بات کو نیک تصور کرنا چاہئے - اگر اسکا خلاف ہو یا اگر بخار کبھی کم کبھی زیادہ ہو جاوے تو اُسکو بُرا جاننا چاہئے *

پس شدید بخار کی بیماریون مین جیسے نیو-مو-نیا یا ٹائی-فس فیور مین اگر حرارت کا درجہ بہت جلد کم ہونے لگے اور اُن امراض کی دیگر علامتون کو تخفیف نہو بلکہ علامات مذکور شدت پکڑ جاوین تو یہ بات نہایت بُری ہے اور ایسے امراض مین جب صرف حرارت ہی کا درجہ کم ہوتا ہے تب بھی یہ بات بڑی اندیشناک ہے -

درجہ حرارت کا جب بہت کم ہوتا ہے جیسے حالتِ ردّی مین ہوا کرتا ہی (کولیپس) تو یہ بات بھی تھوڑی بہت اندیشناک ہے اور جب حرارت کا درجہ ۹۲ سے بھی کم ہو جاوے تبتو مریض اکثر تلف ہی ہو جاتا ہے *

یہ بات بھی ضرور یاد رہے کہ جیسے صحت کیحالت مین ویسے ہی بیماری مین بھی اتفاقیہ حالات کے سبب سے کچھ عرصہ کے لئے حرارت مین کمی بیشی ہو جا سکتی ہے جیسے غذا - ریاضت طبیعت کا جوشش وغیرہ وغیرہ -

اور پیشاب کے رُک جانے اور تپیض ہو جانے سے بھی کچھ عرصہ کے لئے جسم کی حرارت کا درجہ بڑھ جاتا ہے اور جب پیشاب نکال دیا جاتا ہے اور بیمار کو دست آجاتے ہین تب حرارت بھی اکثر کم ہو جاتی ہے -

جب سخت دائمی قسم کے بخارون سے بیمار رو بصحت لاتا ہے تب حرارت کا درجہ اکثر عرصہ تک گھٹا ہوا ہوتا ہے اور حرارت کی یہی حالت اُسوقت بھی ہوتی ہے کہ جب ان-ٹر-مے-ٹنٹ فیور مین مریض بخار کی نوبت سے محفوظ رہتا ہے اور یہی بات ری-می-ٹنٹ فیور کی ری-مے-شن کیوقت بھی ہوتی ہے *

حرارت شناسی سے علاج کو بہی مدد ملتی ہے یہ بات اوپر کے بیانات سے ثابت ہے مگر بطور تمثیلوں کے یہ بتایا جاتا ہے کہ جب جسم کی حرارت بہت ہی تیز ہو اور بڑہتی جاوے اُسوقت فوراً سردی لگانی چاہئے * بخار کی بیماریوں سے جب بیمار کو شفا ہونے لگتی ہے تب جسم کی حرارت بعضدفعہ بڑہ جاتی ہے چنانچہ جب غذا مین کسی طرح کی بے احتیاطی ہوجاتی ہے یا بعض دوا کا استعمال کیا جاتا ہے غرض ان باتوں کو دریافت کرنا چاہئے تاکہ کسی طرح کی غلطی ہو تو فوراً اُسکا تدارک کیا جا سکے *

ترکیب حرارت شناسی کی

فقرہ - اول - جسم کی حرارت کئی طور سے دریافت ہوسکتی ہے - چنانچہ ہاتہہ سے بہی جسم کی حرارت دریافت ہوسکتی ہے مگر اسپر اعتماد نہین کیا جاتا کیونکہ ہاتہہ تمہارے اگر سرد ہون تو اُن سے ٹہیک درجہ حرارت کا دریافت نہین ہوسکتا البتہ سرسری طور پر تم کہہ سکتے ہو کہ بدن مریض کا بہ نسبت صحت کے زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہے لیکن یہ بات بہی صرف مریض کے ہاتہہ یا چہرہ کے چہونے سے معلوم نہین ہوسکتی بلکہ اُن حصہ جسم پر ہاتہہ لگانا چاہئے جو کپڑون سے ڈہکے ہون -

فقرہ دوم - پس بدون آلون کے جسم کی حرارت کا ٹہیک درجہ دریافت نہین ہوسکتا چنانچہ سیماب کا تہر - ما - مٹر اسبات کے لئے کام مین لاتے ہین * حرارت شناسی کیواسطے جو تہر - ما - مٹر بنتے ہین وہ اکثر ۵ سے ۱۰ انچ یا زیادہ لنبے ہوتے ہین اور اُنپر ۸۵ یا ۹۰ یا ۹۵ درجہ سے ۱۱۰ یا ۱۱۵ درجہ تک کے نشان ہوتے ہین - اور ہر ایک درجہ کے مابین کی جگہ کو ۵ حصہ یا نہین تقسیم کرتے ہین مگر ایک درجہ سے کم کا بہی حصہ آسانی سے پتلایا جا سکتا ہے *

حرارت شناسی کے تہر - ما - مٹر مین ایک قلم پارہ کے نشان کیواسطے ہہی ہوتی ہے

جسکو انڈکس کہتے ہین - ترکیب ان انڈکس کے تیار کرنے کی یہ ہے کہ تھر-ما-میٹر کی گھنڈی یعنی بلب کے سیماب اور نشان کے سیماب کی قلم کے مابین تھوڑی سی ہوا بند کر دیتے ہین جس سے بلب یعنی گھنڈی کے سیماب کی قلم اور نشان کے سیماب کی قلم علیحدہ ہو جاتی ہے + ترکیب اس تھر-ما-میٹر کے استعمال کرنے کی یہ ہے کہ ان انڈکس یعنی نشان کو پہلے ٹھیک موقع پر لگانا چاہیے چنانچہ ایسا کرین کہ گھنڈی یعنی بلب کے پارے کی قلم کو انگلیون کی گرمی لگا دین تاکہ وہ قلم بلب سے قریب ایک انچ کے اوپر چڑھ جاوے - اب آلہ کی نوک کے سرے کو دہنے ہاتھ سے پکڑ کر ہاتھ کو کندھے تک اُٹھا کر پھر نیچے جھٹکے کے ساتھ گرا دین - اِسیطرح ایک یا دو دفعہ کرین جبتک نشان کی قلم ۹۵ درجہ کے خط پر آ جاوے - نہین تو ایک اَور کام کرین کہ آلہ کی نوک کے سرے کو دہنے ہاتھ سے پکڑ کر بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر آہستہ چند مرتبہ ٹھونکین اس سے ہی نشان کے سیماب کی قلم نیچے اُتر آئیگی - مگر نشان کے سیماب کی قلم کو اسقدر حرکت نہ دین جس سے گھنڈی یعنے بلب کی قلم سیماب مین آ گرے +

فقرہ سوم - آلہ تھر-ما-میٹر کے لگانے کی نہایت مناسب جگہہ ہر حالت مین یکسان نہین ہوتی بلکہ طبیب کو اپنی ضرورت کے بموجب جہان موقع ملے لگانا چاہیے + جب جسم کے کسی خاص حصہ کی حرارت دریافت کرنی ہو تو آلہ کو اُسی حصہ پر لگانا چاہیے اور جب عام جسم کے درجہ حرارت دریافت کرنی ہو تو بغل کا مقام سب سے بہتر ہے بعض طبیب آلہ کو مریض کے مُنہہ کے اندر رکھکر حرارت کا قیاس کرتے ہین مگر یہ جگہہ اچھی نہین ہے کیونکہ جو سرد ہوا تنفس کے ذریعہ اندر جاتی ہے اُس سے مُنہہ کے اندر کی حرارت کم ہو جاتی ہے - بعض طبیب مقعد کے اندر آلہ کو داخل کرنا بتلاتے ہین - اسمین کئی قباحتین ہین - ایک تو یہ کہ بیمار اُسکو پسند نہین کرتا - دوسرے آلہ کے داخل کرنے سے پاخانہ نکلجانے کا اندیشہ ہے - جب بغل مین آلہ کو رکھکر حرارت کا درجہ دریافت کرنا ہو تو ان باتون کی احتیاط

درکار ہے چنانچہ بغل مین پسینہ زیادہ ہو تو اُسکو پونچھکر خوب خشک کرڈالین اور آلہ کے رکھنے سے پیشتر بازو کو پہلو پر لاکر بغل کو بند کردین اور تب اُسمین آلہ کو رکھدین * مگر اوپر کے طور پر بغل کو پہلے بند رکھنے اور تب آلہ کو داخل کرنے سے بعضدفعہ دیر لگجاتی ہے اس صورت مین آلہ کو پہلے ہاتھہ مین دباکر گرم کرکے بلب کے سیماب کو ۸۵ یا ۹۰ درجہ تک لانا چاہئے اور اگر آلہ مین انڈکس لگا ہو تو اسی ترکیب سے ۸۰ یا ۹۰ درجہ تک قائم کرنا چاہئے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے * غرض جب سیماب اپنے ٹہکانہ پر آجائے تب یک بیک ٹورل مسل کیجانب بغل مین آلہ کی بلب کو داخل کرکے مریض کے بازو کو کسیقدر پہلو کیطرف لاکر سینہ کیجانب ترچھا رکھہ دین اس سے بلب بالکل بغل کے دیوارون سے ڈہکا رہیگا اسکو ہوا بالکل نہین لگیگی * بیمار بے چین ہو یا ہٹ کرے - خواب مین ہو یا اُسکو بالکل خبر نہو یا نہایت لاغر ہو اور ان سببون سے آلہ اپنی جگہہ پر اچھی طرح قائم نہ رہ سکے تب طبیب کو اپنے ہاتھہ سے قائم رکھنا چاہئے * مگر ہر حالت مین گاہے گاہے دیکھنا چاہئے کہ آلہ اپنی جگہہ پر قائم ہے یا نہین * ایک ہی دو منٹ کے عرصہ مین یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آلہ کا پارا اوپر کو چڑہتا ہے یا نہین اور بخار کیحالت مین تو چند سکنڈ ہی کے اندر یہ بات دریافت ہو سکتی ہے - آلہ جب بغل مین لگایا جاتا ہے تب ۱۰ منٹ سے کم بلکہ اکثر ۱۵ منٹ بلکہ بعضدفعہ ۲۰ منٹ سے کم مین بھی سیماب اُس موقع کے حرارت کے درجہ پر قائم نہین رہتا - یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ پہلے پہل تو پارہ خوب جلد چڑہنے لگتا ہے اور جب جسم کی اصلی حرارت تک پہونچنے کو ایک درجہ کا دسوان (۱/۱۰) حصہ باقی رہ جاتا ہے تب اُسکے چڑہنے کو کئی منٹ کا عرصہ لگ جا سکتا ہے - پس تا کہ تحقیق بغیر غلطی ہو پارہ کے قائم ہو جانے کے بعد بھی آلہ کو اپنی جگہہ پر کئی منٹ تک رکھا رہنا چاہئے مگر بہت عرصہ تک بھی نہ رہنا چاہئے کیونکہ جب بیمار اپنے بازو کو غیر معمولی حالت مین جو کہ آلہ کو بغل مین دبا رکھنے سے پیدا ہوتی ہے عرصہ تک جبراً رکھتا ہے

تب بے چین ہوجاتا ہے اور اُس غیر معمولی حالت کے سبب سے عضلات بہی عرصہ تک تنے ہوئے رہتے ہین غرض ان سببون سے پارہ کے قائم ہوجانے کے بعد جسم کی حرارت کسیقدر بڑہ جاسکتی ہے جس سے سیماب اُوپر بہی چڑہ جاسکتا ہے اور مشاہدہ کا غلط نتیجہ نکل سکتا ہے ٭ آلہ کو منہہ کے اندر رکہنا ہو تو زبان کے نیچے رکہکر منہہ بند رکہین اور ناکون سے دم لین ٭

جسم کی حرارت کس وقت اور کتنی دفعہ دریافت کرنی چاہئے ۔ یہ باتین مرض کے حالات پر منحصر ہین ۔ مگر علے العموم دنمین دو دفعہ دریافت کرنا چاہئے ایک تو صبح کو ئی سات آٹہہ یا نو بجے کہ جب ٹھنڈا وقت ہوتا ہے اور دوسرے شام کو کوئی چار یا پانچ بجے کہ جب وقت گرم ہوتا ہے ۔ لیکن مشاہدہ سے یہ معلوم ہو کہ کسی خاص بیماری کی شدت یا تخفیف کا کوئی اُور وقت ہی تو انہین وقتونمین حرارت دریافت کرنی چاہئے اور خاصکر جب کسی سخت بیماری کی نسبت کوئی خاص بات دریافت کرنی ہو تو دو دو یا چار چار گہنٹہ بعد آلہ کو لگانا چاہئے ٭

یہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ طبیب ہی حرارت کو دریافت کرے کیونکہ اکثر طبیب جنکا مطلب وسیع ہوتا ہے اپنے کاروبار مین اسقدر مصروف رہتے ہین کہ اُنکو نہایت کم فرصت ہوتی ہے مگر ہان حرارت کا دریافت کرنا اگر صرف دو ہی دفعہ صبح یا شام ہو تو مضایقہ نہین مگر شب و روز مین کئی دفعہ دریافت کرنا ایسے عدیم الفرصت طبیبون سے نہین ہوسکتا اور اسبات کی کچھہ ضرورت بہی نہین ہے کیونکہ کوئی سمجہدار عقلمند آدمی جسکی بینائی بہی اچھی ہو نہین تو عینک لگالے آلہ کا استعمال کرنا جلد سیکہہ جاسکتا ہے پس بیمار کے کسی رشتہ دار کو آلہ کا استعمال کرنا سکہا دینا چاہئے اور آپ خود اُسکے نتائج کو ملاحظہ کرنا چاہئے ٭

ترکیب آلہ کے استعمال کرنے کی یہ ہے کہ مریض کے پاس آتے ہی اُسکی بغل کو

پونچھکر اور آلہ کو ہاتھہ سے پہلے گرم کرکے اُسکے اندر رکھدین اس ترکیب سے کہ آلہ کی بلب اور بغل کے درمیان کوئی کپڑا نہ آجائے اور اُسی وقت اپنی گھڑی مین وقت بھی دیکھہ لین اب ایسا کرین کہ جبتک بغل مین آلہ ہو بیمار کی نبض اور زبان کا ملاحظہ کرین اور بول و براز کو بھی دیکھین - بعد دو یا تین منٹ کے آلہ کو دیکھین کہ پارہ جلد اوپر چڑھتا ہے اور بلب اُسکا اپنی جگہہ پر قائم ہے یا نہین - بغل کے کھولنے کی کچھہ ضرورت نہین ایک اُنگلی سے بلب کو ٹٹولین اور آلہ کی ڈنڈی سے سیماب کا اوپر کو چڑہنا ملاحظہ کرین - جب پارہ کا چڑہنا موقوف ہوجاوے اور وہ قائم کھڑا ہے اور اسبات کو عرصہ ۵ منٹ کا گزرجاوے تب آلہ کو نکالکر حرارت کا درجہ ملاحظہ کرین + اور کسی رول کئے ہوئے نقشہ مین ہر دفعہ کے درجہ حرارت کو درج کرین اس ترکیب سے ایک مسلسل پیچدار خط بنجائیگا جس سے حرارت کی کمی بیشی بخوبی معلوم ہوجاسکتی ہے - علاوہ ازین نبض اور تنفس کے تواتر کو بھی اسیطرح سرخ یا سبز رنگ کی پنسل سے درج کرسکتے ہین - اس قسم کے رول کئے ہوئے نقشے دوا کی دوکانون مین فروخت ہوا کرتے ہین - فائدہ ان نقشون کا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک مرض کا دور نقشہ پہ نگاہ ڈالتے ہی معلوم ہوجاسکتا ہے +

باب چہارم

بیان امراض عامہ

مقالہ اوّل

زیادتی خون کی

اصطلاح مین اسکو پلے - تھو - را کہتے ہین - یہ وہ حالت جسم کی ہے جسمین مزاج

دموی ہوجاتا ہے اور بدن کے اندر خون زیادہ پیدا ہوتا ہے *

ایسے آدمیون کا مزاج دموی ہوجاتا ہے جو نہایت تندرست ہوتے ہین جنکی اشتہا نہایت تیز اور کہانا خوب کہاتے ہین ریاضت کم اور فضلات کے دفع کرنے پر توجہ کم کرتے ہین اِن لوگون کے بدن مین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور رگین بہی زیادہ خون سے پُر ہوجاتی ہین جس سبب سے اُنکا چہرہ - آنکہین - لبین - مسوڑے وغیرہ سُرخ ہوجاتے ہین اور نبض نہایت پُر - قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور اُسپر نہایت بوجہ پڑتا ہے جس سے دل دہڑکنے لگتا ہے اور تنگی نفس کی ہوتی ہے - اونگہہ آتی ہے اور طبیعت کاروبار سے نفرت کرتی ہے * علاوہ اُن بواعث کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے طبیعت اِن سببون سے بہی دموی ہوجا سکتی ہے مثلاً جب عرصہ تک کسی مقام سے خون یا کوئی اَور رطوبت جاری رہی ہے اور پہر کم ہوجاوے یا جب کوئی مدت کا زخم خشک ہوجاوے یا عملِ جراحی سے ہاتہہ پاؤن کاٹ کر علیحدہ کردیا جائے * یہ حالت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جسمین مریض طاقتور رہتا ہے - اور دوسری باوجود ہونے زیادہ خون کے بہی بیمار کمزور ہوجاتا ہے * قسم اول مین خون کے زیادہ ہونے سے قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور نبض پُر اور باقاعدہ چلتی ہے - رطوبات جسم کے باِفراط پیدا ہوتی ہین - بہوک کا حس تیز ہوتا ہے - حرارتِ غریزی تیز ہوتی ہے اور طاقت جسمانی اور قوتِ روحانی تیز و تند * اگر خون کی مقدار یہین تک قائم رہے تو بیمار کی صحت مین کسی طرح کا خلل نہین پڑتا - لیکن جب خون اِس مقدار سے زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے تب مزاج دموی طرف بیماری کی مائل ہوجاتا ہے چنانچہ اِس صورت مین قلب کی حرکت بہت تیز ہوجاتی ہے - نبض سریع پُر اور سخت ہوجاتی ہے - چہرہ سُرخ و تمتمایا ہوا معلوم ہوتا ہے اور حرارت غریزی اسقدر بڑہ جاتی ہے کہ مثل تپ کی حرارت کے ہوجاتی ہے - غدودون کی رگون مین طرح طرح کی خرابیان پڑجاتی ہین جس سبب سے

کبھی تو اُن سے رطوبت بکثرت پیدا ہونے لگتی ہے اور بعضدفعہ وہ رگین خون
سے اسقدر پُر ہوجاتی ہین کہ خون بہنے لگتا یا انفلامیشن ہوجاتا ہے اور تب امراض
صفراوی پیدا ہونے لگتی ہین تئے آتی ھے - پیشاب ہین لے - تہک اسڈ کی
ریت جمنے لگتی ہے اور پیشاب سرخ اور تیز ہوجاتا ہے اور بیمار نقرس (گاوٹ)
کے مرض ہین مبتلا ہوجاتا ہے *

اِس قسم کی زیادتی خون ہین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو جوان اور چُست وچالاک
ہوتے ہین یا جنکا مزاج پیدایش سے دموی ہوتا ہے * قسم دوم کی زیادتی خون ہین قلب
اور دیگر اعضاے بعوض چُست ہونے کے خون کے بوجہ سے پست ہوجاتے ہین اور
نبض باوجودیکہ پُر ہوتی ہے مگر بطی ہوجاتی ھے * مریض کی طبعیت بیہوشی (کوما)
کیطرف مایل رہتی ہے اور اُسکا دل دہڑکتا ہے - قلب بیمار کا بڑا ہوجاتا ہے اور
چہرہ بعوض سُرخ ہونے کے اودا ہوجاتا ھے - وریدین (وینس) اکثر خون سے پُر
اور ہاتہہ پاؤن بعضدفعہ سرد ہوجاتے ہین - پاخانہ قبض پیشاب کم سُرخ یا گدلا جسر
کی تیزی کم ہوجاتی ہے - عضلے کمزور - قولے روحانی سُست اور بیمار کو اونگھہ آتی ہو
چُستی اور چالاکی جاتی رہتی ہے اور بیمار بالکل پست ہمت ہوجاتا ہے - اِس قسم کی
بیماری ہین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو بسبب زیادہ عُمر کے کمزور ہوجاتے ہین
اور جنہین فضلات اچھے طور پر خارج نہین ہوتے * جنکے جسم ہین اِس قسم کی زیادتی
خون کی ہوتی ہے وہ استسقا کی بیماری اور اجتماع خون کے مرضون ہین اکثر مبتلا
ہوجاتے ہین اور جب یہ حالت دیر تک رہتی ہو تو بعض اعضا کی ساخت ہین فتو
پڑجاتا ہے مثلاً قلب پہیلجاتا اور جگر بڑہ جاتا ہے اور بعضدفعہ سکتہ (اپوپلکسی)
یا فالج (پالسی) یا دماغ ہین کسی اَور قسم کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے *

علاج - یہ حالت چونکہ زیادتی خون کے باعث پیدا ہوتی ہے تو اِسکا علاج

تنقیہ سے کرنا چاہیے مثلاً قسم اول مین فصد لین اور مرکبات انٹے۔مو۔نی اور نمکین دواؤنکا استعمال کرین اور ڈوہی۔جی۔ٹے۔لس + ایکو۔نائیٹا اور ہائیڈرو۔سیانک اسڈ بہی مفید ہین۔لیمو کا عرق بہی اس مرض کو نہایت فائدہ کرتا ہے اسکے استعمال سے نبض کی طاقت اور سرعت گہٹ جاتی ہے اور مرکبات سینما اور کالچی۔کم بہی اس بیماری کو فائدہ بخشتے ہین + اگر کسی خاص حصہ جسم مین یہ حالت پیدا ہو جاوے تو وہان سے خون لینا چاہیے۔قسم دوم کے علاج مین بھی فصد لے سکتے ہین مگر بعد ہی فصد کے مقویات اور مفرحات کا استعمال کرنا چاہیے چنانچہ عرصہ تک مرکبات سیماب ہمراہ وبرنے اور ایلوز اور ٹراگ۔زی۔کم کے استعمال کرین اور تب نایٹرک اسڈ یا آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کہلاوین بعد ازان مقویات مثلاً فولاد یا سنکو۔نا۔بارک اور کلمبو کا استعمال کرنا چاہیے +

اس بیماری مین غذا کی بڑی احتیاط چاہیے چنانچہ قسم اول مین غذا کم دیوین تاکہ خون زیادہ پیدا نہ ہونے پاوے + گوشت بالکل موقوف کردین صرف دال روٹی یا چاول اور لبقولات پر غذا کو منحصر رکہین خمر کا استعمال یک قلم بند کردین + قسم دوم مین بہت ہی احتیاط سے غذا کو کم کرنا چاہیے اور اغذیہ گرم اور زیادہ مرغن کا استعمال ہرگز نہ کرین + صبح شام کی ریاضت حسب طاقت بیمار کے عین مناسب ہے +

مقالہ دوم

کمی خون کی

جسم کی اس حالت کو اصطلاح مین انے۔میا کہتے ہین۔یہ وہ حالت ہے جسمین خون رقیق ہو اسکے سرخ کیسے کم اور سفید کیسے زیادہ ہو جاتے ہین اور خون کی مقدار گہٹ جاتی ہے

انے ۔ میا کے معنے بڑے وسیع ہین مگر مطب مین اکثر تین قسم کے انے ۔ میا کے بیمار آتے ہین ۔ اوّل وہ جنکے بدن مین خون کی مقدار کم ہوتی ہے ۔ دوم وہ جنکے خون کی خاصیت مین فرق پڑجاتا ہے ۔ سوم وہ جنکے بدن کی شرائین کامل طور پر خون سے پُر نہین ہوتیں لیکن اکثر یہ تینون حالتین ایک ہی بیمار مین پائی جاتی ہین ۔ خون کی خاصیت مین اس قسم کا تغیر واقع ہوجاتا ہے کہ اسمین سُرخ کیسے کم ہوجاتے ہین اور اکثر البیو ۔ من کی مقدار بھی کم ہوجاتی ہے ۔ مگر خون مین پانی اور نمک کی کثرت ہوتی ہے اور سیرم کی اسپے ۔ سی ۔ فک گراوٹی کم ہوجاتی ہے اور وریدون مین خون آسانی سے جم جانے کے قابل ہوجاتا ہے ،،

اسباب ۔ انے ۔ میا بہتیرے سببون سے پیدا ہوسکتا ہے مگر بھاری سبب اسکے یہ ہین کہ ایک ہی دفعہ زیادہ خون کا نکل جانا یا تھوڑے تھوڑے خون کا بار بار نکلجانا ۔ حفظ صحت کے قواعد کے خلاف وقوع مین آنا خاصکر ایسے مکانات مین سست پڑے رہنا یا سرگرمی سے کام مین مصروف رہنا جنمین ہوا کی آمدورفت کا اچھا بندوبست نہو اور مکان بند ہو کہ جسمین ہوا اور روشنی کا گزر نہ ہو ۔ غذا کی کمی اور ایسی چیزون کا کھانا جن سے جسم کی پرورش اچھی طرح نہو سکے ۔ ہاضمہ کا بگڑ جانا ۔ زیادہ عرصہ تک بچہ کو دودھ پلانا ۔ اسہال جسم کے کسی مقام سے زیادہ عرصہ تک پیپ کا جاری رہنا ۔ عرصہ دراز تک مے ۔ لے ۔ ریا ہوا کے اثر مین رہنا چاہے تپ لرزہ ہو یا نہو مختلف قسم کی مزمن بیماریان جنمین جسم کی پرورش مین خلل واقع ہوجاتا ہے ۔ جیسے سل کی بیماری ۔ سرطان ۔ گُردہ کی بیماریان ۔ معدہ کا زخم ۔ کثرت مجامعت اور جلق رنج وغم فکر وغیرہ ۔ عرصہ تک سیسہ اور پارا اور دیگر دھاتون کا اثر جسم مین ہونا + مائٹرل ۔ وا لُو یا ایارٹک والو کے دہانے کی بیماری یا خود ایارٹا کا مرض ۔ خاصکر عورتین جنکی عمر ۱۵ سے ۲۵ سال کی ہو اس بیماری مین اکثر مبتلا رہتے ہین تب اس مرض کو کلو ۔ روسس کہتے ہین +

نے - میا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکو پر - نے یشش انے - میا کہتے ہین اسمین خون کے کیسے بکثرت ہوجاتے ہین اور یہ مرض کم علاج پذیر ہوتا ہے ۔

علامات - مریض کمزوری اور ادنی باعث سے اُسکو غش (رسن - کو - پی) آجاتا ہے اور تہوڑی ہی محنت مین بے دم اور تہک جاتا ہے - نبض کمزور اور دل دہڑکنے لگتا ہے اطراف سرد بہوک مرجاتی ہے - ہاضمہ بگڑجاتا ہے - پاخانہ کم اور رطوبات جسم کی بدلجاتی ہین خون اچہے طور پر پیدا نہین ہوتا اُسکی ہائیت زیادہ اور ریڈ - کا - رپسکل کم ہوجاتے ہین جلد کی رنگت پہیکی اور چہرہ لبین مسوڑے اور زبان بہی پہیکی پڑجاتی ہے اور بسبب پتلا پڑجانے خون کے قلب کے مقام پر ایک آواز سُنائی دیتی ہے جسکو انے - بک (مرمر) کہتے ہین ۔ عصبی افعال کو بہی اس بیماری مین بعضدفعہ تحریک ہوتی ہے چنانچہ مریضکو آواز اور روشنی کی برداشت نہین ہوتی - آنکہون کے سامنے چنگاریان اُڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہین - کانون مین طرح طرح کی آوازین سُنائی دیتی ہین اور جسم مین جابجا عصبی درد پیدا ہوتے ہین - سر گہومنے اور درد کرنے لگتا ہے - اونگہہ آتی ہے اور بیمار بالکل پست ہمت ہوجاتا ہے ۔ بعضدفعہ آنکہہ کے پردہ قرنیہ (کار - نیا) مین زخم پڑجاتا ہے اور مسوڑے اور ناک سے خون جاری ہونے لگتا ہے ۔ جسم کے مختلف مقامون مین پانی جمع ہوجاتا ہے ۔

علاج - چونکہ خون اس بیماری مین کم پیدا ہوتا ہے اور پتلا بہی پڑجاتا ہے اسلئے ایسا علاج کرنا چاہئے جس سے یہ باتین رفع ہون چنانچہ تجربہ سے ثابت ہے کہ مرکبات فولاد اچہی غذا ہوائے خوش مین ریاضت کرنا محنت کم اور طبیعت کو خوش رکہنا ان ساری باتون سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے لیکن انکے استعمال مین احتیاط چاہئے مثلاً اگر ہاضمہ بگڑا ہو تو غذا تہوڑی اور لطیف دین اور مقویات کے باب مین ایسی تجویز کرین جو بیمار کی طبیعت کے موافق ہو اور بشرط موافقت فولاد سب سے عمدہ مقوی دوا ہے

لیکن اسکے مختلف مرکبات کے استعمال مین احتیاط درکار ہے چنانچہ اگر معدہ قبول
کریے اور دورد سر اور بخار نہو تو سلفٹ یا فاس ۔فٹ یا آیوڈائیڈ آف ایرن
مناسب ہے اور ٹنکچر آف اسٹیل کا بھی استعمال کر سکتے ہین لیکن جب انکی برداشت
نہو تو ہلکے مرکبات کو کام مین لادین مثلاً ڈا ۔یا ۔ لائیزڈ ایرن یاسٹ ریٹ اف
ایرن اینڈ امو ۔نیا یاسٹ ۔ریٹ اف ایرن انڈ ۔کونین یا کار ۔بونٹ اف ایرن
یا اسے ۔ٹیٹ اف ایرن اور بیمار کو فولاد کی بالکل برداشت ہی نہو تو نباتی مقویات
کا استعمال کرین مثلاً کلمبو * سنکو ۔نا ۔ بارک * چرتیا ۔ کو ۔ اشیا وغیرہ * عصبی
علامتین ظاہر ہون تو وایئن امو ۔نیا * ایتھر اور وہی ۔ لے ۔ ریئن اور سنبل
وغیرہ کا استعمال مناسب ہی * بیمار کو غذا مقوی دین اور تبدیل آب ہوا کراوین

مقالہ سوم

انفلامیشن

معنے اس لفظ کے آگ لگ اُٹھنے کے ہین ۔ یہ وہ بیماری ہے جسکے سبب سے خون اور اعضا
کی ساخت مین طرح طرح کے تغیرات پیدا ہو جاتے ہین چنانچہ یہ بات اسکی ماہیت
سے معلوم ہو جائیگی *

ماہیت تشریحی ۔ واضح ہو کہ انفلامیشن ایک وہ حالت غیر طبیعی ہے کہ جس
مقام پر پیدا ہوتی ہے اُسکی ساخت اور فعل مین فتور پڑجاتا ہے خون اور عروق
شعریہ (کے ۔ پے ۔ لے ۔ ریز) کیحالت بھی متغیر ہو جاتی ہے اور اکثر اُس مقام
پر یہ چار علامتین پیدا ہوتی ہین ۔ سُرخی (یعنے ریڈ ۔ نیس) ورم (یعنے سوے ۔ لنگ)
درد (یعنے پین) اور گرمی (یعنے ہیٹ) * اور اس مرض کا اثر چونکہ سارے

جسم پر ہوتا ہے تو تھوڑا بہت بخار بھی ہوجاتا ہے جسکو انفلامٹری فیور بولتے ہیں۔
فرض کرو کسیکی جلد مین کوئی کانٹا چُبھا اگرچہ اثر اسکا اُس مقام کے ہر ایک جزو پر ہوگا
لیکن وہان کے اعصاب ہی زیادہ تر متاثر ہوجائینگے۔ پس اسیواسطے کانٹے کے چُبھتے
ہی پہلے درد ہوا کرتا ہے اور تب وہان پر خون کا غلبہ ہوتا ہے جس باعث باریک
شرائین اور عروق شعریہ کی نالی تنگ ہوجاتی ہے لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ
رگین پھیلکر مفلوج ہوجاتی ہین اسلئے جون جون خون زیادہ آتا جاتا ہے وہ رگین
زیادہ تر پھیلتی جاتی ہین لیکن جب بہت زیادہ پھیلجاتی ہین تب خون کا دورہ
سُست پڑجاتا ہے اور مائیت اُسکے مقام ماؤف کی ساخت مین تراوش پانے
لگتی ہے + پس یہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے انفلامیشن کا **درجہ اول** کہلاتا ہے
یعنی اس درجہ کے اندر مقام سقیم مین خون زیادہ آتا ہے اُسکا دورہ نہایت تیز ہوجاتا
ہے اور اُسکی مائیت رگون کے مسامات سے تراوش پاکر مقام مرض کی ساخت مین
نفوذ کرجاتی ہے۔ اگر اس درجہ مین وہ کانٹا نکل جاوے تو وہ مقام بھی اپنی اصلی
حالت پر آسکتا ہے ورنہ انفلامیشن درجہ دوم مین منتقل ہوجاتا ہے ؛۔

درجہ دوم ۔ مقام مذکور کی شرائین پھیلنے اور زیادہ تڑپنے لگتی ہین اور وہانپر
خون جون جون زیادہ آتا جاتا ہے باریک شرائین اُسکے بوجھ سے ناچار ہوکر زیادہ
پھیلجاتی ہین اور خون گاڑھا ہوجاتا ہے اُسکا دورہ سُست اور مائیت اور فائی بریں
اُسکی بہ نسبت درجہ اول کے زیادہ تر تراوش پانے لگتی ہے + پس یاد رہے کہ اس
دوسرے درجہ مین شرائین کی تڑپ تیز ہوجاتی ہے لیکن خون کا دورہ سُست اور
رگین چونکہ خون سے بہت پُر ہوجاتی ہین اسلئے اُنکی طاقت انقباض جاتی رہتی ہے
اور وہان کے خون کی خاصیت بھی بدلجاتی ہے کیونکہ مقدار اُس خون کے فائی بریز
کی زیادہ ہوجاتی ہے اور اُسکی مائیت اب کثرت سے تراوش پانے لگتی ہے اور مقام

ماؤف کے فعل اور پرورش مین بہی فتور پڑجاتا ہے + اگر اس حالت مین بھی کانٹا نکال لیا جاوے تو مرض رفع ہوسکتا ہے ورنہ درجہ سوم یعنے خاص انفلامیشن کے آثار پیدا ہونے لگتے ہین ٭

درجہ سوم - یعنے خاص انفلامیشن - جو تغیرات خون کے درجہ دوم مین شروع ہوئے تہے اب کامل ہوجاتے ہین - اور باریک رگین بھی اب خون سے خوب پُر ہوجاتی ہین انکی طاقت انقباض اور انبساط کی جاتی رہتی ہے اور خود انکی ساخت مین ایسا تغیر پیدا ہوجاتا ہے - کہ وہ اب بالکل یا قریب گلنے کے ہوجاتے ہین - خون کا دورہ جو پہلے صرف سُست تہا اب رُکتا جاتا ہے اور عروق شعریہ سرخ اور سفید خون کے کیسولز سے پُر ہوجاتے ہین - مائیت خون کی اب کثرت سے بہنے لگتی ہے اور ملایم رگون کے پہٹ جانے سے خون بہنے بہی لگتا ہے اور اب پیپ پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہی اور مقام ماؤف کی ساخت بہی گلنے لگتی ہے ٭ غرض خاص مقام انفلامیشن مین خون بالکل ٹہیر جاتا ہے مگر اُسکے گرد دورہ خونکا نہایت تیز ہوجاتا ہے اور جبتک انفلامیشن رہتا ہے تبتک نہ تو لمفاٹکس اور نہ وریدین اُس مقام کے مادہ کو جو بسبب انفلامیشن کے پیدا ہوتا جاتا ہے جذب کرتے ہین لیکن جسوقت مرض رفع ہونے لگتا ہے اُسوقت مادہ بہی کم پیدا ہوتا ہے اور جسقدر پیدا ہوا ہے وہ جذب ہونے لگتا ہے جس باعث مرض کا مقام اکثر حالت اصلی پر آجاتا ہے مثلاً جب سیرس ممبرین مین انفلامیشن ہوتا ہے تب ایک مادہ آبی اُس پردہ کے جوف مین کثرت سے پیدا ہونے لگتا ہے اور تا ایام مرض یا تو وہ مادہ اُتنا ہی رہتا ہے جتنا پہلے تہا یا بڑہنے لگتا ہے جب انفلامیشن رفع ہونے لگتا ہے اور وہ مقام حالت اصلی پر آجاتا ہے تب وہ مادہ بہی کم ہوتا جاتا ہے اور تہوڑے ہی عرصہ مین بہت ہی کم ہوجاتا ہے ٭

تغیرات خون بسبب انفلامیشن کے - اول لائی - کوار سنگوی نِس کے مقدار

زیادہ ہوجاتی ہے اور اُسکے سیرم یعنے مائیت مین البیومن زیادہ ہوتا ہے *
دوم مقدار رقانی - برین کی بہ نسبت سُرخ کار پسکل کے زیادہ ہوتی ہے اور سیرم
کم ہوجاتا ہے * سوم سُرخ کار پسکل کی تعداد گھٹ جاتی ہے اور اُنکے آپسمین جُڑ جانے
کی استعداد زیادہ ہوجاتی ہے * چہارم سفید کار پسکل کی تعداد اکثر زیادہ ہوجاتے
ہے خلاصہ خاص انفلامیشن کا یہ ہے کہ خون حالت اصلی سے بہت بدلجاتا ہے اور
بعوض دورہ کرنے کے ٹہیر جاتا ہے * عروق شعریہ خون سے اِسقدر پُر ہوجاتی ہین
کہ اُنکی طاقت انقباض اور انبساط کی جاتی رہتی ہے اور اُنکا پردہ ملایم ہوکر گلنے
لگتا ہے * مقام مرض کے قرب کا دوران خون تیز ہوجاتا ہے * لائیکو ارسنگوہی
نس کثرت سے خارج ہوتا ہے * بسبب پہٹ جانے عروق شعریہ کے بیماری کے
مقام مین خون بہ جاتا ہے * اُس مقام کی قوت جاذبہ جاتی رہتی ہے اور اُس
کی پرورش اور فعل مین فتور پڑجاتا ہے * پیپ پیدا ہوجاتی ہے اور مقام مرض
کی ساخت گلنے لگتی ہے *

علامات خاصہ انفلامیشن کی - واضح ہو کہ چار علامتون سے انفلامیشن
پہچانا جاتا ہے اول رڈ - نس یعنے سرخی * دوم سوے - لنگ یعنے ورم * سوم
ہیٹ یعنے حرارت * چہارم پین یعنے درد * لیکن ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ جب
کسی مقام مین انفلامیشن ہوتا ہے تو صرف اُسی مقام پر اس مرض کا اثر محدود رہتا ہے
بلکہ بقول سعدی رحمۃ اللہ بیت

چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار

اثر اِس مرض کا سارے جسم پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے انفلامیشن کی بیماری میز
علاوہ اُن چار علامتون کے جو خاص مقام مرض پر پیدا ہوتی ہین بیمار کو بخار بہی
ہوجاتا ہے جسکو اصطلاح مین انفلامٹری فیور کہتے ہین *

علامات عامہ - علامات اس بخار کی بعینہٖ مثل اَور بخارون کے ہوتی ہین لیکن
شدت کا زیادہ یا کم ہونا اُس بافت پر منحصر ہے جو انفلامیشن مین مبتلا ہو - انفلامیشن
مین جب پیپ پڑنیوالی ہوتی ہے تب بیمار کو لرزہ ہوتا ہے + اب ہم اُن چارون
علامتون کا بیان الگ الگ کرتے ہین جو انفلامیشن کے خاص مقام پر ہوتی ہین
اول - رڈ - نس یعنے سُرخی - جب ہم انفلامیشن کی ماہیت کو دیکھتے ہین
توسبب اس سرخی کا ہم کو صاف معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ یہ ہم نے دیکھا کہ جس مقام مین
انفلامیشن ہوتا ہے وہان پرخون زیادہ آتا ہے اور یہ کہ سبب نکلجانے اسکی ماٰئیت
کے خون گاڑہا بھی ہوجاتا ہے پس اسواسطے وہ مقام سُرخ نظر آتا ہے + مگر انفلامیشن کی
سرخی مین ایک بات نرالی یہ پائی جاتی ہے کہ یہ سُرخی نتو دفعتہً رفع ہوجاتی ہے اور نہ بڑہ
جاتی ہے بلکہ جبتک مرض رفع نہین ہوتا تبتک ایکسان قائم رہتی ہے لیکن تاوقتیکہ
اَور تینون علامتین نہ پائی جاوین صرف اس سرخی کے ہونے سے کسی مقام پر انفلامیشن
کا ہونا ثابت نہین ہوتا +
دوم سوے - لنگ یعنے ورم - انفلامیشن کا مقام سوج جاتا ہے - اِسکا
بھی سبب عیان ہے کیونکہ مقام انفلامیشن مین خون کا زیادہ ہونا ہی کافی سبب ورم کا ہے
لیکن قطع نظر اسکے مقام مذکور کی ساخت مین درجہ اول کے اندر سیرم بھی تراوش پاتا
ہے اور درجہ دوم مین فائی - برین جو ایک نہایت گاڑہا جزو خون کا ہے اور درجہ سوم
مین علاوہ فائی - برین کے خون اور پیپ پیدا ہوجاتی ہے + یاد رہے کہ خاص مقام
انفلامیشن کا ورم دبانے سے ملائم محسوس ہوتا ہے کیونکہ وہان پر خون اور پیپ ہوتی
ہے مگر اُسکے گرد کا ورم سخت اور دبانے سے رفع نہین ہوتا اور بہ نسبت اگلے ورم کے
زیادہ پھیلا ہوا اور اکثر کمتر اونچا ہوتا ہے کیونکہ یہان پر خون سے فائی - برین نکلکر جمع
ہوجاتا ہے لیکن اِن دونو مقامون کے گرد جو ورم ہوتا ہے وہ ملائم اور اُسکے دبانے

سے وہان پر انگلیون کے داغ پڑجاتے ہین اور یہ ورم بنسبت اگلے دونو مقامون کے زیادہ تر
پھیلا ہوا بھی ہوتا ہے کیونکہ وہان پر خون کا سیرم ہوتا ہے + لیکن صرف ورم کے ہونے سے
انفلامیشن ثابت نہین ہوتا اَور علامتون کا ہونا بھی ضروریات سے ہے کیونکہ صرف تہیج
(ار-ڈسی-ما) کے ہونے سے بھی ورم ہوجاتا ہے لیکن وہان پر انفلامیشن نہین ہوتا +
ایک اَور بات اِس ورم کی نسبت ہم یہ بھی بتلانا چاہتے ہین کہ انفلامیشن کا ورم رفتہ
رفتہ پیدا ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ کا ہوتا ہے نہ کہ دفعتہً جیسے ورم فتق (یعنے ہرنیا)
یا کسی جوڑ کے اُکھڑ جانے سے وہ مقام جوڑ کا پھول جاتا ہے +

سوم ہیٹ یعنے حرارت - انفلامیشن کا مقام بہ نسبت صحیح مقامات جسم
کے حقیقت مین زیادہ تر گرم ہوتا ہے کیونکہ حالت صحت مین سینہ اور بغل پر ۹۸
سے ۱۰۰ درجہ تک کی حرارت غریزی ہوتی ہے اور اطراف مین کچھ کم لیکن انفلامیشن کے
مقام پر ایسا تجربہ کیا گیا ہے کہ حرارت غریزی ۱۰۱ یا ۱۰۴ یا ۱۰۵ یا ۱۰۷ درجہ تک
کی بڑھ جاتی ہے + سبب اِسبات کا عیان ہے کیونکہ حالتِ صحت مین جو حرارت
پائی جاتی ہے وہ عروق شعریہ کے اندر خون کے متغیر ہونے سے پیدا ہوتی ہے - پس
انفلامیشن کے مقام کی عروق شعریہ مین چونکہ خون کی کثافت (یعنے کاربن) اور
اک-سے-جن مین تبادلہ نہایت جلد جلد اور تیزی سے ہوتا رہتا ہے اسواسطے چھونے
سے وہ مقام بہ نسبت صحیح جسم کے زیادہ تر گرم معلوم ہوتا ہے + مزید برین مقام ماؤف
کے اعصاب حسسہ بھی چونکہ مرض مین شامل ہوتے ہین تو انکے بھی افعال کو تحریک ہوتی ہے اسواسطے
مریضکو زیادہ گرمی معلوم ہوتی ہے - پس یاد رہے کہ انفلامیشن کی حرارت کسیقدر تو اصلی ہوتی
ہے کہ جو چھونے یا بذریعہ آلہ تھرما-میٹر کے محسوس ہوتی ہے اور کسیقدر اعصاب کے فعل کے
بگڑجانے سے پیدا ہوتی ہے کہ جسکو صرف بیمار ہی معلوم کرسکتا ہے + لیکن ثبوت انفلامیشن
کیواسطے علاوہ اِس علامت کے اَور بھی علامتون کا ہونا ضرور ہے انفلامیشن

کی گرمی برخلاف اور قسم کی حرارت کے اکثر قائم رہتی ہے *

چہارم پین یعنے درد - انفلامیشن کے مقام پر درد بھی ہوتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ خون کے زیادہ آنے اور اُس مقام مین لمف اور سیرم کی تراوش پانے سے وہان کے اعصاب دب جاتے ہین اسواسطے وہ درد کرنے لگتے ہین علاوہ اسکے چونکہ مقام مرض کی رگون مین خون زیادہ آتا ہے اسلئے دل کی ہر ہر حرکت مین وہ بڑہتی دلمبی بھی ہوجاتی ہین نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ وہ باریک اعصاب کی شاخین جو واسطے حس وحرکت کے اُن رگون کے پردونپر پہیلے ہین (وا-سا-وی-سوُ-رُم) رگہاے مذکورہ کے پہیلنے اور بڑہ جانے سے وہ بہی کسیقدر تن جاتی ہین اور درد کرنے لگتی ہین * لیکن ماسوائے انفلامیشن کے درد اور سبب سے بھی پیدا ہوسکتا ہے مثلاً صرف تشنج اور خراش سے بہی درد ہوجاتا ہے لیکن تشنجی درد عین ابتدا ہی سے تیز ہوتا ہے اور اگرچہ مدت مرض مین تہوڑا بہت کم بھی ہوجاتا ہے پر شدت اسکی جتنی ابتدا مین ہوتی ہے اُس سے زیادہ نہین بڑہتی برعکس اسکے انفلامیشن کے سبب سے جو درد پیدا ہوتا ہے وہ پہلے تو کم مگر بتدریج بڑہتا جاتا ہے تاوقتیکہ یا تو بیماری رفع یا مقام ماؤف مُردار نہ پڑجاوے علاوہ ازین تشنجی درد کو دبانے سے اکثر آرام آجاتا ہے لیکن انفلامیشن کے درد کو دبانے کی برداشت بالکل نہین ہوتی مثلاً قولنج مین شکم کو جتنا دبایئے اُتنا ہی آرام آجاتا ہے لیکن مرض پے-ری-ٹو-نا-ئی-ٹِس مین ذرا سا چہونا بھی قیامت دکہلا دیتا ہے او عصبی دردون کا حال یہ ہے کہ مثل تشنجی درد کے ابتدا مین یہ بھی شدید ہوتی ہین لیکن پھر کم ہوجاتے ہین اور اکثر نوبت بنوبت ظاہر ہوتے ہین لیکن انفلامیشن کا درد شاید کسیوقت ذرا کم ہوجاوے پر نوبتی نہین ہوتا - اور جب یہ درد دفعتہً غائب ہوجاتا ہے تو پھر نہین لوٹتا کیونکہ مقام ماؤف مُردار پڑجاتا ہے * پس یاد رہے کہ انفلامیشن کا درد پہلے خفیف اور بعد ازان بڑہتا جاتا ہے اور جبتک یا تو بیماری رفع نہو یا عضو سقیم مُردار نہ پڑجائے

یکسان رہتا ہے ✣

اسباب - سبب انفلامیشن کے دو حصوں مین منقسم ہین ایک پری-ڈسپو-زنگ اور دوسرا اکسائی-ٹنگ کاز ✣

اول - پری-ڈسپو-زنگ کاز - کل یا کسی خاص مقام جسم مین زیادہ خون کا ہونا - کل یا کسی خاص مقام جسم کا کمزور ہوجانا ✣

دوم اکسائی-ٹنگ کاز - تیز چیز کا لگنا اور ضربہ و زخم گرمی و سردی و رو باؤ - زیادہ مشقت - کسی زہر کا جسم کے اندر سرایت کرجانا ✣

نتائج انفلامیشن کے - اول - رفع ہوجانا انفلامیشن کا جسکو اصطلاح مین ری-زو-لیوشن کہتے ہین - جب انفلامیشن اول اور دوم درجہ مین ہوتا ہے تب علاج سے یہ نتیجہ حاصل ہوسکتا ہے لیکن تیسرے درجہ مین یہ ممکن نہین کہ ری-زو-لیوشن ہو اور عضو ماؤف کی ساخت یا فعل مین کسی طرح کا نقص نہ رہ جاوے ✣

دوم - مقام مرض مین یا تو سیرم یا فائی-برین یا دونو باہم پیدا ہوسکتے ہین ✣

سوم - پیپ کا پیدا ہونا - جب کسی عضو اندرونی مین انفلامیشن ہوتا ہے اور اسمین پیپ پڑنیوالی ہوتی ہے اسوقت یہ علامتین ظاہر ہوتی ہین کہ سارے جسم مین لرزہ ہوتا ہے اور کثرت سے پسینہ آتا ہے - نبض سریع اور سخت ہوجاتی ہے - زبان کانپتی ہے اور اسپر ایک بدبودار اور بدرنگ تہ جم جاتی ہے اور وہ سخت اور خشک ہوجاتی ہے - پیشاب کم اور سرخ رنگ کا اور بدبودار آتا ہے - بعضدفعہ دست آنے لگتے ہین یا قبض ہوجاتا ہے - بیمار بے چین اور چہرہ اسکا فکرمند ہوجاتا ہے اور نفس جلد جلد لیتا ہے - سینہ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے اور بعضدفعہ ہذیان بھی ہوجاتا ہے ✣

چہارم - چوتھا نتیجہ انفلامیشن کا یہ ہوتا ہے کہ مقام ماؤف مین زخم پڑجاتا ہے ✣

پنجم - بافتون کا ملائم ہوجانا یعنے صافٹننگ ہو

ششم - وہ مُردار بھی پڑ جاتا ہے +

اقسام انفلامیشن کے - انفلامیشن تین قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ یعنی حاد - دوسرا سب اکیوٹ یعنی کچھہ کم تیز - اور تیسرا کرانک یعنی مزمن قسم حاد کی بیماری شدید ہوتی ہے اور اُسکی علامات خاصہ اور عامہ نہایت تیزی سے اور جلد ظاہر ہو کر نتیجہ نیک یا بد جلد پیدا کر دیتی ہین - لیکن قسم مزمن کی علامتین ابتدا ہی سے خفیف اور عرصہ تک اُنکا نتیجہ نہین پیدا ہوتا - اور اس قسم کے مرض مین بہت کم پیپ پڑتی ہے اور مقام مرض شاذ و نادر مُردار پڑ جاتا ہے +

بیان اُن اختلافات کا جو جسم کی مختلف بافت کے انفلامیشن مین پائے جاتے ہین جسم کی ہر ایک ساخت کا انفلامیشن ایک ہی طور کا نہین ہوتا یعنی کچھہ نہ کچھہ اختلاف ضرور پایا جاتا ہے چنانچہ اری - او - لر ٹے ٹیشو مین جب انفلامیشن ہوتا ہے تب اکثر محدود دنبل پیدا ہوتے ہین اور اس ساخت مین بسبب کھچاٹ کے درد زیادہ ہوتا ہے مگر بعض دفعہ محدود دنبلون کے عوض اس ساخت کا انفلامیشن پھیلجاتا ہے جیسے اری - سے - پے - لس مین ہوا کرتا ہے +

جسم کے بڑے بڑے غدود اور ٹھوس اعضاے کا انفلامیشن مثل اری - او - لر ٹے ٹیشو کے ہوتا ہے یعنے اگر ری - زو - لیو - شن نہو تو پیپ پڑ کر دُنبل پیدا ہو جاتا ہے جیسے جگر اور دماغ کے انفلامیشن مین ہوا کرتا ہے مگر گُشش مین دُنبل بہت ہی کم پیدا ہوتا ہے + اور پھیپھڑے کی ساخت مُردار بھی بہت کم پڑتی ہے اور جگر تو مُردار پڑتا ہی نہین اور گردون مین بھی بہت ہی کم گنگ - رین ہوتا ہے +

کرانک انفلامیشن کے باعث اری - او - لر ٹے ٹیشو موٹا ہو کر سخت ہو جا سکتا ہے اور یہی حال اندرونی اعضاے کا بھی ہو سکتا ہے کہ جب وہ جلد کے نیچے یا سیرس یا میوکس ممبرین کے نیچے واقع ہوتے ہین +

سی - رس ممبرین مین جب انفلامیشن ہوتا ہے تب نہایت شدت کا تیز درد ہوتا ہے - نبض سخت چلتی ہے - خون کے سُرخ کیسے آپسمین جُڑ جاتے ہین ÷ یہ انفلامیشن پھیلنے کیطرف مایل رہتا ہے اور اسمین خونکا سیرم اور لمف اخراج پاتا ہے ÷

بعض دفعہ جب انفلامیشن نہایت شدید ہوتا ہے یا مرض کے مقام مین ہوا کا گزر ہوتا ہے تب پیپ بھی پیدا ہوجاتی ہے لیکن یہ بات اکثر نہین ہوتی بلکہ اِس پردہ کے انفلامیشن مین لمف اور سیرم ہی کثر پیدا ہوتا ہے ÷ اِس انفلامیشن مین لمف کے کاذب پردے بھی بنجاتے ہین اور مقابلہ کی سطحون کو آپسمین جوڑ دیتے ہین - بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پردہ کی شکل نہ بنکر لمف کے چھوٹے چھوٹے دانے بنجاتے ہین ÷

سائی - نو - وی - ال ممبرین - یہ پردہ بہ نسبت سی - رس ممبرین کے انفلامیشن کی بیماری مین کمتر مبتلا ہوتا ہے اور اُسکے انفلامیشن مین لمف شاذونادر پیدا ہوتا ہے اسواسطے اِسکے دونو مقابلہ کی سطح آپسمین بہت کم جُڑ جاتی ہین - چنانچہ اسیواسطے جب جوڑون مین انفلامیشن ہوتا ہے تو سائے - نو - وی - ال ممبرین کے آپسمین جُڑ جانے سے وہ جوڑ نہین جُڑ جاتے بلکہ جب اُس سائے - نو - وی - ال ممبرین کی سطحون پر زخم پڑکر انگور پیدا ہوتے ہین تب البتہ وہ جوڑ جُڑ جاتا ہے ÷

سائے - نو - وی - ال ممبرین کی تھیلی مین پیپ شاذونادر پیدا ہوتی ہے الا بسبب ضرب یا زخم کے جب جوڑ کے اندر ہوا داخل ہوجاتی ہے ÷ اِس پردہ کے انفلامیشن مین سیرم بہت جلد پیدا ہوجاتا ہے ÷

جلد پر جب انفلامیشن ہوتا ہے تب طرح طرح کے نتایج پیدا ہوتے ہین چنانچہ کبھی جلد صرف سُرخ ہوجاتی ہے جیسے مرض ار ی - تھی - ما مین ہوا کرتا ہے اور کبھی اُس کی بیرونی فرد کے

پہنچے صرف سیرم ہی پیدا ہوتا ہے اور کبھی پیپ پڑجاتی ہے وغیرہ +

میوکس ممبرین - اِس پردہ مین اوڑ ہے سیوو (جوڑنیوالا) انفلامیشن ہنین ہوتا جیسے سیرس پردون مین ہوا کرتا ہے اِسمین حکیم مطلق کی کاریگری یہ ہے کہ سیرس ممبرین کے طور پر اگر میو-کس ممبرین کے انفلامیشن مین بھی لمف پیدا ہوتا تو اُسکی دونو سطحین آپسمین جُڑجاتین تب مریض کا بچنا محال ہوجاتا کیونکہ ہوا کی نالیان بند ہوجاتین - نایئزہ مسدود ہوجاتا اور رودون کی نالیان مُڑجاتین کسواسطے کہ جسم کے یہی تینون مقام ہین جنکا تعلق باہر کی ہوا سے ہے اور جنپر میو-کس پردہ چسپان ہے +

بلکہ میو-کس پردہ کے انفلامیشن مین یا تو سیرم پیدا ہوتا ہے یا لیسدار میو-کس (بلغم) یا پیپ یا خون بہ جاتا ہے مگرہان بعضدفعہ انفلامیشن کے سبب ایک شے نہایت مشابہ لمف کے پیدا ہو بھی جاتی ہے جیسے کروپا ورڈف - تھے - ریا کی بیماری مین ٹریے - کیا اور برانـ - کیا کمے اندر اور ایسا - فی - گس (مری) اور رودہ اور نایئزہ مین - مگر اِس لمف مین اور اِسمین کئی باتون کا فرق ہے جو سیرس ممبرین کے انفلامیشن مین پیدا ہوتا ہے - چنانچہ یہ ملائم ہوتا ہے - پردہ کی سطحون کو عرصہ تک مضبوطی سے جوڑ ہنین دیتا بلکہ سیرم یا پیپ کے ذریعہ پردے کی سطحون سے کسیقدر الگ رہتا ہے اور اِس لمف مین نشو ونما کی بھی طاقت ہنین پیدا ہوتی ہے جیسے سیرس ممبرین کا لمف ہوا کرتا ہے + غرض تاوقتیکہ اِسمین زخم نہ پڑجایئن میو-کس ممبرین کے مقامات آپسمین جُڑ ہنین جاتے + میو-کس اور سیرس پردون کے انفلامیشن کے درد مین بھی فرق ہے چنانچہ میو-کس پردہ کے انفلامیشن مین درد اکثر دھیما ہوتا ہے بجز اُن تینون مقامات کے مخرجون مین جہان یہ پردہ جلد کے ساتھہ ملجاتا ہے مثلاً دہن اور گلو اور فے - رنگس اور ریکٹم اور نایئزہ اور عورت کی شرمگاہ + اور جیسے میو-کس پردہ کے انفلامیشن مین درد کم ہوتا ہے ویسے ہی بہ نسبت سیرس پردہ کے اسمین بخار بھی کم ہوتا ہے +

مس-کیو-لر ٹے-شیو (عضلاتی ریشہ) اس ریشہ مین انفلامیشن بہت کم ہوتا ہے اور اسکی رگون سے سیرم اور لمف بہت کم تراوشس پاتا ہی مگر مسل پر انفلامیشن کا اثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکے اینٹھنے کی طاقت جاتی رہتی ہے +

آر-ٹیریز (شرایین) شرایین مین جب انفلامیشن ہوتا ہے تب لمف بھی پیدا ہوتا ہے اور اسکے اندر کا خون جم جاتا ہے مگر پیپ اکثر نہین پڑتی - اور شرایین مین انفلامیشن بھی آسانی سے نہین ہوتا الا ضرب و زخم کے باعث + اور شرایین مُردار بھی شاذ و نادر پڑتی ہین +

علاج - ناظرین جسوقت انفلامیشن کی ماہیت کو ٹر پہنگے تو اسکے علاج کا بھی اصول نکالینگے کہ اس بیماری مین مقام ماؤف مین چونکہ حد سے زیادہ خون آتا ہے اور سارے جسم کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور بخار بھی ہوتا ہے تو ایسی تدبیر کرنی چاہئے جس سے وہ خون ہٹ جاوے اور دورہ آسکا کمزور ہو جاوے اگرچہ یہ اصول از روے قیاس کے درست ہے تاہم تجربہ کی شہادت اسکے مخالف ہے کیونکہ اطبا کا اسبات پر اتفاق ہے کہ جب انفلامیشن کا علاج مضعف دوا یا مضعف ترکیبون سے کیا جاتا ہے تب اس سے نقصان ہوتا ہے - اور یہ بات ہم روزمرہ اپنے تجربہ مین بھی دیکھتے ہین کہ جب نیو-مو-نیا یا پلو-ر-یسی کی بیماری کا علاج فصد اور ٹار-ٹار اے-مٹک یا کیا-لو-مل سے کیا جاتا ہے تب بعوض رفع ہونے کے بیماری بڑہتی جاتی ہے - اور مریض کمزور ہوتا جاتا ہے اور جب ان بیماریون کا علاج مقویات سے کرتے ہین تب مریضکو شفا ہو جاتی ہے - یہ باتین دو طور سے حاصل ہوسکتی ہین ایک تو پرہیز اور دوسرے دوا سے چنانچہ انفلامیشن کے علاج مین ان باتونکا پرہیز چاہئے کہ اول غذا ایسی ہونی چاہئے جس سے خون پیدا ہونے پاوے اور پلانا ایسی چیزون کا جو سرد ہون - انکو تہوڑی تہوڑی مقدار مین اور بار بار دینا چاہئے + دوم آرام چین

روحانی اور جسمانی * سوم رہنا ایسے مکان مین کہ جسمین ہوا کی آمدورفت اچھی ہو اور
جو شب و روز یکسان درجہ پر گرم ہو * دوم دوا مثلاً خون نکالنا جلاب دینا اور مرکبات
انٹی مونی اور سیماب اور ایدونِ ادویات کہا ریا نمکین کا استعمال کرنا * یہ دونو
قسمین علاج کی علاج عامہ مین داخل ہین علاج خاصہ کا ذکر پیچھے ہوگا * اگرچہ یہ اصول
علاج کا جو ناظرین نے نکالا ہے درست ہے لیکن اسکو کام مین لانے کے لئے
کئی باتون کا لحاظ رکھنا چاہئے جنکا ذکر ہر ایک کی نسبت الگ الگ کیا جاویگا *

اول خون نکالنا - یہ بات دو طور سے حاصل ہو سکتی ہے ایک تو فصد اور
دوسرے حجامت (کپنگ) یا جونک کے لگانے سے - اول بیان فصد کا جب کسی
رگ مین شگاف دیکر خون لیتے ہین تب اُس عمل کو فصد کہتے ہین * فصد کے لینے سے
کُل جسم کا دوران خون سُست ہو جاتا ہے اور مریض کمزور - پس اس سے صاف ظاہر ہے
کہ اس عمل سے کمال درجہ کا ضعف پیدا ہوتا ہے - اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ فی زمانناً
ہم اس عمل کو جو اشد درجہ کا مضعف ہے انفلامیشن کے علاج مین کام مین لا سکتے
ہین یا نہین اور جو لا سکتے ہین تو کن کن حالتون مین اور کسوقت * یہ بات ہمارے
دیکھنے کی ہے اور اسکو عرصہ بہی کل ۱۸ برس کا گزرا ہوگا کہ اطباے اہل فرنگ تھوڑی
سی بات کیواسطے فصد لیا کرتے تھے اور کسی مرض شدیدہ کے علاج مین تو تامل ہی نہین
کرتے تھے پھر ایک زمانہ ہم نے یہ بہی دیکھا کہ چرچا اس عمل کا اسقدر کم ہو گیا کہ فلاطون
زمان اس بندہ کے اُستاد جناب مستطاب ایڈورڈ گوڈیو صاحب مرحوم
و مغفور ہم کو مطب کیوقت یہ فرمایا کرتے تھے کہ جیسے تمہارے اسلام مین بعض اشیا
حرام ہین اور اُنکا کہانا منع لکھا ہے الا اشد ضرورت کیوقت اسیطرح پر تم فصد کو بھی
سمجھو یعنی ہرگز فصد نہ لینا تاوقتیکہ اُسکی نہایت ضرورت نہو - ایام طالب علمی مین
ہم نے کل عمل جراحی کے اپنے ہاتھ سے کئے - ٹانگ بہی کاٹی اور ہاتھ بہی کاٹا

پتھری بھی نکالی لیکن کبھی کبھی فصد نہین لی + جب فارغ التحصیل ہوکر مدرسہ سے نکلے
اور مریضون کا علاج و معالجہ بطور خود کرنے لگے اور جون جون تجربہ حاصل ہوگیا تصدیق
اپنے استاد صاحب کے قول کی ہوتی گئی حقیقت مین فصد بُری چیز ہے اور ہم ہندوستانیون
کو یہ نہایت نا موافق پڑتی ہے بفضلِ خدا ہم کو نہایت وسیع میدان تجربہ کا ہاتھ آیا ہے
کہ جس سے ہر روز یہ بات حاصل کرتے ہین کہ جن انفلامیشن کی بیماریون کی نسبت کتابون
مین فصد کے لئے تاکید لکھی ہے اُنکو ہم ایسے علاج سے رفع ہوتے دیکھتے ہین جس
سے خون پیدا ہوتا ہے مثلاً ذات الجنب (یعنے مرض پلو - رِی - سی) اور ذات الریہ
(مرض نیو - مو - نیا) کے ابتدا درجون مین اگلی کتابون کے اندر فصد کی نہایت تاکید
کی ہے اور اطبا روسیی تواب بھی ادنی سی بات کے لئے لہو کی متہمین دیگر لوگونکی
فصدین کہلواتے ہین مگر اپنا تجربہ ان سارون کے خلاف ہے ہم نے ابتک کسی بیمار
کی کبھی فصد نہین لی بلکہ برعکس اسکے امراضِ مذکورہ بالا کا علاج شروع سے لے کر
انتہا تک مقویات سے کرتے ہین اور بفضلِ خدا اُنکو شفا ہوجاتی ہے + حقیقت تو یہ
ہے کہ آجکل فصد مضر پڑتی ہے جس کسیکی فصد لیجاتی ہے اُسکو ہم نے کبھی پنپتے
نہین دیکھا ساری عمر کیواسطے وہ شخص دائم المریض ہوجاتا ہے + اگرچہ ہماری رائے
فصد لینے کے بالکل برخلاف ہے لیکن صرف بخیال اسکے کہ شاید انفلامیشن کے
علاج مین کسیوقت فصد کی نہایت ضرورت ہو اسواسطے اس عمل کے باب مین چند
احتیاطین بتلاتے ہین ۰۰

اول فصد لینے کیوقت مرض کی شدت او قسم اور مریض جس ملک اور موقع پر ہو اُسکا
لحاظ رکھکر فصد لینی چاہئے +

دوم - جب انفلامیشن کی بیماری جسم مین کسی زہر کے سرایت کرجانے سے پیدا ہوا ہو اُس
وقت یا تو فصد بالکل نہ لین یا صرف تھوڑا ہی خون نکالنے پر اکتفا کرین کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ

جسم کے اندر جب کوئی زہر سمایا جاتا ہے تو چاہے کچھ ہی کیجئے اپنا اثر وہ ضرور پیدا کرتا ہی پہر فصد لینے سے کیا حاصل ۔

سوم ۔ انفلامیشن کی علامات خاصہ اور عامہ کی شدت اور دور کو بغور ملاحظہ کرین اور تب اگر مناسب سمجھین تو فصد لین ۔

چہارم ۔ انفلامیشن کے عین ابتدا مین کہ جب عضو ماؤف کی ساخت مین فائی ۔ برین تراوش نہ پائی ہو فصد کے لینے سے فائدہ متصو ہے ۔

پنجم ۔ جب علامات انفلامٹری فیور کی نہایت شدید ہون اور مرض ایسے آدمی کو ہو جائے جسکی صحت مین پہلے کسیطرح کی خرابی نہ آئی ہو تب فصد لے سکتے ہین ۔

ششم ۔ لیکن ابتدا مرض مین اگر انفلامٹری فیور کے آثار خفیف ہون کہ جس سے بیماری پہلے درجہ سے بغیر اطلاع یابی حکیم کے بڑہ گئی ہو یا جب یہ مرض کسی کمزور آدمی کو ہو جاوے یا جب ساتہ اس بیماری کے کوئی عضو اندرونی بہی شریک ہوگیا ہو یا جب بخار مذکور کی علامتین کمزوری کی بارتری ہون تو ان حالات مین ہرگز فصد نہ لین ۔

ہفتم ۔ اگر بخار شدت کا ہو اگر تشخیص تمہاری اسبات پر درست ہو کہ عضو ماؤف مین خون کا نہایت غلبہ ہے اور خون اسکی ساخت مین ٹہر گیا ہے اور اسکی رگین خون سے اسقدر پُر ہین کہ پہٹنے والی ہین یا پہٹ گئی ہین اور ان سے خون نکلکر عضو مذکور کی ساخت مین بہ گیا ہے اور اس خون مین تغیر پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے مگر ہنوز درجہ غایت کو نہین پہونچا اور اگر بیمار کو فصد کی برداشت بہی ہے تو فصد لینا مضایقہ نہین ۔

ہشتم ۔ ہر عضو کے یا پردون کے انفلامیشن مین فصد مفید نہین پڑتی مثلاً جب سیرس پردہ اس مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب بیمار کو فصد کی اچہی برداشت ہوتی ہے اور اس سے فائدہ بہی ہوتا ہے اور در باب اعضاے اندرونی کے یہ بات ثابت ہے کہ دماغ کو بہ نسبت جگر کے فصد سے کم فائدہ ہوتا ہے اور جگر کو بہ نسبت پہیپہڑی کے ۔

دوسری ترکیب خون لینے کی بذریعہ جوکون یا کپنگ گلاس کے ہے - جوکون سے
اُسوقت خون لیتے ہین کہ جب کپنگ گلاس کے لگانے کا موقع نہین ہوتا جس مقام
پر جوکین لگانی منظور ہون اُسکو اچھے طور پر دہوکر خشک کرڈالین تاکہ اگر اُسپر کوئی بدبودار
یا تیز ضما دیا روغن لگا ہو وہ صاف ہوجاوے ورنہ جوکین نہین لگینگی جوکون مین اشتہا
پیدا کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ لگانے سے پیشتر تھوڑے عرصہ تک اُنکو پانی سے نکال کر
باہر رکھین اور لگاتے وقت باریک کپڑے سے اچھے طور پر مگر آہستگی سے پونچھکر خشک
کرڈالین تسپر بھی نہ لگین تو اُس مقام پر روغن یا تازہ خون ملدین اور جب پُر ہوکر گرپڑین تو
اُس مقام کو اچھے طور پر آب گرم سے سینک ڈالین تاکہ زخمون سے اَور بھی خون بہ جاوے"
بعضدفعہ زخمون سے اسطور پر خون رستا رہتا ہے کہ بمشکل بند ہوتا ہے اِسصورت مین
اُس زخم کو دبا رکھین یا اُسپر ماٹیکو کی پتے لگا کر دبادین - اگر اس سے بھی خون بند نہو تو
نائٹریٹ اف سلور کی قلم کو چھری سے چھیلکر اُسکی باریک نوک بناوین اور اُس نوک
کو جس زخم سے خون آتا ہو اُسکے اندر چند لمحہ تک دبا رکھین اور تب لگا لگ خشک لنٹ کی
گدی سے اُس زخم کو دبا کر باندہ دین اکثر تو یہ ترکیب خون کے بند کرنے کے لئے کافی
ہوتی ہے لیکن فرض کیجے اس سے بھی خون بند نہو تو زخم پر مضبوط ٹانکا لگا دین -
بچون کی نسبت یہ بات یاد رہے کہ اپنر چند جوکون کے لگانے سے اثر فصد کا ہوجاتا ہے
اور یہ کہ ایک سال کے بچہ کیواسطے تین جوکون کا خون برابر ایک بودے فصد کے خون
کے ہوتا ہے اور اگر پانچ سال کی عمر تک ہر سال کے لئے ایک ایک جوک بڑہاتے جادین
تو اُن عمرون کیواسطے اُتنی ہی جوکین برابر فصد کے ہوتی ہین اور بعد پانچ سال کے اگر
اشد ضرورت ہو اور مرض بھی شدید قسم کا انفلامیشن ہو تو جوکون کے بدلے فصد لینی
بہتر ہے - علاوہ اُن کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان احتیاطون کو بھی مدنظر رکھنا
چاہیے چنانچہ

اول - جونکین ایسی جگہہ پر نہ لگاوین جنکو ہمیشہ حرکت رہتی ہے مثلاً گلو اور پسلیون پر ورنہ خون کے بند کرنے مین دقت پڑیگی ٭

دوم - جونکون کو خاصکر عورتون کی ایسی جگہہ پر نہ لگانا چاہئے جو ہمیشہ برہنہ رہتی ہین مثلاً گلو اور چہرہ ورنہ اُنکے داغون سے حُسن پر بٹہ لگ جائیگا ٭

سوم - بچون کی ٹڑی وریدون پر خاصکر گلو کی وریدون پر جونکین نہ لگاوین ٭

چہارم - ایسے مقامونپر جونکین نہ لگاوین جہان کی ساخت ڈھیلی اور ملایم ہو مثلاً آنکھون کے پپوٹون پر ورنہ وہان پر خون جم جائیگا اور وہ مقام سوج جائیگا ٭

پنجم - جس مقام کی جلد کے نیچے ہی بہت سی شاخین پٹھون کی ہون وہان پر بہی جونک نہ لگانا چاہئے ورنہ نہایت درد اور اری سپلس کی بیماری کا اندیشہ ہے مثلاً جب بازو پر جونک لگانا ہو تو بہ نسبت اندر کی طرف کے بازو کی پشت پر لگانا بہتر ہے ٭

ششم - جونکون کو عین مقام انفلامیشن پر نہ لگانا چاہئے کیونکہ اگرکثیر التعداد ہونگی تو بعوض فائدہ کے ضرر متصور ہے اور بعوض روکنے کے جونکون کے زخم سے اُس مرض کو اور بہی یاوتی ہوگی ٭

ہفتم - جونکون کو کسی ایسے زخم کے قریب نہ لگانا چاہئے جو نہایت شدید ہو اور کسی خاص قسم کے زہر کے سبب سے پیدا ہو مثلاً زہر آتشک وغیرہ ورنہ اُنکے زخمون مین وہ زہریلا مادہ سرایت کر جائیگا - اور زخم بڑہنے لگینگے کہ جس سے انفلامیشن بعوض رفع ہونے کے بڑہ جائیگا ٭

حجامت یعنی کپنگ گلاس - ترکیب اسکے لگانے کی اگرچہ آسان ہے تاہم جس شخص نے اپنے ہاتہہ سے گلاس نہین لگایا ہے وہ کتابون کے پڑہنے سے ہرگز نہین لگا سکتا - اِس ترکیب کو اپنے ہاتہہ سے کئی مرتبہ کرنا چاہئے ٭

دوم مسہلات - انفلامیشن کی بیماری مین جلاب بہی دیتے ہین جن سے معاکا

تنقیہ ہوجاتا ہے اور تسکین یا نی کے طور پر دستون کے آنے سے قلب کی تیزی کم ہوجاتی
ہے اور دوران خون کا زور گھٹ جاتا ہے جس سے مقام انفلامیشن مین خون کم پہونچتا ہے
اور وہ مرض رفع ہوجاتا ہے ٭ دماغ اور جگر کے انفلامیشن مین جلاب سے نہایت فائدہ
ہوتا ہے مگر شش کے انفلامیشن مین کم اور رودون کے انفلامیشن مین مضر لیکن جب شدت
مرض کی کم ہوجاوے اُسوقت مضایقہ نہین کسی ہلکے مسہل کا استعمال کرین تاکہ امعا سے سُدّے
خارج ہوجاوین ٭

سوم سیماب - جب اِس کی چند خوراکین کہائی جاتی ہین تو ان سے مُنہہ
آجاتا ہے خون پتلا پڑجاتا ہے اور مریض لاغر - پس اِسکے استعمال مین نہایت احتیاط
چاہیئے مثلاً پارہ کو صرف ایسی حالت مین دینا چاہیئے کہ جب مریض طاقتور ہو اور مرض شدید
لیکن بیمار اگر کمزور اور مزاج اُسکا اسکرا - فیو - لس اور اگر بیماری درجہ ردّی کو پہونچ گئی ہو تو
اسکے استعمال سے ضرور نقصان ہوگا ٭ جب پارہ کا استعمال کرین تو ہر روز بیمار کے
مسوڑون کو ملاحظہ کرین اور جب دیکہین کہ وہ سُرخ ہوکر پہول گئے ہین اُسیوقت پارہ موقوف
کردین ٭ اِس مطلب کے حاصل کرنے کے لیئے اکثر کیا - لو - مل کا استعمال کرتے ہین
اور تاکہ پارا دستون کے راہ نکل نہ جاوے اُسکو افیون کے ہمراہ دینا چاہیئے ٭
ہہرحال ممبرین کے انفلامیشن مین پارا زیادہ تر مفید پڑتا ہے بہ نسبت میوکس ممبرین
کے اور کرانک انفلامیشن مین یہ دوا زیادہ تر مفید ہے بہ نسبت شدید کے ٭

چہارم انٹے - مو - نی - اِس دوا کو خاصکر بعد فصد کے زیادہ تر استعمال کرتے
ہین تاکہ فصد کا اثر قائم رہے کیونکہ اِسکے استعمال سے قلب کی حرکت اور خونکا دورہ سُست
ہوجاتا ہے علاوہ اِسکے جب انفلامیشن کی بیماری طاقتور آدمی کو ہوتی ہے تب اِس
دوا کو دینا چاہیئے مثلاً کروپ اور برانکائی - ٹس اور نیو - مو - نیا کے مرض مین یہ دوا
فائدہ مند ہے ٭ انٹے - منی کا وہ مرکب اکثر استعمال مین آتا ہے جس کو

ٹار۔ ٹار ۔ اسے ٹاٹ کہتے ہین +

کہانا اور نمکین دوا سے خون کا فائی ۔ برین حل ہوجاتا ہے اور کم پیدا ہوتا ہے +

افیون ۔ انفلامیشن کی ہر حالت مین افیون کا استعمال مناسب ہے اس سے درد کو آرام آجاتا ہے اور مریضکو تسکین + دماغ اور اسکے پردون کے انفلامیشن مین (ان ۔کف ۔ لائی ۔ٹس) افیون نہ دینی چاہیئے اور جو کہلاوین ہی تو نہایت احتیاط سے کیونکہ اسکے استعمال سے دماغ مین زیادہ خون کے رجوع کرنے کا اندیشہ ہے +

علاج خارجی انفلامیشن کا ۔ اول سردی ۔ یاد رہے کہ سردی انفلامیشن کے عین ابتدا مین لگانی چاہیے کہ جسوقت مقام ماؤف پر خونکا غلبہ ہوتا ہے اور یہ کہ جتنی دیر تک سردی لگانی منظور ہو اُتنے عرصہ تک ایکسان درجہ کی سردی ہونی چاہیئے ورنہ نقصان متصور ہے اور تیسری بات یہ کہ دماغ کے انفلامیشن کو ہمیشہ سردی سے فائدہ ہوتا ہے اور شکم اور سینہ کے انفلامیشن پر ہمیشہ گرمی ہی لگایا کرتے ہین +

دوم گرمی ۔ گرمی ہمیشہ اُسوقت لگاتے ہین کہ جب مقام مرض کی ساخت مین سیرم یا فائی ۔ برین کے پیدا ہوجانے سے وہ مقام زیادہ تن جاتا اور اسکے اعصاب پر زیادہ بوجہ کے پڑنے سے درد کی شدت اور چپک اور ٹیسین پیدا ہوتی ہین ۔ غرض اسحالت مین جب گرمی لگائی جاتی ہے تو درد کو بڑا آرام آجاتا ہے کیونکہ گرمی کا قاعدہ پہیلانیکا ہے تو مقام ماؤف کی ساخت گرمی کے لگانے سے پہیلجاتی ہے جس سے اعصاب پر سے بوجہ کسیقدر کم ہوجاتا اور درد کو آرام آجاتا ہے +

کاؤن ۔ ٹر ۔ ارِی ۔ ٹے ۔ شن ۔ عربی مین اس ترکیب کو امالہ کہتے ہین مطلب اس علاج سے یہ ہے کہ مثل خاص مرض کے اسکے قرب مین ایک اور انفلامیشن پیدا کیا جاوے تاکہ غلبہ مرض کا خاص مقام سقیم سے ہٹ کر جو انفلامیشن گویا مصنوعی ترکیب سے پیدا کیا گیا ہے اُسکی طرف رجوع لاوے + لیکن اس علاج کے کرنے مین کہی

احتیاطین ورکار ہین مثلاً: یعنی انفلامیشن مین ہرگز کاؤن -ٹر- ارہی - ئے ٹ -شن نہ لگانا چاہیے اِس سے نقصان متصوّر ہے جب بیماری کرانک یعنی مزمن ہوجاوے اُسوقت عین وقت کاؤن -ٹر- ارہی- ٹے -شن کا ہے - دوسرے یہ کہ خاص مقام مرض پر اُس علاج کو نہ کرنا چاہیے بلکہ اِس سے کسیقدر فاصلہ پر کاؤن -ٹر- ارہی- ٹے -شن لگا دین مگر بہت دور بھی نہ لگا دین کہ جس سے خاص بیماری پر اُسکا اثر پہونچنے پاوے - کاؤن -ٹر- ارہی -ئے ٹ -شن یہ چیزین ہین جیسے عرق امیو -نیا +ام- پلاسٹر لٹے ٹنکچر آف آیوڈین +ٹمار- ٹار امے- ٹک کا مرہم سے -ٹن +اور اے پشیو وغیرہ

مقالہ چہارم

کن جس -چن یعنی اجتماع خون

جب کسی مقام کی رگین خون سے پُر ہوجاتے ہین اور وہ خون رُک رُک کر حرکت کرتا ہے تب اِسکو اصطلاح مین کن -جش -چن کہتے ہین - یاد رکھنا چاہیے کہ کن جش چن کے مقام کی وریدون ہی مین اجتماع خونکا ہوتا ہے اور اُسکی شرایین اِس سے محفوظ رہتی ہین - یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو اصطلاح مین ایک -ٹیو کہتے ہین +یہ بیماری طاقت سے تعلق رکھتے ہے +دوسرے کو پے -سیو بولتے ہین کہ جب مرض مذکور متعلق ضعف کے ہو +قسم اول مین باریک وریدین خون سے پُر ہوجاتی ہین مگر وہ خون تیزی سے دورہ کرتا ہے اور مقام مرض کی رنگت خوب سرخ ہوجاتی ہے لیکن دوسری قسم کی بیماری مین عروق شعریہ اور باریک وریدین بسبب زیادتی خون کے پھیلجاتی ہین - اور رنگ مقام مرض کا اودا ہوجاتا ہے -قسم اول کے علاج مین جو کیز

لگاوین یا بذریعہ گلاس کے خون لین اور بیماری کی جگہہ پر سرد ی یا ادویات لگاوین ۔ ڈرائی کپنگ لگاوین اور بذریعہ نمکین جلاب کے تنقیہ شکم کرکے مقویات کا استعمال کرین ۔ دوسری قسم کی بیماری مین یا تو بذریعہ جوکون کے خون لین یا ڈرائی ۔ کپنگ لگاوین (یعنے حجامت بغیر کھینچنے کے) ہلکے مسہلات سے تلیین کرین تاکہ خون کسیقدر کم ہوجائے تب ادویات محرک سے (اسٹی ۔ میو ۔ لنٹ) دوران خون کو تیز کرین بعدازان مقویات کا استعمال کرین تاکہ دوران خون کی طاقت قائم رہے ؎

مقالہ پنجم

ڈراپ ۔ سی

جب کسی مقام مین پانی جمع ہوجاتا ہے تب اسکو ڈراپ ۔ سی کہتے ہین ۔ یہ پانی یا تو جسم کے کسی جوف مین یا سی ۔ لیو ۔ لر ٹے رشیو کے مشبک مین یا ان دونو مقامون مین ایک ہی وقت کے اندر جمع ہوجا سکتا ہے ؎ بعض دفعہ پانی انفلامیشن کے سبب سے بھی جمع ہوجاتا ہے لیکن اکثر بغیر انفلامیشن کے بھی یہ بات ہوسکتی ہے ڈراپ ۔ سی بذاتہ مستقل مرض نہین ہے بلکہ ایک نہایت بھاری علامت کئی مرض کی ہے اور اصلی سبب اِس مرض کے تین ہین ۔ اول وریدون مین دوران خون کا رک جانا ؎ دوم پتلا پڑجانا خون کا جیسے انی ۔ میا کی بیماری مین ہوا کرتا ہے ؎ سوم جمع ہوجانا فضلات کا خون مین ؎ لیکن اکثر یہ تینون باتین باہم ملکر ڈراپ ۔ سی کی بیماری پیدا کرتی ہین یعنی ڈراپ ۔ سی کے مرض مین خون رک رک کر دورہ کرتا ہے ۔ اسمین پانی کی زیادتی ہوتی ہے اور جگر یا گردون کے فعل مین خلل پڑجانے کے سبب سے اُس خون مین صفرا یا پیشاب کے اجزا بھی ہوتے ہین جن سے خون بگڑجاتا ہے ۔ پس ہر ایک ڈراپ ۔ سی کے بیمار (مستقی) مین دو قسم کی علامتین پائی جائینگی یعنے

ایک تو وہ جو اصل مرض کے سبب سے پیدا ہونگی اور دوسری وہ جو پانی کے جمع ہوجانے سے ظاہر ہونگی۔ جب پانی دماغ کے بطون مین جمع ہوجاتا ہے تب اصطلاح مین اس قسم کی ڈراپ۔سی کو ہائیڈرو۔کے۔فے۔لس بولینگے۔ جب پانی پلورا کی تہیلی مین جمع ہوجاتا ہے تب اسکو ہائیڈرو۔تہو۔را۔کس بولتے ہین اور جب پے۔ری۔کار۔ڈی۔اَم مین اجتماع پانی کا ہوجاتا ہے تب اسکا نام ہائیڈرو۔پیری۔کارڈیم رکہتے ہین اور جب پانی پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کے جوف مین جمع ہوجاتا ہے تب اس مرض کو اسائی۔ٹس کہتے ہین اور جب پانی کا اجتماع انثیین کے پردہ ٹیو۔نے۔کا وی۔جی۔نے۔لس مین ہوتا ہے تب اُس مرض کو ہائیڈرو۔سیل کہتے ہین اور جب کسی خاص مقام جسم کے کن۔نک۔ٹیو ٹے۔شیو مین پانی جمع ہوجاتا ہے تب اُس جگہہ کے تہیج کو اُڈی ما بولتے ہین لیکن جب کُل جسم کی کن۔نک۔ٹیو ٹے۔شیو مین پانی جمع ہوکر مریض کا جسم پہول جاتا ہے تب اُس حالت کو اِ۔نا۔سار۔کا بولتے ہین اور جب ساتہہ انا سارکا کے پلو۔را یا پے۔ری۔کار۔ڈی۔اَم یا پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کی تہیلی مین بہی پانی جمع ہوجاتا ہے تب اُس بیماری کو جے۔نے۔رل ڈراپ۔سی کہتے ہین ۔۔

ڈراپ۔سی کے مرض مین پانی کیونکر جمع ہوجاتا ہے اسباب کے سمجہنے کے لئے اسکو یاد رکہنا چاہئے کہ صحیح و سالم جسم کی اندرونی سطحون سے پانی برابر ٹپکتا رہتا ہے مگر ساتہہ ہی اسکے قوت جاذبہ اُس پانی کو جذب بہی کرتی جاتی ہے۔پس جبتک یہ دونو قوتین یعنی ایک تو پانی پیدا کرنے کی اور دوسرے اسکو جذب کرنے کی مناسب مقدار مین جاری رہتی ہین تبتک پانی جمع نہین ہونے پاتا بلکہ وہ سطحین جن سے پانی پیدا ہوا ہے صرف مرطوب ہی رہتی ہین لیکن فرض کرو کہ مقدار اُن قوتون کی کسی سبب سے کم و بیش ہوگئی یعنی فرض کرو کہ پلو۔را یا پے۔ری۔ٹو۔نی۔اَم کی تہیلی یا جسم کے کسی اَور جوف مین پانی بنسبت صحت کے زیادہ تر جلد پیدا ہوتا جاتا ہے اور کمتر جذب ہوتا ہے یا یہ فرض کرو

کہ پانی تو پیدا ہوتا جاتا ہے لیکن جذب نہین ہوتا تو ان صورتون مین صاف ظاہر ہے
کہ ڈراپ سی کی بیماری ضرور پیدا ہوگی ÷ جسم کے پانی یا کسی اور رطوبت کو جذب
کرنیوالے آلات وین یعنے وریدین اور لمف ٹکس یعنی عروق جاذب اور لکٹیلز
یعنے ماساریقہ ہین چنانچہ وریدین بلکہ وریدی جانب عروق شعریہ کے پانی کو جذب
کرتے ہین اور اُن اشیار کو بھی جو پانی مین ملی ہوئی ہوتی ہین ÷ اور عروق جاذبہ جو
اعضاے کی ساخت کے مشبک مین ہوتی ہین اُس بچے ہوئے پرورش کرنیوالے جزو
کو پھر خون مین پہونچاتے ہین جو اعضاے کی پرورش کیواسطے اُس خون سے نکلتا ہے
اور علاوہ اُس جزو کے عروق جاذبہ کے ذریعہ وہ اشیار بھی گزرتی ہین جو حل نہین
ہوسکتین اور ماساریقہ کا کام بھی امعاسے کیلوس (یعنے کا میل) کو لیجانیکا ÷

جب ڈراپ سی کی بیماری دوران خون کی رکاوٹ سے پیدا ہوتی ہے تب
ورید اور اُنکی عروق شعریہ ہی کا خاصکر قصور ہوتا ہے ÷ مثلاً فرض کرو کہ کسی حصہ جسم کی
بڑی ورید کسی رسولی سے دب گئی اور اُس سببسے اُسکے اندر خون کی آمدورفت اچھی
طور پر نہو سکے تو نتیجہ اس دباؤ کا یہ ہوگا کہ اُسکے پیچھے جو وریدین اور عروق شعریہ ورتمام اُن
ہونگی اُنپر بھی اُس رسولی کے دباؤ کا اثر پیدا ہوگا یعنے وہ رگین خون سے اسقدر بھر جاینگی
کہ اُنمین رطوبت کے اُوز جذب کرنے کی گنجایش نہوگی اور تاکہ خون کے بوجھ سے سکڑ وسُن
ہوجاوین اُنکے پردون کے مسامات سے سیرم یعنے آب خون تراوش پانے لگیگا مگر
عروق شعریہ اور چھوٹی وریدون ہی سے سیرم زیادہ تراوش پاتا ہے کیونکہ اُنکے
پردون کے مسامات سے وہ سیرم نہایت آسانی سے تراوش پاسکتا ہے ÷

جب قوت جاذبہ کم ہوجاتی ہے اور اُس سببسے جو ڈراپ سی پیدا ہوتی ہے
اُسکو اصطلاح مین کرانک یا پےسیو ڈراپ سی کہتے ہین اور جب سیرم بہت تراوش
پانے لگتا ہے تب اُس ڈراپ سی کو اکیٹو یا اکیوٹ ڈراپ سی بولتے ہین ÷

قسم اول کی ڈراپ۔سی ایسے دل کی بیماری سے پیدا ہوتی ہے جس سے دوران
خون کو روکاوٹ ہوتی ہے اور اُس باعث خون مین کسی نہ کسی قسم کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے
اور ایکوٹ ڈراپ۔سی یا تو سردی کے لگجانے یا پیشاب یا پسینہ کے دفعتہً رُک جانے
یا مرض اسکار۔لیٹ۔نا وغیرہ کے زہر سے پیدا ہوتے ہین ٭ اُن حالات کے پیدا
کرنیوالے سبب جن سے ڈراپ۔سی کے بیماری ہوجایا کرتی ہین یہ ہین کہ

اول وہ سبب جن سے پانوؤن کا خون وریدی وریدون مین اچھے طور پر لوٹ نہین
سکتا اور اُس باعث وریدونمین اجتماع خونکا ہوجاتا ہے ٭
ٹانگ یا بازو کی محدود ڈراپ۔سی اسطور سے پیدا ہوسکتی ہے کہ جب اُن مقامات
کی ورید کسی سوجی یا کوئی بڑھی ہوئی غدود یا اینو۔ریزم سے دب جاتی ہے یا جب خود اُس
ورید مین کوئی ایسی بیماری ہوجاتی ہے کہ جس سے یا تو وہ دب جاتی ہے یا نالی اُس کی
بالکل مسدود ہوجاتی ہے ٭ کل جسم کی وریدون کے خون مین اُسوقت رکاوٹ ہوتی
ہے کہ جب دل کے بائین جانب کے کیواڑون مین بیماری ہوتی ہے اور جب اِن کیواڑونمین
بیماری ہوتی ہے تب پہلا اثر اُس مرض کا یہ ہوتا ہے کہ خون کشش سے قلب کیطرف رک
رُک کر لوٹتا ہے کہ جس سے کہانسی ہوتی ہے اور بیمار اچھے طور پر دم نہین لے سکتا
وغیرہ آخر کار جسم کی کل وریدون کے دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے نتیجہ جس مرض
کا یہ ہوتا ہے کہ پہلے بیمار کے پاؤن سوج جاتے ہین اور یہ سوجن رفتہ رفتہ ٹانگون۔فوطہ
قضیب یا اندام نہانی اور تب سارے جسم مین پیدا ہوجاتی ہے اور پے۔ری ٹو۔نی۔ام
کی تھیلی مین بھی پانی پیدا ہوسکتا ہے تب مریض کو جنرل ڈراپسی ہوجاتی ہے ٭
اور شش کی مزمن بیماریون کے سبب سے بھی مثلاً کرانک برانکائی۔ٹس اور امفائی سی ما
وغیرہ کے سبب سے بھی جنرل ڈراپ۔سی پیدا ہوسکتی ہے اُسوقت یہ مرض بھی بعینہ
اُسیطور پر بڑہتا جاتا ہے کہ جسطور پر مذکور ہوا ہے ٭ اور جب اسائی۔ٹس جنرل ڈراپ سی

کا نتیجہ نہین ہوتا ہے تب وہ اکثر جگر کی بیماری کے سبب سے پور ٹل - وین کے دوران خون
مین روک پڑجانے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب اِس ورید مین خون رُک کرآتا ہے
تب اُن وریدوں مین بھی خون رُک جاتا ہے کہ جن سے پور ٹل - وین بنتی ہے نتیجہ جسکا
یہ ہوتا ہے کہ اُنکے پردون کے مسامات سے سیرم یعنے آب خون تراوش پاکر پردہ
پے - ری - ٹو - نی - ام کی تھیلی مین جمع ہوجاتا ہے یعنے اسائی رٹس کی بیماری پیدا
ہوجاتی ہے مزید برین جب پور ٹل - وین خود کسی مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اُس
سبب سے یا کسی رسولی کے دباؤ کے باعث جگر مین داخل ہونے سے پیشتر وہ ورید مسدود
ہوجاتی ہے تب بھی اسائی - ٹس کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے + اور شکم مین انقلابات
کے سبب سے بھی پانی جمع ہوسکتا ہے +

دوم جب بسبب کمی غذا کے یا خون کے بہت نکل جانے سے یا ضعف پیدا کرنیوالی
بیماریون کے باعث و امراض اسکر - وی اور انے - میا اور کلو - رو - سس اور مے - لے - ریا
زہر کے باعث جسم کی بافت بگڑ جاتی ہے اور خون بھی تپلا پڑجاتا ہے تب ڈراپ - سی
کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے +

سوم گردہ کی بیماری کے سبب سے جب خون متغیر ہوجاتا ہے تب بھی ڈراپ - سی
کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے کیونکہ اِس صورت مین خون کی کثافت خون ہی مین رہ جاتی
ہے جس سے وہ خون کثیف رُک رُک کر دورہ کرتا ہے وہ مرض گردہ کا یا تو حاد یعنی
اکیوٹ یا کرانک یعنی مزمن ہوسکتا ہے جب مرض مذکور اکیوٹ یعنی حاد ہوتا ہی
تو سردی کے لگ جانے سے یا پسینہ کے رُک جانے سے یا مرض اسکار - لے - ٹے - نا
یا دیگر امراض کے زہر سے پیدا ہوتا ہے + یاد رہے کہ گردون کی اکثر بیماریون مین
پیشاب اچھے طور پر پیدا نہونے کے سبب سے خون زیادہ تر پتلا پڑجاتا ہے اور اُن
امراض گردہ مین چونکہ پیشاب کے ہمراہ البیو - من بھی خارج ہوتا رہتا ہے اسلئے

جسم کا خون کمزور ہو جاتا ہے اور اُن بیماریون مین چونکہ پیشاب کے اجزا خون سے خارج نہین ہو سکتے اسواسطے وہ خون زہریلا ہی ہو جاتا ہے جس سبب سے اچھے طور پر دورہ نہین کر سکتا ۔

چہارم بعض حالتین جن سے اِک۔ ٹیو کن جیش ہجن ہو جاتا ہے مثلاً جب جلد کی کوئی پُرانی بیماری جلد رفع ہو جاتی ہے یا جب کوئی رطوبت عرصہ سے جاری رہے اور دفعتاً رُک جاوے تب اِک۔ ٹیو کن جیش ہجن ہو جاتا ہے اور آب خون تراوش پانے لگتا ہے ۔

بانتون مین جو پانی جمع ہوتا ہے تو صرف دورانِ خون مین مزاحمت پڑ جانے سے ہی نہین ہوتا بلکہ خون اور اُن بانستون کے رشتہ مین چونکہ فتور برپا ہو جاتا ہے اسواسطے بھی سیرم یعنی آب خون اُنہین جمع ہو جاتا ہے ۔ پس اسواسطے تہیج صرف جسم اسفل ہی مین محدود نہین رہتا بلکہ ابتداہی سے چہرہ اور آنکھون کے نیچے کے پپوٹے سوج جاتے ہین اور اِس مرض کا ٹانگونکا ورم بہ نسبت اُس تہیج کے جو دل کی بیماری کے سبب سے ٹانگون مین پیدا ہوتا ہے زیادہ ترسخت ہوتا ہے ۔

کن۔ نِک۔ ٹیو ٹے۔ شیو کی ڈراپ ۔ سی مین درد نہین ہوتا الاّ جب پانی کے جمع ہونے سے جلد بہت ہی تنجاتی ہے ۔ اسصورت مین اگر انفلامیشن نہو تو مقام مرض سُرخ نہین ہوتا بلکہ برعکس اسکے وہ جگہہ پھیکی پڑ جاتی ہے ماسوا اِن باتون کے کن۔ نِک۔ ٹیو ٹے۔ شیو کی ڈراپ ۔ سی مین اگر مقام مرض کو اُنگلی سے دبائے تو وہان غار پڑ جاتا ہے اور جب اِس قسم کی ڈراپ ۔ سی مین پانی بہت بھر جاتا ہے اور عرصہ تک وہان ٹھیرا رہتا ہے تب دبانے سے ہٹ نہین جاتا جس سبب سے غار بھی بہت کم نمایان ہوتا ہے اور وہ جگہہ سخت ہو جاتی ہے اور جب وہان کی جلد مین انفلامیشن ہوتا ہے تب وہ جگہہ جابجا سے پھٹ جاتی ہے اور شقوق سے پانی رسنے لگتا ہے ۔

اِساٸی ۔ٹس یعنے جب پیٹ مین پانی بہر جاتا ہے تب شکم بڑہ جاتا ہے اور
مریض کے کہڑے ہونے کی حالت مین زیادہ بڑہا ہوا معلوم ہوتا ہے اور لیٹے رہنے
کی حالت مین زیادہ پہیلجاتا ہے اِسصورت مین شکل اُسکی زیادہ تر بدلجاتی ہے بہ نسبت
اُس شکل کے جو حمل اور رسولی کی بیماری مین شکم کی ہوتی ہے ٭ جب شکم مین بہت
پانی ہوتا ہے تب بیمار کے چت لیٹے رہنے کیحالت مین شکم کو دونو جانب پر ٹہوکنے
سے آواز ٹہوس پیدا ہوتی ہے اور مقام ناف پر آواز صاف ہوتی ہے کیونکہ جب بیمار چت
پڑا رہتا ہے تب پانی شکم کے اِدہر اُدہر ہو جاتا ہے اور امعا اوپر کو تیرنے لگتے ہین ٭

خاصیت ڈراپ ۔سی کے پانی کی ۔ اکثر یہ رطوبت پانی کیطرح رقیق ہوتی ہے
اور یا تو بالکل بے رنگ یا خفیف زردی ماٸل ہوتی ہے لیکن گاہے گاہے اِسمین خون یا
صفرا کی رنگت بہی آجاتی ہے ۔ رطوبت مذکور صاف اور قدرے شفاف بہی ہوتی ہے
اور اکثر تو کہاری مگر گاہے گاہے خفیف تُرش اور نہ کہاری ہوتی ہے ۔کیمیاٸی خاصیت
اِس رطوبت کے خون کے سیرم کیطرح ہوتی ہے اور اسکے پانی مین البیو۔من اور کہارے
نمک خاصکر کلورائیڈ کے قسم کے نمک ہوا کرتے ہین ۔ جب ڈراپ ۔سی گردونکی بیماری کے
سبب سے ہوتی ہے تب اِسکی رطوبت مین یو۔ریا بہی ہوا کرتا ہے ٭

علامات اور دَور ۔ قاعدہ تو یہی ہے کہ ڈراپ ۔سی اکثر آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے
مگر بعضدفعہ نہایت جلد پیدا ہو جاتی ہے یعنے چند گہنٹہ کے اندر سارا بدن سوج جا سکتا
ہے ۔ ورم جسم کے اُن حصونمین پہلے اور بکثرت ہوا کرتا ہے جنکا میلان نیچے کیطرف
ہوتا ہے اور خاصکر جو دل سے دور واقع ہوتے ہین اور وہ حصے جو کہلے ہوتے ہین اور
جسم کی ایسی جگہہ واقع ہوتے ہین جہان بکثرت ڈہیلے سی۔لیو۔لر ٹشیو ہوتے ہین ٭
جس حصّہ جسم مین انا۔سارکا یا اے ۔ڈی ۔ما ہوتا ہے وہ جگہہ سوج جاتی ہے اور
وہانے سے پچک جاتی ہے اور وہان کی جلد اکثر پہیکے رنگ کی ہوتی ہے مگر بعضدفعہ

سُرخ بھی ہوتی ہے ÷ ڈراپ۔سی کی جگہہ کبھکر تنجاتی ہے اور چمکنے لگتی ہے اور بعضدفعہ اِسقدر
کھچ جاتی ہے کہ چِرجاتی ہے اور وہ جگہہ زخمی ہوکر گلنے لگتی ہے ÷ جن بانتونمین پانی جمع
ہوتا ہے وہ اکثر کم جاندار ہوتے ہین اِسلیئے اُنکی سبب سے اور جو وجہ وہی اِن مین
ار۔سی۔پے۔ٹس اور روہی قسم کا انفلامیشن ہوجاتا ہے ÷ جب سیرس ممبرین کے
جوف مین پانی جمع ہوجاتا ہے تب وہ جوف پھولا ہوا نظر آتا ہے اور پھولا ہوا نہ بھی ہو
پھر بھی اسمین پانی کا ہونا چند علامتون سے دریافت ہوسکتا ہے جنکا ذکر کسی موقع پر
کیا جائیگا ÷ جب جسم کے کسی بیرونی حصہ مین پانی جمع ہوجاتا ہے تب اُس جگہہ تھوڑی
بہت بے چینی یا سختی معلوم ہوتی ہے مگر درد نہین ہوتا ÷ ڈراپ۔سی کی رطوبت کے
جمع ہوجانے سے اعضا دب جاتے ہین اِس سبب سے اُنکے فعل مین خلل واقع ہوجاتا
ہے اور بعض مقامات مین مُہلک بھی ہوجاتا ہے جیسے اُسوقت کہ جب ورم گلا ٹِس
کے قرب وجوار مین ہوجاتا ہے ÷ علاماتِ عامہ کا کم یا زیادہ پیدا ہونا ڈراپ۔سی کے
سبب پر منحصر ہے لیکن جب پانی کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے تب رطوبات طبیعی
اکثر بہت کم خارج ہوتی ہین ÷

تشخیص۔ ڈراپ۔سی ہے یا نہین۔یہ بات آسانی سے دریافت ہوسکتی ہے۔مگر
ڈراپ۔سی کی تشخیص کی نسبت بڑی بھاری بات جسکے دریافت کرنے کی بڑی ضرورت
ہے وہ یہ ہے کہ کس سبب سے ڈراپ۔سی پیدا ہوئی ہے اُس سبب کے دریافت کرنے
کے لیئے بیمار کے پہلے حالات کو دریافت کرنا چاہیے اور یہ کہ علاوہ ڈراپ۔سی کے
اور کونسی علامتین موجود ہین اور یہ کہ کن کن اعضا کی بیماری کے سبب سے وہ ڈراپ۔سی
پیدا ہوسکتی ہے چنانچہ اِس خاص علامت کے دریافت کرنے کے لیئے یہ چند باتین
نہایت توجہ کے قابل ہین چنانچہ

اول ڈراپ۔سی کہان سے شروع ہوئی کس جگہہ پر ہے اور کس قدر ہے۔مثلاً جب دل

بائشٹ ڈزیز کے سبب سے ڈراپسی ہوتی ہے تب پانون اور ٹخنون سے شروع ہوکر اوپر کی طرف بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ تہوڑی بہت عام جسم مین بہی پہیلجاتی ہے ✢
ہائپرٹروفی آف دی ہارٹ کی ڈراپسی اکثر اسصورتمین پیدا ہوتی کہ جب عرصہ تک جگر کے دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے ✢

جب ڈراپسی گردون کے سببسے پیدا ہوتی ہے تب اکثر پہلے چہرہ اور جسم اعلی پر ظاہر ہوتی ہے خاصکر آنکہون کے پپوٹے سوج جاتے ہین اسلئے کہ ان مین سی - لیو - لر ٹشو بکثرت ہوتا ہے اور دونو ہاتہہ بہی ورم کرآتے ہین کیونکہ وہ کہلے رہتے ہین اس قسم کی ڈراپسی سارے جسم مین پہیلجاسکتی ہے اور اسمین سی - رس ممبرین کے جوفون مین بہی پانی پیدا ہوجاسکتا ہے اگرچہ اکثر بہت نہین ہوتا ✢ جگر کی بیماری کے سببسے جب ڈراپسی ہوتی ہے تب پانی پہلے پے - ری - ٹو - نی - ام کے جوف مین پیدا ہوتا ہے اور پیٹ پہولجاتا ہے کیونکہ پورٹل - وین کے دوران خون مین رکاوٹ ہوتی ہے اور اس قسم کی ڈراپسی مین اگرچہ پیٹ مین پہلے پانی جمع ہوتا ہے مگر اکثر کچہہ عرصہ بعد ٹانگین سوج جاتی ہین کیونکہ شکم کے پانی کا دباؤ ان - فی - ری - اَر وی - نا - کے - وا پر پہونچتا ہے کہ جب ورید مذکور ڈایا - فرام کے سوراخ سے گزرنے سے پہلے دب جاتی ہے - اسصورت مین ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ پیٹ مین پانی پیدا ہونے ہی ٹانگین بہی سوج جاتی ہین اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ رگ مذکور مقام بالا سے نیچے بہی دب جاسکتی ہے - اِس حالت مین دونو ٹانگین سوج جاسکتی ہین ✢

صرف انے - میا کے ہونے سے ڈراپسی بہت وسیع نہین ہوتی بلکہ ہمیشہ جلد کے نیچے کے سی - لیو - لر ٹشو ہی مین محدود رہتی ہے اور اسمین اکثر پاؤن اور ٹخنے سوج جاتے ہین یا آنکہون کے پپوٹے متورم ہوجاتے ہین ✢ جب ڈراپسی کسی خاص مقام پر محدود رہتی ہے جیسے ٹانگ یا ایک بازو مین تب اُن مقامات کے کسی ورید مین رکاوٹ ہوجانے

سے پیدا ہوتی ہے +

دوم ڈراپ سی کا اندازہ اور طریقہ اُسکے بڑہنے کا - جو ڈراپ سی دل کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے وہ آہستہ اور بتدریج بڑہتی ہے اور بموجب موقع کے اُسکی تعداد مین تہوڑا بہت اختلاف پڑجاتا ہے - لیکن آخرالامر ان باتون سے کچھ فرق نہین پڑتا اور شُش کی کسی اکیوٹ بیماری کے سبب اس قسم کی ڈراپ سی جلد بڑہ جاسکتی ہے + گردہ کی بیماری کے سبب سے جب ڈراپ سی ہوجاتی ہے تب اگر وہ مرض اکیوٹ ہو تو نہایت جلد بڑہ جاتی ہے یعنے بعض صورتون مین تو چند گہنٹہ کے اندر سارا بدن سوج کر کُپا ہوجاتا ہے اور چہرہ کا نقشہ بگڑجاتا ہے - یاد رہے کہ صرف اسی قسم کی ڈراپ سی مین وہ باتین پائی جاتی ہین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے اور اس ڈراپ سی کا یہہ بہی قاعدہ ہے کہ جسقدر جلد بڑہ جاتی ہے اُسیقدر جلد رفع بہی ہوجاتی ہے - جب جگر کے مرض کے باعث ڈراپ سی پیدا ہوتی ہے تب استقامت کے ساتھہ آہستہ آہستہ بڑہتی جاتی ہے + اور جب ڈراپ سی انی میا کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب وہ جلد پیدا ہوجاتی ہے اور جلد رفع بہی ہوجاتی ہے چنانچہ شام کیوقت پاؤن اکثر سوج جاتے ہین اور رات کے آرام کے بعد سوجن دور ہوجاتی ہے اور صبح کیوقت پپوٹے سوج جاتے ہین +

سوم دل اور گُردون کی بیماریون کے سبب سے جو ڈراپ سی ہوجاتی ہے کہتے ہین کہ جلد کے سوجن کو دبانے سے اُن دونون مین فرق کیاجاسکتا ہے - مثلاً گُردون کی ڈراپ سی مین جلد کی سوجن کو دبانے سے وہ جگہہ کمتر پچکتی اور اُسپر اُنگلی کا جو نشان پڑجاتا ہے وہ زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے مگر اس علامت پر اعتماد نہین کیا جاسکتا +

چہارم - ڈراپ سی کے مقام کے ملاحظہ سے بہی تشخیص کو مدد مل سکتی ہے - مثلاً گُردون کی بعض بیماریون مین جلد کی رنگت ایک خاص طور کی سفیدی مائل ہوجاتی ہے اور دل کی بیماری کے سبب سے جو ڈراپ سی ہوتی ہے اُسمین وریدین اکثر خون سے پُر نظر

آتی ہین اور جلد چمکیلی اور تنی ہوئی ہو سکتی ہے +

پنجم ڈراپ ۔سی کی رطوبت کی خاصیت ۔ ری ۔نل ڈراپ سی کے پانی کی اِس ۔پے ۔سی ۔فِک گراوٹی بہت ہی کم ہوتی ہے اور اسمین بہت ہی تھوڑا البیو ۔من ہوتا ہے اور بعض صورتوںمین یو ۔ریا بھی پایا جاتا ہے +

خلاصہ اوپر کے بیان کا ۔فرق درمیان مختلف قسم کے ڈراپ ۔سی کے یہ ہے کہ جب ڈراپ ۔سی دل یا شُش کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب بتدریج بڑھتی ہے اور پاؤن سے شروع ہو کر بتدریج اوپر کو چڑھتی جاتی ہے +

جب ڈراپ ۔سی گُردہ کی اکیوٹ بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب دفعتاً ظاہر ہو کر جنرل یعنی عام ہو جاتی ہے اور پہلے پہل اسمین چہرہ سوج جاتا ہے خاصکر جب بیمار صبح کو اُٹھتا ہے تب صرف پپوٹے ہی نہین بلکہ سارا چہرہ سوجا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گُردہ کی ڈراپ ۔سی مین جا ہے وہ کرانک ہو چاہے اکیوٹ چہرہ پر تھیج ہوتا ہے اور آنکھون کا نیچے کا حاقہ سوجا ہوا ہوتا ہے اور بہ نسبت دل کی ڈراپ ۔سی کے اِسمین ٹانگون کا ورم زیادہ تر سخت ہوتا ہے اور فوطہ بھی زیادہ تر سوج جاتا ہے +

جب یہ مرض جگر کی بیماری کے سبب پیدا ہوتا ہے تب پہلے پیٹ مین پانی جمع ہوتا ہے اور اُس سبب سے جسم کے کن ۔نک ۔ٹیو ٹشو مین بھی اجتماع پانی کا ہوتا ہے +

انجام ۔ڈراپ ۔سی کی بیماری کا سبب پر موقوف ہے مثلاً کسی معتبر عضو اندرونی کی ساخت مین جب کوئی بیماری نہین ہوتی ہے تب ڈراپ ۔سی کو شفا ہو سکتی ہے اور جب گُردہ یا دل یا جگر مین بیماری ہوتی ہے تب تھوڑے عرصہ کے لئے ڈراپ ۔سی رُک جا سکتی ہے +

ششم ۔علاج کا اثر ڈراپ ۔سی پر ۔انے ۔میا کی ڈراپ ۔سی کو علاج سے

جاتا ہے اور ہوتا ہے اور رکی تنزل ڈراپ سی علاج مناسب ہوتا ہو زندہ کے لیئے
اکثر نہین ہوتی ہے۔ پہلی بالکل یہی دور ہوجا سکتی ہے لیکن دل کی بیماری کی ڈراپ سی
اگر زیادہ ہوجاتے تو اسکا پانی مشکلون سے جذب ہوتا ہے اور جذب ہا ہو بھی جائے
تو جلد بہر جاتا ہے ⁘

علاج ڈراپ سی کے علاج کے مطالب تین ہوتے ہین ایک تو وہ کہ ڈراپ سی
کو آگے پہر نہ ہونے دینا۔ اور دوسرا روکنا اور اُسکے اثر بد کا علاج کرنا ہیں

اول سبب کو دور کرنا۔ جب کسی ورید پر کسی قسم کا دباؤ پہونچے یا وہ ورید سُکڑ جائے
تو اسکا تدارک کرنا۔ دل کی بیماری کے سبب سے جب ڈراپ سی ہو جائے تو اسمین
اکثر برانکائٹس ہوجایا کرتی ہے تو اُس کہانسی کو رفع کرنا کیونکہ اس سے ڈراپ سی
مذکور بڑہ جایا کرتی ہے۔ اسبات کو یاد رکہین کہ جب کسی خاص عضو کی بیماری کے
سبب سے ڈراپ سی جاری ہے تو اسپر توجہ کرکے اُس مرض کو دفع کرنا چاہیئے نہین
تو ایسی کوشش کرنی چاہیئے جس سے عضو ماؤف کا فعل بحال رہے ⁘

دوم ڈراپ سی کے علاج مین آرام دینا اور بیماری کی جگہہ کو مناسب موقع پر رکہنا ہرگز
نہ بہولنا چاہیئے مثلاً جس حصہ مین ڈراپ سی ہو بشرط ضرورت ہموار یا کچھہ عرصہ تک
اُٹہائے رکہنا چاہیئے چنانچہ ٹانگین سوج جاوین تو بہ نسبت جسم کے انکو اونچا رکہنا چاہیئے
فوطہ سوج جاوے تو اُسکے نیچے روئی کی گدی رکھکر اونچا رکہنا چاہیئے۔ بہتیری صورتون
مین احتیاط اور دوائی سے ورم کے مقام پر دباؤ پہونچانے سے بہی بہت فائدہ
ہوتا ہے ⁘

سوم ڈراپ سی کے پانی کو جذب کرنا۔ یہ بات معرقات اور مدرات اور ایسے
مسہلات سے حاصل ہوسکتی ہے جو نمکین ہوتے ہین اور جن سے پانی کیطرح کہل کر
رقیق دست آتے ہین ⁘ پسینہ لانے کے لیئے گرم پانی یا گرم ہوا کا بہپارا جیسا مفید

پڑتا ہے دیسی کوئی اَور معرق دوا مفید نہین پڑتی لیکن یہ ترکیب پسینہ لانے کے گردون کے ڈراپ۔سی خاصکر اُسکی اکیوٹ قسم مین نہایت فائدہ مند ہے معرق دوائین جیسے نائٹرٹ وغیرہ مین مفید ہین مگر اِن سے تہوڑا ہی فائدہ ہوتا ہے *

بعض صورتون مین جے۔بو۔ران۔ڈائی سے فائدہ ہوتا ہے ڈراپ۔سی کی بیماری مین ایسے مسہلات بھی فائدہ کرتے ہین جن سے پانی کی طرح رقیق دست آتے ہین - مگر اِنکے استعمال مین احتیاط درکار ہے کیونکہ بیمار کے کمزور ہوجانیکا اندیشہ ہو - بعض قسم کی ڈراپ۔سی کو مدرات سے بہت فائدہ ہوتا ہے جیسے پوری مقدارون میز مین نائٹرٹ یا اسے ٹٹ یا سائی ٹریٹ اف پوٹاش یا ٹنکچر اف اسکوئیل یا اسپرٹ اف جو۔نی۔پراو۔کے۔نفن جی یا عمدہ معرق دوا ہے * اور یہ گولیان بھی بہت ہی فائدہ مند ہین انکو ہر دوسری رات کہلانا چاہئے چنانچہ

نسخہ - ای - لا۔ٹری۔ام ایک گرین کے چھٹے حصہ سے نصف گرین تک * پاوڈر اف اسکوئیل نصف گرین سے ایک گرین تک * ڈی۔جی۔ٹے۔لس کے پتون کا سفوف نصف گرین سے ایک گرین تک * اور اکسٹرا کٹ اف ہن بن ڈیڑہ گرین * سبکو ملاکر ایک گولی بنا لین *

چہارم عمل جراحی سے پانی نکال لینا - مثلاً ٹرو۔کار سے چہید کرکے پانی نکالنا - سوزن سے یا چہوٹے چہوٹے ٹرو۔کار سے چہید کر پانی کو بہنے دینا *

پنجم بیمار کو طاقت بخشنا اور خون کیحالت کو بہتر کرنا - مثلاً انے۔میا مین فولاد کا استعمال کرنا اور بیمار کی غذا کا عمدہ بندوبست کرنا *

حصّۂ دوم

عمل طب

باب اوّل

امراضِ عامہ

مقالہ اوّل

اری سی پے لس

تعریف - اِس بیماری مین تپ ہوتی ہے اور جلد پر بخارات نکل آتے ہین اور اِن بخارات کے نکلتے وقت جو انفلامیشن ہوتا ہے وہ پھیلتا جاتا ہے اور جلد کے نیچے تک پہونچ جا سکتا ہے ؞

ماہیت تشریحی - اِس مرض مین خون کے اندر ایک خاص قسم کا زہر سرایت کر جاتا ہے جو عرصہ تک بیکار رہ کر بخار پیدا کرتا ہے ؞ اثر اِس زہر کا خاصکر جلد پر بطور انفلامیشن کے ظاہر ہوتا ہے اور بعض دفعہ اِس زہر کا اثر دماغ کے پردون پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے

مقام مرض کی جلد بسبب انفلامیشن کے خوب سُرخ ہوجاتی ہے اور اکثر وہ سُرخی دور دراز تک پھیلجاتی ہے چنانچہ سارا چہرہ سر اور گردن اور سینہ یا ایک طرف کا ہاتھ یا پاؤں سُرخ ہوجاتا ہے - یہ سرخی یا تو از خود رفع ہوجا سکتی ہے جسصورت مین مقام مرض کی جلد پر سے بھوسی اُڑجاتی ہے یا جہان یہ بیماری پیدا ہوتی ہے وہان چھالے نکل آتے ہین جنمین ایک شفاف زرد سی مائل رطوبت ہوتی ہے - جب یہ آبلے ٹوٹ جاتے ہین تب اُنکی جگہہ پر خفیف زخم رہ جاتے ہین نہین تو مقام مرض مُردار پڑجاتا ہے اور وہان کی جلد او دی یا سیاہ ہوجاتی ہے +

علاماتِ منذرہ - اِس مرض کا زہر دس سے چودہ دن تک بلکہ بعضعہ تین ہفتہ تک بھی بیکار پڑا رہتا ہے اور تب ہمیشہ نہین مگر اکثر یہ چند علامات منذرہ ظاہر ہوتی ہین چنانچہ مریض اپنے کو بیمار تصور کرتا ہے - بے چینی ہوتی ہے اور سارا بدن ٹوٹنے لگتا ہے - ہاضمہ بگڑجاتا - گلا دُکھنے لگتا ہے - دردِ سر ہوتا ہے - اور خفیف بخار بھی ہوجاتا ہے - یہ علامتین کئی گھنٹہ سے لیکر چار یا پانچ دن تک رہتی ہین اور تب خاص بیماری کی علامتین شروع ہوتی ہین - اور جب خاص علامتین شروع ہوتی ہین تب گاہے گاہے نکسیر بھی پھوٹتی ہے +

علاماتِ خاصہ - جس جگہہ یہ بیماری ظاہر ہونیوالی ہوتی ہے پہلے وہان پر گرمی محسوس ہوتی ہے خراش ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے اُس جگہہ کو جکڑکر باندہ دیا ہے - جلد وہان کی درد کرنے لگتی ہے اور وہان پر چبھن اور ٹیسین معلوم ہوتی ہین اب اُس مقام پر سُرخی اور ورم پیدا ہوجاتا ہے اور وہ جگہہ کھچکر تن جاتی اور چمکتا ہوجاتی ہے اور درد کی کُل تکلیفین بڑہ جاتی ہین اور اب وہ مقام زیادہ گرم بھی محسوس ہوتا ہے +

ایری سی پیلس کا انفلامیشن کسی خاص جگہہ سے اکثر کسی خاص جانب کو

پھیلتا جاتا ہے مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ چاروں طرف پھیل پڑتا ہے لیکن مریض اور صحیح جلد کے مابین ایک خط کھچا ہوا صاف نظر آتا ہے کیونکہ ان دونوں کی سطح میں فرق ہوتا ہے۔ اِس مرض کی سُرخی میں بھی فرق ہے لیکن جون جون مرض بڑھتا جاتا ہے وہ سرخی گہری ہوتی جاتی ہے۔ اور جس جگہہ سے۔ لیو۔ لے شیو بکثرت ہوتا ہے وہان ورم بھی زیادہ ہوتا ہے اور دبائے تو وہان پر اُنگلیون کے نشان پڑجاتے ہین جسم کا جونسا حصہ کھچا ہوا اور سخت ہوتا ہے جیسے سر کی جلد وہان بہ نسبت اور مقام کے چوڑا پھیلا ہوتا ہے درد کی شدت بہت ہوتی ہے ؁

بیماری جب خفیف ہوتی ہے تب انفلامیشن رفع ہو جاتا ہے اور اُس جگہہ پر سے بھوسی کے طور پر چھلکے جھڑ جاتے ہین لیکن اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض کے مقام کی جلد پر مختلف معدار کے چھالے پیدا ہو جاتے ہین جنمین زردی مایل رطوبت ہوتی ہے اور مرض جب شدید ہوتا ہے تب خوب اُبھرے ہوئے بڑے بڑے چھالے نکل آتے ہین۔ جب یہ چھالے ٹوٹ جاتے ہین اور اِن سے رطوبت خارج ہو جاتی ہے تب انپر کھرنڈ بندہ جاتے ہین جنکے جھڑ جانے سے وہانپر زخم رہ جاتے ہین۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُن چھالون مین پیپ پڑ جاتی ہے اور بڑے بڑے زخم یا دہ جگہہ مُردار پڑ جاتی ہے؀ مختلف حالتومین ای۔ سی۔ پے۔ لس کے انفلامیشن کی جگہہ اور حدود مین اختلاف ہوتا ہے مثلاً ای۔ ڈیو۔ یا۔ تہہکٹ ای سی۔ پے۔ لس سر اور چہرہ پر اکثر ہوا کرتا ہی اور اکثر ناک کان منہہ کی باچھون نیچے کے پپوٹے یا گال سے شروع ہوتا ہے اور اسقدر جلد پھیلتا ہے کہ چہرہ سر کی جلد اور گردن اِس بیماری مین مبتلا ہو جاتی ہے اور سوجن اِسقدر بڑہ جاتی ہے کہ بیمار کا چہرہ بگڑ جاتا آنکھیں پپوٹون سے ڈہک جاتی ہین۔ ناک کے نتھنے بند ہو جاتے ہین اور بیمار کی سماعت مین بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہ انفلامیشن مُنہہ اور حلق کے اندر بلکہ لے۔ رنگس تک بھی پھیل سکتا ہے اور مرض سے۔ نن۔ جائیٹس

کے ہوجانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے +

علامات عامہ - اِس مرض مین یہ قاعدہ ہے کہ جون جون علامات خاصہ کو ترقی ہوتی جاتی ہے تون تون علامات عامہ بھی بڑہتی جاتی ہین - اور یہ کہ اِس مرض مین بُخار کی علامتین اکثر پیدا ہوتی ہین چنانچہ نبض پُر اور طاقتور رہوتی ہے اور عرصہ ایک منٹ مین ۱۰۰ یا ۱۳۰ دفعہ چلتی ہے اور مرض کے شروع مین جسم کی حرارت جلد بڑہتی جاتی ہے اسقدر کہ جس روز بخارات نمودار ہوتے ہین اُسی شام کو ۱۰۴ بلکہ ۱۰۵ درجہ تک چڑہ جاتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرض کے تیسرے دن حرارت درجہ اتم کو پہونچ جاتی ہے لیکن حرارت تب ہی تک بڑہتی جاتی ہے کہ جبتک نفلامیشن ترقی پکڑتا جاتا ہے اور ۱۰۶ بلکہ ۱۰۸ درجہ تک حرارت چڑہ جاسکتی ہے - جب یہ مرض رو بہ تخفیف ہونیوالا ہوتا ہے تب مرض کے پانچوین یا چھٹے دن بخار کو تخفیف ہو جاتی ہے اور حرارت بھی کم ہوتی جاتی ہے اور ۱۲ سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر صحت کے درجہ پر آجاتی ہے - اِدہر کی علامات خاصکر اُسوقت پائی جاتی ہین کہ جب یہ مرض چہرہ پر پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب یہ بیماری جسم کے کسی اور حصہ مین ظاہر ہوتی ہے تب اُن علامات مذکورۂ بالا مین بہت اختلاف پڑجاتے ہین + اِس مرض مین قارورہ سُرخ آتا ہے اور اُسمین یو۔ریا کی زیادتی اور کلو۔رائیڈ قسم کے مرکبات کی کمی ہوتی ہے اور پیشاب کے اندر البیومن بھی اکثر پایا جاتا ہے + جب یہ مرض چہرہ پر پیدا ہوتا ہے تب کمال بے چینی ہوتی ہے اور اکثر خاصکر رات کیوقت ہذیان بھی ہوجاتا ہے - زبان ہمیشہ خشک اور بھوری ہوتی ہے اور لبون اور مسوڑون کے کنارون پر سار۔ڈیز پیدا ہوجاتی ہے - نبض نہایت سریع اور کمزور ہوجاتی ہے اور دیگر علامات ردیہ پیدا ہوجاتی ہین - شکم مین نفخ ہوجاتا ہے اور ہچکیان آنے لگتی ہین +

عارضات - اِس مرض مین سی۔ری۔برل یا اسپائی۔نل مے۔نن۔جائٹز کے ہوجانیکا بڑا اندیشہ ہے اور برانکائی۔ٹس ورگردون مین کن جش۔چن یا انفلامیشن

بھی ہو جا سکتا ہے - اوپر اسباب کا ذکر کیا گیا ہے کہ اری-سی-پے-لس کی بیماری حلق یا
لا-رنگس تک بلکہ سی-رس ممبرین مین بھی پھیل جا سکتی ہے ✦

اقسام - مرض کی شدت اور طریقہ دور اور بخارات کی شکلون اور مرض کے خاص متعلقات
کے تغیرات کے بموجب اری-سی-پے-لس کی بیماری کئی قسم مین منقسم کیگئی ہے چنانچہ
اس مرض کے دانون یا چھالون کی مقدار کے بموجب اس مرض کو مے-لیئے-ری یا
فلک-ٹے-نئش اری-سی-پے-لس کہتے ہین اور جب اس بیماری مین سوجن
بہت ہوتی ہے تب اسکو اڈی-مے-ٹس بولتے ہین اور جب یہ مرض عمیق ریشون تک
پہونچ جاتا ہے اور ریپ پڑجاتی ہے تب اسکو فلگ-مو-نئش اری-سی-پے-لس
کہتے ہین ✦ علاوہ اقسام مذکورۂ بالا کے جسم کے جس حصہ پر یہ مرض پیدا ہوتا ہے
اُس بموجب بھی اسکا نام رکھتے ہین مثلاً جب چہرہ پر ہو جاتا ہے تب اسکو فی-شیل
اری-سی-پے-لس ✦ جب فوطہ پر ہو جاتا ہے تب اسکرو-ٹل ✦ جب چڈون پر
ہو جاتا ہے تب کرو-رل اور یہ بیماری شکم پر ظاہر ہو جاتی ہے تب اسکو ابڈا-مے-نل
بولتے ہین ✦

اسباب - پری-ڈسپو-زنگ سبب دموی یا خاص مزاج - جب یہ بیماری
ایک دفعہ ہوتی ہے تب طبیعت اسمین دوسری دفعہ مبتلا ہونے کے لیئے مایل رہتی ہے اور عالم
شباب بھی اس مرض کا میلان طباع ہو سکتا ہے اور اُن بیماریون مین بھی یہ مرض ظاہر
ہو سکتا ہے جنمین کمزوری لاحق ہوتی ہے مثلاً ڈراپ-سی کی بیماری اور خاصکر جب مرض
ڈراپ-سی گردہ کی بیماری کے باعث پیدا ہوتا ہے ✦

اکسائے-ٹنگ کاز یعنے وہ اسباب جن سے میلان طبع کو اشتعال ہوتی ہے
وہ یہ ہین چھوت - سردی زیادہ گرمی - دھوپ مین پھرنا - بول و براز کا بند ہو جانا - ضرب و
زخم - بعضدفعہ اس بیماری کی وبا شفاخانہ وغیرہ مقامات مین کہ جہان لوگون کا مجمع ہوتا ہے

پھیلجاتی ہے *

پراگ-نوسس - اِس بیماری مین ہمیشہ جانکا خطرہ ہوتا ہے ہواسطے اِسکا انجام نیک یا بد کہنے مین نہایت احتیاط چاہئے خاصکر جب یہ بیماری سر کی جلد یا چہرہ پر پیدا ہو - حالات مفصلہ ذیل وہ ہین جنہین ہمیشہ بیمار کے تلف ہوجانیکا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ جب بیمار بہت کم عمر یا بہت زیادہ عمر کا ہوتا ہے - جب بدپرہیزی کے سبب جسم کمزور ہوگیا ہو - جب کسی عضو اندرونی مین بیماری ہو خاصکر گردون مین اور ساتھ اِسکے استسقا بھی ہو - جب یہ بیماری وبائی ہوتی ہے - جب اِسمین علامات ردیہ پیدا ہون یا خون کے اندر کوئی زہر سرایت کرجاوے - جب دماغی علامتین خاصکر مے - نن - جاتی - ٹیس کی ظاہر ہوجاوین - جب اِس بیماری کا انفلامیشن حلق اور لے - رنگس تک پہونچ جاوے - جب بخارات کے رنگ سیاہ یا اودے ہوجاوین جب یہ بیماری بہت عمیق ہو اور پیپ پڑجاوے یا سڑاند شروع ہوجاوے - جب بیرونی انفلامیشن کی علامتین دفعتاً مفقود ہوجاوین اور اِنکے کم ہوجاتے ہی ایسی علامتین ظاہر ہوجاوین جن سے ثابت ہو کہ مرض باہر سے اندر کیطرف انتقال کرگیا ہے اور اِسمین کوئی اندرونی عضو مبتلا ہوگیا ہے * یا جب ابتدا کی جگہہ کو نہ چھوڑکر اور بھی پھیلتا جاتا ہو یا جب چھالے اودے ہوجاتے ہین - نبض سریع اور بے قاعدہ اور مریض نڈھال اور بیہوش ہوجاتا ہے یا جب یہ بیماری وبائی ہوتی ہے یا جب بچون یا بوڑھون کو ہوجاتی ہے تب اِسکا انجام بد ہوتا ہے *

علاج عامہ - اری - سی - پے - لس کی اکثر صورتون مین ایسا علاج نہ کرنا چاہئے جس سے ضعف پیدا ہو بلکہ مقویات سے اکثر فائدہ ہوتا ہے - پس مرض کے شروع ہی سے غذا مقوی دینی چاہئے اور پینے کو تدبیرات - اور شاید خمر کا بھی استعمال کرنا پڑتے بیمار کو اَورون سے علیحدہ ایسے مکان مین رکھین جسمین ہوا کی آمدورفت کا اچھا

بند ولیست ہو مگر دور کی ہوا نہ آتی ہو اور حفظ صحت کے قواعد کی خوب پابندی ہونا چاہیے (دیکھو صفحہ) ، ایرسی۔ سی۔ پے۔ لس کی ہر حالت مین نمکین جلاب سے تنقیہ شکم کرنا چاہیے۔ بیماری کے روکنے کیواسطے ٹنکچر اف اکوناعیٹ اور بلاڈونا بہت مفید ہین لیکن ٹنکچر اف اسٹیل سب سے عمدہ دوا ہے چنانچہ ۲۰ سے ۳۰ قطرے تک تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلانا چاہیے۔ نیند لانے کے لیے اور درد موقوف کرنیکے واسطے افیون یا کلو۔ رل یا برو۔ مایڈ اف پوٹا۔ سیم کا بھی استعمال اکثر کرنا پڑتا ہے ۔

علاج خاصہ۔ ایسا گرین کر دھنکی ہوئی روئی پر پید اور اکسائیڈ اف زنگ چھڑک کر بیماری کے مقام پر بچھا دین۔ مرض چہرہ پر ہو تو اسی روئی کا مکھا بنا کر جسمین منھہ اور ناک اور آنکھوں کے لئے سوراخ ہوں چہرہ پر رکھ دین۔ بعض مرض کے مقام پر کلو۔ ڈی۔ ان یا فلاکٹ۔ زہی۔ بل کا ڈی ۔ ان لگاتے ہین۔ بعض نائیٹریٹ اف سلور خشک یا اُسکا عرق لگانا بتلاتے ہین۔ بعض اکسٹراکٹ یا لیپ آف منٹ اف بلا۔ڈونا کی تعریف کرتے ہین۔ بعض طبیب ہموزن اکسٹراکٹ اف بلاڈونا اور گلاسی ریزن کا لیپ کر دیتے ہین اور کبھی گلائی۔ سی۔ رین اف کار۔ با۔ لاک ایسڈ بھی لگاتے ہین۔ درد بہت ہو تو پوست کی تکمید کر کے مقام مرض کو پونچھکر دھنکی ہوئی روئی جما دین۔ مرض کی حد سے ذرہ تفاوت صحیح جلد پر نائیٹریٹ اف سلور رگڑ دیتے ہین تاکہ بیماری آگے کو بڑہنے نہ پاوے۔ اِس سے کبھی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی نہین جب پیپ پڑ جاوے تو نشتر سے اچھی طرح کھولدین اور سوجن وسیع ہو تو نشتر سے پچھنے لگا دین ۔ عارضات کا علاج حسب مناسب کرنا چاہیے۔ اور جب گلا۔ ٹنس سوج جاتا ہے تب ٹریکیو۔ کس ممبرین کو پانچھہ دینا پڑتا ہے بلکہ لے۔ رنگا۔ ٹمی یا ٹریکیا۔ ٹمی بھی کرنی پڑتی ہے ۔

علاج حفظ ماتقدم۔ یعنے جب بار اِس بیماری کی کسی جگہہ پہلی ہو تب

ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے آدمی جو تندرست ہیں یا کسی اور مرض میں مبتلا ہیں
اس بیماری سے محفوظ رہیں وہ تدبیریں یہ ہیں کہ لوگوں کو صاف ستھرا اور اس مرض کے
بیمار سے علیحدہ رہنا چاہیے جس جگہ اس قسم کے بیمار ہوں اُس مکان کو خوب طرح صاف کرکے
اُسمیں چونہ پھیریں شفاخانوں میں یہ بیماری اکثر دو طور سے پھیلتی ہے ایک تو جب سارے
مریضوں کا زخم ایک ہی اسفنج سے صاف کیا جاتا ہے دوسرے جب شفاخانہ کے صحن کو
پانی سے دہوتے ہیں۔ دفعیہ اول سبب کا اسطور سے کرنا چاہیے کہ بعوض اسفنج کے
ہر ایک بیمار کے زخم کو علیحدہ علیحدہ سن سے دہویا کریں اور دوسرا سبب اسطور سے
دفع ہو سکتا ہے کہ جبتک اس قسم کے بیمار شفاخانہ میں ہوں تبتک اُسکے صحن کو
پانی سے ہرگز نہ دہوئیں بلکہ خشک جھاڑ دیا کریں ؞

مقالہ دوم

بیان بخاروں کا

مجموعی بیان بخار کیحالت کا۔ واضح ہو کہ بخار کیحالت دو قسم کی ہوتی
ہے۔ ایک وہ کہ جب جسم کی کسی بافت یا کسی عضو کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے
اُسکو اصطلاح میں سی کن ڈری فیور کہتے ہیں ؞ دوم کہ جب بخار از خود پیدا
ہو جاتا ہے اور کسی عضو یا بافت کی بیماری کے سبب سے نہیں اور اثنا بخار میں اگر
کوئی عضو بیمار ہو جائے تو وہ عارضی ہوتا ہے۔ اس قسم کے بخار کو ایڈیوپیتھک
فیور کہتے ہیں ؞

خاص علامتین بخار کیحالت کی۔ اگرچہ مختلف بخار کی بیماریوں میں
جو علامتین پیدا ہوتی ہیں اُنمیں اختلاف ہوتا ہے پھر بھی چند علامتین بخار کی

حالت مین ایسی ظاہر ہوتی ہین جو ہر قسم کے بخار کی بیماریون مین عام ہوتی ہین وہ علامتین یہ ہین کہ -

اول بڑھ جانا جسم کی حرارت کا - یہی ایک علامت ہے جو ہر قسم کے بخار مین ضرور پائی جاتی ہے بشرطیکہ کچھہ عرصہ تک قائم رہے - بدن زیادہ گرم ہے یا نہین یہ بات اگرچہ مریض کے جسم کو چہونے یا مریضکو خود گرم معلوم ہونے سے دریافت ہوسکتی ہے مگر بجز آلہ تہرما میٹر کے لگانے کے ایسی نہین دریافت ہوسکتی ہے جس سے اطمینان ہو چنانچہ آلہ مذکور کے لگانے سے درجہ حرارت کا ۱۰۰ یا ۱۱۰ یا ۱۱۲ بلکہ اس سے بہی زیادہ ہوسکتا ہے مگر اکثر ۱۰۵ یا ۱۰۶ سے زیادہ نہین ہوتا + جب حرارت کا درجہ ۱۰۱ سے کم ہوتا ہے تب اُس بخار کو خفیف کہتے ہین اور جب ۱۰۳ تک ہوتا ہے تب متوسط بخار کہا جاتا ہے اور اور جب ۱۰۵ ہوتا ہے تب اسکو تیز بخار کہتے ہین اور جب حرارت کا درجہ ۱۰۶ سے اوپر ہوتا ہے تب اُسحالت کو اصطلاح مین ہائی - پر - پائی - رکسیا بولتے ہین - اسحالت مین بیمار جب تلف ہوجاتا ہے تو بعد موت کے بہی کچھہ عرصہ تک حرارت بڑہتی جاتی ہے +

تغیرات جسم کی رطوبتون مین بخار کیحالت مین - بخار کیحالت مین جسم کی رطوبتین کم پیدا ہوتی ہین اور جسم کی بافت کثرت سے زایل ہونے لگتی ہے جس سبب سے جسم کی رطوبتین کم پیدا ہوتی ہین اور کم ہی خارج بہی ہوتی ہین اور اُنکی خاصیت بہی بدل جاتی ہے جس باعث چند بیماری علامتین پیدا ہوجاتی ہین چنانچہ جلد خشک ہوکر کہردری ہوجاتی ہے - لیکن یہ علامتین بعضدفعہ نہین بہی پیدا ہوتی ہین بلکہ بعض اوقات تہوڑا بہت پسینہ آتا ہے نہین بلکہ زیادہ پسینہ بہی آجاتا ہے +

بخار کے سبب سے شکم مین خرابیان بہی پیدا ہوجاتی ہین - مثلاً زبان میلی ہوجاتی ہے - مُنہہ خشک اور چپچپا اور دہن کا ذائقہ بُرا ہوجاتا ہے - پیاس بشدت ہوتی ہے مگر بہوک نہین لگتی سانس سے بدبو آتی ہے اور قبض ہوجاتا ہے غثیان اور قے بہی اکثر ہوتی ہے +

تغیرات پیشاب مین - چنانچہ پیشاب کم آتا ہے بہت ترش اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے
بو اسکی تیز اور وہ وزنی ہوتا ہے - اسمین یو-رک اسڈ اور یو-ریا بکثرت ہوتا ہے اور جب
کچھہ عرصہ تک ٹھیرا رہتا ہے تب اُس برتن مین مرکبات از قسم یو-ریٹ یا یو-رک اسڈ
نیچے بیٹھہ جاتے ہین - اور بعضدفعہ اُس پیشاب مین ہائی-پیو-رک اسڈ اور مرکبات
از قسم سلفٹ اور فاس-فٹ اور پوٹاش بہی زیادہ ہوجاتے ہین مگر مرکبات از قسم
کلو-رائیڈ اکثر کم ہوجاتے ہین یا بعضدفعہ بالکل نہین ہوتے - اور مرکبات سوڈا کے
بہی بہ نسبت صحت کے کم ہی ہوا کرتے ہین - پیشاب کے غیر معمولی اجزا بہی ہوسکتے ہین
اور بخارون مین پیشاب کے اندر کسیقدر البیو-من بہی اکثر ہوا کرتا ہے ٭

خرابیان نظام دموی کی - چنانچہ نبض اسقدر سریع ہوجاتی ہے کہ عرصہ ایک
منٹ مین ۱۲۰ یا ۱۴۰ یا ۱۶۰ تک چلنے لگتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جون جون جسم کی حرارت
تیز ہوتی جاتی ہے تون تون نبض بہی جلد چلنے لگتی ہے - مثلاً یہ دریافت ہوا ہے کہ
جب جسم کی حرارت ایک درجہ زیادہ ہوجاتی ہے تب نبض کے ضربان ایک منٹ کے اندر
آٹھہ گونہ بڑہ جاتی ہے مگر اسپر اعتماد نہین کیا جاسکتا ٭ اگرچہ مختلف حالتون مین نبض کی حالت
مین اختلاف ہوتا ہے پھر بھی بخار کی نبض پر تیز اور سخت ہوتی ہے - لیکن بخار جب
عرصہ تک رہجاتا ہے یا سخت ہوتا ہے تب دل کی حرکت پست ہوجانے کے سبب سے
نبض کمزور اور بے قاعدہ چلنے لگتی ہے بلکہ ضربان مین اسکے وقفہ پایا جاتا ہے ٭ بخار
کیحالت مین خون کے اجزا مین بہی فرق پڑجاتا ہے - مثلاً اسکے کہار اجزا کم ہوجاتے
ہین اور اسکے سیرم کی کہاریت بہی کم ہوجاتی ہے بعد کچھہ عرصہ کے البیو-من اور خون کے
سُرخ کیسے بہی کم ہوجاتے ہین اور سفید کیسون کی تعداد اکثر بڑہ جاتی ہے اور بعض بخارون
مین خون رقیق اور رنگت اُسکی سیاہی مایل ہوجاتی ہے ٭

حرکات تنفس مین خلل واقع ہوجانا - بخار کی حالت مین دم جلد جلد لیا جاتا ہے

لیکن حرارت کی کمی یا بیشی یا تنفس کے حرکتون کا بڑہ جانا یا گہٹ جانا منحصر نہین ہے +

نظام عصبی مین خرابی پیدا ہو جانی - بخار کیحالت مین ایسی علامتین ہی اکثر پیدا ہو جاتی ہین جنکا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے - مثلاً بخار کے ابتدا درجہ مین جہُرجہُری یا لرزہ ہوتا ہے - عضلات درد کرنے لگتے ہین - اعضا شکنی ہوتی ہے - بیمار کمزور اور تہکا ہوا اور کاروبار سے اُسکو نفرت ہو جاتی ہے - بعض بیماریون مین جسم کے خاص خاص مقام پر درد محدود ہوتا ہے مگر درد سر اور دوران سر اکثر ہوا کرتا ہے + بے چینی اور بے خوابی اور رات کیوقت کسیقدر ہذیان بہی ہو جاتا ہے + بعض حالتون مین نظام عصبی مین اسقدر شور برپا ہو جاتا ہے کہ بیمار نہایت نڈھال ہو جاتا ہے - شدت کا ہذیان یا بیمار آہستہ آہستہ بکنے لگتا ہے بیخودگی یا بیہوشی طاری ہو جاتی ہے - عضلات مین ایسی خرابیان پیدا ہو جاتی ہین کہ بدن کانپنے لگتا ہے یا صرف ہاتہون کی اُنگلیان کانپنے لگتی ہین (سب سل - ٹس ٹن - ڈوی - ٹم) یا بیمار اپنی انگلیون سے بستر کو نوچتا رہتا ہے یا اُسکو تشنج ہو جاتا ہے یا دیگر عصبی علامات خاص خاص قسم کی پیدا ہو جاتی ہین + علامات عامہ کا حال یہ ہے کہ بخار مین چونکہ جسم کی بافت زایل ہونے لگتی ہے اور چونکہ غذا نہین کہائی جاتی ہے تاکہ اُسکا بدل ہو جاوے اور جو کسیقدر غذا کہائی بہی جاتی ہے اُسکا بدل ما یتحلل نہین ہونے پاتا ہے اسواسطے بیمار لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اور انیمیا کی علامتین بہی پیدا ہو جاتی ہین + بخار کے اقسام کئی ہوتے ہین اور یہ قسمین کئی باتون پر منحصر ہین - مثلاً

بخار کے دورا اور اُسکی علامتون کے بڑہنے گہٹنے پر - چنانچہ ایک قسم کا بخار وہ ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین کن - ٹے - نیوڈ فیور کہتے ہین اس قسم کے بخارون کا دور کسیقدر باقاعدہ ہوتا ہے اور دن کے مختلف اوقات مین حرارت مین بہی چندان تغیر واقع نہین ہوتا چنانچہ اس قسم کے بخار کی مثال ٹائیفس اور ٹائی - فایڈ اور چیچک اور اسکارلٹ - فیور وغیرہ مین پائی جاتی ہے کیونکہ ان بخارون مین حرارت

ایک خاص درجہ تک جلد بڑھ جاتی ہے اور تب کچھہ عرصہ تک اسی درجہ تک قائم رہتی ہے اخیر مین بخار اترنے لگتا ہے ٭

دوسری قسم کے بخار وہ ہوتے ہین جنکو ری۔می ٹینٹ فیور کہتے ہین ان مین ایسا ہوتا ہے کہ کسی خاص وقت پر بخار کی علامتون کو کسیقدر تخفیف ہو جاتی ہے اور پہر کل علامتین بخار کی شدت پکڑ جاتی ہین ری۔مے۔شن کیوقت حرارت صحت کی بہ نسبت بہی کم ہو جا سکتی ہے۔ یہ باتین اُن بخارون مین پائی جاتی ہین جو مے۔لے۔ریا زہر کے سبب سے پیدا ہوتی ہین اور ہاک ٹِک فیور (یعنے تپ دق) مین بہی ری۔مے۔شن پایا جاتا ہے ٭

تیسری قسم کے بخار وہ ہین جنکو انٹر۔مے۔ٹینٹ فیور کہتے ہین۔ اِنمین ایسا ہوتا ہے کہ کچھہ عرصہ تک بخار بالکل اُتر جاتا ہے اور وقتِ مقررہ پر پہر چڑھہ جاتا ہے مثلاً تپ لرزہ مین یہ بات پائی جاتی ہے ٭

چوتہی قسم کے بخار وہ ہوتے ہین جنکو ری۔لپ۔سنگ فیور بولتے ہین۔ اِنمین ایسا ہوتا ہے کہ کچھہ عرصہ تک بخار مدام چڑہا رہتا ہے اور تب اُتر کر بظاہر رفع ہو جاتا ہے مگر چند روز بعد پہر چڑھہ جاتا ہے۔ یہ بات کئی دفعہ ہوتی رہتی ہے ٭

پانچوین قسم کا بخار وہ ہوتا ہے جسکو ان۔فلا۔مے۔ٹری کہتے ہین۔ اِس قسم کا بخار خاص مقام کے اکیوٹ انفلامیشن مین ہوا کرتا ہے۔ مگر یہ کچھہ ضرور نہین کہ ہر ایک انفلامیشن کی بیماری مین بخار ہو جاوے اور یہ بہی کچھہ ضرور نہین ہے کہ بموجب انفلامیشن کے وسعت اور شدت کے بخار کی شدت بہی ایسی ہی ہو اِس قسم کا بخار بہ نسبت اَوْر کے بعض بعض بافت کے انفلامیشن مین زیادہ شدید ہو جاتا ہے اور جوان اور دموی مزاج کے آدمیون مین زیادہ شدت کا ہو جاتا ہے۔ اِس قسم کے بخار کی علامتین اچہی طرح ظاہر ہوتی ہین ٭

چہٹی قسم کے بخار وہ ہوتے ہین جنکو لو فیور کہتے ہین۔ اِنمین بخار کی کل علامات

ردی قسم کی ظاہر ہوتی ہین +

بخار کی ماہیت - اسباب مین اتبک بحث چلی آتی ہے کہ بخار کیا شے ہے مگر بخار کے پیدا ہونے کی نسبت یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی زہر جسم کے اندر یا تو باہر سے داخل ہو جاتا ہے یا خود جسم کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تب بخار ہو جاتا ہے یا کسی خاص عضو کی بیماری کے سبب سے پیدا ہو جاتا ہے بیماری مذکور انفلامیشن کے قسم کی ہوتی ہے +

ماہیت - بخار کے پیدا ہونے کی نسبت بعض طبیب کی یہ رائے ہے کہ جب ایک قسم کے کرم (بیکٹیریا) باہر سے جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہین تو انکے ہونے سے جسم کے بافتون مین تغیرات پیدا ہو کر بڑھانا شروع ہو جاتی ہے جس سبب سے نظام عصبی کی حس و حرکت مین فرق پڑ جاتا ہے اور بخار ہو جاتا ہے + ایک اور رائے کو بہت ہی غلبہ ہے یعنے وہ یہ ہے کہ نیو - مو - گیش - ٹرک یا سم - پے - تھے - ٹِک نرو یا بعض بعض عصبی مرکزون کے وسیلہ سے بخار پیدا ہو جاتا ہے - یعنی سیدھا یا تو انہین اعصاب کے ذریعہ بخار پیدا ہوتا ہے یا اینر کسی زہر کے اثر کے ہونے سے تپ ہو جاتی ہے لیکن بعض محققین عصبی تعلق کو نہین مانتے بلکہ یہ کہتے ہین کہ جس سبب سے بخار پیدا ہوتا ہے اُسکا سیدھا اثر جسم کے خون اور بافتون پر ہوتا ہے +

پراگ - نو سِس - بخار کا انجام نیک یا بد کہنا اُس سبب پر منحصر ہے جس سے وہ بخار پیدا ہوا ہو لیکن صرف بخار کیحالت کے انجام نیک یا بد کہنے کے لئے ان چند باتون کو مدنظر رکھنا چاہئے + مثلاً بخار کی شدت جسم کی حرارت جسقدر زیادہ ہوگی اُس بخار کا انجام بھی اسیقدر بد ہوگا اور حرارت اگر ۱۰۶ یا ۱۰۷ درجہ سے بڑھ جاوے تو اُس بخار کا پراگ - نوسِس بہت ہی خراب ہوتا ہے + اگرچہ ایسی حالت مین بھی مناسب علاج سے بیمار جانبر ہو جاتے ہین + بخار کے قسم پر بھی نیک یا بد انجام

منحصر ہے مثلاً جب بخار ردّی قسم کا ہوتا ہے اور خاصکر جب نظام عصبی کو اس سے بہت ہی صدمہ پہونچتا ہے تب بیمار کی جان کا بہت خطرہ ہوتا ہے ٭

معمولی فضلات جب کم خارج ہوتے ہین اور خاصکر جب اُسحالت مین جسم کی حرارت بہی بہت زیادہ ہو تب اندیشہ ہے ٭ علاوہ ازین جوان طاقتور اور جنکا مزاج موی ہوتا ہے انمین شدت کا بخار ہوتا ہے ٭ بعض بیماریان ایسی بہی ہین جن مین بخار اندیشناک ہوجاتا ہے مثلاً نقرس اور جب بخار کیحالت مین کوئی عضو اندرونی مبتلا ہوجاتا ہے جیسے گُردہ یا دل یا شش تب بہی یہ بات اندیشہ کی ہے ٭

علاج - ذیل مین بخار کیحالت کے علاج کے چند اصول بتلائے جاتے ہین مگر یاد رہے کہ یہ اصول صرف بخار کیحالت کے لیے ہین کیونکہ جب بخار کیحالت مین کوئی اور بیماری عارض ہوجاوے تب اسکا علاج حسب مناسب کرنا چاہئے - پس اوّل مطلب علاج کا یہ ہونا چاہئے جس سے جسم کی حرارت کم ہوجاوے چنانچہ جسم پر سردی لگانا اُسصورت مین کہ جب جسم کی حرارت بہت ہی بڑہ جاوے ٭ اس مطلب کے حاصل کرنے کی ایک عمدہ ترکیب جسم پر سردی لگانے کی ہے جسم پر جب سردی لگائی جاتی ہے تب جلد کے مسامات کے ذریعہ اندر کی گرمی خارج ہوجاتی ہے اور اثر اسکا نظام عصبی پر بہی ہوتا ہے علاوہ ازین اسطور پر سردی لگانے سے جسم کی بافت بہی زائل ہونے نہین پاتی جسم پر کئی طور سے سردی لگائی جاسکتی ہے مثلاً گرم یا سرد پانی مین اسفنج ترکرکے بدن کو پونچہہ دینا - واٹر بڈ مین سرد پانی بہرکر اُسپر بیمار کو لٹا دینا ٭ بیمار کو آب گرم مین بٹہاکر اُسکے سر پر آب سرد چہڑکنا یا اُسکا تڑا تڑا چہوڑنا ٭ بہیگی ہوئی چادر مین بخار کے بیمار کو لپیٹ دینا جسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک چادر کو گرم یا سرد پانی مین ترکرکے خوب طرح نچوڑ ڈالین - اب پہیلاکر اُسمین مریضکو لپیٹ ڈالین بعد ازان اُس چادر پر ایک کمبل لپیٹ کر تین یا چار کمبل اُسپر اور لپیٹ دین

اب مریضکو کسی کروٹ پر نصف گھنٹہ یا پورے ایک گھنٹہ تک لپٹے رہنا چاہئے - اِس ترکیب سے اگرچہ پسینہ اکثر بہت کثرت سے نہین آتا مگر بیمار کے پیشاب مین یو-ریا اور نمک اور پانی کی مقدار کسیقدر بڑھ جاتی ہے اور جب بیمار چار گھنٹہ تک برابر پڑا رہتا ہے تب اجزا مذکورۂ بالا کی مقدار بہت ہی زیادہ ہوجاتی ہے - علاوہ اُن ترکیبون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے جسم پر سردی لگانے کی اور بہی ترکیبین ہین مثلاً سرد یا شیر گرم پانی مین مریضکو بٹھلانا ٭ برف کی پوٹلی جسم کے مختلف مقامون پر لگانا ٭ سر پر برف کا لگانا ٭ ریکٹم کے اندر برف کے پانی کی پچکاری کرنی - لیکن اِن کُل ترکیبون کی اکثر ضرورت نہین پڑتی - صرف بدن کو اسفنج بھگو کر پونچھہ دینا یا کپڑے کی گدیان تر کرکے سینہ و شکم پر رکہہ دینا کافی ہے ٭ جب جسم کی حرارت بہت تیز ہو مگر عرصہ تک قائم رہے تب ۷۰ یا ۶۵ درجہ کا سرد پانی ہی لگانا کافی ہے - لیکن اُن صورتون مین جسم کے باہر سردی لگانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے جنمین حرارت بہت نہایت جلد جلد بڑہتی ہو یا نہایت شدید ہو کر اسی شدید درجہ پر عرصہ تک قائم رہے ٭

بخار کیحالت مین ادویات کا استعمال اِس غرض سے کیا جاتا ہے کہ جسم کی حرارت کم ہو جائے لیکن جن ادویات کا استعمال کرتے ہین اُن سے صرف حرارت ہی کم نہین ہوتی بلکہ نبض بہی گھٹ جاتی ہے جیسے اکو-نائیٹ اور ڈی-جی-ٹے-لِس ٭ اور ٹار-ٹار ایمٹک اور انٹی-پائی-رین ٭ بعض طبیب اکو-نائیٹ کا استعمال اسطور سے کرتے ہین کہ ایک یا دو منم کی مقدار سے آدہ آدہ گھنٹہ بعد پلاتے ہین اور بعض پانچ پانچ منٹ بعد دینا بتلاتے ہین جبتک ۲۰ یا ۳۰ قطرے تک نہ پی جائین ٭

بخار کے علاج مین دوسری بات طبیب کو یہ دیکھنی چاہئے کہ بول و براز کا کیا حال ہے - بعض طبیب اِس امر مین نہایت کوشش کرتے ہین کہ پیشاب پاخانہ اور پسینہ خوب کُھلکر آجاوے تاکہ جو کوئی خاص زہر جسم کے اندر ہو کہ جس سے وہ بخار پیدا ہوا ہو اُدیکھو بخار

کی ماہیت) وہ زہر اور وہ ردی مادہ بھی جسم سے خارج ہو جاوے جو اُس بخار کے سبب
سے جسم کی بافت کے زایل ہو جانے سے پیدا ہوا ہو (دیکھو بخار کی ماہیت) لیکن یہ
طریقہ بخار کے علاج کا اکثر کارگر نہین ہوتا الا اسقدر کہ جس سے اجابت کھلکر آجاوے
اور ہلکے مدرات اور معرقات کا استعمال کرکے پیشاب اور پسینہ بھی آجاوے - بخار جب
شدت کا ہو تب اثناء مرض مین فضلات مگر خاصکر پیشاب کا امتحان ضرور کرنا چاہیئے
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ بافت کے زایل ہو جانے سے جو ردی مادہ پیدا ہوا ہے وہ جسم
سے خارج ہو جاتا ہے یا نہین - اگر نہوتا ہو تو اُسکے خارج کرنے کے لئے جلد تدارک کرنا
چاہیئے - بخار کیحالت مین جب ایسی علامتین ظاہر ہو جاوین جن سے یہ معلوم ہو کہ اُس
ردی مادہ کے جمع ہو جانے سے زہر کی علامتین پیدا ہو گئی ہین تب البتہ اِس قسم
کا علاج ضرور کرنا چاہیئے جس سے دفعیہ اُس مادہ کا ہو جاوے - چنانچہ وہ علاج مدرات
و معرقات و مسہلات سے کرنا چاہیئے چنانچہ فیور مکسچر (جسکا نسخہ آگے دیا جائیگا)
یا فیور پاوڈر (دیکھو نسخہ آگے) +

جی - بو - انڈہائی بھی نہایت عمدہ معرق دوا ہے - جب شدید بخار کیحالت مین
پیشاب کم آتا ہے تب پیشاب پیدا کرنے کے لئے گردون کو تحریک دینی چاہیئے - مثلاً
کمر پر فومنٹ - ٹے - شن کرین یا السی کے پول - ٹس یا رائی کی پٹی لگاوین نہین تو خشک
گلاس لگاوین - مسہلات کے دینے مین احتیاط چاہیئے کیونکہ ان سے بیمار کمزور ہو جاتا ہے
لیکن اکثر دینا ہی پڑتا ہے اُسصورت مین نمکین جلابون سے فایدہ ہوتا ہے - بخار کیحالت
مین جب دست لگجاتے ہین تب دفعتہً اُنکو روکنا نہ چاہیئے کیونکہ اسہال کے ذریعہ طبیعت
اُس ردی مادہ کو دفع کرتی ہے جو بخار مین جسم کے بافتون کے زایل ہو جانے سے پیدا
ہوتا ہے - ہان دست بہت زیادہ آدین تو اُنکو روکنا چاہیئے ورنہ بیمار کمزور
ہو جائیگا +

غذا بخار کیحالت مین ۔ بخار کے بیمار کی غذا کے بارے مین نہایت احتیاط درکار ہے ۔ چنانچہ ابتداے بخار مین غذا بہت تہوڑی اور رقیق دینی چاہئے جیسے آش جو یا نخود آب یا ساگودانہ وغیرہ لیکن کچھ عرصہ بعد غذا پتلی اور سریع الہضم تہوڑی تہوڑی مقدار مین اور بار بار دینی چاہئے تاکہ بیمار کی طاقت قائم رہے جیسے شوربا انڈے وغیرہ ٭

خمر کا استعمال بخار کیحالت مین ۔ اس بارے مین جو کچھ میری راے ہے باب حفظ صحت مین دے چکا ہون ۔ دوا کے طور پر جیسے سنکھیا بعض حالتو نمین فائدہ مند ہوتا ہے اسیطرح شراب بہی بعض صورتو نمین اگر دیجائے تو مضائقہ نہین لیکن یاد رہے کہ بخار کیحالت مین شراب نہ دینی چاہئے اور یہ بہی یاد رہے کہ جنکو دخت رز سے محبت زیادہ ہوتی ہے وہی شراب کا استعمال ادنی سی بات مین کیا کرتے ہین ۔ ہان جب دیکہین کہ بخار کا مریض نہایت کمزور ہوتا جاتا ہے اور دل کی حرکت اور نبض بہی سست چلتی ہے تب خمر کا استعمال کرسکتے ہین پیشاب اگر کم آتا ہو اور اسمین البیومن ہو تو خمر کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہئے ٭

حفظ صحت کے قانون کا پابند ہونا بخار کیحالت مین ۔ اس امر مین دو باتو نپر نہایت توجہ ضرور کرنی چاہئے ایک تو یہ کہ جس مکان مین بخار کا بیمار ہو وہان تازی ہوا کی آمد اچھی ہو تاکہ اس گہر مین صاف ہوا آتی رہے اور کثیف خارج ہوتی رہے اور دوسری بات یہ کہ بیمار صاف و ستہرا رہے ۔ بخار کے بیمار کو حرکت نہ کرنی چاہئے ۔ بستر پر لیٹے رہنا اشد ضروریات سے ہے ۔ بخار شدید اور اندیشناک ہو تو خویش و اقارب کو بہی سکے پاس نہ آنا چاہئے بلکہ بیمار کو چپ چاپ بستر پر لیٹے رہنا چاہئے کوئی بات بیمار سے ایسی نہ کرنی چاہئے جس سے اسکی طبیعت کو تحریک ہو ٭

بخار کیحالت مین بہتیری علامتین ایسی پیدا ہوتی ہین جنکے دفعیہ کے لئے کوشش

ضرور کرنی چاہیئے تاکہ ہر بخار کے علاج مین انکا ذکر بار بار نہ کرنا پڑے اسواسطے یہان
کیا جاتا ہے ۔ مثلاً بخار کیحالت مین پیاس بہت لگتی ہے تو نیبو کا آب شورا پلاوین
یا کچے آمون کو گرم راکھہ مین رکھکر جب پلپلے ہوجاوین انکو نچوڑکر شربت بناکر بیمار
کو پلاوین یا املی کا پنا پلاوین یا سرکہ کی سکنجبین یا آش جو پلاوین اور پانی مین
ہائیڈرو-کلو-رک ایسڈ یا اسے ٹارٹ ایسڈ ملاکر پلاوین یا برف کے ٹکڑے
چوسنے کو دین ۔

قے (وامے ٹنگ) اور ہچکیان (ہے-کپ) بخار کیحالت

مین بعضدفعہ قے اور ہچکیان بہت ستاتی ہین - بعض طبیبون کا یہ قاعدہ ہے کہ چاہیے
بخار کیسا ہی ہو ابتدا مین بیمار کو قے کروایا کرتے ہین - لیکن یہ قاعدہ ہمیشہ راست نہین
آتا ہان معدہ کی خرابی کے سبب طبیعت قے کرنا چاہتی ہو تو سلفٹ اف زنک یا
اپے-کِگ نہین تو صرف نمک پانی مین گھولکر بیمار کو پلاوین تاکہ قے کھلکر آجاوے اور
معدہ کی خرابی رفع ہوجاوے - قے بکثرت ہوتی ہو تو غذا کے باب مین احتیاط کرین
مثلاً چونہ کا پانی ملاکر دو دو چار چار تولہ صرف دودہ پلاوین یا رقیق ساگودانہ یا صرف
آش جو کا استعمال کرین - بیمار کو برف کے ٹکڑے چوسنے کو دین یا برف مین سرد کرکے
سوڈا واٹر یا لے-مو-نڈ تہوڑا تہوڑا پلاوین - نہ ملے تو نیبو کا آب شورا بھی پلا سکتے
ہین ۔ اور دوا کے طور پر بخار کیحالت مین قے اور ہچکیان روکنے کے لئے یہ نسخہ
ڈائیلوٹ-ہائیڈروسیانک ایسڈ کا بہت خوب ہے -

نسخہ کار-بو-نٹ اف سوڈا ۲۰ گرین اسکی ایک پڑیہ بناوین اور ۱۷ گرین
ٹار-ٹارک ایسڈ کی ایک پڑیہ الگ بناکر ان دونو دوا کو ایک ایک آونس پانی مین
علیحدہ علیحدہ حل کرین اب ایسڈ کے عرق مین دو بوند سے ۴ بوند تک ڈائیلوٹ
ہائیڈروسیا-نک ایسڈ چہوڑکر دونو عرقون کو ملاوین اور جوش کیحالت مین

نہین تو برف کا پانی یا سوڈا-واٹر یا لے-مو-نیڈ کا استعمال کرین

بیمار کو پلا دین - اس سے قے اور ہچکیاں دونو اکثر رک جاتے ہین - افیون دینی مناسب
ہو تو اوپر کے ا- فر- وی- سٹہنگ ڈرافٹ مین تین سے پانچ قطرہ تک لاڈ- نم یا ۱۰
سے ۲۰ قطرے تک لائیکوار مار- فیا ملاکر بیمار کو پلا دین - ان سے بھی قے اور ہچکیان
تھمین تو قدرے پانی مین دو یا تین قطرے لائیکوار - اسٹر کینیا پلا سکتے ہین - اس سے
اکثر فائدہ ہو جاتا ہے - اور معدہ کے مقام پر السی کے پول - ٹس یا رائی کی پٹی یا بلسٹر
کا لگانا بھی نافع ہے - اور گاہے گاہے معدہ کی جگہہ پر برف کی پوٹلی لگانے سے
بھی فائدہ ہوتا ہے - دیکھین کہ بیمار کے مکان مین کسی قسم کی بد بو ہو اور ہوا بند ہو
کیونکہ ان دونو سبب سے بھی بعض اوقات قے ہونے لگتی ہے + بخار کے بیمار کا شکم
اکثر بگڑا رہتا ہے مگر قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے تو مسہلات سے رفع کرنا چاہیے
مثلاً نمک اور سنا یا صرف سلفٹ اف مگ - نے سیا ہمراہ عرق پودینہ یا
سڈ لٹنر پاوڈر کا جلاب دین - مگر بعض اوقات کیا - لو- مل اور جلیپ یا کینباؤنڈ اسکامنی
پاوڈر کا جلاب بھی دینا پڑتا ہے +

قبض کے عوض بعضدفعہ بخار کے بیمار کو دست آنے لگتے ہین ان دستون کو بے سمجھے
بوجھے رد کرنا نہ چاہیے کیونکہ ان دستون کے وزیعہ طبیعت اُس موذی مادہ کو جسم
سے خارج کرتی ہے جو بخار کیحالت مین جسم کے بافتون کے زایل ہونے سے پیدا ہوتا ہے
(دیکھو بخار کی ماہیت) ہان بہت آدین کہ بیمار کمزور ہو جاوے تو ہلکے قابضات سے
ضرور روکنا چاہیے جیسے چاک مکسچر یا کینباؤنڈ چاک پاوڈر وبتھ - اوپیم وغیرہ وغیرہ +

دماغی علامتین بخار کیحالت مین - بخار جب شدت کا ہوتا ہے
تب دماغی علامتین اکثر پیدا ہو جاتی ہین - مثلاً بعضدفعہ شدت کا درد سر عرصہ تک ہوتا
رہتا ہے تو سر یا گردن پر برف لگاوین ضرورت ہو تو بال کترین یا سر منڈا وین - بعضدفعہ
اگر دن پر خشک گلاس کا لگانا بھی فائدہ مند ہوتا ہے بیمار جوان اور طاقتور ہو تو کنپٹیون پر

چند جونکین لگا دین - اسی قسم کے علاج سے ڈلی لے - ریم (یعنے ہذیان) کو بہی فائدہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ گردن پر یا کنپٹیون پر پلسٹر کے لگانے سے بہی ہذیان رفع ہوجاتا ہے - لیکن بخار کی ردی حالت مین جو بیمار آہستہ آہستہ بڑاتا ہے اُسمین مفرحات دینا چاہئے جیسے ایو - نیا خمر وغیرہ +

بخار کے بیمارونکو بے خوابی اکثر ستاتی ہے - افیون اور اُسکا جوہر مار - فیا بہی دوائین ہین جنپر اعتماد کیا جا سکتا ہے - انکو عرق کے ہمراہ دینا چاہئے بیخوابی ہو مگر ساتہہ اُسکے کنپٹی کی رگین تڑپتی ہون یا ہذیان شدید ہو تو افیون کے ہمراہ ٹار - ٹار امٹک ملاکر دینا چاہئے - ردی حالت مین بیمار اگر بڑاتا ہو تو مفرحات کے ہمراہ افیون دے سکتے ہین - لیکن بخار کی مفصلہ ذیل حالتون مین افیون کا استعمال نکرنا چاہئے مثلاً بخار کے دورمین پہیپہڑے اگر مبتلا ہو گئے ہون اور دم لینے مین بہت تکلیف ہو یا گردے مبتلا ہو گئے ہون یا غشی طاری ہونیوالی ہو یا پتلی آنکہون کی بہت سکڑی ہون تو افیون کا استعمال نہ کرنا چاہئے + بعض طبیب افیون کی جگہہ نیند لانے کے لیے ہائیڈریٹ اف کلورل یا برو - مائیڈ اف پو - ٹاسیم یا ۵۰ سے ۸۰ قطرے تک ٹنکچر اف ہن - بن کا استعمال کرتے ہین +

بخار کیحالت مین جب بے چینی بہت ہوتی ہے تو اسفنج پانی مین ترکرکے بدن کو پونچہہ دین یا بیمار کو گرم پانی مین بٹہا دین - آواز کی برداشت نہو تو کانون مین تہوڑی روئی رکہہ دین + غشی یا بیہوشی (کو - ما) طاری ہونیوالی ہو تو سر پر کہلے ول سے ٹہنڈا پانی لگا دین رائی کی پٹی یا بلسٹر گردن اور سینہ اور پنڈلیون پر لگا دین اور مفرحات پلادین بیہوشی غایت درجہ کی ہو تو سر کو منڈوا کر اُسپر بلسٹر لگا دین + یاد رہے کہ جن عصبی اور دماغی علامتون کا ذکر اوپر ہوا ہے جسم مین موذی مادہ کے ہونے سے بعض دفعہ پیدا ہوجاتی ہین پس اسبات کو تہ ہولین کہ جن اعضاء کے ذریعہ وہ مادہ جسم سے خارج

ہوسکتا ہے اُنکا دہیان رکہین کہ وہ اپنا کام اچہے طور پر کرتے ہین یا ہنین مثلاً گردے
اور رودے اور جگر وغیرہ *

واضح ہو کہ اکثر بخارون مین علامات ردیّہ پیدا ہو جاتی ہین - ہر ایسی حالت مین خمرا اور
اغذیہ مقوی کا استعمال جیسے شوربا انڈے وغیرہ تہوڑی تہوڑی مقدار مین بار بار کہلانا
چاہئے اور ساتہہ اُنکے مفرحات (اس ٹے میو-لنٹ) اور مقویات (ٹانک) کا
استعمال بہی کرنا ضرور ہے جیسے ہیو-بیا ہمراہ ڈیکاک-شن آف بارک اور کوینین اور
معدنی تیزاب اور سلفیورک یا کلورک ایتہر اور کلورا-فارم اور کافور اور جسم کے
مختلف حصّون پر رائی کی پٹی لگا دین - ضعف بہت ہو گیا ہو تو فاس-فورس کا
استعمال فائدہ مند ہے - ضعف اور بیہوشی اس درجہ پر ہو گئی ہو کہ بیمار نگل نہین سکتا
تو ریکٹم کے اندر دوا اور غذا کی پچکاری کرین * مثانہ کی حالت کو نہ بہولین پیشاب سے پُر
ہو تو سلائی سے نکالدیا کرین *

شدید بخارون کے دورمین اندرونی اعضا اکثر مبتلا ہو جایا کرتے ہین خاصکر شُش
بیمار کے چت لیٹے رہنے کے سبب سے خون سے پُر ہو جاتے ہین (کن-جش-چن)
یا اینین انفلامیشن ہو جا سکتا ہے - کروٹین بیمار کی بدلدیا کرین اور سر کو بہت نیچا نہ
رکہین اور ایسی دوا دین جن سے کہانسی ہو اور بلغم خارج ہوتا رہے تاکہ ہوا کی نالیان
بلغم سے پُر ہونا پاوین اور گا ہے گا ہے بیمار کو زور زور سے دم لینا کہین تاکہ پہیپہڑے کے
بیندے مین ہوا پہونچتی رہے اور وہ سُکڑنے نہ پاوین بڈسور کا خیال رکہین کیونکہ اس
قسم کے بخارون مین برابر لیٹے رہنے کے سبب سے زخم پڑ جایا کرتے ہین - بیمار کو ایسے بستر
پر نہ لٹا دین جو بہت ملایم اور گُدگُدا ہو - جو حصہ جسم کا بستر پر ہمیشہ لگا رہتا ہو اُسکو ملاحظہ
کرتے رہین اور خشک اور صاف رکہین کروٹین ہمیشہ بدلدیا کرین اور اُنکے نیچے گدیان رکہہ
دیا کرین اُن مقامو نپر ذرا بہی سرخی کے آثار پیدا ہون تو بیمار کو ہوا یا پانی کے بستر پے

پر لگا دین اور اسپرٹ اف وائن تھالص یا پانی ملاکر اُسپر لگا دین یا اکسائیڈ اف زنک اُسپر چھڑک دین یا سوپ پلاسٹر چمڑے پر بچھا کر لگا دین + بخار کا بیمار جب رو بصحت لاتا ہے تب اُسکی غذا اور دوا کا عمدہ بندوبست کرنا چاہئے اور صفائی کیطرف بھی دھیان رکھنا چاہئے چنانچہ مقویات اور ادویات ہاضم کا استعمال کرین اور ایسی حالت مین تبدیل آب وہوا سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے +

اقسام بخارون کے - واضح ہو کہ کُل بخارون کو دو حصہ مین تقسیم کیا ہے ایک غیر متعدی یعنی جنکی چھوت ایک سے دوسرے کو نہین لگتی - دوم متعدی جنکی چھوت کا اثر دوسرے پر ہوجایا کرتا ہے +

اوّل بخار غیر متعدی

جو اُنمین سے خفیف قسم کا ہے یعنی فبری - کیو - لا دہ تو ایک ادنیٰ باعث سے پیدا ہوسکتا ہے مثلاً بدہضمی قبضیت وغیرہ لیکن اکثر مے ٹنٹ - ریمی ٹنٹ اور یا - لو فیور ہمیشہ مے - لے - ریا ہوا کے باعث پیدا ہوتے ہین ان تینون مین چندان فرق نہین ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ جب مقدار مے - لے - ریا ہوا کی جسم کے اندر بہت ہی تھوڑی سرایت کرجاتی ہے تب انسان کو دوسرے تیسرے یا دیر دیر بعد بخار ہوجایا کرتا ہے لیکن جب مقدار اُس ہوا کی زیادہ ہوتی ہے تب بعوض انٹر - مے - ٹنٹ فیور کے ری - مے - ٹنٹ فیور ہوجاتا ہے جسمین یوم راحت نہین ہوتا بلکہ تھوڑے عرصہ کے لئے بخار کی چند علامتون کو قدرے تخفیف ہوجاتی ہے اور ہوا مذکورہ کی مقدار جب اِس سے بھی زیادہ ہوتی ہے تب نہ تو یوم راحت اور نہ تخفیف ہوتی ہے بلکہ بخار یکسان برابر چڑھا رہتا ہے اُترتا ہی نہین - اور اعضاے اندرونی اِس تیسری مقدار مے - لے - ریا مین زیادہ تر مبتلا ہوجاتے ہین بہ نسبت اول اور دوم مقدا-

کے ان بخارون کی نسبت ایک اور بات قابل یاد رکہنے کے یہ ہے کہ مے - لے - ریا
کے موثر ہونے کے لئے حرارت بہی درکار ہے یعنے جہان یہ ہوا ہو اگر وہان گرمی بہی
زیادہ ہو تو اثر اسکا شدت سے ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے زور اسکا ممالک سرد مین
بہت کم یا بالکل نہین ہوتا اور اقالیم گرم مین زیادہ ۔ اس موقع پر ماہیت مے لے ریا
کی اور حقیقت اسکے پیدا ہونے کی مختصر طور پر بیان کرنی عین مناسب جانتا ہون -
چنانچہ -

مے - لے - ریا

ماہیت - بقراط سے لیکر آجتک سب اسبات کے قایل ہین کہ دنیا کی سطح مین
کوئی جگہ تو ایسی ہے کہ جسمین بیماری کم ہوتی ہے اور کوئی ایسی کہ جسکے باشندے ہمیشہ
کسی خاص قسم کے مرض مین ضرور مبتلا رہتے ہین اور جب اس امر کا تجربہ کیا جاتا ہے اور اس
مین عقل دوڑائی جاتی ہے تب سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہین مقامات مین زیادہ بیماری
پائی جاتی ہے جنکے قرب وجوار مین جہلین اور دلدلین ہوتی ہین یا جو ایسے نشیب کہ انمین بارش
کا پانی کہڑا رہتا ہے یا ایسے شہر جو دریا کے کنارون پر ہوتے ہین یا جنکی زمینون پر
پانی پہر جایا کرتا ہے یا دامان کوہ اور جنگلی مقامات جیسے بنگالہ مین سندربن کا جنگل
جسمین ہمیشہ پانی پہر جایا کرتا ہے - پس وہ کونسی شے ہے جس سے اُن مقامات کے
رہنیوالے خاص قسم کے امراض مین مبتلا رہتے ہین مثلاً اُن لوگون کو اگر دیکہیے تو
چہرہ اُنکا پیلا - لبین پیلی - نبض کمزور اور وہ لوگ ایسے پست ہمت اور کم طاقت ہوتے
ہین کہ ذراسی محنت سے تہک جاتے ہین اور اکثر تپ لرزہ مین مبتلا رہتے ہین -
غرض اس سے صاف ظاہر ہے کہ مقامات مذکورۂ بالا مین کوئی شے ایسی ضرور ہوگی
جس سے وہان کے باشندے ہمیشہ مرض مین مبتلا رہتے ہین اُس شے کو گرمی کہین
تو نادرست ہے کیونکہ ہندوستان کے جو جو مقامات بہت گرم ہوتے ہین وہان کے

لوگ اکثر تندرست ہوتے ہین اور اُس چیز کو برودت بہی نہین کہہ سکتے کسلیے کہ دریا
اور سمندر مین ملاح لوگ مرض سے اکثر محفوظ رہتے ہین اور یہ بہی نہین کہا جاسکتا کہ شے
مذکورہ ہوا ہی ہے کہ جو جہیلون سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ اِس امر کا تجربہ کیا گیا ہے
کہ لوگون نے جہیلون کے پیندے کو خوب ہلایا ہے اور اِس سے جو ہوا پیدا ہوئی ہے
اُسکو سونگہا ہے تسپر بہی اِس قسم کے مرض مین مبتلا نہین ہوے ہین جیسے تپ لرزہ
ہے - پس اِس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ شے ضرور کوئی زہر ہوگی جسکا نام اطبا نے
مے - لے - ریا رکہا ہے اِس مے - لے - ریا زہر کی نسبت اطبا کے دلون مین دو طرح
کے خیالات پیدا ہوئے ہین یعنے کوئی تو کہتا ہے کہ نباتات کے سڑ جانے سے یہ زہر
پیدا ہوتا ہے اور کوئی یہ کہ مے - لے - ریا ایک خاص قسم کی تخمیر ہے جو جہیلون سے
پیدا ہوتی ہے اور بعضون نے عقل کے تکّلے لگا کر یہ بات نکالی ہے کہ باعث مے - لے - ریا
کا ایک قسم کی کائی ہے جو نہایت باریک اور بہت جلد پیدا ہوتی ہے * لیکن
اسباب مین کچہہ شک نہین کہ نباتات کے سڑ جانے سے مے - لے - ریا زہر پیدا
ہوتا ہے کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ نشیبی مقامات مین جبتک فصل کہڑی رہتی
ہے تبتک وہان تپ لرزہ کے قسم کی بیماریان پیدا نہین ہوتین لیکن بعد درو
ہوجانے فصل کے جو نباتی اجزا اُسمین پڑ رہ جاتی ہین بارش کے پڑنے سے سڑ
جاتی ہین تب اُن مقامات مین مے - لے - ریا کا زور شور ہوتا ہے اور تپ لرزہ بہی
بہی اُسوقت پیدا ہوتی ہے - اور دلدلون کا بہی یہی حال ہے کہ جبتک اُن مین
پانی کہڑا رہتا ہے تبتک تو مرض سے محفوظ رہتے ہین لیکن جب گرمی کے موسم
کی دہوپ پڑتی ہے اور پانی اُنکا خشک ہوجاتا ہے تب مے - لے - ریا ہوا کا پیدا
ہوتا ہے کیونکہ جس مقام کا پانی خشک ہوجاتا ہے وہان بہت سے نباتی اجزا پیدا ہوتے
ہین جنکے سڑ جانے سے کثرت سے کائی پیدا ہوتی ہے جو یا تو خود زہر ہوتی ہے یا

جسکے اندر یہ زہر مے۔لے۔ریا ہوتا ہے جس سے امراض ازقسم تپ نوبتی پیدا ہوتے ہیں
ہندوستان مین اس زہر کا یہ قاعدہ ہے کہ قبل از شروع یا بعد از ختم ہونے برسات
کے زور شور ہوتا ہے چنانچہ پنجاب مین ایسا ہوتا ہے کہ جولائی سے لیکر نصف
نومبر تک مے۔لے۔ریا کا زور شور رہتا ہے اور کُل امراض جو اِس زہر سے پیدا ہوتے
ہین اُنکی بھی شدت انہین مہینون مین ہوتی ہے ❊ اِس زہر کی نسبت یہ بھی دیکھا
گیا ہے کہ نیچی زمینون مین اور بہ نسبت اوپر کے نیچے کی ہوا مین مے۔لے۔ریا کی شدت
ہوتی ہے ❊

جب اسبات کو ہم مانتے ہین کہ مے۔لے۔ریا زہر نباتات کے سڑ جانے سے پیدا
ہوتا ہے تو ہم کو یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ اِس زہر کے پیدا ہونے کے لئے چار چیزونکا باہم
ہونا ضروریات سے ہے اوّل حرارت دوم رطوبت سوم مادہ نباتاتی چہارم خاص قسم
کی زمین۔کیونکہ بدون اِن چار چیزون کے نباتات سڑ نہین سکتے۔پس اس سے
یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ بیماریان جو مے۔لے۔ریا سے پیدا ہوتی ہین خاص مقامات
خاص موسم اور خاص بلندی پر ظاہر ہوا کرتی ہین اور تجربہ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ
جب دلدلین خشک ہونے لگتی ہین تب اُن بیماریونکا زور ہوتا ہے اور جب انمین
پانی ہوتا ہے تب مرض سے محفوظ رہتے ہین لیکن خشک زمینون اور پہاڑون مین
انکا خلاف وقوع مین آتا ہے کیونکہ اِن مقامات مین جب بارش کثرت سے ہوتی ہے
تب مرض کا غلبہ ہوتا ہے اور جب بارش کم یا بالکل نہین ہوتی تب بیماری بھی نہین
ہوتی ❊

مے۔لے۔ریا کی بیماریان ہر سال کسی خاص جگہہ پر محدود رہتی ہین اور بعض دفعہ عالمگیر
بھی ہوجاتی ہین اور چونکہ مے۔لے۔ریا کا اثر نیچی جگہہ پر زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوپر
کے اسلئے جن مقامات مین اِس زہر کا زور ہے وہان کے باشندون کو چاہئے کہ اپنے

مکان کے اوپر کی منزل پر ہمیشہ رہا کرین اور چونکہ اس زہر کا اثر درختون کے سبب سے بہت زایل ہو جاتا ہے تو ایسا کرنا مناسب ہے کہ جن مقامات مین اس زہر کی شدت ہو وہان پر سورجمکہی خوب طرح کردین ✣

فقرہ اول - انٹرمے ٹنٹ فیور یعنی تپ لرزہ

اِس قسم کا بخار باری سے ہوا کرتا ہے اور وہ باری چند گھنٹہ تک رہ کر جب رفع ہوجاتی ہے تب مریض بخار سے بالکل محفوظ رہتا ہے - اِس یوم راحت کو اصطلاح مین انٹرمے شن کہتے ہین ✣ قسمین اِس بخار کی اکثر تین ہوا کرتی ہین ایک تو وہ بخار جو روز ہوجایا کرتا ہے اور جسمین وقفہ ۲۴ گھنٹہ کا ملتا ہے اِس قسم کو اصطلاح مین کوٹے ڈی - اَن فیور بولتے ہین ✣ قسم دوم اِس بخار کی وہ ہے جس کو ٹرشن فیور بولتے ہین - یہ بخار دوسرے روز آیا کرتا ہے اور اسمین مریض ۴۸ گھنٹہ تک بخار سے محفوظ رہتا ہے ✣ اور چوتھی قسم بخار تیسرے دن آیا کرتا ہے یعنے جس کسیکو آج بخار آیا ہو وہ کل اور پرسون بخار سے محفوظ رہیگا مگر تیسرے دن پہر مبتلا ہوجائیگا پس اِس بخار مین مریض ۷۲ گھنٹہ تک بخار سے محفوظ رہتا ہے اصطلاح مین اِس بخار کو کوار ٹن فیور کہتے ہین - یہ بات یاد رہے کہ کو ٹی ڈین بخار اکثر ہوجایا کرتا ہے مگر ٹرشن بہ نسبت اُسکے کم اور کوارٹن سب سے کم اور یہ کہ کو ٹی ڈین فیور اُس موسم مین زیادہ ہوتا ہے کہ جب مے ملے ریا کی شدت ہوتی ہے چنانچہ اُن مقامات مین کہ جہان بارش دکہن پچہم کی ہوا کے ساتہہ ہوتی ہے اِس قسم کے بخار کی شدت ماہ مئی سے لیکر اکتوبر تک رہتی ہے اور جہان اُتر پورب کی ہوا بہتی ہے یہ بخار نومبر اور دسمبر مین ظاہر ہوتا ہے اور جن جگہون مین دریا کی طغیانی ہوتی ہے وہان پر اِس بخار کی شدت اگست سے لیکر اکتوبر تک رہتی ہے اور ٹرشن فیور کا

یہ حال ہے کہ اس قسم کا بخار انہین لوگون کو زیادہ ہوا کرتا ہے جو کبھی پہلے بھی اُس
مین مبتلا ہوئے تھے اور جنکے جسم مین زہر اسکا بیکار پڑا رہتا ہے مگر ادنیٰ سبب سے پھر
ظاہر ہو پڑتا ہے اور یہ بخار جاڑو نمین اکثر ہوجاتا ہے چنانچہ اسکے زور و شور کے مہینے
دسمبر جنوری اور فروری ہین اور تبدلات موسم مین بھی یہ پیدا ہوا کرتا ہے مثلاً موسم
خزان اور بہار سکے شروع مین اور چونکہ اس قسم کا بخار اکثر انہین لوگون کو ہوا کرتا ہے
جنکے جسم مین انکا زہر یعنے ے - لے - ریا برابر موجود رہتا ہے اسواسطے اسمین اکثر طحال
بڑھ جایا کرتی ہے - دوسری بات انٹر - مے ٹنٹ فیور کی نسبت یہ بھی یاد رہے
کہ اسکی قسمین آپسکے اندر ایک دوسری مین بدل جایا کرتی ہین مثلاً بعض دفعہ جب ایسا
ہوتا ہے کہ کو - ٹی - ڈین بخار ٹر - شن مین بدل جاتا ہے تب بیمار رو بصحت لانے لگتا
ہے لیکن جب کبھی یہ بات ہوتی ہے کہ ٹر - شن بدلکر کو - ٹی - ڈی - اَن اور
کو - ٹی - ڈی - اَن بدلکر ری - مے ٹنٹ ہوجاتا ہے تب اس سے یہ معلوم کرنا چاہئے
کہ مرض بڑھتا جاتا ہے اور کوئی عضو رئیس اس مین شامل ہوگیا ہے اور یہ بھی بات
اکثر دیکھنے مین آتی ہے کہ کو - ٹی - ڈی - اَن بخار شام کو اور ٹر - شن قریب دوپہر
کے اور کوار - ٹن بعد دوپہر کے چڑھا کرتا ہے ؞

علامات - اس بخار کی علامات تین درجہ مین منقسم ہوسکتی ہین یعنے پہلے
بیمار کو سردی معلوم ہوتی ہے بعدازان بدن گرم ہوجاتا ہے اور تب پسینہ آکر بخار چھوٹ
جاتا ہے چنانچہ جب بخار چڑھنے لگتا ہے تو پہلے بیمار سست ہوجاتا ہے انگڑائیان آتی
ہین ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین اور مریض بار بار جمائیان لیتا ہے پھر سردی معلوم ہونے
لگتی ہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین بیمار کو پھریری چڑھ آتی ہے اور جاڑے سے
کانپنے لگتا ہے اور دانت سے دانت بجنے لگتے ہین ہاتھ پاؤن سکیڑکر گٹھری سا بنکر
بستر پر پڑ جاتا ہے اور اسقدر سردی ہوتی ہے کہ سنون کپڑے اُڑھائے تسپر بھی تسکین

نہین ہوتی اور جسم مین چونکہ سمّے۔ لے۔ ریا زہر کا اثر ہوتا ہے اس لئے قلب کی حرکت
سست ہوجاتی ہے جس سبب سے خون آہستہ آہستہ دورہ کرتا ہے اور بعض اعضاے
رئیسہ مین جمع بھی ہوجاتا ہے چنانچہ جب اس درجہ مین خون دماغ کے اندر جمع ہوتا ہے تب
بیمار کو اونگھہ آتی ہے سر مین بوجھہ معلوم ہوتا ہے اور کانون مین باجے سے بجتے ہین ٭
جب قلب مین اجتماع خونکا ہوتا ہے تب سینہ پر بوجھہ معلوم ہوتا ہے دم جلد جلد اور
بہ تکلیف لیا جاتا ہے اور نبض کمزور اور پست ہوجاتی ہے اور جب معدہ یا جگر مین خون جمع
ہوجاتا ہے تب اُبکائیان اور قے ہوتی ہے اور جب رودون مین خون کا غلبہ ہوتا ہے تب
مریض کو دست آتے ہین اس سردی کے درجہ مین نبض کمزور۔ جلد کی رنگت پیلی اور چہرہ
مریض کا سکڑا ہوا ہوتا ہے ٭ بعد سردی کے مریض کو گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چنانچہ
رفتہ رفتہ بیمار کا سارا جسم گرم ہوجاتا ہے اُسوقت جلد کی رنگت حالتِ اصلی پر آجاتی ہے
اور چہرہ مریض کا سرخ ہوجاتا ہے قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور نبض سریع اور سر درد
کرنے لگتا ہے اُسوقت کپڑے بُرے معلوم ہوتے ہین اور بیمار نہایت بےچین ہوجاتا ہے
بعد کچھہ عرصہ کے پیشانی پر نمی آجاتی ہے رفتہ رفتہ مریض پسینہ سے نہا جاتا ہے تب بخار
بالکل ٹوٹ جاتا ہے ٭
گرمی کے درجہ کی نسبت یہ باتین یاد رہین کہ کو۔ ٹے۔ ڈی۔ ان فیور مین بہ درجہ نسبت
ٹر۔ شن فیور کے دراز ہوتا ہے اور یہ کہ طاقتور آدمیون مین بھی گرمی بےچینی اور درد سر
زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کمزور کے ٭ اس درجہ مین زبان کا یہ حال ہوتا ہے کہ کوٹے۔ ڈی
اَن فیور مین اور مریض اگر طاقتور ہو تو زبان زیادہ تر میلی ہوتی ہے بہ نسبت ٹر۔ شن
فیور اور کمزور آدمی کے ٭ بعض دفعہ خاصکر جب مریض کمزور ہوتا ہے تو پسینہ کیحالت مین
اسقدر نڈھال ہوجاتا ہے کہ بچنے کی اُمید نہین ہوتی ٭ مدت ان تینون درجون کی جنکا ذکر
اوپر کیا گیا ہے ہمیشہ ایکسان نہین ہوتی چنانچہ سردی کا درجہ چند منٹ سے ۵ یا ۶ گھنٹہ

برابر رہ سکتا ہے اور جب یہ بخار شدت کا ہوتا ہے تب سردی کا درجہ کوتاہ اور گرمی کا دراز ہوتا ہے اور گرمی کا درجہ نصف گھنٹہ سے کئی گھنٹے برابر رہ سکتا ہے مگر ۲ گھنٹہ سے کبھی زیادہ نہین رہتا لیکن پسینہ کا درجہ اور دونون درجون سے کم ہوتا ہے اور بعض دفعہ پسینہ آتا ہی نہین اور یہ کہ کو-ٹے - ڈی-ان فیور مین سردی کا درجہ نہایت تھوڑا اور گرمی کا نہایت دراز ہوتا ہے اور ٹرشن فیور مین بہ نسبت کو-ٹے - ان فیور کے سردی کا درجہ دراز اور گرمی کا کوتاہ ہوتا ہے اور کوار-ٹن فیور مین بہ نسبت اور دونو قسم کے سردی کا درجہ بہت ہی زیادہ اور گرمی کا بہت ہی کم ہوتا ہے ؞

عوارض - جب یہ بخار مرکب ہوتا ہے تب اکثر اسمین طحال بڑھ جایا کرتی ہے اور مریض کو انے-میا ہو جاتا ہے اور کبھی یرقان کی بیماری بھی ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ مریض پیچش یا اسہال مین مبتلا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس بخار کے بیمار کو مرض برانکائی-ٹس - (سرفہ کہنہ) یا نیو-مو-نیا (ذات الریہ) یا ریوما-ٹیزم (وجع مفاصل) یا اسکاب-یو-ٹس اور دمہ کی بیماری بھی ہو جاتی ہے ؞

فقرہ دوم ری-می-ٹنٹ فیور

علامات - یہ بخار اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ پہلے مریض کو خفیف پھریری معلوم ہوتی ہے بعد اس کے جسم گرم ہو جاتا ہے سر درد کرنے لگتا ہے - چہرہ سرخ ہو جاتا ہے نبض سریع ہو جاتی ہے بعض دفعہ قے ہوتی ہے زبان میلی اور تشنگی کا غلبہ ہوتا ہے کمر مین درد اور ہاتھ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین پاخانہ کم اور بدبودار آتا ہے پیشاب سرخ اور تھوڑا آتا ہے - یہہ حالتین کچھہ عرصہ تک رہکر درجہ تخفیف یعنی-ری-می شن شروع ہو جاتا ہے جسمین اگرچہ نبض کی سرعت کسقدر کم ہو جاتی ہے پر حالت صحت پر نہین آتی - درد سر اور اعضائی شکنی

کو بہی کسیقدر تخفیف ہوجاتی ہے لیکن بالکل جاتی نہین رہتی حرارت جسم کی کم ہوجاتی ہے
لیکن بالکل مفقود نہین ہوتی جلد کسیقدر ملائیم ہوجاتی ہے اور سر اور سینہ پر تہوڑا سا پسینہ
بہی آجاتا ہے ۔ تشنگی کم اور زبان کسیقدر صاف ہوجاتی ہے ٭ یہ حالت تخفیف یعنی
ریمیشن کی تہوڑے عرصہ تک رہتی ہے تب بتدریج بخار کی علامتین بڑہتے بڑہتے شدید
ہوجاتی ہین ٭ اس بخار کی شدت اور تخفیف کیوقت مین اختلاف ہی چنانچہ بعض دفعہ شدت
بخار کی دوپہر دن کو ہوجاتی ہے اور دوپہر رات کو تخفیف ہونے لگتی ہے اور باقی کی رات
تا دوپہر دن بخار کو تخفیف رہتی ہے اور تب پہر شدت ہونے لگتی ہے ٭ بعض اوقات ایسا
بہی ہوتا ہے کہ دوپہر رات کو بخار کی شدت ہونے لگتی ہے اور یہ شدت صبح تک رہ کر تخفیف ہونے
لگتی ہے اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ شدت بخار کی دوپہر دن کو ہوجاتی ہے اور شام تک رہتی ہے
اُسوقت سے دوپہر رات تک تخفیف رہتی ہے ٭ شدت اور تخفیف کے وقت مین اگرچہ اسقدر
اختلاف ہے تاہم یہ قاعدہ ہی کہ صبح کے وقت اکثر تخفیف ہوجایا کرتی ہے ٭

واضح ہو کہ بعض دفعہ شدت اور تخفیف کیوقت مین بالکل امتیاز نہین ہوتا یعنی بخار کیحالت
یکسان برابر رہتی ہے ۔ یہ بات اُسوقت ہوتی ہے کہ جب مے ۔ لے ۔ ریا زہر بہت زیادہ مقدار
مین جسم کے اندر سرایت کرجاتا ہے یا جب کم مقدار مے ۔ لے ۔ ریا زہر کی کمزور آدمی کے جسم مین سما
جاتی ہے اور یہ بخار برابر اُسوقت بہی رہ سکتا ہے کہ جب کسی عضو اندرونی کے شامل ہونیسے
مرکب ہوجاتا ہے ٭ جب یہ ترکیبی ری ۔ می ۔ ٹنٹ فیور بسبب زیادہ ضعف دماغ اور ضعف قلب
یا بباعث کسی عضو رئیس کے شامل ہوجانے کے مین ابتدا مین مُہلک نہین ہوتا تب ایک اور قسم
کی علامتین ظاہر ہوتی ہین یعنی زبان خشک بہوری اور باہر نکلتے وقت کانپنے لگتی ہے نبض نہایت
سریع اور کمزور ہوجاتی ہے اُنگلیان کانپنے لگتی ہین جس علامت کو اصطلاح مین سب ۔ سل ۔ ٹر
ٹن ۔ ڈی ۔ نم کہتے ہین بیمار کو ہذیان ہوجاتا ہے اور اونگھ آتی ہے تب نہایت کمزور ہو کر
حالت بیہوشی مین مرجاتا ہے ٭ بعض دفعہ اسی قسم کے ری ۔ مے ۔ ٹنٹ فیور مین جسم پر خون

کے چھوٹے چھوٹے داغ پڑجاتے ہین (پے۔ٹے۔کے) یا مسوڑون لبون اور ناک سے خون جاری ہونے لگتا ہے اور کبھی قئے اور دستون کی راہ بھی خون آجاتا ہے ⁂

ترکیب ۔ری۔مے ٹنٹ فیور مین اکثر دماغ شامل ہوجاتا ہے اُسوقت بیمار کو ہذیان اور تشنج ہوتا ہے ⁂ کبھی سُست وقفے شروع ہوجاتے ہین اور کبھی جگر اور طحال بڑھ جاتی ہے اور مریض کو یرقان ہوجاتا ہے اور لگاہے نیو۔مو۔نیا اور برنکائی ٹس بھی ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی دونو گن سپیڑی بھی پھول جاتے ہین (پے۔رو۔ٹائی۔ٹس) ⁂

تشخیص ۔فرق درمیان۔ری۔می۔ٹنٹ ⁂ ان۔ٹر۔مے۔ٹنٹ اور آر۔ونٹ۔گن۔ٹے۔نیوڈ فیور کے یہ ہے ⁂ ری۔می ٹنٹ اور انٹر۔می ٹنٹ فیور کا سبب ایک ہی ہے یعنی مے۔لے۔ریا۔زہر مگر ان دونو بخارون مین فرق یہ ہے۔کہ ری۔مے۔ٹنٹ فیور مین تھوڑے عرصہ کے لئے بخار کی علامتون کو کسیقدر تخفیف ہوجاتی ہے (ری۔مے۔شن) لیکن انٹر۔مے۔ٹنٹ فیور مین ایک خاص وقت تک بیمار بخار سے بالکل محفوظ رہتا ہے (انٹر۔می۔شن) اور ری۔می۔ٹنٹ فیور مین چونکہ بخار کی علامتین عرصہ دراز تک موجود رہتی ہین اس لئے یہ بیماری زیادہ تر اندیشناک ہے اور اس مین مے۔لے۔ریا زہر بھی جسم مین زیادہ تر سرایت کرجاتا ہے ⁂

یہ بات کہ ری۔می۔ٹنٹ اور انٹر۔مے۔ٹنٹ فیور ایک ہی سبب سے پیدا ہوتے ہین اور یہ کہ دونو قسم کے بخار اُس سبب کے مختلف درجے ہین حالات مفصلہ ذیل سے ثابت ہوسکتی ہے چنانچہ ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ جس سال مے۔لے۔ریا زہر کی کثرت ہوتی اُس سال ری۔می۔ٹنٹ فیور کی بھی کثرت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ جو بخار ابتدا مین ری۔می۔ٹنٹ تھا اخیر کو انٹر۔می۔ٹنٹ ہوجاتا ہے برعکس اسکی ری۔می ٹنٹ بخار انٹر۔مے۔ٹنٹ ہوجاتا ہے اور کا۔من۔گن۔ٹے۔نیوڈ فیور کو جو ہندوستان مین موسم گرما کے اندر خاصکر اپریل اور مئی اور جون مہینہ مین ہوجاتا ہے ری۔می۔ٹنٹ فیور سے اسطور پر فرق کیا جاسکتا ہے

کہ بخار کے موسم کو دیکھین کہ وہ موسم مے ملے ۔ ریا کا ہے یا نہین اور گرمی کی شدت ہے
یا نہین اور بیمار کو پہلی کبہی مے ملے ۔ ریا زہر سے صدمہ پہنچا تہا یا نہین *

علاج ۔ انٹر ۔ مے ۔ ٹنٹ اور ری ۔ می ۔ ٹنٹ فیور ان دونونکا علاج یکجا
کیا جاتا ہے * انٹر ۔ می ۔ ٹنٹ فیور کے سردی کے درجہ مین بیمار کو گرم کپڑے پہنادین اور
ہو سکے تو گرم گرم چاء پلادین ۔ بعض دفعہ سردی اس شدت سے چڑہتی ہے کہ مریض
نہایت نڈہال ہو جاتا ہے اور نبض نہایت کمزور ہو جاتی ہے ۔ اس صورت مین
اسٹی میو ۔ لنٹ دواکا استعمال کرنا چاہیئے مثلاً کاربونٹ اف امونیا اور اسپرٹ * ورنہ معمولی
حالت مین اس نسخہ کا استعمال کرنا چاہیئے

نسخہ ۔ سلفٹ اف مگنے شیا ——————— ۲ ڈرام
سلفٹ اف سوڈا ——————— ۴ ڈرام
نائیٹرس ایتھر ——————— ۲ ڈرام
کونین ——————— ۲۰ گرین
پانی ——————— ۱۹ آونس

سبکو ملاکر بہ مقدار ڈیڑہ آونس کے تین تین گہنٹہ بعد شیشے کو ہلاکر پلادین کیونکہ
کونین نیچے بیٹہہ جاتی ہے ۔ یاد رہے کہ ان دونون قسم کے بخارون مین صفرا کا استقدر
غلبہ ہوتا ہے کہ مریض کو اکثر صفراوی قے کثرت آتی ہے اور قے کے مادہ مین نرا
صفرا خارج ہوتا ہے اور بعض دفعہ صفراوی دست بہی آتے ہین مگر اکثر قبض ہا کرتا ہے پس
نسخہ بالا کے استعمال سے قبض رفع ہو جاتا ہے اور کہلکر صفراوی دست آتے ہین اور جون جون
دست آتے جاتے ہین بخار فرو ہوتا جاتا ہے اور پسینہ آنے لگتا ہے *
اوپر کے نسخہ مین کونین نوبت کے روکنے کے لحاظ سے نہین ملائی گئی بلکہ جرمی سائیڈ
دکرم کش فائیدہ کے واسطے شامل کی گئی ہے ۔ کیونکہ ان بخارون کی ماہیت سے

ظاہر ہے کہ ہوا مین جانفار دے ہوا کرتے ہین جن کے خون مین داخل ہو جانے سے بخار ہو جاتا ہے ٭

واضح ہو کہ اوپر کے نسخہ کا نام سے - لائن مکسچر رکہا ہے ٭ یہ نسخہ ہر قسم کے بخار مین کہ جسمین صفرا کا غلبہ پایا جاوے اور خاصکر قبض موجود ہو نہایت فایدہ کرتا ہے ٭ پس اس کتاب مین جہان کہین اِس نسخہ کا استعمال کیا جائے گا وہان بعوض پورے نسخہ کے لکہنی کے صرف سے - لائن - مکسچر - لکہا جائے گا جس سے نسخہ بالا سے مراد ہوگی ٭ پرانے نسخے فیور مکسچر اور فیور پاؤڈر کے ایسے مفید نہین ہین جیسے سے - لائن - مکسچر کا نسخہ ہے - مگر شاید کسی موقع پر ان کے بہی استعمال کرنے کی ضرورت پڑجائے اسواسطے دونون نسخہ ذیل مین درج کرتا ہون ٭

نسخہ فیور مکسچر کا -

لائیکوار امو - نیا اسے - ڈشن ایک ڈرام ٭ نائیٹریٹ اف پوٹاش - ۵ گرین ٭ اسے ٹٹ - اف پوٹاش - ۰ اگرین ٭ نائیٹرس ایتھر - ۰ ا قطرے ٭ پانی - ایک آونس سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد جب تک بخار رہے استعمال کرتے جاوین - مگر واضح ہو کہ - انٹر - مے - ٹنٹ اور ری - مے - ٹنٹ فیور مین اس نسخہ کی کچہہ بہی پیش نہین چلتی - سے - لائن - مکسچر کا نسخہ ضرور مفید پڑتا ہے چنانچہ مین اب اسی نسخہ کا استعمال کرتا ہون ٭

نسخہ فیور پاؤڈر کا -

انٹی - مونیئل پاؤڈر - ۲ گرین ٭ اپی - کاک پاؤڈر - ½ گرین ٭ کیا مول - ½ گرین ٭ نائیٹر - ۵ گرین ٭ سب کی ایک پڑیہ بناوین اور دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کہلاوین یہ نسخہ بہی ضعیف العمل ہے ٭ نیبو اور املی کا آب شورہ بہی نہایت فایدہ کرتا ہو بدن زیادہ گرم ہو تو نصف سرکہ اور نصف آب گرم ملاکر مریض کے بدن کو پونچہہ دین ٭ درد سر ہو تو کن پٹی پر جونکین لگاوین اور سر پر برف رکہین اور برف کے ٹکڑے کہلاوین جسوقت پسینہ آنا شروع ہو جاوے مریض کو کپڑے اڑہاوین اور اسبات کی احتیاط رکہین کہ حالت

عرق مین ہوا نہ لگ جاوے لیکن اس حالت مین بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مریض کو کمال ضعف ہو
جاتا ہے اور بعض دفعہ مر بھی جاتا ہے - خدانخواستہ جب بیمار کی حالت اسقدر ردی ہوجاوے
فوراً ادویات سٹی میولنٹ مثلاً ایتھر امونیا اور برانڈی کا استعمال کرین بلکہ پسینہ کے
آجانے سے بخار ٹوٹ جاتا ہے اور مریض کو راحت حاصل ہوتی ہے - ایام راحت مین جسکو اصطلاح
انگریزی مین - انٹر - مے - شن کہتے ہین ایسا علاج کرنا چاہئیے جس سے بخار کی نوبت پھر نہ ہو
پاوے - چنانچہ یہ بات ادویات مفصلہ ذیل سے حاصل ہو سکتی ہے کونین ٭ سنکھیا ٭ اتیس
کٹ کرنجا ٭ گلو ٭ پاپیتا ٭ رسوت ٭ بعض دفعہ اسٹرکینا اور نار - کوٹین سے بھی باری
رک جاتی ہے ٭ جتنی دواؤن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اسمین کچھ شک نہین کہ ان سب سے
کونین زیادہ تر مفید ہے لیکن مثل اَور ون کے ہم اسبات کو نہین مان سکتے کہ کونین سے بخار
کی نوبت ضرور رک جاتی ہے بلکہ اس امر مین اپنا تجربہ یہ ہے کہ جس موسم مین مے - لے - ریا زہر
کا اثر کم ہوتا ہے اسمین کونین سے ضرور فایدہ ہوتا ہے لیکن جس موسم مین زہر مذکور کا نہایت
زور و شور رہتا ہے اُس موسم مین کونین سے بہت کم یا بالکل فائدہ نہین ہوتا بلکہ نقصان
ہوتا ہے کیونکہ ایسے موسم مین جس کسی بیمار کو بخار کی نوبت روکنے کے لئے کونین دی ہے اُسکا
جسم اس شدت سے گرم ہوگیا ہے کہ بیمار مر گیا بلکہ ہم نے بھی پھر کبھی کونین کا نام تک نہین
لیا ہے ٭ ایک اور بات اپنے تجربہ کی ہم یہ بھی بتلانا چاہتے ہین کہ ہر حالت مین سے - اُن مکسچر
کے نسخہ بالا کا استعمال پہلے کرین اور جب کئی دست خوب کھلکر آجاوین اور بخار بھی اتر جاوے تب
کونین کا استعمال باری روکنے کے لئے کرین - قبض کی حالت مین کونین ہرگز نہ دین اسمین نقصان
متصور ہے ٭

اب سنکھیا کا حال سُنئے ہم نے ایسا کیا ہے کہ جب کونین نے ہمکو دھوکا دیا ہے تب اپنے
بیمار کو سنکھیا کھلایا ہے اس خیال سے کہ شاید نوبت بخار کی رک جاوے لیکن اس نے ایسا
ناامید کیا ہے کہ ہم بے دھڑک کہہ دیتے ہین کہ سنکھیا کو انٹے - پے - ریا - ڈک مانند

محض تھوڑا صرفہ نہ ہے شاید خفیف قسم کے تپ نوبتی کی نوبت سنکھیا کے استعمال سے دو چار روز کے بعد رک جاوے تو رک جاوے لیکن اس صورت میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نوبت بخار کی قسم خفیف کی سنکھیا ہی کے استعمال سے رکی ہے کیونکہ ایسا بخار دو چار روز کے بعد اکثر خود بھی تو رفع ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ کونین اور سنکھیا کا یہ حال ہے تو اتیس اور گلو اور پاپتیا اور نیم وغیرہ کس شمار مین ہین ۔ پہر بخار کی نوبت کیونکر رکے۔ اپنا تجربہ اس امر مین یہ ہے کہ بخار کی حالت مین اوپر کے سے۔ لائن کمسچر کا استعمال کرتا ہون بعد اتر جانے بخار کے ایک خوراک ۵ اگرین کونین کی بیمار کو کہلا دیتا ہون اس سے نوبت بخار کی رک گئی تو بہتر ورنہ پہر اسے سے۔ لائن کمسچر کا استعمال کرتا ہون اور بخار فرو ہو جانے کے بعد پہر کونین دیتا ہون ؛

کونین کے استعمال کی ترکیب مین حکما کی رائے مین اختلاف ہے یعنے بعض کہتے ہین کہ جسوقت بیمار پسینہ مین تر بتر ہو اس وقت کونین دینی چاہیئے اور بعض کی رائے یہ ہے کہ نوبت کے آنے سے ۳ گھنٹہ پیشتر کونین کہلانی چاہیئے اور کوئی یہ کہتے ہین کہ کونین ۵ سے ۵ اگرین کی مقدار تک کہلانی چاہیئے اور کوئی صاحب ۲۰ سے ۳۰ اور ۴۰ سے ۶۰ گرین تک کونین کہلانا بتلاتے ہین اور کوئی حکیم گرمی کے درجہ مین بہی کونین کے دینے کی صلاح دیتے ہین لیکن اس امر مین اپنا تجربہ یہ ہے کہ جب ہم نے کونین ۲۰ گرین سے زیادہ دی ہے تب بیمار نے گرمی اور خشکی اور بے چینی ہو درد سر اور تشنگی کی اسقدر شکایت کی ہے کہ پہر کبہی مریض نے کونین کا نام تک نہین لیا اور ناچار ہو کر ہم نے کونین کا دینا موقوف کر دیا ہے اور چونکہ ہمارے ملک کے لوگ اس دوا کو نہایت گرم خشک سمجھتے ہین تو بارہا ہم نے کونین کو چھپا کر دیا ہے چنانچہ ایسے لوگون کو جو سیت اور حرارت کے نہایت معتقد ہین چاندی کے ورق مین ڈالکر بطور گولیون کے کونین کہلاتے ہین لیکن بخار کی حالت مین کونین کبہی نہین کہلائی ہے ؛ ایک اور ترکیب کونین کے استعمال کی بذریعہ پچکاری کے ہے ہم نے اس ترکیب کا بہی تجربہ قریب ۲۰۰ بیمار مین کیا ہے اور نتیجہ اسکا یہ دیکھا ہے کہ اس ترکیب سے بہی کونین مفید پڑتی ہے لیکن ایک خرابی بعض دفعہ اسمین یہ پیدا ہو جاتی

ہے کہ جسبدین جس جگہ پچکاری کی نوک داخل کیجاتی ہے وہ جگہ سرخ ہوکر ورم کرآتی ہے اور دو چار روز کے اندر اُس مین بڑا سا زخم پڑجاتا ہے جو نہایت دقت سے خشک ہوتا ہے۔ ایک لڑکے کا حال تو ہم کو خوب یاد ہے کہ اس پچکاری کے زخم کے باعث اُس کو ٹرا۔ مے ٹک ٹے۔ ڑس ہوگیا تھا دیہ کزاز کی بیماری ہے جو ضرب یا زخم سے پیدا ہوتی ہے) ٭ کبھی بیر کہ آگ پر پہٹکری بہون کر کہلانے سے بھی نوبت بخار کی رک جاتی ہے مگر وہی نوبت اِس دوا سے رکتی ہے جو کسی ٹہیک وقت پر ظاہر ہوتی ہے ٭

خوراک ۸ گرین ٭ پہلی خوراک نوبت سے ۳ گھنٹہ پہلے اور دوسری نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے دینی چاہئے ٭ کہتے ہین کہ آئیوڈین بھی نوبت کو روکتا ہے چنانچہ ۱۰ قطرے ٹنکچر کے ایک آونس پانی مین تین دفعہ دن مین پلانا چاہئے۔ مگر جب کوئی عضو اندرونی اس مرض مین شامل ہوجاتا ہے تب آئیو۔ڈین سے فائدہ نہین ہوتا + انٹے۔ پائی۔ رین بھی اچھی ہے مگر اس مین ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ پسینہ اِس کثرت سے آتا ہے کہ مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے۔ علاوہ اِس کے اِس دوا سے پسینہ آکر کچھ عرصہ بعد بدن پہر گرم ہوجاتا ہے پسینہ لانے کے لئے ہے۔ لی۔ سے۔ لٹ ات سوڈا بھی بہت اچھی دوا ہے مگر بعض دفعہ اس مین بھی وہی بات ہوجاتی ہے کہ پسینہ آکر کچھہ عرصہ بعد پہر بخار ہوجاتا ہے ٭

قے۔ نا۔ سی۔ ٹین۔ یہ بھی دوا بخار مین مفید ہے۔ اثر اسکا جلد پیدا ہوتا ہے اور اسمین کسی قسم کی برائی بھی نہین ہے جب آٹھہ گرین کی مقدار مین چار چار گھنٹہ بعد کئی خوراکین کھلائی جاتی ہین تب حرارت جلد کی کم ہوجاتی ہے مگر اِسّے بھی بخار بالکل ٹوٹتا نہین ٭

انٹے۔ نائی۔ رین۔ اِس دوا سے بھی پسینہ آجاتا ہے اور حرارت کم ہوجاتی ہے۔ خوراک ۳ سے ۵ اگرین۔ جب اسکی آٹھہ گرین کسی بخار کی بیمار کو کھلائی جاتی ہے تب جسم کی حرارت کم ہوجاتی ہے اور کئی گہنٹہ برابر کم رہتی ہے مگر پھر بخار ظاہر ہوجاتا ہے ٭ اوپر جتنی دواؤنکا ذکر کیا گیا ہے اُنسے جسم کی حرارت تو ضرور کم ہوجاتی ہے مگر بخار پہر ہوجاتا ہے کیونکہ جب تک

صفرا دستون کے ذریعہ خارج نہین ہوتا تب تک بخار مفارقت نہین کرتا۔ پس وہی سے لائن یکسچر سب سے عمدہ نسخہ ہے ؛

لیکن ری۔ می ٹنٹ فیورین چونکہ یہ اکثر معلوم نہین ہو سکتا کہ بخار کو کس وقت تخفیف ہو گی اسلئے حکیم کو چاہئے کہ اپنے مریض کو شب و روز کے اندر کئی مرتبہ توجہ سے دیکھے اور آہستہ آہستہ۔ سے۔ ٹر لگا دے جسوقت ری۔ می شن ہو تھہ آوے فوراً کونین کا استعمال کرے بخار کی علامتین برابر موجود ہون اور تخفیف کی صورت نظر نہ آوے اور بیمار کی حالت ردی ہوتی جاوے تو نسخہ مرقومہ ذیل کا استعمال کرین ؛ **نسخہ**

سلفیو۔ رس۔ اسڈ (ہوشیار پس سلفیو۔ رک۔ اسڈ نہین) ۳۰ بوند ؛ آرنج۔ فلاور واٹر دو ڈرام ؛ پانی چھہ ڈرام ؛ سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور ایسے ہی ایک ایک خوراک تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلا دین۔ اگر اس نسخہ کا جزو دوم میسر نہ ہو تو سلفیو۔ رس۔ اسڈ کو بمقدار ۵ یا ۱۰ بوند کے دے سکتے ہین اور اس سے بڑی عمر کے بچون کو ۵ یا ۱۰ بوند تک دیا جا سکتا ہے ؛ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ سلفیو۔ رس۔ اسڈ کے استعمال سے بخار اتر جاتا ہے اور مریض رو بصحت لانے لگتا ہے ؛ اور جب ذرہ بھی علامتون کو تخفیف ہو فوراً کونین کا استعمال کرین جب سب سل۔ ٹیش۔ ٹن۔ ڈینم (انگلیونکا کانپنا) کی علامت اس قسم کے ری مے۔ ٹنٹ فیورمن موجود ہوتی ہے تب کافور کے استعمال سے اس علامت کو بہت فایدہ ہوتا ہے مثلاً کافور ۳ گرین اور گلقند ۲ گرین دونو کو ملا کر ایک گولی بنا دین اور ایسے ہی ایک ایک گولی دن بہر تین دفعہ کہلا دین ؛

فقرہ سوم کن ٹے نیوڈ فیور

ہندوستان اور دیگر ممالک گرم مین ماسوا انٹر مے ٹنٹ اور ری۔ می ٹنٹ فیور کے ایک اور قسم کا بخار بسبب تبدلات موسم شدت گرما کثرت محنت تردد و فاقہ کثرت اکل و شرب

بچون کو صرف پانی ہی ملا کر پلا دین اگر مریض کی عمر ایک دو سال کی ہو تو سلفیو رس ۱ بوند

استعمال مسکرات اور قبض کے پیدا ہوتا ہے یہ بخار دو قسم کا ہوتا ہے قسم خفیف کو
ا۔ فے۔ مے۔ ریل فیور یا کا۔ من کن۔ ٹے۔ نیوٹو فیور یا فبری۔ کیو۔ لا کہتے ہین اور قسم
شدید کو بنام آر۔ ڈنٹ کن۔ ٹے۔ نیوڈ فیور نامزد کرتے ہین ۞ اس قسم کا بخار پنجاب
اور ممالک مغربی و شمالی اور دکہن مین ماہ اپریل مئی اور جون مین اکثر ہوجایا کرتا ہے ۞

قسم اول کا۔ مَن کن۔ ٹے۔ نیوڈ۔ فیور۔ جب یہ بخار بہت ہی خفیف
ہوتا ہے تب اسکو افے۔ برل۔ فیور کہتے ہین ۞ اسمین کُل علامات بخار کی موجود ہوتی ہین
یعنے جسم گرم نبض تیز زبان خشک پاخانہ قبض پیشاب کم پسینہ بالکل نہین وغیرہ لبعداز ان
پسینہ آکر ۲۴ یا ۳۶ گہنٹہ کے اندر بخار چہوٹ جاتا ہے مگر علامات مذکورہ بالا جب برابر چار یا پانچ
روز تک رہتی ہین تب اس بخار کو کا۔ من۔ کن۔ ٹے۔ نیوڈ فیور بولتے ہین ۞

علاج۔ اگر قبض ہو تو ایک جلاب دین نہین تو سے۔ لائن مکسچر کا استعمال کرین واسطے رفع
درد سر کنپٹی پر جونکین لگادین ۞

قسم دوم آر۔ ڈنٹ۔ کن۔ ٹے۔ نیوڈ فیور۔ یہ بخار خاصکر اُنہین
مقامات مین اکثر ہوجاتا ہے جو نہایت گرم ہوتے ہین ۞

علامات۔ اس بخار کی علامتین دفعتًا ظاہر ہو پڑتی ہین چہرہ سُرخ اور سر گہومتا ہے بیمار
کو روشنی اور آواز کی برداشت نہین ہوتی جسم نہایت گرم اور نبض سخت پُر اور سریع ہو
جاتی ہے۔ کمر مین درد اعضا شکنی ہوتی ہے اور دم تکلیف سے لیا جاتا ہے۔ فم معدہ پر
بوجہ جی متلاتا اور بار بار صفراوی قے ہوتی ہے پاخانہ بعض دفعہ قبض اور کبھی مشغف صفراوی دست
آتے ہین۔ زبان سفید اور کنارے اُس کے اکثر سُرخ ہوتے ہین۔ پیشاب کم اور سُرخ آتا ہے
اگر بخار کی شدت زیادہ ہوتی جاوے تو درد سر زیادہ ہونے لگتا ہے اور مریض کو اکثر ہذیان ہو
جاتا ہے۔ یہ علامتین دو یا تین روز تک یکسان رہکر جب تخفیف ہونے لگتی ہے اور جسم سرد تب
اسقدر ضعف ہوجاتا ہے کہ بیمار کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جب دماغی علامات کی شدت

ہوتی ہے تب حالت بخار ہی مین مریض بیہوش ہوکر تلف ہو جا سکتا ہے ؛

اسباب - شدت گرمی - تپش آفتاب - کثرت محنت تردد و افکار - کثرت اکل و شرب استعمال مسکرات اور قبض ؛

علاج - عین ابتدا بخار مین سر کو منڈوا کر سرد پانی لگا دین - کنپٹی پر حسب طاقت بیمار کے جونکین لگا دین اور ایک تیز مسہل کیا - لوسل اور جالپ یا اسے - لانٹے - ریم کا دین نہین تو شروع ہی سے اوپر کا سے - لائن مکسچر استعمال مین لا دین بیمار کے جسم کو سرکہ اور پانی سے پونچھین اور شور و غل اور روشنی سے محفوظ رکہین ؛

فقرہ چہارم ڈنگو یا ڈنڈی فیور

تعریف - یہ ایک قسم کا ریمٹنٹ فیور ہے جس مین جوڑون مین درد اور جسم پر تھوڑے عرصہ کے لئے سرخ سرخ دہبے پڑ جاتے ہین اور جلد مفقود ہو جاتے ہین ؛

علامات - یہہ بیماری اکثر بلا کسی علامت مندرجہ کے اتفاقاً ظاہر ہو پڑتی ہے لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار پست ہمت ہو جاتا ہے اور اس کی پشت پر خفیف سردی معلوم ہوتی ہے - اور کبہی یہ مرض اسطرح پر بہی شروع ہوتا ہے کہ سر اور کمر اور جسم کے کُل جوڑون مین شدت کا درد ہوتا ہے مگر خاصکر گہٹنہ سخت اور متورم ہو جاتے ہین آنکھون سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور چہرہ پر آماس اور سرخی آ جاتی ہے - آنکھون کے ڈہیلے نہایت درد کرنے لگتے ہین نبض پر تیز اور سریع ہو جاتی ہے - زبان مرطوب میلی اور کنارے اس کے سرخ یا زرد ہو جاتے ہین جسم گرم اور خشک جی متلاتا اور بہوک مر جاتی اور پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے درد نہایت شدید اور ایک جوڑ سے دوسرے مین منتقل ہو جاتا ہے - بیمار نہایت کمزور اور بے چین رہتا ہے بعد ۲۴ گہنٹہ کے درد سر اور چہرہ کی سرخی کم ہونے لگتی ہے اور جوڑون کی درد کی شدت بہی کم ہو جاتی ہے - اب پسینہ آتا ہے اور بیمار نہایت نڈہال ہو جاتا ہے یہ حالت

ضعف کے تخفیف کی کل مدت تک رہتی ہے - تیسرے دن بخار کی پھر شدت ہوتی ہے اور ہاتھ پھیروں پر سُرخ سُرخ دھبے مثل اسکارلیٹ ٹینا کے پیدا ہو جاتے ہیں لیکن بعض اوقات عین ابتدا مرض ہی میں یہ دھبے پہلے چہرہ اور تب سارے جسم پر پیدا ہو کر جلد مفقود ہو جاتے ہیں - اب دوبھی رفع ہونے لگتا ہے اور مریض کو شفا ہوتی ہے مگر بعض دفعہ جبتک بیمار اس بخار میں دو یا تین دفعہ مبتلا نہیں ہو لیتا ہے تبتک شفا نہیں ہوتی ہے *

نتائج - پیریٹانن * ہیپاٹائٹس * بواسیر اور نیوریلجیا اور وجع العصب *

اسباب - پیریڈسپوزنگ - حرارت رطوبت اور خراب ہوا *

اکسائٹنگ کاز - قصور ہضمہ *

انجام - اکثر بخیر لیکن جب ضعف زیادہ لاحق ہوتا ہے تب مریض کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے *

علاج ابتدا میں قے کرادیں جلاب دیں مگر سب سے بہتر یہ ہے کہ اسے سے لائم مکسچر کا استعمال کریں اور بوقت تخفیف کونین اور ادویات مقوی کو کام میں لادیں *

فقرہ پنجم یالو فیور

تعریف - یہ ایک قسم کا ریمٹنٹ فیور ہے جسمیں جلد کی رنگت زرد ہو جاتی ہے اور سیاہ رنگ کی قے آتی ہے *

علامات - ابتدا میں بیمار پست ہمت اور کمزور ہو جاتا ہے - سر گھومتا اور بعض دفعہ غشی طاری ہوتی ہے - بار بار پھریری معلوم ہوتی ہے پشت اور ہاتھ پاؤں میں شدت کا درد ہوتا ہے * درد سر چہرہ سُرخ آنکھیں سُرخ اور پُر آب اور جسم گرم اور خشک * زبان سفید اور مرطوب درمیان سے میلی مگر نوک اور کنارے سُرخ تشنگی بشدت نبض پُر سریع اور سخت تنفس کی تکلیف - فم معدہ پر درد اور بار بار قے ہوا کرتی ہے * پاخانہ قبض رنگ براز کا

سفیدی مائل اور بعض دفعہ پیشاب مین صفرا ملا ہوا ہوتا ہے ۔ شدت ان علامتون کی چند گہنٹہ سے سہ یا ہم روز تک رہکر بالکل تخفیف ہو جاتی ہے پر اکثر بخار کی علامتین پہر عود کرتی ہین تب مریض زیادہ تر کمزور اور نبض اُس کی باریک اور سریع ہو جاتی ہے ۔ جلد سرد اور چہرہ کہچ جاتا ہے ۔ زبان خشک اور اُسپر سیاہ فرپید ا ہو جاتی ہے ۔ فم معدہ پر زیادہ درد اور حلق مین جلن پیدا ہوتی ہے اور قئے تشدت ہوتی ہے ۔ بعد ایک دو روز کے بیمار کو یرقان ہو جاتا ہے ہچکیان بار بار اور سیاہ رنگ کی قئے آتی ہے ۔ نبض نہایت کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے ۔ زبان اور دانتون کے کنارون پر سیاہ رنگ کی ایک رطوبت چمٹ جاتی ہے ۔ دست سیاہ اور لسیدار آتے ہین اور کان ناک منہہ اور شکم سے خون جاری ہونے لگتا ہے بعض دفعہ تیسرے یا چوتھے دن بیمار مر جاتا ہے پر اکثر گیارہوین دن کے بعد تلف ہو جاتا ہے ۔

نتائج ۔ شش جگر اور طحال اور دیگر اعضاے اندرونی اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض دفعہ شدت سے پیچش ہوتی ہے ۔

اسباب ۔ پری ۔ ڈسپو ۔ زنگ کاز ۔ موسم گرم ۔ بدپرہیزی ۔ فسکر رنج وغیرہ ۔ اکسائی ٹنگ ۔ کاز مے لے ۔ ریا زہر ۔

تشخیص ۔ جب یہ بیماری خفیف ہوتی ہے تب اسکو ۔ ری ۔ مے ۔ ٹنٹ فیور سے فرق کرنا مشکل ہوتا ہے مگر شدید قسم کے اخیر درجون مین جلد اور آنکہون کی زردی اور سیاہ رنگ کی قئے سے یہ مرض پہچانا جاسکتا ہے ۔

علاج ۔ ابتدا مرض مین اپے ۔ کے ۔ کوانا سے قئے کرادین اور ایسے جلاب دین جن سے پانچ سات دست خوب کہلکر آجاوین مثلاً سنا اور نمک یا ۔ کیا ۔ لو ۔ مل اور جلپ کا استعمال مناسب ہے ۔ بعد ازان چوتہائی گرین کیا ۔ لو ۔ مل ۔ ہمراہ نصف گرین افیون کے دو دو گہنٹہ بعد کہلاوین اور مریض کی رانون اور بغل مین مرہم سیماب

کی مالش کرین - مگر بہتر تو یہی ہے کہ اسے سے - لائن مکسچر کا استعمال دو دو یا تین تین
گھنٹہ بعد کرین - وہ نسخہ صفرا شکن بہت ہی عمدہ ہے - اور جب ری - می - شن
ہاتھہ آوے فوراً ۵ اگرین کونین کہلاوین جسم گرم اور خشک ہو تو سرکہ اور پانی سے
پونچہہ دین اور سر پر آبِ برف لگاوین اور جب کسی عضو اندرونی مین غلبہ خون کا دیکھین
فوراً جونک یا ملیٹہر کا استعمال کرین اور حالت ردی مین ادویات اسٹی - میولنٹ کام
مین لاوین غذا بیمار کی ابتدا مین ہلکی اور سریع الہضم اور حالت ضعف مین برانڈی اور
وائن کا استعمال کرنا چاہیئے ؛

مقالہ سوم

بخار متعدی

فقرہ اول ٹائی فس فیور

تعریف - یہ ایک قسم کا بخار دائمی ہے جو چودہ سے اکیس دن تک برابر چڑہا رہتا ہی
اور جسمین بیمار نہایت نڈہال ہو جاتا ہے اور افعال جسمی اور روحانی مین فرق پڑ جاتا اس
مین اکثر دماغ بہی شامل ہو جاتا ہے - اور اکثر اوقات مرض کے ابتدا مین جسم پر ایک
قسم کے بخار نمودار ہو جاتے ہین ؛

علامات - یا تو یہ بخار دفعتاً یا بتدریج نہایت خفیف علامتون سے شروع ہوتا ہے
چنانچہ جب یہ بخار دفعتاً چڑہتا ہے تو پہلے کئی دفعہ شدت سے لرزہ ہوتا ہے - بعدازان
سر مین نہایت درد ہوتا ہے اور ہاتھہ پاؤن ٹوٹنے لگتے ہین - بیمار پست ہمت اور
کمزور ہو جاتا ہے اور کاروبار کی طرف سے بہی طبیعت نفرت کرتی ہے جسم سرد

اور پیلا اور جلد سکڑ جاتی ہے اور نبض یا تو کمزور یا پُر اور سریع ہوتی ہے دم تکلیف سے لیا جاتا ہے چہرہ فکر مند اور گبھرایا ہوا اور بعض دفعہ ایسا جیسے حالت نشہ مین ہوتا ہے - بہوک مرجاتی ہے اور بعض دفعہ جی متلاتا ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور زبان میلی ؛

جب یہ بخار بتدریج پیدا ہوتا ہے تو علامات اسکی ایسے پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی ہین کہ یہ نہین دریافت ہو سکتا کہ آیا بیمار کو ٹائی فس فیور ہے یا بدہضمی یا زکام مین مبتلا ہے کیونکہ نہ تو اچہے طور پر لرزہ ہوتا اور نہ سر پشت اور ہاتہہ پاؤن مین شدت کا درد ہوتا ہے پر رنگت جسم کی پیلی پڑجاتی ہے اور مریض سست اور تہکا ہوا معلوم ہوتا ہے سر مین خفیف سا درد ہوتا ہے اور کاروبار سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بہوک مرجاتی ہے زبان پر پتلی سفید رنگ کی تہہ جم جاتی ہے پاخانہ قبض نبض بہت سریع اور رات کے وقت نہایت بے چینی ہوتی ہے یہ حالت شک و شبہ کی ۳ یا ۴ روز تک رہتی ہے بعد ازان بخار اسقدر آہستہ آہستہ بڑہنے لگتا ہے کہ اُس کے شروع ہونے کا کوئی وقت مقرر نہین کیا جا سکتا ؛ دونون مین سے چاہے کسی طور پر بخار شروع ہو علامات مندرجہ جلد گزر جاتی ہین اور تب علامات خاص بخار کی بخوبی اور جلد ظاہر ہونے لگتی ہین چنانچہ جسم نہایت گرم ہو جاتا ہے یعنے اسقدر گرم کہ بخار کے تیسرے دن اگر آلہ - تہر - ما - مٹر مریض کی بغل مین رکہا جاوے تو حرارت ۱۰۵ درجہ تک ہو جاتی ہے - نبض سریع تشنگی در دسر کنپٹی تڑپنے لگتی ہین چہرہ سُرخ - آنکہین پُر آب اور بیمار نہایت بے چین اور چڑچڑا ہو جاتا ہے ؛ اگرچہ سوالات کے جواب مریض با ہوش دیتا ہے لیکن نہایت آہستہ آہستہ تکلیف کے ساتھہ ؛ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے اور چوتھے دن بیٹہہ اُس کی بستر سے لگ جاتی ہے اور بلا سہارے اُٹہہ نہین سکتا ؛ نیند

نہین پڑتی اور جو پڑتی بہی ہے تو خوابات متوحش سے ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے اور
مریض خواب مین بڑبڑاتا اور چونک اُٹھتا ہے ٭ بعض بیمار کو اونگھہ بہت آتی ہے اور
کبہی نیند بالکل نہین پڑتی - اِس درجہ مرض مین زبان پر ایک میلی بہورے رنگ
کی تہ جم جاتی ہے ٭ پیشاب کم اور سرخ اور مثانہ مین اکثر جمع رہتا ہے ٭
مرض کے پانچوین یا چوتھے سے ساتوین دن کے اندر سارے جسم پر چہوٹے چہوٹے
سرخ بخارات مثل روبیولا کے پیدا ہوجاتے ہین یہ بخارات ٹہیرے بینگے داغون
کے طور پر ہوتے ہین اور رنگ اِنکا سرخ یا شہتوت کا سا ہوتا ہے - اور ابتدا مین
دبائے تو مفقود ہوجاتے ہین اور داغ مذکور یا تو چند اور متفرق ہوتے ہین یا بشمار
اور چند داغون کے آپسمین ملجانے سے بڑے بڑے دہبے بن جاتے ہین
انکی مقدار اور رنگت کا گہرا ہونا مرض خاص کی شدت پر منحصر ہے علاوہ
اِن متفرق داغون کے سارا جسم چتکبرا ہوجاتا ہے - یہ بخارات پہلے پہل شانے
کے قریب چہاتی کے عضلون پر پہنچون کی پشت اور فم معدہ کے مقام پر
(ایپے - گسٹرک - ریجن) ظاہر ہوتے ہین اور تب کچہہ عرصہ بعد دست و پا اور
سارے بدن پر نمودار ہوجاتے ہین ٭ ظاہر ہونے سے ایک یا دو روز بعد رنگ
اِن بخارات کا مکدر ہوجاتا ہے اور دبانے سے بہت ہی کم مرجہا جاتے ہین لیکن
مفقود نہین ہوتے ایک دوسرے سے ملکر دہبّون کی شکل پکڑ لیتے ہین جب
مرض حالت ردّی کو پہونچ جاتا ہے تب دہبّون کا رنگ اودا ہوجاتا ہے
اور دہبّے مذکور جب بتدریج مرجہانے اور مفقود ہونے لگتے ہین تب اَور
نئے بخارات نہین پیدا ہوتے ٭ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ٹائی - فس فیور
مین اِس قسم کے بخارات نہین پیدا ہوتے مگر ایسا ہوسکتا ہے کہ مرض کے
قسم خفیف مین کم نمایان ہون اور تہوڑے عرصہ تک رہین بعض دفعہ بدن پر

اودے اودے دہبتے بہی پیدا ہوجاتے ہین + ساتوین دن خواب سے جاگتے ہی مریضکو ہذیان ہوجاتا ہے سر نہایت گرم او رتنفس اور پسینہ سے مردار کی سی بو آتی ہے اب کبہی تو بیمار آہستہ آہستہ بڑآتا ہے - اور کبہی حالت غشی مین آجاتا ہے بہرہ ہوجاتا اور آنکہون پر پردہ چہاجاتا ہے منہہ کہلا رہتا نگلنے کی طاقت جاتی رہتی ہے انگلیان کانپنے لگتی ہین اور مریض بستر کو نوچتا رہتا ہے اِس حالت سے بہی بیمار کو شفا ہوسکتی ہے ورنہ بیہوش ہوکر تلف ہوجاتا ہے +

عوارض - ٹائی - فس فیورمین دماغ نہایت جلد شریک ہوجاتا ہے چنانچہ اِسیواسطے مریضکو درد سر اور ہذیان ہوتا ہے نیند نہین پڑتی بیہوشی طاری ہوتی ہے اور بعضدفعہ سارے جسم مین تشنج ہوجاتا ہے + اور چونکہ اِس بیماری مین جسم کے کُل عضلات بہی شامل ہوجاتے ہین تو وہ درد کرنے لگتے ہین اور مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے چنانچہ یہ علامتین مرض کے شروع ہونے سے بیشتر بطور علامات منذرہ کے ظاہر ہوتی ہین اور جب یہ بیماری کسیقدر بڑہ جاتی ہے تب مثانہ اور مقعدہ کے عضلات اس - فنکٹر مفلوج ہوجاتے ہین جس سے بیمار کا بول و براز بے معلوم خطا ہوجاتا ہے + جب شُش بہی اِس بیماری مین شریک ہوجاتے ہین تب بیمار کو مرض براڈکائٹس اور نیو - مو - نیا ہوجاتا ہے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے + ذات الجنب کی بیماری بہی بعضدفعہ اِس قسم کے بخار مین ہوجایا کرتی ہے + علاوہ ازین جگر اور گُردے کبہی کبہی اِس بیماری مین شریک ہوجاتے ہین + بعضدفعہ جسم پر پہوڑے اور اری - سے - پے - لس کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے +

اسباب - ہیری - ڈسیو - زنگ + خراب غذا + ضعف اور متعفن ہوا + اکسانی - ٹہنگ سبب ایک خاص قسم کا زہر جو بیمار کے پسینہ اور تنفس کی ہوا کے

وسیلہ سے اور لوگون مین پہیلتا ہے اِس بخار کی چہوت نہایت جلد لگجاتی ہے ✤

حفظ ما تقدم - بیمار کے پسینہ اور تنفس کی ہوا سے پرہیز کرنا چاہئے بیمار کے
مکان مین ہوا کی خوب آمد و رفت ہونی چاہئے اور اُس کمرہ کے جا بجا لکڑی کا
کوئلا رکہہ دینا چاہئے ✤ مریض کے کپڑون کو کہولتے ہوئے آب گرم سے خوب دہوکر
کار-با-لک ایسڈ اور پانی کے عرق مین شوب دینا چاہئے ✤

علاج - مریض جس مکان مین ہو اُسمین خوب دہکتی ہوئی آگ ہونی چاہئے
اور اگر جسم نہایت گرم ہو تو بیمار کو پانچ چہہ منٹ تک آب گرم مین بٹہا رکہین اور
جو گرمی جسم کی کم ہو تو آب برف سے تر رکہین اور دماغی علامتین ظاہر ہون تو
پیشانی یا سارے سر پر پلسٹر لگا دین اور مسہلات مناسب سے رفع قبض کیا کرین ✤
اور اِس بخار مین بہی وہی سے - لاین مکسچر بہت مفید ہے - حرارت کم کر دینے کے
لئے انٹی - پائی - رین کا استعمال کرین بے خوابی اور بے چینی اور رفع ہذیان کیواسطے
افیون کا استعمال کرین چنانچہ پہلی تہوڑی تہوڑی مقدار مین مثلاً ۵ اقطرے لاڈ - نم
اور جو اِس مقدار سے فائدہ نہو تو دونی یا تگنی کر دین ✤ لیکن بیمار کی طاقت کو قائم
رکہنا سب پر مقدم جانین چنانچہ مریض کو غذا مقوی اور سریع الہضم دین مثلاً شوربہ دودہ
انڈے اور خمر کا استعمال خاصکر برانڈی کا اِس مرض مین نہایت مفید پڑتا ہے
چنانچہ شب و روز کے اندر چہہ سے سولہ آونس تک برانڈی پلا سکتے ہین ہذیان اِس امر کا
مانع نہین ہے ✤ بطور دوا کے امو - نیا اور ایتہر اِسس مرض مین نہایت مفید
ہین جسوقت بیمار رو بصحت لانے لگے اُسوقت کونین اور ایسڈ کا استعمال مناسب
ہے ✤ پیشاب اگر مثانہ مین جمع تو بذریعہ سلائی کے نکال دین اور جو کم پیدا ہو
تو تیز جلاب اور کمر پر رائی کی پٹی لگا دین اور کل عوارض کا علاج معمولی طور پر
کرین ✤

ہ بدن کو صرف آب گرم سے پونچھ دینا کافی ہے ✤ سر مریض کا اگر گرم ہو تو

فقرہ دوم ٹائی - فائیڈ فیور

تعریف - اِس بخار کو ان ٹے - رک فیور بہی کہتے ہین یہ بخار ان - ڈوی نک اور متعدی ہے اور اجزاے حیوانی کے سڑجانے سے جو عفونت پیدا ہوتی ہے اُسکے سونگہنے سے ہوجایا کرتا ہے *

علامات - یہ مرض اکثر خفیہ طور پر ظاہر ہوتا ہی اور اکثر اِسکی علامات منذرہ بہی نہین پیدا ہوتین لیکن جب شروع ہونیوالا ہوتا ہے تب بیمار کو اکثر سردی معلوم ہوتی ہے بہوک مرجاتی ہے اور خفیف بخار ہوجاتا ہے جس مین بعض دفعہ جی متلاتا اور دست لگجاتے ہین * لیکن کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ یہ بخار دست وقے سے شروع ہوتا ہے اور شکم مین درد ہوتا ہے - زبان میلی اور نوک اور کنارے سُرخ ہوتے ہین نبض سریع تیز لیکن خون سے پُر نہین ہوتی - چہرہ پیلا اور کسیقدر شکڑا ہوا لیکن رخسارے تمتماتے ہوئے اور سرخ ہوتے ہین - شکم دبانے سے درد کرتا ہے * بیمار کمزور جسم گرم اور یہ گرمی رات کیوقت اسقدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک بہی پہونچ جاتی ہے اور شب کیوقت بیمار نہایت بے چین ہوجاتا ہے * یہ بخار رفتہ رفتہ بڑہکر دق ہوجاتا ہے اور جون جون شام آتی جاتی ہے شدت اُسکی بڑہتی جاتی ہے اور اِس تپ کی حرارت کی نسبت یہ بات خاص پائی جاتی ہے کہ صبح کیوقت حرارت کم اور شام کو زیادہ ہوجاتی ہے اور لبین بہٹ جاتی ہین تشنگی بشدت بہوک بالکل مرجاتی ہے * غرض اکثر مریض جب ایک ہفتہ تک اسی حالت مین رہتے ہین تب حکیم کی صلاح لیتے ہین - ساتوین آٹہوین یا نوین دن بیمار کے شکم چہاتی اور پشت پر چند گول گول گلابی رنگ کے داغ پیدا ہوجاتے ہین - یہ داغ جلد سے کسیقدر اونچے اور دبانے سے مفقود ہوجاتے ہین لیکن ہر بیمار مین نہین پیدا

ہوتے کیونکہ جب یہ بخار نہایت خوفناک ہوتا ہے تب داغ مذکور پیدا نہین ہوتے
اور سیاہ فام آدمی مین پیدا ہون بھی تو مشکل سے تمیز ہو سکتے ہین دوسرے دن رفع
ہونے لگتے ہین اور اُنکی جگہہ اور پیدا ہوتے ہین اسیطور پر کئی مرتبہ یہ داغ پیدا ہو کر
رفع ہو جاتے اور پھر پیدا ہوتے ہین - اب شکم تھوڑا بہت پھول جاتا اور درد کرنے
لگتا ہے یہ درد خاصکر وہنی ای - لایک - فا - سا کے قریب زیادہ ہوتا ہے اور دبانے
سے اُس جگہہ پر قراقر بھی معلوم ہوتا ہے + اب مریضکو اسہال شروع ہو جاتا ہے دست
پتلے اور ہلکے زرد رنگ کے اور نہایت بدبودار آتے ہین اور کہاری ہوتے ہین مثل
حالت صحت کے دست ترش نہین ہوتے جب دست آنے شروع ہو جاتے ہین
تب نبض عرصۂ ایک منٹ مین اکثر ۱۳۰ بلکہ ۱۴۰ تک بھی سریع ہو جاتی ہے اور تب
جلد کی حرارت شام کیوقت پھر ۱۰۵ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھجاتی ہے
زبان اور مُنہہ کے اندر چھالے پیدا ہو جاتے ہین اسہال جاری ہے تو زبان یا تو خشک
بہوری اور سکڑی ہوئی ہوتی ہے نہین تو سُرخ اور چکیلی ہو جاتی ہے + دانت کی
جڑون پر (دفر) رطوبت جم جاتی ہے - نبض ۹۰ سے ۱۲۰ تک چلتی ہے - سر اور جسم
گرم اور ہذیان بھی ہو جاتا ہے اور رخسارون پر خفیف سرخی پیدا ہو جاتی ہے -
بعد دو ہفتہ یا زیادہ عرصہ کے بیمار کو خون کے دست آسکتے ہین یا مریض کا رنگ دفعتہً
پیلا پڑجاتا ہے اور اسی حالت مین تلف ہو جاتا ہے نعش کے امتحان سے امعا
خون سے پُر نظر آتے ہین اور بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی تو خونی دست آتے
ہین اور کبھی بند ہو جاتے ہین اور مریض نہایت نڈھال ہو جاتا ہے - جب اسہال
عرصۂ دراز تک جاری رہتا ہے اور شکم مین درد اور نفخ کی زیادتی ہوتی ہے اور
قے اور ہچکیان شروع ہو جاتی ہین تب یہ سمجھنا چاہئے کہ روده چہد گیا ہے اور اب
مریض بچنے کا نہین بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مرنے سے ایک یا دو گھنٹہ پیشتر تک

مریض با ہوش ہوتا ہے - لیکن جب اسہال عرصہ تک جاری رہتا ہے تب بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے اور رات کیوقت اسکو ہذیان ہوجاتا ہے ٭ جب مریض رو بصحت لانیوالا ہوتا ہے تب دستون کی تعداد بتدریج گھٹنے لگتی ہے اور وہ بستہ آنے لگتے ہین جلد کی حرارت کم ہوجاتی ہے پسینہ آتا ہے زبان صاف اور بہوک معلوم ہونے لگتی ہے ٭ اس مرض کا نتیجہ نیک یا بد اکثر چار ہفتہ کے اندر معلوم ہوجاتا ہے ٭

انجام - جب جسم کی حرارت تیز ہوتی ہے یعنے ۱۰۵ درجہ کی درجب ابتداے مرض سے اس درجہ تک بدن گرم ہوجاتا ہے اور وہ گرمی عرصہ تک قائم رہتی ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیماری نہایت شدید ہے اور جب بیماری کچھہ عرصہ کی ہوجاوے اور اس درجہ مرض مین جسم کی حرارت کبھی بہت زیادہ اور کبھی بہت کم ہوجاوے تو یہ علامت نہایت اندیشناک ہوتی ہے ٭ بیمار اس مرض کا جب مرنیوالا ہوتا ہے تو بیسوین اور تیسوین دن کے اندر تلف ہوجاتا ہے جب جسم کی حرارت کم ہوجاتی ہے بشرطیکہ ۹۹ درجہ سے کم نہو جاوے تو اس سے سمجھنا چاہئے کہ بیمار بصحت لانیوالا ہے ٭

عارضات و نتائج - اس بخار مین اکثر برانکائی ٹس اور پلورہ سی اور نیو-مو-نیا کی بیماری ہوجاتی ہے اور کبھی کبھی لا-رن-جائی-ٹس کا مرض بہی ہوجاتا ہے ٭

ماہیت تشریحی - اس قسم کے بخار مین رودہ دخامکرلے - لی - ام) اکثر شریک ہوجاتے ہین اور انکے غدودون مین زخم پائے جاتے ہین بعضے دفعہ انمین سوراخ بہی پایا جاتا ہے اور جگر اور طحال یا تو اس بیماری مین بڑہ جاتے یا چربی مین مبدل ہوجاتے ہین اس قسم کا بخار ساری دنیا مین پایا جاتا ہے ٭

اسباب - پیری ڈسپوزنگ جوانی اور موسم خزان اور یہ بخار اکثر گرم

اور خشک موسم میں بہ نسبت سرد اور مرطوب موسم کے زیادہ ہوتا ہے + اسکے
انگساٹی ٹہنگ کا نہ یہ ہین - اجزاے حیوانی کے سٹر جانے سے جو عفونت پیدا
ہوتی ہے اُسکے سونگھنے سے یہ بخار ہو جاتا ہے مثلاً بدررو، یا قصاب خانہ
کی عفونت +

فرق ٹائی فس اور ٹائی - فائیڈ فیور مین

اول ٹائی فس فیور مین بخار اچھے طور پر ظاہر ہو جاتا ہے اور بعض مرتبہ دفعتہً چڑہ
جاتا ہے اور یہ بخار لرزہ سے چڑہ جاتا ہے اور ساتھہ اسکے درد سر اور ضعف لاحق ہوتا ہے لیکن
ٹائی - فائیڈ فیور بتدریج چڑہتا ہے اور بعض دفعہ بے معلوم ہی چڑہ جاتا ہے +

دوم ٹائی فس فیور مین چہرہ پر تیرگی چھا جاتی ہے - آنکھین گُند بیمار سُست
اور ابتدا ہی سے نڈھال ہو جاتا ہے - لیکن ٹائی - فائیڈ فیور مین آنکھین روشن ہوتی
ہین اور مریض ابتدا مین نڈھال نہین ہوتا ہے +

سوم ٹائی فس فیور کے بخارات کی رنگت شہتوت کی سی ہوتی ہے
اور چوتھے اور ساتوین دن کے اندر ظاہر ہوتے ہین اور انتہاے مرض تک قائم رہتے
ہین اور ساری جلد پر تاریک دہبے پیدا ہو جاتے ہین + لیکن ٹائی - فائیڈ فیور
مین بخارات گلابی رنگ کے دہبون کے طور کے ہوتے ہین اور درمیان ساتوین
اور چودھوین دن کے سینہ پشت اور شکم پر ظاہر ہوتے ہین ایسے دور دور چھترے
ہوئے ہوتے ہین کہ اکثر اُنکو احتیاط سے تلاش کرنا پڑتا ہے اور تسپر بھی فیصدی
دس یا بارہ مریضون مین پائے جاتے ہین بعد دو یا تین دن کے مرجھا جاتے ہین اور
اُنکے عوض دوسری جگھہ پر اسی قسم کے اور داغ ظاہر ہوتے ہین +

چہارم ٹائی فس فیور مین اسہال بہت کم ہوتا ہے لا بہت سی پتلی غذا

اگر کہا ئی جاوے اور اِس مرض مین پیٹ سے خون نہین آتا ہے - لیکن ٹائی - فائیڈ فیور مین اسہال اکثر ہوتا ہے اور پیٹ سے خون بھی آتا ہے ؞

پنجم ٹائی - فائیڈ فیور مین غدود بنام پیارس - پے - چز جو اے - لے اَم روودن مین ہوتے ہین بعد موت کے امتحان کرنے سے زخمی پائے جاتے ہین اور بعض دفعہ زخم کے سبب سے روده چھید ہی جاتا ہے اور تب بیمار پے - ری ٹو - نائیٹس ہو کر مرجاتا ہے - لیکن ٹائی - فس فیور مین اس قسم کے زخم نہین پائے جاتے ؞

ششم ٹائی فس فیور مین نبض اور جسم کی حرارت تیسرے دن تک برابر بڑھتی جاتی ہے - چنانچہ نبض ۱۲۰ تک اور حرارت ۱۰۵ درجہ تک اور بعد تیسرے دن کے چند روز تک یہ دونو باتین قائم رہتی ہین اور تب نوین دن سے ان کی شدت کم ہونے لگتی ہے لیکن ٹائی - فائیڈ فیور کی نبض اور حرارت مین اس قسم کی مطابقت نہین پائی جاتی یعنے یہ دونو بالحاظ ایک دوسرے کے کبھی بڑھتے ہین اور کبھی گھٹتے ہین - لیکن پندرھوین دن تک دونو کا زور رہتا ہے ؞ صبح کی تخفیف اور شام کی شدت ٹائی - فائیڈ فیور مین خوب نمایان ہوتی ہے لیکن ٹائی - فس فیور مین کم ؞

ہفتم ٹائی - فس فیور امیرون کو بہت کم ہوتا ہے لیکن ٹائی - فائیڈ فیور بہ نسبت غریبون کے امیرون ہی کو زیادہ ہوتا ہے علاوہ ازین ٹائی فس فیور چاہے کسی عمر مین ہو سکتا ہے لیکن ٹائی - فائیڈ فیور بعد ۴۰ برس کے کم ہوتا ہے اور یہ بخار جوانون کو اکثر ہو جاتا ہے اور ٹائی - فس فیور بار بار نہین لوٹتا مگر ٹائی - فائیڈ فیور اکثر دوسری دفعہ بھی ہو جاتا ہے ؞

ہشتم - اگرچہ دونو بیماریون کی چھوت ایک آدمی سے دوسرے کو لگ جاتی ہے

لیکن ٹائی۔ فس فیور کی چھوت نہایت سریع الاثر ہے اور ٹائی۔ فائیڈ کی کم لیکن ایسا کبھی نہین ہوتا ہے کہ ٹائی۔ فس کی چھوت سے ٹائی۔ فائیڈ یا ٹائی۔ فائیڈ کی چھوت سے ٹائی۔ فس بخار پیدا ہو بلکہ انکی خاص چھوت سے خاص ہی قسم کا بخار پیدا ہوتا ہے ٭

نہم۔ ٹائی۔ فس فیور کی علامتین ۱۴ سے ۱۲ دن تک رہتی ہین لیکن ٹائی۔ فائیڈ فیور کی علامات ۲۲ سے ۳۰ روز تک رہتی ہین اور انگلے بخار کا خطرہ دوسرے ہفتہ تک ٹرہتا جاتا ہے اور تب یہ مرض حد غایت تک پہنچ جاتا ہی لیکن ٹائی۔ فائیڈ فیور کی حد غایت ایک ہفتہ سے زیادہ تک کی ہوتی ہے۔

حفظ ماتقدم۔ جب کسی جگہہ پر اس قسم کا بخار ظاہر ہو تو اُس نواح کی بدر رواور پینے کے پانی کو خوب طرح ملاحظہ کرین اور دیکھین کہ اگر مریض کے مکان کے اِدھر اُدھر مردار جانور یا کسی اور قسم کے حیوانی اجزا سٹر گئے ہون تو فوراً اُٹھوا دین اور بدررو کی صفائی پر متوجہ ہون ٭ مریض کو فوراً کسی اور مکان مین لیجا رکھین دست وغیرہ کے مادہ مین عرق کلو۔ رائیڈ اف۔ زنگ یا چونہ یا ہائیڈرو۔ کلو۔ رک ایسڈ ملاکر فوراً پھینکوا دین ٭ کسی مقام سے بدبو آتی ہو تو فوراً دور کرا دین ٭

علاج۔ اگر بیمار کو عین ابتدا مرض مین دیکھین اور دست نہ آتے ہون تو ایک ہلکا مسہل دین اور تھوڑی مقدار مین پارے کا استعمال کرین۔ نہین تو لیسے سے۔ لائن۔ مکسچر کا استعمال کرین۔ غذا سخت اور ثقیل سے احتراز کرین انڈا دودہ اور ساگودانہ کا استعمال کرین مریض کمزور ہو جاوے تو ابتدا مرض سے بیمار کو شوربہ اور خمر پلادین ٭ کسی درجہ مرض مین پاخانہ قبض ہو جاوے تو ۴ ڈرام روغن بیدانجیر (کسٹر آئل) ہمراہ۔ افیلے۔ کر لاڈونم کے پلادین ٭ غشیان اور قے رد کرنے کے لئے آب برف مین چند قطرے ہائیڈرو۔ کلورک۔ ایسڈ ملاکر پلادین ٭ شکم مین درد زیادہ ہو تو دہتے

ای - لائیک فا - سایا مقعد کے گرد چند جونکیں لگاوین اور جو خفیف ہو تو رائی کی پٹی یا
صرف آب گرم کی تکمید یا ٹر - پن - ٹاین - فو - من - ٹے - شن کافی ہے ۔ دستون
کو بالکل نہ روکین صرف اس قدر قابضات کا استعمال کرین جس مین ہر روز صرف ایک
یا دو دست آجایا کرین ۔ اسہال کی شدت ہو تو افیون کی پچکاری کرین - دستون کے
ہمراہ خون آوے تو قابضات کو بڑہا دین مثلاً - گیا - لک - ایسڈ - یا شو - گراٹ - لڈ اور
افیون یا طوطیا اور افیون کا استعمال کرین اور عرقیات قابض مثلاً پہٹکری یا ٹنکچر آف اسٹیل
کی پچکاری کرین ۔ خون بندکرنے کے لئے روغن تارپین ۱۰ سے ۲۰ قطرے تک نہایت مفید
ہے - اس سے شکم کی نفخ کو بہی فایدہ ہوتا ہے - اگر اس بخار مین مرض لے - ری ٹیونا - ٹس
ہو جاوے تو افیون کا استعمال کرین اور شکم پر تکمید یا بلسٹر لگاوین اور ہچکیون کے روکنے کے
لئے بیمار کو کلورا - فارم سنگہاوین ۔ علامات بہت شدید نہون تو شروع ہی سے
اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - کونین نصف گرین ۔ ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۵ یا ۲۰ بوند ۔
ڈیکاک شن - اف سنکونا ایک آونس ۔ سبکو ملا کر دن مین دو یا تین دفعہ کل ایام مرض
مین پلاوین ۔ اسی نسخہ اور غذا کو صحت تک جاری رکہین اور جون جون بہوک زیادہ ہوتی
جاوے اور اجابت بستہ مریض کی غذا بتدریج بڑہاتے جاوین مگر بعد شفا کلی کے ۱۵ یا ۲۰
روز تک بیمار کو کہانے کے لئے ہرگز گوشت یا ترکاری نہ دین - حرارت کم کردینے کے لئے
اس بخار مین بہی ان - ٹے - پائی - رین کا استعمال کرنا چاہیئے ۔

فقرہ سوم ری - لپ سنگ یا فے - من - فیور

تعریف - یہ ایک متعدی بخار ہے جو ۴ سے ۱۰ روز تک رہتا ہے اور دفعتاً رفع ہو کر
قریب ہفتہ بعد پہر ظاہر ہو جاتا ہے ۔

علامات - مریض کو دفعتاً شدت سے جاڑا چڑھ آتا ہے جس کی خبر بیمار کو پیشتر سے بالکل نہین ہوتی بعد اس کے سخت درد سر اور شدت سے اعضا شکنی ہوتی ہے اور بعد ایک یا دو گھنٹہ کے شدت کا بخار ہو جاتا ہے نبض جسمین پر اور تیز ہوتی ہے اور عرصہ ایک منٹ مین ۱۴۰ دفعہ حرکت کرتی ہے جسم کی حرارت ۱۰۵ درجہ یا ایک دو درجہ اور زیادہ ہو جاتی ہے جلد خشک زبان میلی نم معدہ پر نہایت شدت کا درد صفراوی یا سیاہ رنگ کی قے پاخانہ قبض - پیشاب گرم اور سرخ - تیسرے چوتھے یا پانچوین دن اکثر یرقان کی علامتین ظاہر ہو جاتی ہین تب اجابت میلی یا سیاہ یا خون آمیز آتی ہے ٭ سر مین درد اور ٹیسین ہوش و حواس قائم لیکن اکثر بیخوابی اور کمال بے چینی رہتی ہے ٭ بعد پانچوین یا چھٹے دن کے یا کبھی اس سے پہلے یا پیچھے بکثرت سے عرق آتا ہے اور اکثر اسہال بھی جاری ہو جاتا ہے ٭ بعض دفعہ امعا یا رحم سے خون بھی جاری ہو پڑتا ہے اُسوقت سے بخار رجا رہتا ہے اور مریض بہ صحت لاتا ہے لیکن بعد ایک ہفتہ یا ۵ دن کے مثل سابق مریض پھر بخار مین مبتلا ہو جاتا ہے اور بعد تیسرے دن کے بخار کو پھر تخفیف ہوکر مریضکو صحت حاصل ہو جاتی ہے اور یا تو روز بروز طاقت آتی جاتی ہے اور بالکل تندرست ہو جاتا ہے یا پھر ایک یا دو مرتبہ بخار آجاتا ہے لیکن بعضدفعہ اناً فاناً حالت ردی طاری ہوکر مریض سرد اور بیہوش ہو جاتا ہے اور بخار کے چند گھنٹہ بعد ہی تلف ہو جاتا ہے

عارضات - بعضدفعہ اسہال اور پیچش اور کبھی گلا بھی آجاتا ہے اور عورتون کو یا تو اسقاط سے یا رحم سے بکثرت خون جاری ہونے لگتا ہے - بعضدفعہ ہاتھ پاؤن اور جوڑون مین نہایت شدت کا درد مثل وجع مفاصل کے ہو جاتا ہے - کبھی ٹانگین اور پاؤن سوج جاتے ہین ٭

صورتحال تشریحی بعد وفات - بعد موت کے لاش کو چیرنے سے جگر اور طحال بڑھے ہوئے پائے جاتے ہین ٭

اسباب - یہ بخار قحط سالی مین اکثر ہوا کرتا ہے کہتے ہین کہ فاقہ کشی کے سبب آدمی کے جسم مین ایک خاص قسم کا زہر پیدا ہو جاتا ہے جس سے یہ بخار ظاہر ہوتا ہے اطبا کا اسبابت پر اتفاق ہے کہ یہ مرض متعدی ہے ؞

علاج - اگر قئے آتی ہو تو تھوڑے عرصہ تک اُس کو جاری رکھین اور جو نہ آئی ہو تو ادویات مقیی کا استعمال کرین - بعد ازان کالوسنتھ - اور یو - ڈوافلبین کا جلاب دین ؞ نہین تو اسے - لائمن - مکسچر کا استعمال کرین جگر یا طحال کے مقام پر درد ہو تو جونکین لگادین درد سر کے دفعیہ کے لئے سر پر آب برف لگادین - پیشاب کم پیدا ہو تو مدرات کا استعمال کرین ؞

پسینہ کے لئے معرقات کو کام مین لادین رفع پیچش کے لئے افیون کی پچکاری کرین اور تخفیف کے وقت پاخانہ کا خیال رکھین مرض خفیف ہو تو کونین اور ایسڈ کا استعمال کرین ؞

مقالہ چہارم

بخارات شرکی

فقرہ اول ہک ٹک فیور

تعریف - فارسی مین اس بخار کو تپ دق بولتے ہین جب کسی کمزور آدمی کے کسی حصہ جسم مین کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تب یہ بخار پیدا ہوتا ہے ؞

علامات - تھوڑی سی سردی معلوم ہو کر بیمار کا بدن گرم اور نبض تیز ہو جاتی ہے اور تب پسینہ آکر بخار کو تخفیف ہو جاتی ہے پھر طور پر شب و روز کے اندر اکثر دو دفعہ

بخار کی شدت ہوتی ہے یعنے پہلی دفعہ دوپہر کو شدت ہوتی ہے اور چار پانچ گھنٹہ برابر بنتی ہی
اور تھوڑے عرصہ کی تخفیف کے بعد زیادہ زور سے پہر شدت ہوکر دو بجے رات تک رہتی ہے
تب پسینہ آکر بخار ٹوٹ جاتا ہے شدت کی حالت مین نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ
۹۶ سے لیکر ۱۳۰ یا اسّے بہی زیادہ چلتی ہے پیشاب سُرخ اور اُس مین سُرخ رنگ کا دُرد
تہ نشین ہو جاتا ہے۔ رخساروں پر سُرخ یا اودے رنگ کا حلقہ پڑجاتا ہے۔ جسکو ہک ٹک
فلش کہتے ہین۔ ہاتھ اور پاؤن کے تلوے جلتے ہین تخفیف کے وقت نبض کی سُرعت اگرچہ
کم ہو جاتی ہے پر نبض حالت صحت پر نہین آتی۔ بہوک کم زبان صاف اور مرطوب اور
سُرخ اور مریض نہایت لاغر ہو جاتا ہے۔ آخر کار بخار کی شدت زیادہ ہونے لگتی ہے
اور تخفیف کا وقت کم۔ بہوک مرجاتی ہے اور کبہی تو زیادہ پسینہ اور کبہی دست آنے
لگتے ہین اور جب یہ علامتین شدید ہو جاتی ہین اور جس بیماری کے سبب یہ پیدا
ہوتی ہے۔ جب اُسکی شدت ہوتی ہے تب مریض تلف ہو جاتا ہے ۞

اسباب۔ جب کسی عضو مین پیپ پڑجاتی ہے جیسے شُش جگر گہاہے کے جوڑ وغیرہ
مین تب مریضکو دق ہو جاتا ہے۔ لیکن بغیر پیدا ہونے پیپ کے بہی اگر مریض کمزور ہو
اور اُس کے جسم کے کسی حصّہ مین خراش تب بہی دق ہو جاسکتا ہے ۞

علاج۔ دق کا اصل مرض پر منحصر ہے جس کے سبب سے یہ پیدا ہوتا ہے لیکن بظاہر
جب کوئی عضو اندرونی ماؤف نہو تو مقویات مثل کونین کا استعمال مناسب ہے ۞ اور
بخار کی حالت مین ا سے ۔ لائن۔ مکسچر کا استعمال کرین ۞

فقرہ دوم پائے۔ ای۔ میا

تعریف۔ یہ ایک قسم کا شدید بخار ہے جو خون مین پیپ کے ملجانے سے پیدا ہوتا ہے ۞

علامات۔ یہ بخار اکثر بعد وضع حمل یا ضرب و زخم (خاصکر ہڈیون کے) یا کسی مقام

مین انفلامیشن یا بڑے زخم کے ہونے سے یا بوجہ حمیات متعدی کے ہوجایا کرتا ہے پہلے
اِس مین سخت جاڑا چڑہتا ہے تب شدید بخار ہوجاتا ہے۔ نبض تیز اور سخت اور ۱۰۰ سے
۱۴۰ دفعہ چلتی ہے زبان خشک اور بہوری ہوجاتی ہے جوڑون اور عضلات مین درد
شدید ہوتا ہے اور تہوڑا بہت ہذیان بہی ہوجاتا ہے اگر پاؤن مین چوٹ لگ جاوے
یا کوئی عمل جراحی کیا جاوے تو پنڈلی ٹخنے گھٹنے اور کولہے کے جوڑون مین گہرا درد ہوتا ہے
اور وہ مقام پہول جاتے ہین اور اُس ٹانگ کی وریدون مین بہی درد اور ورم ہوجاتا ہے
اور زانو اور ٹانگ کے عضلون کے اندر پیپ پڑجاتی ہے۔ اب بخار یا تو رفع ہوجاتا ہے اور
بیمار کمزور یا اکثر حالت ردی طاری ہوجاتی ہے اور مریض عالم بیہوشی مین مرجاتا ہے۔ جب
پیپ سر کی طرف سے خون کے اندر سرایت کرجاتی ہے تب ابتدا ہی سے شدید علامات
امراض مے ـنن ـجائیے ـٹس (دماغ کے پردون کا انفلامیشن) اور مرض پلو ـرو نیومونیا
پیدا ہوجاتا ہے۔ اور جب پیپ اطراف اعلیٰ سے سرایت کرتی ہے تب بازو اور کلائی
اور کہنی اور مونڈہے اور ہنسلی کے جوڑون مین درد اور ورم ہوجاتا ہے اور اُن مقامات
کی جلد پر انفلامیشن ہوکر پیپ پیدا ہوجاتی ہے۔ جب یہ بیماری سارے جسم مین پہیل
جاتی ہے تب جسم کے کُل بڑے بڑے جوڑ سوج جاتے اور درد کرنے لگتے ہین اور اِن مین
پیپ پڑجاتی ہے اور ششن مین بہی انفلامیشن ہوجاتا ہے لیکن جب مرض خفیف ہوتا ہے
تب صرف ایک ہی پاؤن یا ہاتھ پر محدود رہتا ہے اور اُن مین پے در پے دنبل پیدا
ہوتے جاتے ہین۔

ماہیت تشریحی ـ جب اکسائی ـ ٹنگ کاز اِس بیماری کا ٹانگ مین موثر ہوتا ہے
تب عضلات کے درمیان پیپ پڑجاتی ہے اور وہان کی وریدون مین انفلامیشن
ہوجاتا ہے اور ورید مذکور یا تو منجمد خون کے ڈلون یا پیپ سے بہر جاتے ہین جب یہ سبب
رودون مین دخل کرتا ہے تب جگر مین بے شمار چہوٹے چہوٹے دنبل پیدا ہوجاتے ہین

اور جب کان کی ہڈیان مردار پڑ جاتی ہین یا سر کی ہڈیون مین ضرب پہنچتا ہے تو اُن ہڈیون کے درمیان جو ورید ہوتے ہین اُن مین پیپ پڑ جاتی ہے اور دماغ مین بھی پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور اس مرض مین اکثر پردہ پھیپڑا اور پے ری ٹونی ام کی تھیلی مین بھی پیپ پائی جاتی ہے ۞

اسباب - اول پیدا ہونا پیپ کا خون کی رگون مین مثلاً بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ قلب اور شرائین مین جب زخم پڑ جاتا ہے تو اُس زخم کی پیپ خون مین مل جاتی ہے ۞ دوم یا ہے کسی زخم کی پیپ خون مین ملجا سکتی ہے اور یہ مرض پیدا ہو جا سکتا ہے ۞

انجام اسوقت بد ہوتا ہے کہ جب یہ بیماری عمل جراحی سے ہاتھ یا پاؤن کے قطع برید کے بعد کسی متعدی بخار مین ہو جاتی ہے اور نیک اُسوقت جب بخار کم ہونے لگتا ہے اعضائے اندرونی مبتلا نہین ہوتے اور جب یہ بیماری ہاتھ یا پاؤن یا عضلون یا جلد پر محدود رہتی ہے ۞

علاج - داخلی مرکبات افیون کا استعمال کرین تاکہ بیمار کو نیند آجاوے اور درد کو تخفیف ہو اور ابتدا مین زیادہ مقدار کونین کا استعمال مفید ہے - خارجی علاج اِس مرض کا اِس طور پر کرین اگر ضرورت ہو تو سر پر جونکین لگا دین اور آب سرد سے تر رکھین اور جن مقامون مین آثار انفلمیشن کے پائے جاوین اُن پر گرم تکمید یو پولٹس باندھین اور جس مقام مین موجودگی پیپ کی ثابت ہو اُس کو بذریعہ نشتر کے اچھی طور پر کھول دین اور ابتدا ہی سے بیمار کو غذا مقوی دین تاکہ طاقت قائم رہے -

مقالہ پنجم

اگ - زان - تھمے - مٹا یعنی امراض جلدی

تعریف - اِس جماعت کی بیماریان متعدی ہین اور مدت العمر مین اکثر ایک ہی دفعہ ہوا کرتی ہین پہلے اِن مین بخار ہوتا ہے اور بعد عرصہ معمولی کے جسم پر دانے یا بخارات نکل آتے ہین ؞

اِس جماعت کی مختلف بیماریون کے بیان کرنے سے پہلے فرانس کے ایکاڈمے - اف - میڈی سین کی انجمن مین ڈاکٹر ہے - لے - رٹ صاحب نے جو اپنا تجربہ اِن امراض کے باب مین بیان کیا تہا اُسکا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون وہ یہ ہے کہ فرانس کے سررشتہ تعلیم کے ڈائرکٹر صاحب نے انجمن مذکورہ سے یہ دریافت کیا تہا کہ بتاؤ چیچک وغیرہ متعدی امراض مین جب کسی مدرسے کا کوئی لڑکا مبتلا ہو تو کتنے عرصہ تک اُس کو اُس مدرسے کے اور لڑکون سے علیحدہ رکہنا چاہئیے - غرض اِس باب مین ڈاکٹر ہے - لے - رٹ صاحب نے یہ تحقیقات کی کہ مدرسون مین اکثر امراض مفصلہ ذیل جو متعدی ہین پیدا ہوا کرتی ہین یعنے کاؤ - پاکس ؞ چیچک ؞
اسکارلے - ٹے - نا ؞ مے زلنش ؞ ممپس (کن پیڑی) اور ڈوف - تھے - ریا -

کاؤ - پاکس کا حال یہ ہے کہ اِس مرض کا دور بے قاعدہ ہے مگر اکثر دس بارہ روز تک رہتا ہے اور اُس کے کہرنڈ ۸ سے ۱۰ روز کے اندر جہڑ جاتے ہین اِس بیماری کے لڑکے کو ۲۵ روز تک اور لڑکون سے علیحدہ رکہنا چاہیے ؞

چیچک کا اکثر قاعدہ یہ ہے کہ اسکا زہر تین یا چار روز تک بند رہتا ہے دانے اِس کے چار پانچ روز تک پیدا ہوتے رہتے ہین ؞ اِن مین تیرہ روز تک پیپ

پڑتی رہتی ہے اور تین ہی روز خشک ہونے کو لگتے ہین اور چھہ روز کھرنڈ کے جھڑنے مین لگ جاتے ہین - اِس بیماری مین لڑکے کو ۱۰ روز تک مدرسہ مین نہ آنے دینا چاہئے ٭

اِسکار - لے - ٹے - نا کی بیماری ۲ سے ۴۸ گھنٹہ کے بعد اور شاذ و نادر تین دن کے بعد ظاہر ہوتی ہے پانچ دن سے چھہ دن تک دانے نکلتے رہتے ہین - چودہوین یا پندرہوین دن چھلکے جھڑنا شروع کرتے ہین - اِس بیماری مین بھی لڑکے کو ۱۰ روز تک اَوروں سے جُدا رکھنا چاہئے اور مے - زلس کی بیماری مین بھی چالیس ہی روز تک علیحدہ رکھنا چاہئے - کن پیڑی مین ۲۵ روز تک ارڈوف - تھے - ریا مین ۱۰ روز تک کافی ہے ٭

صاحب موصوف فرماتے ہین کہ مریض لڑکے کو اَوروں سے بالکل جدا رہنا چاہئے اور جماعت مین آنے سے پہلے دو دفعہ آب گرم سے غسل کرنا چاہئے - کپڑوں کو گرم پانی سے دہوکر گندہک کی دہونی دینی چاہئے اوڑہنے بچھونے کو بھی جو بیماری کیحالت مین کام آئے تھے اچھی طرح دہونی دیکر اور خوب طرح دہوکر ہوا دکھلانا چاہئے ٭

فقرہ اوّل مرض وی - رائی - او - لا

انگریزی مین اِس مرض کو اسمال پاکس اور اُردو مین چیچک یا ماتا کہتے ہین ٭

تعریف - یہ بیماری چھوت سے پیدا ہوتی ہے اور علاوہ چھوت کے یونہی بھی ہو جاتی ہے پہلے اِس مین شدت کا بخار ہوتا ہے اور تب جسم پر دانے نکل آتے ہین ٭

اقسام - یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے - اوّل ڈس ٹنگٹ اسمال - پاکس یعنے چیچک متفرقہ - دوم کان - فلو - اِنٹ اسمال - پاکس یعنے چیچک متوصلہ - سوم ما - ڈی - فائیڈ اسمال - پاکس یعنے چیچک متغیرہ ٭

اول چیچک متفرقہ۔ علامات اس قسم کے چیچک کی یہ ہین کہ بیمار کو پہلے
لرزہ سے بخار آتا ہے۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ سر اور کمر پر شدت کا درد ہوتا ہے پشت
نہایت کمزور ہوجاتی ہے۔ زبان سفید جی متلاتا قے ہوتی ہے اور فم معدہ پر درد بعض دفعہ
اونگھہ آتی ہے اور بیہوشی طاری ہوتی ہے اور بچون کو تشنج اور بعض دفعہ مرگی کی نوبت
ہوجاتی ہے اب شدت کا بخار ہوجاتا ہے۔ نبض نہایت پر اور سریع جسم گرم اور خشک٭
کمال بے چینی اور بعض دفعہ ہذیان۔ دانون کے نمودار ہونے تک یہ حالت رہتی ہے
تب اکثر پسینہ آکر دانے ظاہر ہوجاتے ہین اُسوقت بخار کی شدت بہی کم ہوجاتی ہے٭
لرزہ کے ۴۸ گھنٹہ بعد لیکن کبہی اس سے بیشتر اور کبہی چوتہے دن متفرق چہوٹے چہوٹے
بخارات چہرہ اور پیشانی پر نمودار ہوتے ہین٭ تیسرے دن یا تیسرے اور چوتہے دن
بخارات مذکور سارے چہرہ پر پیدا ہوکر گردن۔ کندہے۔ بازو اور ہاتہون سینہ
اور شکم اور تب ٹانگون اور پاؤن پر نکلتے آتے ہین٭ پانچوین دن ہر ایک دانہ کی جگہہ پر
ایک چہوٹا سا گول ویسکل پیدا ہوجاتا ہے جسمین شفاف رطوبت ہوتی ہے اور گرد جسکے
ایک سُرخ ہالہ ہوتا ہے اور نوک جسکی دبی ہوئی ہوتی ہے اب بخار نہایت جلد رفع ہونے
لگتا ہے چہٹے دن حلق مین کسیقدر ورم ہوجاتا ہے نگلنے مین تکلیف آواز بیٹہہ جاتی
ہے اور منہہ سے لیسدار لعاب بہنے لگتا ہے یعنے مُنہہ اور حلق کے اندر جب دانے پیدا
ہوتے ہین تب یہ علامات ظاہر ہوتی ہین۔ آنکہون کے پپوٹون اور مرد کے حشفہ
اور عورت کے اندام نہانی پر بہی اسی قسم کے دانے نمودار ہوتے ہین آٹہوین دن دانون
کی دبی ہوئی نوکین مواد سے پُر ہوکر اُبہر آتی ہین اُنکے گرد کا حلقہ اپنے کمال کو پہونچ جاتا ہے
اور اُنکے اندر کی شفاف رطوبت اب گدلی مثل پیپ کے ہوجاتی ہے چہرہ پہول جاتا ہے اور
پپوٹے بہی اسقدر پہول جاتے ہین کہ آنکہین بند ہوجاتی ہین اور منہہ ناک اور حلق کے اندر
کثرت سے دانے پیدا ہوجاتے ہین٭ آٹہوین اور نوین دن کے اندر دانے اپنے کمال کو

پھوٹ جاتے ہین اور اُنکے بیچون بیچ کی جگہہ پر ایک بہورے رنگ کا نقطہ پیدا ہو جاتا ہے - گرد کا حلقہ دور ہو جاتا ہے - چہرہ کا ورم جاتا رہتا ہے لیکن ہاتھہ پاؤن پہولنے لگتے ہین - بعد اس مدت کے دانے ٹوٹنے لگتے ہین اور ان سے پیپ نکلکر خشک ہوکر کہرنڈ بننے لگتے ہین - یہ کہرنڈ تہوڑے عرصہ بعد جہڑنے لگتے ہین اور جلد وہان کی اودی سُرخ رنگ کی ہو جاتی ہے کہ جو رنگت ہفتون تک قائم رہتی ہے - ہاتھہ پاؤن کا ورم بہی تدریج شروع ہونے لگتا ہے اور سترہوین دن مریض رو بصحت لانے لگتا ہے + یاد رہے کہ مرض کے آٹھوین دن پہر بخار ہو جاتا ہے جسکو اصطلاح مین سکنڈری فیور بولتے ہین - اکثر یہ بخار سردی یا لرزہ سے شروع ہوتا ہے اور اسمین کمال بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے - نبض سریع ہو جاتی ہے زبان اور دہن خشک ہو جاتا ہے - جسم کی حرارت ۱۰۴ یا ۱۰۵ تک ہو جاتی ہے - پیشاب کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے اور رات کے وقت اکثر ہذیان بہی ہو جاتا ہے پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے مگر بعض دفعہ نہایت شدت کا قبض ہو جاتا ہے +

دوم چیچک متوصلہ یعنی کان فلوانٹ اسمال پاکس - علامات

اسمین بہ نسبت چیچک متفرقہ کے زیادہ تر شدید پیدا ہوتی ہین چنانچہ ابتدائی بخار زیادہ تر شدید ہوتا ہے اور دانون کے ظاہر ہونے سے لیکر پختہ ہوتے تک بڑہتا جاتا ہے اور سکنڈری فیور بھی زیادہ تر شدید اور اکثر ردی ہو جاتا ہے اور اس قسم کی چیچک مین بیہوشی اور ہذیان اکثر ہو جایا کرتا ہے بعض دفعہ شدت سے اسہال بھی جاری ہو پڑتا ہے اور اسکے بخارات کے نکلنے کا طور بھی بے قاعدہ ہوتا ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بخارات کے نکلنے سے پہلے جلد سوج جاتی ہے اور اُسپر سُرخ سرخ دہبے پیدا ہو جاتے ہین دوسرے دن اُن دہبون کے بیچون بیچ کی جگہہ پر چہوٹے چہوٹے سُرخ دانے نکلنے لگتے ہین یہ دانے بہت جلد پکنے لگتے ہین مگر شکل اُنکی گول

نہین ہوتی بلکہ وانے چپٹے اور ٹھہرے بیٹھے ہوتے ہین اور بعضے دفعہ لجوض پیپ کے
اُنمین سیاہی مایل ایک پتلی رطوبت ہوتی ہے - قرب کی بافت مین اس مرض کا انفلامیشن
اکثر سرایت کرجاتا ہے بعضے دفعہ نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ اُس مقام کا گوشت گلجاتا ہے -
اس قسم کے مرض مین چہرہ بیمار کا بہت جلد سوج جاتا ہے اور دہن سے لعاب بہی
بکثرت جاری ہوتا ہے اور دانون کے نکلنے سے اگرچہ بخار تہوڑا کم ہوجاتا ہے
لیکن بالکل مفارقت نہین کرتا بلکہ قریب نوین دن کے شدت اُسکی زیادہ ہوجاتی
ہے اور علامات ردیہ ظاہر ہوتی ہین دانون کی رنگت اودی سیاہی مایل یا بالکل
کالی ہوجاتی ہے جلد کے مختلف مقامون پر خون جمع ہوجاتا ہے جس سے سیاہ رنگ
کے داغ پیدا ہوجاتے ہین مختلف مقامون سے خون رسنے لگتا ہے اور یا توپیشاب
کے ہمراہ خون آتا ہے یا خون کے دست جاری ہوجاتے ہین تشنج اور بیہوشی
طاری ہوتی ہے - لب اور دانتون پر سیاہ رنگ کی رطوبت چمٹ جاتی ہے تب
اکثر گیارہوین دن کی رات مریض ملک عدم کو کوچ کرجاتا ہے - جب اس قسم کی چیچک
روبصحت لاتی ہے تو دانون کے داغ زیادہ تر گہرے اور بڑے بڑے ہوتے ہین ۔

سوم چیچک متغیرہ یعنی ماڈی - فائیڈ اسمال پاکس -

واضح ہو کہ چیچک کی شدت اور خاصیت دو طور سے متغیر ہوسکتی ہے ایک تو ٹیکا لگانے سے
دوسری ایک مرتبہ چیچک کے نکلجانے سے غرض جب چیچک ٹیکا لگانے یا ایک مرتبہ کے
نکلجانے سے متغیر ہوجاتی ہے تب اُسمین اور اُس قسم مین جو اچہوتے آدمی کو ہوتی ہے
کئی باتون کا فرق ہے چنانچہ اُنمین سے چند فرق یہ ہین کہ اس چیچک متغیرہ کا
ابتدائی بخار اکثر ایک ہی دن رہتا ہے - مریض اکثر سہ پہر کے وقت بے چین ہوجاتا
ہے اور ساری رات بے چین رہتا ہے تب صبح کیوقت دانے نمودار ہوجاتے ہین -
یہ دانے پہلے تیضہ اور ناک پر پیدا ہوتے ہین مدت ان دانون کی بہت تہوڑی

ہوتی ہے اور یہ اکثر متفرق ہوتے ہین اور اُنکی نشو و نما کسی خاص مرض کے کسی قاعدہ پر نہین ہوتی اور جب یہ دانے اچھے طور پر پیدا ہوجاتے ہین تب بیمار کو شفا ہو جاتی ہے اور بشرطیکہ دانے بکثرت پیدا ہوئے ہون چیچک متغیرہ مین سکنڈری فیور نہین ہوتا ٭

اسباب چیچک کے - ایک خاص قسم کا زہر جو بیمار کے بدن یا کپڑون سے یا بذریعۂ ٹیکا لگانے کے پیدا ہوتا ہے (اِنا - کیو - لے شن) ٭

انجام - اگر چیچک متفرق ہو بیماری کا دور باقاعدہ اور مریض طاقتور یا بچہ یا جوان ہو اور اگر بیماری تیسری قسم کی ہو تو انجام بخیر ہے لیکن مرض اگر متوصل ہو بخار رہے دانے چپٹے اور اودے اور اگر سیاہ رنگ کے داغ پڑ گئے ہون اور بخارات دفعتہً مفقود ہوجاوین - ہاتھ پاؤن اور چہرہ کا ورم رفع ہوجائے اُبھرے ہوئے دانے چپٹے ہوجاوین اور بیمار نہایت نڈھال اور متفکر ہوجاوے دم لینے مین تکلیف اور تشنج بیہوشی اور ہذیان ہوجاوے - اگر نبض دفعتہً سریع ہوجاوے اور تکلیف تنفس زیادہ - قبل از نکلنے دانون کے اگر قے بشدت ہو اور دانون کے نکلنے کے بعد بھی جاری رہے - پیشاب یا کسی اَور جریان کے ہمراہ خون جاری ہو اگر ساتھ اِس مرض کے دماغ گلو شش یا امعا بھی شامل ہون اور اِن اعضا یا جوڑون کے اندر پیپ پڑجاوے اور اگر مریض طفل شیرخوارہ یا نہایت ضعیف ہو تو انجام بُرا نکلتا ہے ٭

نتائج - اِس بیماری کے بعد جسم پر دُنبل اور پھوڑے نکل سکتے ہین - گلو کی گلٹیون مین پیپ پڑجا سکتی ہے - جلد پر زخم یا ارسیپلس کی بیماری پیدا ہو سکتی ہے جوڑون مین پیپ پڑجا سکتی ہے اور بیمار ساری عمر کے لئے لنگڑا ہو سکتا ہے آنکھین آجا سکتی ہین اور اِنمین سفیدی پڑجا سکتی ہے جس سے بیمار اندھا ہوجاتا ہے

یا کانون مین پیپ پیدا ہوکر مریض بہرہ ہوجا سکتا ہے۔ گلو کے پہول جانے سے
مریض دم بند ہوکر مر بھی جا سکتا ہے مرض پلو۔ رہی سی یا نیوب موـ نیا کی بیماری
پیدا ہوسکتی ہے۔ بیمار یا تو خون تہوکنے لگتا یا اُسکے پیشاب کے ہمراہ خون آسکتا
ہے۔ عورتون کے اندام نہانی سے خون جاری ہوسکتا ہے اور اگر مریضہ حاملہ ہو
تو اسقاط بھی ہوجا سکتا ہے *

تشخیص ۔ مریضکو اگر دفعتہً بخار آجاوے اور ساتھہ اُس بخار کے سر پشت اور
کمر پر شدت کا درد ہو جی متلاوے اور اگر اُس ایام مین چیچک کی وبا پہیلی ہو تو چیچک کا
کا گمان ہوسکتا ہے۔ اور جب دانے نکل آدین تو اُنکے درجہ بدرجہ ظاہر ہونے اور
اُنمین باقاعدہ تغیر و تبدل پیدا ہونے سے تشخیص آسانی سے ہوسکتی ہے لیکن دانون
کے نکلنے سے پہلے تشخیص مین نہایت دقت پڑتی ہے چیچک کے دانون کی نوکین ابتدا
مین دبی ہوئی ہوتی ہین *

علاج ۔ چیچک کے مطالب یہ ہونے چاہئین ۔
اول حفظ صحت کے قواعد کی پابندی اچھی طرح کرنی چاہئے اور غذا کے بابین بہی احتیاط درکار ہے
دوم ایسی تدبیر کرین جس سے دانے بہت افراط سے نہ نکلنے پاوین اور جو دانے نکلین
وہ آسانی سے اختتام کو پہونچ جاوین اور اُنمین زیادہ پیپ نہ پڑنے پاوے جس سے
جلد کا بہت نقصان ہو۔ سوم شدت کے بخار کو روکین۔ چہارم جب دانون مین
پیپ پڑجاوے تب بیمار کی طاقت قائم رکہنے کی کوشش کرین پنجم اُن علامتون
کے دفعیہ کا علاج کرین جو تکلیف دہندہ ہون ششم حتی الوسع عارضات کی طرف سے
غافل نہون اور جو جو عارضات ظاہر ہوتے جاوین اُنکا علاج کرتے جاوین ہفتم کوشش
کرین کہ بیماری صحت کیطرف رجوع لاوے اور جو جو نتائج ظاہر ہون اُن پر توجہ کرین *

اول **علاج عامہ** ۔ بیماری چاہے کیسی ہی خفیف ہو مریضکو اپنے بستر پر

لیٹے رہنا چاہئے - مریض کا کمرہ وسیع اور اعتدال پر سرد ہو - اُس کمرہ سے فرش و فروش اور پردے وغیرہ اُٹھائے جاوین - اور اسہیات کی خوب احتیاط رکہین کہ مریضکو باہر کی ہوا نہ لگنی پاوے - مکان اور بستر وغیرہ کی صفائی پر زور دین - مریض کے کپڑے اور بستر کی چادر وغیرہ بار بار بدلدیا کرین اور میلے کپڑون کو ادویات دافع عفونت سے پاک کرین + ابتدا مرض مین غذا زود ہضم اور کم دینی چاہئے اور شربت کا استعمال کرین اور میوہ جات کہانے کو دین - اسٹی - میو - لنٹ ادویات کا استعمال ابتداء مرض مین نہ کرین - مرض جب دوسرے درجہ مین آجاوے تب البتہ غذا اور دوا مقوی دینی چاہئے + لیکن یاد رہے کہ بیماری اگر ردی قسم کی ہونیوالی ہو تو شروع ہی سے ادویات اسٹی - میو - لنٹ اور غذا مقوی کا استعمال کرین +

دوم علاج چیچک کے دانون کا - کسی زمانہ مین یہ دستور تہا کہ چیچک کے مریضکو خوب گرم رکہتے تھے اور گرم چیزین پینے اور کہانے کو دیتے تھے اس خیال سے کہ دانے اچھے طور پر نکل آوین لیکن فی زمانہ تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ اسہیات مین کوشش کرنی چاہئے جس سے دانے کم نکلین - ان مین کثرت سے پیپ نہ پڑنے پاوے اور انکے داغون سے چہرہ بدہیئت نہونا پاوے - پس آب گرم مین کار - با - لک اسڈ یا کان - ڈیز فلوئیڈ یا کلو - رین واٹر یا سل - فیو - رس اسڈ ملا کر بدن کو بار بار اچھی طرح پونچھ دیا کرین - تاکہ دانون مین پیپ کم پیدا ہو بعض یہ صلاح دیتے ہین کہ ظاہر ہوتے ہی دانون کو چہید کر پیپ خارج کر دین + تاکہ بدن پر داغ نہ پڑنے پاوے دانون پر لگانے کے لئے بہتیری دوائین تجویز کیگئی ہین مثلاً ہر ایک دانہ پر نائیٹریٹ اف سلور کی تبی - گرہ دین یا سارون پر نائیٹریٹ اف سلور کا عرق برش سے پہیر دین - بعض سیماب کا پلاسٹر یا مرہم لگانا بتلاتے ہین - بعض کرو - سیو سب - لی - مٹ کا عرق لگاتے ہین

۲ م گرین ۶ آونس پانی مین) - بعض طبیب مرہم گوگرد + ٹنکچر آف آیوڈین +
گلائی - سی - رین اف کار - با - لِک ایسڈ یا کار - با - لِک آئیل لگانا بتلاتے
ہین + کل دانون پر ایک ہی دفعہ دوا نہ لگانی چاہئے بلکہ جون جون نکلتے جاوین
اُنپر دوا لگاتے جاوین - ایک اور ترکیب یہ بھی ہے کہ دانون مین شغاف لمف
کے پیدا ہونے کے پہلے یا دوسرے روز خالص کار - با - لِک ایسڈ سے ہر ایک دانہ
کو جلا دین یا دانے جب اپنے کمال کو پہونچ جاوین تب اُنکو چھید کر کار - با - لِک
لوشن لگا دین - بعض طبیب ایسا کرتے ہین کہ دانون سے جب پیپ خارج ہو جاتی
ہے تب اُنپر یا تو صرف السی کا تیل لگا دیتے ہین یا اسمین چونہ کا پانی ملا کر لگاتے
ہین - اور عرق گلاب مین گلائی - سی - رین ملا کر لگانا بھی مفید ہے - مگر یہ بات یاد
رہے کہ دانون پر کا کھرنڈ خشک ہونے پا دے اور ناک اور چہرہ پر عرصہ تک کھرنڈ نہ رہنے
پا دے - اور اِسبات کی بھی احتیاط رکھین کہ دانون کو مریض نوچنا نہ پاوے
تاکہ تیز مواد سے خارش نہونا پاوے - عرقیات دافع عفونت مین کپڑے تر کر کے
بار بار پونچھہ دیا کرین یا اُنپر میدا یا کے - لے - ماین چھڑک دیا کرین +

سوم - تاکہ بخار کی تیزی بڑھنے نہ پاوے جلد کو آب گرم سے پونچھہ دیا کرین اور
اُس سے - لاین مکسچر کا استعمال کرین جسکا ذکر پیچھے بخارون کے باب مین کیا گیا ہے

چہارم - دانون مین جب پیپ پڑ جاوے تب دوا اور غذا مقوی دینی چاہئے
جیسے کونین اور معدنی تیزاب ہمراہ کسی نباتی کڑوے خیسانده یا جوشانده کے اور
جب علامات ردیہ ظاہر ہون تب اسٹی - میو - لنٹ دواؤن کی ضرورت پڑتی ہے

پنجم علاج تکلیف دہندہ علامتون کا - مثلاً قے - اسہال -
بے چینی - بے خوابی - ہذیان - جریان خون - گلو کی خراش + بعض کی راے
یہ ہے کہ مرض کے پہلے ایک دو شب مار - فیا کا استعمال کرین تاکہ مریض کو سونے کی

عادت پڑجاتی ہے - لیکن ہوا کی نالیون مین بلغم ہو یا منہہ سے بکثرت رال جاری ہو تو
نار-کا ٹک دواؤن کے دینے مین احتیاط چاہئے + چیچک کی بیماری مین اگر ہذیان
ہوجاوے تب کھلے دل سے ادویات اسٹی-میو-لینٹ کا استعمال کرنا چاہئے +
گلو کی خراش کو کسی ہلکے غرغرہ سے فائدہ ہوجاتا ہے - جریان خون مین ٹنکچر آف اسٹیل
گبا-لک اسڈ یا ٹے نک اسڈ یا تارپین یا ار-گٹ اف رائی کا استعمال
مناسب ہے + پیشاب رک جاوے تو سلائی سے نکال دین +

ششم عارضات کا علاج - اس بیماری مین جن عارضات پر
خاص توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہین کہ ہوا کی نالیان اور سوزش اور آنکھون کی تکلیفین
اور دنبل-چنانچہ برانکائی-ٹس کی شدت ہو تو مریض کو خوب طرح کہانسنا چاہئے
دنبل پیدا ہون تو انکو فوراً کھول دین - آنکھون کو تکلیف ہو تو انپر بار بار آب
سرد لگاوین یا کپڑے کی گدیان کرو-سیو سب-لی-مٹ کے ہلکے عرق مین
(ایک گرین چھہ آونس پانی مین) تر کرکے آنکھون پر باندہین - آنکھون مین بہت
سرخی ہو تو کن-پٹی پر بلسٹر لگاوین یا پھٹکری ملا کر پوست کی گرم گرم ٹکمیہ کرین
کار-نیا مین زخم پیدا ہو تو نائٹریٹ اف سلور خشک یا اسکا عرق لگاوین اور
آنکھون پر سبز پردہ رکھین +

سر سینہ یا دماغ یا کسی اور عضو اندرونی مین انفلامیشن ہوجاوے تو علاج مناسب
سے اسکو رفع کرین - قے شدت سے ہوتی ہو تو چند قطرے لاڈنم ملا کر
ایفر-وی-سنگ ڈرافٹ پلاوین - اسہال جاری ہو تو قابضات
سے روکین + نکلے ہوئے دانے بیٹھہ جاوین اور علامات خوفناک مثلاً لرزہ
یا تشنج یا ہذیان ہوجاوے تو کن پٹی پر جونکین لگاوین اور بیمار کو آب گرم مین
بٹھا کر سر پر سرد پانی چھڑکین - گردن پر بلسٹر اور پنڈلیون پر رائی کی پٹی لگاوین +

ہفتم - مریض جب رو بصحت لاوے تب مقویات کا استعمال کرین اور اس
قابل ہو جاوے کہ غسل کر سکے تو کار - با - لِک سوپ سے بدن کو خوب طرح ملکر نہلانا چاہئے
ہشتم - تا کہ یہ بیماری پھیلنے نہ پاوے اُن قواعد کا اچھی طرح پابند ہونا چاہئے
جنکا ذکر امراض وبائی کے روکنے کے باب مین پیچھے کیا گیا ہے - مریض کو جب شفا
ہو جاوے تب اُسکو جلد تندرست آدمیون سے ملنا جلنا نہ چاہئے - جس کمرہ
مین مریض رہا ہو اور اُسکے کپڑون کو بھی ترکیب دافع عفونت سے پاک کرنا چاہئے
دیکھو پیچھے - بیماری کی حالت مین جلد کے صاف کرنے کے لئے جن چیزونکا استعمال
ہوا تھا جیسے سَن یا کپڑا یا اسفنج انکو فوراً جلا دینا چاہئے * حفظ ما تقدم اس بیماری
کا یہی ہے کہ لوگون کو اچھی طرح وِک - سے - نیٹ کر دین *

فقرہ دوم وِک - سا - نا
یعنی چیچک مادہ گاؤ
بیان وِک - سی - نے - شن

واضح ہو کہ جب مادہ گاؤ کی چیچک کے مواد سے ٹیکا لگاتے ہین تب اسکو
وِک - سی - نے - شن کہتے ہین اور جب خاص مرض چیچک کے دانون کے مواد سے ٹیکا
لگایا جاتا ہے تب اس ترکیب کو اصطلاح مین انا - کیو - لے - شن بولتے ہین مطلب
ان دونو ترکیبون سے ٹیکا لگانے کا یہ ہے کہ آدمی خاص مرض چیچک کی چھوت سے
محفوظ رہے کہ جو ایک مُہلک بیماری ہے - سلف سے لیکر آجتک کُل اطبا اسبات
مین کوشش کرتے آئے ہین کہ جس سے وبائی اور مُہلک بیماریان دنیا سے نیست و
نابود ہو جاوین پس دیکھنا چاہئے کہ ان دونو مین سے کونسی ترکیب ایسی ہے کہ جس سے
چیچک کی وبا کا استیصال ممکن ہے - تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب خاص چیچک کے

مواد سے کیسکو ٹیکا دیا جاتا ہے تو وہ شخص چیچک کی وبا سے تو ضرور محفوظ رہتا ہے
لیکن اس سبب سے چیچک کی بیماری کی بنیاد قائم رہتی ہے کیونکہ انا۔کیولے۔شن
کی ترکیب سے جو دانے نکلتے ہین وہ چیچک کے دانے ہوتے ہین کہ جنکی چھوت مثل
خاص مرض چیچک کے ایک سے دوسرے کو بہت جلد لگجاتی ہے اور اُن کے آن
مین پھیلکر عالمگیر ہوجاتی ہے پس اِس سے صاف یہ پایا جاتا ہے کہ خاص چیچک کے
مواد سے ٹیکا لگانا دنیا مین چیچک کی وبا کو تروتازہ رکھتا ہے ۔ لیکن یہ بات
وک۔سی۔نے۔شن مین نہین پائی جاتی کیونکہ جب مادہ گاو کی چیچک کے مواد سے
ٹیکا لگایا جاتا ہے اور جب اس سے دانے اچھے پیدا ہوتے ہین تو اُس شخص کو اول
تو چیچک نہین نکلتی اور جو نکلتی بھی ہے تو نہایت خفیف ۔ پس اس سے صاف ظاہر
ہے کہ وک۔سی۔نے۔شن کو انا۔کیو۔لے۔شن پر ہمیشہ ترجیح دینی چاہیے کیونکہ
انا۔کیولےشن سے چیچک کی وبا قائم اور زور و شور پر رہتی ہے مگر وک۔سی۔نے۔شن
سے وبائے مذکورہ کا استیصال متصور ہے ۔

ترکیب وک۔سی۔نے۔شن کی ٹیکا عہد طفلی مین لگانا چاہیے

لیکن چھ ہفتہ کی عمر سے پیشتر مناسب نہین اِلّا اشد ضرورت کیوقت مثلاً قرب وجوار
مین اگر چیچک کی وبا پھیلی ہو تو اُسصورت مین عمر کا لحاظ نہ کرنا چاہیے۔ بچہ کو تندرست
ہونا چاہیے یعنے دانتون پر نہو یا اُسکو کوئی بیماری جلد کی نہو یا وہ کسی مرض شکم
مین مبتلا نہو۔ اکثر یہ رواج ہے کہ بازو پر جہان ڈل ٹائیڈ مسل ختم ہوتا ہے وہان
کی جلد پر ٹیکا لگاتے ہین عام ترکیب اس عمل کے کرنے کی یہ ہے کہ بائین ہاتھ سے
بچہ کے بازو کو نیچے کیطرف سے کھینچکر پکڑین تاکہ اُسکے اوپر کی جلد تنجاوے تب ایک
صاف اور تیز نوک کی نشتر مین چیچک مادہ گاؤ کا مواد لیکر نشتر کی نوک کو ترچھا صرف
اُسیقدر داخل کردین کہ جسمین براے نام تھوڑا سا خون نکل آوے جسوقت

اِس ترکیب سے نشتر کی نوک ذرا حل ہوجاوے تو اُسکو ایک یا دو لمحہ تک زخم کے اندر رہنے دین تاکہ مواد اچھے طور پر جذب ہوجاوے تب نشتر کو نکال لین ۔ اِسیطور اُس بازو کے دو تین یا چار مقامون پر ٹیکا لگاتے ہین ۔ علاوہ اِس ترکیب کے دو اَور بہی ترکیبین ٹیکا لگانے کی ہین مثلاً بعض ایسا کرتے ہین کہ بازو پر باریک باریک کئی تچہنے لگا دیتے ہین اور اُنپر مواد کو مل دیتے ہین اور بعض ایسا کیا کرتے ہین کہ چُہری سے بازو کے چمڑے کو تہوڑا سا کُہرچ ڈالتے ہین اور تب اُس چہلے ہوئے مقام پر مواد مل دیتے ہین لیکن ہماری الفت مین پہلی ترکیب آسان اور بہتر ہے ۔

ترکیب مواد کے حاصل کرنے کی ۔ اگرچہ ٹیکا لگانے کا مواد کئی طور سے حاصل ہوسکتا ہے لیکن یاد رہے کہ سب سے عمدہ طریقہ مواد کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ گاے یا بہینس کے بچہیا کے تہنون کے ارد گرد جو سیتلا (وِک ۔ سائی ۔ نا) کے دانے نکلے ہون اِن سے مواد لیکر بچون کو ٹیکا لگانا چاہئے ۔ اِسکو اصطلاح میں انے ۔ مِل وِک ۔ سی ۔ نے ۔ شن کہتے ہین ۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون اور قصبات مین بلکہ چہوٹے چہوٹے دیہاتون مین بہی اب انے ۔ مِل وِک ۔ سی ۔ نے ۔ شن کیا جاتا ہے ۔

انے ۔ مِل وِک ۔ سی ۔ نے ۔ شن ۔ گاے یا بہینس کی بچہیا کو ٹیکا لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ بچہیا کی عمر تین سے چھ مہینے کی ہونی چاہئے ۔ ایک سال تک کی بہی ہو تو چندان مضایقہ نہین ۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ جب عمر چہوٹی ہوتی ہے تب جانور آسانی سے گرایا جاسکتا ہے اور اُسکا چمڑہ بہی ملایم ہوتا ہے جس سے ٹیکا آسانی سے لگایا جاسکتا ہے ۔ بچہیا کو کسی علیحدہ جگہہ جہان لوگون کی آمد و رفت نہو لیجاوین اور اُس جگہہ کو خوب طرح صاف کرکے اور اُسپر پرالی بچہا کر نرم بستر کرکے جانور کی ایک ٹانگ پچہلی اور ایک اگلی ٹانگ پکڑ کر داہنی کروٹ لٹا

پکڑا دین - اب اگلی دونوٹانگین اور پچھلی داہنی ٹانگ ان تینون ٹانگون کو ایکجا کرکے
کسی مضبوط رسّی سے باندہ دین اور اوپر کے بائین ٹانگ کسی مددگار کے ہاتہہ پکڑا دیں
کہ وہ مضبوط پکڑا رہے اور اُدہر گردن بیٹہکر اپنے گھٹنون سے لیٹی ہوئی بچہیا کو
دبا رکھے - اب اُسکی ناف کے پیچھے کی جگہہ گرم پانی اور صابون سے خوب طرح صاف
کرکے تیز اُسترے سے اُس مقام کے بالون کو مونڈ دین اور کار - بالک لوشن
(۱۰۰ حصّہ مین ایک حصّہ) سے اچھی طرح دہوکر خشک کر دین - اب تہنون پر ہٹنی کے
اردگرد آدہ آدہ انچ کے فاصلہ پر نرم جگہہ دیکہکر نشتر سے ۴ یا ۵ پچھنے لگا دین
اب ایسا کرین کہ کسی بچہ کے بازو سے یا کسی بچہیا کے تہنون کے دانون سے تیز
نشتر کی نوک پر مواد لیکر اُن شگافون مین داخل کر دین - چند منٹ تک بچہیا کو
لیٹے رہنے دین اور مکہی وغیرہ کی حفاظت کرین تاکہ مواد شگافون کے اندر خوب
طرح جذب ہوجاوے - اب بانس کی چند کھپچیان لیکر اُنکو رسّی مین پروکر بچہیا
کی گردن پر باندہ دین تاکہ شگافون پر منہہ نہ مار سکے اب اُسکو چھوڑ دین تاکہ کھڑی
ہوجاوے + جب اِس ترکیب سے ٹیکا لگ چکے تب اِن باتون کی احتیاط لین چنانچہ
اوّل یہ کہ جہان پر بچہیا ہو اُس جگہہ کو صاف ستھرا رکھین اور پرالی بچہا کر اُس پر
نرم بستره کر دین تاکہ جانور آرام سے بیٹہا رہے اور شگافون کو کسی قسم کا صدمہ نہ
پہونچے - دوم جانور جب گوبر اور مُتالی کرے فوراً اُٹہوا دین تاکہ بسترہ اُسکا صاف
رہے - سوم دیمین ایک دو دفعہ شگافون پر پانی کے چھینٹے دین تاکہ اِن پر مٹی وغیرہ
جم نہ جا سکے +

ٹیکے کا دور - ٹیکا لگانے کے دوسرے تیسرے دن شگافون کی جگہہ
اُبہر کر سُرخ ہوجاتے ہین + چوتھے روز اُن شگافون پر نہایت چھوٹے چھوٹے دانے
جنکی نوکین سفید اور گرد اُنکا سُرخ ہوتا ہے نمودار ہوتے ہین - پانچوین روز

دانون کی شکل گول ہو جاتی ہے - انکی نوکین دبی ہوئین اور اُنمین قدرے شفاف لمف ہوتا ہے + چھٹے روز دانے بڑے بڑے اور شفاف لمف سے خوب پُر ہو جاتے ہین - ساتوین روز دانے اَور بہی بڑے بڑے ہو جاتے ہین انکے گرد ہالے پیدا ہو جاتے ہین اور رنگت دانون کی کسیقدر زردی مایل ہو جاتی ہے - آٹھوین روز دانے مرجہانے لگتے ہین - رنگت انکی میلی ہو جاتی ہے اور انکے اندر کا لمف جو پہلے شفاف تہا اب گدلا ہو جاتا ہے اور خشک بہی ہونے لگتا ہے +

اگرچہ پانچوین چھٹے اور ساتوین روز کے دانون کے مواد سے ٹیکا لگا سکتے ہین لیکن چھٹے روز کا لمف سب سے افضل ہوتا ہے - پانچوین روز کا لمف بہی اگرچہ شفاف اور تیز ہوتا ہے مگر مقدار مین اسقدر کم ہوتا ہے کہ ٹیکا لگانے کے لئے نیچے افراط سے آوین تو کافی نہین ہوتا - ساتوین روز کا لمف کسیقدر کمزور ہو جاتا ہے + بعض اوقات ایسا دیکہا گیا ہے کہ کل نشگافون پر دانے پیدا نہین ہوتے اور جو ہون بہی تو چھوٹے چھوٹے پیدا ہوتے ہین اور انکے اندر کا لمف بہی ایسا مُوثر نہین ہوتا جیسا کہ پانچوین اور چھٹے روز کے دانونکا ہوتا ہے +

لاگ جمانے کے لئے گاے یا بہینس کا مادین و نر ایک جیسا ہے یعنی بچھا اور بچھیا دونو کو ٹیکا لگا کر لاگ جما سکتے ہین + ایک دانہ سے تین چار یا حد پانچ بچون کو ٹیکا لگا سکتے ہین +

فرق درمیان نے مل اور ہیومین (انسانی) وکسی نے شن - جب

بہینس کی بچھیا کے لمف سے ٹیکا لگایا جاتا ہے تب فیصدی پانچ چھہ بچون کو اشتعلال منتشر اور بخار شدت سے ظاہر ہوتا ہے مگر انسان کے مواد سے ٹیکا لگانے سے یہ دونو باتین کم پیدا ہوتی ہین +

فرق درمیان اثر گاے کی بچہپا کے مواد اور بہینس کی بچہپا کے

مواد کے - بہینس کی بچہپا کا مواد تیز ہوتا ہے اور اسمین انفلامیشن اور بخار بہی زیادہ
ہوتا ہے مگر گاے کی بچہپا کے لمف سے ٹیکا لگانے مین یہ دونو باتین کم پیدا ہوتی
ہین + اگر چیچک مادہ گاؤ کا مواد حاصل نہو سکے تو خاص مرض چیچک کے مواد سے
گاے کو ٹیکا لگاوین اور جو دانے اُسکے تہنون پر پیدا ہون اُن سے مواد لیکر ٹیکے کا
عمل جاری کرین - کیونکہ خاص چیچک کا مواد جب گاے کے جسم مین سرایت کرجاتا
ہے تب اُسکی خاصیت بدل جاتی ہے اور اُس مین خاصیت مادہ گاؤ کی چیچک
کی پیدا ہوجاتی ہے + لیکن جب اِن ترکیبون سے مواد حاصل نہو سکے تو جس
بچہ کے بازو پر چیچک مادہ گاؤ کے دانے خوب کامل طور پر نکلے ہون اُس دانے
کے مواد سے ٹیکا لگانا چاہیے لیکن جب مواد اِس ترکیب سے میسر نہین ہوتا ہے
تب ایسا کرتے ہین کہ ایک چوگوشہ شیشہ پر تہوڑا اسا مواد لیکر اُسکو دوسرے
ٹکڑے شیشہ سے ڈہانپ کر کاغذ یا پنی سے خوب طرح مڑہ دیتے ہین تاکہ اندر کا
مواد ہوا وغیرہ سے محفوظ رہے - جب اِس مواد سے ٹیکا لگانا منظور ہوتا ہے
تب دونو شیشون کو علیحدہ کرکے جس ٹکڑے پر مواد لگا ہو اُسپر ایک یا دو قطرے آب
سرد کے چہوڑ کر نشتر کی نوک سے رگڑ لیتے ہین اور اُسی نشتر سے ٹیکا لگاتے ہین بعض
دفعہ ایسا بہی کرتے ہین کہ ہاتہی دانت کی تیلیون پر جنکی شکل کنگہی کے دانتون کی سی
ہوتی ہے مواد کو جمع کرتے ہین چنانچہ جس بچہ کے بازو پر کوئی دانہ اچہا کامل ہوتا ہے
نشتر کی نوک سے اُسکو چہید دیتے ہین اِسکے کرنے سے جو قطرہ مواد کا نکلتا ہے
اُسکو تیلی کی نوک پر لے لیتے ہین اور جب وہ خشک ہوجاتا ہے تب تہوڑا اسا مواد
اُس نوک پر اَور بہی لیکر خشک کرتے ہین اسیطور پر دو تین مرتبہ کے کرنے سے جب اُس
تیلی کی نوک پر مواد خوب طرح جمع ہوکر خشک ہوجاتا ہے تب اُسکو پنی سے مڑ کر

رکھہ چھوڑتے ہین اورجب اِس مواد سے ٹیکا لگانا منظور ہوتا ہے تب بازو کے مقام
مذکو۔ پرپہلے نشتر کی نوک سے چھپا لگاتے ہین اورتب اُس شگاف کے اندر مواد
آلودہ تیلی کی نوک کو داخل کرکے دو چار لمحہ تک زخم کے اندر رہنے دیتے ہین
بعدازان اُسکو نکال لیتے ہین۔ بعضدفعہ کھرنڈ سے بھی ٹیکا لگاتے ہین چنانچہ
اُسکی ترکیب یہ ہے کہ کھرنڈ کو ایک کھرل مین دو چار قطرے آب سرد کے وزریعہ
پیستے ہین اورجب وہ پتلا ہوجاتا ہے تب اُس مواد کو نشتر کی نوک پرلیکر شکل ترکیب
اول کے ٹیکا لگاتے ہین۔ مگر یاد رہے کہ جہانتک ہوسکے چھپا کے تھن سے مواد
لیکر ٹیکا لگانا چاہیے کیونکہ یہی مواد سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے ٭

اسباب وک۔سی۔نے۔شن کے بگڑجانے اور اُسکے مطالب کے فوت ہوجانے کے

چونکہ مطلب وک۔سی۔نے۔شن سے یہ ہے کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جائے وہ خاص مرض
چیچک سے محفوظ رہے تو اِس عمل کے کرنے مین ٹیکا لگانیوالے کو نہایت محتاط چاہیے
لیکن سب سے بڑی احتیاط یہ ہے کہ وہ شخص ایماندار ہو ایسا نہ کرے کہ نقشہ کے خانون کو
پُرکرنے کے لئے جھوٹ سچ لکھکر سرکار کو خوش اوراطفال کے والدین کو دہوکہا دے
کیونکہ جہانتک اپنا تجربہ اِس امر مین ہے ہم نے اکثر ایسا دیکھا ہے کہ وک۔سی۔نے۔ٹر
لوگ (ٹیکا لگانے والون کو کہتے ہین) ایک ہی موسم کے اندر ہزارہا بچون کو
ٹیکا لگادیتے ہین مگر پھر کر دوبارہ نہین دیکھتے کہ دانے اچھے یا خراب نکلے ہین اور نہ
یہ دریافت کرتے ہین کہ مطلب وک۔سی۔نے۔شن کا اُس بچہ کو حاصل ہوا ہے یا
نہین یعنے چیچک خاص سے بچ رہا یا باوجود ٹیکا لگانے کے بھی وہ بچہ چیچک کی
بیماری مین مبتلا ہوگیا۔ اِن وک۔سی۔نے۔ٹرون کا حال ایسا ہے کہ چاہے دانے
اچھے نکلین چاہے خراب اورچاہے نہ بھی نکلین انکو اپنے فرضی نقشون کے بھرنے سے

مطلب ہو لیکن ہم انصاف سے نہ چوکینگے کہ یہ قصور صرف - وک - سی - نے - ٹرون ہی کا
نہین ہے بلکہ جو طریقہ وک - سی - نے یشن کا بالفعل جاری ہی اس مین نقص ہے مثلاً
اب یہ طریقہ ہے کہ موسم کے ختم ہو جانے کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس وک سی - نے ٹیم
نے کتنے بچون کو ٹیکا لگایا ہے غرض جسکی تعداد ٹرہ گئی اُسکو انعام و اکرام اور پروانہ
خوشنودی مزاج کا ملتا ہے اور خدانخواستہ جسکا نمبر گھٹ گیا اگرچہ اُس نے ایمانداری
کا بہی عذر کیا کوئی نہین سنتا اُس بیچارہ کی شامت آتی ہے مورد عتاب ہوتا ہے
نوکری جاتی رہتی ہے ٹکڑونکو محتاج ہوتا ہے - پہر بتلائیے اِس قسم کے وک - سی - نے
شن سے رعایا کو کیونکر فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور وہ کیون اپنے بچون کو ناحق نشتر
چہبواوین کیونکہ وہ دیکہتے ہین کہ باوجود وک - سی - نے - شن - کے بہی جب چیچک کی
وبا پہیلتی ہے سیکڑون بچے تلف ہو جاتے ہین چنانچہ اسیواسطے گوا کثر وک سی - نے ٹرون کو
ملک الموت کے طور دیکہتے ہین اور اپنے بچون کو ایسا چہپاتے ہین جیسے کوئی دشمن جانی سے
چہپاتا ہے ؛؛

ہماری رائے یہ ہے کہ ہر ایک گاؤن اور شہر مین خاص کر نہین مقامات کے چند ایسے
ایسے لوگونکو وک - سی - نے - ٹر - مقرر کرنا چاہئے جو بردبار اور ذی عزت ہون جن کی
آمد و رفت ہر کسیکے گہرون مین ہو اور جن کو مستورات مثل باپ یا مربی کے سمجہتی ہون ؛؛
دوم یہ کہ داخل ہونے کے وقت اِن لوگون سے ضمانت اور مچلکہ اس مضمون کا لیا جاوے
کہ اُن کے حلقون کے اندر اگر چیچک کی وبا پہیلے اور جن بچون کو انہون نے ٹیکا لگایا ہے
اگر اُن مین بسبب وبا مذکور کے موت کی کثرت ہو جاوے تو جسقدر روپیہ انہون نے
سرکار سے بطور تنخواہ کے حاصل کیا ہے اُس کو واپس کردین کسواسطے کہ اطبا کا اسبات
پر اتفاق ہے اور سالہا سال کے تجربہ سے جو کہ یورپ اور ہندوستان مین حکما نے حاصل
کئے ہین یہ بات ثابت ہے کہ جس کسیکو ایمانداری سے ٹیکا لگایا جاتا ہے اور دانے اچہے

نکلتے ہیں وہ شخص خاص مرض چیچک کی چہوت سے محفوظ رہتا ہے بر تقدیر چیچک
نکلی بہی تو وہ قسم خفیف ہوتی ہے مہلک نہیں ہوتی پس جبکہ یہ بات ہے تو میونگ کے
دیتے ہیں جیسا کہ اوپر لکہا ہے کسیکو عذر نہ ہوگا۔

سوم۔ وک۔سی۔ نے۔شن۔ کے کارگزاری یا نہونیکی رپوٹ گاؤن کے لمبرداروں
یا ممبران۔میو۔ نی سپل کمیٹی سے طلب کرنی چاہیے صرف وک۔سی۔نے۔ٹرون
کی رپوٹ پر اکتفا نہ کرنا چاہیے۔

چہارم۔ ان۔ وک۔سی۔نے۔ٹران دیہی یا شہری کی نگرانی کے واسطے معقول
اور ذی عزت عہدہ دار مقرر ہونے چاہیئن۔ ان لوگون کو حلفاً ان باتون کی رپوٹ
کرنی چاہیے کہ (الف) جن بچون کو ٹیکا لگایا گیا ہے اُن کے دانے اچہے اور کامل طور پر نکلے
ہین اور اُن دانون کو ہم نے اپنی آنکہون سے دیکہا ہے (ب) جن بچون کو ٹیکا لگایا گیا ہے
کُھرنڈ اُن کے دانون کے جہڑ گئے ہین اور بعد جہڑ جانے کہرنڈ کے جو داغ موجود ہین ہم نے
اُنکو بچشم خود دیکہا ہے اور مطابق بیان ذیل کے پایا ہے (ت) ہم نے اچہے طور پر
دریافت کیا ہے کہ فلانی جگہہ مین چیچک کی وبا پہیلی تہی اور جتنے بچون کو وہان کے
وک۔سی۔نے۔ٹرون نے ٹیکا لگایا تہا وہ سب کے سب وبا سے محفوظ رہے یا جنکو چیچک
نکلی تہی وہ قسم خفیف تہی اور انجام اُس کا بخیر ہؤا تہا (ث) وک۔سی۔نے۔ٹرون کی
تنخواہ حسب آمدنی چُنگی یا آمدنی مدد شاہ عام معقول ہونی چاہیے (ج) اُن کی ترقی یا
تنزلی تعداد ٹیکا لگانے پر نہ رکہنی چاہیے بلکہ دانے وک۔سی۔نے۔شن کے اچہے یا خراب
اور ان دانون کے داغون کے اچہے یا خراب ہونے پر اور ایام وبا مین بچگان ٹیکا یافتہ
کے محفوظ یا مبتلا ہونے پر منحصر رکہنا چاہیے۔

پنجم۔ جب موسم وک۔سی۔نے۔شن کا گزر جاوے اور وک۔سی۔نے۔ٹر
اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو جاوین تب بہی اُن کی تنخواہ بدستور جاری رہے لیکن اس شرط

پر کرانیے حلقہ کے میڈیکل کالج مین آیا پھر لوٹنے وک سی - نے - شن کے موسم کے طب
پڑھ کرین ٭ بڑی خوشی کی بات ہے کہ لاہور مین اب یہ طریقہ جاری ہوگیا ہے ٭ کئی سببون
سے ٹیکا خراب اور اُس کا مطلب فوت ہوجاتا ہے لیکن سب سے بڑا سبب ان تصور
وک سی - نے - شن کا ہے کیونکہ اگر وہ کسی خراب دانے کے مواد سے ٹیکا لگائے یا بعوض
تازہ مواد باز و کے خشک مواد یا کھرنڈ سے ٹیکا لگاوے تو اُس ٹیکے پر اعتماد نہین
کیا جاسکتا کیونکہ شروع ہلکے پیدا ہونے کے بعد دانے سے ٹیکا لگانے کے لئے مواد نہ
لینا چاہئے بلکہ چھٹے ساتوین یا حد آٹھوین دن کے اندر کا مواد لینا چاہئے کیونکہ جب
دانے کے گرد کا ہالہ کامل طور پر پیدا ہوجاتا ہے تب اُسکا مواد شفاف نہین رہتا بلکہ گدلا
ہوجاتا ہے اور اُس سے ٹیکا لگانے سے جو دانے پیدا ہوتے ہین اُنپر اعتماد نہین کیا جاسکتا
ایک اور خطا وک سی - نے - ٹرون کا یہ بھی ہے کہ ایک ہی دانہ سے بہت سا مواد لے لیتے
ہین ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ جب کسی دانہ سے زیادہ مواد لیا جاتا ہے اور وہ دانہ گویا تہک
جاتا ہے تب اُس مواد کی طاقت کم ہوجاتی ہے خشک مواد سے جب ٹیکا لگایا جاتا ہے
تب اُس سے اکثر خطا کا احتمال ہوتا ہے اور بعوض تازہ مواد بازو کے وہ کمزور بھی ہوجاتا
ہے اور بغیر اشد ضرورت کے کھرنڈ سے ہرگز ٹیکا نہ لگانا چاہئے - جب بازو کا دانہ
چھوٹا اور کامل نہین ہوتا ہے تو اُس کے مواد سے جو دانہ پیدا ہوگا وہ بھی چھوٹا
اور غیر مکمل ہوگا ٭

علامات درست ٹیکا لگانے کی - جب ٹیکا درست طور پر لگتا ہی تو دوسرے
دن نشتر کے مقام سیقدر اونچے ہوجاتے ہین اور ہر ایک کے تابین ایک چھوٹا سا
دانہ پیدا ہوجاتا ہے - اگر انکو باریک بین سے دیکھا جاوے تو مشل وے سیکل
دودیکھو تعریف وے - سیکل کی امراض جلدی ہین) کے دکھلائی دینگے اور انکا گرد کسیقدر
سُرخی مائل نظر آئیگا - یہ حالت دانون کی تین یا چار روز تک رہتی ہے اور بعد تیسرے

یا چوتھے روز مقامات مذکور زیادہ سُرخ اور اونچے محسوس ہوتے ہین اور پانچوین یا
چھٹے دن منفرق دانے نبجاتے ہین رنگ جنکا سفیدی مایل ہوتا ہے شکل اُن کی
مدور یا بیضوی ہوتی ہے کنارے اُٹھے ہوئے اور نوکین دبی ہوئین۔ ساتوین دن
اور آٹھوین روز کے اخیر مین ہر یک دانے کے گرد ایک سُرخ ہالہ پیدا ہونے لگتا ہے
بعد ازان دو دن برابر یہ ہالہ اور اس کا دانہ بڑھنے لگتا ہے ہالہ مذکور گول اور ایک سے
ڈیڑھ انچ تک چوڑا ہوتا ہے۔ آٹھوین دن دانہ مذکور شفاف مواد سے خوب پُر ہو جاتا ہے
چنانچہ یہ آٹھوان دن دانہ کے کمال کا ہوتا ہے اور اُسی روز اُس دانہ سے مواد
لے کر ٹیکا لگانا چاہئے۔ اب وہ دانہ گول اور مثل موتی کے جھلکدار ہو جاتا ہے کنارہ
اُسکا سُرخ مضبوط جھلکدار اور چکّر کے طور گول ہوتا ہے۔ نوین یا دسوین دن تک
وہ سُرخ ہالہ اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تب جلد وہان کی نہایت متورم ہو جاتی ہے
اور اُس کے گرد کی ساخت بھی سخت ہو کر پھول جاتی ہے اور دسوین دن بخار کے
آثار بھی نمایان ہو جاتے ہین بغل کی گلٹیان سوج جاتی ہین اور بعض دفعہ سارے جسم
پر سُرخ سُرخ دانے پیدا ہو جاتے ہین۔ گیارہوین دن ہالہ مرجھانے لگتا ہے اور تب
دانہ کی نوک خشک ہو جاتی ہے اور رنگ اُسکا بھورا ہونے لگتا ہے۔ اُسکے اندر کا
مواد گدلا ہو کر رفتہ رفتہ منجمد ہونے لگتا ہے آخر کار چودھوین یا پندرھوین دن دانہ
بالکل خشک ہو جاتا اور اُس کے اوپر کھرنڈ بندھ جاتا ہے رنگ جسکا بھورا سُرخی مایل
ہوتا ہے۔ اب کھرنڈ خشک ہو کر سکڑنے لگتا ہے اور سیاہ ہو جاتا ہے اور ٹیکا لگانے کے
۲۱ سے پچیسوین دن کے اندر جھڑ جاتا ہے اور اُسکی جگہہ پر ایک داغ ساری عمر کے لئے
رہ جاتا ہے جب وک۔سی۔نے۔شن کا دانہ اچھا پیدا ہوتا ہے تب بعد جھڑ جانے کھرنڈ کے
خوب نمایان داغ رہ جاتا ہے چنانچہ اچھے داغ کی علامت یہ ہے کہ وہ داغ گہری کے آرپار سے
نظر آتا ہے اور گہرا دانہ دار یا دندانہ دار اور کنارے اُس کے خوب نمایان ہوتے ہین؛

جن علامتون کا اوپر مذکور ہوا ہے وہ علامات وک۔سی۔نے۔نشن کی خاص جگہہ پر پیدا ہوتے ہین لیکن ان کے سبب سے سارے جسم مین علامات عامہ بہی ظاہر ہوتی ہین وہ یہ ہین ؛

علامات عامہ وک۔سی۔نے۔نشن۔کی۔ پانچوین سے ساتوین دن تک بخار کی علامتین ایسی خفیف ہوتی ہین کہ اکثر معلوم نہین ہوتین لیکن جب سرخ ہالہ اچہے طور پر پیدا ہو جاتا ہے تب بخار کی علامتون کو شدت ہوتی ہے اس وقت بیمار بے چین اور جسم اسکا گرم ہو جاتا ہے اور معدہ اور امعا بہی کسیقدر بگڑ جاتے ہین اور دہین ایام مین خاصکر موسم اگر گرم اور بچہ طاقتور ہو تو اس کے ہاتہہ پاؤن پر تہوڑے بہت جسم پر بہی دانے نکل آتے ہین اور قریب ایک ہفتہ کے رہتے ہین ؛

فقرہ سوم وی۔ری۔سلا

(یعنے چکن۔یا۔کس)

تعریف۔ یہ ایک متعدی مرض ہے جس کے شروع مین خفیف بخار ہوتا ہے اور تب دانے بطور وی۔سیکل کے پیدا ہوکر اکثر پانچوین دن رفع ہو جاتے ہین ؛

علامات۔ پہلے خفیف بخار ہوتا ہے۔مریض سست ہو جاتا ہے۔نیند جاتی رہتی ہے۔بدن درد کرنے لگتا ہے۔بہوک مرجاتی ہے۔اور بعد ۲۴ گہنٹہ کے دانے پیدا ہوتے ہین۔یہ دانے پہلے پشت پر نمایان ہوتے ہین اور سُرخ سُرخ پپے۔پیو۔لے (دیکہو جلد کی بیماریان) کے طورپر مثل عین ابتدائی دانے چیچک کے ہوتے ہین پہ دوسرے دن غ سُرخ پپے۔پیول چہوٹے چہوٹے وی۔سیکل (دیکہو جلد کی بیماریان) ہنجاتے ہین جنمین یا تو ایک شفاف بے رنگ یا شفاف زردی مائل رطوبت ہوتی ہے ؛ دانے مذکور تیسرے

روز پختہ ہو جاتے ہین اور تب یا تو از خود ٹوٹ جاتے یا خشک ہو جاتے ہین اور اُن پر
بھورا یا زردی مایل باریک کھرنڈ رہ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ مثل چیچک کے اسمین پیپ
نہین پڑتی اور اکثر پانچوین دن دانے بالکل مفقود ہو جاتے ہین ؞

نشخفن چیچک سی۔ اِس مرض مین بخار خفیف ہوتا ہے اور بخار کے تہوڑی ہی
عرصہ بعد دانے نکل آتے ہین یہ دانے پہلے پشت پر ہوتے ہین اور شکل اِن کی نتو
پس ٹیول (دیکھو جلد امراض) کے طور پر ہوتی ہے اور نہ توکین اُن کی دبی ہوئین ہوتی
ہین ؞ باریک کھرنڈ ان دانون کا اکثر پانچوین دن ٹہہر جاتا ہے کہ جب دانے چیچک کے
اکثر پوری مقدار کے ہو جاتے ہین ؞

علاج۔ بیمار کو صاف ستہرا رکہین اور ہلکی غذا دین۔ دوا کی اکثر اس مین ضرورت
نہین پڑتی ؞

فقرہ چہارم رو۔ بیو۔ لا یعنے مے۔ زلس

تعریف۔ پنجابی مین اِس مرض کو کہسرہ کہتے ہین۔ پہلے اس مین بخار اور زکام کی
علامتین پیدا ہوتی ہین اور بعد چوتہے روز کے جسم پر ایک خاص قسم کے دانے نکل آتے ہین ؞

اقسام۔ یہ مرض چار قسم کا ہوتا ہے۔ ایک رو۔ بیو لا۔ ول۔ گے۔ رس ؞ دوسرا
رو۔ بیو۔ لا۔ سا ئلین۔ اِ ایٹ شی۔ او۔ نی ؞ تیسرا رو۔ بیولا۔ سائلین۔ کے ٹارو ؞
چوتہا۔ رو۔ بی۔ او۔ لا۔ مے۔ لگ۔ نا ؞

اول رو۔ بیو۔ لا۔ ول۔ گے۔ رس ؞ علامات۔ پہلے اِس مین زکام
کی علامتین پیدا ہوتی ہین۔ چنانچہ جاڑا معلوم ہوتا ہے اور بچہ سست اور کسند ہو جاتا ہے
درد سر اور اونگھہ آتی ہے۔ کہانسی ہوتی ہے۔ آواز بیٹہہ جاتی ہے۔ دم لینے مین تکلیف
چھینکین بار بار چہرہ پر خارش۔ آنکھین درد کرنے لگتی ہین۔ پپوٹے سوج جاتے ہین

ناک بہتی ہے ۔ اور آنکھون سے پانی جاری ہونے لگتا ہے ۔ کبھی متلا یا بلغم ہوتی ہے
تشنگی معلوم ہوتی ہے زبان میلی نبض سریع اور کل علامات بخار کی موجود ہوتی ہین جسم کی
حرارت ۱۰۱ یا ۱۰۲ اور گاہے گاہے ۱۰۴ درجہ تک بھی ہو جاتی ہے چوتھے دن گاہے بعض وقت
تیسرے دن اور کبھی پانچوین دن بھی سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے گول گول داغ
پسو کے کاٹنے کے طور پر پہلے چہرہ گردن اور ہاتھون پر بعد ازان جسم اور تب پاؤن
پر پیدا ہو جاتے ہین لیکن ان تینون مقامون کے دانون کے نکلنے مین اکثر ۲۴ گھنٹہ
کا فاصلہ ہوتا ہے اور یہہ دانے ہلالی شکل کے گچھون مین پیدا ہوتے ہین رنگ
انکا گہرا سرخ اور اسقدر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین کہ بغیر چھونے کے محسوس
نہین ہوتے لیکن بعض دفعہ مثل پپ ۔ پہول اور کامل ہونے سے مثل ویسیکل
کے بھی ہو جاتے ہین ۔ اکثر آٹھوین دن مگر کبھی پانچوین یا چھٹے دن رنگت دانون
کی مرجھانے لگتی ہے چنانچہ یہ بات پہلے چہرہ گردن اور بازو کے دانون مین پائی
جاتی ہے اور تب بدن کے اور اخیر مین پاؤن کے دانون کا رنگ مرجھانے لگتا ہے
اور ایک یا دو روز بعد دانے بالکل مفقود ہو جاتے ہین اور انکا کھرنڈ مثل سبوس گندم
جھڑ جاتا ہے بعض دفعہ اسوقت اسہال جاری ہو جاتا ہے ۔ بخار اور زکام کی علامتین
بعض دفعہ دانون کے نکلنے سے رفع ہو جاتی ہین لیکن اکثر بڑھ جاتی ہین ۔ مدت
اس بیماری کی ۹ سے ۱۲ دن تک کی ہے ۔

دوم روبیولا سائین اربپشنی ادنی ۔ یہ قسم بیماری کی وہ ہے
جسمین بعض دفعہ بخار اور زکام کی علامتین موجود ہوتی ہین مگر دانے نہین پیدا
ہوتے ۔

سوم روبیولا سائین کےٹارو ۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ
زکام کی علامتین نہین ظاہر ہوتین اور گاہے گاہے بخار بھی نہین ہوتا مگر مرض

کے دانے نکل آتے ہین ۔

چہارم ۔ ہیمو ۔ رے ۔ جی ۔ ک ۔ ارلا ۔ سے ۔ لگ ۔ نا ۔ اِس قسم کی بیماری مین علامات مندرجہ بنسبت قسم اول کے زیادہ تر شدید اور بہت جلد حالت ردی کو پہنچ جاتی ہین ۔ دانے جلد ظاہر ہو جاتے ہین لیکن بے قاعدہ اور کبھی بیٹھہ جاتے اور پہر ظاہر ہو جاتے ہین ۔ رنگ اُنکا سیاہ یا گہرا اودا ہو جاتا ہے اور اُن کے بیچ بیچ مین سیاہ رنگ کے داغ بھی پیدا ہو جاتے ہین حلق بیمار کا گہرا سرخ یا اودا ہو جاتا ہے شکم مین درد اور نفخ ہوتا ہے اور دست بدبودار اور سیاہ رنگ کے آتے ہین مریض کو ہذیان ہو جاتا اور ہوا کی نالیون مین جب خرابی برپا ہوتی ہے تب مریض کو کروپ یا شدید برانکائیٹس ہو جاتا ہے اُس وقت یا تو بیمار دم بند ہو کر یا بسبب آنے دستون کے کمزور ہو کر یا بسبب مبتلا ہونے دماغ کے بیہوش ہو کر راہی ملک بقا کا ہو جاتا ہے ۔

اسباب ۔ یہ مرض شیرخوارون اور بچون کو ہو جایا کرتا ہے اور باعث اِسکا ایک خاص قسم کی چہوت ہے بعض دفعہ جوان اور بوڑہے بھی اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین ۔

نتایج ۔ نیو ۔ مو ۔ نیا ۔ کروپ و پلو ۔ ری ۔ سی اور سل کی بیماری ۔ بعض دفعہ دست لگجاتے ہین اور سے ۔ سن ۔ نے ۔ رک گلانڈ بڑہ جاتے ہین ۔ آنکھین آجاتی ہین ۔ کان مین دنبل پیدا ہو جاتا ہے ۔ کن پیڑی پہول جاتی ہین ۔ یا گلو اور جبڑے کی گلٹیان پہول جاتی ہین اور کبھی منہہ کے اندر چہالے پیدا ہو جاتے ہین او ۔ سو ۔ نپک ۔ کاٹ ہو جاتا ہے ۔

علاج بیمار کو صاف و ستہرا رکہین اور کسٹرائیل یا جالپ کے جلاب سے صفائی شکم کرین بعد اُس کے کہانسی کی رعایت رکہکر معرقات اور مدرات کا استعمال کرین مثلاً نسخہ

لائیکوار - ایمو - نیا اسے - ٹے - ٹس ۱۰ قطرے ٭ نائیٹر - ۲ گرین ٭ نائیٹرک - ایتہر
۵ - بوند ٭ وائے - نم اپے - کے ۔ کو ا - نا - ۱۵ قطرے ٭ پے - را - گو - رک
۵ قطرے ٭ پانی ایک یا ۲ ڈرام ٭ سب کو ملاکر ایک خوراک کرین اور ایسے ایک ایک
خوراک دو دو گہنٹہ بعد پلاوین ٭ یہ نسخہ چہ مہینے کے بچہ کے واسطے موزون ہے ٭

غذا - آش جو اور دودہ یا ساگودانہ دین مگر شیر مادر سب سے بہتر ہے -
نتائج کا علاج حسب مناسب کرین ٭ قسم چہارم کا علاج کہانسی کی رعایت رکہکر مثل
ٹائی - فس فیور کے کرین ٭ اگر دانے دب جاوین اور اُسوقت تشنج اور ہذیان ہوجاے
تو دانون کے پہر پیدا کرنے کی تدبیر کرین چنانچہ مریضکو فوراً آب گرم مین بٹہاوین
اور سینہ اور پنڈلیون پر رائی کی پٹی یا بلسٹر لگاوین اور مفرحات مثلاً رم ایمو - نیا
اور ایتہر کا استعمال کرین ٭ جب مریض تندرست ہونے لگے تو غذا ہلکی دین اور سردی
اور سرد ہوا سے بچاوین ٭

فقرہ پنجم اسکار - لے - ٹے - نا

تعریف - یہ بیماری متعدی ہے اور مدت العمر مین اکثر ایک ہی مرتبہ ہوتی ہے اور
ابتداءً اِس مین بخار اور گلا آجاتا ہے - بعد ازان دوسرے دن جسم پر سُرخ رنگ کے بخارات
نمودار ہوتے ہین تب چہلکا جہڑ جاتا ہے ٭

اقسام - اِس بیماری کے پانچ اقسام ہین اوّل اسکار - لے - ٹے - نا سم - پلکس ٭
دوم اسکار - لے - ٹے - نا ان - جا - نوزا ٭ سوم اس - کار - لے - ٹے - نا
مے - لگ - نا ٭ چہارم لے - ٹنٹ اسکار - لے - ٹے - نا پنجم اسکار - لے - ٹے - نا
سائین - ایرٹپ - شی - او - نی ٭

اول اسکارلے ٹے نا سم ۔ ہلکس

مدت اس بیماری کے زہر کے بیکار پڑے رہنے کی ۔ اکثر حالتوں مین اس بیماری کا زہر تین سے پانچ دن تک بیکار پڑا رہتا ہے مگر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایک یا دو روز سے زیادہ عرصہ تک بیکار نہ ہی پڑا رہے اور چھہ سے آٹھہ دن تک بھی بیکار رہ سکتا ہے ॥

مرض کا حملہ ۔ اس مرض کا حملہ اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ پہلے جسم مین پھُریری معلوم ہوتی ہے مگر لرزہ نہین ہوتا تب کم وبیش شدت سے بخار ہو جاتا ہے اور حرارت کا درجہ جلد چڑہ کہ ۱۰۴ بلکہ اس سے بہی زیادہ ہو جاتا ہے ۔ جلد گرم اور خشک ہو جاتی ہے ۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے ۔ اور نبض نہایت سریع اور گلا آجاتا ہے ۔ حلق سرخ یا خشک ہو جاتا ہے اور گردن مین سختی محسوس ہوتی ہے اور جبڑون مین درد معلوم ہوتا ہے ۔ قے اکثر ہونے لگتی ہے ۔ تشنگی بشدت اور بھوک مرجاتی ہے ۔ زبان پر فرحیم جاتا ہے ۔ اور اسکے کنارے اور نوک سرخ ہوجاتی ہے ۔ ہاتہہ پاؤن مین درد اور سارا جسم تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ پیشانی پر درد اور کمال بے چینی ہوتی ہے ۔ رات کے وقت کسیقدر ہذیان بھی ہو جا سکتا ہے ۔ اور چھوٹے بچون مین بعضدفعہ کن ۔ ول ۔ شن یا کو ۔ ما دفعتہ ہوجاتا ہے اور تب یہ بیماری شروع ہوتی ہے ॥

بخارات کے نمودار ہونے کا درجہ ۔ اسکار ۔ لے ۔ ٹے ۔ نا کے بخارات حملہ کے دوسرے دن اکثر نکل پڑتے ہین مگر بعضدفعہ بارہ ہی گھنٹہ کے اندر نکل آتے ہین اور کبھی کبھی تیسرے یا چوتھے دن ظاہر ہوتے ہین ۔ پہلے پہل بخارات گردن اور سینہ کے اوپر کے حصہ پر نکلتے ہین اور تب چہرہ اور سارے

جسم اور ہاتھ پاؤن پر جلد پھیلجاتے ہین - مگر بعض دفعہ ٹانگون پر پہلے نکلتے ہین - ابتدا مین تو بخارات چھوٹے چھوٹے سُرخ داغون کے طور پر ظاہر ہوتے ہین تب آپس مین ملکر انکی بڑی بڑی چٹیین بنجاتی ہین - اگرچہ ان چٹون کی رنگت مین فرق ہے مگر اکثر یہ سُرخ رنگ کی ہوتی ہین - مگر جون جون بیماری ترقی پکڑتی جاتی ہے رنگت چٹون کی میلی ہوتی جاتی ہے ۔ دبانے تو رنگت بالکل مفقود ہوجاتی ہے مگر دباؤ کے ہٹتے ہی پھر لوٹ آتی ہے ÷ مرض کے شروع ہونے سے چوتھے یا پانچوین دن بخارات مذکور اپنے کمال کو پہونچ جاتے ہین اور تب اُس تاریخ سے چھٹے دن تک مرجھانے لگتے ہین اور جسم کے جو نسے حصہ پر پہلے ظاہر ہوتے ہین اُسی حصہ کی چٹیین پہلے مرجھانے لگتی ہین اور اکثر نوین یا دسوین دن مفقود ہوجاتے ہین اور تب چھلکا جھڑنا شروع ہوتا ہے ÷

حالت گلو کی - حلق تھوڑا بہت سرخ ہو کر ورم کر آتا ہے اور یا تو خشک ہوجاتا ہے یا اُسپر گاڑھا لیسدار بلغم لگا ہوا ہوتا ہے ٹان سل غدودون پر سپید رنگ کی گاڑھی رطوبت چمٹی رہتی ہے اور انپر خفیف زخم بھی پیدا ہوجا سکتے ہین یا پیپ پڑجا سکتی ہے - جبڑے کے نیچے کے غدود بڑھ جاتے اور درد کرنے لگتے ہین ناک اور دہن کا میوکس پردہ اور آنکھ کا پردہ کن - جنکٹ - ٹاے - دا سُرخ ہوجاتا ہے ÷

حرارت - جبتک بخارات اپنے کمال کو پہونچ لیتے ہین تبتک جسم کی حرارت اکثر بڑھتی چلی جاتی ہے اور تب ٹھہر جاتی ہے بعد ازان جون جون بخارات مرجھانے لگتے ہین حرارت بھی کم ہوتی جاتی ہے - قاعدہ یہ ہے کہ حرارت اکثر ۱۰۴ سے ۱۰۶ درجہ تک رہتی ہے مگر ۱۰۷ یا ۱۰۸ بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ جا سکتی ہے - مگر صبح کے وقت حرارت کو کسیقدر تخفیف ہوجاتی ہے ÷

نبض - نبض سریع ہوتی ہے اور ۱۲۰ - ۱۳۰ - ۱۶۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ تیز ہو جا سکتی ہے اور جون جون حرارت کم ہوتی جاتی ہے - نبض کی سُرعت بھی گھٹتی جاتی ہے +

بھوک بالکل جاتی رہتی ہے مگر پیاس کی شدت ہوتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے - تھوڑا بہت درد سر بھی رہتا ہے - بے چینی بے خوابی اور رات کے وقت کسیقدر ہذیان بھی ہو جاتا ہے +

پیشاب جیسے بخار ونکا ہوتا ہے - اور اُسکے نیچے یورک ایسڈ اور یوریٹ اور یو- ریا بھی تہ نشین ہو جاتا ہے - مگر کلورایڈ اف سوڈیئم اور مرکبات از قسم فاس - فٹ کے کم ہو جاتے ہین - پیشاب مین البیو - من اکثر ہوتا ہے اور باریک بین سے دیکھیئے تو پیشاب کے دُرد مین گردون کا اپے - تھے - لے - ام دیکھلائی دیتا ہے اور بعضدفعہ پیشاب مین خون ہوتا ہے +

بخارات پر سے چھلکون کا جھڑ جانا - جب علامتون کو تخفیف ہونے لگتی ہے تب جلد کا اپے - ڈر - مِس جسم سے علیحدہ ہونے لگتا ہے - جھڑنے سے پہلے جلد خشک اور سخت معلوم ہوتی ہے - اور چھلکے انہین مقامات سے پہلے جھڑنے لگتے ہین جہان جہان پر بخارات پہلے نمودار ہوئے تھے - جہان کی جلد باریک ہوتی ہے وہان پر سے سبوسہ کے طور پر چھوٹے چھوٹے چھلکے جھڑتے ہین - دیگر مقامات سے بڑے بڑے ٹکڑے جھڑنے لگتے ہین لیکن جہان کی جلد بہت موٹی ہوتی ہے جیسے ہاتھ پاؤن کے تلوون کے وہان سے بڑے بڑے چھلکے اُترنے لگتے ہین - بعضدفعہ ہاتھون اور انگلیون کا ساچون کا سا نچا اُتر آتا ہے - چھلکون کے جھڑنے کے وقت کئی دن تک نبض اور حرارت دونو درجہ معمولی سے کم ہو جاتے ہین - پیشاب زیادہ اور پانی کے طور پتلا ہو جاتا ہے اور اِس مین فاس - فارک ایسڈ کی کمی ہوتی ہے - اور اِسمین گردون اور مثانہ کی اپے - تھے - لیئم

بکثرت ہوتی ہے - کچھ عرصہ دراز تک گلا پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ٹان سل غدود بڑے ہوئے رہتے ہین ٭

عارضات - اس بیماری مین سب سے بہاری عرض اکیوٹ ڈسکوامی ٹیو نفرائی ٹس ہے کہ جسپر طبیب کی خاص توجہ مبذول ہونی چاہئے - اس مرض مین کسیقدر البیو - مے - نوریا بھی ہوتا ہے اور گردے بھی ہیشہ مبتلا ہوجاتے ہین ٭ ڈراپ سی بھی اکثر ہوجاتا ہے اور قے ہوا کرتی ہے - قبض رہتا ہے اور پیشاب کے خرابی کے سبب - سے بیہوشی بھی جاری ہوسکتی ہے ٭ حلق مین زخم پیدا ہوجاتے ہین جوڑ پھول جاتے اور درد کرنے لگتے ہین ٭ برانکائی ٹس اور نیومونیا اور تھائی سیز بھی ہوجاسکتا ہے ٭ بعضدفعہ اینڈوکارڈائی ٹس اور دل کے کیواڑون کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین ٭ کان مین زخم پیدا ہوکر دماغ کو بھی مبتلا کرلے سکتا ہے ٭

انجام اس قسم کے مرض کا اکثر نیک ہوتا ہے خاصکر اگر گلو کی بیماری ضعیف ہو اور نکسیر پھوٹ جاوے یا اسہال شروع ہوجاوے ٭

دوم - اسکارلے - ٹے - نا ان - جا ۔ نو - زا

اس قسم کی بیماری مین حلق اور گلا شدت سے آجاتا ہے اور بخارات بہت سرخ اور نہایت جلد پہیل پڑتے ہین اور تھوک پیدا کرنیوالی کل گلٹیان پھولکر درد کرنے لگتی ہین اندر کیجانب گلا اور حلق سرخ ہوجاتا ہے اور لوزتین نرم اور تا لو اور کوا بڑھ جاتا ہے اور زبان پر ایک سفید رطوبت جم جاتی ہے اور اسکی چھوٹی چھوٹی گلٹیان سرخ ہوجاتی ہین حلق کے پیچھے ایک گاڑھی رطوبت اسقدر جمع ہوجاتی ہے کہ بیمار کو دم لینے یا نگلنے مین کمال تکلیف ہوتی ہے - بعضدفعہ جسم سے گوشت گلنے لگتا ہے اور ناک اور کانون سے پیپ بہنے لگتی ہے ٭ مریض کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے نبض سریع نینہ بالکل نہین پڑتی - بھوک مرجاتی ہے اور بعضدفعہ ڈے - لے - ریئم

یعنی ہذیان ہوجاتا ہے - پیشاب کم اور البیومن پایا جاتا ہے - ہاتھ پاؤن پر
آماس اُتر آتا ہے اور بعض دفعہ سینہ اور شکم مین پانی بھرجاتا ہے ٭
انجام اسکا اکثر بُرا ہوتا ہے ٭

سوم - اسکار - لے - ٹے - نا - مے - لگ - نا

اسکی علامتین نہایت ردّی ہوتی ہین یعنے حلق اور گلا زخم سے بھر جاتا ہے اور بخارات
اسکے اچھے طور پر نمودار نہین ہوتے ٭
انجام اس مرض کا نہایت بُرا ہوتا ہے ٭

چہارم لے ٹنٹ اسکار - لے - ٹے - نا

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی بھی علامت نہین پیدا ہوتی صرف بخارات پر
سے باریک جلد کے چھلکے جھڑنے لگتے ہین یا صرف پیشاب مین البیومن پایا جاتا ہے
یا صرف استسقا کی علامتین ظاہر ہوتی ہین ٭

پنجم اسکار - لے - ٹے - نا سائن - اِرپ - شی - او - نی

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بخار ہوتا ہے اور گلا آجاتا ہے - مگر بخارات ظاہر نہین ہوتے
مگر یہ باتین اکثر اسوقت ہوتی ہین کہ جب کیبکہ یہ بیماری دوبارہ ہوجاتی ہے ٭
نتایج - ناک اور کانون مین زخم پڑجاتا ہے جوڑون مین درد اور ڈراپسی
یا البیو - مے - نو - ریا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ٭

اسباب - یہ بیماری ایک خاص زہر سے پیدا ہوتی ہے اور بشدت درجہ
کی متعدی ہے - اِس زہر کی خاصیت ابتک ٹھیک طور پر دریافت نہین ہوئی
مگر یہ تو اچھے طور پر دریافت ہوا ہے کہ اِس مرض کا زہر اُس اپی - تھے - لے - ام
کے چھلکون مین بکثرت ہوتا ہے جو جلد پر سے مثل بھوسہ گندم یا بڑے بڑے چھلکون
کی شکل پر جھڑجاتا ہے اور انہین بھوسہ کے ذریعہ بہت دور دراز تک پھیل پڑتا ہے

اس بیماری کا زہر ایسا سریع الاثر ہے کہ صرف بیمار کے کمرے مین جاتے ہی یا اُس محلہ مین جاتے ہی اسکی چھوت لگ جاتی ہے - اگر مریض کا کمرہ ادویات دافع عفونت سے اچھے طور پر پاک نکیا جاوے تو یہ زہر اُس کمرہ کے مختلف حصونمین عرصہ دراز تک گھات مین چھپا رہ سکتا ہے ٭ زہر آلودہ اپی - تھی لیم ذرات کپڑون مین اور خطوط مین اور دیگر اشیاء مین آسانی سے چمٹ کر رہ جاتے ہین اور انکے وسیلہ سے دور دور تک پھیل جا سکتی ہین - ذرات مذکور بعض دفعہ دودھ اور دیگر اشیاء خوردنی کے ذریعہ پھیل سکتی ہین - چھوٹے بچون کو یہ بیماری خاصکر ہوجاتی ہے لیٔے جنکی عمر ۶ مہینے سے چھ سال کی ہوتی ہے لیکن تین اور چار سال کے مابین عمر مین یہ مرض خاصکر ہوجاتا ہے - عورت مرد دونو اس بیماری مین مبتلا ہوسکتے ہین - یہ مرض بڑے شہرون مین اور غربا کو اکثر ہوجاتا ہے ٭

علاج - اگر یہ بیماری نہایت خفیف ہو تو مریض کو چلنے پھرنے سے باز رکھیں اور غذا ہلکی دین اور اصلاح شکم کرین اور جو کسی دوا کے دینے کی بہت ہی ضرورت ہو تو تھوڑی سی دوائین ہمراہ پانی کے حسب عمر بیمار کے پلا سکتے ہین ٭ ایسا قیاس کرتے ہین کہ عین ابتدا مرض مین اگر کسی ہلکی دوا سے قے کرائی جاوے تو بیماری زیادہ شدت نہین پکڑتی مثلاً اپی - کے - کوانا ہمراہ ٹارٹار امے ٹک دین یا صرف اپی - کک کھلا کر قے کرا دین اور جب قے رک جاوے تب ایک ہلکا جلاب مثل کسٹر آئیل پلا دین اور چونکہ اس بیماری مین خون بگڑ جاتا ہے اور اکثر قلب کے داہنے خانون مین فائی - برین جمع ہوجاتا ہے تو ۳ گرین سے ۸ گرین کی مقدار تک گھنٹہ گھنٹہ یا تین تین گھنٹہ بعد حسب اشتداد علامتون کے کار - بو - نٹ اف امو - نیا کا استعمال کرین یا لائی - کوار امو - نیا اسے - ٹے - ٹس زیادہ پانی مین ملا کر جلد جلد بیمار کو پلاتے جاوین ٭ بیماری زیادہ تر شدید ہو اور لوزتین بہت بڑھ جاوین اور قے

بہی ہہوتی ہو تو اے۔ ذر۔ وی۔ بسنگ ڈرا۔ فٹ پلا دین اور مرض ثان بسی۔ لائی بٹھی
کے کم کرنے کے لئے گوا۔ کم گم۔ ر بی۔ نذن بہت مفید ہے چنانچہ

نسخہ۔ سلفٹ اف مگنسیا۔ نے شیا ۲ ڈرام ۔ سفوف گوا کم ڈیڑہ ڈرام ۔
کمپاونڈ پاوڈر اف ٹراگاکانتھ ۱۰ گرین ۔ پانی ۸۔ آونس ۔

پہلے سلفٹ اف مگ۔ نے شیا کو پانی مین حل کرین بعد ازان گوا کم اور ٹراگاکانتھ کے سفوف کو خوب طرح ملا وین ۔ اِس عرق کا چہٹا حصہ چار چار گہنٹہ بعد پلا دین جبتک دست کہلکر نہ آوین۔ تیسرے ہی لوزتین بہت بڑی اور بہولی ہوئی ہون تو بشرطیکہ بیمار جوان ہو گلے پر جونکین لگا دین اور بعد چہوٹ جانے جونکون کے اُس مقام پر پولٹس باندہ دین تاکہ خون اچہے طور پر نکل جاوے ۔ بخار کے واسطے اُس سے ۔ لاین مکسچر کا استعمال کرین جسکا ذکر بخارون کے باب مین پیچہے ہوا ہے۔ اور جبتک ہیّٔات بیماری کے مفقود نہو جاوین گلے کو تخفیف نہو اور بخار کم نہو جائے اور جبتک بیمار رو بصحت نہ لاوے تبتک اسی علاج کو جاری رکہین اور جب دیکہین کہ بیمار اب رو بصحت لانیوالا ہے تب اُسکا علاج ہلکے مقویات سے کرین ۔

شدید قسم کے مرض مین چونکہ بیمار بہت کمزور ہو جاتا ہے اور لوزتین بعوض پہول جانے کے زیادہ تر سُرخ اور خون سے پُر ہو جاتی ہین اور چونکہ انکے زخم بہت گہرے اور بڑے ہوتے ہین اور اُن زخمون کے چہیچڑے بہ نسبت خفیف قسم کے مرض کے زیادہ تر متعفن ہوتے ہین اور وہ زخم مردار بہی پڑ جاتے ہین اسواسطے علاج اِس قسم کے مرض کا مقویات سے کرنا چاہیے تاکہ بیمار کی طاقت قائم رہے پس بیمار کو پورٹ یا شیری وائین ہمراہ پانی کے اور شوربا پلا دین لیکن اگر بیماری اِس سے بہی زیادہ شدید ہو تو بعوض وائین کے برانڈی کا استعمال کرین یا کار۔ بو۔ نٹ اف امو۔ نیا ہمراہ کمپاونڈ ٹنکچر اف سنکونا یا کلو۔ ری۔ نے ۔ ٹڈ سوڈا یا کریوزوٹ کے پلا دین ۔

جب جوڑ و نمین انفلامیشن ہو اور وہ سوج جاوین تو کل اسٹی - میو - لنٹ دوا کو موقوف کردین اور سلفٹ اف مگ - نے - شیا کا استعمال کرکے دستون کو بیقدر جاری رکھین ٭ اس مرض مین بڑی بھاری علامت ڈراپ - سی کی ہے جسکے دفعیہ کیواسطے گردون پر چوکین لگاوین اور پسینہ لانے کے واسطے انٹے - منی کا استعمال کرین اور ہلکے مسہلات سے اصلاح شکم کرین - بیمار کی غذا اچھی رکھین اور ادویات از قسم فولاد کے دیوین مثلاً ٹنکچر اف اسٹیل ۲۰ سے ۰ ۳ بوند تک تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلاوین اور آیوڈائیڈ آف پو - ٹاسیم بھی اس حالت مین مفید ہے ٭

غرغرہ - اس بیماری مین کلی کی دوا سے حلق کو بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ مین نے سلفیو - رس اسڈ کی کلی نہایت مفید پائی ہے - مثلاً ایک بوتل پانی مین ۲ - آونس عرق سلفیو - رس اسڈ کا لیکر بیمار کو دن مین کئی مرتبہ کلی کراوین یا کلو - رائیڈ اف لائیم ٭ کلو - رین واٹر ٭ کان - ڈیز - فلوئیڈ یا پر - منگے - نٹ اف پو - ٹاش کی کلی کراوین اور حلق مین عرق نائے - ٹریٹ اف سلور کا لگا دین ٭

فقرہ ششم ڈف - تھے - ریا

تعریف - یہ مرض متعدی ہے اسمین حلق کے اندر انفلامیشن ہو کر ایک پردہ کاذب فائی - برین کا پیدا ہوجاتا ہے ٭

ماہیت تشریحی - کبھی ایک ٹان - سل - گلانڈ کے میو - کس پردہ مین مادہ لمف کا جمع ہوجاتا ہے یا پچھلے حصہ سا - فٹ پے - لٹ یا یُو - ویولا (منہہ کا کوا) [illegible] کے اندر کے سوراخ یا نفے - رنگس کے میو - کس پردہ سے یہ بیماری شروع ہوتی [illegible] کو حلق سے شروع ہوکر منہہ اور لبین اور ناک اور یوس ٹے - کے - ان یوب [illegible] کان اور پردہ کن - جنک - ٹائی وا اور لے - رنگس اور ٹرےکیا

اور بڑا انکا ہی مین پہیلجاتا ہے اور بعض دفعہ مقعد او رکٹیم اور عورت کے اندام نہانی
اور گلانس - پینے - نس اور پری - پیوس پر بہی وہی لمف پایا جاتا ہے ٭

اسباب - ڈف - تہیر - یا کی بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا
ہوتی ہے اور اشد درجہ کی متعدی بیماری ہے - زہر مذکور کی اصل کیا ہے - یہ بات
ٹہیک طور پر دریافت نہین ہوئی ہے لیکن ایسا قیاس کرتے ہین کہ اس بیماری
مین ایک قسم کی نباتی کائی پیدا ہو جاتی ہے اور بعض کی یہ راے ہے کہ اس مرض
مین جسم کے بافتون مین اور عروق جاذبہ مین ایک قسم کے نہایت خورد خورد کرم پیدا
ہو جاتے ہین - اس مرض کے زہر کی چہوت نہایت سریع الاثر ہوتی ہے -
اور جس مکان مین مریض ہوتا ہے اُسمین اسکا اثر عرصہ دراز تک رہتا ہے اور
وہان سے اَور مقامات مین پہیل جا سکتا ہے - زہر مذکور بیمار کی تنفس کی ہوا مین
بہی ہوتا ہے ٭

اقسام - یہ بیماری کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ

اول خفیف قسم کی - جب یہ بیماری خفیف ہوتی ہے تب گلہ مین خفیف
انفلامیشن ہو کر اس مرض کا خاص لمف تہوڑا بہت وہان پر پیدا ہو جاتا ہے اور
جبڑے کے نیچے کے غدود قدرے پہول کر درد کرنے لگتے ہین - بخار بہی اس مین
خفیف ہوتا ہے اور تہوڑے عرصہ تک رہ کر رفع ہو جاتا ہے مگر پیشاب مین
ال - بیو - من نہین ہوتا - اس قسم کی بیماری سے مریض جلد رو بصحت لاتا ہے
اور انجام اسکا بخیر ہوتا ہے - لیکن یاد رہے کہ بعض دفعہ نہایت خفیف بیماری
نہایت شدید ہو جا سکتی ہے ٭

قسم دوم - انفلام - ٹری فارم - اسمین بخار نہایت شدید ہوتا
ہے اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے - اسمین گلو کی علامتین بہی نہایت شدید

پیدا ہوتی ہین یعنے گلو کے اندر دیکہا جاوے تو شدید انفلامیشن کے آثار پائے جائینگے - اور دو نوٹان سِل گلانڈ اور یو - ویولا بہت ہی پہول جاتے ہین اور بارہ گہنٹہ سے لیکر ۲۴ گہنٹہ کے اندر اچہا و بیزار سخت فرولمف کا پیدا ہوجاتا ہے اور کہانسی کے ذریعہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج بہی ہوجا سکتا ہے - گلو کی گلٹیان بہت پہول جاتی ہین اور پیشاب سُرخ رنگ کا آتا ہے اور اسمین اکثر ال - بیو - مِن اور گرا - نیو - لر کاشٹ بہی پائے جاتے ہین ٭

قسم سوم لے - نزل فارم - بیماری کی اِس قسم مین ناک سے پیپ کی شکل کی بدبودار رطوبت بہتی ہے اور دوسری قسم کا بخار ہوتا ہے تہوڑے ہی عرصہ بعد حلق سرخ اور پہولا ہوا اور پوس - ٹیے - رِی - ار نیے - رش کے سوراخون سے رطوبت بہنے لگتی ہے اور جبڑے کے آس پاس کے غدود بہت ہی پہول جاتے ہین - بعد ازان یا تو بیماری لے - رنگس یا فے - رنگس مین پہیلجاتی ہے یا علامتین رفع ہوکر شفا ہوجاتی ہے ٭

قسم چہارم - لے - رِن - جے - ال اور ٹرے - کے - ال فارم - اِس قسم کی بیماری مین اِس مرض کا خاص لمف پہلے لے - رِنگس اور ٹرے - کیا پر پیدا ہونا شروع ہوتا ہے اسواسطے لے - رِنگس کے مبتلا ہونے کی علامتین اِس قسم کی بیماری مین شروع ہی سے زور شور پر ہوتی ہین ٭

قسم پنجم آس تھے - نِک فارم - اِس قسم کی بیماری مین یا تو ابتدا ہی سے یا مرض کے اثنا دوران مین دوسری قسم کی علامتین پیدا ہوتی ہین - چنانچہ بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے جسم کا رنگ پیلا ہوجاتا ہے اور جلد زرد ہی یل اور کسیقدر گرم ہوتی ہے - نبض نہایت کمزور سریع اور بے قاعدہ چلتی ہے اور دل کی حرکت بہت ہی پست ہوجاتی ہے - زبان پر بہورے رنگ کا فرجم جاتا ہے اور

لبون اور مسوڑھون پر سار۔ ڈی۔ نہ جم جاتی ہے ۔ آخرکار نہایت ردی علامتین پیدا
ہوجاتی ہین اور ڈو۔ لے۔ ری۔ ام کیحالت مین مریض راہی ملک عدم کا ہوجاتا
ہے ٭ مرض کے اسی قسم مین بدبودار زخم پیدا ہوجاتے ہین تنفس کی ہوا نہایت
بدبودار ہوتی ہے اور گلو کی گلٹیان بہت ہی سوج جاتی ہین ٭

عارضات - اس مرض کے دورمین ال۔بیو۔مے۔نو۔ریا اکثر ہوجاتا ہے
اور ردی قسم کی بیماری مین ناک حلق اور ہوا کی نالیان اور جسم کے اور حصون سے
بھی خون اکثر جاری ہوجاتا ہے ٭ جلد پر سرخ طرح کے بخارات پیدا ہوجاتے ہین مثلاً
ار۔تھے۔ما کی ار۔سے۔پے۔لس کی رو۔زی۔ اولا کی ار۔ٹلے۔کے۔ریا
کی بلکہ ورے۔سی۔کیو۔لر قسم کے دانے بہی پیدا ہوجاتے ہین ۔ شش بہی مبتلا
ہوسکتے ہین ٭ اور بعضہ فعہ فالج بہی ہوجاتا ہے ٭

مدت ڈف۔تھے۔ریا کی - دو سے چودہ دن تک کی ہوتی ہے لیکن جب
اور بیماریان عارض ہوجاتی ہین تب بیماری زیادہ عرصہ تک بہی جاری رہ سکتی ہے
یہ بیماری دوبارہ اکثر کم ظاہر ہوتی ہے ٭

مدت زہر کے بیکار رہنے کی - اس مرض کا زہر اکثر دو سے چار روز تک
بیکار پڑا رہتا ہے ۔ مگر بعضہ فعہ صرف ۳۰ گھنٹہ تک یا کبھی آٹھ روز تک یا اس سے
بہی زیادہ عرصہ تک زہر بیکار رہ سکتا ہے اور تب بیماری کی علامات مندرہ
پیدا ہونے لگتی ہین وہ علامتین یہ ہین کہ

علامات مندرہ - یہ علامتین بتدریج اسطور پر شروع ہوتی ہین کہ بیمار
سست اور تہوڑا بہت کمزور اور اکثر پست ہمت ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی سردی معلوم
ہونے لگتی ہے بہوک جاتی رہتی ہے ۔ جی متلاتا ۔ دست آتے ہین ۔ دردسر اور مریض
اونگہتا رہتا ہے اور خفیف بخار بہی ہوجاتا ہے ۔ ساتھ ان علامتون کے گردن

کہجکر سخت ہوجاتی ہے - جبڑے کے نیچے درد معلوم ہوتا ہے یا بعض دفعہ گلو کے اندر
قدرے قلیل انفلامیشن کے آثار بھی پائے جاتے ہین +

علامات مرض - جلد یا تو گرم اور خشک یا سرد اور پسینے سے مرطوب ہوتی ہے اور
نبض کی حرکت بھی مختلف ہوتی ہے اگر منہہ کے اندر پیچھے کیطرف دیکھین تو حلق اور لوزتین
پھولے ہوئے اور لال دے نظر آتے ہین اور ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ کے اندر دبیز ہموار سخت
اور زرد ہی مایل ایک سلف کا پردہ اُن مقامات کے کسی حصہ پر پیدا ہوجاتا ہے مگر بعض
مرتبہ ایک ہی دفعہ کئی مقامون پر پردہ پیدا ہوکر رفتہ رفتہ پھیلنے لگتا ہے اور کبھی تو ایسا
فے رنگس (مری) کے ذریعہ معدہ تک پھیل جاتا ہے اور کبھی لے رنگس اور ٹرے کیا
اور برانکیل ٹیوب تک پھیل پڑتا ہے اور تین دن کے اندر سارے انفلامیشن کے
مقام پر چھا جاتا ہے اور ایسی مضبوطی سے چمٹا رہتا ہے کہ علیحدہ کرنا چاہین تو مشکل جدا
ہوتا ہے اور جدا ہو بھی جائے تو اُس مقام سے خون نکلتا ہے مگر چند گھنٹہ بعد پھر ویسا
ہی پردہ پیدا ہوجاتا ہے - جب لے رنگس اس مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب آواز بیٹھہ
جاتی ہے - دم لینے مین تکلیف مثل کروپ کے ہوتی ہے - اُسوقت چہرہ اور آنکھین
نکلی پڑتی ہین اور بسبب تکلیف تنفس کے سینہ اُٹھتا اور بیٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور چند
گھنٹہ کے اندر مریض انتقال کرجاتا ہے - جسقدر شدت سے یہ بیماری فے رنگس میز
ہوجاتی ہے اُسیقدر نگلنے مین درد اور تکلیف ہوتی ہے اور جب یہ بیماری ناک
مین ہوتی ہے تب نتھنون سے پتلی پیپ کے طور پر اسقدر بدبو دار ایک رطوبت بہتی
رہتی ہے کہ مریض کا سارا کمرہ بدبو کرنے لگتا ہے اور تنفس سے بھی سڑی بو آتی ہے
جب مرض اِس درجہ کو پہونچ جاتا ہے تب بیمار نہایت جلد نڈھال ہوجاتا ہے اور بستر
پر پڑا تو بیہوش پڑا رہتا ہے یا بڑبڑانے لگتا ہے - قلب کی حرکت گھٹ جاتی ہے -
چہرہ پھیکا پڑجاتا ہے - نبض نہایت باریک ہوجاتی ہے اور تب نہایت ضعف

کیحالت مین بیمار مرجاتا ہے +

تشخیص - کوینن - زی کی بیماری مین صرف ٹانسل گلانڈ مبتلا ہوتے ہین + جب صرف گلاؤ کہنے کو آتا ہے تو اُسمین حلق کے اندر لمف کے پردے ہنہین جمتے لیکن زخم پڑجاتے ہین + کروپ کی بیماری صرف بڑے - کیاہی پر محدود رہتی ہے اور صرف بچون ہی کو ہوا کرتی ہے + انجام اس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے +

علاج - جبتک جلد گرم اور نبض تیز ہو تبتک مفرحات از قسم خمر کے نہ دینا چاہئے - اُسوقت تسکین مدرات اور معرقات کا استعمال بہتر ہے مثلاً ایکوا ایمونیا اس سے ٹے - ٹس اور سٹرٹ اف پوٹاش کیا - لو - مل اور جلپ یا سنا اور سالٹ کا استعمال کرکے صفای شکم کرین نہین تو اوس وسے - لاتین کسیحر کا استعمال کرین جسکا ذکر بخارون کے باب مین پیچھے کیا گیا ہے - گلے پر باہر سے تکمید کرین اور سرکہ اور گرم پانی کا بخار سنگہاوین مثلاً ڈیڑھ پاو پانی مین آٹھہ آونس سرکہ کافی ہے یا اس نسخہ کا غرغرہ کراوین -

نسخہ - گو - لارڈوس - لوشن (عرق سیسہ) ایک ڈرام + عرق گلاب ۸ آونس + اگر نبض کمزور ہوجاوے اور حلق کی سرخی اودی ہو اور مریض نہایت کمزور تب خمر کا استعمال زیادہ مقدار مین بار بار کرین - پاخانہ کا لحاظ رکہین اور دیکہین کہ اجابت ہر روز آجاتی ہو + اگر پیشاب مین البیو - من یا خون آوے تو مدرات کا استعمال نہ کرین اس صورت مین رائی کی پٹی یا السی کی پولٹس کمر پر باندہین اور اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - کونین - ۲ گرین + ڈائیلیوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۱ بوند + ٹنکچر آف اسٹیل ۱۵ بوند + انفیوژن اف کلمبا ایک آونس + سب کو ملا کر ایک خوراک کرین - اور ایسی ایک ایک خوراک چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلاوین + حلق کے اندر یا تو نا ئٹریٹ آف سلور کا عرق لگاوین (۲۰ یا ۳۰ گرین آونس پانی مین)

یا ہائیڈرو۔کلورک ایسڈ پانی مین ملا کر حلق کے اندر لگاوین + ترکیب ان عرقیات کے لگانے کی یہ ہے کہ بالون کے برش کو عرق مین تر کر کے جس جس مقام پر لمف کے ٹکڑے جم گئے ہون اُنکے گرد اور اوپر دو تین دفعہ خوب جلد جلد پہیروین اور ایک حصہ کار۔با۔لک ایسڈ ۲۰۰ حصہ پانی مین ملا کر غرغرہ کراوین تو بھی بہت فایدہ ہوتا ہے

بعض حکیم ٹنکچر آف اسٹیل حلق پر لگانا مفید جانتے ہین اور بعض چونے کے پانی کا غرغرہ کرنے یا لگانے کو فایدہ مند سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ ساتھ اِس غرغرہ کے جب نائے۔ٹریٹ اور کار۔بونٹ اف سوڈا کہلایا جاتا ہے تب اِس مرض کے خفیف قسم کو شفا اور قسم شدید کو تخفیف ہو جاتی ہے۔مرض ڈف۔تہی۔ریا اور کروپ مین جب منہہ کے اندر برف کے ٹکڑے رکہے جاتے ہین تو بیمار کو بہت آرام آجاتا ہے +

لمف کے کاذب پردہ کو ہرگز نہ چہیلنا چاہئے۔جب اِس مرض کا نتیجہ فالج ہو جاوے تو ادویات مقوی کہلاوین اور مقام مفلوج پر تار بجلی لگاوین اور صبح و شام اِس گولی کو کہلاوین +

نسخہ۔اکسٹراکٹ اف نکس۔وا۔میکا (دیکہو کاست) چوتہائی یا نصف گرین +
سلفٹ اف ایرن نصف گرین + کنیاونڈ روبرب۔پل ۵۔گرین +
سب کو ملا کر ایک گولی بناوین +

اگر بیماری شدید ہو اور سلے۔رنگس کی طرف پہیلنا شروع کرے تو عمل ٹرے۔کیا۔ٹمی کا کرنا چاہئے لیکن بیمار اگر جوان ہو تو بعوض ٹرے۔کیا۔ٹمی کے لے۔رنگا۔ٹمی کرنا مناسب ہے +

مقالہ ششم

بیان اُن عام بیماریون کا جنمین جسم کے
کسی حصہ خاص مین کوئی بیماری نقص پیدا ہوجاتا ہے

فقرہ اول اسکرا- فیو- لا
یعنے خنازیر

تعریف - یہ ایک ایسی بیماری ہے جسمین سارا جسم مبتلا ہوجاتا ہے اور اکثر اعضاے کے اندر ایک مادہ پیدا ہوجاتا ہے جسکو اصطلاح مین ٹیو- برکل کہتے ہین اور مختلف مقامات کے غدود پھول کر زخمی ہوجاتے ہین +

اقسام - نہایت معروف و مشہور اقسام اِس مرض کیئے ہین - گلو کی گلٹیون کا بڑہ کر پھول جانا اور اُنمین پیپ کا پڑجانا + اسٹرو مَس اف تھال- میا (ایک قسم کا آشوب چشم) جلد پر دنبلون کا پیدا ہوجانا اور اُنکے پھوٹنے کے بعد زخم کا جلد اچھا ہونا + لوزتین کا پھول جانا + مولا ے - شیز آشیم (یہ ہڈیون کا ایک مرض ہے) امراض مفاصل + سوئیس اب یسِس (یہ ایک قسم کا دُنبل ہے جو شکم کے اندر پیدا ہوتا ہے) ٹے- بس مے- سن- ٹے- ریکا اور سِل کی بیماری +

اِس موقع پر صرف اِس قسم کے اسکرا- فیو- لا کی بیماری کا ذکر کیا جائیگا جس مین گلو کی گلٹیان مبتلا ہوتی ہین + دیگر اقسام کا ذکر حسب موقع ہوگا +

علامات - اسکرا- فیو- لا کی بیماری کا مادہ جسم کے ہر رگ و ریشہ مین سیا پھیلجاتا ہے کہ اِس مرض کو سِل اور امراض کے اگر ایک مزاج خاص یعنے اسکرا- فیو- لس

مزاج کہین تو بجا ہے - اِس مزاج کی علامتین یہ ہین کہ گوشت ڈھیلا - جلد باریک
رنگ گورا - چہرہ چمکیلا اور صاف - بال بھورے اور باریک - اوپر کی لب اُپر ناک
کے نتھنے پھولے ہوئے - جسم لاغر اور نازک - پیشانی نکلی ہوئی - کاسۂ سر بدڈول
سینہ تنگ اور بدڈول - انگلیان ہاتھ کی موٹی - مفاصل پھولے ہوئے - دانت
بگڑے - شکم بڑھا ہوا علاوہ اُن علامات کے اسکرا - فیولس مزاج کے بچون
کا دوران خون سُست - نبض کمزور اور باریک اور اطراف سرد رہتے ہین - انکا
ہاضمہ بھی بگڑا ہوا رہتا ہے - اشتہا متلون ہوتی ہے - پاخانہ کبھی بستہ اور کبھی دست
لگ جاتے ہین اور ایسے لڑکے اکثر عقیل ذہین اور فہیم ہوتے ہین اور انکے خیالات
بھی ہمیشہ بلند ہوتے ہین *

جب گلو کی گلٹیان اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین تب ایک یا دونو جانب کے
جبڑے کے نیچے کے ایک یا کئی غدود کسیقدر پھول جاتے ہین - اگر انکو ادہر
اُدہر ہلائے تو حرکت کرتے ہین - لیکن نتو انمین درد اور نہ آثار انفلامیشن کے
پائے جاتے ہین - بعضدفعہ یہ گلٹیان صرف اسیقدر بڑھی ہوئی ہفتون یا مہینون
بلکہ برسون تک رہتی ہین اور کبھی بتدریج بڑہتی جاتی ہین اور بعض اوقات آپسمین
ملکر مثل تسبیح کے گرہ دار ہو جاتے ہین اور کبھی بتدریج رفع بھی ہو جاتی ہین لیکن کثر
ان مین پیپ پڑجایا کرتی ہے - اُسوقت پھوٹ جاتی ہین اور ان سے ایک گاڑھا
مواد اور پتلی رطوبت بہنے لگتی ہے - پھوٹنے سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بدرنگ
سخت اور متورم ہوتا ہے - کنارہ ٹیڑھا بینگا اور گاڑھے مواد سے پُر ہوتا ہے -
یہ زخم نہایت دیر سے خشک ہوتے ہین اور بعد خشک ہونے کے جو داغ رہ جاتے
ہین وہ بدشکل ہوتے ہین اور جب ایک زخم ہوتا ہے تب دوسری اور تیسری گلٹی
پھوٹ کر زخمی ہو جاتی ہین حتی کہ اسیطور پر گلو کی ساری گلٹیان پھولکر زخمی ہو جاتی

ہین - ان زخمون کے باعث علامات جسمی بہت شدید نہین پیدا ہوتین لیکن ہاں جب بہت سی گلٹیان اس بیماری مین مبتلا ہو جاتی ہین تب البتہ بیمار کو دق ہو جاتا ہے اور کمزوری اور لاغری لاحق حال ہو جاتی ہے اور بیماری جب مزمن اور مریض ضعیف ہو تب سل کی بیماری بھی پیدا ہو سکتی ہے ٭

ماہیت ٹیو۔بر۔کل کی - ٹیو۔بر۔کل کیا چیز ہے اور کس طرح پیدا ہوتا ہے اسباب مین اطبا کی راے مین اختلاف ہے - تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ ٹیو۔بر۔کل کو طبیب سمجھتے تھے کہ یہ ایک خاص قسم کی رطوبت ہے جو خون سے خارج ہو کر قطرات یا کیسون کی شکل بنکر جم جاتی ہے - اس راے کے پیرو اب بھی بہت ہین - مگر اب اس راے کو بہت غلبہ ہے کہ ٹیو۔بر۔کل کا مادہ خود عروق جاذبہ (لم-فاٹک-سسٹیم) مین پیدا ہوتا ہے اور سبب اسکا یہ بتلاتے ہین کہ کوئی موذی مادہ باہر سے جسم کے اندر کسیطرح داخل ہو جاتا ہے اور ٹیو۔بر۔کل کی شکل اختیار کر کے جسم کی مختلف بافت مین ظاہر ہو جاتا ہے ٭

شکل ٹیو۔بر۔کل کی - محققین دو قسم کے ٹیو۔بر۔کل کا بیان کرتے ہین ایک کو گرے گرا۔نیو۔لے۔شن یا مے۔لئے۔ری ٹیو۔بر۔کل کہتے ہین اور دوسری قسم کو یلو ٹیو۔بر۔کل بولتے ہین ٭ مے۔لئے۔ری ٹیو۔بر۔کل سرسون کے دانون کی طرح چھوٹے چھوٹے دانے ہوا کرتے ہین یہ دانے اکثر تو گول ہوتے ہین مگر بعضدفعہ پہلدار بھی ہوا کرتے ہین اور اکثر تو سخت مگر بعضدفعہ ملائم بھی ہوتے ہین - رنگ انکا سفید نیلگون یا چمکدار سرخی ہوا کرتا ہے اور تھوڑا بہت شفاف اور ان مین خون کی رگین نہین ہوتین اور نہ نشو و نما کی طاقت رکھتی ہین ٹیو۔بر۔کل کے دانے یا تو الگ الگ چھترے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا بہت سارے ملکر اکٹھے ہو جاتے ہین - عین ابتدا مین ٹیو۔بر۔کل کے دانے آنکھوں سے دکھلائی نہین دیتے لیکن جب انمین اور مادہ

جمع ہوجاتا ہے تب خوب نظر آتے ہین ٭

قسم دوم جسکو یلو ٹیو - بر - کل کہتے ہین وہ پنیر کی شکل کے مادہ کے ڈلے ہوتے ہین - یہ ڈلے یا تو خاص ٹیو - بر - کل کے مادہ سے بنتے ہین یا انفلامیشن کے مادہ یا دیگر موذی مادہ سے بنکر پنیر کی شکل اختیار کر لیتے ہین ٭

اسباب - اطبا کی راے اسبات پر متفق ہے کہ یہ بیماری جسکو عربی مین خنازیر کہتے ہین موروثی ہے - گاہے گاہے جنین مین اس مرض کا مادہ موجود ہوتا ہے اور اُسکے آثار پیدایش سے بچہ مین ظاہر ہوجاتے ہین - بیاہ جب بہت ہی کم عمر مین ہوتا ہے یا جب باپ کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے تب اُسکے بچہ مین اسکرافیو - لا کی علامتین پیدا ہوجاتی ہین - اور اسمین بھی کچھ شک نہین ہے کہ آتشک کے زہر سے بھی خنازیری مادہ پیدا ہوسکتا ہے بہ نسبت زیادہ عمر کے آدمیون کے یہ بیماری بچون مین بکثرت پائی جاتی ہے اور جب یہ بیماری بچون کو ہوجاتی ہے تب اسمین بہتیرے اعضا مبتلا ہوجاتے ہین لیکن جوانون مین یہ مرض اکثر محدود رہتا ہے اور یہ کہ بچون مین یہ بیماری اکثر غدودون مین زیادہ تر پیدا ہوتی ہے اور خراب غذا اور خراب آب و ہوا مین بود و باش کرنا ہی اس مرض کی استعداد پیدا کرتا ہے ٭

علاج - حفظ صحت کے کُل قواعد کا پابند ہونا چاہئے - غذا بیمار کی سریع الہضم اور مقوی ہونی چاہئے تا معدہ درست رکھنا چاہئے اور دوا کی قسم سے مقویات کا استعمال کرنا چاہئے جیسے فولاد اور کاڈ - لیور - آئیل اور مرکبات آیوڈین وغیرہ ٭

فقرہ دوم رمی - کٹس

تعریف - یہ بیماری اطفال شیرخوارہ اور بچون کو ہوجاتی ہے اور اس مرض

ہین چونکہ ہڈیون کے اندر اجزاء ارضی کم ہوجاتی ہین تو ہڈیان خم کہا جاتی ہین ٭

علامات - بعض دفعہ یہ بیماری پیدایش سے تہوڑے ہی دنون کے بعد ظاہر ہوجاتی ہے - لیکن جب بچہ کی عمر پانچ یا چہہ مہینے کی ہوتی ہے تب بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور زیادہ اُسوقت کہ جب بچہ دو سال کا ہوجاتا ہے - چہرہ پیلا دانت دیر سے نکلتے ہین اور جلد ڈہیلی اور جا بجا زخمی ہوجاتی ہے - سر کے یافوخ اور درزین اکثر کُہلے رہتے ہین - سر چہوٹا مگر پیشانی نکلی ہوئی ہوتی ہے سینہ دونو جانب سے دبا ہوا اور سینے کے سامنے کی ہڈی نکلی ہوئی ہوتی ہے - ہڈیان متخلخل در مفاصل اُبہرے ہوئے ہوتے ہین - جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے ہڈیان خم کہا جاتی ہین - پشت اور کولہے کی ہڈی بہی خم کہا جاتی ہے ٭

اسباب - جس کسیکے خاندان مین یہ مرض ہوتا ہے اُسکو یہ بیماری ہوجاتی ہے اور خاص مزاج کے سبب سے ہی طبیعت مین اس مرض کے پیدا کرنے کی استعداد ہوجاتی ہے اور خراب غذا خراب ہوا خراب جگہہ مین بود و باش کرنا اس بیماری کے اشتعال کے بنیوالے سبب ہین ٭

علاج - اس بیماری مین عین ابتدا سے غذا کی احتیاط کرنی چاہئے یعنے غذا زود ہضم اور مقوی دین والدہ کا دودہ اچہا نہو تو مرضعہ کا دودہ بچہ کو پلاوین اور مقویات مثلاً فولاد اس مرض مین بہت مفید ثابت ہوئے ہین اور ہڈیون کے اندر اجزاء از قسم فاس - فٹ کے کم ہوجاتے ہین اسلئے فاس - فٹ اف ایرن ٭ فاس فٹ اف لائم یا در حالت کمزوری فاس - فٹ اف ایمو - نیا کا استعمال مناسب ہے اور بچہ کے خمیدہ ہاتہہ پاؤن کو کسی ایسی ترکیب سے سہارا دین جو اُنکی حرکت کا مانع نہو ٭

فقرہ سوم اس - کر - و می

تعریف - یہ ایک مزمن بیماری ہے جس مین ابتدا کے اندر مریض کمزور اور

پست ہمت ہو جاتا ہے - مُنہہ سے بدبو آتی ہے - مسوڑے پہولکر سرخ اور آخر کو زخمی ہو جاتے ہین جسم پر اودے یا نیلے دہبے پڑ جاتے ہین اور ناک سے یا پاخانہ کے ہمراہ خون بہی آسکتا ہے ٭

ماہیت تشریحی - اِس بیماری مین خون بگڑ جاتا ہے یعنے یا تو خون کے اندر کوئی شئے داخل ہو جاتی ہے یا اُسکے اجزا کا کوئی جزو کم ہو جاتا ہے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے کہ جب اغذیہ معمولی مین کسی جزو خاص کی کمی ہوتی ہے چنانچہ تجربہ سے ثابت ہے کہ جب وہ جزو مذکورہ غذا کے خون مین شامل کردی جاتی ہے تب خون صحیح پیدا ہوتا ہے اور مرض رفع ہو جاتا ہے ٭

علامات - ابتدا مین جلد کی رنگت خاصکر چہرہ اور پپوٹون کی رنگت بدل جاتی ہے اور ساتھہ ہی اُسکے ہاتھہ پاؤن مین ایک درد شروع ہو جاتا ہے جو ایک سے دوسری جگہہ منتقل ہوتا رہتا ہے - طبیعت بیمار کی میوہ جات کے کہانے کی طرف مایل رہتی ہے لیکن دردون کے ہمراہ بخار نہین ہوتا - نبض صحیح مگر جسم کی حرارتِ غریزی بہ نسبت صحت کے کم - چہرہ پیلا یا زرد یا سوجا ہوا ہوتا ہے - کل قواے جسم کے کمزور ہو جاتے ہین - مسوڑے پہولکر ملایم اور دانتون پر بڑہ جاتے ہین کنارے اُنکے اودے ہوتے ہین اور اُنکی سبب سے اُن سے خون جاری ہو جاتا ہے - لیکن بڑہاپے مین جب دانت گر جاتے ہین تب مسوڑون مین کوئی خلل واقع نہین ہوتا جب مسوڑون کی یہ حالت ہوتی ہے تب سارا جسم ایسا کسلمند ہو جاتا ہے کہ ذرا سے دباؤ یا چوٹ کے لگنے سے خون جمع ہو جاتا اور اُس مقام مین زخم پیدا ہو جاتے ہین بعد ازان پاؤن پر چہوٹے چہوٹے دانے مثل پسوؤن کے کاٹنے کے نمودار ہو جاتے ہین تب پاؤن اور رانون کے عضلے سخت ہو کر درد کرنے لگتے ہین اور ایک یا دو دن کے بعد درد کے مقام پر پہلے زرد بعد ازان نیلے نیلے دہبے پڑ جاتے ہین مگر

خاصکر ایسے مقاموں پر اکثر پیدا ہوا کرتے ہین کہ جنپر یا تو پہلے زخم کے داغ یا چوٹ لگی ہو۔ زبان سفید ہوجاتی ہے اور مریض گندہ دہن۔ براز کا رنگ اکثر پھیکا ہوتا ہے۔ جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے اِن علامتون کو شدت ہوتی جاتی ہے۔ طاقت جسمانی اور قوت روحانی کم ہوتی جاتی ہے۔ نیلے دہبے اب زخمی ہونے لگتے ہین اور جب وہ زخم گلجاتے ہین تب خون جاری ہونے لگتا ہے۔ پُرانے زخم تازہ ہوجاتے ہین اور ٹوٹی ہڈیونکا جوڑ کہلجاتا اور اُنکی لوکین جدا ہوجاتی ہین۔ اکثر ناک مُنہہ شش اور رودون سے بکثرت خون جاری ہونے لگتا ہے اور دانت اسقدر ہلنے لگتے ہین کہ یا تو از خود گر پڑتے یا اُنگلیون سے کہینچیے تو نکل آتے ہین۔ نبض سریع اور ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک چلتی ہے آخر کار اسہال یا استسقا ہوکر بیمار مسافر راہ عدم کا ہوجاتا ہے۔ بعضدفعہ یہ بیماری ہفتون یا مہینون تک رہ کر رفع ہوجاتی ہے۔ جب یہ بیماری تب لرزہ مین ہوجاتی ہے تب باری سے بخار آتا ہے اور طحال بڑہ جاتی ہے۔ بعضدفعہ اِس مرض مین بچشپ ہوجاتی ہے۔ بینائی مین فرق پڑجاتا ہے اور رات کو نیند نہین آتی ✣

اسباب اور حالات جن مین یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے

خراب اور کثیف غذا اور سردی اور رطوبت اور مے۔ لے۔ ریا او رعرصہ تک تازی ترکاریونکا نہ کہانا اسباب اِس بیماری کے ہین ✣

علاج - اِس مرض کے علاج مین غذا کا بندوبست اچہے طور پر کرنا چاہیے۔ بیمار کو تازی ترکاری اور تازہ میوہ جات کہلاوین مثلاً گوبی۔ چقندر۔ آلو۔ شلجم۔ مٹر وغیرہ اور رنگترے۔ میٹھے۔ نیبو۔ انگور۔ سیب۔ ناشپاتی۔ نیبو کا رس اور نیبو کا آب شورہ۔ چونکہ یہ بیماری اکثر بسبب خراب غذا کے جیلخانون اور جہاز کے ملاحون کو ہوجایا کرتی ہے۔ اِسلیے حکیم کو چاہیے کہ قیدیون کی غذا ہر روز اپنی نگہبانی سے ملاحظہ

کرین اور دیکھین کہ روزمرہ کی غذا مین تازی ترکاری ہوتی ہے یا نہین اور دور دراز کے بحری سفر مین روانہ ہونے سے پیشتر جہاز مین گوشت اور ترکاری کا بندوبست اچھے طور پر کرین + غرض اسباب کو ضرر یاد رکھین کہ اس بیماری کو جسقدر فائدہ غذا سے ہوتا ہے اسقدر دوا سے نہین ہوتا پس مریض کو تازی ترکاری تازہ میوہ جات اور فربہ لحم کی غذا دین اور نیبو کا آب شورہ پلادین اور بطور دوا کے سائٹریٹ آف ایرن انڈ کونین کا استعمال کرین سوڑون اور زخمون پر نائٹریٹ آف سلور لگادین اور دیگر قواعد جراحی سے انکا علاج کرین ..

فقرہ چہارم پر-پیو-را

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک سمپل اور دوسری ہے-مو-را-جک +

ماہیت -- اس بیماری کی اچھے طور پر دریافت نہین ہوئی ہے اس بیماری مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی عضو اندرونی مین خون تراوش پاکر جمع ہوجاتا ہے چنانچہ یہ بات اکثر شش دماغ جگر اور امعا مین ہوا کرتی ہے +

علامات - سرخ دہبون کے نکلنے سے کئی ہفتہ پیشتر ایسا ہوتا ہے کہ مریض کمزور اور تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گاہے گاہے بیہوشی طاری ہوتی ہے اور نم معدہ پر جہانے کے طور کا دہیما دہیما درد ہوتا ہے - اشتہا اکثر تو کم ہوتی ہے مگر بعض دفعہ بھوک نہایت شدت سے لگتی ہے لیکن جب بیمار کھانا کھاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کھانا چھاتی پر دہرا ہے - رنگت زبان کی زردی مائل ہوتی ہے - چہرہ بیمار کا پھیکا سوجا ہوا اور آنکھون کے پپوٹے متورم ہوجاتے ہین بعد ازان پہلے ٹانگون اور تب رانون بازو اور سارے جسم پر اودے اودے دہبے (را ای - کے - مو - سِس) پیدا ہوجاتے ہین اسوقت بیمار نہایت

کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے - دہبے مذکور پہلے تو سرخ ہوتے ہین لیکن ایک یا دو دن کے اندر رنگت اُنکی اودی ہوجاتی ہے اور تب رنگ اُنکا بھورا ہوجاتا ہے اور جب مٹنے لگتے ہین تب رنگت اُنکی زردی مایل ہوجاتی ہے - نبض کمزور اور سریع ہوتی ہے فم معدہ اور سینہ شکم یا کمر مین گہرا درد معلوم ہوتا ہے اور جب بیمار چلتا پھرتا یا سیدھا کھڑا ہونا چاہتا ہے تو سر گہومنے لگتا ہے - پاخانہ قبض رہتا ہے - دل دھڑکنے لگتا ہے اور حرکت اسکی بے قاعدہ ہوجاتی ہے اور بیمار کو اکثر غش بھی آجاتا ہے ؛

اسباب - سبب اس بیماری کے اچھے طور پر دریافت نہین ہوئے یہ مرض بہ نسبت مردون کے اکثر عورتون کو زیادہ ہوتا ہے اور خراب غذا اور خراب آب وہوا اور زیادہ مشقت اور رنج وغم سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ باوجود حفظ صحت کے عمدہ پابندی کے بھی یہ مرض پیدا ہوگیا ہے لیکن ایسا اُسوقت ہوتا ہے کہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور کثرت شراب خوری کے باعث مریض کمزور ہوجاتا ہے ؛

تشخیص - اِس بیماری کو مرض اِسکروی سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ اِن دونون مرضون مین یہ فرق ہے کہ اِسکروی کی بیماری کی علامتین بتدریج ظاہر ہوتی ہین اور بیمار کی صحت مین بتین فرق پڑجاتا ہے - جلد کی رنگت پیلی ہوجاتی ہے جلد کے نیچے لمف کے پیدا ہونے سے اُبھار پہنچاتے ہین اور اِن دونو مرضون کے پیدا ہونے کے سبب مین بھی بڑا فرق ہے برخلاف اِسکے پرپیورا کی بیماری دفعتہً ظاہر ہوپڑتی ہے اور یہ مرض ہری ترکاری کے نہ کہانے سے نہین پیدا ہوتا ہے اور اِس مرض کا اثر مسوڑہون پر نہین ہوتا ہے ؛

علاج - نسخہ مفصلۂ ذیل یا کسٹرائل کا استعمال کرین تاکہ صفائی شکم کی کماحقہ ہوجاوے

نسخہ سلفٹ آف سوڈا ۱۰۰ گرین * ٹرائیلوٹ ۔ سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام *
انفیوژن آف چرائیتا ۔ ۶ آونس * سبکو ملاکر بمقدار تین آونس کے ہر روز ایک دفعہ پلادین
نہین تو وہی سی ۔ لاین مکسچر کا استعمال کرین جسکا ذکر بخار کے باب مین پیچہے کیا گیا ہے
تاکہ اچھے طور پر صفائی شکم کی ہو جاوے * اور تب حسب ضرورت اس نسخہ کا استعمال
کرتے ۔ نسخہ کونین ۲۰ گرین * سلفٹ آف ایرن ۱۰ ۔ گرین * لائیکاڑ ۔ اسٹرکنے
۱۰ بوند * ارو ۔ ما ۔ ٹک ۔ سلفیورک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام * انفیوژن اف کواشیا
۸ آونس * سبکو ملا دین اور اسکا چہٹا حصہ دن مین تین دفعہ پلادین یا ٹنکچر آف اسٹیل
کا استعمال کرین * اگر کسی عضو اندرونی مین خون کے رسنے کا اندیشہ ہو تو روغن تارپین
کا استعمال کرین لیکن خون بند کرنے کے لئے یہ نسخہ نہایت مفید ہے ۔
نسخہ گیبا ۔ لک ایسڈ ۱۵ گرین * ڈائیلوٹ ۔ سلفیورک ایسڈ ۱۵ ۔ بوند *
ڈسٹلڈ واٹر ۔ ۳ ۔ آونس * سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور چار چار گہنٹہ کے بعد
پلادین اور ار ۔ گٹ اف رائی بہی اچہی دوا ہے * بیمار کو غذا ہلکی اور مقوی دین اور
کہانے کو ہری ترکاری اور تازہ میوہ جات خوب دین *

فقرہ پنجم رو ۔ ما ۔ ٹے ۔ زم

اس بیماری کو عربی مین وجع مفاصل اور ہندی مین گنٹھیا کہتے ہین ۔ یہ بیماری
پانچ قسم کی ہوتی ہے ۔
اول اکیوٹ ار ۔ ٹے ۔ کیو ۔ لر رو ۔ ما ۔ ٹیزم اسکو ۔ رو ۔ ما ۔ ٹک فیور بہی کہتے ہین *
دوم کرانک ار ۔ ٹے ۔ کو ۔ لر رو ۔ ما ۔ ٹیزم *
سوم مسکیولر رو ۔ ما ۔ ٹے ۔ زم اسکو ۔ مائی الجیا بہی کہتے ہین *
چہارم گو ۔ نو ۔ ری ۔ ال رو ۔ ما ۔ ٹے ۔ زم *

پنجم روسمے ٹائیڈ ارتہے رائی ٹس ۔

اول اکیوٹ ارٹیے کیولر روماٹیزم
یا
روماٹک فیور

تعریف - اِس مرض مین جسم کے اندر ایک خاص قسم کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے جس سبب سے بخار ہوجاتا اور جوڑون مین انفلامیشن جس سے جوڑ پہولکر درد کرنے لگتے ہین - اثر اِس بیماری کا خاصکر وہائیٹ - فائی - برس ٹلے ٹشو مین ہوتا ہے مثلاً عضلات کے غلاف اور ریشہ اور ٹن - ڈن اور بر - سا اور کپ ٹشو - لر لگ منیٹ اور پلے - ریاس - ٹیم اور پے - ری - کار - ڈیم ۔

ماہیت - درحقیقت یہ بیماری خون کی ہے یعنی زہر اس مرض کا لک ٹک اسڈ ہے اور علاوہ اِس اسڈ کے خون مین فائی - برین کی بہی بہت زیادتی ہوتی ہے پیشاب بہت تُرش اور سرخ رنگ کا آتا ہے اور اُسمین کثرت سے یورک اسڈ پایا جاتا ہے ۔

علامات - سردی کے لگنے یا بارش مین بہیگنے کے بعد ہی یہ مرض شدید زکام کی علامتون سے شروع ہوجاتا ہے اور ابتدا مرض مین پشت اور ہاتھ پاؤن مین نہایت شدت کا درد ہوتا ہے - ساتھ اُس درد کے مریضکو سردی معلوم ہوتی ہے اور بدن جکڑ جاتا ہے اور بعد ایک یا دو یا تین روز کے بڑے بڑے جوڑون مین انفلامیشن ہوکر وہ سرخ ہوجاتے ہین اور چہونے سے گرم محسوس ہوتے ہین پہول کر تن جاتے اور اِنمین اسقدر شدید درد ہوتا ہے کہ چہونا محال ہوجاتا ہے - مریض نہایت ناچار ہوجاتا ہے تشنگی بشدت اور بہوک مرجاتی ہے - نبض ۹۰ سے ۱۲۰ تک اور پہر سخت اور زیادہ تڑپ کی ہوتی ہے زبان پر ایک سفید رنگ کی دبیز اور ملائم فرچمٹی رہتی ہے - پاخانہ اکثر شدت سے

قبض رہتا ہے۔ پیشاب کم اور سرخ رنگ کا اور نہایت ترش آتا ہے لیکن اس رجہ مرض
مین پیشاب کے نیچے کسی قسم کا دُرد تہ نشین نہین ہوتا۔ بیمار پسینہ سے نہا جاتا ہے بو جسکی
نہایت ترش ہوتی ہے۔ اکثر رات کے وقت درد اور بخار کو شدت ہوتی ہے ٭ جو جوڑ
پہلے مرض مین مبتلا ہوئے تھے صرف اُنہین مین بیماری محدود نہین رہتی بلکہ بعد چند گھنٹہ
یا دنون کے اَور جوڑون کو مبتلا کر لیتی ہے اور بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو جوڑ اس بیماری
مین پہلے مبتلا ہوئے تھے اُنمین یہ مرض بدستور رہتا ہے اور کبھی اُنکو چھوڑ دیتا ہے
اور شاذ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن جوڑون مین بیماری شروع ہوئی تھی وہ پھر مبتلا ہو جاتے
ہین آخرکار بیماری جسم کے کُل بڑے بڑے جوڑون مین سرایت کر جاتی ہے۔ قریب
عشرہ کے مرض کو اکثر تھوڑی بہت تخفیف ہو جاتی ہے چنانچہ خاصکر رات کے وقت
درد کم ہو جاتا بخار اور عرق کو بھی تخفیف ہو جاتی ہے مقدار پیشاب کی زیادہ ہوتی ہے
اور اب اِسمین کثرت سے یو۔رک ایسڈ کی تلچھین تہ نشین ہو جاتی ہین مریضکو اشتہا
ہونے لگتی ہے اور پیاس کم ٭ نبض کی سرعت کم اور بیمار اب چلنے پھرنے بھی لگتا
ہے لیکن جوڑون مین تھوڑی بہت کسر رہ جاتی ہے کہ جس سے یہ بیماری مزمن ہو جاتی
ہے۔ لیکن اکثر اوقات اِس بیماری کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ قلب کی غلافی۔ پریں ٹے شیوم
مین پھیلجاتی ہے اور بیمار کی عمر جسقدر زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر یہ بات بھی زیادہ
ہوتی جاتی ہے۔ جب قلب اسطور پر مبتلا ہوتا ہے تو مریض کو دم لینے مین تکلیف ہوتی
ہے اور قلب زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اور دم کھینچتے وقت اور بائین کروٹ لیتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دم بند ہوا جاتا ہے اور دل کی بعض بعض جگہہ پر درد بھی
ہونے لگتا ہے جب کبھی یہ بیماری ترکیبی ہو جاتی ہے تب اِسمین مرض برانکائی ٹس
یا نیو۔مو۔نیا یا پلو۔ری۔سی ہو جاتا ہے اور آنکھہ کے پردہ اسکلراٹک مین جب
زہر اِس مرض کا سرایت کر جاتا ہے تب وہان بھی انفلامیشن ہو جاتا ہے ٭ یہ مرض

اکثر ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ مین انتقال کرجاتا ہے ٭

اسباب - پی ڈسپو - زنک - یہ مرض موروثی ہے اور جوانی کمزوری موسم خزان اور بہار مین یہ مرض اکثر ہوجایا کرتا ہے اور جس کسی شخص کو یہ مرض ایک مرتبہ ہوجاتا ہے طبعیت اُسکی دوسری دفعہ اس بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے - سردی کا لگنا اور بارش مین بھیگنا اس مرض کے اکسایٹنگ کاز ہین ٭

عارضات - ایکوٹ رو - ماٹیزم کے دورہ مین اندرونی اعضا بھی اکثر مبتلا ہوجاتے ہین - چنانچہ قلب اس مرض مین اکثر مبتلا ہوجاتا ہے تو اس مرض کی شدت کے وقت دن مین دو تین دفعہ قلب کا امتحان ضرور کرنا چاہئے مثلاً ایکوٹ رو - ماٹیزم کے دورہ مین دل کی یہ بیماریان پیدا ہوسکتی ہین پے - ری - کار - ڈائی - ٹس اور انڈو - کار - ڈائی - ٹس اور انکے سبب سے دل کے کیواڑون کی بیماریان پیدا ہوجاسکتی ہین ٭ جب شش اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین تب پلو - ری - سی اور نیو - مو - نیا اور برانکائی - ٹس ہوجاتا ہے ٭ شراب خوار جب اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین تب اُنکو دے - لے - ری - ام ٹری مینس ہوجاتا ہے لیکن سب سے زیادہ اس مرض مین دل کی بیماریان اکثر پیدا ہوجاتی ہین ٭ ایکوٹ رو - ماٹیزم مین کو - ریا کے طور کی حرکتین جسم مین گاہے گاہے ہونے لگتی ہین اور جب بچہ کو یہ مرض ہوجاتا ہے تب کو - ریا کی کل علامتین پیدا ہوجاتی ہین ایسا قیاس کرتے ہین کہ رو - ما - ٹیزم کے دورہ مین جو دل کی بیماری ہوجاتی ہے اُس سے فائی - برین کے ذرات علیحدہ ہوکر خون کے ذریعہ دماغ کی رگون مین داخل ہوجاتی ہین اور اُن رگون کے منفذ کو بند کردیتے ہین جس سے کو - ریا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ٭

جنکو رو-ما-ٹے-زم ہو جاتا ہے اُنکی آنکھون مین بھی اِس مرض کا اثر سرایت کر جاتا
ہے جس سے اف تھل-میا اور اسکلی-رو-ٹائٹس یا آئی-رائی-ٹس ہو جاتا
ہے اور رو-ما-ٹے-زم کے سبب سے جلد پر ار-ٹے-کے-ریا یا پر-پیو-را بھی پیدا
ہو جاتا ہے اور گاہی گاہے ٹس-ٹے-کل مین انفلامیشن ہو کر آر-کا-ئی-ٹس ہو جاتا ہے انہی
علامات کے ضمن مین ایک اور بات بتلانی نہایت ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ جن بچون
یا لڑکون کو رو-ما-ٹیزم اور کو-ریا ہو جاتا ہے اُنکی جلد کے نیچے اُن فی-شیا اور
ٹن-ڈن کے متعلق جو ہڈیون کی چوٹیون کے قریب مین ہوتے ہین مرسون کے دانون یا چھوٹے
بادام کی گری کے برابر نا-ڈیو-لس پیدا ہو جاتے ہین یہ نا-ڈیو-لس یعنی گھنڈیان
کہنی کے جوڑ کے پیچھے کیطرف شخنون کے اندر اور باہر کے دونو اُبھارون
(مے-لے-او-لس) پر اور پے-ٹے-لا کے کنارون پر اکثر پائے جاتے ہین
اِدھر اُدھر ہلانے سے تو قدرے حرکت کرتے ہین ان مین نہ تو درد و گرمی اور نہ سرخی ہوتی
ہے اور اکثر بخار بھی نہین ہوتا اور کبھی تو صرف ایک ہی غدہ پیدا ہو کر رفع ہو جاتے
ہین یا ان گھنڈیون کے کئی غلے متواتر پیدا ہوتے جاتے ہین اور بعض دفعہ بالکل
رفع ہو جاتے اور پھر پیدا ہوتے ہین ٭

تشخیص - رو-ما-ٹے-زم اور گاوٹ مین جو فرق ہے اُسکا ذکر گاوٹ کی
بیماری کی ضمن مین کیا جائیگا اِس موقع پر صرف دو تین باتین یہ بتلانا چاہتا ہون کہ کسی
خاص جوڑ کے انفلامیشن کو رو-ما-ٹیزم نہ سمجھنا چاہئے اور یہ کہ اِس مرض کے دور مین
ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی بھی جوڑ اسمین مبتلا نہون اور یہ کہ جب دل کے نیچے
نا-ڈیول مذکورۂ بالا کو-ریا اور دل کی بیماری کے ہمراہ پائے جائین تو ایسا گمان
کرنا چاہئے کہ بیمار کی طبیعت مین رو-ما-ٹیزم کا مادہ موجود ہے گو بیمار نہ بتا سکے
کہ مجھہ کو رو-ما-ٹیزم کبھی ہوا تھا ٭

سب ایکیوٹ رو - ما - ٹیزم - رو - ما - ٹیزم کی یہ قسم بھی اکثر دیکھنے مین آتی ہے خاصکر شفاخانون مین - اسمین ایسا ہوتا ہے کہ قدرے قلیل بخار رہتا ہے اور ایک دو جوڑون مین عرصہ تک درد ہوتا رہتا ہے مگر انمین کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا بجز اسکے کہ ادنے سبب سے یا بلا کسی ظاہری سبب کے بھی گاہے گاہے ان جوڑون مین درد وغیرہ علامتون کو شدت ہوجاتی ہے - جوڑون کی شکل مین چندان فرق نہین پڑتا اور نہ انکی ساخت مین کوئی بیماری تغیر واقع ہوتا ہے ہان بیمار کی حالت پست رہتی ہے ٭

علاج - بیمار کو سردی سے بچاوین گرم کپڑے پہناوین اور غذا سریع الہضم دین - دوا کے باب مین بعض طبیب کھار دواؤن سے اس مرض کا علاج کرتے ہین اور بعض اس مرض مین سا - لی - سی - لٹ اف سو - ڈا کو مثل اکسیر کے مانتے ہین چنانچہ کھار دواؤن مین سے بائی - کار - بو - نٹ آف پوٹاش اچھا ہے مثلاً

نسخہ بائی - کار - بو - نٹ اف پوٹاش ۲۰ گرین ٭ نائے - ٹر ۱۵ گرین ٭ وائے - نم کال - چی - سائی ۱۵ قطرے ٭ پانی ۲ - آونس ٭ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور ایسی ہی ایک ایک خوراک دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلاوین ٭ تخفیف درد کے لئے افیمون کا استعمال بھی کرنا چاہیے -

سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا بھی نہایت عمدہ دوا ہے اسکو نسخہ ذیل کے طور پر دینا چاہیئے -

نسخہ سی - لی - سی - لٹ اف سو - ڈا ۲۰ گرین ٭ کار - بو - نٹ اف ایمو - نیا ۵ گرین سرپ آف جنجر ۲ ڈرام ٭ پانی ایک آونس ٭ سبکو ملاکر دو دو گھنٹہ بعد پلانا چاہیے - تین چار خوراکون کے پیتے ہی کثرت سے پسینہ آجاتا ہے اور جوڑون کا درد اور ورم اور سرخی کم ہوتی جاتی ہے اور دوسرے دن بیمار چلنے پھرنے لگتا ہے ٭

علاج خارجی - آگ پر گرم کرکے جوڑون کو روئی سے سیکین اور ابھی

روئی کو ہر ایک جوڑ پر لپیٹ دین نہین تو پوست کی گرم گرم تکمید کرین یا پولٹس مین افیون یا بلا ڈونا ملا کر جوڑون پر باندہین - بعض طبیب جوڑون کو کہار دوا اون کے عرق سے تر رکہنا بتلاتے ہین مثلاً بائی - کار - بو - نٹ اف پوٹاش دو ڈرام لیکر آٹھہ آونس پانی مین حل کرکے اور اسمین کپڑا تر کرکے جوڑون پر لگا دین - بعض طبیب جوڑون پر دو چار جوکین لگانا بتلاتے ہین - جوڑا اگر بہت پہول کر سرخ ہو گئے ہون اور درد کرتے ہون تو جوکین لگا سکتے ہین بعض دفعہ ماؤف جوڑون پر لائیکوار - ایپس پاسٹکے نگر لگاکر چہالے پیدا کرنے سے بہی درد کو بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے - جب ایسا ہو کہ کوئی جوڑ درد کرنے لگتا ہے اور باقی کے جوڑون کو آرام آجاتا ہے تب ایسا کرین کہ دردناک جوڑ پر ٹنکچر آف آیو - ڈین لگا دین اور بلسٹر کے لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے - کسی جوڑ مین پیپ بہر جاوے تو ٹپ کرکے اُسکو خارج کر دینا چاہئے ٭

بیمار جب رو بصحت لاوے تب سردی اور بارش سے اُسکو بچانا چاہئے اور غذا اور دوا مقوی دینی چاہئے جیسے کونین اور فولاد اور کاڈ - لیور - آئیل ٭

دوم کرانک ار - ٹے کیو - لر رو - ما - ٹیزم

علامات - یہ بیماری بڈہون کو اکثر ہوجایا کرتی ہے لیکن گاہے گاہے یہ مرض اکیوٹ بیماری کا نتیجہ ہوتا ہے ٭ جوڑون کے فائی - برس ٹے شیو اور انکے اردگرد کی فائی - برس ٹے شیو بہی اِس مرض مین موٹے ہو کر سخت ہو جاتے ہین جس سبب سے وہ جوڑ کہلے طور پر حرکت نہین کر سکتے اور اُنمین دہیما دہیما درد بہی ہوتا رہتا ہے - یہ درد رات کے وقت اور بارش اور سردی کے موسم مین بہی زیادہ ہو جاتا ہے - اکثر تو یہی قاعدہ ہے کہ اِس بیماری مین جوڑون کی ہیئت بہت نہین بدل جاتی لیکن جاننا چاہئے کہ بڑہاپے مین ایک قسم کا کرانک آر - تہے - رائی ٹِس

ہوجایا کرتا ہے جسمین ایک صرف یا چند جوڑ مبتلا ہوتے ہین اور اُنمین رفتہ رفتہ اِس قسم کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے کہ جس سے وہ جوڑ سخت ہوکر اینٹھ جاتے ہین - اِس حالت کو سے - نا ہیُل آر - تھے - رائی - ٹس یا رو - ما - ٹک گاؤٹ بھی کہتے ہین ٭

علاج - جو لوگ کرانک رو - ما - ٹیزم کی بیماری مین مبتلا ہون اُنکو سردی اور بارش سے بچنا چاہئے ہمیشہ گرم کپڑے پہنتے چاہئین - اور مختلف قسم کے باتھہ (غسل) سے اُنکو فائدہ ہوتا ہے جیسے سلفر باتھہ + یا دسے - بر - باتھہ یا ہاٹ - بار - باتھہ وغیرہ ٭ اور جوڑون پر مختلف قسم کے لے - نی - منٹ یا کمفر لے - نی - مینٹ یا اکو - نائیٹ لے - نی - منٹ یا بلا - ڈونا لے - نی - منٹ اور بعض وقت ٹنکچر آف آئیوڈین اور بلسٹر کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور مو - نا - ئی - کم پلاسٹر یا مرکری پلاسٹر یا پچ پلاسٹر کی دھجیون سے جوڑون کو اسٹراپ کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوجاتا ہے اور کرانک رو - ما - ٹے - زم مین تاربجلی کے لگانے سے بھی اکثر فائدہ ہوجاتا ہے ٭ دوا کے طور پر مقویات کا استعمال کرنا چاہئے جیسے کونین اور فولاد اور کاڈ - لیور آئیل نہین تو آئیو - ڈائیڈ اف پوٹاسیم ہمراہ ڈیکاک - شن آف بارک کے پلادین یا آرسنک دوا کو کونین کے ہمراہ دیوین - گندھک سارسا اور گوا - کم بھی اِس بیماری مین نافع ہین - رات کو درد زیادہ ہو تو افیون یا کلو - رل کا استعمال کرنا چاہئے - غذا بیمار کی مقوی اور سریع الہضم ہونی چاہئے ٭

سوم مسکیو - لر رو - ما - ٹے - زم
مائی - ال - جیا

گوشت مین (مسلس م) بسبب رو - ما - ٹے - زم کے مادہ کے اکثر درد ہوجایا کرتا ہے ٭

اسباب - اکسائیٹنگ کاز - سردی کا لگنا یا بارش مین بہیگنا یا زور کی ٹہنڈہی ہوا کا لگ جانا - کثرت محنت - عرصہ تک جُہکے یا کہڑے رہنا یا زیادہ بوجہہ اُٹہانے کے سبب سے یا کسی اَور باعث سے جسم کے کسی گوشت کا کہچ جانا ⁂

علامات - مائی - ال - جیا کا حملہ اکثر اکیوٹ ہوتا ہے اور اکثر دفعتہً پیدا ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ رات کیوقت ہوجاتا ہے - جو مسلس اِسمین مبتلا ہوتے ہین وہ درد کرنے لگتے ہین کہچ جاتے اور حرکت سے درد زیادہ ہوجاتا ہے - بعضیدفعہ درد نہایت شدت کا ہوتا ہے اور بعض اوقات صرف حرکت کرنے سے اُن مسلس مین درد ہوتا ہے ⁂ جب یہ مرض شدید ہوتا ہے تب گرمی کے لگانے سے اسکو کثیر زیادتی ہوتی ہے اور رات کیوقت جسوقت بیمار سونے لگتا ہے اُسکو شدت ہوتی ہے - بہت مرتبہ زور سے دبانے سے اِس درد کو تخفیف ہوجاتی ہے - اگرچہ بخار نہیں ہوتا پہر بہی درد اور بے خوابی کے سبب سے بیمار کسلمند اور بے چین رہتا ہے یہ قاعدہ ہے کہ اکیوٹ قسم کا مائی - ال - جیا صرف چند روز رہتا ہے لیکن اکثر کرانک ہوجاتا ہے اور ابتدا ہی سے کرانک ہوجاسکتا ہے اور جب ایک مرتبہ ہوجاتا ہے تب بار بار لوٹتا ہے ⁂

اقسام - مائی - ال - جیا یعنے مسکیو - لر رو - ما - ٹزم جسم کے کسی وا - لن - ٹری مسل مین ہوجاسکتا ہے اور بعض کے نزدیک اِن وا - لن - ٹری مسلس بہی اسمین مبتلا ہوجاسکتے ہین بڑے بڑے اقسام اِسکے یہ ہین کہ

اول - سے - فا - لو - ڈی - نیا یعنے سر کی جلد کا رو - ما - ٹے - زم ⁂ اسمین درد سر ہوتا ہے اور سر کی جلد کو حرکت مین لانے سے اُس درد کو زیادتی ہوتی ہے ⁂

دوم ٹار - ٹے - کو - لس یا رائی - نک یعنے گردن کا کہچکر اینٹہہ جانا ⁂ یہ قسم مرض کی اکثر ہوا یا کرتی ہے اور اِسمین خاصکر اِسٹر - نو - میش - ٹائیڈ مسلس مبتلا

ہوتے ہین - یہ درد اکثر گردن کی ایک ہی طرف ہوتا ہے جس سے اِسی طرف گردن مُڑی رہتی ہے - بیمار گردن کو دوسری طرف گھمانا چاہے تو نہایت شدت کا درد ہوتا ہے - گردن کے پیچھے کے عضلے بھی اِسمین مبتلا ہو سکتے ہین - جس کسی شخص کی طبعیت مین گاوٹ کا مادہ ہوتا ہے بعضدفعہ اسکو بھی یہ درد ہوجاتا ہے +

سوم - پلو - روڈی - نیا - سینہ کے عضلات خاصکر بائین جانب کے امراض مین اکثر مبتلا ہوجاتی ہین جیسے اِن - ٹر کاس ٹل اور پکٹ - ٹو - رل اور سے - رے - ٹس لگ لتس عضلات - بعضدفعہ نہایت شدت کا درد ہوتا ہے اور خاصکر جب عضلاتِ مذکور کو حرکت دیجاتی ہے تب زیادہ ہوجاتا ہے - درد کی جانب دم نہین لیا جاتا - اور چھینکنے اور کہانسنے سے نہایت تکلیف ہوتی ہے - بعضدفعہ درد سینہ کے ایک خاص مقام پر محدود رہتا ہے اور دم لینے سے اُس خاص مقام مین تکلیف معلوم ہوتی ہے - اور بعضدفعہ اُس مقام سے ہٹ کر کسی اَور جگہ درد قائم ہوجاتا ہے + اِس قسم کا سینہ کا درد اکثر شدت سے کہانسنے کے بعد ہوجایا کرتا ہے اور مسلول کو اکثر ہوجایا کرتا ہے +

شکم کے عضلے بھی بعضدفعہ اِس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین خاصکر جب کہانسی کی نوبت زور زور سے ہوتی ہے +

چہارم - لم - بے - گو یعنے درد کمر - کمر پر جو عضلات ہوتے ہین اُنہین بھی رو - ما - ٹے - زم کا درد اکثر ہوجایا کرتا ہے - یہ درد دھیما دھیما برابر ہوتا رہتا ہے اور حرکت سے زیادہ ہوجاتا ہے - بیمار اپنی پیٹھ اور کمر کو کہچا ہوا اور اکثر سامنے کو جھکائے ہوا رکھتا ہے - سیدھا کھڑا ہونا چاہے یا بیٹھے ہوئے اُٹھ کھڑا ہونا چاہے تو نہایت شدت کا درد ہونے لگتا ہے - بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار بستر پر لیٹ نہین سکتا - دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور بہتیری صورتون مین گرمی کے لگانے سے اِس درد کو زیادتی

ہوتی ہے ٭

علاج - مس - کیو - لر رو - ما - ٹزم اگر شدید اور تھوڑے عرصہ کا ہو تو عضلات ماؤف کو آرام دینا چاہئے - اور پوست کی ٹکمید اور رائی کی پٹی یا روغن تارپین کی مالش سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے - خشک ٹکمید سے درد کو اکثر زیادتی ہوتی ہے لیکن عرصہ تک اگر برابر کیجاوے تو افاقہ ہو جاتا ہے - آہستہ آہستہ مالش سے بھی بعض دفعہ فائدہ ہوتا ہے ٭

لم - بے - گو کے درد کو مار - فیا کی پچکاری سے اکثر فائدہ ہوتا ہے ٭ مسہل دیکر بائی - کار - بو - نٹ اف پوٹاش صرف تنہا یا ہمراہ آئیو - ڈائیڈ اف پوٹاسیم کے کہلانا چاہئے - افیون کے استعمال کرنے کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے ٭ گرم پانی کے بہپارے سے جب پسینہ کہل کر آجاتا ہے تب اکثر اس درد کو افاقہ ہو جاتا ہے اور گاہے شاید جوکین یا کپنگ لگانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور ڈرائی - کپنگ سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے ٭ جب عضلات کا درد مزمن ہو جاتا ہے تب ان ادویات کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے جیسے آئیو - ڈائیڈ اف پوٹاسیم اور کونین اور کلو - رائیڈ اف امو - نی ام ٭ درد کے مقام پر مختلف قسم کے لے - نی منٹ کی مالش کرتے ہیں - تار بجلی لگاتے ہیں اور بعض دفعہ کئی دن متواتر جلد کے اندر مار - فیا کی پچکاری بھی کرتے ہیں ٭

چہارم گو - نو - ری - ال رو - ما - ٹزم

اسباب - جوان اور دموی مزاج کے آدمیوں کو مرض گو - نو - ریا یا گلیٹ کے دور میں سردی کے سبب سے جوڑوں میں درد ہو جا سکتا ہے ٭

علامات - اس بیماری میں گھٹنوں کے جوڑ اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں مگر دیگر

مفاصل مین بھی یہ مرض ہوجا سکتا ہے - جوڑ مین شدت کا درد ہوتا ہے اور آب خون یا لمف تراوش پاکر جوڑ بہت سوج کر تن جاتا ہے لیکن پیپ نہین پڑتی یا بہت شاذ پڑا کرتی ہے کہ سیدھا نہین ہو سکتا - اس مرض مین بیمار بہت کمزور ہوجاتا ہے

علاج - بیمار کو آرام چین سے رہنے دین اور خوب سیکین گھٹنے کا جوڑ مبتلا ہو تو اسکو کسی اسپلنٹ پر سیدھا رکھین نہین تو خم کہا جانے کا اندیشہ ہے * جو جو دوائین رو-ما-ٹے-زم مین فائدہ کرتی ہین وہ اسمین بھی مفید ہین اور ساتھ ہی سوزاک کا بھی علاج کرنا چاہئے *

پنجم رو-مے-ٹائیڈ آرتھرائی-ٹس

اس بیماری کی اصلیت کی نسبت اطبا کی رائے مین اختلاف ہے - بعض کہتے ہین کہ یہ ایک خاص قسم کی بیماری ہے - اور رو-ما-ٹے-زم اور گاؤٹ سے بالکل علیحدہ ہے اور بعض کے نزدیک یہ ایک قسم کرانک رو-ماٹیزم کی ہے اور بعض کی یہ رائے ہے کہ گاؤٹ اور رو-ما-ٹے-زم دونو بیماریون کا اثر اسمین موجود ہے یعنے یہ ایک قسم کا رو-ماٹک گاؤٹ ہے - اور بعض طبیب یہ کہتے ہین کہ جسم کے بیرونی حصہ پر جب کسی قسم کی خراش ہوتی ہے تو اُس خراش کا اثر جلد کے اعصاب کی شاخون کے ذریعہ نخاع تک پہونچ جاتا ہے اور نخاع کو مرض مین مبتلا کر لیتا ہے اُسوقت یہ بیماری پیدا ہوتی ہے - یہ مرض اکثر اُن لوگون کو ہوجاتا ہے جو کمزور ہوتے ہین اور یہ مرض ۲۰ سے ۴۰ سال کی عمر کے اندر اور عورتون مین اکثر پایا جاتا ہے اور یہ کہ اس مرض مین غربا اکثر مبتلا ہوتے ہین اور بعض دفعہ تو یہ مرض سردی کے سبب سے پیدا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات اسکے پیدا ہونے کا کوئی بھی ظاہر سبب معلوم نہین ہوتا *

علامات - یہ بیماری یا تو اکیوٹ یا کرانک ہو سکتی ہے - اکیوٹ بیماری

* یہ مرض ابتدا مین بخوبی رفع ہو سکتا ہے اگر دیر ہو جاوے تو مشکل سے اور بہت دیر مین علاج ہو سکتا ہے

مین کئی جوڑ ایک ہی دفعہ مبتلا ہوسکتے ہین لیکن مثل رو-ماٹ-ک فیور کے یہ بیماری
ایک جوڑ سے دوسرے مین انتقال نہین کرجاتے اسمین بخار ہوتا ہے مگر پسینہ کثرت
سے نہین آتا اور نہ دل اسمین مبتلا ہوتا ہے ٭ جب یہ مرض شروع ہی سے کرانک
ہوتا ہے تب پہلے پہل اسمین ایک ہی جوڑ مبتلا ہوتا ہے اور اسمین قدرے قلیل
درد اور ورم ہوتا ہے لیکن یہ باتین جلد رفع ہوجاتی ہین مگر تھوڑے عرصہ بعد وہی
جوڑ پھر مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اسمین ایسے تغیرات پیدا ہوجاتے ہین کہ ہمیشہ
کے لئے ماؤف رہتا ہے ٭ بعدازان یہ مرض اور جوڑون مین سرایت کرجاتا ہے یہانتک
کہ جبڑے کے جوڑ اور فقرات کے جوڑ بھی اسمین مبتلا ہوجاتے ہین مفاصل مذکور
سخت ہوکر یا تو سیدھے رہ جاتے ہین یا ہمیشہ کے لئے اینٹھے رہتے ہین اور اس مقام
کے عضلات لاغر ہوجاتے ہین - اکثر تو جوڑون مین درد کم ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ خاصکر
شب کیوقت نہایت شدت کا درد ہوتا ہے ٭ اس مرض کے بیمار اکثر کمزور اور
پست ہمت اور روز بروز لاغر ہوتے جاتے ہین ٭

علاج اس مرض مین چونکہ بیمار کمزور اور لاغر بھی ہوجاتا ہے تو اسکا علاج
ادویہ اور اغذیہ مقوی سے کرنا چاہئے جیسے فولاد اور کاڈ-لیور-آئیل ٭ گوا-کم اور
کال-چی-کم اور سنکھیا اور اسٹرکینا بھی مفید ہین ٭ ابتدا مرض مین بلسٹر کے لگانے
سے فائدہ ہوتا ہے اور مالش کی دوائین بھی آزمانی چاہئین ٭

اسکو پو-ڈا-گرا بھی کہتے ہین ٭

اسباب ۔ پری ڈسپوزنگ کاز ۔ اسمین کچھ شک نہین کہ یہ بیاری موروثی ہے کیونکہ نہایت چھوٹی عمر مین بھی ہو جایا کرتی ہے اور اگرچہ بچے بھی اسمین مبتلا ہو سکتے ہین لیکن جب یہ بیماری موروثی نہین ہوتی ہے تب ۳۰ سال کی عمر سے کم مین شاذ ونادر پیدا ہوتی ہے ۔ اس مرض مین بہ نسبت عورتون کے مرد ہی زیادہ مبتلا ہوتے ہین اور انکو بھی یہ بیماری اکثر ہو جایا کرتی ہے جنکا مزاج دموی اور جو بہت لحیم اور شحیم ہوتے ہین اگرچہ دبلے اور پتلے آدمیون کو بھی یہ مرض بعض اوقات ہو جاتا ہے ۔ زیادہ روحانی محنت اور فکر و تردد سے چونکہ نظام عصبی کو صدمہ پہونچتا ہے اسلئے یہ بھی سبب اس مرض کا ہے ۔ سیسہ کے کارخانون مین جو کام کرتے ہین اُنکی بھی طبعیت اس مرض مین مبتلا ہونے کو بہت مایل رہتی ہے ۔ سرد ملکون مین یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت گرم ممالک کے ۔ جو لوگ شراب پیتے ہین اور گوشت بہت کہاتے اور ریاضت کم کرتے ہین انمین یہ بیماری از خود پیدا ہو جاتی ہے ۔

اکسائی ٹنگ کاز ۔ اگرچہ بعض دفعہ یہ معلوم نہین ہوتا کہ کس سبب سے اس بیماری کو اشتعال ہوئی ہے لیکن سردی کا لگنا اور بارش مین بہیگنا کسی جوڑ کو تہوڑا ہی صدمہ پہونچنا ۔ زیادہ محنت کے سبب سے تہک جانا ۔ کسی طرف طبیعت کا زور زیادہ لگانا ۔ غصہ اور غضب اور فکر اور غم کہانا ۔ زیادہ کہا جانا ۔ اور شراب بہت پینا اور کسی روز ثقیل غذا کا استعمال کرنا ۔ یہ ساری باتین ایسی ہین جن سے اشتعال ہوتی ہے اور یہ بیماری ظاہر ہو جاتی ہے ۔ نوبت اس بیماری کی جسکو فٹ اف گاوٹ کہتے ہین اطبا کے نزدیک دو سبب سے ظاہر ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ کسی سبب سے جب خون کے اندر یورک اسڈ کی زیادتی ہو جاتی ہے تب اسڈ مذکور جوڑ مین خراش پیدا کرکے انفلامیشن ظاہر کر دیتا ہے اور دوسری رائے یہ ہے کہ خون مین جب یورک اسڈ کی زیادتی ہوتی ہے تب

جوڑونکی ساخت اُس ایسڈ کو جسم سے خارج کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے نوبت اِس مرض کی شروع ہو جاتی ہے ٭

ماہیت - اِس مرض کی ماہیت کے باب مین اگرچہ اطبا کی راے مین بہت ہی اختلاف ہے لیکن سب پر غلبہ اس راے کو ہے کہ اِس بیماری مین خون کے اندر یورک ایسڈ یعنی یورٹ اف سوڈا کثرت سے پیدا ہو جاتا ہے - بعض محققین یہ فرماتے ہین کہ جب جگر کے فعل مین خرابی واقع ہوتی ہے تب مرکبات از قسم یورٹ خون مین بکثرت پیدا ہو جاتے ہین جس سے یہ بیماری ظاہر ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات گردون کی ساخت کی بعض بیماری کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ٭

ماہیت تشریحی - اِس بیماری مین جسم کی مختلف بافتون مین مگر خاصکر جوڑون کی ساخت اور ایسی بافتون مین جنمین خون کم پہونچتا ہے خون سے یورٹ اف سوڈا خارج ہوکر جمع ہو جاتا ہے اور جہان جمع ہونے لگتا ہے وہان انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اکیوٹ بیماری مین جس جوڑ کے اندر یورٹ اف سوڈا جمع ہوتا ہے وہان پر خون کا غلبہ ہوتا ہے اور خون سے پانی تراوش پاکر وہ جوڑ پھول جاتا ہے - اسیطرح نوبت بنوبت جوڑ مین مرکب مذکور جمع ہوتا جاتا ہے - ابتدا کے اندر یہ مرض پاؤن کے انگوٹھے کے اونچے جوڑ مین ظاہر ہوتا ہے لیکن جون جون بیماری پرانی ہوتی جاتی ہے جسم کے اور جوڑ بھی اسمین مبتلا ہوتے جاتے ہین آخر کار سارے جوڑون مین یہ بیماری پھیلجاتی ہے ٭

پہلے پہل جوڑ کی کریون کی بالائی سطح پر یورٹ آف سوڈا کی بارنیک باریک قلمین جال کی سی شکل پر جمع ہو جاتی ہین مگر آخر کار جوڑ کی کل ساخت مین یورٹ اف سوڈا کی ڈلیان مثل کھڑیا مٹی کے جمع ہو جاتی ہین جس سے جوڑ ایسا سخت ہو جاتا ہے

کہ حرکت نہیں کر سکتا - جب یہ مرض بہت ہی عرصہ کا ہو جاتا ہے تب جوڑون پر
سخت سخت اُبھار نمودار ہو جاتے ہین اور انکے اوپر کا چمڑا اُدھڑ جاتا ہے جسکے اندر
سے کھڑیا مٹی کی شکل کی ڈلیان نکلی ہوی نظر آتی ہین اور وہان پر زخم پیدا ہو جاتے
ہین * علاوہ جوڑون کے یورٹ آف سوڈا کی ڈلیان کانون کے باہر کے سوراخ
آنکھون کے پپوٹون ناک ورلے - رگس مین بھی اکثر اوقات پائی جاتی ہین *

اِس بیماری مین گردون کا بھی بُرا حال ہو جاتا ہے چنانچہ پہلے پہل پیشاب کی
باریک باریک نالیون مین یورٹ آف سوڈا جمع ہو جاتا ہے اخیر مین گردے
سُکڑ کر نہایت چھوٹے ہو جاتے ہین اور اُنپر چھوٹے چھوٹے اُبھار پیدا ہو جاتے ہین
جن سے شکل گردہ کی دانہ دار ہو جاتی ہے *

علامات - جب ہم گاوٹ کے بیمارون کا ملاحظہ کرتے ہین تو اپنے مطب
مین دو قسم کے بیمار پاتے ہین ایک تو وہ جنکے جوڑ اس مرض مین مبتلا ہوتے
ہین اور دوسرے وہ جنکے اندرونی اعضا مین سے کوئی عضو اس بیماری مین مبتلا
ہو جاتا ہے *

پہلی قسم کے مرض کو رے - گیو - لر یا ار - ٹے - کیو - لر گاوٹ کہتے ہین اور دوسری کو
ار - رے - گیو - لر یا رے - ٹرو - سے - ڈنٹ گاوٹ بولتے ہین *

اول رے - گیو - لر

یا

ار - ٹے - کیو - لر گاوٹ

یہ بیماری ابتدا مین اکیوٹ ہوتی ہے لیکن بعد کچھ عرصہ کے کرانک
ہو جاتی ہے - پس

الف ایکیوٹ گاؤٹ - پہلے نوبت اِس بیماری کی اکثر بلا کسی علامات منذرہ کے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن بعضدفعہ مفصلۂ ذیل علامات منذرہ کے ظاہر ہونے کے بعد نوبت شروع ہو جاتی ہے چنانچہ ہاضمہ مین فرق پڑجاتا ہے کلیجہ جلتا ہے اور جگر پر بسبب اجتماع خون کے بوجہ معلوم ہوتا ہے - دل دھڑکتا ہے یا دل کی حرکت بے قاعدہ ہو جاتی ہے بعضدفعہ عصبی خرابیان بھی پیدا ہو جاتی ہین چنانچہ دردسر دوران سر بصارت مین فرق پڑجانا - سر کا بھاری معلوم ہونا - اونگھہ آنا - مزاج کا چڑچڑا ہو جانا - طبیعت کا پست ہو جانا - نیند کا اچھی طرح نہ آنا - خوابات متوحش کا دیکھنا - ہاتھہ پاؤن کا چونک پڑنا - ٹانگون مگر خاصکر پنڈلیون مین تشنج کا ہونا - تنگی نفس کا ہونا ۔ رگئس مین بسبب اجتماع خون کے کن جش - چن کا ہونا اور اس سبب سے دم لینے مین تکلیف کا ہونا - کثرت سے پسینہ کا آنا - پیشاب کا یا تو بہت کم آنا اور اسمین دُرد کا بیٹھہ جانا - یا بکثرت اور پانی کی طرح پیشاب کا آنا - نوبت سے پہلے بعضدفعہ جوڑون مین بے چینی کا ہونا ۔ نوبت سے پہلے بعض بیمارون کی طبیعت مین ایک طرح کی فرحت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خوش وخرم ہوتے ہین ۔

نوبت اِس بیماری کی خاصکر رات کیوقت اکثر دو بجے سے پانچ بجے صبح کو شروع ہوتی ہے ۔ اکثر اوقات اِس مرض کی نوبت پاؤن کے انگوٹھے کے بڑے جوڑ پر شروع ہوتی ہے - اکثر تو ایک ہی انگوٹھا خاصکر دہنا مگر بعضدفعہ دونو اور گاہے پہلے ایک اور تب دوسرا انگوٹھا مرض مین مبتلا ہوتا ہے ۔ بعضدفعہ صرف انگوٹھے ہی کے جوڑ مین پے درپے کئی نوبتین ہوتی رہتی ہین مگر اکثر اوقات دیگر مفاصل بھی مرض مین شریک ہو جاتے ہین - لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عرصہ دراز تک یہ بیماری صرف ہاتھہ پاؤن کے چھوٹے چھوٹے جوڑون ہی مین محدود ہوتی ہے ۔ شاذونادر گھٹنے

یا ٹخنے کے جوڑ سے ہی یہ بیماری شروع ہوتی ہے اور کبھی ایڑی اور پاؤن کے اندر کیجانب سے ہی شروع ہوجاتی ہے ۔

علامات خاصہ - جوڑ کا درد آن کے آن مین بڑھ کر اسقدر شدید ہوجاتا ہے کہ بیمار ماہی بے آب کے طور پر بےچین ہوجاتا ہے اور درد کا مقام ایسا نازک ہوجاتا ہے کہ ذرا سا چھونا قیامت دکھلا دیتا ہے - رات کو درد کی شدت بہت زیادہ ہوتی ہے صبح ہوتے کم ہوجاتی ہے - جوڑ کو ملاحظہ کرین تو آب خون کے جمع ہوجانے سے پھولا ہوا نظر آتا ہے اور وہان کی جلد سُرخ تنی ہوئی گرم اور چکیلی نظر آتی ہے - کچھ عرصہ بعد جوڑ بہت سوج جاتا ہے - دبانے سے اُنگلی کے داغ پڑجاتے ہین بالائی وریدیں خون سے بھری ہوئی نظر آتی ہین ۔ جون جون انفلامیشن کم ہوتا جاتا ہے جلد پر سے فرد اُترتے جاتے ہین اور اکثر شدت سے خارش ہونے لگتی ہے لیکن سوجن عرصہ تک قائم رہتی ہے ۔ اوپر جن علامتون کا ذکر کیا گیا ہے وہ ابتدا مرض مین ایسے بیمارون مین پائی جاتی ہین جو طاقتور اور دموی مزاج ہوتے ہین - کمزور بیمارون اور خاصکر عورتون مین علامتون کو بہت شدت نہین ہوتی ۔

علامات عامہ - مرض کی نوبت کیوقت علامات عامہ کا کم یا زیادہ شدید ہونا علامات خاصہ کے کم یا زیادہ شدت پر اور مبتلا شدہ جوڑون کی تعداد پر منحصر ہے ۔ نوبت کے عین شروع مین لرزہ ہوکر بخار ہوجاتا ہے اور کم کم پسینہ بھی آتا ہے - صبح کیوقت بخار کی شدت اکثر کم ہوجاتی ہے - پیشاب بہت کم اور گہرا آتا ہے - اور مختلف رنگ کے مرکبات یورٹ کا دُرد اُس پیشاب مین بیٹھ جاتا ہے - نیند نہین آتی اور بیمار نہایت بےچین رہتا ہے اور اکثر ہاتھ پاؤن مین تشنج ہوتا ہے - ہاضمہ بگڑا رہتا ہے اور جگر بھی اپنا کام اچھی طرح نہین کرتا جب نوبت ختم ہونے لگتی ہے تب یا تو کثرت سے پسینہ آجاتا ہے یا دست آتے ہین یا پیشاب مین نہایت کثرت سے یورٹ کا دُرد بیٹھ جاتا ہے ۔

مدت مرض کی - گاؤٹ کی نوبت چار یا پانچ روز سے کئی ہفتہ تک رہ سکتی ہے لیکن اس صورت مین ایسا ہوتا ہے کہ نوبت مین ری-مے-شن (تخفیف) یا ان-ٹر-مے-شن (وقفہ) پایا جاتا ہے - جون جون بیماری مزمن ہوتی جاتی ہے نوبت بھی عرصۂ دراز تک رہتی ہے * یہ مرض اکثر پھر عود کر آتا ہے چنانچہ ابتدا مرض مین تو ایسا ہوتا ہے کہ سال مین ایکمرتبہ نوبت ہوتی ہے اور تب دو دفعہ بعد ازان سال کے اندر کئی نوبتین ہوا کرتی ہین *

بعض بیمارون مین ایسا ہوتا ہے کہ نوبت کے بعد عرصۂ دراز تک طبیعت اُنکی بگڑی رہتی ہے اور بعض نوبت کے بعد جلد تندرست ہوجاتے ہین * لیکن چند نوبتون کے بعد جوڑون مین خرابیان پیدا ہوجاتی ہین *

دوم کرانک گاؤٹ

کرانک گاؤٹ مرض کی اُس حالت کو کہتے ہین کہ جب جوڑون کی ساخت اور شکل بہت نہایت درجہ کا تغیر پیدا ہوجاتا ہے اور جب نوبتین پے در پے ہوتی رہتی ہین اور عرصۂ دراز تک نہایت شدت سے قائم رہتی ہین اور بعض صورتونمین ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مریضکو درد سے ایک دم بھی افاقہ نہین ہوتا اور علاوہ جوڑون کے جسم کی اوزبافت مین بھی اِس مرض کا اثر سرایت کرجاتا ہے *

مرکبات از قسم یوریٹ کے جمع ہوجانے سے جوڑ بیحکر ایسے ٹہ جاتے ہین کہ حرکت نہین کر سکتے اور سوج کر مدتسکل اور اُنپر چھوٹے چھوٹے اُبھار بنجاتے ہین - جوڑون پر کی جلد کا رنگ نیلا اور وہ مقام خون سے پُر ہوتا ہے اور وریدین وہان کی خوب نمایان ہوتی ہین - آخر کار ایسا ہوتا ہے کہ وہ جلد پھٹ جاتی ہے اور اُسکے اندر سے یوریٹ کے ٹکڑے پھوٹے ہوئے دکھلائی دیتے ہین جنکو اصطلاح مین ٹو-فی کہتے ہین * ٹو-فی

مذکور یا تو خارج ہو جا سکتے ہین یا اُس مقام مین پیپ پڑ کر زخم پیدا ہو جا سکتے ہین ٭
جون جون بیماری کرانک ہوتی جاتی ہے جسم کی دیگر ساخت اسمین مبتلا ہوتی جاتی ہین جیسے ٹن - ڈون اور پر - سا اور لمبی ہڈیون کی شافٹ پر کا پر - وہ پے - رمی - اس - ٹے - ام اور مسلس کے غلاف ٭ اور جہان جہان اس مرض کا مادہ جمع ہوتا ہے وہان ونبل بھی پیدا ہو جا سکتے ہین - تھوڑا تھوڑا اس مادہ کا کاز کے لو اور سپو ٹونکی کریون ورناک کی کریون اور آنکھہ کے پردہ اسکلے - راٹک مین جمع ہو جاتا ہے ٭
یورٹ کا مادہ پہلے پہل تو پتلا ہوتا ہے چنانچہ نشتر کی نوک سے پانچھہ دینے سے وہ پتلا مواد خارج ہو جاتا ہے ملاحظہ کرین تو اسمین بیشمار یورٹ کی باریک قلمین پائی جائینگی آخر کار وہ مادہ منجمد ہو کر چھوٹی چھوٹی گولیون کا سا بنکر جوڑون مین جمع ہو جاتا ہے ٭
جو لوگ کرانک گاوٹ کی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین وہ ہمیشہ کمزور اور سست رہتے ہین - چہرہ پیلا اور خشک ہوتا ہے اور جو دموی مزاج کے ہون تو جلد اُنکی ڈھیلی اور بدن ہاتہہ بھی ڈھیلا رہتا ہے ٭
ایسے لوگون کا ہاضمہ ہمیشہ خراب رہتا ہے اور دل مین کسی نہ کسی قسم کی بے چینی ہمیشہ رہتی ہے مثلاً یا تو دل دھڑکتا رہتا ہے یا حرکتین دل کی بے قاعدہ ہوتی رہتی ہین ایسے لوگون کا مزاج ہمیشہ چڑچڑا رہتا ہے اور بے چین اور پست ہمت رہتے ہین - ہاتہہ پاؤن مین تشنج یا جسم کا کوئی مقام پھڑکتا رہتا ہے ٹک - ڈو - لو - رو کا درد اور دیگر عصبی خرابیون مین ایسے لوگ مبتلا رہتے ہین - گاوٹ کے بیمار گاہے گاہے ایک عجیب طرح سے دانت پیسا کرتے ہین - گاہے گاہے کسیقدر بخار بھی ہو جایا کرتا ہے ٭
ایسے لوگون کے پیشاب کا رنگ ہلکا ہوتا ہے اور وزن متناسبہ بھی کم اور اُس پیشاب مین منجمد اشیا بھی تھوڑی اور اکثر قدرے ال - بیو - من ہوا کرتا ہے اور بعض دفعہ پیشاب مین کاسٹ بھی ہوتے ہین ٭ گاوٹ کے بعض بیمارون کی ناک ہر روز کسی کسی وقت

گرم اور سرخ ہو جایا کرتی ہے ٭

دوم ار-ری-گیو-لر

یا

ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ

گاوٹ کی جو جو علامتین اوپر بیان ہوئی ہین اور یہ کہ یورٹ کے قسم کے مرکبات جو علاوہ جوڑون مین پیدا ہونے کے دیگر اعضا مین بہی جمع ہو جاتے ہین وہ کل یا تیز ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ مین بہی پاے جاتے ہین ٭ حقیقت مین ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ کا لفظ اُس وقت بولا جاتا ہے کہ جب یہ بیماری جوڑون کو دفعتہً چہوڑ کر کسی اندرونی عضو مین انتقال کر جاتی ہے اور بے قاعدہ علامتین پیدا کرتی ہے چنانچہ جن اعضا مین یہ مرض اکثر انتقال کر جاتا ہے اُنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے ٭

اول عصبی خرابیان - مثلاً شدت کا درد سر ہونا یا سر کا گہومنا - ہوش حواس مین فرق پڑ جانا یا ہذیان کا ہونا - اور بعضے دفعہ ری-ٹرو-سی-ڈنٹ گاوٹ کے سبب سے مریض دیوانہ بہی ہو جاتا ہے - گاہے گاہے مرگی کے قسم کی نوبتین بہی پیدا ہو جاتی ہین گاہے بیہو - رلجیا کے قسم کے درد ہونے لگتے ہین اور کبہی جسم کا کوئی خاص حصہ مفلوج ہو جاتا ہے - بعضے دفعہ گاوٹ کا مادہ سا یا ٹیک نرو کے غلاف مین پیدا ہو کر مرض سا - یا - ٹے - کا پیدا کر دیتا ہے ٭

دوم آلات انہضام مین خرابیان پیدا ہونی - جنکی طبیعت مین گاوٹ کا مادہ ہوتا ہے اُنکا معدہ اس بیماری مین اکثر مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً گیس-ٹرائی-ٹس ہو کر شدت سے صفراوی قے ہونے لگتی ہے - یا بعضے دفعہ معدہ مین

اس شدت سے تشنجی درد ہونے لگتا ہے کہ بیمار نڈھال ہو جاتا ہے اور گاہے گاہے نگلنے مین تکلیف ہوتی ہے اور گاہے رو دون مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہین - بعضدفعہ جگر کا فعل بگڑ جاتا ہے اور جنکو گاؤٹ کی بیماری ہوتی ہے اُنکا جگر اکثر چربی مین بدل جاتا ہے +

سوم نظام دموی کا فتور - مثل رو-ما-ٹے-زم کے اگرچہ اِس مرض مین دل مین انفلامیشن کی بیماری نہین ہوتی ہے پہر بہی دل کے اندر بعضے ذیل تغیرات ضرور پیدا ہو جاتے ہین مثلاً پردہ پے-ری-کار-ڈی-ام مین سفید دہبے پیدا ہو جاتے ہین - دل کے کیواڑون (والوس) کا حال ابتر ہو جاتا ہے اور دل موٹا ہو کر (ہائی-پر-ٹرو-فی) چربی مین بدل جاتا ہے دفٹے-ٹے-ڈی-جے-نے-(رسے شن) رگون مین چونہ یا مٹی کا مادہ جمع ہو جاسکتا ہے - اِن ساری خرابیون کی علامات عامہ و خاصہ بہی پیدا ہو جاتی ہین اور دل کی حرکتون مین بہی گاہے گاہے خرابی پڑجاتی ہے مثلاً بعضدفعہ دل شدت سے دہڑکنے لگتا ہے اور حرکات دل کی کبہی تو نہایت کمزور کبہی بہت ہی سریع کبہی بہت بطی اور کبہی نہایت بے قاعدہ ہو جاتی ہین اور نبض بہی کمزور ہو جاتی ہے اور بعضدفعہ غشی طاری ہو کر بیمار تلف ہو جاتا ہے + دل کے مقام پر درد یا کسی اَور قسم کی بے چینی معلوم ہوتی ہے اور دل گہٹا ہوا معلوم ہوتا ہے - بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور مریض نہایت فکرمند ہو جاتا ہے علاوہ ازین اِن-جا-ے-نا پک-ٹو-رِس کا درد بہی اکثر ہو جایا کرتا ہے +

چہارم آلات تنفس کی خرابیان - جنکو گاؤٹ کی بیماری ہوتی ہے اکثر اُنکو دمہ بہی ہو جاتا ہے اور بہت کہانسی اور رام-فائی-سے-ما کی بیماری بہی ہو جاتی ہے

پنجم آلات بول کی خرابیان - پیشاب مین جو جو خرابیان پیدا ہوتی

ہین اُنکا ذکر اوپر ہو گیا ہے جب اس بیماری مین گردون کی ساخت بگڑ جاتی ہے
تب اُسکے آثار پیشاب مین بہی پائے جاتے ہین خاصکر جب بیمار کی عمر زیادہ ہوتی
ہے تب سِسٹائی ٹس اور یو-ری-تہرائی-ٹِس (زائیرہ کا انفلامیشن) بہی
اکثر ہو جاتا ہے + گاوٹ کے بیمارون کے پیشاب مین اکثر ریت آتی ہے اور اُن کو
پتہری کا مرض بھی ہو جاتا ہے +

ششم امراض جلدیہ - گاوٹ کے بیمارون کو اکوٹ یا کرانک
اگ-زی-ما اور ارٹی-کے-ریا اور سو-رائی سِس اور
پرو-رائی-گو اور اِک-نے کی بیماریان بہی اکثر ہو جاتی ہین +

ہفتم دیگر امراض - لم-بے-گو اور رائی-ٹِس اور اَور قسم کے مسلس کا
درد-ایک خاص قسم کا آئی-رائی-ٹِس جو پوشیدہ طور پر اور بلا درد کے ہوتا ہے
آخر کار اس سبب سے آنکھ جاتی رہتی ہے -

ڈا-یاگ-نو سِس یعنی تشخیص درمیان گاوٹ اور رو-ما-ٹے-زم اور
رو-ما-ٹائیڈ آر-تہرائی-ٹِس کے نقشہ ذیل سے معلوم ہو سکتی ہے +

نقشہ تشخیص

رو-ما-ٹائیڈ آر-تہرائی-ٹِس	رو-ما-ٹے-زم	گاوٹ	
شک ہے غربا اور ایسے مبتلا ہوتے ہین جنکی غذا کثیف ہوتی ہے -	کم ہے خاصکر اُنکو ہو جاتا ہے جو مفلس ہوتے ہین اور سخت محنت کرتے ہین	ہے اعلیٰ درجہ کے لوگون کو یہ مرض ہو جاتا ہے یا اُنکو جو گوشت اور مرغن غذا خوب	موروثی قسم بیمار

	کہاتے اور شراب خوب پیتے ہین -		
عمر	ابتداء عمر مین بہت کم اکثر نوبت ۳۰ سے ۳۵ سال کی عمر مین شروع ہوا کرتی ہین -	ابتداء عمر مین اکثر ہو جاتا ہے خاصکر ۱۰ سے ۲۰ سال کی عمر مین	اکثر ۲۰ سے ۴۰ سال کی عمر مین
جنسیت	مردون کو یہ بیماری اکثر ہو جاتی ہے	اگرچہ یہ مرض بہی مردون کو ہی زیادہ ہوتا ہے تاہم بہ نسبت گاوٹ کے کم	خاصکر عورتون کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے -
جوڑون کا مبتلا ہونا	چہوٹے جوڑ مگر خاصکر پاؤن کا انگوٹہا اکثر مبتلا ہوتا ہے درد ایک سے دوسرے جوڑ مین نہین انتقال کرتا - علامات خاصہ نہایت زور شور کے - مرض کا مقام بہت سوج جاتا - جلد چہلتا ہو جاتی - دریدین ابہر آتین بعد نوبت کے جلد پر سے بہوسی جہڑ جاتی ہے عرصہ بعد جوڑ ہمیشہ کے لیے سوجے رہتے ہین اور ٹیڑہے بنگیے	اسمین متوسط مقدار کے جوڑ اکثر مبتلا ہوتے ہین - اسکا درد ایک سے دوسرے جوڑ مین انتقال کرجاتا ہے ورپے اسمین کئی جوڑ مبتلا ہو جاتے ہین علامتون کی شدت بہ نسبت گاوٹ کے کم ہوتی ہے اور ورم بہی کم اسمین دریدین نہین ابہر آتین اور نہ جوڑون پر سے بہوسی جہڑ جاتی ہے -	ہر قسم کے جوڑ اسمین یکسان ہوتے ہین - اسکا بہی درد ایک سے دوسرے جوڑ مین انتقال نہین کرتا - اگرچہ علامتین بہت شدید نہین ہوتین مگر عرصہ دراز تک قایم رہتے ہین آخر کار جوڑ بدڈول ہو جاتا ہے لیکن جوڑون مین یورٹ کے قسم کے ترکیب جمع نہین ہوتے -

	ہوجاتے ہین اور اِنمین مرکبات ازقسم یورٹ کے جمع ہوجاتے ہین ؎		
علامات عامہ	بخار جسکی شدت کبھی زیادہ کبھی کم جسمانی تکلیفین بہت صبح کیوقت بہت تخفیف ہوجاتی ہے -	اگرچہ اس مرض مین بخار کبھی کم کبھی زیادہ شدید ہوتا ہے پہر بہی اکثر بہت شدت کا بخار ہوجاتا ہے اور بہ نسبت گاوٹ کے اسکا بخار زیادہ عرصہ تک رہتا ہے -	اِسمین بخار بہت کم ہوتا ہے اور اسمین مریض بہت کمزور اور پست ہمت ہوجاتا ہے -
پسینہ	پسینہ کی نسبت کوئی خاص بات نہین پائی جاتی	پسینہ بہت کثرت سے اور ترش آتا ہے	ترش پسینہ نہین آتا ہے -
دورا اور مدت	ابتدائی نوبت تہوڑے عرصہ تک رہتی ہے - مگر نوبت متواتر ہوتی ہے - اور بعض دفعہ وقت مقررہ پر	اِسکی نوبت عرصہ تک رہتی ہے - متواتر کم ہوتی ہے - اِسکے ظاہر ہونے کا کوئی مقرر وقت نہین ہوتا -	اسکا حملہ اکیوٹ نہین ہوتا مگر بتدریج بڑہتا جاتا ہے - حملون کے درمیان اکثر کامل وقفہ نہین ملتا اِسکے ظاہر ہونے کا کوئی وقت مقرر نہین ہوتا ؎

عارضات	اِس مرض مین خاصکر معدہ اور دماغ اور گُردہ مبتلا ہوجاتے ہین اور دل مین عصبی بے چینیان محسوس ہوتی ہین لیکن دل مین انفلامیشن کی بیماریان نہین پیدا ہوتین ۔	دل کے انفلامیشن کی بیماریان اِسمین اکثر ہوجاتی ہین اور تشنج بھی انفلامیشن کی بیماریون مین اکثر مبتلا ہوجاتے ہین ۔	نہ تو دل اور نہ کوئی اَور عضو اِسمین مبتلا ہوتا ہے
خون مین یورک ایسڈ کا ہونا	اِسمین ہوتا ہے	اِسمین نہین ہوتا ہے	اِسمین نہین ہوتا ہے
پیشاب	نوبت سے پہلے اور نوبت کے وقت یوریٹ کم لیکن بعد نوبت کے بکثرت ہوتا ہے ۔ ایمیز البیو ۔ مے ۔ نو ۔ ریا اکثر ہوجاتا ہے ۔ پیشاب مین کاسٹ بھی ہوسکتے ہین جن سے گردون کی ساخت کی خرابی ثابت ہوتی ہے ۔	بخار مین جیسا آتا ہے اور ابجسدتقہ کسیقدر اِسمین ایسا ہی ہوتا ہے ۔	اِسکے پیشاب مین کوئی خاص بات نہین پائی جاتی ہے

اوپر کے نقشہ کے ملاحظ سے اگرچہ ان بیماریون کی تشخیص اکثر ہوسکتی ہے پھر بھی

بعضدفعہ اسمین فرق کرنا نہایت وشوار ہوتا ہے بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ
گاوٹ اور رو- ما - ٹز - زم دونو بیماریون کی علامتین ایک ہی بیمار مین پائی
جاتی ہین تب اُس مرض کو رو- ماٹک گاوٹ کہتے ہین +

انجام - ایکوٹ گاوٹ اکثر تو مہلک نہین ہوتا مگر ہان جب اعضاے اندرونی
بہی اسمین مبتلا ہوجاتے ہین تب البتہ مقام اندیشہ کا ہے - یہ بیماری بار بار عود کرنے
کی طرف مایل رہتی ہے لیکن یہ بات بیمار کے کہانے پینے اور طریقہ گزران پر منحصر ہے
جب یہ مرض جوانی مین ہوجاتا ہے تب اسکا آیندہ انجام بُرا ہوتا ہے اور اُسوقت
یا تو موروثی ہوتا ہے یا نوبتین اسکی بار بار ہوتی ہین تب آیندہ انجام اسکا زیادہ تر
خراب ہوتا ہے اور جب یہ مرض مزمن ہوجاتا ہے تب عمر بیمار کی ضرور گہٹ جاتی
ہے - اور جب گُردون کی ساخت بہت بگڑ جاتی ہے اور یو- رک ایسڈ خارج نہین
ہونے پاتا ہے تب بیمار کی جان کا نہایت اندیشہ ہوتا ہے + اِس مرض کے اثناء
مین جب کوئی ایکوٹ بیماری ہوجاتی ہے یا کسی قسم کی چوٹ یا ضرب لگجاتی ہے
تب بیمار کو اُن سے جان بر ہونا مشکل ہوتا ہے +

علاج نوبت کیوقت کا - اول **علاج داخلی** - نوبت کے شروع
ہوتے ہی اِس نسخہ کا استعمال کرین - نسخہ - سلفٹ اف مگنے - شیا - ۲ ڈرام +
سلفٹ اف سوڈا ۱ ۲ ڈرام + وائینم کال - چی - سائی ڈیڑہ ڈرام + کونین
۲۰ - گرین + پانی - ۹ - آونس + سبکو ملاکر بمقدار ڈیڑہ آونس کے دوا دو یا تین تین گہنٹہ بعد
شیشی کو ہلاکر پلاوین - ورنہ نسخہ جات ذیل مین سے کسی نسخہ کا استعمال کرین چنانچہ ساتہہ اس
بیماری کے جگر مین کن جشن - یعنی ہو تو یہ نسخہ اچہا ہے +

نسخہ کیالومل اسے ٹنک اکسٹراکٹ اف کال - چی - کم + اکسٹراکٹ اف
بار - جے - ٹووز ایلوز + سفوف اپے - کک ہرایک کا ایک ایک گرین لیکر ایک گولی

پلاوین اور جبتک دست اچھی طرح نہ آلین چار چار گھنٹہ بعد کہلا دین *
جب اِس مرض مین ایسا ہو کہ بے چینی بہت ہو مگر کمزوری بہت نہ ہو تو یہ نسخہ مفید پڑتا ہے *
نسخہ۔ سایٹریٹ آف پوٹاش ۱۲۰ گرین * وائی۔نم کال چی سائی ایک ڈرام * سولیوشن آف ہائیڈرو کلورٹ آف مار۔فیا ایک ڈرام *
عرق کافور ۸۔ آونس * سبکو ملاکر اِس عرق کا چھٹا حصہ چھہ چھہ گھنٹہ بعد پلا دین *
نوبت بیماری کی ضعیف ہو تو یہ نسخہ کام مین لاوین *
نسخہ۔ وائی۔نم کال چی۔سائی ڈیڑہ ڈرام * کار۔بونٹ اف مگنے شیا ۱۲۰ گرین * ارو۔ماٹیک اسپرٹ آف امو۔نیا ۳ ڈرام * ٹنکچر اف ہایوسیمس ۴ ڈرام * عرق کافور ۸ آونس * سبکو ملاکر چھٹا حصہ صبح اور شام پلا دین *
نوبت کیوقت جسم گرم اور خشک ہو تو یہ نسخہ دین ۔
نسخہ۔ وائی۔نم کال چی۔سائی ۲ ڈرام * کلورٹ آف پوٹاش ۲۰ گرین * لائیکائر۔ امو۔نیا سا ئے ٹرے ۔ٹس ۳ ڈرام * عرق کافور ۸ آونس *
سبکو ملاکر چھٹا حصہ تین دفعہ دن کو پلا وین * اور اِس نسخہ کو مین نے بارہا آزمایا ہے اور مفید پایا ہے ۔
نسخہ۔ وائی۔نم کال چی۔سائی ۲۰ قطرے * سلفٹ آف مگنے شیا ایک یا دو ڈرام * بائی۔کار۔بو۔نٹ اف پوٹاش ۔ ۵ اگرین * پانی ۔ دو آونس *
سبکو ملاکر ایک خوراک کرین ۔ ایسے ہی ایک ایک خوراک چھہ چھہ گھنٹہ بعد پلا دین ۔
اِس سے جون جون دست آتے ہین درد کو افاقہ ہوتا جاتا ہے ۔ البتہ بیمار کی طاقت کا خیال رکہنا چاہئے * بعض دفعہ مین ایسا ہی کرتا ہون کہ جب درد کی بہت شدت ہوتی ہے تب ایک گرین ہائیڈرو ۔ کلورٹ آف مار۔فیا کھلا دیتا

ہوتی ہے اس سے درد کو آرام آجاتا ہے - بعض بیماروں نے میرے سے کہا ہے
کہ ڈاکٹر ہے - وتیل کے گاؤٹ کے عرق اور گولیون سے انکو بہت فائدہ ہوا ہے
اور واقعی مین نے بہی فائدہ ہوتے دیکہا ہے - لیکن اس عرق سے اکثر اس شدت
سے دست آتے ہین کہ بیمار قریب ہلاکت کے پہونچ جاتا ہے کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ عرق کے اندر وہی مادہ پایا ہوتا ہے جو ایک سریع الاثر زہر ہے - پس اس دوا کے
استعمال مین احتیاط درکار ہے ٭

دوم نوبت کیوقت کا خارجی علاج - بیمار کو آرام چین سے رکہین
اور مرض کے مقام کو کسیقدر اونچا ٭ اور ان عرقیات مین سے کیسکو مرض کے
مقام پر لگاوین ٭

نسخہ - ٹنکچر آف اکو-نایٹ ۲ ڈرام ٭ پانی ۴ آونس ٭

نسخہ - خالص اسے ٹیک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام ٭ اسے ٹیٹ آف - مار - فیا
۱۰ گرین ٭ وائی - نم کال - چی - سائی ۲ آونس ٭ اس عرق مین ایک لکڑ لنٹ
کا تر کرکے دردناک جوڑ پر لگاوین اور اسپر کیلے کا پتا یا گٹا پارچہ رکہکر باندہ دین ٭

[illegible]

ری - ٹرو - سی - ڈنٹ یا ر - ری - گیو - لر گاوٹ کا علاج - جب دیکہین
کہ کوئی اندرونی عضو گاؤٹ کی بیماری مین مبتلا ہوگیا ہے تو رائی کی پٹی لگاکر یا زور زور
سے مالش کرکے یا گرم گرم تکمید کرکے جوڑون پر انفلامیشن پیدا کرنے کی کوشش کرین
تاکہ مرض اندر سے باہر چلا آوے ٭ بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی دوا کے لگانے
سے کچہہ بہی فائدہ نہین ہوتا ہے اسوقت ایک گرین مار - فیا کہلا دینا چاہئے جیسا کہ
اوپر بتلایا گیا ہے ٭

علاج وقفہ کیوقت کا - اگر چاہو کہ وقفہ کا عرصہ دراز ہو جائے یا نوبتون
کی شدت نہونے پائے یا مرض تہوڑے عرصہ کا ہے تو جاتا رہے تب دوا سے زیادہ

اُمید نہ رکھو بلکہ غذا وغیرہ کی پرہیز پر بہروسہ رکہنا چاہئے کیونکہ یہ بیماری اکثر اُنہی
لوگون کو ہوجاتی ہے جو گوشت بہت کہاتے ہین اور شرابین پیتے ہین مگر ریاضت
بہت کم یا بالکل نہین کرتے - پس بیمار کو اسبات کی تاکید کرنی چاہئے کہ گوشت کہانا
ترک کردے یا جی بہت چاہے تو تہوڑا کہائے اور شکیبا کہا کے مرے پر شراب کو
مُنہہ نہ لگائے - پرہیز نہ کرسکے بلکہ یہ کہے کہ چاہے جیا جائے - رہے لگی کیسی چہوٹے
تو ایسے مریض کو خدا کے حوالہ کردین کیونکہ جبتک پرہیز نہین کریگا تمہارے علاج
سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بغیر بدنامی کے کچہہ ہاتہہ نہ آئیگا - اگر مان گیا اور پرہیز کا پابند ہوا
تو وقفہ کا علاج اِس طور سے شروع کرین کہ غذا کا بندوبست پہلے کرین چنانچہ مریض
کو کم روغن اور کم مصالحہ دار غذا کہانی چاہئے - قدرے قلیل گوشت کہانے کا مضائقہ
نہین مگر اسمین ہمیشہ تازی ترکاری بہی ہوا کرے - ترشی سے بالکل پرہیز کرنا
چاہئے اور شیرینی بہی کم کہانی چاہئے - ایک جگہہ بیٹہے رہنا نہ چاہئے بلکہ ہمیشہ
چلنا پہرنا یا گہوڑے کی سواری کرنی یا امیر ہون تو سیر و شکار مین مصروف رہنا
یا کسی اَور قسم کی ریاضت کا کرنا اشد ضرورت سمجہین ٭ دوا کے طور پر ان نسخون
مین سے کسی نسخہ کا استعمال کرین ٭

نسخہ - کلورائیڈ آف امونیم ۴ ڈرام ٭ کلوریٹ آف پوٹاش ۲ ڈرام ٭
ٹنکچر آف آیوڈین ۲ ڈرام ٭ گلائی سی رین ڈیڑہ آونس ٭ پانی ساڑہے
چودہ آونس ٭ سبکو ملا کر بمقدار ایک ایک آونس کے چار چار گہنٹہ بعد پلاوین ٭

نسخہ - بائی کار بونٹ آف پوٹاش ۱۵ گرین ٭ وائی نم کال چی سائی
۱۵ قطرے ٭ ٹنکچر آف کلنبا ۳۰ قطرے ٭ انفیوژن آف چراتیا ڈیڑہ آونس
سبکو ملا کر دن مین تین دفعہ پلاوین ٭

اگر اُنے میا کے سبب سے فوطہ کا استعمال کرنا ہو تو کسی ایسے مرکب کا استعمال

گرین جو بہت ہلکا ہو مثلاً
نسخہ سائیٹریٹ اف ایرن اینڈ-ایمونیا ۲۰ گرین ۔ ادرو-مائٹک اسپرٹ
اف ایمونیا ۴ ڈرام ۔ بائی-کاربونیٹ اف پوٹاش ۲۰ گرین ۔ الفیوژن
اف کلمبا ۸ آونس ۔ سبکو ملاکر بمقدار چھٹا حصہ ہمراہ چار ڈرام لائم جوس کے
دیمن دو دفعہ پلاوین ۔ علاوہ فولاد کے سنکھیا اور آئیو-ڈائیڈ اور برو-مائیڈ
اف پوٹاسیم بہی کرانک گاؤٹ مین فائدہ مند ہین اور بعض طبیب
کار-بونٹ اف لے-تہیا (۵ سے-۱۰ گرین) اور سائیٹریٹ اف لے-تہیا
(۵ سے-۱۰ گرین) کی بہت تعریف کرتے ہین ۔

علاج خارجی وقفہ کیوقت کا - درد کے موقوف کرنے کے لئے مقام
مرض پر یا تو افیون یا بلا-ڈو-نا کا عرق لگاوین بعد ازان روئی سینک کر باندہ دین
بورٹ آف سوڈا کے جمع ہوجانے سے درد ہو تو گرم گرم پولٹس باندہین اور
جوڑ کے اوپر یا نیچے اسٹی-کنگ کی دہجیون کے باندہنے سے بہی درد کو افاقہ ہوجاتا
ہے - وہان زخم پیدا ہوجاوین تو پوٹاش یا لے-تہیا - ام کا عرق لگاوین ۔

باب دوم

امراض نر-وس-سسٹم

یعنے

نظام عصبی کی بیماریان

مقالہ اوّل

نر-وس سسٹم کی مختصر تشریح اور فعل

واضح ہو کہ نر-وس سسٹم یعنے عصبی نظام دو حصون مین منقسم ہے - ایک
سی-ری-برو اسپائنل یعنے دماغ اور نخاع - دوسری سمپے تھے ٹک +
پہلے حصہ مین دماغ اور نخاع اور وہ اعصاب حسسہ (سینس-سری-نرو) اور اعصاب محرکہ
(موٹر نروس) شامل ہین جو دماغ اور نخاع سے نکلتے ہین + دوسرا حصہ یعنے
سمپے تھے ٹک نرو مثل موتی کی لڑی کے ہوتا ہے یعنے ایک لڑی
اسپائنل کالم کے شروع سے لیکر آخر تک کل لمبائی مین دائین طرف اور
دوسری بائین طرف جڑی ہوتی ہوتی ہے - اُن لڑون کی گینگ-لی-ان یعنے
عصبی دانہ یعنے موتی یا تسبیح کے دانہ کی شکل کے عصبی مادہ کے بنے ہوتے ہوتے
ہین - اور عصبی ریشون کے ذریعہ ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہوتے ہین - ان
دونو لڑیون سے ریشے نکلکر ان-ٹر-ورٹے-برل سوراخون کے ذریعہ

توجہ اُسطرف مبذول نہین کرتا تبتک اُسکو کسی چیز کا بوجہ یا مزاحمت محسوس نہین ہوتی یا عضلات کو بعض بعض جانب حرکت نہین دے سکتا * بعضے بیمار کو اسباب کی خبر نہین ہوتی کہ مختلف عضلون کو حرکت ہوتی ہے یا نہین یا کوئی شخص اُسکے جوڑون کو ہلا رہا ہے یا نہین *

ہفتم حرکت مین فرق پڑ جانا - ان باتونکا جاننا نہایت اہم ہے مثلاً بے چینی اور رہا تہہ یا پاؤن یا جسم کے کسی اور حصہ کا جہٹکا کہانا * لیٹنے بیٹھنے کھڑے ہونے اور چلنے پہرنے کیوقت بے ڈہنگا حرکت کرنا یا بدن کو کسی انوکہی حالت مین رکہنا جیسے بل پیچ کہاکر گٹھڑی سا بنجانا - سر کو تکیہ کے اندر گہسیڑ دینا - لڑکہڑانا - یا گرنے کیطرف مایل ہونا - بے ڈہنگا چلدینا یا دوڑ پڑنا - ایک ہی محور پر چکر کہانا یا چلتے وقت گہوم گہوم کے چلنا *

بعضدفعہ ایسی حرکتین پیدا ہوجاتی ہین جنسے عضلون کی کمزوری پائی جاتی ہے مثلاً سارا بدن کانپنے لگتا ہے یا کوئی خاص حصہ بدن کا کانپتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ مریض جب کوئی ہاتہہ یا پاؤن اُٹہاتا ہے تب وہ قایم نہین رکہہ سکتا *

بعضدفعہ عضلون مین خراش پائی جاتی ہے مثلاً وہ پہڑکتے ہین اور انہین سب پسل - ٹس ٹن - ڈہی - نم ہوتا ہے یا کہچکر تنجاتے ہین یا انہین تشنج ہونے لگتا ہے - سارا بدن اینٹہہ جاتا ہے - یا بعض بعض عضلے دفعتہً کہچکر رو کرنے لگتے ہین * عصبی بیماریون کے آثار آنکہون مین بہی پائے جاتے ہین مثلاً بعضدفعہ ایسا دیکہتا ہے کہ احول دیکہا کرتے ہین یا مریض اپنی آنکہین چارون طرف گہماتا رہتا ہے یا ڈہیلون کو داہنے بائین برابر حرکت دیتا رہتا ہے * چبانے کے عضلات ایسے کہچ جاتے ہین کہ جبڑے بیٹہہ جاتے ہین یا مریض دانت پیستا رہتا ہے * انہی عصبی بیماریون مین فستم فستم کے پے درپے لرزے بہی ہوجایا

رلیشون کے جو اعصاب کی جڑون کے سامنے کیطرف ہوتے ہین نیچے کی جانب کو
لیجاتے ہین ٭ علاوہ ازین نخاع کا ایک اور فعل ہے جسکو ری-فلکس ایکشن
کہتے ہین جس سے جسم کے عضلات آپسمین ملجل کر باقاعدہ اُس شخص کے ارادہ کے
بموجب حرکت مین آتے ہین ٭

مے-ڈیو-لا اب-لانگ-گے-ٹا نخاع کا ٹکڑا ہے جسکے ذریعہ تنفس اور دل
کی حرکتین انجام پاتی ہین اور پانس وے-رو-لیائی عصبی مرکز کا وہ حصہ ہے جو نخاع
اور سے-ری-بے-لم کو جوڑتا ہے دماغ کا فعل مختلف ہے چنانچہ عقل و ہوش و حواس
اور تمیز اور حواس خمسہ وغیرہ وغیرہ دماغ ہی کے تعلق ہے - ان ساردن کا مفصل علم
حاصل کرنا چاہو تو فزی-یو-لو-جی کی کتاب دیکھو ٭

جوان آدمی کے دماغ کا اوسط وزن (جسمین سے ری-برم اور سی-ری-بے-لم
اور پانس وے-رو-لیائی اور مے-ڈولا اب-لانگ-گے-ٹا بھی شامل ہے)
۴۸ یا ۴۹ آونس ہوتا ہے ٭ عورت کا دماغ چار یا پانچ آونس کم ٭

دیوانگی کے سبب سے دماغ کا وزن کبھی بڑھ جاتا کبھی گھٹ جاتا ہے ٭ مشاہدہ سے
ایسا پایا جاتا ہے کہ مرد کا دماغ ۳۷ آونس سے اور عورت کا دماغ ۳۲ آونس سے
جب کم ہوتا ہے تو وہ شخص ساری عمر سادہ لوح رہ جاتا ہے ٭

عصبی بیماریون کی تحقیقات

عصبی بیماریون کی تحقیقات ایک امر نہایت مشکل ہے یعنی جبتک طبیب نظام
عصبی کے ہر ایک حصہ کی تشریح سے اچھے طور پر واقفیت نہین رکھتا تب تک ان

اسپائی-نل کارڈو یعنے نخاع کے ساتھہ ملجاتے ہین اور سینہ اور شکم اور بل وپیر کے کل اعضا اور خون کی رگون کی دیوارون پر شاخین دیتے ہین + نظام عصبی کے دونو حصے دو قسم کے عصبی مادہ سے بنے ہین - ایک کو گرے - مے - ٹر یعنے مٹی رنگ کا مادہ) اور دوسرے کو وہائیٹ مے - ٹر یعنے سفید رنگ کا مادہ کہتے ہین + گرے - مے - ٹر بے حساب عصبی کیسون سے بنا ہوا ہوتا ہے اور اسی حصہ مین احساس (یعنے سن - سے - شن) جمع رہتا ہے اور اسی حصہ سے عصبی طاقت پیدا ہوتی ہے + جو وہائیٹ مے - ٹر ہے وہ مثل ہرکارون کے احساس کی خبرین جسم کی بیرونی حصون سے گنگ - لی - ان (یعنے عصبی دانے) کیطرف اور گنگ - لی - ان سے اُن اعضا یا بافت مین لیجاتے ہین جنپر انکی شاخین پہیلی ہوتی ہین + یہ دو قسم کے عصبی مادے کے ریشہ (یعنے سن - سری اور مو - ٹر) بجز چند اُن اعصاب کے جو دماغ سے نکلتے ہین ایک ہی عصبی تنہ مین غلاف کے اندر ملے جُلے ہوتے ہین مگر ہان نخاع سے نکلتے وقت یہ دونو الگ الگ ہوجاتے ہین چنانچہ جو سن - سری ریشے ہین وہ اعصاب کی جڑون کے پیچھے اور جو مو - ٹر ریشے ہین وہ اُن جڑون کے سامنے کیطرف ہوتے ہین اور تب گنگ - لی - ان یعنے عصبی دانون مین مل جُل کر ایک تنہ بنکر جا بجا پہیل جاتے ہین مختصر فعل نظام عصبی کے دونو حصون کا یہ ہے چنانچہ سم - پے - تہے ٹِک حصہ تو مختلف اعضاے اور جسم کے مختلف حصون کی پرورش کے لئے جسقدر خون کی ضرورت ہوتی ہی اُسکا بندوبست کرتا ہے اور اعضاے کی حرکتون کے باگ بہی اسیکے ہاتہہ مین رہتی ہے +

اسپائی - نل کارڈو یعنے نخاع کا کام یہ ہے کہ بذریعہ سن - سری اعصاب کے احساس کو اوپر کیطرف لے جاتا ہے اور مو - ٹر یعنے حرکتون کے فعل کو بذریعہ مو - ٹر

کرتا ہے یا تو سارا بدن مفلوج ہو جاتا ہے٭ بعض دفعہ مریض اپنے ہاتھوں یا ٹانگوں کے دونو جانب کے عضلات کی حرکت پر قادر نہیں رہتا تاکہ ہاتھ پاؤں بشمولیت ایک دوسرے کے مل جل کر حرکت کریں٭ بعض دفعہ عضلات از خود حرکت کرنے لگتے ہیں جیسے رعشہ یعنے کو۔ ریا کی بیماری میں٭

ہشتم عصبی بیماریوں کے سبب جسم کے ماؤف حصوں میں خون کے پہنچنے میں بھی فرق پڑ جا سکتا ہے یا اُن حصص کی پرورش اور رطوبات کے پیدا ہونے میں بھی خلل واقع ہو سکتا ہے مثلاً حرارت میں کمی بیشی ہو سکتی ہے اعضاے ماؤف لاغر ہو جا سکتے ہیں اور ان میں بڈ۔ سور پیدا ہو جا سکتا ہے اور نیو۔ رلجیا کی بیماری میں بھی مقام ماؤف کی پرورش میں خلل واقع ہوا کرتا ہے اور عصبی بیماریوں کا اثر آنسو کے پیدا کرنے میں اور تھوک اور پیشاب پر تو مشہور ہے٭

نہم عصبی بیماریوں کا اثر معدہ مثانہ روده اعضاے توالد و تناسل پر بھی بہت ہوتا ہے مثلاً غثیان و قے شدت کا قبض پاخانہ کا بے معلوم خطا ہو جانا پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا یا مثانہ میں رک جانا یا متواتر جاری رہنا یا بے معلوم خطا ہو جانا۔ قوت باہ کا کم یا بالکل مفقود ہو جانا یا باہ کا حد سے زیادہ بڑھ جانا اور قضیب کا برابر استادہ رہنا٭

مقالہ سوم

عصبی بیماریوں کی تشخیص میں طبیب کو ان باتوں پر توجہ کرنی چاہیے

اول۔ سر کے امتحان میں اسکی مقدار اور شکل کو دیکھنا چاہیے اور سر کے تالو یعنے فان ٹے۔ نل اور کوئی رسولی محسوس ہوتی ہے یا نہیں اسکو بھی دیکھنا چاہیے٭

یا ہیمی۔ پلیجیا یا پیرا۔ پلیجیا یا کوئی خاص حصہ جسم کا مفلوج ہو جاتا ہے

دوم نخاع کے امتحان مین ان باتون کو دیکھنا چاہئے اُسکی شکل اور اُسپر رسولی کے آثار پائے جاتے ہین یا نہین - نخاع کو چھوکر ٹھونک کر یا اُسپر گرمی یا سردی لگا کر دیکھین کہ کیسا معلوم ہوتا ہے اور حس کا کیا حال ہے ٭

سوم حس کی آزمایش - حس کئی قسم کا ہوتا ہے مثلاً لامسہ یعنی جلد کا حس ٭ درد کا حس - دبانے سے معلوم ہونا یا نہ ہونا ٭ گرمی کا حس - جگہہ حس کی اور عضلات کا حس ٭ ان مختلف قسم کے احساس کی تمیز مین نہایت تجربہ اور بہت احتیاط چاہئے مثلاً جلد مین حس ہے یا نہین یہ بات اسطرح دریافت ہوسکتی ہے کہ مریض کے بدن کو بہت آہستہ سے چھوکر دیکھین یا دبا کر یا گدگدی پیدا کرکے یا چٹکیان لیکر یا سوئین چبھا کر یا تار برقی لگا کر دیکھنا کہ محسوس ہوتا ہے یا نہین - بوجھ کا دباو معلوم ہوتا ہے یا نہین یہ بات اسطور سے دریافت ہوسکتی ہے کہ جسم کے جس حصہ کو آزمانا چاہین اُسپر مختلف مقدار کی وزنی چیزون کو رکھکر دیکھنا چاہئے حرارت پہچاننی ہو تو ایسا کرین کہ دو شیشہ کی ٹسٹ ٹیوب لیکر ایک مین سرد اور دوسرے مین گرم پانی بھر کر بیمار کے بدن پر لگاوین - کسی خاص مقام کا حس دریافت کرنا ہو تو بیمار کی آنکھین بند کرو اور اُس جگہہ پر چٹکیان لین یا سوئین کی نوک سے چھووین اور تب بیمار سے پوچھین کہ کس جگہہ تکلیف معلوم ہوتی ہے ٭ عضلات کی حس کو دریافت کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ مختلف مقدار کی وزنی چیزون کو کسی رومال مین باندھ کر بیمار کو اُٹھانا کہین اور پوچھین کہ اُنمین سے کونسی دو چیزون مین بہت ہی تھوڑا فرق ہے ٭ نہین تو ایک اور کام کرین کہ بیمار کو کہین کہ اپنی آنکھین بند کرلے اور اپنی ناک یا کان یا پاؤن کے انگوٹھے کو چھوے یا اپنی ٹانگون کو مختلف کروٹون پر رکھے یا ہاتھ پاؤن کو کبھی سیدھا کبھی ٹیڑھا کبھی آگے کبھی پیچھے الگ الگ حالتون مین رکھنا کہین

سی نظر آتی ہین یا مختلف رنگ یا شعلے دکہلائی دیتے ہین یا مکہیان اُڑتی سی نظر آتی ہین بصارت مین تہوڑا بہت فرق ہے یا بیمار بالکل اندہا ہے یا ایک چیز کو دو دیکہتا ہے ﴿ قوت سامع کا کیا حال ہے - کانون کو آواز تہوڑی معلوم ہوتی ہے یا مریض بالکل بہرا ہے یا کانون کو باجے بجتے سے سُنائی دیتے ہین - قوت شامہ اور ذائقہ کا حال بہی دریافت کرنا چاہئے کہ اُنمین کسی طرح کا فرق تو نہین پڑگیا ہئے

پنجم قوت لامسہ کا حال دریافت کرنا چاہئے - یہ قوت نہایت تیز ہوجا سکتی ہے جسکو اصطلاح مین ہائی - پے - رس - تہے - شیا بولتے ہین یا درد کا حس بہت ہی تیز ہوجا سکتا ہے جسکو ہائی - پے - رل - جے - شیا کہتے ہین + یا ان دونو حالتون کا خلاف بہی ہوسکتا ہے یعنے قوت لامسہ کم یا بالکل جاتی رہتی ہے جسکو انس - تہے - شیا کہتے ہین اور چٹکی لینے یا کسی شے سے چُہبانے سے درد کم معلوم ہوسکتا ہے یا بالکل محسوس نہین ہوسکتا ہے جسکو اصطلاح مین انال - جی شیا کہتے ہین - لبض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی جلد اور چہونے والی چیز کے مابین کوئی شے آگئی ہے اور بعض اوقات بیمار یہ نہین معلوم کرسکتا کہ جو چیز اسکو چہوتی ہے وہ کس شکل کی ہے - بعض اوقات جسم کے مختلف حصون مین قسم قسم کے درد محسوس ہوتے ہین اور کبہی کوئی حصہ جسم کا سُن محسوس ہوتا ہے کسی مین گدگدی معلوم ہوتی ہے کسی مین خارش ہوتی ہے کسی مین چیٹیان سی رینگتی سی محسوس ہوتی ہین اور کوئی مقام جسم کا گرم کوئی سرد اور کہین چُبہن ~~اور کہیں جلن~~ اور کہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک سرد ہوا نیچے سے اوپر کو بہتی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین آرا - اپے - لپ - ٹے - کا کہتے ہین ﴿

ششم عضلات کی حس مین بہی فرق پڑجاسکتا ہے - چنانچہ بعض بیماریون مین ایسا ہوتا ہے کہ جبتک بیمار اپنی آنکہون سے دیکہہ نہین لیتا یا اپنی

بیماریون کی ماہیت سے بخوبی واقف نہین ہو سکتا عصبی بیماریون کی ماہیت
تاکہ اچھے طور پر سمجھ مین آجاوے مجموعی طور پر پہلے اُن علامتون کا ذکر کرنا چاہئے جو
نظام عصبی کی خرابیون مین اکثر پیدا ہوتی ہین - پس

اول سر مین غیر معمولی کیفیتون کا پیدا ہونا - مثلاً دردسر - سر مین
سنگینی ضربان اور گرمی محسوس ہونی - سر مین چکر آنا ۔

دوم نخاع مین غیر معمولی کیفیتون کا پیدا ہونا - مثلاً خاصکر درد
جلن اور ایسا معلوم ہونا کہ جسم کو کسی نے جکڑ کر سخت باندھ دیا ہے - درد کی نسبت یہ
دریافت کرنا چاہئے کہ سارے نخاع مین ہے یا اُسکے کسی خاص حصہ مین محدود ہے یا
برابر ہوتا رہتا ہے یا وقفہ سے ہوا کرتا ہے یا کسی خاص جانب کو اُسکی ٹیسین پہونچتی
ہین اور بعض صورتون مین یہ بھی دریافت کرنا چاہئے کہ چلنے پھرنے سے یا نخاع کو
حرکت دینے سے یا نخاع کو دبانے سے یا ایڑیون کو ٹھونکنے سے یا نخاع پر برف یا گرم
اسفنج کے پھیرنے سے اُس درد کو زیادتی یا کمی ہوتی ہے ۔

سوم ہوش و حواس مین فرق پڑنا - دیکھنا چاہئے کہ بیمار کے
ہوش و حواس سمجھ بوجھ اور حافظہ کا کیا حال ہے - بیمار کو ہذیان ہوتا ہے - بہکی
بہکی باتین کرتا ہے اُسکے دل مین خیالات فاسد اُٹھتے ہین - حرکتین شایستہ یا ناشایستہ
ہین - مزاج خوش یا چڑچڑا ہے - مغموم اور متفکر کسی سوچ مین سست بیٹھا رہتا ہے
یا زندہ دل رہتا ہے غصہ ور تو نہین ہے تکلم کا کیا حال ہے باتین سلسلہ وار کر سکتا
ہے یا لوٹی پھوٹی - نیند اچھی آتی ہے یا بے خوابی ستاتی ہے یا متوحش خوابات سے
نیند ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے یا خواب کیحالت مین چلتا پھرتا یا باتین کرتا ہے ۔

چہارم بینائی کا کیا حال ہے - روشنی کی برداشت ہے یا روشنی
کیطرف دیکھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے یا آنکھون کے سامنے چنگاریان اُڑتی

اور تب پوچھین کہ بغیر دیکھے بتلا سکتا ہے یا ہنین کہ وہ کون کونسی حالتون مین ہین ۔

چہارم - عضلات اگر مفلوج ہوگئے ہون تو بیمار کو حرکت کرنا کہین اس سے معلوم ہوجائیگا کہ حقیقت مین عضلات مذکور مفلوج ہوگئے ہین یا ہنین اور جو ہوگئے ہین تو کسقدر مثلاً دیکھنا چاہیے کہ اُن عضلون کے ذریعہ بیمار حرکت کر سکتا ہے یا ہنین اور یہ کہ اچھی طرح حرکت کر سکتا ہے یا کم ۔ دونو جانب کے عضلات مل جُل کے حرکت کر سکتے ہین یا ہنین یہ بات اسطور سے دریافت ہو سکتی ہے کہ بیمار کو سیدھا کھڑا ہونا کہین اور تب دیکھین کہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے یا ہنین یا ایسا کرین کہ آنکھ بند کر کے چلنا کہین اور دیکھین کہ دونو پاؤن کے قدم برابر رکھ سکتا ہے یا ہنین ۔

پنجم رِی - فلکس یعنی منعکس حرکتون کی آزمایش - تھوڑے ہی عرصہ سے عصبی بیماریون کے متعلق چند اہم علامتین دریافت ہوئی ہین جنکو اسپائی - نل رِی - فلکس کہتے ہین یعنی نخاعی منعکس حرکتین چنانچہ ان علامتون کی نسبت یہ دیکھا جاتا ہے کہ موجود ہین یا ہنین یا زیادتی پر ہین یا کمزور ہوگئی ہین ۔ اِن رِی - فلِکشن علامتون کو دو جماعتون پر تقسیم کیا ہے ۔

اول سو - پر - فی - شی - ال (بالائی) یا اِش - کن (جلد) رِی - فلِکشن ۔

دوم ڈیپ (گہرا) یا ٹن - ڈون رِی - فلِکشن ۔ سو - پر - فی - شی - ال رِی - فلِکشن حرکتین اُسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب کسی مقام کی جلد پر اعصاب ~~(سن - سو - ری نرو)~~ (سن - سو - ری نرو) کے ذریعہ نخاع کو پہونچے اور ٹن - ڈن رِی - فلِکشن کی حرکت اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ جب کسی مسل کے ٹن - ڈون کو ٹھوکتے ہین ۔

تشریحات ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ رِی - فلِکشن حرکتین کیونکر پیدا کیجاتی ہین اور اُن کے معنی کیا ہین ۔

اول سو-پر-فی شی-ال ری-فلکس حرکتین

نام ری فلکس حرکت کے	یہ حرکت کیونکر پیدا کیجا سکتی ہے	اس حرکت سے کس قسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے	وہ موقع نخاع کا جہان سے اس ری فلکس حرکت کا تعلق ہے
پلان-ٹر ری-فلکس	پاؤن کے تلوے کو گدگدی کرنے سے	پاؤن کی انگلیان حرکت کرنے لگتی ہین یا انگلیان اور پاؤن یا انگلیان اور ٹانگ حرکت مین آتی ہے	پہلا-دوسرا اور تیسرا سیک-رل نروس
گلو-ٹی-ال ری فلکس حرکت	چوتڑ کی جلد پر خراش پیدا کرنے سے	گلو-ٹی-ال مسلس سکڑ جاتی ہین۔	چوتہا اور پانچوان لم-بر نروس
کری ماس ٹی رک ری-فلکس	ران کے اوپر اور اندر کی جلد پر خراش پیدا کرنے سے	انثین سکڑ کر اوپر کو چڑھ جاتی ہین	پہلا اور دوسرا لم-بر نروس
اب-ڈا-مے-نل ری-فلکس	شکم کی جلد پر پسلیون کے کنارون اور پو-پار-ٹس لی-گے-منٹ کے اوپر خراش پیدا کرنے سے	شکم کے عضلات کے اوپر یا نیچے کے حصے سکڑ جاتے ہین	آٹھوین سے بارہوین ڈار-سل نروتک
پے-گس-ٹرک ری-فلکس	پانچوین اور چھٹی پسلیون کے مابین کی جگہہ پر سینہ کو ٹھونکنے سے	فم معدہ کے اسی جانب قدرے دب جاتی ہے کیونکہ شکم کے ریکٹس مسل کے سبب اوپر کے ریشے	چوتھے سے چھٹے یا ساتوین ڈار-سل نروتک -

		اُس حرکت سے سُکڑ جاتے ہین -	
اِسکا-پیو-لر ری فلکس	دونو اِسکا-پیو-لا ہڈیون کے بابین حرکت پہونچانے سے	بغل کی پچھلی لپیٹ سُکڑ جاتی ہے یا اِسکا-پیو-لا کے چند مسل کھچ جاتے ہین -	چھٹے یا ساتوین سر-وا-ی-کل نرو سے لیکر دوسرے یا تیسرے ڈار-سل نرو تک -

ڈیپ ری-فلکس

نام ری فلکس حرکت کے	یہ حرکت کیونکر پیدا کیجا سکتی ہے	اس حرکت سے کس قسم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے	وہ موقع نخاع کا جہان سے اُس ری-فلکس حرکت کا تعلق ہے -
نی-جرک	ایک ٹانگ دوسری پر یا عامل کی کلائی پر لٹکتی ہو اور عامل پے-ٹے-لا کے ٹن-ڈن کو اپنے کھڑے ہاتھ سے ٹھونکے اور یہ حرکت پے-ٹے-لا کے اوپر جو عضلہ کواڈ-ری سیپس کا ٹن-ڈن ہے اُسپر بھی ٹھونکنے سے پیدا	ٹھونکنے سے ٹانگ دفعتہً اوپر کو کھچ جاتی ہے	دوسری اور تیسری لم-بر نرو-

انکل سکلونس	ہو سکتی ہے ؎ یہ حرکت اِسطور سے پیدا ہو سکتی ہے کہ بیمار کے نے۔جابنیٹ کو یا تو پہیلا دین یا قدرے خم کر دین تب پاؤن کے تلوے کے سامنے کے حصہ پر جلد اور زور سے دبانے سے تاکہ پنڈلی کے عضلے کہنچ جاوین یہ حرکت پیدا ہو سکتی ہے مگر اُس دباؤ کو کچھہ عرصہ تک جاری رکہنا چاہئے	جبتک تلوے پر تہا کا دباؤ جاری رہتا ہے تبتک ٹخنے کا جوڑ کانپنے لگتا ہے اور دباؤ کے ہٹاتے ہی فوراً کانپنا بند ہو جاتا ہے۔اگر حرکت بہت تیز ہو تو ساری ٹانگ کانپنے لگتی ہے بلکہ دوسری ٹانگ بھی کانپنے لگتی ہے ؎	پہلے سک۔رل نرو سے لیکر تیسرے تک

ماہیت سو۔پر۔فے یشئیل

اور

ڈیپ۔رمی فلکس حرکتون کی

واضح ہو کہ سو۔پر۔فے یشئیل رمی فلکس حرکتین نخاع کے خاص خاص حصون سے تعلق رکہتی ہین چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ تحریک پہلے حس کے نرو یعنے پچھلی جڑ کے ذریعہ نخاع کے گرے۔مے۔ٹر مین واصل ہوتی ہے۔اب وہان سے حرکت کے عصب یعنے سامنے کی جڑ کے ذریعہ گزر کر جس عضلے پر وہ عصب پہیلا ہے

اُسمین تشنج پیدا کرتی ہے - پس اس ترکیب سے ایسے رِی - فلکس حرکتین پیدا
کبھی سکتی ہین جنکے مرکز نخاع کے قریب ہر ایک حصہ ہین موجود ہین تو ان حرکتون
کے ہونے یا نہونے یا شدید ہو جانے سے نخاع کے خاص خاص حصہ کیحالت
اور نیز اُن اعصاب کی حالتون سے بہی عمدہ واقفیت پیدا ہو سکتی ہے جن کا
تعلق نخاع کے اُن حصون سے ہے ؛

ڈیپ - رِی - فلکس حرکتون مین صرف دو ہی حرکتون کا بیان اس موقع پر کرنا
مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو پے - ٹے - لر رِی - فلکس اور دوسری انکل کلونس
یاد رہے کہ پے - لے ٹے - لر رِی - فلکس حرکت صحت کیحالت مین قریب ہمیشہ موجود
ہوتی ہے - سومین صرف ایک آدہ مین شاید موجود نہ ہو ؛ اِس حرکت کے موجود
ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس حصہ نخاع مین جس سے لم - بر - پلک سیس
کے اعصاب نکلنے مین عصبی کیفیت کا سلسلہ جاری ہے اور جب وہ حرکت
جاتی رہتی ہے تب یا تو خاص عضلات کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جاتی ہے یا
اُس عصب کے اگلی جڑ مین کوئی بیماری ہوتی ہے یا نخاع کے اگلے ہارن کے ٹکڑے
اُبہار کے کیسے لاغر ہو جاتے ہین جیسے بچون کے پے - را - لی سِس یا جوانون کے
نخاعی پے - را - لی - سِس مین ہوا کرتا ہے یا نخاع کے حس بخشنے والے حصہ مین
کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جیسے لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری
مین ہوا کرتی ہے اور یہ ضرور یاد رہے کہ اسی - لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی
بیماری مین پے - ٹے - لر رِی - فلکس کی حرکت جاتی رہتی ہے اور یہی علامت
اِس مرض کی دیگر اہم علامتون کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی پیدا ہوتی ہے مگر
ہان شاذ و نادر ایسا بہی ہوتا ہے کہ لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری مین
کہ جب لے - ٹے - رل اسکلے - رو - سِس بہی اسکے ساتھ شامل ہوتی ہے ؛

پے - لے ٹ - لر ری - فلکش کی حرکت جاری رہتی ہے بلکہ بہت شاذ و نادر
اس مرض مین وہ حرکت بہت بڑھ بھی جاتی ہے ؛ علاوہ لو - کو - مو - ٹو
اٹاک - سی کے پے - ٹے - لر ری - فلکش کی حرکت اس صورت مین بھی
جاتی رہتی ہے کہ جب نخاع کی کمر کا حصہ بہت ہی گلجاتا ہے جیسے مائی - لائی - ٹس
مین ہوا کرتا ہے ؛

اب اسباب کا بیان کیا جاتا ہے کہ کن بیماریون مین ڈیپ - ری فلکس
حرکت بڑھ جاتی ہے ؛ پس واضح ہو کہ انکل - کلو - نس کی حرکت تندرستی کیحالت
مین پیدا نہین کیجاسکتی پس اسکا پیدا ہونا نشان بیماری کا ہے ؛ جب نخاع کے
آتے - رو - لے - ٹے - رل کا - لم (اگلا اور بغلی کا - لم) مین بہت ہی خرابی
اسکلے - رو - سس کی پیدا ہو جاتی ہے تب انکل - کلو - نس کی حرکت بھی شدت
سے پیدا ہوتی ہے - اور جب یہ بات ہوتی ہے تب اس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ نخاع کے لے - ٹے - رل کا - لم مین بہت ہی اسکلے - رو - سس ہو گیا
ہے مگر جب دماغی خرابی سے ہے - مے - پلی - جیا ہو جاتا ہے تب بھی بعضدفعہ
انکل - کلو - نس کی حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور بعضدفعہ پے - را - پلی - جیا
کی بیماری مین بھی حرکت مذکور پیدا ہو جاتی ہے بعضدفعہ مرگی کی نوبت کے
گذرجانے کے بعد چند منٹ تک ڈیپ - ری - فلکس اور انکل - کلو - نس
دونو حرکتین پیدا کیجاسکتی ہین ؛

مقالہ چہارم

امراض دماغی

اول سے - فی - لل - جیا

اگرچہ دماغ کی ہر ایک حاد اور مزمن بیماریوں میں درد سر ہوا کرتا ہے پھر بھی سر کا
درد از خود بھی پیدا ہو جاتا ہے - یہ درد دو قسم کا ہوتا ہے یا تو بیرونی یا اندرونی -
اول بیرونی - جب سر کے عضلوں میں درد ہوتا ہے تب اکثر آک - سی - پے - ٹو
فران - ٹے - لس اور ٹم - پو - رل - مسلس اسمیں مبتلا ہوتے ہیں + پہچان اسکی یہ ہے
کہ یہ درد سارے سر میں ہوتا ہے اور دبانے یا ابرو یا جبڑوں کو حرکت دینے سے
اسکو زیادتی ہوتی ہے - سبب اسکا سردی ہے +

علاج اگر ~~ـــــ~~ کا ہو تو زکام کا علاج کریں اور جو مزمن ہو تو
کرانک - رو - ما - ٹے - زم کے علاج سے اسکو فائدہ ہوتا ہے + جو جھلی کھوپڑی
کی ہڈی پر چسپان ہے دپے - رک - کرے - نیم) بعضے دفعہ اسمیں درد ہوتا ہے
پہچان اس قسم کے درد کی یہ ہے کہ یہ درد اکثر ایک ہی جگہہ پر محدود رہتا ہے اور
اگر زور سے دبائے تو اسکو زیادتی ہوتی ہے لیکن عضلوں کو حرکت دینے سے اسپر
کچھہ بھی اثر پیدا نہیں ہوتا +

سبب اس درد کا آتشک ہے اور علاج اسکا مثل آتشک کے کرنا چاہئے + بعضے دفعہ
چشمخانہ کے اندر کے گوشہ اور ناک کے اسی جانب کے اعصاب میں درد ہوتا ہے اور ایک
ہی مقام پر قایم رہتا ہے جس سے بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر کی اس جگہہ پر گویا
کسی نے میخ ٹھونک دی ہے - اصطلاح میں اس سر درد کو کلے - وَس - ہسٹے - ری کس

بولتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر اور چہرہ کے ایک ہی جانب (اکثر دہنی)
پر یہ درد ہوتا ہے - اصطلاح مین اس سر درد کو ہیمی کرینیا بولتے ہین - یاد
رہے کہ یہ درد مثل انٹرمٹنٹ فیور کے اکثر باری سے ہوا کرتا ہے چنانچہ اسکی
کی نوبت سورج کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور جون جون آفتاب بلند ہوتا جاتا ہے
درد کو شدت ہوتی جاتی ہے اور جون جون سورج ڈہلتا جاتا ہے اسکو تخفیف ہوتی جاتی
ہے اور بعد غروب آفتاب درد موقوف ہوجاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا
ہے کہ پہلے تو یہ درد نوبتی ہوتا ہے اور تب برابر یکسان رہتا ہے - اور یہ بیماری
عورتون کو بہ نسبت مردون کے زیادہ ہوتی ہے اور جوانون کو بہ نسبت بوڑہون کے
اور بعض دفعہ یہ درد نہایت شدید ہوتا ہے اور بوقت اکل و شرب یا کھنکارنے
اور ہوا لگ جانے سے ہی شروع ہوجاتا ہے ۔

سبب اسکا ملیریا اور علاج بھی اسکا مثل تپ لرزہ کے کونین اور
سنکھیا سے کرتے ہین ۔

دوم اندرونی - یہ درد سر تین قسم کا ہوتا ہے - اول سے - رے - بلجیا
کن جش - لے ٹ - وا جسم کی تین حالت مین اس قسم کا درد پیدا ہوتا ہے ایک تو
جب مزاج دموی ہوتا ہے - دوسرے مزاج نازک اور چڑچڑا اور تیسرے بلغمی اور کمزور
چنانچہ جب اس قسم کا درد دموی مزاج کو ہوتا ہے تب ایک ہیما سا درد سارے سر
اور خاصکر پیشانی اور سر کے پیچھے ہوتا ہے - چہرہ بھرا بھرا ہوا اور آنکھین سرخ ہوتی
ہین - اور شریانین خون سے پُر اور نبض ممتلی ہوتی ہے - جب اس قسم کا درد نازک مزاج
آدمیون کو ہوتا ہے تو آنکھون کے سامنے چنگاریان اور مکھیان اڑتی سی نظر آتی ہین
کانون مین طرح طرح کی آوازین سنائی دیتی ہے - اطراف سرد ہوتے ہین - نبض بہی کمزور
اور خون سے پُر نہین ہوتی - اور جب یہ درد کمزور اور ایسے آدمیون کو ہوتا ہے کہ جنکا

خون پتلا پڑگیا ہو - تب جسم زرد لبین زبان اور مسوڑے پھیکے پڑجاتے ہین ہاتھہ
پاؤن سرد ہوتے ہین - دل دہڑکنے لگتا ہے دونو جانب کے کے - راڑنڈ آرٹری
شدت سے تڑپنے لگتی ہین - نبض کمزور اور سریع ہ

علاج - دموی مزاج کا علاج اسطور پر کرنا چاہئے جس طور پر پہلے - تھوڑا لینے
زیادتی خون کا علاج پیچھے بتلایا گیا ہے ہ اور نازک مزاج کے علاج کے باب ...
کو یہ صلاح دین کہ رنج وغم دل سے دور کرد ... کو درست رکھے اور رفع قبض
کے لئے ہلکے مسہلات سے اصلاح شکم کرین اور جسم مین خون کی کمی ہو تو انے میا
یعنے کمی خون کا علاج کرین جیسا کہ پیچھے بتلایا گیا ہے ہ

دوسری قسم کا اندرونی درد سر وہ ہے جو معدہ یا امعا کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے
علامات اسکی یہ ہین کہ اکثر یہ درد ایک ہی جگہہ پر قائم رہتا ہے مثلاً دائین کنپٹی
دہنی آنکھہ یا پیشانی پر اور اکثر صبح کیوقت جسوقت بیمار بستر سے اٹھتا ہے شروع
ہوتا ہے اور اگر خفیف ہو تو ... بجے صبح تک رہتا ہے اور جو زیادہ شدید ہو
تو پہلے سارے سر مین ایک بھاری درد معلوم ہونے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک
ہی مقام پر قائم ہو جاتا ہے ساتھہ ہی اسکے بیمار کا جی متلاتا - آروغ ترش آتے
اور قے ہوتی ہے - مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہین - بصارت دھندلی
ہو جاتی ہے اور کانون کو باجے بجنے سے سنائی دیتے ہین - جب بیمار کو کھلکر
قے ہو جاتی ہے تب بعض دفعہ یہ درد رفع ہو جاتا ہے - یہ درد کئی گھنٹے سے ... ایام روز
تک رہ سکتا ہے اور جب پیدا ہو جاتا ہے تب نوبت بنوبت ظاہر ہوتا رہتا ہے اور
مریضکو نہایت تکلیف دیتا ہے ہ بعض دفعہ شکم مین کثرت سے ریح ہوتی ہے اور
جب کھلکر ڈکار آجاتے ہین تب درد کو افاقہ ہو جاتا ہے ہ

اسباب - معدہ یا امعا کی خرابی بار بار تیز جلاب کا لینا جس سے زرد سے

کمزور ہوجاتے ہین ۔ اِس قسم کا دردسر ایام حیض سے پہلے اور پیچھے ہوا کرتا ہے ۔

علاج - سوڈا ہمراہ ۔ و - بر ب یا مگنیشیا کے دیوین - غذا کا معقول بندوبست کرین صبح وشام کی ہواخوری کی تاکید کرین - اگر سبب قوی ہو تو بیمار کو قے کرادین ۔ اور جب یہ درد ہٹیلا ہو تو ہر روز صبح کیوقت ایپی - کے - کوانا کہلا کر قے کروانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور قے کے ذریعہ بہت سا صفرا خارج ہو تو ان گولیون کو رات کیوقت کہلادین ۔

لنسخہ - کیا - لو - مل ایک گرین + پل اف کا - لو سنتھ اینڈ ہائیو - شے - رش مگنیشیا اف کے - ری - دی ایک قطرہ + سبکو ملا کر دو گولیان بنا دین ۔ شکم مین نفخ بہت ہو تو کریو - زوٹ یا روغن تارپین کا استعمال کرین - بعض دفعہ جب درد کے ابتدا مین ۵ سے ۱۰ گرین تک کار - بونٹ اف امو - نیا ہمراہ پانی کے پلایا جاتا ہے تو درد رک جاتا ہے ۔

تیسری قسم کا درد یا تو سارے دماغ مین ہوتا ہے یا دماغ کے اندر کسی خاص حصہ مین قائم ہوتا ہے اور اسمین شاید ہاضمہ بہی بگڑ جاوے مگر قے کے ہونے سے اسکو افاقہ نہین ہوتا اور کبہی تو زیادہ اور کبہی کم ہوجاتا ہے لیکن ایسا اکثر شاذ ہوتا ہے کہ بالکل جاتا رہے - اِس قسم کا دردسر اکثر دماغ کی بیماری مین ہوتا ہے ۔

علاج - اِس دردسر کا خاص بیماری پر منحصر ہے -

واضح ہو کہ کل دردسر کا علاج ٹہیک تشخیص پر منحصر ہے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو صرف درد ہوتا ہے لیکن امتحان کیجیے تو وہ مسلول پایا جاتا ہے ۔

دوم ورٹیگو

یعنی

دورانِ سر

یہ وہ حالت ہے جسمین تہوڑے عرصہ کے لئے چکر سا آجاتا ہے اور مریض گرنے پر ہوجاتا ہے - اردگرد کی اشیا گہومتی ہوئی معلوم ہوتی ہین مریض ایک دو لمحہ کے لئے اپنے کو قائم نہین رکہہ سکتا اور جب کسی شے کا سہارا پاتا ہے تو گرنے سے بچ جاتا ہے اور فوراً بیٹہہ جاتا ہے دورانِ سر کی شدت اور اقسام مین بڑا فرق ہے * چنانچہ بعضدفعہ صرف بیمار کو لغزش آجاتی ہے اور سر بہت تہوڑا گہومتا ہے اور بعض وقت دوران سر بہت اور لغزش تہوڑی اور کبہی آنکہون کے بند کرنے سے تخفیف ہوجاتی ہے اور کبہی اسکا خلاف ہوتا ہے - دوران سر کی نوبت اکثر درد سر کے بعد ہوا کرتی ہے - یہ مرض بوڑہون کو اکثر ستاتا ہے اور دماغ کے کسی مرض کی ابتدائی علامتون مین سے یہ ایک نہایت بہاری علامت ہوتی ہے اور جب سر بار بار گہومتا ہے تب ایک اندیشناک علامت ہوتی ہے کیونکہ اس سے اکثر ہوش و حواس کا خلل اور عصبی مادہ کا نقصان ثابت ہوتا ہے *

اسباب - جب دونو آنکہون کی بینائی خط متوازی پر نہین ہوتی یا جب کانون مین بیماری ہوتی ہے اور ایک کان بہرا ہوجاتا ہے تب یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے مگر اکثر اوقات حالت کمزوری مین سر گہومنے لگتا ہے چنانچہ جب کسی شدید بیماری سے مریض رو بصحت لانے لگتا ہے تب اُس حالت کمزوری مین کہڑے ہونے کے وقت بیمار کا سر گہومنے لگتا ہے - اور اُسوقت بہی سر گہومنے لگتا ہے کہ جب خون مین کسی قسم کا زہر سرایت کرجاتا ہے مثلاً زیادہ

شراب کا پینا یا افیون کا کہانا یا جب کوئی ایسا شخص بھنگ کو پیتا ہے کہ جسنے
پہلے کبھی نہ پیا ہو - بعض دفعہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے یا امعا مین کسی طرح کی خراشش
ہوتی ہے تب بہی سر گہومنے لگتا ہے اور جگر کی خرابی اور گردہ کی مزمن بیماری
خاصکر وہ کہ جسمین پیشاب کے اندر البیومن ہوتا ہے اور دل کی بیماری کے
سبب بہی دوران سر ہوجاتا ہے اور جب دل کے دہانے بطن کی دیوارین گردہ
ہوجاتی ہین یا انہین کسی قسم کی بیماری ہوتی ہے تب بہی یہ مرض لاحق ہوتا ہے
کیونکہ اون کی ان حالتونمین دماغ کا خون مرکب کرتا ہے - کثرت مجامعت سے
بہی آدمی کا سر گہومتا ہے اور عورتون کو جب کثرت سے خون حیض آتا ہے
تب دوران سر ہوجاتا ہے اور عرصہ دراز تک بچہ کو دودہ پلانے سے بہی
یہ بیماری ہوجاتی ہے خاصکر جب ایام رضاعت مین ماہ بماہ حیض بہی آتا
ہے جب دماغ کے دوران خون مین کسی طرح کی خرابی پیدا ہوتی ہے تب اکثر
دوران سر ہوجاتا ہے چاہے اُس خرابی کے باعث دماغ کا دوران خون تیز ہوجائے
یا ہے سست مرگی کے قسم خفیف مین جسکو اصطلاح مین پے ٹے مال کہتے ہین
ہی دو علامتین بیماری ہوتی ہین یعنے ایک تو دوران سر اور دوسرے غشی اور دوران
سر سکتہ اور فالج کے اکثر ایک علامت مقدمہ ہوتا ہے اور بوڑہون کو بلا کسی
اور علامت کے اکثر نوبت بنوبت دوران سر ہوا کرتا ہے اور بڑہاپے مین
جب دماغ کی شریانین کے پردہ مین بیماری ہوجاتی ہے تو اُس سبب سے بہی
سر اکثر گہومنے لگتا ہے اور جسم مین جب نقرس کی بیماری کا زہر ہوتا ہے تب بہی
گاہے گاہے سر گہومنے لگتا ہے ؞

علاج - چونکہ دوران سر کا بیمار اکثر کمزور ہوتا ہے اسواسطے ادویا مقوی
و دافع تشنج کو کام مین لانا چاہئے - لیکن بیمار کا مزاج اگر دموی ہو اور سر گرم

اور سر کی رگین تڑپتی ہین اور مریض کے کانون مین بھن بھن کی آواز پیدا ہوتی ہو تو غذا کم کر دین ۔ حرکت سے احتراز کرادین مسہلات کا استعمال کرا دین کانون کے پیچھے پلسٹر لگا دین یا گردن پر سی ٹن لگا کر مواد جاری رکھین ٭ برعکس اسکے انی میا کی علامت موجود ہو اور بسبب کثرت کار یا کمی غذا کے باعث عصبی ضعف پایا جاوے کاڈ ۔ لیور ۔ آئیل اور کونین اور مرکبات فولاد کا استعمال کرین اور غذا مقوی دین ٹبڑھاپے مین جو تھوڑے عرصہ کے لئے گاہے گاہے دوران سر ہوا کرتا ہے اسکو کرو ۔ سیو ۔ سیب ۔ لی ۔ مسٹ اور ٹنکچر آف پارک سے بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ **نسخہ** ہائیڈرار ۔ بج ۔ رائی پر ۔ کلو ۔ رائی ۔ ڈرم ایک گرین ٭ گلائی ۔ سی ۔ رئین ایک آونس ٭ کنیاونڈ ٹنکچر آف سن ۔ کونا ۳ آونس ٭ پے ۔ پر ۔ مینٹ آئیل ۔ ۵۔ ۴ بوند ٭ سبکو ملا کر بمقدار ایک ڈرام کے ہمراہ دو آونس پانی کے دن مین تین دفعہ پلادین ٭

سوم اِن ۔ کف ۔ لائی ٹس
یعنی
دماغ اور اُسکے پردون کا انفلامیشن

اِس بیماری کو فری ۔ نائے ۔ ٹس بھی کہتے ہین

علامات ۔ یہ مرض کئی طور سے شروع ہوتا ہے چنانچہ بعضدفعہ سر مین شدت کا درد اور ہذیان ہوتا ہے اور تب یہ مرض شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کا جی متلاتا ہے صفراوی قے ہوتی ہے اور شدت سے قبض رہتا ہے اور تیسرا طور اِس بیماری کے شروع ہونے کا یہ ہے کہ پہلے سارے جسم مین تشنج ہوتا ہے

اور چوتھا طور یہ ہے کہ اس مرض کے شروع ہونے سے پہلے بیمار کی زبان بند ہو جاتی ہے ۔ اس مرض کی علامتین دو درجہ مین تقسیم ہو سکتی ہین - ایک اس سٹیج آف اِک -سائیٹ -مینٹ دوسرا اس سٹیج آف کولیپس ۔ چنانچہ اس سٹیج آف اِک -سائیٹ -مینٹ یعنے درجہ جوش و جذبہ کی علامتین یہ ہین -

جب یہ بیماری کامل طور پر ظاہر ہوتی ہے تو سر مین نہایت شدت کا درد ہوتا ہے کنپٹی اور گلو کی شرائین تڑپتی ہین - چہرہ سُرخ آنکھین سُرخ پتلیان سکڑی ہوئین اور چہرہ خوفناک ہوتا ہے - بیمار کو روشنی اور آواز کی برداشت نہین ہوتی نیند جاتی رہتی ہے بے خوابی ستاتی ہے - نہایت شدت کا ہذیان اور تشنج ہوتا ہے ۔ جسم گرم اور خشک مگر حرارت جسم کی ۱۰۲ درجہ سے زیادہ نہین بڑہتی - نبض سخت اور سریع بعضدفعہ بڑا اور بعضدفعہ باریک - زبان یا تو سرخ اور خشک یا اُس پر سفید فر لگا ہوا ہوتا ہے - تشنگی بشدت اور غثیان اور صفراوی قے ہوتی ہے اور پاخانہ شدت سے قبض رہتا ہے - یہ علامتین جوش اور جذبہ کی ایک سے تین روز تک رہ کر شدت اس بیماری کی رفتہ رفتہ کم ہونے لگتی ہے اُسوقت اِس سٹیج آف کولیپس یعنے درجہ ردی کی علامتین شروع ہو جاتی ہین کہ جسمین بیمار کمزور ہونے لگتا ہے اور ہذیان کے عوض اب آہستہ آہستہ بڑانے لگتا ہے - سماعت اور بصارت کم ہو جاتی ہے پتلیان بے حرکت رہتی ہین - عضلے پھڑکنے لگتے ہین - ہاتھون کی انگلیان کانپتی ہین - پاخانہ بے معلوم نکلجاتا ہے اور کبھی کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے - بیمار سرد پسینے سے مرتق ہو جاتا ہے آخر کار بیہوش ہو کر مر جاتا ہے ۔

واضح ہو کہ اس بیماری کے ابتدا مین اکثر قے ہوا کرتی ہے اور یہ ایک ایسی بیماری علامت اس مرض کی ہے کہ ہم ذیل مین ایک نقشہ درج کرتے ہین جس سے فرق

درمیان اُس قے کے جو دماغ کی بیماریون مین ہوتی ہے اور اُسکے جو معدہ اور جگر کے مرضونمین ہوا کرتی ہے معلوم ہوجاوے ✝

قے معدہ یا جگر کی بیماری کے سبب	قے دماغ کی بیماری کے سبب
۱- قے سے پہلے تہوڑا بہت جی متلاتا ہے جو بعد استفراغ کے تہوڑے عرصہ کے لئے رفع ہوجاتا ہے لیکن کہانا کہاتے ہی پہر لوٹتا ہے	۱- اس قے سے پہلے تہوڑا یا بالکل نہین جی متلاتا ہے اور قے بے معنی ہوتی رہتی ہے اور خلو معدہ مین بہی جاری رہتی ہے اور ~~حرکت سے اُسکو شدت ہوتی ہے~~ ✝
۲- اسمین جگر اور معدہ کا مقام دکہتا ہے اور دبانے سے قے کرنے کو طبیعت چاہتی ہے ✝	۲- اسمین جگر یا معدہ کا مقام نہین دکہتا ہے - دبانے سے تکلیف نہین ہوتی ہے ✝
۳- اسمین نبض سریع اور کمزور ہوتی ہے -	۳- اسمین نبض سخت ہوتی ہے اور جلد نہین چلتی -
۴- زبان میلی نفس سے بدبو آتی ہے - آنکہین اکثر زردی مایل ہوتی ہین اور جب اسمین دردسر ہوتا ہے تو پیچہے ہوتا ہے اور قے سے پہلے نہین ✝	۴- زبان صاف اور نفس مین بدبو نہین ہوتی آنکہین یا تو صاف یا سرخ ہوتی ہین اور اسمین ابتدا ہی سے دردسر ہوتا ہے
۵- شکم مین بیچینی ہوتی ہے دست آتے ہین اور پاخانہ سفید رنگ کا آتا ہے ✝	۵- اسمین اکثر شدت سے قبض ہوتا ہے
۶- اُبکائیان آتی ہین اور منہہ سے پانی	۶- اسمین بلا کوشش کے خود بخود قے

آتا رہتا ہے +	ہوتی رہتی ہے اور منہہ سے پانی نہین آتا ہے -
۷ - فم معدہ پر رائی کی پٹی یا پلسٹر کے لگانے سے غثیان کم ہوجاتا ہے +	۷ - اِسمین گردن پر پلسٹر کے لگانے سے غثیان کم ہوجاتا ہے +
۸ - غذا کی طرف سے طبیعت کو بالکل نفرت ہوجاتی ہے -	۸ - اِسمین غذا کی طرف سے طبیعت کو نفرت نہین ہوتی بلکہ رغبت ہوتی ہے -

نتائج - جب نتیجہ اِس مرض کا موت ہوتا ہے تب بیمار بیہوش ہوکر مرجاتا ہے یا نہایت ضعف کیحالت مین تلف ہوجاتا ہے + اور جب مرض رو بصحت لاتا ہے تب یا تو بیمار بالکل تندرست ہوجاتا ہے یا دیوانہ یا مفلوج ہوجاتا ہے +

تشخیص - اِس بیماری کو دو حالتون سے فرق کرنا مشکل ہوتا ہے ایک تو اُس ہذیان سے (ڈی - لے - ری - ام) جو بخار مین بعض دفعہ ہوتا ہے اور دوسری ڈی - لے - ری - ام ٹری - منس سے + اِس بیماری مین ہذیان کی علامت عین ابتدا ہی سے پیدا ہوتی ہے مگر بخار کچھہ عرصہ بعد شروع ہوتا ہے بہ نسبت بخار کے ہذیان کے اِس مرض کا ہذیان شدید ہوتا ہے اور اِس مرض مین نبض نہیر سخت اور بے قاعدہ ہوتی ہے بیمار کاجی اکثر متلاتا ہے +

ڈی - لے - ری - ام ٹری - منس مین نبض ملائم اور سریع ہوتی ہے بیمار ایک جگہہ قایم نہین رہتا اور جلد جلد بکتا رہتا ہے ہاتھہ کانپتے رہتے ہین کچھہ پوچھئے تو جواب اکثر دیدیتا ہے - علاوہ ازین دماغ کے اکیوٹ انفلامیشن مین پیشاب کے اندر ارغنی اور کہاری فاس - فٹ کے قسم کے مرکبات کی زیادتی ہوتی ہے مگر ڈی - لے - ری - ام ٹری - منس مین کمی + دماغ کے انفلامیشن

مین مرکبات از قسم کلو۔ رائیڈ کے پیشاب مین بہت ہی کم ہوجاتے ہین لیکن سنڑا بی کے ہڈیان مین انمین فرق نہین پڑتا +

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش کے امتحان سے دماغ اور اُسکے پردے خون سے پُر نظر آتے ہین + ارک۔ نائیڈ اور پایا۔ مے۔ٹر کی باریک رگین خون سے پُر ہوتی ہین اور ان دونو پردونکا رنگ خوب سرخ ہوتا ہے ۔ دماغ کو تراشئے تو اُسپر بے شمار خون کے نقوط پائے جائینگے گویا کسی نے اُنپر خون جہڑک دیا ہے ۔ دماغ کے خمل (رکن ۔~~سنٹریلویشن~~) پیدا ہونیکے باعث سیب بہی پائی جاسکتی ہے اور کسی حصہ دماغ مین ایک یا کئی وبنل بہی پائے جاسکتے ہین - بعض دفعہ کوئی حصہ دماغ کا ملائم بہی پایا جاتا ہے پایا۔ مے ۔ ٹرکے نیچے یا دماغ کے بطنون مین سیرم لینے آب خون پایا جاتا ہے ۔ ڈیو۔ را۔ مے ۔ ٹر اس مرض مین بہت کم مبتلا ہوتا ہے + بعض دفعہ دماغ کے کُل پردے موٹے ہوجاتے ہین +

مدت اس بیماری کی ایک یا دو دن ~~تک یا اس سے تین ہفتہ یا اس سے بہی~~ زیادہ عرصہ تک ہوتی ہے +

اسباب - حرارت آفتاب شدت گرمی اور گرمی کا کبہی کم اور کبہی زیادہ ہوجانا۔ شدت ریاضت وغصہ وغضب کثرت مطالعہ معدہ مین مواد فاسدہ کا ہونا۔ کثرت شراب خواری + باہر سے اندر کو انتقال کرجانا امراض گاؤٹ (نقرس) رو۔ما۔ٹزم (وجع مفاصل) اری۔ سی ۔ پلے۔ لس (ماشرہ) امراض جلدی مثلاً چیچک وغیرہ اور دانتون کا نکلنا - اور یہ بیماری نیو۔مونیا اور گردون کے امراض کے سبب سے بہی پیدا ہوسکتی ہے +

علاج اس ۔ ریچ آف ۔ اِک ۔ سا ئیٹ ۔ منٹ کا۔ مریض کو مکان مین رکہین کہ جو شور وغل اور روشنی سے محفوظ ہو بعد ازان سر منڈوا

سرد یا برف سے تر رکہین - مریض جوان اور مزاج اُسکا دموی ہو تو شاید فصد بہی لے سکتے ہین - نہین تو سر کے چارون طرف جونکین لگا دین - اور کیا - لو-مل اور جلپ کا جلاب دیوین نہین تو ایک یا دو قطرے کر- ٹن - آئیل ہمراہ شکر کے مریض کی زبان پر رگڑ دین اور کسٹر ائیل اور ٹرپین - ٹائین کا حقنہ بہی کر سکتے ہین ٭ بعد ازان نصف گرین کیا - لو-مل دو یا تین یا چار چار گہنٹہ بعد کہلاوین تا کہ منہہ آ جاوے اور ٹارٹار- امیٹک کا استعمال بہی اُس مقدار مین کر سکتے ہین جس سے قے ہو مثلاً ٹارٹار - امیٹک ایک گرین کے چہٹے حصہ یا چوتہے حصہ کی مقدار ہر جتبک نبض کی تیزی کم ہو گہنٹہ گہنٹہ بعد کہلاتے جاوین اور واسطے امالہ دماغ کے (کاونٹر- اری - ٹیشن) رانون کے اندر کیجانب یا تو مسٹرڈ پولٹس یا بلسٹر لگا دین یا پاؤن پہ گرم پانی کی بوتلین رکہین ٭ بطور غذا بیمار کو بجز آش جو یا ساگودانہ اور کچہہ نہ دین ٭

علاج اس - ٹیج آف کو-لیپس کا - جب علامتون کی شدت کم ہو جاوے اور مناسب بہی سمجہین تو جلاب دین اور سارے سر پر ایک بلسٹر لگا دین ٭ جب بیمار کیحالت نہایت ردی ہو جاوے تو ایمو-نیا ایتہر اور برانڈی کا استعمال کرین اور کہانے کو اغذیہ مقوی مثلاً شوربہ پلا دین اور نگلنے کی طاقت نہو تو غذا کی پچکاری کرین مثانہ مین پیشاب جمع ہو تو بذریعہ سلائی کے نکال دین ٭ جب مریض رو بصحت لانے لگے غذا کی احتیاط رکہین اور بذریعہ ہلکے ملینات کے قبض رفع کرین ٭ اور جبتک صحت کامل نہ ہولے تبتک بیمار کو اپنے کاروبار مین مصروف ہونے دین - مرض پہر عود کر آئے تو سر پر آب سرد لگا دین اور دماغ کا امالہ کرین اور تیز جلاب دین ٭

چہارم مے-نن-جائیٹس

یہ مرض دماغ کے پردونکا انفلامیشن ہے -

علامات - جب پردہ ایرک-نائیڈ اور پایا-میٹر مین انفلامیشن ہوتا ہے تو کئی طور پر شروع ہوتا ہے چنانچہ کبھی تو سر مین دفعتاً ایک شدت کا درد ہوتا ہے اور بیمار زور سے چیختا ہے اور تب تشنج ہوجاتا ہے بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ عرصہ تک بیمار کے سارے بدن مین تشنج ہوتا رہتا ہے اور تب یہ بیماری شروع ہوجاتی ہے - اور تیسرا طور اسکے شروع ہونے کا یہ ہے کہ تشنج کے شروع ہونے سے ایک یا دو روز پہلے بیمار کی طبیعت بدمزہ ہوجاتی ہے تھوڑا بہت درد سر رہتا ہے اور غثیان اور قے ٭ اور نبض اکثر تو سریع لیکن بعضدفعہ حالت صحت سے بھی سست ہوجاتی ہے - جب یہ بیماری اچھے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب سر مین ایک نہایت شدت کا تیز درد ہوتا ہے جس سے مریض چیخ اٹھتا ہے اور ہاتھ پاؤن مارنے لگتا ہے - روشنی اور آواز بری معلوم ہوتی ہے نیند جاتی رہتی ہے اور بیمار دانت پیستا ہے شدت سے ہذیان ہوتا ہے - چہرہ سرخ اور آنکھین پرآب ہاتھ پاؤن مین تشنج ہوتا ہے اور بعضدفعہ بیمار احول بھی ہوجاتا ہے - اس مرض مین قے اکثر ہوتی ہے - اور پاخانہ قبض - اور جب یہ بیماری مہلک ہوتی ہے تب بیمار حالت بیہوشی مین مرجاتا ہے ٭

جب انفلامیشن پردہ ڈیوراے ٹر مین ہوتا ہے تب دردسر اور بخار ہوتا ہے اور مریض کو مثل تپ لرزہ کے نوبت بنوبت لرزہ ہوتا ہے - ابتداء مرض مین بیمار کے ہوش وحواس مین چندان فرق نہین پڑتا مگر جب بیماری بڑھ جاتی ہے تب بیمار بیہوش ہوکر اس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت کرجاتا ہے ٭

یہ بیماری از خود کم پیدا ہوتی ہے بلکہ کاسہ سر کے ضرب و زخم کے باعث اور کان کے انفلامیشن کے سبب سے اکثر پیدا ہوا کرتی ہے ⁂

اسباب - سے - ین - جائیٹس کی بیماری اکثر متعدی بخاروں کی ایک علامت ہوتی ہے یا یہ مرض حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے اور عہد طفلی میں جب دماغ کے پردون کے اوپر مادہ ٹیوبر کل کا پیدا ہوتا ہے تب یہ بیماری ہو جاتی ہے اُسوقت اسکو ٹیوبر کیولر میننجائیٹس کہتے ہیں ⁂

علاج - اِس مرض کا سبب پر موقوف ہے اور علاج مرض فرمی ناءی ٹیٹر کا اِس بیماری مین بہی راست آتا ہے لیکن ٹیوبر کیولر میننجائیٹس کا علاج مثل اکیوٹ ہائیڈروکفلس کے کرنا چاہیے جسکو دیکھو -

پنجم مرض ہائیڈروکفلس

یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ (حاد) دوسری سب پیوٹی اکیوٹ اور تیسری کرانک (مزمن) ⁂

اول اکیوٹ ہائیڈروکفلس

علامات - یہ بیماری خاصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہے اور اِس مرض کی علامتین تین درجون مین منقسم ہین ⁂

اول درجہ مین بہتیری علامات دماغ کی کن جش چین کی پائی جاتی ہین اور بخار رہا کرتا ہے جسکی آمد و رفت کا کچھہ ٹھکانا نہین - بچہ مغموم رہتا ہے اور اسکا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے - حرکت کرنے کے وقت سست معلوم ہوتا ہے اور روز مرہ کا کھیل کود اُسکو نہین بہاتا - بعضدفعہ بچہ کی طبیعت مین استعداد اختلاف

بڑھ جاتا ہے کہ کھیلتے کھیلتے دفعتاً رُک جاتا ہے اور دوڑ کر اپنے سر کو والدہ کی آغوش
مین چھپا لیتا ہے اور ہاتھ سے سر کو پکڑ کر درد سر کی شکایت کرتا ہے یا صرف
یہی کہتا ہے کہ مین اب تھک گیا ہون اور سونا چاہتا ہون اور بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے
کہ سر گھوم جاتا ہے تب بھچک سا کھڑا ہوکر ادھر اُدھر تکتا رہتا ہے جب یہ علامت
رفع ہوجاتی ہے تب یا تو رو دیتا ہے یا ہوش مین آکر پھر کھیل مین مشغول ہوجاتا ہے
بچہ اگر ننھا ہو تو اپنی دائی کو خوف کھا کر لپٹ جاتا ہے - جو بچے چل پھر سکتے ہین وہ
چلتے وقت اپنے ایک پاؤن کو گھسیٹ لیتے ہین اور رُک رُک کر چلتے ہین - اشتہا
اکثر خراب رہتی ہے اور بعضدفعہ ایسے متلون کہ کھیلتے کھیلتے دفعتاً غذا مانگ بیٹھتا
ہے اور کبھی جب غذا دیجاتی ہے تب انکار کرتا ہے اور بعض اوقات کھاتے وقت
اُبکائیان آتی ہین قے کرنا چاہتا ہے تشنگی اکثر کم ہوتی ہے اور بعضدفعہ اکل و شرب
دونو سے نفرت ہوجاتی ہے - بعضدفعہ صرف کھانے کے بعد ہی بچہ قے کردیتا
ہے اور کبھی خلو معدہ مین بھی قے ہوجاتی ہے کہ جس سے ایک سبز رنگ کی رطوبت
خارج ہوتی ہے لیکن اس سے کچھ بھی فائدہ نہین ہوتا دنمین دو یا تین دفعہ سے زیادہ
قے نہین ہوتی لیکن کئی روز تک متواتر ہوتی رہتی ہے اور سر گرانی اور درد سر
زیادہ ہوتا جاتا ہے شکم اس حالت مین بگڑا رہتا ہے کیونکہ مریضکو ابتدا ہی سے
قبض رہتا ہے اور پاخانہ اکثر کم اور مختلف رنگ کا اور بدبودار آتا ہے جسمین صفرا
ہمیشہ کم ہوتا ہے زبان خشک نہین ہوتی اور کنارے اور نوک اُسکی اکثر سُرخ
ہوتی ہے اور درمیانہ حصہ سفید جسم خشک لیکن بہت گرم نہین ہوتا - نتھنین
خشک آنکھین مکدر نبض تیز اور بے قاعدہ - بچہ حالت غنودگی مین رہتا ہے اور
بعضدفعہ دنمین دو یا تین مرتبہ سونا چاہتا ہے لیکن بے چین رہتا ہے اور اچھے
طور پر سو نہین سکتا دانت پیستا ہے - سوتے وقت آنکھین نیم وا رہتی ہین اور

ذرا سی آواز یا کسی قسم کا کھٹکا ہوا نہین کہ خوف کھا کر چونک پڑتا ہے اور بلا سبب
کے بھی بعض دفعہ چونک پڑتا ہے رات کے وقت بتی کی روشنی کی برداشت
نہین ہوتی ایسا ہرگز قیاس نہ کرنا چاہیے کہ یہ ساری علامتین ایک ہی بچہ مین
پائی جاتی ہین اور موجود ہون بھی تو برابر یکسان نہین رہتی ہین اور بچہ کیحالت
ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے کیونکہ کبھی تو خوش اور کبھی مغموم رہتا ہے - یہ درجہ اکثر چار یا
پانچ روز تک رہتا ہے اُسوقت مرض کی تشخیص نہو سکے یا علاج سے کچھہ فائدہ
نہ ہو تو دوسرے درجہ کی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین کہ جسوقت یہ مرض لاعلاج
ہوجاتا ہے اِس دوسرے درجہ مین بچہ بالکل مغموم اور متفکر رہتا ہے طاقت بیٹھنے
کی نہین رہتی اور ہمیشہ سونا چاہتا ہے آنکھین اکثر بند اور پیشانی پر شکن چڑھا رہتا
ہے - روشنی کی برداشت نہین ہوتی جسم خشک - چہرہ سُرخ اور سر اکثر گرم رہتا
ہے حرکت کرنے مین تکلیف ہوتی ہے اور جبتک بُلایا نہ جاوے خوابناک پڑا رہتا
ہے گفتگو با ہوش لیکن بہت کم کرتا ہے - مزاج چڑچڑا اور ہمیشہ آہ سرد بھرتا رہتا ہے
یا زور زور سے چیخین مار کر درد سر کی شکایت کرتا ہے - جب رات آتی ہے علامتون
کو زیادہ شدت ہوتی ہے اور بچہ کبھی تو زور زور سے روتا ہے اور کبھی حالت ہذیان
مین بکتا رہتا ہے - نبض کمزور اور آہستہ چلتی ہے - اِس درجہ کے ابتدا ہی مین قے
اکثر موقوف ہوجاتی ہے لیکن اسکے موقوف ہونے سے کھانے پینے کی اشتہا
نہین بڑہتی - پاخانہ بہ نسبت درجہ اول کے زیادہ قبض ہوجاتا ہے اور اجابت غیر
معمولی آتی ہے - رودون سے ریح بالکل دور ہوجاتی ہے اور شکم دب جاتا ہے

جب درجہ سوم اِس مرض کا آتا ہے تب بچہ پر اسقدر غفلت طاری ہوتی
ہے کہ اُس حالت سے اُسکو اُٹھانا دشوار ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ کنول - شن ہو کر بالکل
بیہوش ہوجاتا ہے - کنول - شن جسم کے ایک جانب پر بہ نسبت دوسری کے

تشنج زیادہ ہوتا ہے اور بعد رفع ہوجانے نوبت کے ایک جانب یا توکسیقدر یا
بالکل مفلوج ہوجاتی ہے اور دوسری جانب خودبخود حرکت کرتی رہتی ہے۔ یاد رکہنا
چاہئیے کہ کنولشن کیوقت جس جانب مین تشنج زیادہ ہوتا ہے ہمیشہ نہین پر اکثر وہی
جانب تشنج کی نوبت گے بعد مفلوج ہوجاتی ہے۔ جب یہ تیسرا درجہ بخوبی پیدا ہوجاتا ہے
تب بچہ ایک پاؤن پہیلا کر اور دوسرا شکم پر سکیڑ کر بیہوشی چت پڑا رہتا ہے۔ ہاتھ
اُسکے تہرتہرانے لگتے ہین اور اُن سے اپنی لب اور ناک کو نوچتا رہتا ہے حتی کہ خون
نکل پڑتا ہے یا ایک ہاتھ شرمگاہ پر رکہتا ہے اور دوسرے کو اپنے چہرہ اور سر پر
پہیرتا رہتا ہے کبھی تو سر سرد اور کبھی گرم اور کبھی چہرہ سرخ اور کبھی پہیکا رہتا ہے نبض
سریع اور پُر اور نہایت کمزور چلتی ہے آخر کار صرف قلب پر ہاتھ رکہنے سے نبض کی
حرکت محسوس ہوتی ہے اب پتلیان بے حس اور پہیلجاتی ہین اور روشنی بُری معلوم
نہین ہوتی۔ حالت بیہوشی مین بچہ کا منہ خودبخود حرکت کرتا رہتا ہے گویا کوئی چیز
چبا رہا یا نگل رہا ہے۔ بعضدفعہ ایک ہی مرتبہ کنولشن ہوکر بیمار راہی ملک عدم کا
ہوجاتا ہے یا چند روز تک زندہ بہی رہ سکتا ہے اور تب علامات ردیہ ظاہر ہوکر
بچہ کو ہلاک کرڈالتی ہین۔ یاد رکہنا چاہئیے کہ اکیوٹ ہائیڈروکیفلس جسطور سے بیان
کیا گیا ہے ہمیشہ اُسیطور سے ظاہر نہین ہوتا بلکہ ہر مریض مین کچہہ نہ کچہہ فرق ضرور
پایا جاتا ہے مثلاً کسیکو بہ نسبت دوسرے کے کنولشن ابتداہی مین ہوجاتا ہے اور کسیکو
سارے جسم مین اور کسیکو صرف ایک ہی طرف ہوتا ہے اور کسیکو بعد کنولشن کے فالج
ہوجاتا ہے اور کسیکے ہاتھہ پاؤن ہچکر اینٹھے ہی رہتے ہین علاوہ برین کبھی تو بیہوشی
رفتہ رفتہ طاری ہوتی ہے اور کبھی دفعتہً ہوجاتی ہے اور کوئی بیمار عرصہ تک بیہوش پڑا
رہتا ہے اور کوئی جلد مرجاتا۔ لیکن علامتون کے ایسے اختلافات سے اِس مرض
کی تشخیص مین غلطی نہین ہوتی ۔

علامات منذرہ - قبل از ظاہر ہونے اس مرض کے ہفتوں یا مہینوز سے بچے کی طاقت گھٹتی جاتی ہے اور وہ لاغر ہوتا جاتا ہے اور گاہے گاہے اُسکو بخار بھی آجاتا ہے کسیقدر کھانسی ہوتی ہے بھوک مرجاتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور گاہے گاہے اِدہر اُدہر ہاتھہ پاؤن مین درد بتلاتا ہے اور کبھی درد سر کی شکایت کرتا ہے آخر کار بچہ کیحالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے اور بخار زیادہ ہوتا جاتا ہے اور طبیعت بیمار کی سست ہوجاتی ہے - لیکن اب سر کی شکایت نہین کرتا مگر دفعتہً کسی رات کو بے چین ہوجاتا ہے اور تب کنولشن ہونے لگتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ مرض خود ظاہر ہو پڑتا ہے ٭

صورت حال تشریح بعد وفات - بعد وفات کے دماغ کو کھولنے سے اُسکے پردے سفید یا مکدر نظر آتے ہین اور زرد رنگ کا لمف اور دماغ کے پردون اور دیگر اعضاے اندرونی مین ٹیوبرکل کے چھوٹے چھوٹے دانے پائے جاتے ہین اور بطون دماغ مین آب خون پایا جاتا ہے ٭

تشخیص - کوئی بچہ خاصکر اگر وہ مسلول الوالدین کے نطفہ سے ہو بلا کسی ظاہر سبب کے ہفتون یا مہینون سے بیمار ہو اور جب کبھی خوابناک یا سست معلوم ہو اور کھانسی کی شدت ہو تو اسصورت مین اکیوٹ ہائیڈروکیفلس ہوجانے کا دل مین شک پڑنا چاہیے کیونکہ تھوڑی تھوڑی اور متواتر خشک کھانسی اس مرض کے ابتدا مین اکثر ہوا کرتی ہے اور اس بات مین شک ہو تو یہ دریافت کرین کہ بچہ کو کبھی قے ہوتی ہے یا نہین اور یہ معلوم کرین کہ پاخانہ کا کیا حال ہے اور نبض کی ضربان کی طاقت یا تواتر اگر کم و بیش ہو تو اس سے اس مرض کے پیدا ہونے مین کچھہ شک نہ کرنا چاہیے ٭

اس مرض کو ابتدا مین بچون کے ریمٹنٹ فیور سے فرق کرنا مشکل ہوتا ہے

چنانچہ اس بیماری کے شروع مین ہمیشہ قے ہوا کرتی ہے لیکن ری - مے ٹینٹ فیور
مین اکثر قے نہین ہوتی اور جو ہوتی بھی ہے تو جلد موقوف ہوجاتی ہے اور بعد اُسکے
اُبکائیان نہین آتی ہین جیسے ہائیڈرو - کیفلس مین قے موقوف ہونے کے بعد
آیا کرتی ہے - ری - مے - ٹنٹ فیور مین ابتدا ہی سے پتلے دست آتے ہین لیکن
ہائیڈرو - کیفلس مین پاخانہ تھوڑا اور میلے رنگ کا آتا ہے ری - مے ٹنٹ فیور
مین شکم کے اندر ہمیشہ درد رہا کرتا ہے - مرض ہائیڈرو - کیفلس مین اکل و شرب کی
طرف سے بچہ کو نہایت نفرت ہوجاتی ہے لیکن ری - مے - ٹنٹ فیور مین تشنگی
نہایت شدت سے ہوتی ہے - ریمی ٹنٹ فیور مین جسم بہت گرم رہتا ہے لیکن
اس مرض مین کم - ریمی - ٹنٹ فیور کی علامتون مین اختلاف پائے جاتے ہین تاہم
کسی خاص وقت پر اُنکو تخفیف نہین ہوتی ، ریمی - ٹنٹ فیور پانچوین سال سے
پیشتر بہت کم ہوتا ہے اور تین سال کے عمر کے بچون مین بہت ہی کم پایا جاتا ہے
لیکن یہ مرض اکثر پانچوین سال سے پیشتر ہی پیدا ہوتا ہے ؛

اسباب - عہد طفلی اور اسکرا - فیو - لس مزاج اس مرض کے
پریڈسپوزنگ کازہین اور خشک ہوجانا کسی مدت کے جلد کی بیماری کا -
تکلیف سے دانت نکلنا - سر پر صدمہ پہونچنا - دفعتہً خوف کھا جانا - یا زیادہ غصہ
ہونا - یہ سارے بو اعث اکسائٹنگ کازہین - یہ بیماری تین طور سے شروع
ہوسکتی ہے -

اول - مرض کی علامتین بتدریج پیدا ہوتی ہین ؛

دوم - بلا ظاہر ہونے علامات پیشرو کے شدت سے دردسر - بخار ہونا اور کنولشن
ہوکر یہ مرض دفعتہً شروع ہوجاتا ہے ؛

سوم - یہ مرض پوشیدہ طور پر اس طرح شروع ہوتا ہے کہ بعد رفع ہوجانے چیچک

یا کسی اَور مرض جلدی کے اِس مرض کی خفیف علامتین پیدا ہو جاتی ہین *

نتائج - انجام اِس مرض کا اکثر خراب ہے لیکن جب یہ بیماری کسی تندرست بچہ کو شدت سے ہو جاتی ہے تب اسکا انجام کسیقدر نیک نکل سکتا ہے پر جب یہ مرض تب دِق یا پوشیدہ طور پر کمزور اسکرا - فیو - لس مزاج کے بچون کو ہو جاتا ہے تب انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے *

علاج - اِس مرض کے علاج مین اُس بات کو یاد رکھنا چاہئیے کہ بفور شروع ہونے علامات پیشیرو کے اگر اسکا علاج کیا جاوے تو یہ بیماری رُک سکتی ہے لیکن جب اچھے طور پر ظاہر ہو جاتی ہے تب علاج سے کچھ فائدہ نہین ہوتا - اِسکے روکنے کا علاج بعینہٖ اُسیطور پر کرنا چاہئیے جسطور پر سل کے روکنے کی تدبیرین کرتے ہین کیونکہ اِس مرض مین بھی مثل سل کے مختلف اعضاے مین مادہ ٹیو - بر - کل پیدا ہو جاتا ہے - پس جس خاندان مین کئی بچے اِسی مرض مین مر گئے ہون یا اُن کی طبیعت اُس بیماری کیطرف مائل ہو تو والدہ کو دودھ نہ پلانا چاہئیے بلکہ کسی تندرست انّا کے دودھ سے اُس بچہ کی پرورش کرنی چاہئیے - ایسے بچہ کو کھلی ہوا مین رہنا اور سردی سے بچنا چاہئیے - غذا سادی اور سریع الھضم ہو اسمین بڑھانا گھٹانا سوچ سمجھ کے کرنا چاہئیے بلکہ عرصہ تک صرف دودھ ہی کی غذا پر اکتفا کرنی چاہئیے - اور جبتک چار دانت اوپر اور نیچے کے سامنے کے دانت نہ نکل آوین تبتک دودھ بڑھائی نہ کرنی چاہئیے * ایسے بچون کو مکتب مین جلد بٹھانا نہ چاہئیے اور ریاضت کے باب مین ایسی کھیل کود سے روکنا چاہئیے جسمین تھکان اور محنت زیادہ ہو * کھلی ہوا مین ہوا خوری کا مضایقہ نہین - اور دانت نکالنے کے ایام مین اِن باتون سے اُسکو بچانا چاہئیے کہ مرض ہو - ہنگ کاف یا میزلس کی چھوت نہ لگ جائے * شکم کا خیال رکھنا چاہئیے اور پاخانہ ہرگز قبض نہ ہونے دینا چاہئیے اور شکم کی ادنی شکایت

کو ایک بھاری مرض تصور کرنا چاہئے اور فوراً کسٹرائیل یا سلفٹ اف مگنے شیا
کھلاکر قبض اور شکم کی شکایت رفع کرنی چاہئے - اور جب کبھی سر گرم اور بچہ
بے چین معلوم ہو فوراً ایک یا دو گرین کیا - لو - مل کھلاکر تھوڑی تھوڑی مقدار
میں جبتک کھلکر دست نہ آویں سلفٹ اف مگنے - شیا اسطور پر کھلا دیں
کہ سلفٹ آف مگنے - شیا ۲ ڈرام ‌- سرپ آف آرنج - ۲ - ڈرام +
سکے - رس - وی - واٹر ۱۲ ڈرام + سبکو ملا لیں اور تین سال کے بچہ کو بمقدار
دو دو ڈرام کے جبتک دست نہ آویں پلاتے جاویں اور بعد اسکے دو یا تین اتیز
برابر تھوڑی تھوڑی مقدار میں کیا - لو - مل کھلاویں اور جو کسیقدر بخار اور قبض کی
شکایت ہو تو ہر دن دو یا تین مرتبہ اوپر کے نسخہ کا استعمال کریں - بلا اشد ضرورت
سر پر جونکیں نہ لگاویں اور جو ایسی ہی ضرورت ہو تو بہت نہ لگاویں کیونکہ اسکر فیولس
مزاج کے بچوں کو خون نکلنے کی برداشت بہت ہی کم ہوتی ہے - جب یہ شکایتیں
رفع ہو جاویں اور بچہ کمزور ہو تو مقویات کا استعمال کریں مثلاً انفیوژن اف کلمبا
۲ - آونس اور دو ڈرام + انفیوژن اف روبرب ساڑھے چار ڈرام +
ٹنکچر ارن - شیاہی ڈیڑھ ڈرام + سبکو ملا کر تین سال کے بچہ کو بمقدار تین ڈرام
کے دن میں دو دو دفعہ پلاویں یا سائیٹریٹ اف ایرن اور کونین کا استعمال کریں اور
آدھا یا ایک گرین کیا - لو - مل ہمراہ ۵ یا ۶ گرین روبرب کے ہر رات یا دوسری
رات کھلاکر ملیّن رکھیں +

سر کی شکایت بار بار ظاہر ہوتی ہو تو گردن کے پیچھے سٹن لگاویں کیونکہ سر کے قریب سے
جب مواد ہمیشہ جاری رہتا ہے تب ہائیڈرو - کفلس کا حملہ اکثر رک جاتا ہے
موقع اس مرض کے روکنے کا نہ ملے اور یہ بیماری ظاہر ہو پڑے تب ان تین طریقوں
سے اسکا علاج کرنا چاہئے - اول خون نکالنا - دوم مسہلات کا استعمال کرنا -

سوم مرکبات سیماب کا کہلانا ٭

اول خون نکالنا - واضح ہو کہ ایسے بچونکا خون جنکا مزاج سکرافیولس ہے نہایت احتیاط سے نکالنا چاہئے اور حقیقت کے اندرونی مدکا سارا مطلب صرف جونکون کے لگانے سے حاصل ہو سکتا ہے اور ابتداہی سے اس مرض کے دوسرے درجہ کا علاج کرنا پڑے تو ہرگز خون نہ نکالنا چاہئے ٭

دوم مسہلات - اس مرض مین مسہلات سے بڑا فائدہ ہوتا ہے لیکن صرف کہلکر دست آنے پر اکتفا کرنا چاہئے بلکہ چند روز تک دستون کو جاری رکہنا چاہئے چنانچہ جب قبض رفع ہو جاوے تب بہی تہوڑی تہوڑی مقدار مین کسی جلاب کو چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد کہلانا چاہئے لیکن پرسوز تیز جلاب دینا اچہا نہین کیونکہ اسمین تپ ہو جانیکا اندیشہ ہے اور یہ کہ جس مقدار سے پہلے دست آتے ہین وہ ہر روز کے استعمال سے کافی نہین ہوتی ہے - پس قبض کے رفع کرنے کے لئے ہر روز ایک ہی وقت پڑتی ہے - اس مرض کے ابتدا مین ہمیشہ جی متلی اور تپ ہوا کرتی ہے لیکن یہ علامتین خون کے نکالنے سے اسقدر کم ہو جاتی ہین کہ معدہ ایک خوراک کیا - لو - مل اور جلیپ یا کیا - لو - مل اور اسکا - مونی کی خوراک قبول کرلیتا ہے لیکن جبتک دست نہ آوین تبتک ان دوا کو تین تین گہنٹہ بعد کہلانا چاہئے بلکہ حقنہ بہی کردیوین تاکہ انکا عمل جلد ہو جاوے لیکن تپ نہ رکے تو ان دوا کا استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے اسصورت مین زیادہ مقدار کیا - لو - مل مین شکر ملاکر بچہ کو ایک ہی دفعہ کہلاکر تہوڑے عرصہ بعد سلفٹ اف مگنیسیا کے عرق کا استعمال کرین اور جب دست ایک مرتبہ کہلکر آجاوے تو اسی نمک کو ہمراہ ٹارٹریٹ اف پوٹاش کے کہلاوین تاکہ اجابت کہلکر آتی رہے اور ادرار بہی ہوتا رہے ٭

سوم مرکبات - سیماب کو کسی جلاب کے ہمراہ بجز دست لانے کے کسی
اور فائدہ کے لیئے نہ دینا چاہیئے سر پر آب سرد کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے
لیکن اس ترکیب کو ایسی حالت مین کرنا چاہیئے کہ جب دماغ مین اجتماع خون کا
ثابت ہوا ور بیماری کے درجہ دوم اور سوم مین بھی نہ لگانا چاہیئے ٭

غذا - ابتدا مرض مین کہ جب علامتون کو شدت ہوتی ہے پاخانہ
قبض رہتا ہے اور جی متلی شدت سے ہوتی ہے اُسوقت بیمار کو بہت ہی کم غذا
دینی چاہیئے لیکن بعد ازان ہلکی اور مقوی غذا مثلاً ساگو دانہ یا آب یخنی ضرور پلانا
چاہیئے ٭

افیون - اس مرض مین افیون کے استعمال کرنے مین نہایت احتیاط درکار
ہے اور ان دو حالتون کے سوا اسکو کسی اَور حالت مین ہرگز نہ استعمال کرنا چاہیئے ٭

اول - اُن صورتون مین کہ جب یہ مرض نہایت شدت سے ظاہر ہوا ور بچہ کو دیوانے
کے طور پر جوش آجاوے اور بعد تنقیہ تام کے اگرچہ سر کی گرمی اور چہرہ کی سُرخی رفع
ہو گئی ہو اور نبض بھی جلد اور کمزور چلتی ہو پھر بھی اگر جوش رفع نہو تو افیون کے
کھلانے سے چین آجاتا ہے اور بچہ سو جاتا ہے اور بعد جاگنے کے اُسکو نہایت
آرام آجاتا ہے ٭

دوم - اُن حالتون مین کہ جب یہ بیماری شدت سے ظاہر نہین ہوتی لیکن جون
جون بڑھتی جاتی ہے مریض کو ہذیان بے چینی اور درد سر کی شکایت زیادہ ہوتی
جاتی ہے اور خاصکر راتین اُسکی نہایت تکلیف سے کٹتی ہین اور تیز جلاب کی بالکل
برداشت نہین ہوتی اور جب بجز افیون کھلانے کے اَور کوئی چارہ نہین ہوتا تب
پوری مقدار مار - فیا کے پینے سے اُن علامتون کو نہایت افاقہ ہو جاتا ہے ٭

بلسٹر - ابتدا مرض مین کہ جب اس بیماری کا بڑا زور و شور ہوتا ہے بلسٹر

لگانا جائز نہین لیکن جب یہ مرض بڑھ جاوے اور بیمار سست اور بیہوش ہونے لگے تب سر کی چند یا پر بلسٹر لگانا چاہئے اور اُس بلسٹر کو خلاف اُس قاعدہ کے جو ہم نے قرابا دین صبیان مین بتلایا ہے (دیکھو امراض الصبیان) ۱۰ یا ۱۲ گھنٹہ تک برابر رکھنا چاہئے کیونکہ یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ ہایڈرو سفلس کے بیماری مین جلد پر پھالا دیر سے نکلتا ہے +

دوم اسپیوریئس ہایڈرو کفلس

اسپیوریئس کے معنے ہین کاذب کے -

علامات - اِس بیماری کی یہ ہین کہ بچہ کا سر بھاری اور وہ خوابناک ہوتا ہے اپنی دائی کی آغوش مین نیم خواب نڈھال ہو کر پڑا رہتا ہے اور نہ تو سر اُٹھانے کی طاقت ہوتی ہے اور نہ سر اُٹھانا چاہتا ہے آنکھین کبھی تو کھولتا ہے اور کبھی بباعث کمال ضعف کے بند کر لیتا ہے زبان کسیقدر سفید ہوتی ہے اور کبھی جسم سرد - یہ بیماری کئی مہینے کی عمر سے دو یا تین برس کی عمر کے بچون کو ہو جایا کرتی ہے اور ایسے بچون کو بھی ہوتی ہے جو نازک مزاج اور نہایت کمزور ہوتے ہین +

تشخیص - اِس بیماری کو دماغ کے انفلامیشن یا کن - جش - چن سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ اِس مرض کی پہچان یہ ہے کہ رخسارے بچہ کے پھیکے اور سرد ہوتے ہین - آنکھین نیم وا اور پتلیون مین حس نہین ہوتا بچہ دم سرد اور آہستہ آہستہ لیتا ہے بہت چھوٹا ہو تو اِس مرض اور کن جش - چن مین فرق کرنے کی نہایت آسان ترکیب یہ ہے کہ اُسکے یافوخ یعنے تالو کا ملاحظہ کرین چنانچہ یافوخ یعنے تالو اگر اونچا ہے تو جانیئے کہ دماغ مین خون زیادہ ہے اور جو دبا ہوا ہے تو اِس سے کمی خون کی ثابت ہوتی ہے

علاج - اس بیماری مین تنقیہ بالکل منع ہے بچہ کو دودہ یا شوربا پلاوین اور بطور دوا کے ارو-ماٹیٹک اسپرٹ اف امو-نیا ۵ یا ۱۰ قطرہ کی مقدار مین چار چار گہنٹہ بعد دیوین یا بعوض اُسکے ۵ یا ۱۰ بوند برانڈی ہمراہ ارا روٹ کے پلاوین - اگر اسہال موجود ہو تو روکین - دائی یا والدہ کو کہہ دین کہ بچہ کو کپڑا نہ کرے اور اُسکے ہاتہہ یا پاؤن کو پارچہ پشمینہ سے ڈہانک رکہین ؛

سوم کرانک ہائیڈرو سیفلس

علامات - اس مرض مین دماغ کے اندر پانی بہرجاتا ہے اور سر بڑہ کر مانند سبوچہ کے ہوجاتا ہے - ہڈیون کے جوڑ کہل جاتے ہین - اور پیشانی کی ہڈی اونچی ہوجاتی ہے اور دونو جانب کے پہیلجاتے ہین اور پیچہے کی ہڈی بہی اپنی جگہہ سے ہٹ جاتی ہے اور بچہ کا چہرہ بدڈول مانند مثلث کے ہوجاتا ہے - نتیجہ دماغ کے پہیلجانے اور کاسہ سر کے اندر پانی بہرجانے کا یہ ہوتا ہے کہ بچہ سے اپنے سر کا بوجہہ سنبہل نہین سکتا اور آہستہ آہستہ اور بعض دفعہ اپنے سر کو ہاتہون سے تہام کر چلتا ہے بچہ یا تو اندہا یا بہرہ ہوجاتا ہے اور کسی جانب کا ہاتہہ یا پاؤن مفلوج ہوجاتا ہے اور بیوقوف سا ہوجاتا ہے اور کبہی کبہی کنولشن بہی ہوجاتا ہے ؛

اسباب - سبب اس مرض کے ہنوز دریافت نہین ہوئے لیکن بعض کہتے ہین کہ یہ بیماری دماغ کے انفلامیشن کے باعث پیدا ہوتی ہے اور آتشک اور تولد کے وقت عمل جراحی کے سبب سے اور کسی بیماری کی چہوت لگجانے سے بہی یہ بیماری پیدا ہوسکتی ہے ؛

علاج - دوا سے کچہہ بہی فائدہ حاصل کرنا منظور ہو تو علاج اس بیماری کا عین ابتدا سے کرنا چاہئے چنانچہ بچہ کا سر منڈوا کر اُسپر ہر روز ایک یا دو ڈرام ملکا

مرکیورئیل آینٹمنٹ کی مالش کریں اور سر کو پشمینہ کے کن ٹوپ سے ڈھانک رکہیں تاکہ ہوا لگ کر پسینہ نہ رُک جاوے - لیکن بچہ کا سر گرم ہو جاوے تو ٹوپی اُتار لیں اور چوتہائی یا آدھا گرین کیا - لو - مل ہمراہ دو یا تین اررو - باٹ پاؤڈر اف چاک کے تاکہ سیماب دستوں کے راہ نکل نہ جاوے دنمیں دو دفعہ کہلاویں - اسہال شروع ہوجاوے تو صرف مرہم مذکورہ بالا کی مالش کریں - اِس علاج کو ۳۰ یا ۴۰ روز تک برابر جاری رکہیں - اِس سے کچھہ فائدہ ہو تو دوا کی مقدار بتدریج کم کر دیں - لیکن مالش کے بعد ہی کن - ٹوپ پہنا دیں - چہہ یا آٹہہ ہفتہ کے بعد چنداں فائدہ معلوم نہو تو کیا - لو - مل کے ہمراہ کوئی ہلکی ڈائیو - رٹک دوا ملا کر استعمال کریں اور گردن کے پیچھے سٹن یا بلسٹر لگا دیں - سر بہت گرم اور بچہ بہت بے چین ہو تو سر پر گاہے گاہے جونکیں لگا دیں - سر کو اسٹی - کنگ پلاشر سے باندہنا ہی ایک علاج اِس مرض کا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ پلاسٹر مذکور کی دہجیاں ایک انچ کی تہائی چوڑی کتر کے پہلے دو دہجیاں م وزمیش ٹایڈ - پرا - یسٹس سے لیکر قینچی کے طور پر اُسکی خلاف جانب کے آربٹ کے باہر کے حصہ پر لگا دیں + دوم ایک اَور دہجی سر کے پیچھے بالوں کے اُگنے کی جگہہ سے لیکر ناک کی جڑ پر لگا دیں + سوم کئی دہجیاں سر کے آر پار اِس ترکیب سے لگا دیں کہ چند یا پر مانند قینچی کے ایک دوسری سے ملجا دیں + چہارم ایک اَور دہجی اسقدر لمبی لیویں کہ جسکے تین پیچ سر کے چاروں طرف آجاویں اسکا پہلا پیچ بہوؤں اور کانوں کے اوپر اور آکسے - پے ٹل پرو - ٹیو - بیرنس کے کسیقدر نیچے آجاوے تاکہ ساری دہجیوں کے سرے اُس پیچ سے قریب چوتہائی انچ نیچے لٹکتے رہیں تب اُن دہجیوں کے سروں کو اُس پیچ پر موڑ کر باقی دو دہجیوں کو اُسیطور پر لا دیں کہ جسطور پر پہلے پیچ کو بہوؤں اور کانوں پر بٹھایا تہا - اِس ترکیب سے سر پر ایک مساوی اور مضبوط دباؤ پڑجاتا ہے لیکن اسکے نتائج کو باحتیاط

تمام دیکھنا چاہیئے کسلئے کہ اس ترکیب سے بعضدفعہ کم-پرے-شن آف دی-برین یعنے دماغ کے دب جانے کی علامتین پیدا ہو جاتی ہین کہ جسوقت پٹیون کو ڈھیلا کر دینا چاہیئے ⁂

سر سے پانی نکالنا بھی ایک اور علاج اس مرض کا ہے ترکیب جسکی یہ ہے کہ ایک باریک سے-ٹیو-لا اور ٹرو-کار لیکر سامنے کے یا فوخ کے ڈیڑہ انچ تفاوت سر کے کو-رو-نل سو-چر پر سوراخ کر کے پانی نکال لین اور جسوقت پانی نکلتا رہے اور بعد بھی سر پر کسی قسم کا دباؤ رکھنا چاہیئے ⁂

ششم سن-اسٹروک

اس بیماری کے کئی نام ہین چنانچہ ہیٹ اپو-پلکسی ⁂ کو-ڈ دی-سو-لائیل ⁂ ان-سو-لے-شیو ⁂

ماہئیت - اکثر حکما کی یہ راے ہے کہ جب دماغ حرام مغز اور سم-پے-تھی-ٹک نرو کے افعال پست ہو جاتے ہین تب علامات اس بیماری کی پیدا ہوتی ہین اور یہ کہ اس بیماری مین جبتک صرف دماغی علامتین موجود ہوتی ہین تبتک اثر اسکا دماغ کے حصہ سے ربی-برم مین محدود رہتا ہے اور جب حرکات تنفس مین خلل واقع ہوتا ہے تب اسمین مے-ڈلا-ابلانگے ٹا بھی مبتلا ہو جاتا ہے ⁂

علامات - پہلے ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کے سر مین تھوڑا بہت درد ہوتا ہے - ہذیان ہوتا ہے بیمار کو اونگھہ آتی ہے - چہرہ اور آنکھین سرخ جسم خشک اور گرم - نبض تیز اور سریع ہو جاتی ہے - تشنگی بشدت - پیشاب کم اور سرخ - اور بعضدفعہ بیمار کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے - یہ علامتین چند گھنٹہ تک رہکر اگر نہ بڑھین تو علاج مناسب سے بتدریج رفع ہو جاتی ہین ورنہ علامات مفصلہ ذیل

پیدا ہونے لگتی ہین - غنودگی زیادہ ہوتی جاتی ہے - پتلیان سکڑتی جاتی
ہین - مختلف عضلات مین اختلاج ہونے لگتا ہے - دم جلد جلد اور تکلیف سے
لیا جاتا ہے - دل شدت سے دہڑکنے لگتا ہے - نبض سریع لیکن کمزور ہوجاتی ہے
اور حرارت بدن کی تیز ہوجاتی ہے - اب بیمار بیہوش ہونے لگتا ہے - پتلیان
پہیلجاتی ہین اور بعضدفعہ تشنج ہوتا ہے - اب دم آہستہ آہستہ اور زیادہ تکلیف
سے لیاجاتا ہے - اور بعضدفعہ اس سے خراٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے - چہرہ
پہولکر نیلگون ہوجاتا ہے - دل خوب شدت سے دہڑکتا ہے - لیکن حرکات
اُسکی کمزور ہوجاتی ہین اور نبض جلد ڈوب جاتی ہے اور مرض کے شروع ہونے
سے ۲ سے ۹ گہنٹہ کے اندر بیمار مرجاتا ہے لیکن جلد کی حرارت مرتے دم
تک بدستور تیز رہتی ہے یہانتک کہ موت کے بعد بہی نعش عرصہ تک گرم رہتی
ہے ، بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ کوئی بہی علامت مندرجہ نہین پیدا ہوتی -
اور بیمار بیہوش ہوجاتا ہے اور چند گہری گہری سانسین بہرکر جان بحق تسلیم
ہوجاتا ہے - یا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو غش آجاتا ہے اور نڈہال ہوجاتا
ہے - سر گہومنے لگتا ہے - بصارت دہندلی ہوجاتی ہے - پتلیان آنکہون کی
پہیلجاتی ہین - اونگہہ آتی ہے - سینہ مین ایک بندہن سا معلوم ہوتا ہے
بیمار ٹہنڈی سانسین لیتا ہے - فم معدہ پر بوجہہ یا وہ مقام ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ گویا بیٹہا جاتا ہے اور بیمار کا جی متلاتا - قئے ہوتی ہے - چہرہ اور بدن پہیکے -
جسم سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے مگر سر کسیقدر گرم رہتا ہے - نبض کمزور
اور بطی ہوتی ہے - یہ علامتین علاج مناسب سے یا تو رفع ہوجاتی ہین یا بڑہ کر بیمار کو
ہلاک کرڈالتی ہین - بعض اوقات یہ مرض اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ درد سر اور ہذیان
ہوتا ہے اور مریضکو اونگہہ آتی ہے - سر گہومتا ہے - کچہہ پوچہو تو کبہی رونے اور کبہی

ہنسنے لگتا ہے - سینہ پر بند ہن سا معلوم ہوتا ہے - جی متلاتا قے ہوتی ہے -
دل دھڑکتا ہے - نبض کمزور مگر سریع - چہرہ پھیکا جسم کبھی گرم اور کبھی سرد - یہ علامتیں
رفع ہوکر شفا ہوسکتی ہے یا بڑھ کر حالتِ بیہوشی اور تنگی نفس کے باعث بیمار مسافر
راہ عدم کا ہوجاتا ہے +

اسباب - تپش آفتاب اور خاصکر اُن دنوںمین یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے
کہ جب سخت گرمی اور ہوا بند ہوتی ہے اور یہ مرض اپریل مئی اور جون کے مہینے مین
زیادہ ہوتا ہے +

حفظ ماتقدم - بلا ضرورت دھوپ مین نہ پھرنا چاہئے - گرمی کے دنون مین
اسقدر مشقت کہ جس مین تکان ہو نہ کرنی چاہئے - کثرت شراب خواری سے احتراز
کرنا چاہئے +

علاج - خون لینا بذریعہ فصد کے اِس بیماری مین منع ہے اِس سے
نقصان عظیم متصور ہے - لیکن سرد پانی کا تڑاڑا بیمار کے سر گردن اور سینہ پر کار
اکسیر کا کرتا ہے - اِس سے بدن کی گرمی کم ہوجاتی ہے اور نظام عصبی کو تحریک ہوتی
ہے جبتک جسم گرم اور خشک رہے اور نبض مین طاقت تبتک بیمار کے سر سینہ
اور پشت پر خوب کھلے دل سے پانی کا تڑاڑا چھوڑتے جاوین لیکن جسم بیمار کا سرد اور
پسینہ سے معرق ہو - نبض کمزور اور بیمار گہری سانسین لیتا ہو تب سر اور سینہ
پر گاہے گاہے سرد پانی کے چھینٹے دیوین + رفع تکلیف تنفس کیواسطے بیمار کے سینہ
رائی کی پٹی لگاوین اور کسٹر ائیل اور ٹرپنٹائن کا حقنہ کرین - اور پنڈلیون پر
بھی رائی کی پٹی لگادین - جب بیمار کو نگلنے کی طاقت آجاوے تو نبض کا لحاظ رکھکر
ادویات اِسٹی - میو - لنٹ اور اغذیہ مقوی دیوین +

ہفتم مرض ا-پو-پلکسی

تعریف - دفعتہً موقوف ہوجانا حرکت کا اور حس مین فرق پڑجانا بسبب دب جانے دماغ کے +

اقسام - یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے - قسم اول مین دماغ کی رگین خون سے صرف پُر ہوجاتی ہین اِسکو سنپل یا کن-جس-ٹیو ا-پو-پلکسی کہتے ہین + دوم سیرس اِسمین علاوہ رگون کے پُر ہوجانے کے اِن سے سیرم یعنے آب خون تراوش پاکر دماغ کے پینڈے اور بطون مین جمع ہوجاتا ہے + سوم ہے-مو-را-جک اِسمین علاوہ رگون کے پُر ہوجانے کے وہ پہٹ بہی جاتی ہین +

علامات - یہ بیماری تین طور سے شروع ہوتی ہے - اول بیمار دفعتہً بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے - دوم تہوڑے عرصہ تک شدت کا درد سر غشیان اور بیہوشی طاری ہوکر بیمار اِس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے - سوم دفعتہً نصف جسم مفلوج ہوجاتا ہے اور تب یہ بیماری رفع ہوجاتی ہے +

پہلے طور سے یہ مرض شروع ہو اور خون بہی زیادہ بہ جاوے تو بیمار بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے - پُتلیان پہیلجاتی ہین اور مُنہہ بیمار کا ایک جانب کو کسیقدر کہچ جاتا ہے - بول و براز بے معلوم نکلجاتا ہے - ہاتہہ پاؤن سرد اور نیلے ہوجاتے ہین جسم سرد پسینہ سے سعرق ہوجاتا ہے اور چند گہنٹہ کے بعد بیمار تلف ہوجاتا ہے +

بہے ہوئے خون کی مقدار جب اوسط ہوتی ہے تب اِس مرض مین تہوڑی بہت بیہوشی ہوتی ہے اور دم تکلیف اور خراٹے سے لیا جاتا ہے - نگلنا دشوار ہوجاتا ہے چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے - آنکہین وا اور بے حرکت رہتی ہین اور دونو پتلیون مین فرق پڑجاتا ہے - دست و پا یا تو بے حرکت یا کہچے ہوئے ہوتے ہین یا اِنمین تشنج

ہونے لگتا ہے لیکن یہ علامتیں ایک جانب کے ہاتھہ و پاؤن مین بہ نسبت اور سے
جانب کے زیادہ تر پائی جاتی ہین - پاخانہ یا تو قبض یا ازخود نکل جاتا ہے اور پیشاب
بہی یا تو خطا ہو جاتا ہے یا مثانہ جب پیشاب سے پُر ہو جاتا ہے تب قطرہ قطرہ
ٹپکنے لگتا ہے - نبض پُر سخت اور سریع ہوتی ہے لیکن بہ نسبت حالت صحت کے
نبض کی سُرعت اکثر کم ہوتی ہے ؞

جب یہ بیماری قسم خفیف سے ہوتی ہے تب بیمار بالکل بیہوش نہین ہوتا
اور تکلم مین بہی تہوڑا ہی فرق پڑتا ہے اور وہ فرق تہوڑے ہی عرصہ تک رہتا ہے
اور بعض صورتون مین صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ طاقت گفتار یا تو بالکل جاتی رہتی ہے
یا اُسمین فرق پڑ جاتا ہے ؞

علامات منذرہ - خاص مرض کے شروع ہونے سے پہلے عرصہ دراز تک
یا تو بیمار کا سر گہومتا یا سر درد کرنے لگتا ہے یا سر مین بوجہ معلوم ہوتا ہے - خیالات
مین فتور پڑ جاتا ہے - بیمار کے مُنہہ سے کچہہ کا کچہہ نکل جاتا ہے - حافظہ بگڑ جاتا ہے
زبان مین لکنت آجاتی ہے - چہرہ سُرخ تکسیر جاری رہتی ہے - آنکہون کے سامنے
چنگاریان سی اُڑتی ہوئی نظر آتی ہین - بیمار کبہی ایک چیز کو دو دیکہتا ہے یا بعض
دفعہ تہوڑے عرصہ کے لئے بہرا یا کانا ہو جاتا ہے اور کبہی تو اونگہتا رہتا ہے اور
بعض دفعہ اُسکے ہاتہہ پاؤن شل ہو جاتے ہین اور کبہی چہرہ پہیکا غثیان قے اور
غشی طاری ہو جاتی ہے ؞

نتایج - یا تو مریض دفعتہ مر جاتا ہے یا مختلف عرصون کے اندر موت آتی ہے
اور جب مریض کو شفا کُلی ہونیوالی ہوتی ہے تو اُس سے پہلے اکثر قے ہوتی ہے اور کثرت
سے پسینہ آتا ہے اور جب شفا کامل نہین ہوتی تب یا تو مریض کے ہوش و حواس
مین تہوڑا بہت فرق رہ جاتا ہے یا تہوڑا بہت فالج ہی باقی رہ جاتا ہے ؞

علامات تشریحی بعد وفات - اگر مریض سنپل ا-پو-پلکسی مین مرجاوے تو دماغ کی رگین خون سے پُر اور پہیلی ہوئی ہونگی اور دماغ کے بطون اور پیندے مین تہوڑا بہت سیرم یعنی آب خون ہوگا - اور قسم دوم یعنے سیرس ا-پو-پلکسی سے مرگیا ہو تو دماغ کے بطون اور پردون کے درمیان سیرم یعنی آب خون پایا جائیگا اور جب مریض ہے - مو-را-جک ا-پو-پلکسی سے مرتا ہے تب دماغ کی ساخت یا بطون یا پیندے مین یا دماغ کے اوپر خون پایا جاتا ہے *

تشخیص - بیہوشی شراب کے نشہ کے سبب ہوئی ہو تو مُنہہ سے شراب کی بو آئیگی اور کسی مسموم زہر کے کہانے سے ہوئی ہو تو مریض کے حالات دریافت سے وہ بات ثابت ہوسکتی ہے - علاوہ ازین ا-پو-پلکسی کی بیماری مین جب تشنج ہوتا ہے تو ایک جانب مین بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ہوتا ہے مثلاً ایک پتلی تو سکڑی ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر اُسپر نمایان ہوگا اور دوسری پہیلی ہوئی اور روشنی کا اثر اُسپر کچہہ بہی نہوگا یعنے بے حس و حرکت ہوگی اور ایک جانب کے ہاتہہ پاؤن بالکل ڈہیلے کہ اُٹہا کر چہوڑ دیتے تو ایسے گر پڑتے ہین گویا اِن مین بالکل جان ہی نہ تہی - برخلاف اِسکے دوسری طرف کے ہاتہہ پاؤن تہوڑے بہت کہچے ہوئے ہونگے - ہاتہہ اور پاؤنمین تشنج ہوتا ہو تو ایک جانب کے ہاتہہ پاؤن بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ تر حرکت کرتے ہین *

اسباب - پری-ڈسپو-زنگ ایک خاص عمر چنانچہ ۵۰ سے ۸۰ برس کی عمر مین یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے اور جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے طبیعت اِس مرض مین مبتلا ہونے کے لئے زیادہ تر مایل رہتی ہے اور ۲۰ سال سے کم عمر مین یہ مرض کم ہوتا ہے اور عہد طفلی مین بہت ہی کم - قد و قامت خداداد - مثلاً کوتاہ گردن - فراخ سینہ - سرخ رنگ - تیار بدن اِس بیماری کے میلان طبع ہین

لیکن یاد رہے کہ اکثر یہ بیماری لاغر آدمیون کو بھی ہو جاتی ہے * یہ مرض موروثی بھی ہے * اچھی غذا کا کہانا اور ریاضت کا نہ کرنا معمولی فضلونکا خارج نہ ہونا۔ دموی مزاج۔ وہ بیماریان قلب کے کیواڑون کی جنکے باعث دماغ کا خون اچھے طور پر لوٹ نہین سکتا۔ اور نہایت قریب سبب اس مرض کا یہ ہے کہ جب دماغ کی رگین چربی میز بدل جاتی ہین یا اُنکی دیوارون مین کوئی مادہ سخت جمع ہو جاتا ہے تب وہ اچھے طور پر نہ سکڑ سکتین اور نہ پہیل سکتی ہین بلکہ ڈہیلی اور پتلی پڑ جاتی ہین نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ جب خون ذرہ بھی تیزی سے دورہ کرتا ہے تب وہ رگین خون سے اسقدر پُر ہو جاتی ہین کہ اُنکے پہٹ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ اسیواسطے بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی مُسن آدمی زینہ سے اُترتا یا چڑہتا ہے یا زور سے کہانستا یا چھینکتا ہے یا کسی اَور طور سے اُسکے دوران خون کو تحریک ہوتی ہے تب دماغ کی رگون کے پُر ہو جانے کے سبب سے یا پہٹ جانے کے باعث یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے *

اکسائیٹنگ کاز۔ کثرت ریاضت۔ زور سے گانا۔ یا ہوائی باجا بجانا۔ بوقت اجابت زور لگانا۔ زور سے کہانسنا۔ غصہ و غضب۔ شدت کی سردی یا گرمی کا لگنا۔ بدیر سر جہکا کر بیٹہنا۔ اور اُسحالت سے دفعتہً اُٹہہ کہڑا ہونا۔ گلو مین دباؤ کا ہونا۔ جیسے گلوبند وغیرہ کا۔ شہوت کا غلبہ۔ کثرت شراب خواری *

علاج۔ جب بیمار نوبت کیحالت مین ہو تو اُسکے سر کو اونچا رکہین تاکہ دماغ کیطرف خون رجوع نہ کرے اور کمرے کی کہڑکیون کو کہولدین تاکہ ہوا کہلے طور پر آتی جاتی رہے * چہرہ خون سے پُر اور آنکہین سرخ ہون یا چہرہ پہیکا مگر نبض پُر سخت اور خوب تڑپتی ہو تو گلا یا بازو کی رگ سے فصد لین۔ لیکن چہرہ پہیکا اور نبض کمزور ہو تو ہرگز فصد نہ لین * بعد دفع ہو جانے نوبت کے ایسا علاج کرین جس سے قلب کی حرکت

ویسی اور دوران خون کی تیزی کم ہوجاوے - پس گاہے گاہے تہوڑا سا خون بذریعہ فصد کے لین یا سر اور گردن پر جونکین لگا دین اور ایسے مسہلات کا استعمال کرین جن سے خوب کہلکر دست آجاوین مثلاً کروٹن - آئیل ایک یا دو بوند شکر کے ہمراہ ملاکر مریض کی زبان پر ملدین یا حقنہ جات کا استعمال کرین چنانچہ نسخہ حقنہ کا - کسٹر ائیل ۲ ڈرام + روغن تارپین ۴ ڈرام + آب گرم دو پائینٹ + سب کو ملاکر حقنہ کرین + سر گرم ہو تو سر پر آب سرد لگا دین - پہلے گردن پر اور بعد کچھہ عرصہ کے سر پر پلسٹر لگا دین - بطور غذا پہلے بیمار کو آش جو یا ساگو دانہ کہلا دین اور رفتہ رفتہ غذا بڑہاتے جاوین + اگر نوبت اِس بیماری کی غذا سے تہوڑے ہی عرصہ بعد ہوجاوے تو ضرور قے کرا دین - نوبت کے وقت خون حیض یا بواسیر کا خون بند ہو تو عورت کے اندام نہانی یا مقعد کے گرد جونکین لگا دین + بیمار بالکل بیہوش یا حالت ردّی مین ہو تو گردن پر اسٹرانگ لائیکوار ایمو-نیا کی مالش کرین اور مریض کو ایمو-نیا سنگہا دین +

گاؤٹ یا رو-ماٹیزم کی بیماری دماغ کیطرف منتقل ہوجاوے اور اُس سبب سے اے-پو-پلکسی کی بیماری پیدا ہو تو فوراً کوئی سخت جلاب دین + نگلنے میں تکلیف ہو تو دوا اور غذا کے دینے مین نہایت احتیاط کرین کہ مبادا مریض کا گلا گہٹ نہ جاوے - جب بیمار روبصحت لانے لگے تو گردن پر ایک سیٹن لگا دین اور نوبت اِس بیماری کی پہر ہوجاوے تو ویسا ہی علاج کرین جیسا پہلی دفعہ کی نوبت کے لئے بتلایا گیا ہے مگر اس دوسری دفعہ کی نوبت کا علاج زیادہ سخت ہونا چاہیے +

علاج حفظ ما تقدم - چونکہ اے-پو-پلکسی کی بیماری مین دماغ کے اندر خون زیادہ ہوتا ہے اور اکثر یہ مرض دموی مزاج کو ہوجاتا ہے تو جن آدمیوں کے

طبیعت اِس مرض مین مبتلا ہونے کے لیئے مایل ہو اُنکو خمر کا استعمال بالکل ترک
کردینا چاہیئے اور گوشت اور ثقیل غذا سے پرہیز کرنا چاہیئے بلکہ بقولات اور دودہ پر
گزارا کرنا چاہیئے اور جب کوئی بہی علامت منذرہ ظاہر ہو تو فوراً غذا کم کردین
اور گاہے گاہے جلاب ویدیا کرین - اِس ترکیب سے علامات منذرہ رفع ہون
گردن پر جونکین لگا دین یا بذریعہ گلاس کے خون لین - ایسے آدمیون کو گرم مکان
مین نہ رہنا چاہیئے اور نہ بڑی رات گئی کہانا کہانا چاہیئے + صبح و شام ہوا خوری
کرنی چاہیئے اور کہانے پینے مین محتاط + پاخانہ قبض نہونا چاہیئے اور تنگ پوشاک
نہ پہننی چاہیئے - جب یہ بیماری کمزور آدمیون کو ہونیوالی ہو تو اِسکا علاج اغذیہ
اور ادویہ مقوی سے کرنا چاہیئے +

ٹیو-مرس آف دی-برین
یعنی
دماغ کی رسولیان

اقسام - بڑی بڑی قسمین رسولیون کی جو دماغ مین پائی جاتی ہین وہ یہ ہین
کنسر + ٹیو-بر-کل + آتشک کے مادہ کا منجمد ہو جانا + سار-کو-ما +
گلیو-ما + گلائی-اوما + کو-لس-ٹیا-ٹو-ما + لائی-پو-ما + انیو-ریزم +
استخوانی یا چونہ کے مادہ کا جمع ہو جانا +

اول کنسر - اگرچہ ہر قسم کی خبیث رسولیان دماغ مین پیدا ہو سکتی ہین
مگر خاصکر ان-سے-فی-لائیڈ قسم کی رسولی اکثر پیدا ہو جاتی ہے - اِس قسم
کی رسولی سے صرف ایک یا کئی قسم کی پیدا ہو جاتی ہین اور اگرچہ سی-ری-برم مین اس قسم کی
رسولی اکثر پیدا ہوتی ہے پہر بہی دیگر حصون مین پیدا ہو سکتی ہے +

دوم ٹیو۔ بر۔ کل - ٹیو۔ بر۔ کل کے ڈلے زرد یا بھُرمئی رنگ کے خشک ہوتے ہین اور اُنمین خون کی رگین نہین ہوتین - اکثر تو ایک ہی ڈلا ہوتا ہے مگر گاہے دو بھی پیدا ہوجاتی ہین - مقدار انکی السی کے بیج سے لیکر بیر کی گٹھلی تک کی ہوتی ہے اور بعض دفعہ چھوٹے انڈے کے برابر بھی ہوتی ہے *

سوم آتشک کا مادہ - بہ نسبت دماغ کی ساخت کے اِسکے پردون میں زیادہ اکثر جمع ہوجاتا ہے *

چہارم سار - کو - ما - اِس قسم کی رسولی بھی گاہے گاہے پائی جاتی ہے اور دماغ کے پردون یا خود ساخت مین پیدا ہوسکتی ہے - شکل اسکی یا تو گول یا خوشہ دار ہوتی ہے اور مقدار ایک چھالیا سے لیکر سیب تک کی ہوتی ہے *

پنجم - مِکسُو - ما - یہ رسولی بہت ہی نرم مثل فالودہ کے ہوتی ہے اور اکثر سی - ری - بَرَم مین پیدا ہوتی ہے - رنگت اِسکی زردی مائل یا سُرخی مائل ہوتی ہے *

ششم گلائی - او - ما - اِس رسولی کی کوئی خاص شکل نہین ہوتی بلکہ دماغ کی ساخت مین پھیلی ہوئی ہوتی ہے *

ہفتم کو - لس - ٹیا - ٹو - ما - اِس قسم کی رسولی بہت کم پائی جاتی ہے اور اپی - تھے - لی - ال کیسون کے تہ بتہ جمع ہونے سے بنجاتی ہے *

ہشتم - اینو - ریزم - دماغ کے پیندے کی کسی شریان مین اینو - ریزم کی رسولی گاہے گاہے بنجاتی ہے *

دیگر اقسام رسولیون کے ایسے نہین ہین جو بیان کے قابل ہون *

علامات - دماغ کی کسی بیماری کی علامتون مین اسقدر اختلاف نہین پایا جاتا ہے جیسے کہ اِس - ٹیومر کی بیماری مین ہے - وجہ اسکی یہ ہے کہ ٹیو - مر کی

بیماری کی علامتون کا پیدا ہونا کئی باتون پر حصر رکھتا ہے چنانچہ ٹیو- مر کی مقدار پر اسکے پیدا ہونے کی جگہہ پر- اسکے قسم پر- اسکی تعداد پر اور اسکے جلد یا دیر سے بڑہنے پر- علاوہ ازین علامات مذکور صرف اس سبب سے بکثرت نہین پیدا ہوتین کہ وہ رسولی دماغ کو دباتی ہے یا اسکی ساخت کو بگاڑ دیتی ہے بلکہ جب دماغ مین کوئی رسولی پیدا ہوتی ہے تب کچہہ عرصہ بعد ایسی بیماریان بہی دماغ کی پیدا ہوجاتی ہین جیسے نرم پڑجانا دماغ کی ساخت کا اور ہائیڈرو- کِفَلس اور کرانک مے- نن- جائی- ٹِس غرض اس سبب سے بہی رسولی کی علامتون مین اختلاف پڑہ جاتا ہے +

گاہے گاہے ایسا بہی ہوتا ہے کہ رسولی بڑی ہوتی ہے پہر بہی کوئی علامت اسکے ہونے کی نہین پیدا ہوتی یا ایسا ہوتا ہے کہ دفعتہً اِ- پو- پلکسی کی علامتین ظاہر ہوجاتی ہین مگر علاماتِ ذیل جنسے رسولی کا دماغ مین ہونا ثابت ہوسکتا ہے یہ ہین -

دردِ سر- ابتدا مین خفیف مگر رفتہ رفتہ شدید ہوجاتا ہے- کبہی تو یہ درد کسی خاص جگہہ پر محدود رہتا ہے مگر یہ کچہہ ضرور نہین کہ اُسی جگہہ پر درد محدود ہو کہ جہان رسولی ہے- یہ درد ہمیشہ برابر ہوتا رہتا ہے مگر کسی خاص وقت نہایت شدید ہوجاتا ہے اور ساتہہ اسکے شدت سے قے ہونے لگتی ہے - اور وہ بہی تحریک سے بڑہ جاتا ہے جیسے کہانسے چہینکنے - گہری سانس لینے یا تیز روشنی کے دیکہنے سے + دوم حرکت کرنے سے سر چکرا جاتا ہے + سوم عقل ہوش وحواس مین فرق نہین پڑتا بشرطیکہ رسولی بہت بڑی نہو یا دماغ کے کار- ٹی- کل حصہ مین کئی رسولیان نہون چہارم دماغ سے جو اعصاب نکلتے ہین جب اُنپر رسولی کا دباؤ پہونچتا ہے تب پہلے تو اُنمین خراش ہوتی ہے اور تب رفتہ رفتہ اعصاب مذکور مفلوج ہوجاتے ہین- مگر اکثر ایک ہی جانب کے اعصاب اِسمین مبتلا ہوتے ہین- بینائی مین اکثر فرق

پڑجاتا ہے اورگا ہے گا ہے بیمار بالکل اندھا بھی ہوجاتا ہے علی ہذا القیاس قوت
شامہ اور سامعہ مین بھی فرق پڑجاتا ہے گاہے گاہے نیو - رلجیا کا درد شدت
ہوتا ہے چنانچہ خاصکر پانچوان جوڑا مبتلا ہوجاتا ہے لیکن نے رشیئل نرؤ مین اکثر
خرابی آجاتی ہے اور بعض دفعہ تیسرا اور چھٹا جوڑا اور گاہے گاہے چوتھا جوڑا عصب کا
بھی مبتلا ہوجاتا ہے چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ جن جن مقامون پر وہ اعصاب پھیلتے
ہین پہلے وہ جگہہ پھڑکنے لگتی ہے اور تب وہان کے مسلس مفلوج ہوجاتے ہین
اور دماغ مین جب رسولی پیدا ہوجاتی ہے تب آٹھوین اور نوین جوڑون عصب
مین بھی خرابی آجاتی ہے جس سے بیمار اچھی طرح بات چیت نہین کرسکتا اور نہ
نگل سکتا ہے اور بعض اوقات دم لینے مین بھی تکلیف ہوتی ہے اور دل بھی بے
قاعدہ حرکت کرتا ہے پنجم ہاتھہ پاؤن کی حس و حرکت مین بھی فرق آجاتا ہے
اور یہ بات جب ہوتی ہے تب اکثر ایک ہی جانب کے ہاتھہ و پاؤن مبتلا ہوتے
ہین اور یاد رہے کہ دماغ کے جس جانب کے نرؤ مبتلا ہوتے ہین اُسکے خلاف جانب کے
ہاتھہ پاؤن کی حس و حرکت مین فرق پڑجاتا مثلاً پہلے تو ایسا ہوتا ہے کہ اُنمین خراش
شروع ہوتی ہے اور تب رفتہ رفتہ فالج ہونے لگتا ہے اور وہ ماؤف دست و
پا مین یا تو تشنج ہوتا ہے یا وہ اینٹھتے رہتے ہین۔ جب سے - ربی - برم کی کسی بعض کے
ساخت کے اندر کوئی رسولی پیدا ہوتی ہے تب اکثر ہے - سے - پلیجیا ہوجاتا ہے
بعض دفعہ دماغ کی رسولی مین مرگی کی طرح تشنج کی نوبتین بھی ہونے لگتی ہین اور جب
رسولی دماغ کے کسی خاص حصہ مین پیدا ہوتی ہے تب بعض دفعہ بیمار چلتے وقت گھوم
گھوم کے چلنے لگتا ہے یا کسی اور قسم کی بے قاعدہ حرکت کرتا ہے اور سی - ربی - بے لم
(چھوٹا دماغ) مین جب رسولیان پیدا ہوتی ہین مگر خاصکر اُسکے درمیانہ گوشہ مین تب
کہتے ہین کہ گردن کے پیچھے کے عضلات کچھہ سخت ہوجاتے ہین اور سر پیچھے کو ہٹ

جاتا ہے - کلائی خم کہا جاتی ہے دونوں ٹانگین کھچکر سیدہی رہ جاتی ہین اور اُن کی انگلیان بہی کہچکر تنجاتی ہین +

اِس بیماری مین مریض کی صحت مین بہی بہت فرق پڑجاتا ہے چنانچہ نیند مین جب خلل واقع ہوتا ہے تب مریض کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے - نتیجہ اِس مرض کا اکثر بُرا ہی ہوتا ہے اور یہ بات تو اکثر دیکہی گئی ہے کہ جو لوگ اِس مرض مین مبتلا ہوتے ہین انہین دفعتہً شدید علامتین ظاہر ہوکر یہ مرض مُہلک ہوجاتا ہے +

علاج - اِس بیماری کے علاج کے باب مین مریض کی طاقت کا بڑا لحاظ رکہنا چاہئے پس غذا اور دوا دونو ایسے ہون جن سے بیمار کی طاقت قائم رہے اور رسولی کے حل کرنے کے خیال سے آیوڈائیڈ اور برومائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین - نیند آتی ہو تو ادویات منوم کو کام مین لاوین +

سافٹننگ آفدی برین
یعنی
نرم پڑجانا دماغ کی ساخت کا

ماہیت - اِس بیماری کی ماہیت کے باب مین اطبا کی رائے مین بہت اختلاف ہے لیکن فی زماننا اِسبات پر سب کا صاد ہے کہ یہ مرض دماغ کی رگون مین سُدّوں کے پہنس جانے سے پیدا ہوتا ہے +

واضح ہو کہ دل کے کیواڑون کی بیماری کے سبب سے دماغ کی رگون مین ام بوٹیس یعنی سُدّا پڑجاسکتا ہے اگرچہ بعض دفعہ سُدّا مذکور کسی انیوریزم یا شش کی بیماری مین بہی پیدا ہوجاتا ہے - اور جب دماغ کی رگون مین سُدّے داخل ہوجاتے ہین جن سے خون کا دوران رُک جاتا یا کہلے طور پر جاری نہین رہ سکتا ہے تب اُن رگون کی

ساخت چربی یا کسی اَور چیز مین بدل جاتی ہے لیکن جن حالتون مین دماغ کی ساخت ملائم پڑجاتی ہے وہ یہ ہین چنانچہ دماغ کی ساخت مین انفلامیشن کا ہو جانا۔ رگون مین سدّون کا جمع ہو جانا۔ دماغ کی کسی بڑی رگ کا کسی سولی سے دب جانا۔ چھوٹی شریانین اور عروق شعریہ کی بیماری کے سبب سے جب انکی منفذ تنگ ہوجاتی ہے اور اس سبب سے جب خون اِن کے اندر سے بخوبی دورہ نہین کرسکتا ہے تب دماغ کی ساخت کی پرورش مین خلل واقع ہوتا ہے اور وہ ملائم پڑجاتی ہے جیسے کہ آتشک کی بیماری مین ہوا کرتا ہے اور اِس بیماری کے برہی۔ڈ۔ سپو۔ ٹ۔ نگ کا زیہ مین کہ بڑھاپے مین دماغ کی ساخت اکثر ملائم پڑجاتی ہے کیونکہ اُسوقت رگون کی دیوارون مین ابتری آجاتی ہے لیکن سدّوں کے پڑجانے سے جب دماغ کی ساخت ملائم ہوجاتی ہے تب یہ بات چاہے کسی عمر مین ہوجاسکتی ہے۔ دماغی محنت جب بشدت اور عرصہ دراز تک کیجاتی ہے تب دماغ کی ساخت کی پرورش مین اسقدر خلل واقع ہوجاسکتا ہے کہ وہ ملائم ہوجاتی ہے +

ساف۔ ننگ آ فدی برین تین شکل کی ہوتی ہے ایک سُرخ دوسری زرد اور تیسری سفید۔ ملایمت کے قوام مین بھی فرق ہے چنانچہ یا تو دماغ کی ساخت بہت تھوڑی یا اسقدر ملائم ہوجاتی ہے کہ جیسے آٹے کی پتلی لئی ہوتی ہے اور اِس بیماری مین کار۔ پس اِس۔ٹرائی۔ ٹم اور آپ۔ ٹک تھے۔ لے۔ مُس اور دماغ کے خم اکثر مبتلا ہوجاتے ہین اور یہ یاد رہے کہ جو حصہ دماغ کا ملائم پڑجاتا ہے اُسکی اِسپے۔ سی۔ فِک گراوٹی بہ نسبت تندرست حصہ کے بہت ہی کم ہوتی ہے +

علامات کرانک سے ۔ری پلے۔ رل ساف۔ ننگ کی۔ زرد

سر ہوتا ہے جو برابر ہوتا رہتا ہے مگر بہت شدید نہین ہوتا بلکہ بعضدفعہ سر مین صرف بوجہ معلوم ہوتا ہے اور یہ درد اکثر پیشانی مین ہوتا ہے اور اگرچہ سارے سر مین بھی بعض اوقات ہو سکتا ہے مگر نہ تو سر کے ایک جانب اور نہ کسی خاص مقام پر محدود رہتا ہے ۔ عقل ہوش وحواس مین فرق پڑجاتا ہے مثلاً کل دماغی قوتین رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہین یہانتک کہ مریض یا تو بالکل بے وقوف یا دیوانہ ہوجاتا ہے - بیمار کے عادات واطوار و مزاج مین بھی فرق پڑجاتا ہے ۔ افیزیشیا کے مختلف درجے پیدا ہوجاتے ہین مثلاً ایک ہی لفظون کو بیمار بار بار بولتا رہتا ہے - مریض پست ہمت اور مغموم رہتا ہے اور بعضدفعہ خواہ نخواہ ہنسنے یا رونے لگتا ہے اور گاہے بے چین اور جوش مین آجاتا ہے - گاہے گاہے ہوش وحواس مین فرق نہین بھی پڑتا - دست وپا کے مختلف حصون مین درد ہوتا ہے اور دست وپا کی قوت لامسہ مین اس طرح کے فرق پڑجاتے ہین کہ گاہے چیونٹیان رینگتی سی محسوس ہوتی ہین اور گاہے وہ مقام سُن ہوجاتا ہے - سماعت اور بصارت مین بھی گونہ فرق پڑجاتا ہے مگر نہ تو بیمار بالکل اندھا اور نہ بہرا ہوجاتا ہے - گاہے گاہے ہاتھ پاؤن کسیقدر مفلوج ہوجاتے ہین مگر وہ فالج کامل نہین ہوتا ۔ گاہے گاہے ہاتھ پاؤن اینٹھکر سخت ہوجاتے ہین اور اس بیماری کی ضمن مین رگون کی ساخت مین ابتری آجاتی ہے دل کمزور ہوجاتا ہے اور گردون کی ساخت دانہ دار ہوجاتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے - مدت اس بیماری کی مختلف عرصہ کی ہوتی ہے آخر کار کو - ما یعنے بیہوشی طاری ہوجاتی ہے - عضلات مفلوج ہوکر ڈھیلے ہوجاتے ہین - بول وبراز خطا ہوجاتا ہے اور رگون کے پھٹ جانے سے دماغ مین خون گرپا دماغ کی رگون مین بکثرت سُدّے پڑکر بیمار اس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت کرجاتا ہے ۔

علاج - یہ مرض لاعلاج ہے - بیمار کی طاقت کا خیال رکھنا چاہئے اور ادویہ اور اغذیہ مقوی دینی چاہیئین غم فکر اور ترددات سے باز رہنا چاہیے +

تھرام - بو - سس اور ام - بو - لے - زم

زندگی کی حالت کے اندر جب دل مین یا کسی رگ مین خون منجمد ہو جاتا ہے تب اسکو اصطلاح مین تھرام - بو - سس کہتے ہین اور اس منجمد خون کے ڈلے کو تھرام بیئر بولتے ہین +

جب اس منجمد خون کا کوئی ڈلا دوران خون کے ساتھ بہتا ہوا کسی خون کی رگ مین بطور ستدے کے پھنس جاتا ہے اور اُس رگ کے منفذ یا نالی کو بالکل یا کسیقدر بند کر دیتا ہے تب اسکو اصطلاح مین ام - بو - لے - زم کہتے ہین اور اُس منجمد ڈلے کو ام - بو - لس (یا سُدا) کہتے ہین +

اوّل تھرام - بو - سس

اسباب - جب کسی سبب سے خون رگ رگ کر دورا کرتا ہے تب جم جاتا ہے (تھرام - بو - سس) مثلاً دل کے کیواڑون یا دل کی کسی اَور ساخت کی بیماریون کے سبب یا دل کے اذن یا بطن پر جب دباؤ پہونچتا ہے یا جب دل کی حرکت صرف کمزور ہی ہو جاتی ہے جیسے بخارون مین ہوا کرتا ہے یا پُرانی بیماریون مین جنمین مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور شش کی اُن بیماریون مین بھی خون منجمد ہو جا سکتا ہے جنمین شش کے دوران مین رکاوٹ پڑجاتی ہے اور جب بسبب سکڑ جانے یا دب جانے یا کسی ام - بو - لس کے پھنس جانے سے رگ کا منفذ مسدود ہو جاتا ہے + اور جسم کے کسی حصہ کے عروق شعریہ پر دباؤ

پہونچنے سے یا کسی رگ کے ٹوٹ جانے سے اور خاصکر اینو - ریزم یا وی - ری
کوزوین کے سببسے جب رگین پھیلجاتی ہین تب بھی انکے اندر خون جم جاتا ہے
اور جب دل کے اندرونی سطح یا رگون کی دیوارون مین انفلامیشن ہوجاتا ہے
اور خون جب رقیق ہوجاتا ہے تب بھی جم جاسکتا ہے جسم کے جن جن حصون مین
تھرام - بو - سِس کی حالت پیدا ہوتی ہے اب انکا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے
چنانچہ

اول تھرام - بو - سس آف دی ہارٹ - بعد موت کے دل کے
اندر خون جم جاسکتا ہے یا حالت نزع مین یا اس سے پہلے + موت سے تھوڑے عرصہ
بعد پہلے جب دل کے اندر خون جم جاتا ہے تب نتیجہ اسکا مہلک ہوجاتا ہے پس
اِس امر کا ذکر خاصکر کرنا چاہیے +

واضح ہو کہ جب دل کی ساخت مین کوئی ایسی بیماری ہوتی ہے جس سے
خون اچھے طور پر دورہ نہین کرسکتا ہے یا جس سے دل کے اندر کی سطح کہردری
ہوجاتی ہے تب خون جم جاتا ہے اور بعض اکیوٹ بیماریون مین بھی دل کے اندر
خون جم جاتا ہے - وجہ اسکی یہ ہے کہ ان بیماریون مین خون کی حالت ایسی بگڑجاتی
ہے جس سے وہ آسانی سے جم جاتا ہے اور اُس سببسے دل کی رگون سے وہ خون
اچھی طرح خارج نہین ہوسکتا دبین گہومتا رہتا ہے تب منجمد ہوجاتا ہے - علاوہ
ازین تنفس مین جب خون کا دورہ اٹک جاتا ہے تب بھی خون آسانی سے جم جاتا ہے
مثلاً اُن بیماریون مین تنفس کے دوران خون مین مزاحمت پڑجاتی ہے اور خون
جم جاسکتا ہے - جیسے کروپ - ڈف - تھے - ریا + انڈو - کار - ڈائی - ٹس + نیومونیا
پلے - رسی - ٹو - نائی - ٹس + حالت زچہ کی + اری - سے - پلے - لس +
رو - ماٹزم فیور اور پائی - میا اور یہ بات یاد رہے کہ دل کے دہنے خانون مین

جب تھرام - بو - سس ہوجاتا ہے تب بہ نسبت بائین خانون کے تھرام - بوسس کے وہ زیادہ تر اندیشناک ہوتا ہے تھرام - بو - سس کیحالت دل کی دونو جانب پیدا ہوسکتی ہے + اکثر اوقات منجمد خون کی رنگت پھیکی پڑجاتی ہے یا ہلکی زردی مایل ہوجاتی ہے ÷

علامات - کار - ڈیاک تھرام - بوسس کا اثر کئی باتون پر منحصر ہے چنانچہ خون کے جلد جم جانے پر ÷ خون کے جم جانے کی تعداد اور موقع پر ÷ دل کے اندر خون جب جم جاتا ہے تب اسمین ان باتون کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے ÷ دل اچھے طور پر حرکت نہین کرسکتا کوئی بڑا سا ڈلا منجمد خون کا علیحدہ ہوکر دل کے کسی دہانے مین کسی بڑی شریان مین پھنس جا سکتا ہے ÷ یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ اس منجمد خون سے چھوٹے چھوٹے ذرات علیحدہ ہوکر چھوٹی چھوٹی شرائین مین بطور ام - بو - لائی کے گزر کرسکتے ہین اور شاید ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ خون کا ڈلا جب گلنے لگتا ہے تب اسکی عفونت سے کل خون زہریلا ہوجا سکتا ہے ÷ جب دفعتہ بہت سا خون جم جاتا ہے تب دل کی حرکتون مین نہایت خرابیان پیدا ہوجاتی ہین یعنے دل نہایت جلد جلد اور بے قاعدہ حرکت کرنے لگتا ہے - نبض نہایت کمزور اور بہت آہستہ آہستہ چلتی ہے - بیمار پر غشی طاری ہوجاتی ہے (سن - کو - پے) ÷ دم نہایت تکلیف سے لیا جاتا ہے بیمار نہایت بے چین اور فکرمند ہوجاتا ہے ÷ جب خون بتدریج جمتا جاتا ہے تب بھی وہی علامتین پیدا ہوتی ہین مگر کسیقدر خفیف - اور جب دل کا کوئی دہانہ یا کوئی بڑی رگ خون کے ڈلے سے مسدود ہوجاتی ہے تب بیمار فوراً مرجاتا ہے دل کے مقام پہ کان لگا کر سنین تو دل بے تحاشا دھڑکتا ہوا سنائی دیتا ہے اور اسکی حرکتین بے قاعدہ مسموع ہوتی ہین ÷ پر - کشن کرین تو دل کا مقام خاصکر

اُسکی دہنی جانب زیادہ تر ٹھوس محسوس ہوتی ہے دونو آوازین دل کی بیقاعدہ اور صاف نہین سُنائی دیتین *

علاج - بیمار کو آرام سے لٹا رکھین اور حرکت نہ کرنے دین - اور دیات سٹی - میو - لنٹ (مفرحات) خاصکر بیمار کی طبیعت اگر غشی کی طرف مایل ہو استعمال کرین اور بیمار کو شوربہ پلاوین - ہاتھہ پاون مین گرمی پہونچاوین - اور سینہ پہ خشک کپنگ کرین دوا کے طور پر بائی - کار - بو - نٹ اف سو - ڈا یا پو - ٹاش ہمراہ کامہ - بونٹ اف ایمو - نیا کے پلاوین - اور آب برف مین دس دس قطرہ لائیکوار - ایمو - نیا ملا کر گہنٹہ گہنٹہ بعد پلا سکتے ہین - اور دوسرے گہنٹہ مین سے پانچ گرین آئیو - ڈائیڈ اف پوٹاش کا استعمال کرین اور بعض دفعہ ڈی - جی - ٹے - لِس سے بہی فائدہ ہو سکتا ہے - کیونکہ اسکے استعمال سے دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور خفیف طاقت کی بجلی بہی فائدہ کر سکتی ہے - ایسا علاج ہرگز نہ کرین جس سے ضعف پیدا ہو - اور افیون اس بیماری مین قطعی منع ہے *

دوم تہرام - بوسس پلمو - نری ارٹری اور اسکی شاخون مین

جب ان رگون مین خون جم جاتا ہے تب تنگی نفس کی پیدا ہوتی ہے اور بیمار کو تازی ہوا کی نہایت خواہش ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چہاتی دبی جاتی ہے اور دل گہٹا جاتا ہے - غشی طاری ہو جاتی ہے - بیمار بہت بے چین اور فکرمند ہو جاتا ہے - اور دون کے رہنے خانے خون سے پُر ہو جاتے ہین تب جسم کی کل وریدون مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے *

علاج - مثل کار-ڈیاک تھرام - بو-سس کے ؁

سوم بڑی رگون مین خون کا جم جانا

اِس حالت مین وہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے جسکو اصطلاح مین فلگ-می-شیا ڈالنس کہتے ہین اور جسکا بیان میری کتاب امراض النسوان مین دیکھو -

دوم - ام - بو - لے - زم

ام - بو - لِش کی تعریف اوپر کیگئی ہے + منجمد خون کے ڈلے اِسطور سے پیدا ہوسکتے ہین کہ جب کسی ورید مین یا دل کے اندر یا کسی شریان مین خون جم جاتا ہے (تھرام - بو - سِس) تب وہ ڈلا خون کا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دوران خون کے ساتھ بہتا پھرتا ہے جب دل کے کیواڑون یا دہانون مین خون کا فائی - برین جم جاتا ہے تب اُس منجمد ڈلے سے فائی - برین کے خرد خرد ذرات علیحدہ ہوکر دوران خون مین شامل ہوجا سکتے مین + یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ جب مٹی یا چونہ کا مادہ دل کے کیواڑون مین یا شراین مین پیدا ہوجاتا ہے تب اِسکے ذرات علیحدہ ہوکر دورانِ خون مین جا ملتے ہین + ام - بو - لِش کے ڈلے یا تو اِسقدر بڑے بڑے ہوجا سکتے ہین کہ جن سے بڑی شریان کا منفذ بند ہوجائے یا اِسقدر چھوٹے کہ نہایت باریک کے - پے - ریز کے اندر سے بھی گزر جائین + جب وے - لِش - سر - کیو - لے - شن مین آتم - بو - لائی (جمع ہے - ام - بولس کے یعنے منجمد خون کے ذرات) کا گزر ہوجاتا ہے تب وہ ذرہ پل - مو - نری کے - پے - لے - ریز مین آکر ہمیشہ پھنس جاتے ہین لیکن جو ام - بو - لائی پل - مو - نری وریدون مین یا دل کے دہنی طرف یا شراین مین پیدا ہوتے مین وہ یا تو چھوٹی شریانون مین یا کے - پے - لے - ریز مین

مین مگر خاصکر دماغ نیتلی اور بروودن کی رگون مین گزر کر جاتے ہین اور جو پور۔ ٹمل وریدکی شاخون مین پیدا ہوتی ہین وہ اکثر جگر کے کے۔ لیے۔ لے۔ ریزہ مین آکر پھنس جاتے ہین * یہ قاعدہ ہے کہ ام۔ بو۔ لِش اکثر خون کے بہاؤ کی طرف بہتے پھرتے ہین اور یہ اِن سے رگون کا منفذ یا تو بالکل یا کسیقدر بند ہوجاتا ہے *

مقالہ پنجم

امراضِ نخاع

اول مائی۔ لائی ٹِس

یعنے

حرام مغز کی ساخت کا انفلامیشن

علامات۔ حرام مغز یعنے اس۔ پای۔ نل کارڈ کے جس حصہ مین انفلامیشن ہوتا ہے وہان پر وہیما وہیما درد ہونے لگتا ہے اور اُس جگہہ کی حس و حرکت جاتی رہتی ہے یا وہ مقام شل ہوجاتا اور اُسکی حس مین فرق پڑجاتا ہے اور ہاتھہ یا پاؤن یا دونو یا صرف ایک ہی کمزور ہوجاتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ ایک طرف کے ہاتھہ یا پاؤن کی حرکت مفقود ہوجاتی ہے * مفلوج ہاتھہ یا پاؤن لاغر ہونے لگتے ہین اور عضو ماؤف کا گوشت یا تو ڈھیلا ہوجاتا ہے یا کھچ جاتا یا اُسمین تشنج ہونے لگتا ہے۔ پیشاب خطا ہوجاتا ہے اور پاخانہ بھی بے معلوم نکل جاتا ہے پشت اور چوتڑون پر بسبب لیٹے رہنے کے بڈ۔ سور پیدا ہوجاتے ہین آخر کار بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا ہے۔ اور جب یہ مرض دماغ تک آپہونچتا ہے تب بیمار

حالت بیہوشی مین مرجاتا ہے لیکن حرام مغز کے ہر ایک حصہ کے انفلامیشن
کی علامات علیحدہ علیحدہ ہوتی ہین چنانچہ جب گردن کا حصہ مرض مین مبتلا
ہوتا ہے تب دونو ہاتھ مفلوج ہوجاتے ہین اور نگلنے اور دم لینے مین تکلیف
ہوتی ہے اور سینہ اور شکم جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے - بعض دفعہ نبض نہایت
آہستہ چلتی ہے اور قضیب کو اکثر نہایت خیزش ہوتی ہے * جب پشت کے
حصہ حرام مغز مین بیماری ہوتی ہے تب بعض دفعہ سارا جسم کانپنے لگتا ہے
دل دھڑکنے لگتا دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور شکم جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے *
جب کمر کے حصہ مین بیماری ہوتی ہے تب اطراف اسفل مفلوج ہوجاتے ہین
اور پہلے تو پیشاب بند ہوجاتا بعد ازان از خود خطا ہوجاتا ہے علے ہذا القیاس
پہلے قبض رہتا ہے بعد ازان پاخانہ بے معلوم نکل پڑتا ہے اور بعض دفعہ پیچ لیت
جاتی رہتی ہے * کمر اور چوتڑون پر زخم پڑجاتے ہین *

اسباب - پری ڈسپوزنگ جوانی اور مرد کا ہونا اکسائیٹنگ
کاز - کمر پر ضرب لگنا یا چوتڑون کے بل گر پڑنا - سردی کا لگنا - یا بارش مین بھیگنا
استخوان پشت مین کریز یعنے زخم کا ہوجانا - اسکرافیولا کی بیماری اور
کثرت مجامعت *

علاج - ابتدا مرض مین مقام ماؤف پر جونکین یا گلاس لگاوین
بعد ازان اسکے گرد یا تو بلسٹر یا ٹیلیشن لگاوین - بیمار کو آرام سے رکھین - پیشاب
بند ہو تو سلائی سے نکال دین اور مریض کو خوب صاف ستھرا رکھین * بطور
دوا کے مسہلات کا استعمال کرین اور اس بیماری مین اکثر کنایع مع آیوڈائیڈ
اف پوٹاسیم اور اگر حرام مغز کی ساخت گل نہ گئی ہو تو وار - گٹ اف رائی کا
استعمال کرین *

دوم مے ۔ نن ۔ جائی ٹِس

یعنے

حرام مغز کے پردون کا انفلامیشن

یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے ۔ اول اکیوٹ اسپائی ۔ نل مے ۔ نن ۔ جائیٹس + دوم اسپائی ۔ نل ادہی ۔ ٹلے ۔ شن + سوم رہو ۔ ماٹک اسپائی ۔ نل مے ۔ نن ۔ جائی ۔ ٹِس +

اول اکیوٹ اسپائی ۔ نل مے ۔ نن ۔ جائی ۔ ٹِس

علامات ۔ مقام ماؤف مین درد ہوتا ہے جو حرکت کرنے دبانے یا جھکنے سے یا گرمی کے باعث زیادہ ہوجاتا ہے اور رہو ۔ ما ۔ ٹِزم کے درد سے نہایت مشابہت رکھتا ہے اور پشت اور ہاتھ پاؤن تک چھا جاتا ہے یا ٹیسین اسکی سینہ اور شکم کے چارون طرف پھیلجاتی ہین ۔ ہاتھ پاؤن پشت اور گردن کھچ جاتی ہے جسم مین بعضے دفعہ تشنج مثل مرض ٹے ۔ نے ۔ نس کے ہوتا ہے (کزاز) + گردن یا شکم بکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے اور بیمار کو تنگی تنفس کے ہوجاتی ہے + یہ بیماری ۱۰ سے ۱۴ دن کے اندر اکثر ہلک ہوجاتی ہے اسوقت یا تو ہذیان ہوتا ہے یا علامات رو بصحت ظاہر ہوجاتی ہین یا مریض حالت بیہوشی مین راہی ملک عدم کا ہوجاتا ہے +

اسباب ۔ اس مرض کے وہی ہین جن سے نخاع کی ساخت کا انفلامیشن پیدا ہوتا ہے +

تشخیص ۔ کھچ جانا عضلون کا یا انمین تشنج کا ہونا اس مرض کی علامات

تشخیصی ہین +

علاج - حصہ ماؤف پر جونکین لگاوین یا بذریعہ گلاس کے خون لین بعد ازان سہلات تیز کا استعمال کرین - غذا ہلکی دین اور مریض کو آرام سے لٹا رکہین - پیشاب کا خیال رکہین - مثانہ پُر ہو تو بذریعہ سلائی کے خالی کرین بعد خون لینے کے مقام مرض پر برف لگا دین اور اسکے گرد کی جگہہ پر بلسٹر - تہوڑی تہوڑی مقدار مین پارہ کا استعمال بہی مفید ہے مثلاً دو یا تین گرین کیا لومل ہمراہ ایک گرین افیون کے تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد کہلا دین تا کہ اثر سیماب کا جسم مین بخوبی ہو جاوے اور جب حالات ردیہ طاری ہون اُسوقت اسے تہر ویموسنیا اور برانڈی سے مریض کی طاقت کو قائم رکہین +

دوم اسپائنل اری ٹیشن

علامات - نخاع کے جس حصہ مین یہ بیماری ہوتی ہے وہان درد ہوتا ہے جو دبانے یا ٹہونکنے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور بائین پسلی یا سینہ اور شکم کے کُل عضلو نمین بہی درد ہوتا ہے - بیمار کو تنگی نفس کی ہوتی ہے اور دل دہڑکتا ہے نوبت مرض ہسٹیریا (اختناق الرحم) کی ہو جاتی ہے - مریض پست ہمت اور مزاج اُسکا چڑچڑا ہو جاتا ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور شکم مین نفخ - بعض دفعہ یہ علامتین عرصہ دراز تک جاری رہتی ہین اور بعد بیاہ ہونے کے شدت پکڑ جاتی ہین لیکن خاصکر ایام رضاعت اور حمل مین بہی اُن کی شدت زیادہ ہوتی ہے +

تشخیص - گردن سے کمر تک جتنے فقرات ہین اُنکو انگلیون سے اچہے طور پر دبانے سے یا ایک ایک کو ٹہونکنے سے چند مقامون پر درد معلوم ہوگا اور

پسلی سینہ اور شکم کا درد فوراً زیادہ ہوجائیگا اور بعض دفعہ ساتھہ اِن دردوں کے سینہ کے عضلات مین بھی درد ہونے لگتا ہے *

اسباب - جوان عورتون کو یہ بیماری اکثر ہوجایا کرتی ہے *

اکسائٹینگ کاز - اِس مرض کے یہ ہین - ورزش کا نہ کرنا - قبض تکلیف سے حیض کا آنا اور لیو - کو - ریا کی بیماری *

علاج خارجی - مقام درد پر جوکین لگادین یا بذریعہ گلاس کے خون لین بعدازان بلسٹر لگادین یا کسی اسٹی - میو - لینٹ لے - نی - منٹ کی مالش کرین اور عضلون کے درد کو رفع کرنے کے لئے یا تو بلا - ڈو - نا یا او - پیم پلاسٹر لگادین *

علاج داخلی - داخلی علاج اِس بیماری کا اسطور پر کرین کہ تکلیف حیض کو علاج مناسب سے رفع کرین - ہلکے ملینات سے رفع قبض کرین اور ادویات مقوی اور سے ڈ ٹی - ٹیو مثلاً آہن - بن کا استعمال کرین *

سوم رو - مائٹک اسپائی - نل مے - نن - جائٹس

علامات - حرام مغز کے گرد ایک پھیلا ہوا درد محسوس ہوتا ہے اور کسی ہاتھہ یا کسی پاؤن مین شدت کا عصبی درد ہوتا ہے - بعد کچھہ عرصہ کے درد مذکور حرام مغز کے کسی خاص حصہ کی ایک جانب کے قریب محدود ہوجاتا ہے - حصہ مذکور کا رنگ سُرخ ہوتا ہے - اور بعد تھوڑے عرصہ کے اُسپر دانہ ہاے مرض ہر - پیز پیدا ہوجاتے ہین * ہاتھہ پاؤن کا درد جاری رہتا ہے اور اُنگلیان شل ہوجاتی ہین اور اُنمین جھناٹ محسوس ہوتی ہے اور طاقت اُن کی جاتی رہتی ہے یا وہ مفلوج ہوجاتی ہین *

اسباب - ہر - پی - ٹو - سیو - زنگ اِس مرض کے وہی ہین جو بدما - ئیزم

اور گاوٹ کے ہین + اور سردی یا بارش مین بہیگنا اور تہک جانا اِن بیماری
کے اکسائیٹ ٹنگ کاز ہین +

علاج - مقام مرض پر جوکین لگادین اور تکمید کرین اور باقی علاج
رو-ما- ٹے- زم کے طور پر کرین +

چہارم اِن-فے-ٹایل پے-را-لی-سس
یعنے
بچون کا فالج

ماہیت - اِس بیماری کی ماہیت کی نسبت سابق سے بہت بحث چلی
آتی ہے لیکن اب بڑے بڑے محققین نے اسباب کو ثابت کردیا ہے کہ یہ
مرض نرالا ہے اور اکثر بچون ہی کو چھ مہینے کی عمر سے لیکر تین یا چار سال کی
عمر تک ہوا کرتا ہے اور خاصکر دوسرے سال کی عمر مین اکثر ہوجاتا ہے مگر بعضدفعہ
ایسا بہی ہوتا ہے کہ دو مہینے کی عمر سے لیکر آٹھہ یا دس سال کی عمر کے بچے بہی اِسمین
مبتلا ہوجاتے ہین - بعضدفعہ یہ بیماری چیچک یا دیگر اگزان-تہے-متا قسم کے
بیماریون کے بعد اور دانت نکلنے کی تکلیف سے یا پشت پر چوٹ لگنے سے - بہیگی جگہہ
پر سونے سے یا سردی کے لگجانے یا بارش مین بہگنے سے بہی ہوجاتی ہے
اور کبہی کبہی ہاضمہ کی خرابی سے بہی پیدا ہوجاتی ہے + یہ بیماری سپائینل کارڈ
کے انٹے-ری-ار کار-نیو کے انفلامیشن کے سبب سے پیدا ہوتی ہے - انفلامیشن
اگرچہ نخاع کے مختلف حصون مین ہوجا سکتا ہے پہر بہی گردن اور کمر کے حصون
پر ہی اکثر ہوجاتا ہے ، اور بعضدفعہ صرف ایک اور کبہی دونو انٹے-ری-ار کار-نیو
مین انفلامیشن ہوجاتا ہے +

علامات - اِس بیماری مین چند علامات مندرہ پہلے ہوتی ہین اور تب
یہ مرض ظاہر ہوجاتا ہے مثلاً خاصکر خفیف بخار ہوجاتا ہے بعض دفعہ کنولشن کہ جسمین
نہ تو چہرہ مبتلا ہوتا ہے اور نہ کوئی دماغی علامت پیدا ہوتی ہے لیکن گاہے گاہے
طبیعت مین جوش اور ہذیان اور بیہوشی بھی ہوجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ
بلا ظاہر ہونے کسی علامت مندرہ کے یہ مرض دفعتہً پیدا ہوجاتا ہے ۔ ابتدا میں
اکثر دونو جانب مفلوج ہوجاتی ہین مگر علی العموم بہ نسبت ہاتھون کے دونو ٹانگین اِس
مرض مین زیادہ مبتلا ہوجاتے ہین جس سے بچہ بالکل بے بس پڑا رہتا ہے اور
بہتیری دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ صرف دونو ٹانگین ہی مفلوج ہوجاتی ہین اور کبھی صرف
ایک ٹانگ اور بعض دفعہ ہے - مے - پلیجیا ہوجاتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ مرض
یکبارگی درجہ اتم کو پہونچ جاتا ہے اور تب رفع ہونے لگتا ہے - شاذونادر ایسا ہوتا
ہے کہ عضو ماؤف کے کل مسلس اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین اور عضلات متاثرہ
ڈھیلے پڑے رہتے ہین اور انہین سے چند لاغر بھی ہوجاتے ہین اور اُن کے
بعض ریشے کانپنے لگتے ہین اور رِی - فلکس کی حرکتین یا تو بالکل نہین ہوتین یا
کم ہوجاتی ہین - اِس مرض کے اندر حس مین چندان فرق نہین پڑتا مگر جو بچے
بات چیت کر سکتے ہین ہاتھ پاؤن اور پشت مین درد کی شکایت کرتے ہین - اِس
بیماری مین اِش - فنگٹ - ٹر مسلس نہین مبتلا ہوتے یا صرف تھوڑے ہی عرصہ
کے لئے بیکار ہوجاتے ہین - گاہے گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند روز کے اندر
پیرا - لی - سِس بالکل دور ہوجاتی ہے اور بیمار بالکل تندرست ہوجاتا ہے
لیکن عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مفلوج اعضا مین سے چند تو دو یا تین دن سے لیکر
دو ہفتہ کے اندر حالتِ اصلی پر آجاتے ہین مگر باقی کے اعضا ہمیشہ کے لئے
مفلوج رہ جاتے ہین مثلاً پیرا - پلی - جیا ہمیشہ کے لئے رہ جاتا ہے لیکن

شاذ و نادر ہے - مے - پلیجیا ہمیشہ کے لئے رہ جاتا ہے یا ایک طرف کا ہاتھ
اور دوسری جانب کی ٹانگ مفلوج رہ جاتی ہے یا صرف ایک ہی ہاتھ یا ایک
ہی پاؤن یا انکا فقط کوئی خاص حصہ ہی مفلوج رہ جاتا ہے - آخر کار ایسا ہوتا ہے
کہ عضلے متاثرہ لاغر ہو جاتے ہین اور انکا نشو و نما نہین ہونے پاتا - اور نہ اُن پر
بجلی کا اثر پیدا ہوتا ہے - انکی ساخت مین ابتری آجاتی ہے - نبض اُس جگہہ کی کمزور
ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ سست - اُس حصہ کی حرارت ہمیشہ کے لئے کم رہتی
ہے اور سبب اسکے کہ ماؤف ہاتھ یا پاؤن کے جوڑون کے لے - گی - منٹ ڈھیلے
ہو جاتے ہین اور وہ جوڑ ڈھیلے ہو کر لٹک پڑتے ہین اور مفلوج مقام کے مسلس کی ساخت
مین ابتری آجاتی ہے تو ہاتھ یا پاؤن لٹکے رہتے ہین یا کسی جانب کو گھوم جاتے ہین
جنکو بچپن مین ان - فن ٹائل پے - را - لی - سس کی بیماری ہو جاتی ہے
اُنکی عمر اکثر دراز ہوتی ہے اور عرصہ تک جیتے رہتے ہین - جو لنگڑے لولے بھیک مانگتے
ہین اُنکو بچپن مین اسی قسم کے پے - را - لی - سس ہوئی تھی +

علاج مثل دیگر فالج کے مقویات اور تار بجلی سے کرنا چاہئے جیسے فولاد
اسٹرک - نیا + خاس - فورس ارکٹ آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم وغیرہ +

مقالہ ششم

امراضِ اعصاب

اول نیو - رل - جیا یعنی وجع العصب

کل امراض حاد اور بہت سی مزمن بیماریونمین درد ہوا کرتا ہے لیکن جب پٹھون ہی
مین خاصکر درد ہوتا ہے تب اُسکو نیو - رلجیا کہتے ہین + عصبی درد بہت سببون سے

پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ جب زیادہ دن تک دودہ پلانے سے یا عرصۂ دراز تک
کبھی طوبت کے کثرت سے جاری رہنے سے یا خون کے نکل جانے سے کمزوری ہو
جاتی ہے تب اکثر عصبی درد پیدا ہوتا ہے ٭ جب یہ درد چہرہ اور سر کے ایک ہی
جانب پر اور نوبت بنوبت ہوتا رہتا ہے تب باعث اُسکا وہی سے ۔ لے ۔ ریا
ہے جس سبب سے تپ لرزہ پیدا ہوتی ہے ٭ بعضدفعہ یہ درد کسی عضو کی بیماری
کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے تب اِسکو سم ۔ پے ۔ تہے ۔ ٹک بہی کہتے ہین مثلاً
جگر کی بیماری مین دہنے کندہے پر درد ہوتا ہے اور بائین کندہے مین قلب کی
بیماری کے باعث اِن دونو نظیرون مین تو صاف ظاہر ہے کہ بیمار عضو کے اُعصاب
مقام درد پر بہی پہیلتے ہین لیکن بعض حالات درد کے ایسے بہی ہین جنمین درد کا مقام
اور بیمار عضو کے مابین عصبی تعلق کچہہ بہی نہین پایا جاتا چنانچہ معدہ مین تُرشی کے
باعث یا بسبب قبض کے یا گردون کے بیماری کے باعث درد ٹک ۔ ڈو ۔ لو ۔ رو کا
ہوجانا بعضدفعہ جب کسی عضو کی جڑ دب جاتی ہے یا اُسمین خراش ہوتی ہے تب اُس
عضو مین درد ہوتا ہے مثلاً جب کسی ہڈی کی کرچ یا کوئی شے غیر جنس کسی عصب کی جڑ
کو دباتی ہے تب ایک شدت کا درد ہوتا ہے چنانچہ اِس قسم کے درد یہ ہین کہ
جب مثانہ مین پتہری ہوتی ہے تب قضیب کے سر پر درد ہوتا ہے اور جب گردون
مین خراش ہوتی ہے تب رانون اور انثیین مین درد ہوتا ہے اور بسبب قبض کے
یا جب رودہ مین پیچ پڑ جاتی ہے تب رانون اور پاؤن کے پیچہے اور مقعد کے
کنارہ پر درد ہوتا ہے ٭ اعضاے اندرونی مین جب بلا انفلامیشن کے درد ہوتا
ہے تو وہ ہی عصبی درد ہوتا ہے اور جب مرض ہرپیز زاس ٹر کے دانے نکلنیوالے
ہوتے ہین تو انکے نکلنے سے پہلے یا بعد کسی پسلی کے عصب مین ایک شدت کا
درد ہوتا ہے ٭ چاہے جسم کے کسی عصب مین درد ہو اگرچہ اُسکو اصطلاح مین

ہو۔ رلجہا کہینگے لیکن جب چند خاص مقام کے اعصاب مین درد ہوتا ہے تب انکو خاص نامون سے نامزد کرتے ہین چنانچہ

مگ۔ رین

یہ ایک قسم کا درد سر ہے جسکو انگریزی مین سِک۔ ہڈ۔ ایک کہتے ہین اگرچہ خاص علامتین اس بیماری کی دو ہی ہین۔ ایک تو درد سر اور دوسری غشیان۔ پر اکثر دونو علامتون کے پیدا ہونے سے پہلے اور اور علامتین بھی ظاہر ہوتی ہین چنانچہ درد سر کے پیدا ہونے سے پہلے مریض کی بصارت دُہندلی ہو جاتی ہے۔ بعد ازان ایک یا دونو جانب کا جسم سُن ہو جاتا ہے اور تب وہان سوئیان چبہتی سی محسوس ہوتی ہین اور تکلم مین فرق پڑ جاتا ہے یعنے بیمار کہنا کچھہ چاہتا ہے اُسکے منہہ سے نکل کچھہ اور ہی جاتا ہے حافظہ مین فرق پڑ جاتا ہے۔ خیال منتشر ہو جاتے ہین بعد نصف ساعت کے درد سر شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے تو خفیف بعد ازان رفتہ رفتہ اسقدر شدید ہو جاتا ہے کہ بیمار سے برداشت نہین ہو سکتا پہلے ایک یا دونو ابرو سے شروع ہوتا ہے اور تب بہت سا حصہ سر کا مبتلا کر لیتا ہے۔ جون جون درد کو تخفیف ہوتی جاتی ہے جانب ماؤف کی آنکھہ پر ایک دہیما یا تیز درد معلوم ہوتا ہے اور جبتک یہ درد ہوتا رہتا ہے بیمار کا جی متلاتا رہتا ہے اور درد کے عین شدت کیوقت قَے ہو کر چند گہنٹہ کبھی سارا دن اور بعضدفعہ دو تین دن تک درد جاری رہتا ہے بعد رفع ہو جانے کے بیمار کو نیند آ جاتی ہے یا عرق آ جاتا ہے یا کثرت سے آنسو ٹپکنے لگتے ہین تب یہ درد رفع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس مرض کا تعلق دماغ سے ہے پھر بہی معدہ امعا جگر رحم وغیرہ اعضا ے کی خرابی سے اکثر ہو جاتا ہے۔

علاج۔ مگ۔ رین کے علاج کے تین مطالب ہین *

بعضے مریض درد کی شدت سے دیوانہ سا ہو جاتا ہے بعضے کو غش آ جاتا ہے

اول دماغ کی خرابی کا علاج - دوم روکنا یا رفع کرنا اکساتی ٹیشنگ کاز کا ۰
سوم نوبت کے وقت کا علاج

جب یہ بیماری رحم کی کسی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب برومائیڈ اف پوٹاسیم سے بڑا فائدہ ہوتا ہے - جب اسکے استعمال سے نیند آجاتی ہے تب نوبت اس بیماری کی رک جاتی ہے اور نوبت کیوقت جب یہ دوا کھلائی جاتی ہے تب بھی بیمار کو نیند آجاتی ہے جس سے نوبت جلد رفع ہوجاتی ہے ۰

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹک - ڈرین کا درد پانچوین جوڑے عصب مین ہوتا ہے بس ہائیڈریٹ اف بیوٹایل کلورل جو چہرہ کے نیو - رلجیا کو نہایت مفید پڑتا ہے اس مرض مین بھی فائدہ مند ہے چنانچہ ۵ گرین ہائیڈریٹ اف بیوٹایل کلورل دو یا تین تین گھنٹہ بعد اکثر نہایت فائدہ بخشتا ہے لیکن یہ جتلانا ضرور ہے کہ اس دوا کے استعمال سے بیمار مرض کی نوبتون سے بالکل محفوظ نہین رہتا بلکہ دو یا تین دن کے بعد درد کی نوبتین جو پہلے جلد جلد ہوتی تھین ہفتہ مین ایک یا دو دفعہ ہونے لگتی ہین اور رفتہ رفتہ مدت تخفیف کی دراز ہوتی جاتی ہے یعنے ہفتہ مین ایک دفعہ اور دو ہفتہ مین ایک دفعہ حتی کہ بیماری اپنے اگلے طور پر تیسرے یا چوتھے ہفتہ ظاہر ہوتا ہے تب اسکا علاج مقویات سے کرنا چاہیے - مثلاً فولاد کونین اور کاڈلیور - آئیل اور جس سبب سے پیدا ہوا ہے اسکو دور کرنا چاہیے لیکن یاد رہے کہ جب اس بیماری مین شدت کی قے اور ابکائیان آتی ہین تب یہ دوا بیکار ہوجاتی ہے یعنے اسصورت مین اسکو کھاتے ہی مریض قے کردیتا ہے ۰ یہ نسخہ بھی ٹک - ڈرین کے درد کو مفید ہے ۰

نسخہ - سائٹریٹ اف کیفین ڈیڑھ گرین ۰ فے - ناسی ٹین - ۴ گرین ۰ شوگر اف ملک ۴ گرین ۰ اسکی ایک پڑیہ بناکر کھلادین ۰ دو گھنٹہ بعد اگر ضرورت ہو تو پھر ایک ایسی پڑیہ کھلادین ۰

[illegible] یہ نسخہ علاج مین [illegible]

ایک اور طریقہ اس مرض کے علاج کا یہ بھی ہے کہ پندرہ یا بائیس قطرے سک - کس ویٹا - ڈونا اور دس گرین کلو - رل ہائیڈریٹ ایک آونس پانی مین ملاکر ہر روز رات کو سوتے وقت پلادین - اور جو نوبتین دردکی بار بار ہوتی ہون یا کسی معمولی وقت پر ہوجایا کرتی ہون تو نوبت کے شروع ہونے سے پہلے کئی راتین برابر پلایا دین * زیادہ مقدار مین ایسے - پاتی - رین بھی اس مرض کو فائدہ کرتا ہے اور جب بیماری خفیف ہوتی ہے تب گیوا - رانا اور کے - فین کے استعمال سے بھی رفع ہوجاتی ہے * بعض اوقات اس مرض کو اکسل - جین سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے مثلاً

نسخہ اکسل - جین - ۲۰ گرین ٹنکچر آف آرینج ۲ ڈرام د سرپ اف آرنج فلاورز ۲ ڈرام * پانی اسقدر کہ جتنے مین کل مکسچر دو آونس پورا ہوجاوے * مقدار نصف سے ایک آونس تک ایک یا دو دفعہ یا تین دفعہ دن کو *

ٹک - دو - لو - رو

تعریف - پانچوین جوڑے عصب کی چند یا ساری شاخون مین درد ہوتا ہے اور گاہے گاہے کم ہوجاتا ہے *

علامات - یہ بیماری اکثر مسن آدمیون کو ہوجاتی ہے - درد اسمین نہایت شدت کا اور عرصہ عرصہ بعد ہوتا ہے اور کبھی تو بہت کم ہوجاتا اور گاہے بلا کسی سبب کے دنون ہفتون مہینون بلکہ برسون تک نہین ہوتا - ابتدا مین یہ درد کسی خاص مقام پر محدود رہتا ہے مثلاً سپرا - آر - بے - ٹل یا انفرا - آر - بے - ٹل - یا من - ٹل - فو - رمی - من پر لیکن منہ کی طرف کے انفرا - آر - بے - ٹل نرو مین بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ چیرنے یا پھاڑنے کے طور پر شدید ہوتا ہے اور کبھی

مقام مرض پر سخت جلن سی معلوم ہوتی ہے اور بعض دفعہ صرف درد ہی محسوس ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ مقام سُرخ گرم اور پہول جاتا ہے - جب یہ درد آنکہون تک پہونچتا ہے تب کثرت سے آنسو بہنے لگتا ہے اور جب دہن اور جبڑدن مین سرایت کرجاتا ہے تب کثرت سے رال بہتی ہے اور جب عرصہ تک قائم رہتا ہے تو نروماؤف کی اُور شاخون مین بہی پہیل جاتا ہے چنانچہ اگر جنجہانہ کے نیچے شروع ہو تو اوپر کی لب تک پہونچ جاتا ہے اور وہان سے اوپر اور نیچے کے جبڑدن پر یا جنجہانہ کے اوپر کو سارے سر پر چہا جاتا ہے بلکہ تہوڑا بہت درد پشت تک بہی پہونچ جاتا ہے - جب درد کی شدت شروع ہوتی ہے تب مرض کیجانب کے چہرہ کے عضلات مین درد اور تشنج اس شدت سے ہوتا ہے کہ بیمار اُس جانب کے چہرہ کو زور زور سے ملتا رہتا ہے - بیمار اکثر یا تو ان مین تندرست رہتا ہے ٭

اسباب - پرہی ڈسپوزنگ - عورت کا ہونا - حمل نروس مزاج - کمی خون - کمزوری - فکر رنج و غم - خوف - سوء ہضمی ٭

اکسائیٹنگ کاز - نروماؤف کی جڑ مین جو دماغ مین ہوتی ہے خراش کا ہونا یا نرو کے کسی شاخ کا ہڈی یا کسی اُور مادہ سے دب جانا - یا کسی دانت کا زخمی ہوجانا ٭ نرو مذکور مین ر - ا - ٹیزم کا مادہ سما جاتا ہے ٭

علاج - اسباب کو دریافت کرین کہ نرو کہین سے دب نہ گیا ہو یا کسی دانت مین زخم ہو - کوئی دانت زخمی ہو تو اسکو اکہاڑ ڈالین اور جو باعث آتشک کا روماٹیزم ہو تو ادویات مناسب سے علاج کرین ٭ اگر یہ درد بباعث خرابی معدہ یا امعا یا گردون کے ہو تو بدہضمی یا قبض کو رفع کرین اور خرابی گردون کا علاج کرین ٭ اگر باعث کمی خون ہو تو کونین اور فولاد مفید ہے - چنانچہ کونین پوری مقدار مین گاہے گاہے کہلاوین اور سب سے اچہا مرکب فولاد کا اس مرض کے لئے

یا تو سیسے - کمے - سے ٹیڈ کار - بو - نٹ اف ایرن یا پلے - رالک سائیڈ اف ایرن ہے ۔ خوراک انکی ۱۰ سے ۴۰ گرین تک ونمین دو یا تین دفعہ ہے ۔ کلورائیڈ اف امیو - نیم (نوشادر) بمقدار ۲۰ گرین کے دن مین تین دفعہ بعض اوقات خاصکر جب درد جبڑو نمین محدود ہوتا ہے فائدہ کرتا ہے ۔

علاج خارجی - تدرے کلورا - فارم سنگھاوین یا کلورا - فارم یا بلا - ڈونا لے - نے - منٹ کی مالش کرین یا ہموزن کلورا - فارم اور لاڈ - نم ملاکر مسوڑون پر یا درد ناک نرو پر لین ۔ اور وی - را - ٹر - یا یا کو - تانیٹ کی مرہمون کی مالش سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے ۔

ہائیڈرٹ اف کلو - رل اور کافور جب ہموزن کہرل مین رگڑا جاتا ہے تب شیرہ کے طور کا ایک گاڑھا عرق بنجاتا ہے اسکا لیپ نیو - رلجیا کے درد کے مقام پر کرنے سے یا اُسپر آہستہ آہستہ مالش کرنے سے درد کو اکثر افاقہ ہوتا ہے پانچوین جوڑی عصب کے ان - فے - رہی - ار - ڈن - ٹل شاخ مین جب درد ہوتا ہے یا عصبی درد جب کن پٹی پر ہوتا ہے تب اس مرکب کے لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے کیڑے کی بیماری جب دانت مین ہوتی ہے تب بعضدفعہ نہایت شدت کا درد اُس دانت مین ہوتا ہے غرض اس مرکب کو باہر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے لیکن جب اُس دانت کے خول مین لگایا جاتا ہے تب درد کو جلد آرام آجاتا ہے ۔

ہائیڈرٹ اف بیو - ٹایل کلو - رل بھی اس درد کو مفید پڑتا ہے ۔ خوراک ۵ گرین دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد ۔ اور یہ نسخہ بھی مالش کا بہت مفید ہے چنانچہ

نسخہ مین - تہال - ایک ڈرام ۔ الکحال - ایک آونس ۔ روغن لونگ ۱۰ قطرے ۔ روغن دال چینی ۲۰ قطرے ۔ سبکو ملاکر اور اُسمین اپنی اُنگلی تر کرکے چند مرتبہ

درد کے مقام پر پھیرنا چاہئے +

نیو-رلجیا ہسٹیری-کا

اکثر عورات کو جو ہسٹیریا کی بیماری مین مبتلا ہین۔ نیو- رلجیا کا درد بشدت ہوتا ہے اور یہ درد جسم کے چاہے کسی حصہ پر ہو سکتا ہے۔ پر گاہے گاہے کسی خاص جوڑ یا ہڈی پر محدود رہتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اکثر حالات مین صرف یہ خیالی درد ہوتا ہے +

عـلاج اس قسم کے درد کا مقویات سے کرتے ہین اور اس مین بھی ہائیڈرٹ اف ہیو-ٹائیل کلو-رل بہت مفید ہے چنانچہ ۵ گرین دو دو گھنٹہ بعد پلانا چاہئے +

سائی-ٹیکا

عربی مین اس درد کو عرق النسا اور پنجابی مین رینگرٹو اکہتے ہین +

یہ بیماری سائے-ٹیک نرو کے ہے اور یہ نہایت تکلیف دہندہ مرض ہے۔ سابق مین اس مرض کو ایسا ہی سمجھتے تھے کہ مثل اور عصبی دردون کے یہ بھی صرف سائے ٹیک نرو کا درد ہے اور اسکا علاج بھی رسمی طور پر کرتے تھے جس سے اکثر اوقات فائدہ نہین ہوتا تھا۔ مگر اب حال کے مشاہدات سے یہ دریافت ہوا ہے کہ یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جسمین سائے ٹیک نرو مین انفلامیشن ہوجاتا ہے اور دوسرے مین مثل دیگر عصبی دردون کے صرف درد ہوتا ہے۔ قسم اول کو جسمین انفلامیشن ہوتا ہے سائے ٹیک نیو- رائی ٹس کہتے ہین۔ اور دوسرے کو جسمین نرو مذکور مین صرف درد ہوتا ہے سائے ٹیک نیو-رلجیا بولتے ہین۔ پس علاج سے پہلے اسباب کی تشخیص کرلینی چاہئے کہ جس درد

سے مریضکو تکلیف ہوا ہی نہیں وہ سائے ٹاِٹ نروکے انفلامیشن کے سبب سے ہے یا وہ درد زیادہ قسم عام نیو۔ رلجیا کے ہے کیونکہ ان دونو قسمونکا علاج ایک جیسا نہین۔ پس تشخیص کی سہولیت کے لئے ہم ان دونو قسمون کا فرق بالمقابلہ ایکدوسرے کی ذیل مین درج کرتے ہین چنانچہ ۔

سائے ٹاِٹ نیو۔ رلجیا	سائے ٹیکا نیو۔ رائٹس
۱۔ اسمین درد تیز ہوتا ہے اور برابر رہتا ہے چُبھنا درٹیسین بہت کم اور خاصکر وہ جگہ سُن نہین معلوم ہوتی ہے ۔	۱۔ اسمین درد ہمیا اور رہ رہ کر دفعۃً ہے ہوتا ہے۔ درد کے مقام پر چُبھن اور ٹیسین اور وہ جگہہ سُن معلوم ہوتی ہے
۲۔ سبب ضرب و زخم لیکن مریض کو اگر انیے۔ میا ہویا مے۔ لے۔ ریا کا اثر پایا جاوے تو اسکو نیو۔ رلجیا سمجھنا چاہئے	۲۔ سبب ضرب و زخم
۳۔ حرکت سے درد زیادہ نہین ہوتا ہے اور بعض دفعہ ہوتا ہی نہین ۔	۳۔ ٹانگ کے ہلنے جُلنے سے خاصکر جب زور سے سیدھی کیجاتی ہے ۔
۴۔ بالکل سُن ہوجانا شاذ و نادر ساری ٹانگ کا حس کند ہوجا سکتا ہے ۔	۴۔ مرض کے شروع مین وقتاً فوقتاً ٹانگ کی بعض بعض جگہہ سُن ہوجاتی ہے ۔
۵ ۔ ورم نہین ہوتا ۔ کسی کسی مقام پر دبانے سے درد ہوتا ہے دکھن نہین ۔	۵۔ کل نرو پر ورم ہوجا سکتا ہے اور دبانے سے دکھن ہوتی ہے ۔
۶۔ کسی ساخت مین خرابی نہین پیدا ہوتی ۔ ٹانگ کے حرکت نہ کرنے کے	۶۔ جلد بال اور ناخنون کی ساخت بدل کر بگڑ جاتی ہے اور عضلات کی ساخت

بھی بگڑ جاتی ہے اور وہ لاغر ہو جاتے ہین -	سبب سے قدرے لاغر ہو جا سکتے ہے -
۷- ٹانگ مفلوج ہو جا سکتی ہے -	۷- ٹانگ مفلوج نہین ہوتی -

علاج - سابق مین جن ادویات اور ترکیبون سے سارے ٹیکا کا علاج کرتے تھے انہین سے بہتیری دوا اُس قسم کے مرض مین اب بھی استعمال کر سکتے ہین جسکو ساہی ٹیک نیو-رلجیا کہتے ہین - مگر اُن ادویات اور اُن ترکیبون سے ساتی ٹیک نیو-رائی-ٹس کو فائدہ نہین ہوتا ۔ چنانچہ علاوہ اُن معمولی دواؤن کے یہ چند نئی دوائین سائی ٹیک نیو-رلجیا مین فائدہ مند ہین جیسے مے-نا-سی-ین ۔ انٹے-پائی-رین ۔ کو-کین اور آسمک ایسڈ پچھلی دو تو دواؤن کی جلد کے اندر پچکاری کرتے ہین ۔ اور مے-نا-سی-ین اور انٹے-پائی-رین کھلانے مین آتے ہین ۔ مگر مے-نا-سی-ٹین زیادہ فائدہ مند ہے - کیونکہ جب سات یا آٹھ گرین کی تعداد مین چار چار یا چھ چھ گھنٹہ کے بعد کھلائی جاتی ہے تب درد کو افاقہ ہو جاتا ہے اور آسمک ایسڈ کے فیصدی ایک حصہ کی طاقت کے عرق کے ۱۰ قطرے کی پچکاری سے درد جلد رفع ہو جاتا ہے ۔ بیمار اگر کمزور ہو یا اُسکے جسم مین مے-لے-ریا کا اثر پایا جاوے تو ایسا نسخہ تجویز کرین جسمین کونین اور فولاد اور سنکھیا موجود ہو ۔ اوپر جس علاج کا ذکر ہوا وہ تو معمولی علاج نیو-رلجیا کے قسم کے سائی ٹیکا کا علاج ہے - اب اِس بیماری کے اُس قسم کا بیان کیا جاتا ہے جسمین سائی ٹک نرو مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور جسکو سائے ٹیکا نیو-رائی-ٹس کہتے ہین - پس

علاج ساے۔ ٹیکا ینو۔ رامی۔ ٹِس کا۔ پہلے سبب
کو دریافت کرین اور ممکن ہو تو اُسکے رفع کرنے کی کوشش کرین۔ مثلاً دیکھین
کہ بیماری زخم کے سبب سے یا کولہے کے جوڑ کی بیماری سے یا پل۔ دس مین کسی
رسولی کے باعث یا سُدّون کے پھنسے رہنے کے سبب سے یا رحم کے کسی طرف
ٹل جانے سے یا وی۔ ری۔ کوز وینّن کے یا نیو۔ ریزم کے سبب سے پیدا
ہوئی ہے۔ بعضدفعہ یہ بیماری سردی کے باعث اور خون مین کسی زہر کے
سرایت کر جانے سے اور ڈوا۔ یا۔ بے۔ ٹیز کی بیماری کے باعث اور شراب
خواری اور آتشک کے سبب سے بہی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعضدفعہ سل
اور ٹا ئی۔ فائیڈ فیور کے سبب سے بہی ساے۔ ٹِک نرو مین انفلامیشن
ہوجاتا ہے۔ غرض اُن سببون مین سے جب کسی سے یہ بیماری پیدا ہو۔
اسکے رفع کرنے کی کوشش کرین۔ جب کوئی بہی سبب دریافت نہین ہوسکتا
ہے تب علاج کے تین مطالب ہوتے ہین۔ اوّل رفع کرنا درد کا۔ دوم انفلامیشن
کا روکنا۔ سوم مریض کو آرام وچین سے رکہنا سب سے بڑا بہاری مطلب ہے
مریضکو صرف یہی کہنا کافی نہینگے کہ بستر پر لیٹا رہے بلکہ اسبات کی بہی تاکید کرنی
چاہئے کہ کوئی بات ایسی نہ کرے جس سے بیمار نرو کو صدمہ پہونچے۔ اور تاکہ ایسا
نہ کرنا پاوے۔ لانگ اسپلنٹ بغل سے لیکر پاؤن تک لگاکر اسکی ٹانگ کو
قابو کرین۔ مگر اسپلنٹ اس ترکیب سے باندہین جسمین ساری نرو پر دوا لگ
سکے۔ اِس اسپلنٹ کو تبتک لگا رہنا چاہئے جبتک مرض کی علامتین نرم
نہو جاوین یا بیماری کرانک نہوجاتے۔ انفلامیشن کے روکنے کے لیئے بیمار نرو
پر برف لگائین۔ اگر سردی سے نقصان پہونچے تو گرم تکمید کرین۔ درد کے رفع کرنے
کے لئے مار۔ فیا کی پچکاری کرین۔ ایکوٹ درجہ کے رفع کرنے کے لئے صرف

اِسیقدر علاج کافی ہے ۔ اِس ترکیب سے جب انفلامیشن کی شدت رفع ہو جاوے تب اسباب مین کوشش کرنی چاہئے جس سے وہ مادہ حل ہو جاوے جو انفلامیشن کے سبب نرو پر پیدا ہوا ہے اور جس نے نرو کو دبا رکھا ہے ۔ اِس بات کے حاصل کرنے کے لئے نرو کو ہر روز ایک یا دو دفعہ ایا ۔ سو منٹ کے لئے آہستہ آہستہ دبانا چاہئے اور ساری نرو پر تار بجلی لگا دین ۔ کھلانے یا پلانے کی دوا سے اکثر فائدہ نہین ہوتا ۔ ہان آتشک کا اگر گمان ہو تو آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ۔ بعضدفعہ بلسٹر کے لگانے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے ۔

جب اِس بیماری کی دونو قسمین کرانک ہو جاوین تب انکا خارجی علاج مثل ٹنکٹ ۔ ڈو ۔ لو ۔ ۔ ۔ کے کرین ۔ دیکھو اوپر ۔

ڈاکٹر بیرڈ صاحب فرماتے ہین کہ روغن تارپین بیس بیس قطرے کی مقدار ایک دن مین تین دفعہ پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

پیرے ۔ را ۔ لے سِس

جب جسم کے ایک یا کئی حصون کا حس یا حرکت یا دونو جاتی رہتی ہے تب اِسکو پیرے ۔ را ۔ لے سِس کہتے ہین پیرے ۔ را ۔ لے سِس درحقیقت ایک علامت ہے اور مستقل مرض نہین ہے کیونکہ دماغ یا نخاع یا اُنکے پردون کی مختلف بیماریون کے باعث یہ پیدا ہو سکتا ہے اور ہوگا ہے لگا ہے جب اعصاب مین کسی قسم کی بیماری ہوتی ہے تب بھی پیرے ۔ را ۔ لے ۔ سِس پیدا ہو سکتا ہے اور ہوگا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرض ڈف ۔ تھے ۔ ریا اور رو ۔ ما ۔ ٹے ۔ زم اور ہس ۔ ٹے ۔ ریا کے سبب سے بھی فالج ہو جاتا ہے اور جب اعصاب یا عضلات مین سیسہ یا سیماب کا زہر سرایت کر جاتا ہے تب بھی پیرے ۔ را ۔ لے ۔ سس ہو سکتا ہے

پے - را - لے - سِس کی بیماریان دو حصوں مین تقسیم ہو سکتی ہین حصہ اول مین وہ پے - را - لے - سِس کی بیماریان ہین کہ جن مین حس و حرکت دونو مین خلل واقع ہوتا ہے اور دوسرے حصہ مین وہ ہین کہ جنمین یا تو صرف حس یا صرف حرکت ہی جاتی رہتی ہے یا کم ہو جاتی ہے ۔ اور جب صرف حرکت ہی جاتی رہتی ہے تب اُس پے - را - لے - سِس کو اے - سے - نے - سِشیا کہتے ہین اور جب صرف حس جاتا رہتا ہے تب اسکو اے - نِس - تھے - سِشیا بولتے ہین ۔ اور جب سارا جسم مفلوج ہو جاتا ہے تب اسکو جنرل پے - را - لے - سِس بولتے ہین اور جسم کا جب کوئی خاص حصہ مفلوج ہو جاتا ہے تب اسکو پارشل کہتے ہین ۔ پار - شل پے - را - لے - سِس کے اقسام یہ ہین ۔

اول ہے - مے - پلیجیا کہ جسمین جسم کی صرف ایک ہی جانب مفلوج ہو جاتی ہے دوم پے - را - پلیجیا کہ جسمین جسم اسفل مفلوج ہو جاتا ہے اور لوکل پے - را - لے - سِس اُسوقت کہتے ہین کہ جب صرف چہرہ یا ایک ٹانگ یا ایک بازو یا صرف ایک پلک وغیرہ مفلوج ہو جاتا ہے اور جب آنکھ کے پردہ رے - ٹے - نا کا حس جاتا رہتا ہے تب اُس پے - را - لے - سِس کو اَمو - رو - سِس بولتے ہین اور جب آنکھ کے اوپر کے پپوٹے کا لے - وے - ٹر - پل پے - بری عضلہ تیسری جوڑی عصب کے بیماری کے سبب سے مفلوج ہو جاتا ہے کہ جس سبب سے پپوٹا آنکھہ پر گر پڑتا ہے تب اسکو ٹو - سِس کہتے ہین - اور جب کان کی آواز کا حس جاتا رہتا ہے یعنے بہراپن کو اصطلاح مین کو - فو - سِس بولتے ہین - اور جب سونگھنے کی قوت جاتی رہتی ہے تب اے - ناس - میا کہتے ہین اور قوت ذائقہ کے زائل ہو جانے کو اے - جی - ءِس - ٹیا بولتے ہین ۔

اول ہے - مے - پلیجیا

تعریف - اِس مرض مین جسم کی ایک جانب کی یا تو حرکت جاتی رہتی ہے یا حس و حرکت دونو مفقود ہو جاتے ہین * یاد رہے کہ یہ بیماری ہمیشہ نہین لیکن اکثر نتیجہ اِ - پو - پلِکسی کا ہوتا ہے *

اقسام یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے چنانچہ جب نتیجہ مرض اِ - پو - پلکسی کا ہوتا ہے تب اِسکو سے - رِی - برل یعنے دماغی کہتے ہین * اِسپائی - نل جب جرم مغز سے تعلق رکھتا ہے * اِ - پے - لپ - ٹک یعنی متعلق مرگی کے ہو * ہِسٹیرِک یعنے جب تعلق اسکا مرض کو - ریا سے ہو * ہسٹیے - ریکل یعنے جب یہ علاقہ مرض ہسٹیے * ریا سے رکھتا ہو *

علامات - سے - رِی - برل ہے - مے - پلیجیا کی علامتین یہ ہین کہ جانب ماؤف کے ہاتھ و پاؤن کو اگر اُٹھا کر چھوڑ دیجیئے تو اپنے بوجھ سے خود گر پڑتے ہین * چہرہ اُس جانب کا جانب تندرست کیطرف مُڑ جاتا ہے - لیکن زبان بیمار جانب کیطرف کسیقدر گھوم جاتی ہے - طاقت گفتار یا تو جاتی رہتی ہے یا بیمار کی گفتگو سمجھ مین نہین آتی لیکن شاذ و نادر ایسا ہی ہوتا ہے کہ چہرہ جانب ماؤف کیطرف مڑجاتا ہے اور زبان بھی تندرست جانب کو گھوم جاتی ہے * ہاضمہ کم و بیش بگڑ جاتا ہے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ حرکت کے مفقود ہو جانے سے حس بھی جاتا رہتا ہے لیکن بعضدفعہ حس کی زیادتی ہو جاتی ہے جانب مفلوج کی حرارت اکثر تو کم پر بعضدفعہ زیادہ بھی ہو جاتی ہے اور ہوش و حواس اور حافظہ بعضدفعہ قائم رہتا ہے مگر اکثر بگڑ جاتا ہے * نبض اکثر آہستہ چلتی ہے لیکن بعضدفعہ سریع ہو جاتی ہے اور تنفس کی حرکت دہیمی * رودون کی کم طاقتی کے سبب پاخانہ

اکثر قبض رہتا ہے ۔ جب یہ مرض جلد رفع نہین ہوتا تو مفلوج ہاتہہ اور پاؤن لاغر
اور سرد ہو جاتے ہین اور جب یہ بیماری عام نہین ہوتی تو اکثر بہ نسبت پاؤن
کے اِسمین ہاتہہ زیادہ تر مبتلا ہو جاتا ہے ۔ جب اِس بیماری مین ہاتہہ پاؤن
کی طاقت صرف کم ہی ہو جاتی اور بالکل جاتی نہین رہتی ہے تب مریض اپنے
ہاتہہ کو بمشکل اُٹہاتا ہے ۔ پر اکثر بلا کسی سہارے کے اُٹہا نہین سکتا ۔ اور نہ
مفلوج ہاتہہ سے کسی چیز کو تہام سکتا ہے ۔ اپنے مفلوج پاؤن کو گہسیٹکر چلتا ہے
یا چلتے وقت اندیشہ اسکو ٹہوکر کہانے کا ہوتا ہے ۔ جب یہ مرض رو بصحت
لانے لگتا ہے تو طاقت پہلے پاؤن کو آنے لگتی ہے جس سے بیمار چل پہر
سکتا ہے لیکن ہاتہہ پہر بہی مفلوج رہتا ہے ۔ یاد رکہنا چاہئے کہ یہ بیماری اکثر
بائین طرف زیادہ ہوا کرتی ہے اور اکثر اتفاقاً ہو جاتی ہے ۔

اسپائی نل ہے ۔ مے ۔ پلیجیا یہ قسم اِس مرض کی بہت کم دیکہنے مین آتی ہے
اور اِسمین چہرہ اور ہوش و حواس مین فرق نہین پڑتا ۔

اپے ۔ لپ ۔ ٹِک ہے ۔ مے ۔ پلیجیا مرگی کی نوبت رفع ہو جانے کے بعد گاہے
گاہے ملیا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے ہاتہہ پاؤن چند منٹ سے لیکر چند گہنٹہ یا تین
یا چار روز یا اِسسے بہی زیادہ عرصہ تک مفلوج رہتے ہین لیکن دوسری نوبت سے
پہلے آرام آجاتا ہے ۔ کو ۔ ری ۔ اِک ہے ۔ مے ۔ پلیجیا جسم کی جس جانب کوریا
کی بیماری مین زیادہ حرکت ہوتی ہے بعضدفعہ وہی جانب مفلوج ہو جاتی ہے

ہسٹریکل ہے ۔ مے ۔ پلیجیا مین اکثر یا تو ہاتہہ یا پاؤن مفلوج ہو جاتے ہین ۔

اسباب ۔ جب یہ بیماری دفعتہً اور کامل طور پر پیدا ہوتی ہے تو ہمیشہ
مرض اے ۔ پو ۔ پلکسی کے سبب سے ہوتی ہے ۔ لیکن جب یہ مرض بتدریج شروع
ہوتا ہے تب یا تو کسی رسولی کے پیدا ہونے سے یا دماغ کی ساخت کے ملائم

پڑجانے سے پیدا ہوتا ہے اور جب اسپائی۔نل کارڈ کی ایک جانب پر دباؤ پڑتا ہے یا کوئی بیماری ہو جاتی ہے تب ہے۔مے۔پلیجیا کی بیماری کامل طور پر ظاہر نہین ہوتی۔ اِس حالت مین ایسا ہوتا ہے کہ اسپائی۔نل کارڈ کی جس جانب مین بیماری ہوتی ہے جسم کی اُس جانب کی حرکت جاتی رہتی ہے اور اُسکے برخلاف جانب کا حس ٭

تشخیص ۔ سے۔ربی۔برل ہے۔مے۔پلیجیا مین ہمیشہ کچھہ کچھہ فرق ضرور پڑجاتا ہے اور جب اِس قسم کا مرض شدید ہوتا ہے تو عقل و ہوش و حواس مین بھی فرق پڑجاتا ہے ۔تکلم مشکل سے کیا جاتا ہے اور نگلنے مین تھوڑی بہت تکلیف ہوتی ہے ٭

اسپائی۔نل ہے۔مے۔پلیجیا مین سر چہرہ اور زبان تندرست رہتی ہے اور جس جانب کی حرکت جاتی رہتی ہے اُسکے خلاف جانب کی حس مین فرق پڑجاتا ہے ٭

ا۔پے۔لپ۔ٹِک ہے۔مے۔پلیجیا بیمار کی سرگزشت دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے ٭

کو۔ری۔اِک ہے۔مے۔پلیجیا مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مفلوج اعضا مین کسیقدر جھٹکے کی حرکت ہوتی رہتی ہے۔ اِسمین چہرہ کا کچھہ نہین بگڑتا۔ اور نہ زبان مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے ٭

علاج ہے۔مے۔پلیجیا کے عین ابتدا کے علاج کا مطلب ایسا ہونا چاہئے جس سے قلب کی طاقت پست رہے اور بڑہنے نہ پاوے چنانچہ اِس مطلب کے حصول کے لئے بیمار کو برابر لٹا رکھین اور اُٹھنے یا بیٹھنے کی اجازت نہ دین اگر مریض کے ہوش و حواس قائم ہون تو اِس بات کا ضرور خیال رکھین کہ کسی طرح بیمار کی طبیعت رنج و غم یا فکر و تردد سے گھبرا نہ جاوے۔ اگر کوئی شے از قسم پوشاک وغیرہ دماغ کے خون کے اچھے طور پر دورہ کرنے کا مانع ہو تو اُسکو فوراً دفع کرین قبض ہو تو

اُسکا دفعیہ مسہلات سے کرین - ایام مرض مین یہ ثابت ہو کہ اسپائی نل کارڈ مین اجتماع خون لگا ہو گیا ہے تو اُسکا تدارک فوراً کرین چنانچہ بیمار کو چت نہ لیٹنا چاہئے بلکہ ممکن ہو تو اوندہا لیٹا رہے اسپائی نل کارڈ کے چند جگہہ پر ڈرائی - کپنگ کرین یا بلسٹر لگا دین + اور علاج داخلی کے لئے ایسی ادویات تجویز کرین جن سے حرام مغز کا کن جشن - جن (اجتماع خون) کم ہو جاوے - چنانچہ اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے بلا - ڈونا اور ارگٹ اف رائی مفید ہین ار - گٹ اف رائی پہلے پہل بمقدار ۳ گرین کے دنمین تین دفعہ دینا چاہئے اور رفتہ رفتہ اسقدر بڑھا دین کہ جبتک چہہ چہہ گرین دنمین دو دفعہ دے سکین +

پشت پر بلا - ڈونا پلاسٹر لگا دین اور چند ہفتہ مین علامتون کو تخفیف نہ ہو تو اکسٹراکٹ اف بلا - ڈونا بمقدار چوتہائی یا تیسرے حصہ گرین کے دنمین دو دفعہ کہلا وین بعد چہہ یا آٹہہ ہفتہ کے بیماری کو تخفیف ہو تو آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم بمقدار ۵ یا ۶ گرین کے دنمین دو دفعہ کہلاوین اور بلا - ڈونا ہی بدستور جاری رکہین + اسلئے تا کہ مفلوج عضلے لاغر نہ ہو جاوین اعضاے مفلوج پر تار بجلی لگاوین جسکے لگانے کی ترکیب ذیل مین بیان کیگئی ہے - اور مفلوج ہاتہہ پاؤن پر ورم ہو جاوے تو ہر روز رات کیوقت آب گرم سے تکمید کرین + قبض ہرگز نہ ہونے دین اور مخدرات (انو - ڈائین) کے استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو افیون کا استعمال نہ کرین بلکہ ہائیو - سئے ئمس یا کو - نایم اور ہمپ کا استعمال مناسب ہے + حرام مغز مین خراش کی علامات موجود ہون تو بلا - ڈونا کے استعمال کرنے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ جب حرام مغز مین اجتماع خون لگا ہوتا ہے تب ہی بلا - ڈونا سے فالج کو فائدہ ہوتا ہے اور یہی قاعدہ ار - گٹ اف رائی کے استعمال کرنے کا بھی ہے اور اسٹرکنا ئین (کچلے کا جوہر) کے اثر کا حال یہ ہے کہ اسکے کہلانے سے

نخاع میں زیادتی خون کی ہوتی ہے - پس یاد رہے کہ فالج کی بیماری ایسے ہی ایسے بیمار کو اسٹرکنایئن کے استعمال سے تب ہی فائدہ ہوتا ہے کہ جب نخاع مین خراش کی علامت نہین ہوتی ہے اور جب اسکی رگین خون سے زیادہ پُر ہون یا اُنمین خراش کے آثار موجود ہون تب اسٹرکنایئن کا استعمال منع ہے *

استعمال الک - ٹری سی - ٹی کا
پے - را - لی سِس یعنے فالج کے علاج مین

پے - را - لی سِس کے علاج مین تار بجلی کے لگانے مین بڑی احتیاط چاہئے کیونکہ اسمین فائدہ اور نقصان دونو ہوسکتا ہے یعنے اگر بے احتیاطی سے لگایا جائے تو بے انتہا نقصان ہوسکتا ہے اور جو دانائی سے لگایا جاوے تو بہت فائدہ ہوتا ہے * پے - را - لی سِس کی بیماری مین تار بجلی کے لگانے سے اتنے فائدے متصور ہین چنانچہ

اول جب کسی نرو یا مسل کی حرکت مین خلل واقع ہو تب لگانے سے انکا فعل لوٹ آتا ہے اور وہ مسل یا نرو اپنی معمولی حرکت کرنے لگتا ہے *

دوم - اسکے لگانے سے مسلس لاغر ہونے نہین پاتے جس سے خاص بیماری رک جاسکتی ہے *

سوم - جائے ماؤف مین خون کا دورہ تیز ہوجاسکتا ہے جس سے مقام مفلوج سرد ہونے نہین پاتا اور نزاود ا ہوجاتا ہے جیسا کہ فالج کی بیماری مین بسبب کمی خون کے ہوجایا کرتا ہے

چہارم - تار بجلی کے لگانے سے جائے ماؤف کے مسلس اور نروس اور دیگر ساخت کی پرورش بخوبی ہوسکتی ہے اور وہ لاغر نہین ہونے پاتے *

پنجم - فالج کے مقام پر تشنج ہوا ہو یا وہ جلد کھچ کر اینٹھ گئی ہو تب تار بجلی کے لگانے سے وہ باتین پاؤن تک جا سکتی ہین یا جلد ڈھیلی ہونے پاتین یا رفع ہو جاتی ہین *

ششم - عرصہ تک تار بجلی کے لگانے سے یہ بھی فائدہ ہو سکتا ہے کہ دماغ یا نخاع کے اُس حصہ کی بھی پرورش ہو سکتی ہے جہان سے مقام ماؤف کے نرو کا خروج ہوتا ہے *

مختلف حالتون مین مختلف قسم کی بجلی کا استعمال کرنا چاہئے چنانچہ عضلات کی حرکتون کے تیز کرنے کے لئے گل - وانِک بٹری کی بجلی فائدہ مند ہے اور جائے ماؤف کے دورانِ خون کے تیز کرنے کے لئے اور اُسکی پرورش کیواسطے سلسلہ وار بجلی کا اثر پہونچانا چاہئے * اور تشنج کی حرکتون کو کم کرنے اور اینٹھی ہوئی مسلس کو ڈھیلا کرنے کے واسطے گل - وانِک بٹری کا ہلکا اثر عرصہ تک پہونچانا چاہئے *

لے - را - لے سِس کی بیماری مین تار بجلی لگانے کے چند قواعد بتلانے چاہئین وہ یہ ہین کہ اِس علاج کے شروع مین مریضکو ڈرانا نہ چاہئے * زور بجلی کا اِسقدر ہونا چاہئے جس سے مریضکو درد ہو اور نہ بجلی اِسقدر کمزور ہو جس سے کچھہ بھی فائدہ ہو اور بجلی اِسقدر دیر تک نہ لگانی چاہئے جس سے بیمار یا مسلس تھک جائین بموجب موقع اور ضرورت کے ہر روز یا دنمین دو دفعہ یا دوسرے روز لگانی چاہئے - اگر گل - وانِزم لگانی ہو تو ایک ٹکڑا اسفنج کا خوب تر کرکے آلہ کے ایک دستہ مین بھر کر جسم کے ایک ہی مقام پر قائم رکھین جیسے اطراف اعلی کے فالج مین کندھے پر یا کہنی کے خم مین اور دوسرے دستہ کو آہستہ آہستہ مفلوج عضلون پر پھیرنا چاہئے *

بجلی کا استعمال مختلف قسم کے فالج مین

اول دماغ - جب دماغ کی خرابی کے سبب فالج ہو تو کچھہ عرصہ تک بجلی نہ لگانی چاہئے

اور عرصہ تک لگانے مین بھی بڑی احتیاط چاہیے - اگر دماغی سبب سے فالج بتدریج
بھی پیدا ہو پھر بھی بجلی کے لگانے مین احتیاط چاہیے خاصکر اگر درد سر ہو یا سر
بھاری ہو یا سر گھومتا ہو ٭

دوم پے-را-لے-سِس نخاعی جب اسپائنل کارڈ کی بیماری کے
سبب سے کامل پے-را-لے-سِس ہو جاے اور بجلی کے لگانے سے مسلس آسانی
حرکت مین آوین تب اِس علاج سے حرکتِ مذکور زیادہ نہین ہو سکتی مگر ہان بعضے
ایسا ہو سکتا ہے کہ بجلی کے لگانے سے بلاڈر اور ریکٹم اور اعضاے تناسل کا فعل جو
پے-را-لے-سِس کی بیماری مین اکثر بگڑجاتا ہے حالت اصلی پر آسکتا ہے ٭ جب
پے-را-لے-سِس کامل نہین ہوتا اور مسلس بالکل مفلوج ہو جاتے ہین تب بجلی کے
لگانے سے صرف اِسقدر فائدہ ہو سکتا ہے کہ مسلس اپنی اصلی حرکت کر سکین لیکن یاد
رہے کہ جب اِس قسم کا پے-را-لے-سِس اکیوٹ ہو تب بجلی نہ لگانی چاہیے -
مگر جب پے-را-لے-سِس بتدریج کرانک طور پر پیدا ہو تب بجلی کے لگانے سے
بہت فائدہ ہوتا ہے ٭ پے-را-لے-سِس کے سبب سے جب ہاتھ یا پاؤن لاغر ہو جاوین
تب گیال-وا-نے-زم سے فائدہ ہوتا ہے ٭

سوم جب کوئی خاص مقام مفلوج ہو جاوے اور وہان کا سارا نرو بالکل بیکار ہو جاوے
اور بجلی کا اثر اُس جگہہ بالکل نہو تب بجلی کے لگانے سے بالکل فائدہ نہوگا - مگر ہان بعض
دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نرو مذکور کی خرابی دور ہو جاتی ہے مگر اُس مقام کے عرصہ تک
بیکار پڑے رہنے کے سبب سے تھوڑی بہت پے-را-لے-سِس باقی رہ جاتی ہے
غرض اسصورت مین بجلی کے لگانے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے - اور ایسی صورت مین
جب دیکھین کہ بجلی کے لگانے سے مسلس حرکت کرتے ہین تب عرصہ دراز تک اِس
علاج کو جاری رکھنا چاہیے - بعض قسم کے لوکل پے-را-لے-سِس مین جو سیسہ یا مرکری

یا کسی اور سبب سے پیدا ہو تب خفیف طاقت کی بجلی کے لگانے سے مسلس کو جلد طاقت آجاتی ہے ٭

سوم پے - را - پلی - جیا

تعریف - یہ ایک قسم کا فالج ہے جسمین کمر سے لیکر دونو ٹانگین اور شاید چند عضلات بلاڈر (مثانہ) اور ریکٹم (مستقیم) کے بہی مفلوج ہوجاتے ہین ٭

اقسام - یہ فالج دو قسم کا ہوتا ہے - اول آر - گے - نک پے - را - پلی - جیا ٭ دوم رہی - فلکش پے - را - پلیجیا ٭

آر - گے - نک پے - را - پلیجیا

علامات - جب یہ بیماری مائی - لائی - ٹس کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب مثل اور قسم کے فالجون کے یا تو دفعتاً یا رفتہ رفتہ پیدا ہوجاتی ہے - جب نخاع کے نیچے کا حصہ مرض مین مبتلا ہوتا ہے اور اس سبب پے - را - پلیجیا کامل ہوجاتا ہے تب دونو ٹانگون کی حس وحرکت بالکل جاتی رہتی ہے اور مثانہ اور معا مستقیم بہی مفلوج ہوجاتی ہی اور چونکہ بیمار مجبور بستر پر پڑا رہتا ہے اسلئے اسکے چوتڑون اور پشت پر زخم پڑجاتے ہین - پیشاب مثانہ کے اندر جمع رہتا ہے اور اس سے امو - نیا کی بو آتی ہے ٭ جب یہ بیماری کامل طور پر نہین ہوتی ہے تب دونو ٹانگین کمزور ہوکر سخت اور بہاری ہوجاتی ہین اور انمین جہناہٹ اور چنیٹیان رینگتی سی محسوس ہوتی ہین اور شل رہتی ہین رفتار کے وقت لڑکہڑاتین اور تہرتہراتی ہین ٭ جون جون یہ علامتین بڑہتی جاتی ہین پے - را - پلیجیا کی بیماری کامل ہوتی جاتی ہے اور تب مثانہ اور ریکٹم بہی مفلوج ہوجاتا ہے ٭ یہ مرض اکثر اسوقت تک مہلک نہین ہوتا جبتک کہ دونو جانب سینہ اور تنفس کے عضلات

مفلوج نہین ہوتے ۔

ری فلکس پے ۔را۔پلیجیا

اطبا نے وقتاً فوقتاً ایسے بیمار پے۔را۔پلیجیا کے دیکھے ہین جنکے نتو اسپائی۔نل کارڈ
کی ساخت اور نہ اُسکے پردون مین اس بیماری کے سبب کسی طرح کی خرابی پائی گئی
تھی بلکہ سبب اُنکے پے۔را۔پلیجیا کا صاف یہ ثابت ہوا تھا کہ یہ مرض جسم کے ایسے
مقامات یا اعضاء کی بیماری سے پیدا ہوا تھا کہ جو حرام مغز سے دور تھے اور جنکا علاقہ
حرام مغز سے سلسلہ وار نہ تھا چنانچہ ڈاکٹر **اسٹانلی صاحب** نے ۱۸۳۳ء
کے اندر چند مریضونکا حال ایسا چھپوایا تھا جنکے دماغ یا حرام مغز مین پے۔را۔پلیجیا کی بیماری
کے آثار بالکل نہین پائے گئے تھے بلکہ اُنکو عرصہ سے سوزاک کی بیماری تھی اور گردون اور
مثانہ مین انفلامیشن تھا۔ علاوہ ازین بہتیرے اطبا نے ایسا ہی دیکھا ہے کہ پے۔را۔پلیجیا
کی بیماری نائزہ مین قبح (اسٹرکچر) یا جسم مین کسی بیماری کے ہونے سے اور دانت نکلنے
وقت اور پیچش کے مرض کے باعث اور حمل کے ایام مین ہی پیدا ہوئی ہے اور ماہیت
اس قسم کے پے۔را۔پلیجیا کے پیدا ہونے کی یہ بتلاتے ہین کہ مرض کے مقام کے اعصاب
کی خراش حرام مغز مین خون پہونچانے والی رگون پر جو اعصاب پھیلے ہوئے ہین اُنمین
مؤثر ہوتی ہے۔ نتیجہ اُسکا یہ ہوتا ہے کہ حرام مغز کی وہ رگین سکڑ جاتی ہین جس سے حرام
مغز کا دوران خون رُک جاتا ہے اور اُسکی پرورش نہین ہونے پاتی اس سبب سے
پے۔را۔پلیجیا کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے ۔

علامات۔ اس موقع پر ہم ڈاکٹر برون۔سی۔کارڈ کی کتاب سے دونو قسم
کی پے۔را۔پلیجیا کی علامتون کو نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین کو ان قسمون مین جو فرق
ہے معلوم ہو جائے ۔

الف	ب
رِفلکس پیراپلیجیا اعضاے بول کی خراشس کے سبب ۔	آرگینک پیراپلیجیا مائی لائی ٹس کے سبب ۔
۱ - اسکے شروع ہونے سے پہلے یا تو مثانہ یا گردہ یا پراسٹیٹ گلانڈ مین بیماری ہوجاتی ہے ۔	۱ - اسمین اکثر اعضاے بول کی بیماری نہین ہوتی اور جو ہوتی بھی ہے تو نتیجہ اس مرض کا ہوتا ہے ۔
۲ - اسمین اکثر دونو ٹانگین ہی مفلوج ہوجاتی ہین ۔	۲ - اسمین علاوہ ٹانگون کے اور بھی مقامات جسم کے مفلوج ہوجاتے ہین ۔
۳ - اسمین فالج اکثر اوپر کی طرف نہین بڑہتا ۔	۳ - اسمین فالج رفتہ رفتہ اوپر کی طرف اکثر بڑہ جاتا ہے ۔
۴ - اسمین فالج اکثر ناکامل ہوتا ہے ۔	۴ - اسمین فالج اکثر کامل ہوتا ہے ۔
۵ - اسمین بعض عضلات نسبت اورون کے زیادہ تر مفلوج ہوجاتے ہین ۔	۵ - اسمین ٹانگون کے مختلف عضلات کا فالج ایک ہی درجہ کا ہوتا ہے ۔
۶ - مثانہ اور رودہ مستقیم بہت کم مفلوج ہوتے ہین ۔	۶ - مثانہ اور رودہ مستقیم اکثر مفلوج ہوجاتے ہین ۔
۷ - مفلوج عضلون مین شاذ و نادر تشنج ہوتا ہے ۔	۷ - اسمین ہمیشہ تشنج ہوتا ہے ۔
۸ - دبانے یا ٹھونکنے یا سینکنے یا برف کے لگانے سے پشت کی ہڈی مین شاذ ہی درد ہوتا ہے ۔	۸ - پشت مین تھوڑا بہت درد ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔

۹ - سینہ یا شکم مین درد یا بندس نہین محسوس ہوتا ہے ٭	۹ - فالج کے اوپر کی حد پر مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے اُسکے بدن کو رسّی سے مضبوط جکڑ دیا ہے ٭
۱۰ - اعضاے مفلوج پر نہ تو چینٹیان رینگتی سی اور نہ سوئیان چُبھتی سی معلوم ہوتی ہین اور نہ وہ اعضاے زیادہ گرم یا زیادہ سرد محسوس ہوتے ہین ٭	۱۰ - چینٹیان رینگتی سی یا سوئیان چُبھتی سی ہمیشہ معلوم ہوتی ہین اور اعضاے مفلوج اکثر زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہی محسوس ہوتے ہین ٭
۱۱ - حس بہت شاذ زائل ہوتا ہے ٭	۱۱ - حس اکثر زائل ہوتا ہے ٭
۱۲ - معدہ اکثر بگڑ جاتا ہے ٭	۱۲ - ہاضمہ اکثر درست رہتا ہے ٭
۱۳ - پیشاب اکثر تُرش رہتا ہے الّا اگر اعضاے بول خود بیمار ہون ٭	۱۳ - پیشاب ہمیشہ کھارا رہتا ہے ٭
۱۴ - مرض کو شفا جلد ہوتی ہے ٭	۱۴ - یہ مرض رفتہ رفتہ مُہلک ہو جاتا ہے اور شاذ ہی شفا ہوتی ہے ٭
۱۵ - اعضاے مفلوج کے عضلے اکثر لاغر نہین ہوتے اور اُنکی حرارت بہی تہوڑی ہی کم ہو جاتی ہے ٭	۱۵ - اعضاے مفلوج کے عضلے اکثر لاغر ہو جاتے ہین ٭

علاج - آر - گے - نِک پے - را - پلیجیا - یعنی ابتدا مرض مین مائی - لائی - ٹس کا علاج کرین کہ جس باعث یہ بیماری پیدا ہوتی ہے لیکن جب یہ مرض پُرانا ہو جاوے اور کُل علامات انفلامیشن کی مفقود - اُسوقت مقویات مثلاً ٹنکچر اف اسٹیل یا معدنی تیزابون کا یا کونین کا استعمال کرین ٭ اور اسٹرکنیا ایک گرین کے تیسوین حصہ یا پندرہوین حصہ کی مقدار مین بہی مفید ہے - اِس دوا کے استعمال کرنے سے مفلوج عضلات

کو اختلاج ہوتا ہے لیکن اس پٹھہ کنے سے ایسا قیاس نہ کرنا چاہئے کہ ان عضلون مین
طاقت آتی ہے - اگر اس مرض مین اعضاے بول کی بہی بیماری ہو تو ٹنکچر اف
کن - تہا - ری - ڈس کا استعمال مناسب ہے چنانچہ

نسخہ - ٹنکچر آف کن - تہا - ری - ڈس ۱۰ بوند ۔ پانی ڈیڑہ آونس ۔ دونو کو ملا کر ایک
خوراک کرین اور ایسی ہی ایک ایک خوراک دن مین تین دفعہ پلاوین اور اس حالت مین سونغز
تارپین بمقدار ایک ایک ڈرام کے مفید ہے ۔

خارجی علاج اس بیماری کا اسطور پر کرین کہ ٹانگون پر کسی اسٹی میو - لنٹ لے - نی منٹ
کی مالش کرین اور جب حرام مغز کی کل خراش دفع ہوجاوے تب تار برجلی لگاوین رفع ہونا
خراش کا اسطور پر ثابت ہوگا کہ مقام مرض پر درد نہین ہوگا اور ٹانگین ڈھیلی ہوجائینگی
علاوہ تار برجلی کے ٹانگون کو آہستہ آہستہ دباوین یا نمک اور پانی سے دھو ڈالا کرین -
پیشاب مثانہ مین رک جاوے تو ہر روز سلائی کے وزیعہ نکالدیا کرین - اسمین امونیا کی
بو پیدا ہوجاوے تو مثانہ کو ہر روز آب گرم سے دھو ڈالا کرین ۔ اور تاکہ بد سور نہونے
پاوے مریضکو پانی کے بستر پر لٹاوین اور صاف ستھرا رکھین ۔

علاج - ری - فلکش پے - را - پلیجیا - مطالب علاج کے تین ہین - اول خراش ہڈی
کو جس باعث یہ فالج پیدا ہوتا ہے رفع کرین ۔ دوم حرام مغز کی پرورش کی صورت کرین ۔
سوم لیٹے رہنے سے جو خرابی مفلوج اعصاب اور عضلون پر ہوتی ہے اسکو روکین - چنانچہ
نائیزہ اور پراس - ٹیٹ گلانڈ مین اگر بیماری ہو تو ایک گرین اکسٹراکٹ اف بلاڈونا لے کر
۲۰ بوند لاڈنم مین حل کر کے نائیزہ کے اندر پچکاری کرین اور پچکاری کے عرق کو نصف
یا ایک گھنٹہ تک اندر رہنے دین بعد ازان النی کے جوشاندہ کی پچکاری کرین تاکہ نائیزہ
کا راستہ بخوبی دہل جاوے - اس پچکاری کو دوسرے تیسرے کرتے رہین - اگر پراس ٹیٹ
گلانڈ بڑہ جاوے تو مقعد مین سیپا - زی - ٹری کی گولی رکہین - جس گولی کے بنانے

کی ترکیب یہ ہے - نسخہ - صاف شکر سفید صابون اور سفوف گم - ارابک (صمغ عربی) ہر ایک کا تین تین گرین ❊ افیون سفوف کی ہوئی - ڈیڑہ گرین ❊ اکسٹراکٹ اف بلاڈونا ایک گرین ❊ سبکو اچھے طور پر ملا کر ایک مخروطی سکل کی گولی بناوین اور پگھلے ہوئے موم کے اندر ڈبوکر بوقت ضرورت مقعد مین داخل کرین ❊ اگر رحی فلکس یعنی بدراپلیجیا اندام نہانی یا رحم کی بیماری کے سبب سے پیدا ہو تو نصف گرین اکسٹراکٹ اف بلاڈونا اور ایک گرین افیون کے ایک گولی بناوین اس گولی کو ململ کے کپڑے مین لپیٹ کر اندام نہانی کے اندر رحم کے منہ کے پاس رکھ دین اور اسمین ایک ڈوری باندہ دین تاکہ جبکہ موقوف یا کم ہوجاوے تب اُس گولی کو کہنیچ لے سکین ❊

بلاڈونا کا استعمال ہمیشہ نہ کرنا چاہئے بلکہ رحی فلکس یعنی بدراپلیجیا مین افیون ہمراہ اسٹرکنیا کے زیادہ تر مفید پڑتی ہے - علاج کے دوسرے مطلب کے حاصل کرنے کے لئے یعنے نخاع کی پرورش کیواسطے اسٹرکنیا ایک نہایت عمدہ دوا ہے - خوراک اس دوا کی نہایت کم ہونی چاہئے - چنانچہ جب افیون کے ہمراہ دین تو ایک گرین کے چالیسوین یا پاتیسوین حصہ سے زیادہ نہونا چاہئے جب اسکو تنہا استعمال کرنا منظور رہو تو ہر روز ایک گرین کے بیسوین حصہ تک دے سکتے ہین - اگر اکسٹرکنا ئین ہمراہ بلاڈونا کے کہلانا منظور ہو تو ایک گرین کے بیسوین حصہ سے کسیقدر زیادہ دے سکتے ہین ❊ اُن حالات مین کہ جب نخاع مین نہ تو اجتماع خون کا اور نہ انفلامیشن کے آثار پائے جاوین اکسٹرکنائین کا استعمال اچھی طور پر کرنا چاہئے لیکن جب اسکے کہانے سے مفلوج ٹانگون کے عضلات کو اختلاج ہو یا کمر توڑ سے باہر نکالنے سے دونو پاؤن شل ہوجاوین تو اس دوا کو اسیوقت موقوف کردینا چاہئے - گندہک کا بہپارا بہی اس مرض مین بہت مفید پڑتا ہے - تیسرا مطلب علاج کا مفلوج ٹانگون کو دبانے اور ماپیر تا یعنی بجلی لگانے سے حاصل ہوسکتا ہے ❊

چہارم فی شیل پے - را - لے - سِس

عربی مین اِس بیماری کو لقوہ کہتے ہین ٭

تعریف - اِس بیماری مین چہرہ کی ایک جانب اور شاذونادر دونو جانب کے عضلے مفلوج ہوجاتے ہین ٭

ماہیت - یہ مرض دو اعصاب کی بیماری سے پیدا ہوسکتا ہے ایک تو پانچوین جوڑکے اور دوسرا ساتوین جوڑ کا وہ حصہ جسکو فے شیل نرو کہتے ہین لیکن چونکہ لقوہ اکثر فے شیل نرو کے مفلوج ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے اِسواسطے ہم صرف اُسی قسم کے فے شیل پے - را - لے - سِس کا بیان کرتے ہین جو فے شیل نرو کے مفلوج ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے ٭

علامات - اِس بیماری مین چہرہ کی ہیئت بدلجاتی ہے چنانچہ چہرہ جانب تندرست کیطرف کھچ جاتا ہے - مریض جانب تندرست کی آنکھ کو بخوبی بند کرلیتا ہے مگر مفلوج جانب کی آنکھ یا تو نیم وا رہتی ہے یا بالکل کھلی کسواسطے کہ آر - بے - کیو - لے - رس پال - پے - بری - رم مسل اسمین مفلوج ہوجاتا ہے - بیمار کو مُنہ بند کرکے پھونکنے کہئے تو جانب مفلوج کیطرف سے ہوا نکل جاتی ہے اور رال بہتی رہتی ہے اور مُنہ کی اُس بانچھ سے یا تو غذا نکل آتی ہے یا مفلوج گال اور دانتون کے درمیان جمع رہ جاتی ہے - بیمار سے سیٹی نہین بجائی جاتی اور حروف ب پ اور ف ادا نہین ہوسکتے ہنسنے یا رونے یا چھینکنے اور کھانسنے کے آثار صرف جانب تندرست کیطرف پائے جاتے ہین اور مفلوج جانب بالکل بے حرکت رہتی ہے - یاد رہے کہ جس جانب یہ بیماری ہوتی ہے اُس جانب کی صرف حرکت جاتی رہتی اور حس قائم رہتا ہے کیونکہ چہرہ کے عضلات کو پانچوین جوڑے عصب سے حس حاصل ہے ٭

اسباب - یہ مرض اکثر سردی کے لگجانے سے پیدا ہوتا ہے - ضرب و زخم اور کان کی ہڈیون مین زخم پڑجانا یا کسی ٹیومر کا عصب مذکور کو دبانا مثل کن پیڑون کا اور آتشک بہی باعث اِس بیماری کا ہے ❊

علاج - یہ بیماری چونکہ سردی کے سببسے اکثر ہوجاتی ہے اسواسطے پہلے اُسے لقوہ کا علاج بتلایا جاتا ہے جو سردی سے پیدا ہوتا ہے - اسکا علاج اسطور پر کرین کہ اسٹائی - لومیس - ٹرایڈ فو - رہی من کے پاس کہ جہان سے یہ نرو باہر نکلتا ہے اور جس مقام پر اکثر درد بہی ہوتا ہے تین یا چار جونکین لگاوین اور بعد چھوٹ جانے جونکون کے ایسا کرین کہ ایک بدھنی یا گنگا ساگر مین خوب کہولتا ہوا پانی بہر کر اور اُسکے منہ کو بند کرکے ٹونٹی کو کان کے سوراخ کے اندر داخل کر دین تاکہ پانی کا بہاپ نے شیل نرو پر جا لگے اور نرو مذکور کو اُسکی سینک پہونچے - بعد ازان روئی آگ پر گرم کرکے کان کو خوب طرح سینکین اور اُسی روئی کو کان پر جا کر مثل ڈہاٹے کے باندہ دین ضرورت ہو تو مریضکو ایک جلاب دین - اکثر اِسی علاج سے فائدہ ہوجاتا ہے لیکن مرض رفع نہو تو کان کے پیچھے ایک بلسٹر لگاوین اور تین گرین بلو پل ہمراہ ایک گرین افیون کے تین تین چار چار گہنٹہ بعد کہلاوین ورنہ آیوڈ - ڈایئڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ❊ کان کے اندر زخم ہو اور اُس باعث یہ بیماری پیدا ہو تو آب گرم سے کان کو صاف کرین اور اِس میں عرق نایٹریٹ اف سلور یا سلفٹ زنک لگا دین اور بیمار کو ادویات مقوی کہلائین کن پیڑا اگر اِس مرض کا باعث ہو تو اُسکا علاج کرین ❊ سبب اگر آتشک ہو تو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ❊

پنجم ہٹے - ریکل - پال سی

اِس قسم کی پے - رالے سِس مین نہ تو دماغ نہ نخاع اور نہ اعصاب محرکہ کی ساخت

مین کسی طرح کی خرابی ہوتی ہے اُن عورتون کو یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے جو ہسٹیریا کے مرض
مین مبتلا ہوتی ہین اور بعض دفعہ سبب اسکا خوف یا طبیعت کا جوش یا خصیتہ الرحم کی خراش
یا زیادہ خون کا نکل جانا یا خراب غذا کا کہانا وغیرہ ہوتا ہے۔

جب دونو ٹانگین مفلوج ہو جاتی ہین تب اس مرض کو ہسٹے۔ ریکل پے۔ را۔ پلیجیا
کہتے ہین اور جب ایک جانب کا ہاتہ اور پاؤن سُن ہو جاتا ہے۔ تب ہسٹے۔ ریکل
ہے۔ مے۔ پلیجیا بولتے ہین اور بعض دفعہ کوئی خاص عضلہ یا چند عضلے کسی خاص مقام
کے مفلوج ہو جاتے ہین۔ غرض جب اس قسم کا فالج ہوتا ہے تب ساتہہ اِس کے
مرض ہسٹے۔ ریاکی اَور علامتین بہی پائی جاتی ہین اور حیض بے قاعدگی اور ساتہہ درد کے
آتا ہے۔ قبض اور بدہضمی رہتی ہے۔ شکم مین نفخ۔ پس پُشت اور نشستگاہ پر درد ہوتا ہے
اور بچہ تجنے کا سا درد بہی ہوتا رہتا ہے۔ پیشاب مین چنگ پیدا ہوتی ہے۔ رانون کے اندر
کیجانب عصبی درد ہوتا ہے اور اندام نہانی سے تہوڑی بُہت رطوبت جاری رہتی ہے۔ یاد
رہے کہ ہر قسم کے ہسٹے۔ ریکل۔ پے۔ را۔ لے سس مین جسم کے پرورش مین خلل پڑتا ہے
اور یہ خلل خاصکر مفلوج عضلون کے اعصاب مین واقع ہوتا ہے اور شائد دماغ
اور نخاع کی پرورش بہی اچہے طور پر نہین ہوتی ہے۔ پس مطلب علاج کا ایسا ہو
چاہیے جس سے جسم کی پرورش اچہے طور پر ہو سکے۔ مثلاً کونین اور مرکبات فولاد
اور کاڈ۔ لیور ائیل کا استعمال کرین۔ مریضہ کو آب گرم سے غسل کراوین
اور کسی شغل مین مشغول۔ غذا ہے مقوی دین اور عضو مفلوج پر تار بجلی لگاوین۔

ششم روہ ماٹِک پلے۔ را۔ لے سس

اِس قسم کے فالج مین صرف ایک ہی یا دونو ٹانگین یا کلائی کے اکس۔ ٹن۔ سر سلز

مبتلا ہوسکتے ہین اور جب ڈول-تھائیڈ یا ٹرا-پیلے-زی-اس مسل مفلوج ہوجاتے
ہین تب ہاتھ اٹھہ نہین سکتا اور حصص متاثرہ بے طاقت ہوجاتے اور انمین ورم
کا ہونا اور بیمار کا پست ہوجانا یہ ساری علامتین یا تو دفعتہً یا بتدریج ظاہر ہوسکتی
ہین ٭ یہ بات قرین قیاس ہے کہ بعض حالتونمین نخاع کے غلافون کے محدود حصہ
مین وجع مفاصل کی بیماری کے سبب سے یا تو انفلامیشن یا صرف خراش پیدا ہوجاتی ہے
مگر اس فالج کی بعض صورتونمین وجع مفاصل کا مرض صرف عضلون ہی مین ہوتا ہے ٭
پس علاج اس قسم کی بیماری کا آیو-ڈائیڈ اف ایرن یا آیو-ڈائیڈ اف پوٹاسیم
اور کاڈ-لیور-آئل سے کرنا چاہیے اور مقامِ ماؤف پر تار بجلی لگا دین ٭

ہفتم ڈف-تھے-رائی-ٹک پے-را-لے-سس

ڈف-تھے-ریا کی بیماری سے جب مریضکو شفا ہونے لگتی ہے تو اکثر تھوڑے ہی دن
بعد فالج شروع ہوجاتا ہے-اکثر اطبا کی یہ راے ہے کہ جو حصہ بدن کا مفلوج ہوجاتا ہے
اسکے اعصاب کی بیرونی سطح مین پہلے کسی قسم کا تغیر پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ
وہ تغیر حرام مغز کو مبتلا کرلیتا ہے ٭ ابتداے فالج مین تالو اور حلق کے عضلے مفلوج
ہوجاتے ہین جس سے بیمار کو نگلنا دشوار ہوجاتا ہے-بعضدفعہ یہ بات مہینون تک
رہتی ہے گاہے گاہے گردن کے عضلے مفلوج ہوجاتے ہین کہ جس سے بیمار اپنا سر قائم
نہین رکھہ سکتا یا کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی ہاتھہ یا کسی ٹانگ کی طاقت رفتہ رفتہ
کم ہونے لگتی ہے ٭ بعضدفعہ جب ایسا ہوتا ہے کہ حلق کے عضلون کی حس و حرکت دونو
جاتی رہتی ہے تب حلق مین نوالہ پھنس جاتا ہے اور بیمار کو ہلاک کرڈالتا ہے-لیکن
اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ مرض نتو مہلک اور نہ ناقابل شفا ہے کیونکہ علے العموم
مفلوج حصونمین طاقت آجاتی ہے اور مریض تندرست ہوجاتا ہے ٭

علاج - اس بیماری کا مقویات سے کرنا چاہئے مثلاً فولاد اور اسٹرکنیا اور کاڈ ‌لیور - آیل * بیمار کو غذا مقوی دین اور مقام سقیم پر تار برقی لگا دین *

ہشتم - سن - سری پے - را - لے - سس

یعنے

زائل ہو جانا حس کا

جب کسی مقام کی حس مین تہوڑا بہت فرق پڑ جاتا ہے تب اصطلاح مین اُسکو ہائی - پس - تہے - سشیا بولتے ہین اور جب حس بالکل زائل ہو جاتا ہے تب اِنس - تہے - سشیا کہتے ہین * اِنمین سے جب کوئی حالت پیدا ہوتی ہے تب اُس مقام کا گوشت اور پوست دونو مبتلا ہو جاتے ہین مگر بعض دفعہ صرف جلد یا اُسی جگہہ کے صرف مسلس کا حس زائل ہو جاتا ہے اور یہ کراِنس - تہے - سشیا کی حالت یا تو دفعتاً پیدا ہو جاتی ہے یا وہان کا حس بتدریج زائل ہو جاتا ہے - اور جب حس زائل ہو گیا تب اُس جگہہ کے چہونے سے یا چٹکیان لینے سے یا سوزن چہونے سے یا اُس مقام کو کسی اَور طرح صدمہ پہونچانے سے بیمار کو اُن حرکتون کا اثر کچہہ بہی نہین معلوم ہوتا - مگر ہائی - پس - تہے - سشیا مین ایسا ہوتا ہے کہ جب مقام ماؤف پر کسی قسم کا صدمہ پہونچایا جاتا ہے تب بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس جگہہ اور صدمہ پہونچانے والی شئے کے مابین کوئی چیز حایل ہے جیسے کوئی موٹا کپڑا یا روئی کا گالا وغیرہ - یہ بات خاصکر ہاتہہ یا پاؤن پر محسوس ہوتی ہے کہ جب ہاتہون سے بیمار کسی چیز کو پکڑنا چاہتا ہے یا پاؤن پر کہڑا ہونا مانگتا ہے اِس حالت ہائی پس تہے سشیا مین اور نیز جب اِنس - تہے - سشیا کی حالت پیدا ہونے والی ہوتی ہے تب بہی مختلف

قسم کی غیر طبیعی کیفیتین اکثر پیدا ہوجاتی ہین جیسے مقام ماؤف کا سُن ہوجانا یا اُس جگہہ چیونٹیو نکا سا رینگنا یا وہان ٹیسین پڑنی یا سوئیان سی چُبھنی اور یہ عجیب بات ہے کہ بہت شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگرچہ حس لامسہ بالکل جاتا رہتا ہے تب بھی سردی اور گرمی محسوس ہوتی ہے اور صدمہ پہونچائے تو وہان درد بھی محسوس ہوتا ہے۔

موٹر پے۔را لے سس (حرکت کا زایل ہوجانا) اور سن سری پے۔را۔لے سس (حس کا زایل ہوجانا) کے اقسام ایک ہی ہین چنانچہ ہے۔مے۔پلیجیا جب ہوجاتا ہے تب اکثر حس و حرکت دونو مین فرق آجاتا ہے۔علے ہذا القیاس پے۔را۔پلیجیا مین بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور فے شیئل پے۔را۔لے سس بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک جس مین صرف فے شیئل نرو مبتلا ہوتا ہے اور چہرہ کی حرکت جاتی رہتی ہے یعنے لقوہ اور دوسری جسمین پانچوان جوڑ اعصب کا مبتلا ہوتا ہے اور چہرہ کے عضلات کا حس جاتا رہتا ہے۔

علاج۔ان قسمون کی پے۔را۔لے سس کا بھی علاج ویسا ہی ہوتا ہے جیسا حرکت کے پے۔را۔لے سس کے مختلف قسمون مین بیان کیا گیا ہے لیکن جب جسم کے کسی محدود حصہ کا حس بسبب دب جانے اُس مقام کے نرو کے جاتا رہے اور وہ جگہہ سُن ہوجاوے تب ایسا کرتے ہین کہ کوئی اِرٹی۔ٹیو۔لنٹ لے۔نی۔منٹ کی مالش کرتے ہین تاکہ اُس نرو کو تحریک ہو اور وہانکا حس لوٹ آوے جیسے لے۔منٹ اف ٹرپن ٹائن یا کِن تھے۔ری۔ڈس وغیرہ۔

ہیم پرو۔گرے سیو مَس کیو۔لر اٹرو۔فے

ماہیت۔اِس مرض کی ماہیت کی نسبت اکثر اطبا اسبات پر متفق ہین کہ جب نخاع کے انٹے۔ری۔اَر کار۔نیو مین کرانک انفلامیشن ہوجاتا ہے یا کسی قسم کی ابتری

ڈوی - جے - نے - ریشن) پیدا ہو جاتی ہے تب اُس حصہ نخاع کی حرکت بخشنیو اسلے اعصاب کے کیسے بتدریج زایل ہونے لگتے ہین بعدازان اثر اُس خرابی کا کل اعصاب اور عضلات پر پیدا ہوتا ہے ٭

صورت حال تشریحی - جو جو عضلے اِس بیماری مین مبتلا ہوتے ہین وہ تہوڑے بہت لاغر اور نرم ہونے لگتے ہین اور رنگت اُنکی ہبکی یا زردی مایل ہو جاتی ہے - عضلون کے اوپر کے حصہ پر اکثر زیادہ تغیر پایا جاتا ہے ٭ نخاع کے اعصاب کے سامنے کی جڑین اور سم - پے - ستہے ٹک نرؤ کی وہ شاخین جو اعصاب مذکورہ سے جا ملتی ہین لاغر ہو جاتی ہین اور عصبی مادہ کی جگہہ مین نہایت خُرد خُرد دانے دار ریشے پیدا ہو جاتے ہین - درحقیقت نخاع کے سامنے کے کار - نیومین اثری آجاتی ہے ٭

علامات - علامات اِس بیماری کی یہ ہین کہ اسمین اُن عضلات کی ساخت میز فرق پڑ جاتا ہے جنکو ہم اپنی مرضی سے حرکت مین لاسکتے ہین چنانچہ وہ دُبلے اور کمزور ہو جاتے ہین - لیکن نتو بیمار کی عقل و ہوش و حواس مین فرق پڑتا ہے اور نہ کوئی حصہ جسم کا اِس مرض مین بے حس ہو جاتا ہے - اِس مرض مین پہلی علامت بعض دفعہ یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہاتہہ کے انگوٹہے کے اونچے گوشت مین درد شروع ہوتا ہے اور تب اُس جانب کی کلائی اور بازو کمزور ہونے لگتا ہے اور اُسکے عضلے دُبلے ہونے لگتے ہین - گاہے گاہے یہ لاغری صرف اُسی ہاتہہ مین محدود رہتی ہے یا دونو ہاتہہ لاغر ہونے لگتے ہین اور کبھی کبھی دونو ٹانگین اور شاذو نادر سارے جسم کے عُضلے خشک ہو جاتے ہین جس عضلہ مین یہ درد ہوتا ہے اُسکے چند ریشے اکثر پہڑکنے لگتے ہین گو بیمار کو اسبات کی خبر نہو اور جب کبھی کسی جنبش سے جلد کو خراش ہوتی ہے تب اُن عضلاتی ریشون مین اختلاج شروع ہو جاتا ہے بیمار روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے اور ہاتہہ پاؤن اُس کے بیٹہے جاتے ہین اور عضلون کے لاغر ہو جانے کے سبب سے مقام ماؤف پر ایک

عجیب ہی قسم کی پژمردگی چھاجاتی ہے اور چونکہ دونو جانب کے عضلون کی لاغری
مین فرق ہوتا ہے اسواسطے جسم بیمار کا بدڈول ہوجاتا ہے کیونکہ جن عضلون مین بیماری
کمتر ہوتی ہے وہ اُنکو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین جو اس مرض مین زیادہ تر مبتلا ہوجاتے
ہین وہ اپنی جگہہ بے حرکت پڑی رہتی ہین جس اکثر قائم رہتا ہے اور عضلات متاثرہ مین اس قسم کے جھٹکے
نہین پیدا ہوتے جو بیلے رالے رسٹش اجے تانس کی بیماری مین ہوا کرتے
ہین - گاہے گاہے عضلات ماؤف مین درد ہونے لگتا ہے اور نہایت سردی
معلوم ہوتی ہے - عقل اور ہوش مرد اس مین کسیطرح کا فرق نہین پڑتا اور بیمار اُور اقوی
مین تندرست رہتا ہے تا جب چبانے اور نگلنے کے عضلے اس بیماری مین مبتلا ہوجاتے
ہین اور بیمار کی غذا کم ہوجاتی ہے تب البتہ صحت مین حرف آجاتا ہے ؞

اس مرض کے بیمار اکثر دم بند ہوکر مرجاتے ہین کیونکہ جب ڈایافرام اور پسلیون کے
بیچ کے عضلے اس بیماری مین مبتلا ہوجاتے ہین تب سینہ کی حرکت کم ہوجاتی ہے
اور اُس حالت مین بلغم اگر زیادہ پیدا ہو تو نکل نہین سکتا بلکہ ہوا کی نالیون مین جمع
رہکر بیمار کا دم بند کردیتا ہے ؞

انجام - مدت اس مرض کی نو مہینے سے پانچ یا چھہ سال تک کی ہوتی ہے - بہت
کم بیمار کو شفا کلی ہوتی ہے لیکن بہتون مین مرض رُک جاتا ہے - جب اس مرض مین
سینہ یا شکم مبتلا ہوجاتا ہے تب انجام اسکا بُرا ہوتا ہے لیکن جبتک یہ بیماری اطراف
مین محدود رہتی ہے تب اُمید اسکے رُک جانے کی ہوتی ہے لیکن اکثر مریض اس بیماری
کے ہلاک ہوجاتے ہین ؞

اسباب - کل جسم کے عضلات کی لاغری مین بچہ بوڑھے اور جوان سب ہی مبتلا
ہوسکتے ہین لیکن جب یہ مرض عام نہین ہوتا ہے تو اکثر ۳۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے
اندر پیدا ہوتا ہے - اس مرض مین مرد بہ نسبت عورات کے زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین

اور یہ بیماری بلا شبہ موروثی بھی ہے - سردی کا لگجانا - بارش مین بھیگنا اور حرام
مغز پر صدمہ کا پہونچنا بھی اسباب اس مرض کے ہین - آتشک اور زیادہ کام لینا عضلات
سے - شدید بخار اور سیسہ کا زہر ٭

علاج - دوا اور غذا مقوی سے اس بیماری کا علاج کرنا چاہیے مثلاً فولاد اور
کاڈ - لیور - آئیل اور بعض اوقات اس مرض کو نایٹریٹ اف سلور سے فائدہ ہوتا ہے
اور تا بجلی بھی لگانا مفید بتلاتے ہین ٭

دہم محرّرون کا فالج

انگریزی مین اس بیماری کو اسٹ - کرئیو - ترش پالسیے یا رائٹرس پالسے بھی کہتے ہین
لیکن یہ نام اس بیماری کا اسواسطے درست نہین معلوم ہوتا کہ یہ مرض صرف انہین لوگونکو
نہین ہوتا ہے جنکا کام تحریر کا ہے بلکہ اس بیماری مین حرفت پیشہ بھی مبتلا ہوجاتے ہین
جیسے سنار اور لوہار اور قوال اور موچی اور خیاط وغیرہ ہین ٭

تعریف - اس بیماری کے اندر خاص عضلونمین تشنج ہوتا ہے اور یہ تشنج اسی وقت شروع
ہوجاتا ہے کہ جب مریض اُن خاص عضلون کو اپنی مدت کے عادتی اور خوگرحرکتون مین
لانے کا ارادہ کرتا ہے یعنے درحقیقت عضلات مذکور کسیقدر اُسکے اختیار سے
باہر ہوجاتے ہین اسواسطے جب مریض اُن سے اپنا معمولی کام لینا چاہتا ہے تو اُسکے
قابو مین نہین رہتے ٭

سبب - اس بیماری کا معلوم نہین - کہتے ہین کہ کثرت محنت سے یہ مرض پیدا ہوتا
ہے لیکن تجربہ اسبات کو قبول نہین کرسکتا مگر عضلات ماؤف سے زیادہ کام لینے سے
اس بیماری کو ترقی ہوتی ہے ٭

علامات - اس بیماری کی علامتین نہایت پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی ہین پہلے

پہل سارے دن کی محنت کے بعد وہنے ہاتھہ یا بازو یا کلائی یا اُنگلیون کے عضلے صرف کہچ جاتے ہین اور بعد ساری رات کے آرام کی یہ بات رفع ہوجاتی ہے تہوڑے ہی عرصہ بعد ایسا ہوتا ہے کہ لکہنے والا لکہتے لکہتے ایک ٹہیڑی لکیر کہینچ دیتا ہے۔ بعد ازان اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہاتہہ یا کلائی کے عضلونمین تہوڑا بہت درد اور جلن معلوم ہوتی ہے لیکن یہ دونو علامتین بعد چند گہنٹہ کے آرام کے رفع ہوجاتی ہین مگر جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے تکلیفین بہی زیادہ ہوتی جاتی ہین اور تب قلم پکڑتے ہی تشنج شروع ہوجاتا ہے۔ انگوٹہا ہتہیلی کیطرف کہچ جاتا ہے اور پہلی اور بیچ کی اُنگلی کہچکر سخت ہوجاتی ہین ۰

علاج۔ اسلئے تاکہ علاج کارگر ہو بیمار کو تحریر کے کام سے دست بردار ہونا چاہئے کیونکہ بغیر آرام کے کوئی بہی علاج فائدہ مند نہین ہوسکتا اور بطور دوا کے ہائی۔ پو فاس فائٹ اف سوڈا ہمراہ سنکونا یا فولاد کے دیوین ان سے اگر فائدہ نہوگا تو نقصان بہی نہوگا اور بعض دفعہ تار بجلی کے لگانے سے بہی اس بیمار کو فائدہ ہوتا ہے ۰

یازدہم اس۔ کلے۔ روسس

صرف چند سال ہوئے کہ محققین نے یہ دریافت کیا تہا کہ عصبی مرکزون میں (یعنے دماغ اور نخاع) مین یہ حالت اس۔ کلے۔ روسس کی پیدا ہوجاتی ہے مختلف بیماریو مین عصبی مرکزون کے مختلف حصون مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے ۰

ماہیت۔ جب دماغ اور نخاع کے عصبی اجزا بگڑکر برباد ہوجاتے ہین اور اُنکی جگہہ کسی اَور قسم کے اجزا پیدا ہوجاتے ہین تب اُس حالت کو اصطلاح مین اِس۔ کلے روسس کہتے ہین۔ نتیجہ اِس حالت کا آخر کار یہ ہوتا ہے کہ اصلی عصبی مادہ بالکل نیست و نابود ہوجاتا ہے یہ حالت کیونکر پیدا ہوتی ہے بعض کی رائے اسباب مین یہ ہے کہ یہ نتیجہ مزمن انفلامیشن کا ہے اور بعض کی رائے مین اِس۔ کلے روسس کیحالت اِسطور سے

پیدا ہوتی ہے کہ خاص عصبی مادہ اپنی اصلی حالت سے بگڑ کر بدل جاتا ہے اِسکلے روسیز
کی اکثر حالتون مین ایسا ہوتا ہے کہ عصبی اجزا کے اِردگرد جو کانکٹیو ٹشو ہوتا ہے
وہ اُن اجزا کو گھیر کر دبا ڈالتا ہے جس سے اجزا مذکور رفتہ رفتہ نابود ہو جاتی ہین لیکن
لو کو موٹر اٹاکسی کی بیماری مین خود عصبی ٹشو مین اِسکلے روسس شروع
ہوجاتا ہے ۔ اِسکلے روسس کیحالت مین عصبی مادہ کا رنگ سُرمئی ہوجاتا ہے اور
وہ جگہہ کسیقدر رکت ہو جاتی ہے اور تھوڑی بہت سخت بھی ہوجاتی ہے آخر کار بالکل سخت
ہوجاتی ہے پہلے پہل تو وہ جگہہ کسیقدر پھول جاتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد سُکڑ کر
چھوٹی ہوجاتی ہے آخر کار رنگ اُس حصہ کا سفید مائل بہ نیلگون یا میلا مائل بزردی ہوجاتا ہے گاہے گاہے
وہ مادہ عصبی پیا - مٹر کے حصہ کے ساتھہ جُڑ بھی جاتا ہے ۔
اِسکلے روسس کیحالت مین باریک بینی تغیرات اِس قسم کی پائی جاتی ہین کہ ابتداءً
عصبی مادہ مین چھوٹے چھوٹے کیسے پیدا ہو جاتے ہین اور اُنکے گرد خون کی رگین ہوتی
ہین اور اُن کیسون کے مابین بھی ایک قسم کا مادہ تھوڑا بہت پیدا ہوجاتا ہے اور جز
ریشون سے کیسہ مذکورہ آپسمین جُڑے رہتے ہین کنکٹیو ٹشو ان کے بھی
دانے بڑھکر اُبھر آتے ہین ۔ یہ حالت کچھہ عرصہ تک رہکر عصبی مادہ سُکڑ کر سخت ہونے لگتا
ہے تب کیسے سُکڑ کر نہایت چھوٹے ہوجاتے ہین اور کیسون کے مابین کا مادہ باریک باریک
ریشون کے طور پر بنجاتا ہے ۔ خون کی رگون کی دیوارین موٹی ہوجاتی ہین جن سے انکا
منفذ تنگ ہوجاتا ہے یا بعضدفعہ بند ہی ہو جاتا ہے آخر کار کانکٹیو ٹشو
کے ابھرے دار ریشون کے گچھے دکھلائی دینے لگتے ہین لیکن بہت مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ
عصبی مادہ مین ابتدا کے اندر بہت ہی کم تغیر واقع ہوتا ہے ۔ جب مرض کچھہ عرصہ کا ہوجاتا
ہے اور عصبی مادہ کے سفید حصہ مین اِسکلے روسس کیحالت پیدا ہوجاتی ہے تب
عصبی ریشے ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے لگتے ہین اور انمین سے اکثر ریشے لاغر بھی

ہوجاتے ہین - گو بعض بعض معمولی مقدار پر قائم رہتے ہین بلکہ بعض اُن ریشونمین سے بڑہ بہی جاتے ہین مگر آخرالامر سبب اسکے کہ اِنکے اوپر کا غلاف زایل ہوجاتا ہے ریشے مذکور نہایت لاغر ہوجاتے ہین لیکن بالکل نیست ونابود نہین ہوتے + یہی حالت عصبی مادہ کے عمرانی حصہ مین بہی پیدا ہوجاتی ہے - مشاہدہ سے ایسا دیکہا گیا ہے کہ اسکلے - روسس کیحالت عصبی مادہ کے کسی خاص ٹکڑے یا کسی خاص مقام پر پیدا ہوتی ہے اور وہین محدود رہتی ہے اور اسکلے - روسس کا اثر عصبی مادہ پر ایسا ہوتا ہے کہ جس سے اسکا فعل یا تو بگڑجاتا یا بالکل زایل ہوجاتا ہے +

محققین نے چار قسم کے اسکلے - روسس کا بیان کیا ہے - ایک وہ جو دماغ مین پیدا ہوتا ہے اسکو اصطلاح مین ڈمی - فیوزڈ سی - ری - برل اسکلے - روسس کہتے ہین - دوسری قسم وہ ہے جو نخاع مین پیدا ہوجاتی ہے اُسکو اسپائنی نل اسکلے - روسس کہتے ہین - تیسری قسم کے اسکلے - روسس مین دماغ اور نخاع دونو مبتلا ہوتے ہین یا دماغ کے یا نخاع کے کئی حصے مبتلا ہوجاتے ہین - اسکو ڈس - سے - مے - نے - ٹڈ یا ئل - ٹے - یل اسکلے - روسس کہتے ہین + چوتہی قسم اس بیماری کی وہ ہے جسمین زبان لب اور لے - رنگس کے اعصاب مبتلا ہوجاتے ہین اسواسطے اس - کلے - روسس کی اس قسم کو گلا - سو - لے - بیو لے - رینجی - ال پیے - ردا - نے - سس بولتے ہین +

اسباب - یہی - ڈسیو - زنک کا زاس بیماری کا عمر ہے چنانچہ

قسم اول یعنے ڈمی - فیوزڈ سے - ری - برل عہد طفلی مین شروع ہوتی ہے +

قسم دوم یعنے اسپائنی - نل اکثر ۲۵ سے ۴۵ یا ۵۰ سال کی عمر مین ہوجاتی ہے

تیسری قسم ۲۰ اور ۴۵ سال کی عمر مین اکثر ہوجاتی ہے اور ۴۰ برس کے بعد بہت کم + مردون کو بہ نسبت عورتون کے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اور بعض بعض یہ مرض

موروثی بھی ہوتا ہے ۔ اس بیماری کے اکساتی ٹھنگ کا دریافت نہین ہو سکتے۔
جب دماغ اسمین مبتلا ہوتا ہے تب اسکے کسی حصہ مین خون کے جمع ہو جانے سے
یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور سر پر چوٹ لگ جانے سے ۔ شدید بخار سے خاصکر
ٹائی فائڈ اور اس کار لے ۔ لیٹ نا مین ، رو ماٹیزم اور آتشک کے سبب سے
شدت کے رنج و غم سے ، بکثرت دماغی محنت سے ۔ یا بکثرت جسمانی محنت سے اسپائی نل
قسم کا اسکلے روسِس اکثر نتیجہ نخاع یا اسکے غلافون کے انفلامیشن کا ہوتا ہے ۔
پشت کی ہڈی پر چوٹ کے لگنے یا صدمہ کے پہونچنے سے ۔ کثرت محنت ۔ سردی اور
رطوبت کے اثر سے ۔ نقرس خنازیر یا آتشک کے سبب سے ۔ کثرت شراب خواری سے
ہر ابر جھکے رہنا ۔ کثرت مجامعت ۔

دوم اسپائی نل اسکلے روسِس کے اقسام چار ہین چنانچہ
(الف) لو کو موٹر اٹاک سی ، (ب) پرائی مری لے ٹرل اسکلے روسِس
دف) امیو ٹرو فِک لے ٹرل اسکلے روسِس ، (ج) سے کن ڈری
لے ٹرل اسکلے روسِس ، مرض اسکلے روسِس کی قسم اول یعنے

ڈی فیوزڈ سے ری برل اسکلے روسِس

ڈاکٹر ہے منڈ اس بیماری کی ایک قسم ایسی بیان کرتے ہین جسمین دماغ کے کسی لوب
کا کوئی بڑا حصہ یا سارا لوب مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے اور بعضدفعہ دماغ کی ایک جانب
کا سارا ہے مِس فیار بھی اس بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہے لیکن دماغ کی بیرونی
سطح پر یہ مرض کم نمایان ہوتا ہے اور دماغ کے سُرمئی رنگ کے مادہ مین کبھی نہین
ہوتا ۔

علامات ۔ جب یہ بیماری عہد طفلی مین ہو جاتی ہے تب دماغ کے کل افعال کامل

طور پر نہین پیدا ہوتے اور جب زیادہ عمر مین ہو جاتی ہے تب افعال مذکور بگڑ جاتے ہین - مریض بات چیت کرنا نہین چاہتا یا ٹوٹی پھوٹی باتین کرتا ہے اور جب بلوغت کے بعد یہ مرض پیدا ہوتا ہے تب بیمار بات کرنا بھول جاتا ہے - اس بیماری کے ساتھہ گاہے تھوڑا اگا ہے بہت ہے - مے - پلیجیا بھی ہو جاتا ہے اور ماؤف جانب کے ہاتھہ پاؤن بڑہنے سے رہ جاتے ہین بلکہ سکڑ کر کسی جانب کو مڑ جاتے ہین اور ان کے حس مین بھی فرق پڑ جا سکتا ہے - حواس خمسہ مین سے ایک دو حس بھی یا تو ضعیف ہو جاتے یا بالکل زایل ہو جاتے ہین - اس مرض کے اکثر بیمار پیدایش ہی سے سادہ لوح (ای - ڈی - اٹ) پیدا ہوتے ہین - انکی عادتین نہایت گندی ہوتی ہین اور انکا بول و براز بے معلوم خطا ہو جاتا ہے - اسکلے - روسس کی بیماری کے اثنا مین صرع کی نوبتین بھی اکثر ہو جاتی ہین - اور یہ بیماری اکثر مزمن ہوتی ہے اور اس کے مریض اکثر عرصہ تک زندہ رہتے ہین ٭

۲ - مرض اسپائی نل اسکلے - روسس کے قسم اول لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی

ماہیت - اسکلے - روسس کی یہ قسم مطب مین اکثر دیکھنے مین آتی ہے - اکثر طبیب سبب اس بیماری کا آتشک بتلاتے ہین مگر اس امر کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا - اس بیماری کے شروع ہونے کا یہ قاعدہ ہے کہ یہ مرض نخاع کی پشت کے نیچے کے اور کمر کے حصہ سے شروع ہو کر جون جون اوپر چڑہتی جاتی ہے کم ہوتی جاتی ہے مگر نخاع کے سارے پچھلے کالم کو مبتلا کر لیتی ہے ٭

لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری مین نخاع کا یہ حال ہوتا ہے کہ سامنے اور پیچھے کی جانب سے چپٹا ہو جاتا ہے اور اسکے پچھلے کالم اور اعصاب کی جڑین لاغر ہو کر

سکڑ جاتی ہین - نخاع کے غلاف موٹے ہوکر نخاع کی پچھلی طرف اکثر جڑ جاتے ہین ٭
چھری سے تراشنے سے نخاع کا پچھلا کالم سخت اور کسیقدر شفاف اور سُرمئی رنگ کا
نظر آتا ہے ٭

علامات - یہ بیماری اکثر پوشیدہ طور پر ظاہر ہوکر عرصہ تک جاری رہتی ہے
لیکن شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِسکی بیماری علامتین یا تو دفعتاً یا جلد ظاہر
ہو پڑتی ہین ٭

علامات منذرہ - تھوڑی ہی محنت کے بعد دونو ٹانگین اور جسم کا حصہ اسفل
بہت تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے - ہاتھ پاؤن اور جوڑونمین گاہے گاہے درد معلوم
ہوتا ہے جس سے گمان وجع مفاصل کا ہوسکتا ہے یعنو - رل - جیا کی قسم کے درد دفعتاً
پیدا ہوکر تھوڑے ہی عرصہ بعد رفع ہوجاتے ہین یہ درد کبھی تو بٹیون کی طرح کبھی ہوک
دینے یا کاٹ دینے کا سا یا بجلی کے صدمہ کے طور پر معلوم ہوتا ہے - بعضدفعہ سینہ
اور کبھی ٹانگون مین ایک ایسا درد پیدا ہوجاتا ہے کہ جیسا سخت بندہن کے باندہنے
سے ہوا کرتا ہے - بعضدفعہ قوت لامسہ اِسقدر تیز ہوجاتی ہے کہ جلد کو چھوتے ہی شدت
کا درد معلوم ہوتا ہے اور کبھی چیونٹیان رینگتی سی - سوئیان چُبھتی سی اور کبھی سردی گرمی
کبھی جھنجناٹ اور کبھی گدگدی اور کبھی کھجلی ہونے لگتی ہین مگر بعضدفعہ چُٹکیان لیجیے تو وہ
مقام سُن محسوس ہوتا ہے کسی قسم کا درد نہین ہوتا وہ درد جو بجلی کے صدمون کا سا
پیدا ہوتا ہے کسی خاص عصب کی بالائی شاخونمین نہین ہوتا بلکہ جسم کے گہرے حصونمین
ہوتا ہے - جب نخاع کی گردن کے حصہ کے پچھلے اور باہر کے کالمون مین مرض ہوجاتا ہے
تب وہ درد بازو سے شروع ہوکر سرکیطرف پھیل جاتا ہے - لامسہ کی تیزی نوبت بنوبت
پیدا ہوکر کبھی ایک جگہہ کبھی دوسری پر ہوتی رہتی ہے ٭

اِس بیماری مین اندرونی اعضا مین بھی درد پیدا ہوتے ہین مثلاً مثانہ مین نا نزہ مین

یا معا مستقیم مین اور خاصکر معدہ مین اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ پٹیین اسکی پشت اور شکم کے چارونطرف بلکہ اوپر اور نیچے جانب کو بہی پہیل جاتے ہین اور ساتہہ اس درد کے قے ہوتی ہے اور دیگر علامات بدہضمی کی بہی پیدا ہوجاتی ہین - بیمار کو غش آجاتا ہے دل کی حرکت مین فرق پڑجاتا ہے مگر یہ علامتین بہ نسبت مردون کے عورتون ہی مین زیادہ پائی جاتی ہین - حرکت یا حس کے اعصاب مین استرخا ہوجاتا ہے جو بعض دفعہ تہوڑے عرصہ تک اور کبہی ہمیشہ کے لئے قائم رہتا ہے اور کبہی پیدا ہوکر رفع ہوجاتا اور پہر ہوجاتا ہے ٭

لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کے عین شروع ہی سے پے - ٹے - لر رپی - فلکس کی حرکت جاتی رہتی لیکن ہر مریض مین یہ بات نہین پائی جاتی سو - پر - فیشیل رپی - فلکس حرکتون مین اختلاف ہے لیکن ایسا کہتے ہین کہ پلان - ٹر رپی - فلکس حرکت ابتدا مرض مین کم ہوجاتی ہے اور بعد مین بالکل مفقود ہوجاتی ہے ٭

اس بیماری کے اندر بصارت اور سماعت مین بہی فرق پڑجاتا ہے - چنانچہ بعض دفعہ بصارت دہندلی اور بعض دفعہ بیمار بالکل اندہا ہوجاتا ہے - کسی چیز کی رنگت پہچان نہین سکتا - کبہی ایک چیز کو دو دیکہتا ہے - گاہے احول ہوجاتا ہے اور کبہی اوپر کا جفن مفلوج ہوجاتا ہے - آنکہون کی نسبت اس بیماری مین ایک بات بڑی بہاری پائی جاتی ہے کہ پتلیان آنکہون کی سکڑجاتی ہین - گاہے گاہے بیمار بالکل بہرا ہوجاتا ہے ٭ پہلے پہل تو طاقت مجامعت بہت زیادہ ہوجاتی ہے رفتہ رفتہ جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے طاقت مذکور بالکل جاتی رہتی ہے منی اکثر خارج ہوتی رہتی ہے ٭ اس مرض کے ابتدا مین مثانہ کے اندر ایسی خراش رہتی ہے کہ پیشاب جلد جلد اور نہایت تکلیف سے آتا ہے اور بعض دفعہ پیشاب بند بہی ہوجاتا ہے - قبض اکثر رہتا ہے ٭

جب لو-کو-موٹر اٹیکسی کی بیماری کامل طور پر پیدا ہو جاتی ہے تب ٹانگون کے
عضلے معمولی طور پر حرکت نہین کر سکتے اور عضلون کے حس مین بھی فرق پڑ جاتا ہے
پہلے پہل بیمار کی ٹانگین بے قابو ہو جاتی ہین اور معمولی طور پر قدم نہین بڑھا سکتا بلکہ
کبھی ادھر کبھی اودھر لڑکھڑاتا ہوا چلتا ہے - یہ بات خاصکر اندھیرے مین یا جب
آنکھین بند کر کے چلتا ہے تب معلوم ہوتی ہے اور تا کہ اچھے طور پر چل
سکے مریض کو اپنی ٹانگون پر خاص توجہ کرنی پڑتی ہے - ٹانگین مریض کے
بے قابو ہو جاتی ہین جس سے بے لگتا قدم ایسا پھرنے لگتا ہے کہ گرتے گرتے
بچ جاتا ہے - چلتے وقت پاؤن کو ضرورت سے زیادہ اونچا کر لیتا اور تب سامنے
اور باہر کی طرف دھپ سے رکھہ دیتا ہے اور دفعتاً جب گھومنے لگتا ہے تب لڑکھڑانے
لگتا یا گر پڑتا ہے - یہ باتین تب ہی ہوتی ہین کہ جب کھڑے رہنے کیحالت مین آنکھین
بند کر لیتا ہے اکثر لاٹھی کے سہارے چلتا ہے اور اپنے پاؤن پر یا اپنے
سامنے زمین کیطرف نظر کو قائم رکھکر چلتا ہے اور آہستہ آہستہ اور کوشش کر کے
قدم با قدم برابر چلا جاتا ہے - جب اس بیماری کے ساتھہ کوئی اور مرض نہین
ہوتا ہے تب سیدھا چلا جاتا ہے رفتار کیوقت چونکہ مریض سہم سہم کے چلتا ہے تو اس خوف
کے سبب سے اور دل کے دیگر حالات کے باعث بھی قدم زیادہ بے قاعدہ پھرنے لگتا ہے۔
یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اس بیماری مین ٹانگین مفلوج نہین ہوتین کیونکہ
بیمار کے لیٹے رہنے کیحالت مین ٹانگون کو حرکت دینا کہین تو ہر طرف آسانی سے
حرکت دے سکتا ہے اور بعض دفعہ ٹانگونمین بہت طاقت ہوتی ہے - آخر کار بیمار
چلنے پھرنے سے رہ جاتا ہے کیونکہ جب چلنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹانگین بالکل
کہنا نہین مانتین کبھی ادھر اودھر لڑکھڑانے لگتی ہین - ٹانگون کے عضلے متولانبر
ہو جاتے اور نہ انکی طاقت مین کسی طرح کا فرق پڑتا ہے - حس مین اکثر فرق

جاتا ہے ۔ ہاتھ پاؤن مین درد برابر ہوتا رہتا ہے ۔ پاؤن مین جھنجناہٹ رہتی ہے
وہ سُن ہو جاتے ہین ۔ پاؤن کا لمس ایسا بگڑ جاتا ہے کہ بیمار کو زمین محسوس
نہین ہوتی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو پاؤن ریت یا روئی پر دھرے ہوئے
ہین اور بعض دفعہ پاؤن کے مختلف حصے ایسے شل ہو جاتے ہین کہ بجز گرمی یا سردی کے
کسی اور چیز کی تحریک محسوس نہین ہوتی ۔ عضلات کا لمس بھی تھوڑا بہت کم یا بالکل
جاتا رہتا ہے ۔ چنانچہ لیٹے رہنے کی حالت مین اگر نظر کو کام مین نہ لاوے تو بیمار یہ
نہین کہہ سکتا کہ ٹانگین اُس کی کدھر ہین اور کہان ہین ۔ بجلی کا اثر بھی اُن عضلون مین
محسوس نہین ہوتا جنمین لس نہ ہو ۔ لو ۔ کو ۔ مو ۔ ٹر اٹیاک ۔ سی کی اکثر حالتون مین جلد
یا کچھ عرصہ بعد اطراف اعلی بھی مبتلا ہو جاتے ہین ۔ اُنگلیان سُن ہو جاتی ہین یہ
بات پہلے پہل خاصکر تیسری اور چوتھی اُنگلیون سے شروع ہو کر ہاتھ اور کلائی تک پہنچ
جاتی ہے اُنگلیان اور ہاتھ اور بازو ایسے بے ڈھنگے حرکت کرنے لگتے ہین کہ بیمار ٹھیک
طور پر کوئی کام اُن ہاتھون سے نہین کر سکتا ۔ آنکھون کو بند کر لے تو یہ بھی نہین
کہہ سکتا کہ ہاتھ اوس کے کس قدر اور کس طرف کو حرکت کر رہے ہین ۔ اُن ہاتھون سے
کچھ کام کرنا بھی چاہتا ہے تو جھٹکا کہا جاتے ہین ۔ بعض دفعہ سر ۔ گردن اور سینہ کے
عضلے بھی اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین ۔ بات کہنی مشکل ہو جاتی ہے ۔ اور چونکہ
مختلف دماغی اعصاب بھی اس بیماری مین مبتلا ہو جا سکتے ہین اسواسطے نگلنا اور دم
لینا دشوار ہو جاتا ہے ۔ جب بیماری زیادہ شدید ہو جاتی ہے تب سر ۔ پشت ۔ سینہ
اور اطراف مین ایک درد شدید برابر ہوتا رہتا ہے ۔ بول و براز یا تو رک جا سکتا یا بے
معلوم خطا ہو جاتا ہے ۔ قوت باہ بالکل جاتی رہتی ہے ۔ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نخاع
کے بغلی کالم اور سامنے کے کاری ۔ نوا مین اسکلے ۔ روسس ہو جانے کے سبب عضلات
لاغر ہو جاتے اور کچھ سکڑ جاتے ہین اور بڈ ۔ سور بھی پیدا ہو جا سکتے ہین ۔

عارضات - اس بیماری کے اثنا مین وہ امراض بہی پیدا ہو جا سکتے ہین جو جسم کی پرورش سے تعلق رکہتے ہین مثلاً خاصکر بیماری کی شدت کے وقت جلد پر بثورات پیدا ہو جاتے ہین اور جہان جہان بجلی کے صدمہ کا سا ورد ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے وہان کے اعصاب کی کل حدود تک بثورات نکل کر پہیل پڑتے ہین۔ چنانچہ جلدی بیماریون مین سے یہ بیماریان اکثر پیدا ہوتی ہین - لائکے - کین - ارپٹی - کے - ریا + ہرپیز - زاسٹر + اکن - مٹھے - ما + ایم - پے - ٹامی - گواری - ٹھے - مالو - ڈو - زم + جب ٹانگین پہلے پہل بے قابو ہونے لگتی ہین تو ایسی علامت کے شروع ہی سے جسکے جوڑ بہی مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین مثلاً گہٹنے کہنی یا کندہے مرض مین اکثر مبتلا ہو جاتے ہین یعنی ان کے اندر رطوبت پیدا ہو کر جوڑ کی ہڈیون کی دونو سطحین جلد گلنے لگتی ہین اور بعض دفعہ جوڑ اکہڑ بہی جاتا ہے۔ اور ہڈیان بہی ایسی کمزور ہو جاتی ہین کہ خودبخود لوٹ جا سکتی ہین مگر نہ تو ان جوڑون اور نہ ان ہڈیون مین کسی قسم کا درد ہوتا ہے مگر وہان بیماکے ڈیل ڈول مین فرق آجاتا ہے - ڈاکٹر زانز ڈا ایسا قیاس کرتے ہین کہ یہ باتین مے - ڈیو - لا - اب - لانگے ٹا کے مبتلا ہو جانے سے پیدا ہوتی ہین۔

انجام - اکثر یہ بیماری نہایت مزمن ہو جاتی ہے اور برسون بعد کامل طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج عین ابتدا مین کیا جاوے تو دورا ایسکا رک جا سکتا ہے - بلکہ مرضکو تخفیف یا شفا بہی ہو سکتی ہے - لیکن قاعدہ یہہ ہے کہ لو - کو - مو - ٹر اٹاک - سی کی بیماری روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے - ہوش و حواس مین فرق نہین پڑتا بعض دفعہ نجات کی نوبتین بہی ہو جایا کرتی ہین اور گاہے گاہے کہانسی دبانکا بخار بہی ستاتی ہے - مرض کے سببسے کم بلکہ عرض کے سببسے اکثر بیمار مر جاتے ہین مثلاً نگلنے یا دم لینے کی تکلیف سے اور کہانسی سے - گردے یا مثانہ کی بیماری سے

یا ٹڈسیوں کے سبب بیمار مرجاتا ہے ٭

علاج - ابتک کوئی ایسا طریقہ علاج کا دریافت نہین ہوا جس سے یہ بیماری رفع ہوسکے مگر تجربہ سے علاج ذیل مفید پایا گیا ہے - بروقت اگر کیا جاوے تو اِس علاج سے اِسکلے - روسس کی بیماریان رُک جاسکتی ہین وہ علاج یہ ہے کہ اِن بیماریون مین کسی ترکیب سے خون نہ لیا جاے - درد کے موقوف کرنے کے واسطے ملا - ڈونا اور تارپین فائدہ مند ہین چنانچہ ۱۰ یا ۱۵ دن برابر انہین سے کسیکا استعمال کرین اور اُن دوا کی مقدار کو رفتہ رفتہ بڑھاتے جاوین بعض طبیب نائیٹریٹ اف سلور کی بڑی تعریف کرتے ہین - اِسکلے - روسس کی بیماریون کے علاج مین مریض کی طاقت کا ضرور خیال رکھین کہ وہ کم طاقت ہونے پاوے ٭

اِسپائی نل اِسکلے - روسس کے متعلق اَور جو بیماریان ہین جنکے نام اِس مضمون کے ابتدا مین اوپر بتلائی گئی ہین وہ چونکہ مطب مین بہت کم دیکھی جاتی ہین اسواسطے انکا بیان کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ٭

یازدہم ٹرے مر مرکیوری - ایلس

علامات - اِس مرض کے ابتدا مین دونو ہاتھہ کمزور ہوجاتے ہین اور وہ کمزوری رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور ساتھہ ہی سکے بیمار کے ہاتھہ پاؤن کانپنے لگتے ہین یہی حالت دونو ٹانگون مین بھی پیدا ہوجاتی ہے آخر کار سارا بدن کانپنے لگتا ہے یہ لرزہ حرکت کیوقت شروع ہوتا ہے اور آرام کے وقت موقوف - بیمار چلتا کیا ہے گویا ناچتا جاتا ہے - کسی چیز کو پکڑ نہین سکتا باتین جلد جلد اور ٹوٹی پھوٹی کرتا ہے اور جب یہ بیماری سخت ہوتی ہے تب چھپایا نہین جاتا مریض اگر اپنے پیشہ سے دست بردار ہو تو کمال بے چینی بے خوابی اور ہذیان ہونے لگتا ہے بعض اوقات منہ بھی

آجاتا ہے رفتہ رفتہ مریض کمزور ہوجاتا ۔ جی متلاتا ہے بھوک مرجاتی ۔ جلد خشک ور زبان
میلی ہوجاتی ہے ÷

اسباب ۔ سیماب کی کان مین کام کرنا یا کسی اور طور سے ذرات سیماب کے جسم کے
اندر سرایت کرجانا ÷

علاج ۔ مریضکو اپنے پیشے سے دست بردار ہونا چاہئے اور مرکبات فولاد یا آیوڈائیڈ
اف پوٹاسیم کا استعمال کرین اور غذا مقوی دین ÷

سیزدہم لڈ ۔ پال سی

ماہیت ۔ اس بیماری مین سیسے کے ذرات جسم کے اندر سرایت کرجاتے ہین اور بیمار کو
قبض اور قولنج کا درد ہوتا ہے جس مرض کو اصطلاح مین لڈ ۔ کا ۔ لک بولتے ہین اور ہاتھ
یا ان کے عضلون مین فالج بھی ہوسکتا ہے آخر کار مسوڑے زخمی ہوجاتے ہین اور انکے
کنارون پر ایک نیلی لکیر پڑجاتی ہے ÷

علامات ۔ قبل از پیدا ہونے فالج کے ہاتھون مین درد اور بیمار کو کئی مرتبہ قولنج
ہوجاتا ہے ÷ پہلے ہاتھ اور بازو کے اعصاب اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین یعنے دونو
ہاتھ اور انگلیون کے اکس ۔ ٹن ۔ سر مسلس مفلوج ہوجاتے ہین اور جب بیمار اپنے بازوؤن
کو دراز کرتا ہے اُسوقت ہاتھ اُسکے لٹک پڑتے ہین ÷

علاج ۔ مریضکو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کھلادین اور گندھک کا بھپارا دیوین اور
مقام مفلوج پر تار برقی لگادین اور کچلے کا جوہر بھی اس مرض کو بہت فائدہ کرتا ہے لیکن بہرصورت
بیمار کو اپنے پیشہ سے ضرور دست بردار ہونا چاہئے ÷

چہاردہم پے ۔ را ۔ لے سس اجی ۔ ٹانس

علامات ۔ ابتدا مین مریض کے ہاتھ اور بازو کمزور ہوکر کانپنے لگتے ہین اور بعض دفعہ

یہ مرض سر سے شروع ہو کر سارے بدن میں پھیل جاتا ہے اُس وقت مریض یک لخت کانپتا
رہتا ہے جب قصد چلنے پھرنے کا کرتا ہے اُس وقت اپنے پاؤں کی ایڑیوں کو اُٹھا کر انگلیوں
کے بل بے بس ہو کر ایسا دوڑنے لگتا ہے کہ گویا ہر قدم پر منہ کے بل گر پڑیگا اور جب یہ بیماری
زیادہ تر شدید ہو جاتی ہے تب سوتے وقت بھی مریض کانپتا ہے بیمار اپنے منہ میں نوالہ
داخل نہیں کر سکتا اور چبانا اور نگلنا بھی دقت سے ہوتا ہے۔ اور خواب میں بھی مریض کا
بدن حرکت کرتا رہتا ہے جس سے نیند حرام ہو جاتی ہے رفتہ رفتہ حرکت نہایت تیز ہو جاتی
ہے جسم سامنے کو اور ٹھوڑی سینہ کی ہڈی پر جھک جاتی ہے طاقت گفتار یا تو کم یا بالکل
جاتی رہتی بول و براز بے معلوم نکل جاتا ہے تب حالت بیہوشی اور ہذیان میں مریض اس
دار فانی سے کوچ کر جاتا ہے ؎

اسباب۔ بڑھی ڈسیو۔ ژنک کا زہر بڑھاپا اور یہ بیماری مردوں کو اکثر ہوا کرتی ہے ؎
اکسائٹنگ کاز کثرت محنت۔ روحانی یا جسمانی سردی اور وجع مفاصل کی بیماری ؎

علاج۔ مرض کے شروع میں کونایم اور بن۔ ین کا استعمال کریں اور اخیر درجوں میں کبات
فولاد اور تار بجلی مفید پڑتی ہے ؎

پانزدہم لے فے ریشیا اور افے۔ میا اور ام۔ نے ریشیا

بیمار کی قوت ناطقہ میں فرق پڑ جانا اور نوشت و خواند میں خلل واقع ہونا ایسی حالتیں ہیں جنکی
تحقیقات اب حال میں نہایت شد و مد سے ہو رہی ہے ؎ علاوہ تو تا پن کے اس
مرض کے اسباب کی دو اور جماعتیں ہیں جن سے قوت ناطقہ میں فرق آجاتا ہے مگر یاد
رہے کہ وہ اسباب نہ تو افے۔ شیا اور نہ افے۔ میا اور نہ ام۔ نے ریشیا کیسی الت پیدا کرنے میں
موثر ہوتے ہیں مثلاً ایک جماعت تو وہ ہے جس سے سادہ لوح تولیدی (ای ڈی ام)
پیدا ہوتے ہیں کہ جس میں عقل اور ہوش پیدائش سے نا اہل ہو جاتا ہے اور اس سبب سے

بیمار تکلم نہین کرسکتا ٭ دوسری جماعت کے سبب جن سے مریض تکلم نہین کرسکتا وہ یہ ہین جیسے زبان لبین اور تالو کے مفلوج ہوجانے سے بیمار گفتگو نہین کرسکتا مگر عقل اور ہوش مین کسی طرح کا فرق نہین پڑتا - غرض افیے - شیا اور افیے - میا اور ام - نے - شیا کی حالتین نرالی ہین انکا پیدا ہونا اُن دونو جماعتون کے اسباب مین سے کسی سبب سے تعلق نہین رکھتا ٭

افیے - شیا کیحالت مین اگرچہ یہی قاعدہ ہے کہ دماغی افعال مین تہوڑی بہت خرابی ضرور پیدا ہوجاتی ہے مگر اسقدر نہین کہ جس سے بیمار اپنے مطالب کو تحریر یا تقریر کے ذریعہ ظاہر نہ کرسکے بلکہ افیے - شیا مین ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو الفاظ یاد نہین رہتے انکو بہول جاتا ہے جس سبب سے ولی مطالب بھی ظاہر نہین کرسکتا یا ایسا ہوتا ہے کہ الفاظ تو یاد رہتے ہین اور اُنکے معنی بھی - مگر تحریر یا تقریر کے وقت اُن لفظون کو اسطور پر ترتیب نہین دے سکتا جس سے کچھ معنی نکلین اور جو کچھ کہنا یا لکھنا چاہتا ہے وہ ظاہر ہوجائے ٭

لفظ افیے - شیا کے معنی اگرچہ قوۃ ناطقہ مین فرق پڑنے کے ہین لیکن حال کے اطبّا اُس لفظ کے معنی مین افیے - میا اور ام - نے - شیا بھی شامل کرتے ہین جنکے مفصل معنے ذیل مین بتلائے جائینگے - لیکن یہ یاد رہے کہ افیے - شیا کے کُل اقسام مین صوت یعنی آواز کے پیدا کرنے کی طاقت تہوڑی بہت رہتی ہے ٭

ماہیت - افیے - شیا کے مختلف صورتین دہنی طرف کے ہے - مے - یلیجیا مین اکثر پائی جاتی ہین اور سے - ری - برم کے بائین نصف کی خرابی سے پیدا ہوتی ہین اُس خرابی مین سے - ری - برم کا وہ مقام بہی مبتلا ہوتا ہے جسکو بائین مڈل سے - ری - برل آرٹری سے خون پہونچتا ہے - خرابی مذکور وہ ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین ام - بو - لے - زم بولتے ہین یعنے شریان مذکور مین سُدہ سے پیدا ہوجاتے ہین - اکثر اطبّا کا اسبات پر اتفاق ہے کہ دماغ کی پیشانی کے حصہ کی بائین جانب کا تیسرا خم یعنے گن - وا - لیوشن مین قوۃ ناطقہ کی جگہ

ہوتی ہے۔ پس جب نطق مین کسی قسم کا نقص پیدا ہوتا ہے تب اُس خلل کی خاصکر پچھلی تہائی مرض مین مبتلا ہوتی ہے اور جب اُس حصہ دماغ کے دونو جانب مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین تب ساتھ افیے۔ سشیا کے طاقت گفتار بھی جاتی رہتی ہے اور افیے۔ سشیا کی وہ قسم جسکو اصطلاح مین افیے۔ میا کہتے ہین اور جسمین بیمار بات چیت بالکل کر ہی نہین سکتا دماغ کے اُس حصہ کی خرابی مین پیدا ہوتی ہے جو یا تو خاص کار۔ پس اِس۔ ٹرامی۔ ٹم مین واقع ہے یا اُسکے نیچے کیونکہ ایسا قیاس کرتے ہین کہ دماغ کے اُسی حصہ مین تکلم کے پیدا کرنے کی حرکتین موجود ہین اور اُسی مقام سے وہ حرکتین تکلم کے عضلات کو حرکت دیتے ہین۔

علامات - افیے۔ سشیا کی کئی صورتین ہوتی ہین۔ پس علامتون کے بیان کرنے سے پہلے مختصر ذکر اُنکا کرنا ضرور ہے۔ پس واضح ہو کہ لفظ افیے۔ میا کا اُس صورت مین بولا جاتا ہے کہ جب بیمار کی گفتگو کی طاقت بالکل جاتی رہتی ہے اِسمین مریض لکھہ لیتا ہے اور عقل اور ہوش حواس بھی اُسکے قائم رہتے ہین مگر بول نہین سکتا اِسصورت مین تکلّم کے عضلات بھی مفلوج نہین ہوتے کیونکہ بجز تکلم کے اور باتون کے لیے مریض اُن عُضلات کو حرکت مین لاسکتا ہے۔ مرگی اور اپو۔ پلکسی کی نوبت کے بعد افیے۔ میا کیحالت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایک اور صورت افیے۔ سشیا کی وہ ہے جسکو اصطلاح مین ام۔ نے۔ سشیا کہتے ہین اِسمین ایسا ہوتا ہے کہ مریض لفظون کو بلکہ فقرون کو بھی بھول جاتا ہے اور عقل ماری جاتی ہے مگر بعض دفعہ یہ حالت اُسوقت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب عقل سالم رہتی ہے اور جو کچھہ کہا جاوے مریض سمجھہ بھی لیتا ہے۔ ام۔ نے۔ سشیا کیحالت مین بات چیت اور لکھنے پڑھنے مین فرق آجاتا ہے چنانچہ بات چیت کی نسبت ایسا ہوتا ہے کہ ایک یا دو باتین یا چند ایسے فقرے مریض بار بار مُنہ سے نکالتا ہے کہ جو بخوبی سمجھہ مین نہین آتے۔

اور اُن فقروں میں ایسے بھی الفاظ ہوتے ہیں کہ جو بالکل بے معنی اور بے مطلب ہوں اشیا
اور لوگوں کے نام غلط لیتا ہے اور حرفوں کے نام بھول جاتا ہے اور وہم تقریر لعبض دفعہ ایسا
بھی کرتا ہے کہ ایک لفظ کی جگہہ دوسرا بول دیتا ہے اور لکہتے وقت صحیح حرف کی جگہہ
غلط حرف لکہہ دیتا ہے - اِس قسم کی غلطیاں پڑہتے وقت اکثر کر دیتا ہے مگر بعض دفعہ
بیمار پڑہتے وقت تو اچھی طرح پڑہ لیتے ہیں مگر بامعنی کوئی فقرہ لکہنے کیئے تو لکہا نہیں جاتا
علاوہ ازیں تحریر کا یہ حال بھی ہو جاتا ہے کہ بشرطیکہ دہنی جانب کا ہے - مے - یلیجیا نہ کتاب
سے تو نقل کر سکتا ہے مگر کوئی مضمون خود آپ بنا کر صحیح طور پر لکہہ نہیں سکتا اور نہ کسی اَوْر
کے بتائے ہوئے مضمون کو صحیح طور پر تحریر کر سکتا ہے - اور جو لکہہ سکتے بھی ہیں گا ہیگا ہے
بامعنی بھی لکہہ سکتے ہیں مگر اکثر بے معنی ہی کچہہ کا کچہہ لکہہ دیتے ہیں - چھپی ہوئی کتاب سے
نقل کرنے سکتے ہیں مگر نہ تو حروف بہچان سکتے ہیں اور نہ لفظوں کے معنی بتا سکتے ہیں *
اِن حالتوں کا علاج اُن بیماریوں پر موقوف ہے جنکے شامل یہ پیدا ہوتی ہیں *

شانزدہم اپے - لپ - سی

تعریف - اِس بیماری کو عربی میں صرع اور ہندی میں مرگی کہتے ہیں اسمیں ایسا ہوتا
ہے کہ مریض دفعتاً چیخ مار کر بیہوش ہو جاتا ہے اور گر کر ہاتہہ پاؤں مارنے لگتا ہے *

علامات - یا تو بیمار اِس مرض میں دفعتاً مبتلا ہو جاتا ہے یا تہوڑے عرصہ کے لئے
اُسکو خبر ہو جاتی ہے کہ اب نوبت آنیوالی ہے اور تب بیہوش اور بے طاقت ہو جاتا
ہے کہڑا ہو تو دفعتاً زور سے چیخ مار کر زمین پر گر پڑتا ہے اور ہاتہہ پاؤں مارنے لگتا
ہے - چہرہ خوفناک ہو جاتا ہے - تیوری چڑہ جاتی ہے - آنکہیں پتہرانے لگتی ہیں
یا سیاہی آنکی اوپر کے پپوٹوں کے اندر رہ جاتی ہے اور سفیدی نظر آتی ہے پتلیاں
پہیلی رہتی ہیں اور اُنپر روشنی کا اثر نہیں ہوتا - مٹہیاں سخت بندھ جاتی ہیں - دم

مشکل سے لیا جاتا ہے - قلب شدت سے دہڑکتا ہے - سر کی رگین خون سے پُر ہو جاتی
ہین اور چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے - مُنہہ سے کف جاری رہتا ہے اور وہ اکثر خون آمیز
ہوتا ہے - دانتی لگ جاتی ہے دانتون کے درمیان لب یا زبان آجاوے تو وہ
زخمی ہو جاتی ہے - بول و براز یا منی نکل پڑتی ہے اور قضیب کو اکثر خیزش ہوتی ہے
چند منٹ تک یہ نوبت رہ کر موقوف ہو جاتی ہے اُسوقت مریض بے حرکت اور
بیہوش ہو کر ایسا پڑا رہتا ہے کہ گویا نہایت خواب مین ہے - یہ حالت رفتہ رفتہ
گزر جاتی ہے - بعض دفعہ کئی گھنٹہ تک نوبتین پے در پے ہوتی رہتی ہین ۔ مرض
کے اِس قسم کو گران معال (یعنے بڑی بیماری) کہتے ہین اور جب نوبت اِس بیماری
کی خفیف ہوتی ہے تب اِسکو پِے - تِٹ - مال (یعنے چھوٹی بیماری) بولتے ہین چنانچہ
اِسکی علامتین یہ ہین کہ تہوڑے عرصہ کے لئے بیمار کا سر گہومنے لگتا ہے اور وہ
بیہوش ہو جاتا ہے ۔

علامات منذرہ - بعضدفعہ نوبت کے ظاہر ہونے سے پیشتر چند علامات
منذرہ ظاہر ہوتی ہین مثلاً کسی بیمار کو نوبت کے شروع ہونے سے پہلے دردِ سر
ہوتا ہے یا کمزوری ہو جاتی ہے کیسیکو مختلف رنگ کے دائرے نظر آتے ہین یا چنگاریان
اُڑتی سی دکھلائی دیتی ہین اور گاہے گاہے شکلین بہی نظر آتی ہین اور بعض مریضون
کے کانون مین مختلف قسم کی آوازین سُنائی دیتی ہین اور کسی کے ناک مین بدبو
معلوم ہوتی ہے اور کیسیکی زبان کا ذائقہ نوبت سے پیشتر تلخ ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ
نوبت سے پہلے مریضکو اچھے طور پر نیند نہین آتی یا بعض دفعہ طبیعت خواہ نخواہ خوف
کہا جاتی ہے یا دل دہڑکنے لگتا ہے یا مفاصل سرد ہو جاتے ہین یا فمِ معدہ کا مقام
پھڑکنے لگتا ہے یا قے ہوتی ہے اور کبھی بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ یا پاؤن کے
کسی حصہ سے ایک درد یا سردی معلوم ہو کر بتدریج اوپر کیطرف کو چڑہتی جاتی ہے اور جب

سر تک پہونچ جاتی ہے تب بیمار بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اس علامت کو اصطلاح مین
آرا اپی لپ ٹیکا بولتے ہین ـ لیکن یاد رہے کہ اکثر اوقات بغیر ظاہر ہونے کسی
علامت منذرہ کے بھی مرگی کی نوبت ہوجایا کرتی ہے اور ان نوبتون کے وقفون مین
بھی بڑا اختلاف ہے چنانچہ کبھی تو رات اور کبھی دن اور کبھی خواب مین ہی مرگی کی نوبت
ہوجایا کرتی ہے اور بعض دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ ایک دن کے اندر کئی نوبتین متواتر
ہوتی رہتی ہین اور بعض اوقات مہینون یا برسون مین کوئی نوبت ہوجایا کرتی ہے اور
اکثر یہ نوبتین تین یا پانچ یا آٹھہ منٹ تک رہتی ہین لیکن بعض دفعہ آدھے یا کئی گھنٹہ تک
برابر ہوتی رہتی ہین ؛

اسباب ـ پری ڈسپوزنگ ـ والدین یا کسی رشتہ دار سے اس مرض کا
ورثہ حاصل کرنا ـ کاسہ سر کا بڈول ہونا ـ مرد کا ہونا ـ کثرت مجامعت اور جلق ؛

اکسائیٹنگ کاز ـ دفعتاً خوف کہا جانا ـ دانتون کا نکلنا ـ کسی مقام مین شدت کا
درد ہونا ـ کثرت سے خارج ہونا کسی رطوبت کا ـ یا معمولی رطوبت کا بند ہوجانا ـ خاصکر
پیشاب اور صفرا کا دماغ یا کسی اور حصہ نظام عصبی کا کسی رسولی سے دب جانا ـ اور بعض دفعہ
مرگی کی نوبت زہر خورانی کی ایک علامت ہوتی ہے خاصکر سنکھیا اور سیسہ کا زہر ؛

علامات تشریحی بعد وفات ـ دماغ کی رگین خون سے اکثر پر ہوتی ہین اور
بعض دفعہ دماغ مین کسی قسم کی خراش بھی پائی جاتی ہے مثلاً یا تو دماغ کے پردے
موٹے ہوجاتے ہین یا دماغ مین کوئی کیج ہوتی ہے یا اسپر کسی رسولی کا دباؤ ہوتا ہے ؛

فریب ـ بعض دفعہ فریبی مرگی کی نقل کر لیتے ہین چنانچہ اصلی اور نقلی بیماری مین
یہ فرق ہے کہ نقال کی آنکھین بند رہتی ہین روشنی کے لگنے سے آنکھون کی پتلیان
سکڑ جاتی ہین شدت سے ہاتھہ پاؤن مارنے کے سبب سے جسم کی حرارت زیادہ ہوجاتی
ہے نہ تو نقال کی زبان زخمی ہوتی ہے اور نہ بول و براز خطا ہوتا ہے ـ اسلئے تاکہ کف

جاری ہو نقال اپنے مُنہ کے اندر صابون کا ٹکڑا رکھہ لیتے ہین - نقال ایسی جگہہ اور ایسا وقت نقل کرنے کے لئے پسند کرتا ہے کہ جس سے لوگ اُسکا تماشا اچھے طور پر دیکھہ سکین ٭ لوہا گرم کرکے اگر داغ دین تو اپنی نقل بہول جاتا ہے اور دُم دبا کر بہاگ جاتا ہے لیکن فریب کے گرفت کی نہایت عمدہ ترکیب یہ ہے کہ ایک پر کی قلم مین تہوڑا سا نلاس بہر کر نقال کی ناک کے اندر پہونک دین اُسیوقت مرگی کی نوبت رفع ہوجائیگی اور چہینکیون کی نوبت شروع ہوجائیگی ٭

علاج نوبت کے وقت کا - مریضکو نرم بستر پر لٹا دین اور چپکن کی گھنڈی یا لنگوٹ کہول دین اور دانتون کے درمیان ایک ٹکڑا کاگ کا یا کپڑے کی گدی رکھدیں تاکہ زبان یا لب اُنکے درمیان آکر کٹ نہ جاوین - چہرہ پر آب سرد کے چہینٹے مارین بعد نوبت کے مریضکو سلا رکہین - بہت نڈھال ہوجاوے تو کسی اسٹی - میو - لنٹ دوا کا استعمال کرین ٭

علاج وقفہ کے وقت کا - قبض ہو تو رفع کرین اور شکم مین کرم ہون تو بذریعہ مسہلات خارج کرین - دانت نکلنے والے ہون تو مسوڑون کو چیر دین مرض کے اکسا ئیٹنگ کاز کا تدارک کرین مثلاً دماغ کی رگون کو خون سے پُر ہونے دین غصہ اور غضب فکر اور تردد اور دفعتاً سہم جانا یا خوف کہا جانا نہ چاہئے - تبرید دواؤن سے دست بردار ہونا چاہئے - مریض کا مزاج دموی ہو تو گاہے گاہے فصد لین - غذا کم کردین اور نمکین جلاب دیا کرین اور گردن یا بازو پر بیلسٹر لگانے سے یا پشت پر ٹارٹار امٹک کے مرہم کی مالش کرنے سے بعضدفعہ مرض کو تخفیف ہوجاتی ہے - مریض کمزور ہو تو مقویات مثلاً کونین یا زنک کا کوئی مرکب مثلاً سلفٹ یا اکسائیڈ یا وی - لے - ریع نٹ اف زنک کا استعمال کرین اور نائیٹریٹ اف سلور اور سنکہیا بہی اس مرض کو مفید ہے ایسے بیمار کو صبح اُٹھکر ہوا خوری کرنی چاہئے اور آب سرد سے غسل کرنا چاہئے مرلیقہ

عورت ہو تو اسکی حیض کا خیال رکھنا چاہیئے ۔

بعض حکیم برو۔مائیڈ اف پوٹاسیم کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ ۵ گرین سے شروع کرکے ۳۰ یا ۴۰ گرین تک کہلاتے ہین ۔ کبھی اس دوا کو انفیوژن اف ڈی۔جے۔ٹلے سلس کے ہمراہ اور کبھی برو۔مائیڈ اف امونیم اور آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کے ساتھہ دیتے ہین۔جسم مین آتشک کی برائی ہو تو مرکبات سیماب یا آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ۔ ڈاکٹر ڈ مسابا۔ڈو۔نا کی بڑی تعریف کرتے ہین ۔ اور سنکہیا کا یہ نسخہ بہی مرگی کی بیماری مین مفید ہے ۔

نسخہ ۔ ڈای۔لیوٹ ہائیڈرو۔برو۔مک اسڈ ۳ آونس ۔ فاؤلرس سولیوشن ڈیڑہ ڈرام ۔ سرپ آف آریخ ۲ آونس ۔ ڈسٹلڈ واٹر اسقدر جتنے مین کل عرق ۲۰ آونس ہو جاوے ۔

مقدار ۔ آدہا آونس روز تین تین مرتبہ پلانا چاہیئے ۔

کبھی ایسا بہی ہوتا ہے کہ صرف برو۔مائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال سے فائدہ نہین ہوتا اسصورت مین ہمراہ برو۔مائیڈ کے ۱۵ سے ۲۰ بوند تک جوس اف بلاڈونا اور ۱۰ گرین کلورل۔ہائیڈریٹ ملا کر استعمال کرنا چاہیئے اور ایسا ہی دیکہا گیا ہے کہ جب برومائیڈ سے فائدہ نہین ہوا ہے تب تیس تیس گرین کے مقدار مین بوراکس لینے سوہاگہ کے تین دفعہ دنمین استعمال کرنے سے نوبت مرگی کی رک گئی ہے ۔

غذا ۔ یاد رہے کہ اکثر اوقات ایسا دیکہا گیا ہے کہ اس بیماری کو جسقدر غذا کی پرہیز سے فائدہ ہوتا ہے دوا سے نہین ہوتا ۔ پس اس مرض مین ایسی غذا دینی چاہیئے جس مین نائٹروجن بہت ہی کم ہو مثلاً مصروع کو ایسی چیزون سے پرہیز کرنا چاہیئے جیسے گوشت۔مچہلی۔بیضہ۔پنیر۔مٹر۔سیم کیونکہ انمین بکثرت نائٹروجن ہوتا ہے ۔ نرے ابقولات پر گزارہ کرنا چاہیئے ۔

کے ۔ ٹے ۔ لپ سی

تعریف ۔ مریض دفعتاً بیہوش ہوجاتا ہے اور جسم اسکا اس حالت بیہوشی مین جسطور پر ہوتا ہے اسیطور پر اکڑکر رہ جاتا ہے *

علامات ۔ یہ بیماری بہت کم دیکھنے مین آتی ہے۔ بھاری علامت اسکی یہ ہے کہ نوبت کے وقت جسم بیمار کا جس حالت پر ہوتا ہے بیماری نوبت تک اُسی حالت پر رہتا ہے اور مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے۔ نوبت اس بیماری کی کم مُہلک ہوتی ہے لیکن بار بار کے ہونے سے عقل اور ہوش مین فرق پڑجاتا ہے * سبب اس بیماری کا بخوبی دریافت نہین ہوسکتا اور علاج اسکا مثل مرگی کے کرنا چاہئے *

کوریا

عربی مین اس بیماری کو رعشہ بولتے ہین *

تعریف جسم کے اعصاب محرکہ کے فعل کا بگڑ جانا اور جسم کا بے قاعدہ حرکت کرنا *

علامات ۔ یہ مرض اکثر اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ پہلے چہرہ یا کسی پاؤن میں تشنجی حرکت ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ پھیلتی اور شدید ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ جسم کا نصف حصہ یا سارا جسم کانپنے لگتا ہے اور جب یہ بیماری کامل طور پر ہوجاتی ہے تب بیمار ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے ۔ سر کبھی ادہر کبھی اُدہر جھٹکا کہاتا ہے مریض کھڑا ہو تو پاؤن اُسکے ہل جاتے ہین ۔ بیمار جلد جلد چلتا ہے ۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جس ٹانگ مین بیماری ہوتی ہے وہ اُٹھہ نہین سکتی بلکہ مریض اسکو گھسیٹتا ہے گویا وہ ٹانگ مفلوج ہوگئی ہے اور جب وہ ٹانگ ایک جگہہ قائم رہتی ہے تب پاؤن اکثر کبھی اندر کبھی باہر کیطرف مڑجاتا ہے اور اُس جانب کے ہاتہہ بھی یہی حال ہوتا ہے یعنے اگر بیمار اُس ہاتہہ سے کوئی چیز

اُٹھا کر مُنہ کے اندر داخل کرنا چاہتا ہے تو ہاتھ اُسکا جھٹکا کہا کر پہلے سر کے اوپر چلا جاتا ہے اور بعد کئی دفعہ کی کوشش کے مریض ایک جھٹکے کی حرکت سے لقمہ مُنہ کے اندر داخل کر دیتا ہے اور نہایت جلد نگل جاتا ہے مریض سے اُس ہاتھ کے اُٹھانے کی فرمایش کیجاوے تو اُنگلیون کو قائم نہین رکھ سکتا اور ہاتھ جلد کھینچ لیتا ہے - سوتے وقت عضلون کو اکثر حرکت نہین ہوتی لیکن اس قاعدہ کا خلاف بھی وقوع مین آتا ہے - اِس مرض مین اکثر قبض ہو جایا کرتا اور بعض دفعہ بھوک مرجاتی ہے اور مریض کند ذہن ہو جاتا ہے اور جب یہ مرض عورتون کو ہوتا ہے تو رحم کے فعل مین خلل پیدا ہو جاتا ہے بعض دفعہ مریض واہیات بکنے بھی لگتا ہے اور جب یہ مرض رو - ماٹیزم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے اُسمین پے - ری - کار ڈائی - ٹِس کی بیماری ہو جاتی ہے تب قلب کے مقام پر اکثر ایک مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے *

اسباب - پری - ڈسپو - زنک - کمزوری - خُردسالی چنانچہ یہ بیماری سات سے پندرہ برس کی عمر تک اکثر ہو جایا کرتی ہے اور جوانی سے لیکر ۲۰ برس کی عمر تک بھی ہو سکتی ہے *

اکسائیٹنگ کاز - قبض اور شکم مین کیچوے کا ہونا - رحم مین کسی قسم کی خراش کا ہونا - دفعتاً خوف کہا جانا یا غصہ ہونا - گر پڑنا - چوٹ لگنا - جوام نغز یا اُسکے پردون مین کسی قسم کی خراش کا ہونا - بعض دفعہ وجع مفاصل کے بعد ہی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے *

علاج - چونکہ اس بیماری مین اکثر قبض ہوتا ہے تو بذریعہ مسہلات کے پہلے تنقیہ شکم کرین اور تب ایسی تدبیر کرین جس سے ہر روز ایک یا دو دست کہلکر آجایا کرین - اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ صرف جلابون کے دینے سے یہ بیماری رفع ہو جاتی ہے کسی اور دوا کی ضرورت نہین پڑتی * ہملاک اِس بیماری مین مفید بتلاتے ہین - اگر رحم مین خراش ہو تو اُسکا تدارک کرین مریض لاغر اور کمزور ہو تو مقویات مثلاً سلفٹ یا وے - لے - رین - آف زنک

یا ایوڈ - نیا سلفیٹ اف کاپر یا سلفٹ یا پے - راک - سائیڈ اف ایرن کا استعمال کرین - بیمار کو آب سرد سے غسل دین غذا مقوی اور ہوا خوری کراوین +

بچے جب اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین تب انکو انٹے - پائی - رین سے بہت فائدہ ہوتا ہے + ایک بچہ کا حال لکہا ہے جسکو اکسل - جین سے فائدہ ہوا تہا - تمام روز کے اندر بچون کو یہ دوا پانچ گرین کی مقدار تک دو تین کئی مرتبہ تقسیم کرکے کہلا سکتے ہین - اس بچہ کا حال یہ تہا کہ سارا بدن اسکا برابر حرکت کرتا رہتا تہا - یہ دوا پہلے تین گرین کی مقدار مین ہر روز کہلائی جاتی تہی - پانچ روز کے بعد ایسا ہوا کہ حرکت بہت کم ہوگئی اور مات کو سوتے وقت گاہے گاہے ہونے لگی - اب مقدار دوا کی پانچ گرین تک بڑہائی گئی - دو ہفتہ کے استعمال سے بیماری رفع ہوگئی اور مریض بات چیت صاف کرنے لگا اور اچہی طرح لکہنے لگا - یہی علاج چند روز تک جاری رہا بعد ازان سرپ اف آیوڈائیڈ اف آیرن کا استعمال شروع کیا گیا - بیماری نے پہر نہین عود کیا +

اکسل - جین ایک نئی دوا ہے - قلمین اسکی بے رنگ اور باریک ہوتی ہین اور ذائقہ کسیقدر نمکین + یا تو اسکا عرق تیار کرکے یا گولیون کے طور استعمال کرسکتے ہین - عرق کا یہ نسخہ اچہا ہے -

نسخہ - اکسل - جین - ۳۰ گرین + ٹنکچر آف آرنج - ۲ ڈرام + ارنج فلاور سرپ - ۱۰ ڈرام پانی اسقدر جسمین کل عرق چہہ آونس پورا ہوجاوے +

خوراک کی مقدار جوان کے لئے نصف سے ایک آونس تک اور بچون کے لئے ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک + گولیون کے طور پر دینی ہو تو تین تین یا دو دو گرین کی گولیان سرپ اور میوسیلج ملا کر بنا لین +

جب انٹے - پائی - رین اور برو - مائیڈ اف ایمونیم ملا کر دیا جاتا ہے تب مرگی کی بیماری مین بہت مفید پڑتا ہے - چنانچہ **نسخہ** - انٹے - پائی - رین - ۲ - گرین +

برومائیڈ اف امونیم ۳۰ گرین ٭ سرپ ۲ ڈرام ٭ پانی ایک آونس ٭
سب کو ملا کر ایک خوراک کرین اور دو تین دفعہ پلا دین ٭

ہسٹیریا

تعریف - یہ ایک عصبی بیماری ہے جس مین ہاضمہ اور تنفس مین خلل واقع ہوتا ہے اور نوبت بنوبت تشنج ہوتا ہے لیکن بیمار بالکل بیہوش نہین ہوتا ٭ ہندی مین باؤ گولا اور عربی مین اس بیماری کو اختناق الرحم بولتے ہین ٭

علامات - نوبت کے شروع ہونے سے پیشتر معدہ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے جی متلاتا - کلیجہ جلتا اور شکم مین نفخ ہوتا ہے - بعد ازان جمائیان اور انگڑائیان آتی ہین بیمار سست اور آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگتے ہین - کبھی سردی کبھی گرمی معلوم ہوتی ہے - دم تکلیف سے لیا جاتا اور دل دھڑکتا ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بائین تہیگاہ کے پاس شدت کا درد ہوتا ہے اور اس مقام پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک گولا ادہر ادہر پھر رہا ہے جسکو اصطلاح مین گلوبس ہسٹیریکس کہتے ہین - یہ گولا معدہ مین داخل ہوتا ہے وہان سے رفتہ رفتہ جوقت حلق تک آجاتا ہے فوراً نوبت بیماری کی شروع ہوجاتی ہے اور بیمار کا دم بند ہونے لگتا ہے - چہرہ سرخ - ناک کے نتھنے پھیل جاتے ہین - شکم پھول جاتا ہے - سر پیچھے کو خم کھا جاتا ہے اور مریضہ ہاتھ پاؤن مارنے لگتی ہے - اور کھل کھلا کر ہنسنے لگتی ہے یا چیخ مارتی ہے اور واہیات بکنے لگتی ہے - آخر کار خوب کھلکر جیب وکار آجاتا ہے اسوقت ہاتھ پاؤن کا مارنا موقوف ہوجاتا اور جب نوبت رفع ہوجاتی ہے تب بہت سا پیشاب خطا ہوجاتا ہے اسوقت سر مین اکثر شدت کا درد ہوتا ہے اور اعضا شکنی ہوتی ہے - بعضدفعہ اس بیماری کی نوبت مین صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ طاقت گفتار اور حس وحرکت جاتی رہتی ہے اور بیمار کو تنگی نفس کی ہوتی ہے

گلا پھول جاتا ہے - رخسارے سرخ ہوجاتے ہین اور آنکھون کے پپوٹے جلد جلد حرکت کرنے لگتے ہین اور نوبت کے رفع ہونے کے وقت مریضہ رونے اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگتی ہے ٭

اسباب - ہیری ڈسپوزنک - عورت کا ہونا - بکر جوانی سے لیکر ۵۵ برس تک کی عمر - کثرت مطالعہ اور حالت سکوت - فکر و تردد - نازک طبیعت - اگرچہ یہ بیماری مردون کو بہت کم ہوتی ہے لیکن ضعف اور فکر کے باعث بعض دفعہ ہو بھی جاتی ہے ٭

اکسائیٹنگ کاز - قبض - سوے ہضمی - نفخ شکم - کسی رطوبت کا زیادہ عرصہ تک خارج ہونا - بند ہوجانا حیض یا نفاس کا - یا دودھ یا کسی خون کا - رنج و غم و صدمہ و فکر - عورتین جو ہسٹیریا کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہین طرح طرح کے مرض کی نقل کرلیتی ہین چنانچہ بعض دفعہ نوبتون کے وقفہ کے عرصہ مین مریضہ کا عجب حال ہوتا ہے یعنے بعض عورتون کو روشنی کی بالکل برداشت نہین ہوتی اور بعض کے پستانون مین اسقدر شدت کا درد ہوتا ہے کہ گویا کسی نے میخ ٹھونک دی ہے اس درد کو اصطلاح مین کلےوس ہسٹیریکس بولتے ہین - بعضو کا دل دھڑکنے لگتا ہے اور بعض عورتون کی پشت مین درد رہتا ہے - اور مصنف کو ایک اشراف زادی کا حال یاد ہے کہ جس نے تین روز تک برابر اپنا پیشاب بند رکہا تہا - مثانہ اُس عورت کا پیشاب سے اسقدر پُر ہوگیا تہا کہ متعلقین کو حمل کا گمان ہوگیا تہا اور چونکہ مریضہ بیوہ تہی تو اسپر لوگون نے اتہام بدکاری کا لگایا تہا - اس امر مین چاری رائے لیگئی - بعد امتحان کے معلوم ہوا کہ مثانہ پیشاب سے پُر ہے چنانچہ سلائی داخل کرتے ہی پیشاب جاری ہوگیا اور حمل کا گمان باطل اور مریضہ لوگونمین سُرخ رو ہوگئی ٭

علاوہ بند ہوجانے پیشاب کے اس مرض کی عورتین ان بیماریون کا بھی فریب کرلیتی ہین

چنانچہ کہانسی - تنگی نفس - چھینکین - جمائیان افسوس و آہ - ہچکیان - تنانہ مین پتھری ذات الجنب - فالج - بیٹھہ جانا آواز کا - سل کی بیماری - درد پشت یا مفاصل - مرض پلیہ - ری - ٹو - نا ہی - ٹس ❊

تشخیص - اس بیماری کی نوبت کو مرگی کی نوبت سے فرق کرنا چاہئے چنانچہ مرگی کی نوبت کے وقت بیمار بالکل بیہوش ہو جاتا ہے - ہس - ٹے - ریا کی نوبت کیوقت بیہوشی کامل نہین ہوتی - مرگی کی نوبت کیوقت بیمار کا چہرہ اکثر اودا پڑ جاتا ہے اور منہ سے سفید یا سرخی مائل کف جاری ہوتا ہے - ہس - ٹے - ریا کی نوبت مین یہ باتین نہین پائی جاتی ہین - مرگی کی نوبت کے وقت بیمار کے جسم کی ایک جانب پر بہ نسبت دوسری کے زیادہ اور زور زور سے تشنج ہوتا ہے اور دم خراٹے کے ساتھہ لیا جاتا ہے - ہس - ٹے - ریا کی نوبت مین ہاتہہ پاؤن دفعتاً سکڑتے اور پھیلتے ہین اور جسم طرح طرح پر بل کہا جاتا ہے - مریضہ گہری سانسین لیتی ہے اور سرد آہین بھرتی جاتی ہے اور کبھی روتی اور کبھی ہنستی ہے - مرگی کی نوبت کے وقت بیمار کا چہرہ ہولناک ہوتا ہے - آنکھین نیم وا اور آنکھون کا ڈھیلا اِدہر اُدہر حرکت کرتا رہتا ہے - چہرہ ایک جانب کو کھچ جاتا ہے - مریض دانت پیستا ہے - لبون کے سکڑ جانے سے دانت دکھائی دیتے ہین - زبان نکلی ہوئی اور اس سے خون جاری رہتا ہے ❊ ہسٹے - ریا کی نوبت کیوقت مریضہ کے رخسارے سرخ ہوتے اور آرام سے رہتے ہین - آنکھین بند مگر پپوٹے کانپتے رہتے ہین کھولئے تو ڈھیلے قائم اور بھلا نظر آئینگے ❊

پس یاد رہے کہ بیہوشی ہو اور تشنج بھی اور چہرہ اودا ہو - منہ سے کف جاری رہے اور بدن کی ایک جانب پر بہ نسبت دوسری کے تشنج زیادہ ہوتا ہو تو وہ مرض صرع ہے اور ہس - ٹے - ریا نہین ❊ ایک اور بڑا فرق ان دو بیماریون مین یہ بھی ہے کہ ہس - ٹے - ریا کی نوبت کے وقت اگرچہ لے - رنگس مین بھی تشنج ہوتا ہے پھر بھی

منفذ اسکا بند نہین ہوجاتا - گرمرگی کی نوبت کے وقت لے - رگکس بند ہوجاتا ہی
علاج نوبت کے وقت کا - اسطور پر کرین کہ مریضہ کے چہرہ پر ٹھنڈہ ہم
سے آب سرد چھڑکین اور بآواز بلند دہمکاوین - کوئی پوشاک تنگ ہو تو کہولدین
اور ایسو ہنیا کی ہوش نگہاوین یہ سمجھکر کہ نوبت کیوقت مریضہ بیہوش ہے کوئی کلام
جو اسکے شان سے بعید ہو ہرگز نہ کرین کیونکہ درحقیقت مریضہ بیہوش نہین ہوتی *
بعد گزرجانے نوبت کے ایسی تدبیر کرین جس سے بیماری کا ازالہ ہو چنانچہ ہلکے ملینات
سے دفع قبض کیا کرین چنانچہ

نسخہ - اکسٹراکٹ اف سو-کوٹرابن الوز ½ گرین * اکسٹراکٹ اف نکس وامیکا
½ گرین * سفوف ایپے کاک ½ گرین * جن شن پاؤڈر ۳ گرین * سبکو ملاکر ایک
گولی بناوین اور ایسی ایک ایک گولی ہر روز بعد غذا کے کہلاوین * اور یہ نسخہ بہی
قبض کشا خوب ہے -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف نکس - وامیکا نصف گرین * خشک سلفٹ اف ایرن
ایک گرین * اکسٹراکٹ اف سو-کوٹرائن الوز ½ گرین *
سفوف گلاتی - سی رائی - زا ڈیڑہ گرین * سبکو ملاکر ایک گولی بناوین اور صبح وشام
کہلاوین * مریضہ کمزور ہو تو مقویات کا استعمال کرین چنانچہ طاقت کے واسطے
اگر وے - لے - رئین دینا ہو تو ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - امونیئے ٹیڈ ٹنکچر اف وے - لے - رئین ۴۰ قطرے *
الفیوژن آف وے - لے - رئین ایک آونس * دونو کو ملاکر گاہے گاہے پلا دین یا

نسخہ - وے - لے - ری - نٹ - اف کوئنین ۱۲ سے ۲۰ گرین تک *
اکسٹراکٹ اف جن شن ۴۰ گرین * دونو کو ملاکر بارہ گولیون مین تقسیم کرین اور ایمین
سے ایک ایک گولی دن مین تین دفعہ کہلاوین *

بطور ٹانک زنک کا استعمال کرنا ہو تو ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین ٭
نسخہ وے سلے - رسی - زنٹ اف زنک ۱ سے ۲ گرین تک ٭
اکسٹراکٹ اف بلاڈونا ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک ٭ اکسٹراکٹ اف جن شن ۲ گرین ٭
سب کو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کرکے اُپر چاندی کا ورق مڑہ دین اور ایمین سے ایک
ایک گولی دنمین تین مرتبہ کہلا وین یا یہ نسخہ کام مین لاوین ٭
نسخہ - وے - لے - رسی - زنٹ اف زنک اور فاس - فٹ اف زنک ہر ایک کا دس
دس گرین ٭ اکسٹراکٹ اف رو - برب ۲ گرین ٭ دونو کو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کرکے
اُپر چاندی کا ورق مڑہ دین اور ایک ایک گولی دنمین تین دفعہ کہلاوین اور بطور ٹانک کے
فولاد کا بہی استعمال کر سکتے ہین چنانچہ اِن نسخون مین سے کسی نسخہ کو کام مین لاوین - یہ نسخے
علاوہ ٹانک کے عمدہ حیض آور بہی ہین چنانچہ
نسخہ - ٹنکچر اسٹیل - ایک آونس ٭ گلائی - سی - رئین ایک آونس ٭ ڈسٹلڈ واٹر
۶ آونس ٭ سبکو ملا کر بمقدار دو ڈرام کے ہمراہ ایک آونس پانیکے بعد غذا کے دن مین تین
دفعہ پلا وین - یا
نسخہ - لائیکوار - فرائی - پر - کلورائیڈم ایک آونس ٭ کلورٹ آف پوٹاش نصف آونس ٭
اسپرٹ اف کلورا - فارم ۳ ڈرام ٭ ڈسٹلڈ واٹر ساڑہے آٹہہ آونس ٭ سبکو ملا کر بمقدار
نصف آونس کے ہمراہ قدرے آب سرد بعد از غذا دنمین تین دفعہ پلا وین ٭ مزاج موی
ہو تو تعلیل غذا کرین - آب سرد سے غسل دین ہوا خوری کراوین اور تبدیل آب و ہوا بہی
اِس مرض مین مفید ہے ٭
بعضدفعہ اِس علاج سے بہی فائدہ ہوتا ہے کہ نوبت کیوقت مریضہ کو چہیڑین نہین بلکہ اپنی
حالت مین پڑی رہنے دین - بعضدفعہ فم معدہ کے مقام پر یا او - وے - ری کے مقام پر
دبانے سے نوبت فوراً رُک جاتی ہے ٭ دوسری ایک ترکیب یہ ہے کہ جس سے نوبت رُک

جاتی ہے چنانچہ کپڑے کے تین چار گدیان ایک چھوٹی دوسری کچھہ اس سے بڑی اور تیسری
بہ نسبت دوسری کے ذرا اور بڑی بنا کر ایک آنکھہ پر رکہہ دین اور دوسری آنکھہ پر بہی
اسی طرح کی تین چار گدیان بنا کر رکہہ دین اب دونو آنکھون کو کپڑے کی چوڑی دہجی سے
باندہ کر سر کے پیچھے گرہ لگا دین اور چند منٹ تک اسیطرح رہنے دین - اِسکے کرنے سے
مریضہ کو نیند آجاتی ہے اور خود بخود ہوش مین آکر جاگ پڑتی ہے نہین تو اُسکو جگا دین *
اور تار بجلی کے لگانے سے بہی نوبت رفع ہوجاتی ہے مثلاً ایسا کرین کہ تار کا ایک سرا پیشانی
پر اور دوسرا شکم یا کسی اور پر رکہکر اُلٹا گہما دین اور آلہ کو لگا تار نہ گہما کر رہ رہ کر حرکت دین
اِس سے نوبت جلد رفع ہوجاتی ہے اور مریضہ ہوش مین آجاتی ہے *
ہسٹیریا کی بہتیری مریضہ اِس قسم کے مطلب مین آتی ہین کہ اِنکے جسم پر ایک یا کئی محدود
مقامات ایسے ہوتے ہین کہ جنہیر دبانے سے یا کسی تیز چیز کے لگانے سے بیماری کی نوبت
شروع ہوجاتی ہے * غرض جب اُس جگہہ تہیلی مین بہر کر برف لگائی جاتی ہے یا ایتہر
چہڑکا جاتا ہے تب نوبت رُک جاتی ہے * بعضدفعہ رنگین عینک کے لگانے سے بہت
فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ تجربہ سے یہ پایا گیا ہے کہ بعض رنگ ایسے ہوتے ہین جنکے دیکہنے
سے نوبت فوراً شروع ہوجاتی ہے اور بعض ایسے ہین جنکے دیکہنے سے مریضہ کی طبیعت
خوش ہوتی ہے - چنانچہ ایک مریضہ کا حال ایسا دیکہا گیا ہے کہ سُرخ شیشہ کی عینک لگانے
سے نوبت رُک گئی اور پہر نہین ہوئی * پس مختلف رنگ کی عینکین لگا کر دیکہین جو نسے
موافق آئے اُسکا استعمال کراوین *

ٹے - ٹے - نس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک کو ٹرو - ماٹک ٹے - ٹے - نس اور دوسرے کو
اِی - ڈیو - پے - تہک ٹے - ٹے - نس کہتے ہین * عربی مین اِس مرض کو کزاز بولتے ہین -

ماہیت - حال کی تحقیقات کے بموجب اس مرض کے پیدا ہونے کی بابت اطبا کی
رائے یہ ہے کہ یہ بیماری نہایت خرد خرد کرم کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کرم ایک قسم کا
نباتی جوہر پیدا کرتے ہیں اور وہ جوہر نظام عصبی پر اپنا اثر پیدا کرکے اس مرض کو ظاہر کر دیتا
ہے - اس مرض کا بیمار جب مرجاتا ہے تب اسکی لاش کے امتحان سے چونکہ جسم کے
کسی حصہ مین اس بیماری کے کوئی بھی آثار نہین پائے جاتے ہین تو اس سے اوپر کی رائے
کو اور بھی تقویت ہوتی ہے کہ ضرور کرم ہی کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ॥

علامات - اکثر حالات مین اس بیماری کی ابتدا دریافت نہین ہو سکتی
لیکن جب ضرب و زخم کے باعث پیدا ہوتی ہے تو ٹرامے ٹک ٹٹے - نے ٹے - نس
کے شروع ہونے سے بیشتر چوٹ کے مقام پہ اکثر درد ہوتا ہے لیکن دونو قسم کے مرض
مین پہلی علامت یہ پیدا ہوتی ہے کہ گردن کے پیچھے اسقدر درد اور سختی معلوم
ہوتی ہے کہ مریض گردن کو حرکت نہین دے سکتا بعدازان جبڑے بیٹھہ جاتے ہین
اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے اور اسٹرنم ہڈی پر بھی نہایت سخت درد ہوتا ہے ٹیس اُس
درد کی پشت تک پہنچتی ہے رفتہ رفتہ دونو جبڑے زیادہ تر کھچ جاتے ہین اور دانتی لگ
جاتی ہے ۔ گردن کا گوشت جب کھچ کر اینٹھہ جاتا ہے تب سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے - بیماری
کے اس درجہ کو ٹریس مس یا لاک جا کہتے ہین اور چہرہ کے عضلے بھی ایسے کھچ جاتے ہین
کہ بیمار کے دانت نظر آتے ہین ۔ جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے سینہ اور پشت کے
عضلے کھچکر اینٹھہ جاتے ہین آخر کار جسم کے وہ کل مسلس جنکو ہم اپنے ارادہ سے حرکت میں
لاسکتے ہین اینٹھہ جاتے ہین مگر ہاتھہ اور آنکھون کے مسلس اور زبان کا گوشت نہین اینٹھتا
اُسوقت سارا جسم خم کہا کر گویا مثل کمان کے ہو جاتا ہے جسکو اصطلاح مین اوپس - تھا ٹونس
بولتے ہین یا مریض سامنے کو جھک جاتا ہے جسکو ام - پراس - تھا - ٹو - نس کہتے ہین
یا بیمار داہنی یا بائین طرف جھک جاتا ہے جسکو اصطلاح مین پلو - راس - تھا - ٹونس بولتے

ہین یا اینٹھا ہوا سیدھا پڑا رہتا ہے جسکو اصطلاح مین ار-تہو-ٹونس کہتے ہین آخر کار بیماری ہر ایک عضو مین پہیل پڑتی ہے اُسوقت ہاتھ پاؤن سخت کہچ جاتے ہین شکم کے عضلات بہی کہچکر سخت مانند تختہ کی ہو جاتے ہین آنکھین پتھرانے لگتی ہین- پیشانی پر شکن پڑجاتے ہین- جبڑے سخت بیٹھہ جاتے ہین اور مُنہ کی باچھین بہی کہچ جاتے ہین - اب نوبت تشنج ہونے لگتا ہے - پہلے پہل تو خفیف اور دیر دیر بعد ہوتا ہے لیکن تہوڑے ہی عرصہ بعد جلد جلد اور زور زور سے ہونے لگتا ہے اور دیر تک رہتا ہے- نبض سریع ہو جاتی ہے - دم یا تو بند ہو جاتا یا تکلیف سے لیا جاتا ہے - جسم کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے اور بدن پسینہ سے تربتر ہو جاتا ہے - دس یا پندرہ منٹ بعد تشنج کسیقدر کم ہو جاتا ہے لیکن ادنے باعث سے مثلاً بیمار اگر حرکت کرے یا کوئی شخص اسکے پاس زور زور سے باتین کرے یا اُسکو چہولے پہر تشنج ہونے لگتا ہے - جب بیمار کو نیند آجاتی ہے تب عضلات ڈہیلے ہو جاتے ہین ❊ جب یہ بیماری مہلک ہونیوالی ہوتی ہے تب علامتون کی شدت بڑہنے لگتی ہے تنگی نفس کی شدت اسقدر ہوتی ہے کہ بیمار کا دم بند ہونے لگتا ہے - بدن بیمار کا سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے نبض پتلی و بے معلوم ہو جاتی ہے - مُنہ سے کف یا خون آمیز رطوبت جاری ہونے لگتی ہے - چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے - بعضدفعہ ہذیان ہو جاتا ہے - تب یا تو تکان کے باعث یا تنفس کے عضلون کے کہچ جانے کے سبب بیمار دم بند ہو کر مرجاتا ہے - اکثر اوقات مرتے دم تک بیمار باہوش و حواس رہتا ہے ❊

مدت - اِس بیماری کی اکثر ۴ دن سے ۸ دن تک کی ہوتی ہے اور جب یہ مرض آرام ہونیوالا ہوتا ہے تو مدت اِسکی ہفتہ سے دو یا تین مہینے تک کی ہوتی ہے اور اثر اِس مرض کا چند منٹ سے دس ہفتہ تک پوشیدہ رہ سکتا ہے لیکن علے العموم چار روز سے چودہ دن کے اندر یہ مرض ظاہر ہو پڑتا ہے ❊

اسباب - پیپی - ڈسپو - ژنگ - مرد کا ہونا - طاقتور جسم - ممالک گرم - عہد طفلی ❊

اکسائیٹنگ کاز - تغیرات موسم - سردی یا رطوبت یا زیادہ گرمی کا لگنا - زیادہ تھک جانا - ضرب و زخم - اشیاء فاسدہ کا معدہ یا امعا مین ہونا - اسٹرکنیا - اور دیگر نباتی زہر دنکا کہا جانا ⁂

تشخیص - اسٹرکنیا کے کہانے سے بہی علامات مثل مرض ٹے - ٹے - نس کے پیدا ہوتی ہین - لیکن ان مین در اصل مرض کی علامتون مین یہ فرق ہے کہ اسٹرکنیا کے زہر کی ابتدائی علامتین اچہے طور پر نمایان نہین ہوتین اور آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہین اور جبڑون کے کہچ جانے اور نگلنے کی تکلیف کے عرصہ بعد جسم اور ہاتہہ پاؤن کے عضلات کہچ جاتے ہین - علاوہ برین ٹے - ٹے - نس کے مرض کا نتیجہ نیک یا بد کئی گہنٹے یا کئی دنون کے بعد معلوم ہو جاتا ہے برخلاف اسٹرکنیا کے زہر کے جو ۵ منٹ سے تین گہنٹہ کے اندر مُہلک ہو جاتا ہے ⁂

انجام - اِس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے خاصکر جب ضرب و زخم کے سبب پیدا ہوتا ہے اور اُسوقت جب یہ بیماری بعد ضرب و زخم کے دفعتاً ظاہر ہو کر جلد شدت پکڑ لیتی ہے بہ نسبت اُسکے تشنج جلد جلد اور اونکے باعث سے پیدا ہوتے ہین بہ نسبت اِسکے کہ جب اُن تشنجون مین عرصہ دراز گزر جاتا ہے - جب یہ بیماری چار رون تک مہلک نہین ہوتی ہے تب انجام اِسکا اکثر نیک نکلتا ہے ⁂

علاج - اِس بیماری کو علاج سے اکثر فائدہ نہین ہوتا - حال مین کے - لے - بار - بین کا استعمال کیا گیا اور اِس سے کئی بیمارون کو فائدہ ہوا - چنانچہ اِس دوا کے جوہر اسے رینز کی پچکاری جلد کے اندر کی گئی اور اِس سے اُنکو فائدہ ہوا - ترکیب اِس پچکاری کی یہ ہی ایک گرین کے بیسوین حصہ سے بارہوین حصہ تک کے پچکاری جلد کے اندر کرنی چاہئے - بلکہ ایک گرین کے آٹھوین حصہ سے نصف گرین تک کی پچکاری چار چار گہنٹہ بعد کرتے ہین لیکن اِس پچکاری سے جب ٹے - ٹے - نس کی علامتین رفع ہو جاتی ہین تب مریض نہایت نڈھال ہو جاتا ہے اُسوقت اسٹی - میو - لنٹ دواکا استعمال کرنا چاہئے ✦ کیو - را - را

اور نیز کو-ئینین اور مار-فیا کی پچکاری کرنے سے فائدہ متصور ہے - چنانچہ کیو-را-را کی
پچکاری کا یہ نسخہ اچھا ہے -

نسخہ - سفوف کیو-را-را ۵ گرین + ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت لیکر کیو-را-را مین
اسقدر ملاوین جسمین ایک پتلی لئی سی بنجاوے - اب اسکو ایک نل مین چھوڑین کہ جسکا
سوراخ ویسنکی ہوئی روئی سے اٹکا ہوا ہو - اب اسپر آہستہ آہستہ ڈسٹلڈ واٹر اور ڈائلیز
جسمین ایک ڈرام مقطر ہو جاوے + ایک دفعہ کی پچکاری کے لئے اس عرق کے ایک
منم سے ۳ منم تک لے سکتے ہین +

جلد کے اندر مار-فیا کی پچکاری بھی فائدہ مند ہے کلورا-فارم سنگھا کر مریضکو گھنٹون
تک بیہوش رکھ سکتے ہین لیکن جب ہوش مین آجاتا ہے تب بیماری کی علامتین پھر
لوٹتی ہین + بعض دفعہ اکسٹراکٹ اف انڈین ہمپ سے بھی فائدہ ہوتا ہے چنانچہ

نسخہ ٹنکچر آف ہمپ ۱۰ منم + کلورل - ہائیڈریٹ ۵ اگرین + برومائیڈ اف سوڈیم
۵ اگرین + کلورک ایتھر ۵ منم + میوسلیج - ایک ڈرام + پانی - ۷ ڈرام + سبکو
ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ بعد پلاوین اور اکسٹراکٹ اف کے-لے-بار-بیز
کی گولیان بھی مفید ہین مثلاً پہلے فی گولی مین ایک گرین کا چھٹا حصہ دیوین اور تب
بتدریج بڑھا کر نصف گرین تک کی گولیان کھلاوین + اور اس مرض مین بلاڈونا بھی بعض دفعہ فائدہ
کرتا ہی جسکے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بیمار کو نگلنے مین تکلیف ہو تو غذا یا دوا کی
پچکاری کرین + پشت پر برف لگانا بھی نافع ہوتا ہے - اس بیماری مین اکثر قبض ہوتا ہے
تو گاہے گاہے کسٹرائیل اور ٹرپن ٹائین کا حقنہ کرنا چاہئے اور جو بیمار نگل سکتا ہو تو
کیا-لو-مل اور جلیپ کا استعمال کرنا چاہئے - مریضکو علیحدہ مکان مین رکھین کہ جہان
شور و غل نہو +

غذا - بیمار کی پتلی اور مقوی ہونی چاہئے مثل دودھ شوربہ بیضہ وغیرہ +

ٹے ٹے نس ۔ نیو ۔ نا ۔ ٹو ۔ رم

علامات ۔ پیدایش سے دوسرے یا تیسرے ہفتہ یہ مرض اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ جبڑون کے عضلون مین تشنج ہوتا ہے جو بعض اوقات سارے جسم مین پھیل جاتا ہے اور بچہ کو جلد ہلاک کر ڈالتا ہے ٭

اسباب ۔ خراب غذا ۔ امعا مین مواد فاسدہ کا ہونا ۔ خراب ہوا ۔ شدت کی سردی ۔ ناف کا زخم ٭

علاج ۔ فوراً جلاب دیکر بچہ کو آب گرم مین بٹھا دین اور بطور غذا کے یا تو شیر مادر یا صرف شیر مادہ گاو پلا دین ٭ کسٹر آئیل کا جلاب اس مرض مین مفید ہے ۔ بچہ کو ایسے مکان مین رکھین جہان ہوا کی اچھی آمد و رفت ہو ٭

ٹے ٹے نی

یہ ایک بیماری ہے سابق مین جسکی نسبت اطبا کے راے مین بہت اختلاف تھا ۔ مگر حال مین جو تحقیقات اسکی نسبت ہوئی ہین ۔ ان سے یہ ایک مرض خاص ثابت ہوا ہے

اسباب اور ماہیت ۔ واضح ہو کہ کس سبب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے یہ بات ابتک اچھے طور پر دریافت نہین ہوئی اور نہ یہ دریافت ہوا ہے کہ اسکے ہونے سے نظام عصبی کا کونسا حصہ ماؤف ہو جاتا ہے مگر ہان تجربات اور مشاہدات سے یہ دریافت ہوا ہے کہ بہ نسبت مردون کے یہ بیماری عورتون کو زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ کہ اگرچہ یہ مرض ہر عمر مین پیدا ہو سکتا ہے تاہم پندرہ سے تیس سال کی عمر مین اکثر ہو جاتا ہے جن باتون سے طبیعت اس بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل ہو جاتی ہے وہ یہ ہین کہ تنزوئس ٹم ۔ پے ۔ ری ۔ منٹ ۔ اور کمزوری چاہے کثیف غذا یا دماغ

نکلنے سے یا کسی شدید بیماری کے سبب سے یا عرصہ کے اسہال سے یا ابتدا سے حیض کے شروع ہونے سے یا حمل کے باعث یا چاہے عرصہ تک دودھ پلانے سے ہی پیدا ہو - اس مرض کے اکسائٹینگ کازکی نسبت کہتے ہین کہ یہ مرض رنج و غم فکر یا سردی کے لگنے یا بارش مین بھیگنے یا اسہال کے ہونے سے پیدا ہوتا ہے - اور ڈاکٹر ابر - کرام - بے فرماتے ہین کہ ری - کٹش کے سبب سے بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے + اس مرض کی ماہیت کی نسبت بھی کوئی بات ٹھیک نہین دریافت ہوئی ہان ایسا خیال کرتے ہین کہ جب دماغ اور نخاع کے فعل مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے تب یہ مرض ہو جاتا ہے +

علامات - اس مرض مین جسم کے بعض بعض عضلات کھچ جاتے ہین ساتھ اس کھچاوٹ کے درد بھی ہوتا ہے اور ہاتھ اور کلائی کے عضلے اکثر کھچ جاتے ہین مگر بعض دفعہ ٹانگون کے عضلات مین بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے اور جسم کے دونو جانب کے عضلے اکثر مبتلا ہوتے ہین مگر ہوش و حواس مین فرق نہین پڑتا + یہ بیماری اکثر اسطور سے شروع ہوتی ہے کہ انگلیون یا ہاتھون اور دونو کلائی کے عضلون مین یا تو ٹیسین پیدا ہوتی ہین یا یہ درد کرنے لگتے ہین یا سن ہو جاتے ہین تب تشنج شروع ہو جاتا ہے اور ایک یا کئی انگلیان کھچ جاتی ہین - خاصکر جب انکو کام مین لانے کی کوشش کیجاتی ہے چنانچہ انگلیان اوپر کیطرف کھچ جاتی ہین اور تب کل انگلیان جڑکر ہاتھ کی شکل مخروطی ہو جاتے ہو لیکن بعض دفعہ درمیان کی دو انگلیان اور دون سے علیحدہ رہتی ہین - دونو انگوٹھے ہتھیلی پر زور سے مڑ جاتے ہین پہنچون کا جوڑ اکثر کسیقدر مڑ جاتا ہے اور کل ہاتھ الٹا ڈی کی طرف گھوم جاتا ہے - بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کلائی کسیقدر مڑ جاتی ہے اور بازو پہلو کیطرف کھچ جاتا اور ہاتھ کھچکر شکم پر آجاتا ہے - جب یہ بیماری اطراف اسفل مین ہونیوالی ہوتی ہے تب پاؤن کی انگلیان یا تو سن معلوم ہوتی یا ان مین ٹیسین پڑنے لگتی ہین

اور تب تلوے کیطرف مڑکر آپسمین زور سے جُڑجاتی ہین اور پاؤن کے انگوٹھے اکثر تو انگلیون کے نیچے خم کہاجاتے ہین مگر بعض دفعہ کچھکر سیدہے رہ جاتے ہین - پاؤن خم کہاکر مثل کمان کے ہوجاتا ہے اور ایڑی اوپر کو اُٹھہ آتی ہے اور ٹانگ کھچکر سیدہی رہ جاتی ہے - جب یہ بیماری سخت ہوتی ہے تب گردن کے پیچھے کے عضلے اور سینہ اور شکم اور چہرہ کے اور چبانے اور تکلم کے بھی اور عضلہ ڈایا - فرام اور لے - رنگس کے عضلات بھی کھچ جاتے ہین - جس سبب سے جبڑا سخت بیٹھہ جاتا ہے تکلم اچھی طرح پر ہو نہین سکتا اور دم لینے مین بھی تکلیف ہوتی ہے - جون جون سے عضلے کھچ جاتے ہین وہ اسقدر سخت بھی ہوجاتے ہین کہ مشکل سے سیدہے کئے جاسکتے ہین اور تب پھر سکڑ جاتے ہین - بعض دفعہ انکے ریشے کانپنے بھی لگتے ہین - خواب کیحالت مین بھی عضلے کھچے ہوے رہتے ہین - اِس بیماری مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عضلون کا تشنج نوبت بنوبت پیدا ہوتا ہے اور نوبت مذکور چند منٹ سے لیکر ایک یا دو گھنٹہ یا کبھی اِس سے بھی زیادہ عرصہ تک رہتی ہے مگر شاذ ہی بارہ گھنٹہ سے زیادہ رہتی ہے اور کبھی ایک یا دو گھنٹہ یا کئی روز یا کئی ہفتون کے بعد نوبت ہوا کرتی ہے - عضلے جب کھچ جاتے ہین تب درد بھی کرنے لگتے ہین - کھینچکر سیدہا کیجئے تو اور بھی درد کرنے لگتے ہین - نوبت تشنج کی جب رفع ہوجاتی ہے تب مقام ماؤف پر طرح طرح کی کیفیتین محسوس ہوتی ہین جیسے چیونٹیان رینگتی ہین وغیرہ - بچون کو جب یہ بیماری ہوجاتی ہے تب ساتھہ اُسکے ان کو لارنج - جس مَش - اِسْ - ٹرامی - ڈیو - لس کا مرض بھی ہوجاتا ہے ؞

مدت - اکثر یہ بیماری تہوڑے عرصہ تک رہتی ہے اور خفیف ہوا کرتی ہے اور عرصہ تک رہے بھی تو ہم علاج سے اکثر رفع ہوجاتی ہے ؞

علاج - اصول علاج کا یہ ہے کہ اکسائیٹنگ کازکو رفع کرین اور بیمار کی طاقت کو قائم کرین - کوئی جسمانی خرابی ہو تو اُسکو رفع کرین جیسے ری - کٹس تپ تنک ہسکرا - فیولا

وغیرہ۔ مقویات کا استعمال بہرصورت کرنا چاہئے اور ادویات مفصلۂ ذیل بھی مفید ہین جیسے برو۔ مائیڈ اف پوٹا سیئم * برو۔ مائیڈ اف امونیم * کلورل ہائیڈریٹ افیون * تار بجلی کے لگانے سے چندان فائدہ نہین ہوتا اور نہ تحلیل سے *

ہائیڈرو۔ فو۔ بیا

تعریف۔ نظام عصبی کا شدت سے بھڑک جانا اور اُس باعث حلق مین خراش ہوکر نگلنے کے عضلات مین تشنج کا ہونا *

علامات۔ کسی دیوانہ جانور کے کاٹنے کے مختلف عرصہ بعد زخم پر درد کچا دٹ اور انفلامیشن ہوتا ہے ٹیس اس درد کی بذریعہ اعصاب کے پہیل جاتی ہے۔ لیکن یہ علامتین اکثر اوقات پیدا نہین بھی ہوتی ہین * بعد چند گہنٹہ یا چند روز کے جسم کے مختلف مقامات مین درد ہوتا ہے۔ گلو اور حلق کہچ جاتا ہے۔ مریض بے چین اور اونگہنے لگتا ہے بیحوصلہ ہوجاتا۔ بار بار آہ سرد بہرتا ہے اور نیند خوابات متوحش سے ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے عین ابتدا اس بیماری کی اس طور پر معلوم ہوجاتی ہے کہ بیمار کو پتلی چیزون کے نگلنے مین بہت تکلیف ہوتی ہے اور یہ تکلیف بڑہتے بڑہتے اسقدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ بیمار پانی کے نام یا آواز سے چونک پڑتا ہے اور جسم مین تشنج ہونے لگتا ہے۔ مریض نہایت بے چین رہتا ہے۔ چہرہ نہایت فکرمند اور خوف کہایا ہوا ہوتا ہے۔ بہوین سکڑ جاتی ہین اور آنکہین خوفناک اور پتہرانے لگتی ہین۔ مریضکو روشنی اور آواز کی برداشت نہین ہوتی۔ تشنگی بشدت۔ زبان خشک۔ جسم گرم و خشک اور بار بار ابکائیان آتی ہین مریض اکثر زور زور سے چیخین مارتا ہے اور بلند اور حکومت کی آواز سے تکلم کرتا ہے بند دانتون کے درمیان سے ایک لعیدار رطوبت تہوکتا جاتا ہے اور زور سے باآواز بلند اُسطور پر کوکتا ہے جس طور پر کتّے کیا کرتے ہین۔ باوجود ان سخت علامتون کے بہی

بیمار مرتے دم تک باہوش رہتا ہے لیکن بعض دفعہ ہذیان بہی ہو جاتا ہے اُسوقت مریض
جلد جلد اور لمبے لمبے سانس لیتا ہے اور اسقدر بے چین ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز یا روشنی یا ہوا
یا کسی چیز کی چمک سے دم اسکا بند ہونے لگتا ہے اور سارے جسم مین تشنج ہو جاتا
ہے - یہ تشنج اب اِسقدر شدت سے ہونے لگتا ہے کہ اسی حالت مین بیمار تہک کر
یا دم بند ہو کر مسافر راہ عدم کا ہو جاتا ہے ؂

پہچان سگ دیوانہ کی - جب کتا دیوانہ ہو جاتا ہے تو اُسمین یہ علامتین
پائی جاتی ہین - کتا بہونک نہین سکتا بلکہ کوکتا ہے - اسکے رونگٹے کہڑے رہتے ہین
اپنی آنکہون کو عجیب طور پر حرکت دیتا ہے - گہاس پہوس بال یا کاغذ وغیرہ کو
ہمیشہ کاٹتا اور نگلتا رہتا ہے - اکثر پانی کا خوف نہین ہوتا بلکہ پانی پینے کی نہایت
خواہش ہوتی ہے اگرچہ گلو کے عضلون کا تشنج مانع پانی پینے کا ہو سکتا ہے اگر فالج کے
سبب نیچے کا جبڑا لٹک جاوے تو کتے سے بہونکا نہین جاتا - جانور تیسرے اور آٹہوین
دن کے اندر مر جاتا ہے ؂

مدت اس بیماری کی دو سے تین دن تک کی ہے اور بعض دفعہ ۳۶ گہنٹہ اور شاذونادر
یہ مرض آٹہہ سے نو دن تک بہی رہتا ہے ؂

مدت زہر کے بیکار رہنے کی - تین یا چار ہفتہ سے کئی مہینے یا کئی برس
تک لیکن علی العموم زہر اس بیماری کا ۲۰ سے ۴۰ دن تک بیکار رہتا ہے ؂

علاج - جسوقت دیوانہ کتا کاٹے اُسیوقت اُسکے زخم کو چہری سے خوب کاٹکر
پہینک دین بلکہ ساتھہ اسکے تہوڑا سا تندرست گوشت بہی تراش ڈالین تب کسی قدر
بلندی سے اُس زخم پر پانی کا دہار چہوڑین تاکہ خوب دہل جاوے بعد ازان
نائیٹریٹ اف سلور کے قلم سے خوب طرح جلا ڈالین اور تب پولٹس اور مرہم لگا کر اُس
زخم کو خشک کر دین ؂ بطور دوا کے اُنہین ادویات کا استعمال کرین جن کا ذکر مرض

یٹ - لے ٹ - لتس کے علاج مین ہوا ہے بعض دفعہ اس بیماری کو سیماب کے بھپارے سے فائدہ ہوتا ہے بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاوین اور کلو - را - فارم سنگھا کر بیہوش کرین ؞

ایک مریض کا حال لکھا ہے جسکی عمر ۱۰ سال کی تہی اس مریضکو نسخہ مفصلہ ذیل سے بہت فائدہ ہوا تہا - نسخہ ٹنکچر اف اکو - نا یٹ ایک بوند ؞ بر - مائیڈ اف پوٹاسیم اگریز کیپیاوند ٹنکچر اف سنکونا ۲۰ بوند ؞ پانی نصف آونس ؞ سبکو ملا کر آدہ آدہ گھنٹہ بعد بارہ خوراک تک پلاوین بعد ازان تیہن تین دفعہ دین ؞ جے - بو - ران - ڈائی یا اُسکا جوہر یے - لو کار پین بہی اس بیماری کو فائدہ کرتا ہے ؞ یے - لو - کار - پین کی پچکاری جلد کے اندر اور جے - بو - ران ڈائی کے پتون کا خسانده یا ٹنکچر پلانا چاہیے ؞

مقالہ ہفتم

وہ بیماریاں جن مین ہوش و حواس مین فرق پڑجاتا ہے

ان - سا - نے - ٹے

یہ دیوانگی کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ

اول ای - ڈیو - سی

یہ سادہ لوحی تولیدی ہے جسمین پیدایش سے دماغ چہوٹا پیدا ہوتا ہے ؞

دوم ڈی - من - شیا

اس قسم کی دیوانگی مین بیمار کے عقل و ہوش و حواس اور حافظہ کمزور ہو جاتا ہے

اور مریض کی حرکات مثل بچون کے ہوجاتی ہین ۔

سوم مو-نو-مے-نیا

اِس قسم کی دیوانگی مین بیمار کے دل پر کسی خاص بات کا خیال ایسا جم جاتا ہے کہ جس کو عقل بالکل مٹا نہین سکتی اور نہ بیمار کے تجربہ سے وہ خیال دور ہوسکتا ہے مثلاً بعض بیمارون کو ہلکی چیزین بھاری معلوم ہوتی ہین اور بعض بھاری چیزون کو ہلکی تصور کرتے ہین اور بعض بڑی چیز دیکھ کر چھوٹی تصور کرتے ہین اور گرم کو سرد محسوس کرتے ہین بعض کے خیال مین آدمی کی شکلین نظر آتی ہین اور اُنکے تکلم کی آواز سُنائی دیتی ہے حالانکہ نہ کوئی آدمی ہے اور نہ کوئی گفتگو کرتا ہے ۔

چہارم مے-لن-کو-لیا

اِس قسم کی دیوانگی مین بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے اور طبیعت اُسکی خودکشی کیطرف مایل رہتی ہے - زندگی تلخ ہوجاتی ہے بیمار حوصلہ ہار دیتا ہے صحبت بُری معلوم ہوتی ہے تنہائی پسند کرتا ہے اور بعض دفعہ خورد و نوش سے بھی نفرت ہوجاتی ہے - مریض کا حافظہ بگڑ جاتا ہے - خویش و اقارب کی محبت دل سے دور ہوجاتی ہے بیمار بے چین رہتا ہے خیالات خام دل پر پیدا ہوتے رہتے ہین نیند اچھے طور پر نہین آتی اور جو آتی بھی ہے تو وحشت انگیز خوابون سے ٹوٹ جاتی ہے - ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - زبان میلی - فم معدہ پر بوجھ اور براز مین کمی صفرا کی - سر مین ایک بوجھ اور خفیف درد - نبض کمزور ۔

پنجم مے-نیا

مے-نیا دو قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ - دوسرا کرانک - یہ دیوانگی کامل ہے اِس مین

کل ہوش و حواس مین فرق پڑ جاتا ہے *

علامات - ابتداء مرض مین یا تو بیمار سُست یا خوش و خورم رہتا ہے یا چالاک حسب و بیت یا کاروبار کی طرف سے بالکل نفرت ہو جاتی ہے - بعد ازان ادنی سی بات مین چڑ جاتا ہے بال بچون کی محبت جاتی رہتی ہے کاروبار اور خانگی معاملات سے دست بردار ہو جاتا ہے گھر سے نکل بھاگتا ہے اور حرکات خلاف عادات کرنے لگتا ہے اگر اُس سے خویش و اقارب پیار و محبت سے پیش آوین تو چڑ جاتا ہے - اُسکی باتین اور حرکات اور خیالات دنیا سے نرالے ہوتے ہین - اُن سے جتنی پہلے مُحبت رکھتا تھا اب نفرت کرتا ہے اور طبیعت مین غصہ اور غضب کا جوش ایسا بھرا رہتا ہے کہ بجز جنگ و جدل مارنے پیٹنے اور نقصان کرنے کے کچھہ اور سوجھتا ہی نہین - جب عورت اِس قسم کی دیوانگی مین مبتلا ہوتی ہے تب پردہ عصمت کو پھاڑ ڈالتی ہے - ننگ و ناموس کا بالکل خیال نہین رہتا جوش غصہ اور غضب مین چکنا چور ہو کر کپڑون سے باہر نکل آتی ہے شرم و حیا کو خاک مین ملا دیتی ہے بے ستر ہو جاتی ہے مان باپ بھائی بہن خاوند بچہ کسیکا ذرا بھی خیال نہین رکھتی - پاس ادب اور محبت دل سے دور ہو جاتی ہے اور اُنکے مار ڈالنے کا دل مین خیال رکھتی ہے - ہر ایک دیوانہ یکسان نہین ہوتا کسیکو اسی بات کا جنون ہوتا ہے کہ قتل کیجیے - اِسکو اصطلاح میں ہو - مے - سائی - ڈل مے - نیا کہتے ہین - بعض دیوانہ خود اپنی جان ہلاک کرنا چاہتے ہین اصطلاح مین اِسکو سوئی - سائی - ڈل مے - نیا کہتے ہین - بعض کو صرف اسباب کا جنون ہوتا ہے کہ آگ لگا دیجیے اور اُسکی سیر دیکھیے اِس قسم کے مے - نیا کو اصطلاح مین پائی - رو مے - نیا کہتے ہین - بعض دیوانے ایسے ہوتے ہین کہ اُنکو چوری کی عادت ہوتی ہے اِسکو اصطلاح مین کلیپٹو مے - نیا کہتے ہین * اور دُختِ رز کا حال سُنئے - جس کسی پر یہ چڑیل سایہ فگن ہوتی ہے اُسے پاگل بنا دیتی ہے تب اِس مرض کو اصطلاح میں ڈِپ - سو - مے - نیا کہتے ہین *

علاماتِ منذرہ - دیوانگی کامل سے پیشیر چند علامتین پیدا ہوتی ہین جنکا علاج اگر شروع سے کیا جاوے تو غالب ہے کہ یہ مرض پیدا ہونے پاوے - وہ علامتین یہ ہین کہ بیمار کا مزاج بگڑجاتا اور وہ پست ہمت ہوجاتا ہے - سر گہومتا اور اُس مین درد ہوتا ہے - کاروبار کیطرف سے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے - حافظہ جاتا رہتا ہے - دل بے چین طبیعت منتشر رہتی ہے کسی چیز پر دل نہین لگتا - دماغ مین ضعف اور تکان معلوم ہوتا ہے - طبیعت موت کو چاہتی ہے - جن باتون سے بیمار پہلے خوش ہوتا تہا اُنکی طرف سے اب اُسکو نفرت ہوجاتی ہے - دن بے چینی مین اور رات بے خوابی مین کٹتی ہے *

اہم سبب دیوانگی کے - اکثر اوقات دیوانگی کا سبب نہایت مشکل سے دریافت ہوسکتا ہے لیکن اسمین کچہہ شک نہین کہ دیوانگی اکثر موروثی ہوتی ہے اور بعضدفعہ جب نہایت قریب کے رشتہ دارون مین بیاہ ہوتا ہے تب بہی دیوانگی پیدا ہوسکتی ہے اور کہا ہے گا ہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب والدین کے جسم مین آتشک کا زہر ہوتا ہے یا جب وہ کثرت سے شراب خوار ہوتے ہین تب اُنکی اولاد کو یہ مرض ہوجاسکتا ہے اور جسم مین جب اسکرا - فیو - لا یعنے خنازیر اور ٹیو - بر - کل کا مادہ ہوتا ہے تب بہی یہ بیماری پیدا ہوسکتی ہے * جس کیسکی تعلیم و ترتیب ناقص ہوتی ہے یا جب والدین اپنی اولاد کو علم یا دولت یا عزت حاصل کرنے مین نہایت ترغیب دیتے ہین تب بعضدفعہ دیوانگی پیدا ہوجاتی ہے اور جب مذہبی خیالات مین آدمی مستغرق رہتا ہے تب بہی اُسکو یہ بیماری ہوجاسکتی ہے * جب کسی بات کا خیال دل مین مستحکم ہوجاتا ہے اور آدمی اُسمین شب و روز غلطان اور پیچان رہتا ہے اور ناامیدی کے سبب سے جب پست ہمت اور بے حوصلہ ہوجاتا ہے تب بہی یہ بیماری پیدا ہوسکتی ہے * مثالین انکی بہت ہین اور مین نے اپنی کتاب **طب متعلقہ عدالت** مین دی بہی ہین

مگر اُس کتاب کے چھپکر شائع ہونے کے بعد دو بیماروں کو مین نے دیکھا - ایک تو کسیکا عاشق زار تھا - جب معشوقہ مرگئی اُسکے فراق مین پاگل ہوگیا - آخر کار اپنی بھی جان دیدی آدمی ذی لیاقت تھا اپنی معشوقہ کا خیال اُسکے دل مین موج زن ہوتا تھا تب یہ چند اشعار دیوانہ وار پڑھکر کبھی روتا اور کبھی ہنس دیتا چنانچہ حالتِ مایوسی مین یہ واسوخت پڑھتا تھا -

او چارہ گر آ چک کہ دمِ چارہ گری ہے	مین جان سے مرتا ہون تجھے بیخبری ہے
کیون پہلے ہی ہَے مان مین یقین بے اثری ہے	اپنی سی تو کر دیکھہ عجب نسخہ دری ہے
ہوجاؤن مین جان بر تو تیری نام وری ہے	اور یون مری بے صرفہ تو یہہ وہ مری ہے

گر ہم سے مریضون کی دوا ہوے تو جانین

بیمارِ محبت کو شفا ہوے تو ہا نین

بعضدفعہ مایوس ہوکر غصہ مین آتا اور جھنجلا کر یہ شعر زبان پر لاتا - **شعر**

کچھہ کام نہین پیچ وخمِ زلفِ دوتا سے

کھایا کرے بل سینکڑون اب میری بلا سے

اور بعضدفعہ اپنی معشوقہ کی تعریف مین یہ شعر پڑھتا - **شعر**

جانور جو تیرے صدقہ مین رہا ہوتا ہے	اے شہ حسن وہ چھٹتے ہی ہما ہوتا ہے

اور کبھی یہ شعر پڑھکر اپنے دل کو سمجھاتا - **شعر**

کسیکی مرگ پر اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز	بہت سا روئے اُنپر جو اِس جینے پہ مرتے ہین

دوسرے دیوانہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُس نے دیوانی کا ایک مقدمہ ہار دیا تھا - اُسکا صدمہ ایسا پہونچا کہ خود دیوانہ ہوگیا - اور فقیری اختیار کرکے دیوانہ وار یہ صدا کیا کرتا تھا

صدا

جج صاحب کا کچھہ دوس نہین	عملہ گڑبڑ کرتے ہین

یہ کل اسباب جنکا ذکر اوپر ہوا ہے دیوانگی کے پری ڈسپوزنگ کاز یعنی میلان طبع ہین اور اس مرض کے اکسائٹنگ یعنے اشتعال دینوالے سبب یہ ہین کہ سر مین چوٹ کا لگنا - کثرت سے شراب کا پینا - اور افیون یا تنباکو کا استعمال کرنا - کثرت مجامعت اور جلق - اور بعض دفعہ شدت کا تقوی اور پرہیزگاری بھی باعث اس بیماری کا ہوتا ہے * حمیات اور مرض اری - سپٹ - لش یا نقرس کا عضو مدد مین سرایت کرجانا بھی ایک سبب ہین سے ہے اور جو سبب منسوب با خلاق ہین وہ یہ ہین - یاس حرمان عاقبت کے خیالات مین تجاوز کرنا زیادہ غم کہانا - فکر و تردد - عرصہ تک مصیبت کا پڑنا - عرصہ دراز تک دماغی محنت کا کرنا اور افلاس - جب دماغ کی پرورش کیواسطے خون کم پہونچتا ہے تب ہی دیوانگی پیدا ہوجاتی ہے - یہ مرض عورت اور مرد دونو کو برابر تعداد مین ہوجاتا ہے لیکن بعض کی راے مین مردون کو بہ نسبت عورتون کے یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے - عورت کو یہ مرض اکثر ۳۵ اور ۴۰ سال کی عمر مین ہوجاتا ہے اور مردون کو ۴۵ اور ۵۰ سال کی عمر مین *

علاوہ ازین بچے اکثر اس مرض سے محفوظ رہتے ہین لیکن یہ بیماری خاصکر جوانون کو زیادہ ہوتی ہے - اور یہ بیماری موروثی بھی ہے - بعض بیماریان بھی اس مرض کے سبب سے پیدا ہوجاتی ہین مثل مرگی - شدت کا بخار اور سوے ہضم *

علاج - ابتدا مرض مین اگر دیکھین کہ دماغ مین خون کی زیادتی ہے تو بذریعہ فصد یا جوکون کے اُسکو کم کرین - تبض ہو تو بذریعہ مسہلات کے رفع کرین - مریض کمزور ہو تو مقویات کو کام مین لادین - بیمار کو غذا مقوی اور سریع الہضم دین - اور کار روبار اور زیادہ محنت سے پرہیز کراوین اور بیمار کے خیالات اور مطالب مین جیدان فرق دین جب بیماری اچھے طور پر پیدا ہوجاوے اور بیمار کے دماغ مین زیادتی خون کی پائی جاوے تو فصد لین یا جونکین لگاوین - تیز مسہلات دین اور تقلیل غذا کرین - اگر مریض بہت ہی کمزور

رفتہ ہوجاوے اور نیند نہ آتی ہو تو افیون کا استعمال کرین - آب سرد سے غسل کرادین اگر ضعف یا کمی خون کی ہو تو مقویات کا استعمال کرین - مریض سے بشفقت پیش آوین اور کوئی بات ایسی نہ کرین جس سے اُسکا غصہ بھڑک جاوے - اُسکی محافظت کرین تاکہ اپنے کو ہلاک نہ کر ڈالے ﴿

ہائی - پو - کن ڈرائی - سِس

علامات - اس بیماری مین ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور مریض کی پسلیون مین ایک خفیف سا درد ہوتا رہتا ہے - ہاتھ پاؤن بیٹھے جاتے ہین - کاروبار کی طرف سے طبیعت نفرت کرتی ہے و لیکن ہمیشہ کسی نہ کسی بات کا دھڑکا لگا رہتا ہے بیمار اپنے مرض کو مہلک خیال کرتا ہے اور علامتون کو بڑہا کر بیان کرتا ہے ﴿

اسباب - بدہضمی ایسے خیالات جن سے دل پر صدمہ پہونچے ﴿ علاج بدہضمی کا کرین

ڈے - لے - ریئم ٹری - منس

علامات - یہ مرض اسطور سے شروع ہوتا ہے کہ پہلے بیمار بہکی بہکی باتین کرتا ہے اور اُسکے ہاتھون کی اُنگلیان اور زبان کانپنے لگتی ہے جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے بیمار نہایت جلد جلد باتین کرتا ہے اور ایک جگہہ پر قرار نہین پکڑتا بلکہ اِدہر اُدہر حرکت کرنے لگتا ہے - آنکھون کے سامنے مختلف شکلین نظر آتی ہین اور وہ اُن سے باتین کرتا ہے بعضدفعہ سانپ بچھو یا شیر کی شکل نظر آتی ہے اپنے اردگرد کے لوگون کو دشمن تصور کرتا ہے اور گہر سے بھاگ جانیکا قصد کرتا ہے بدن پسینہ سے معرق رہتا ہے - زبان کسیقدر میلی اور نبض سریع لیکن کمزور ﴿ جب بیماری مہلک ہونیوالی ہوتی ہے تب مریض نہایت کمزور ہوجاتا ہے - اور بعوض جلد جلد باتین کرنیکے

اُسکو ہذیان ہوجاتا ہے آخر کار تنگی نفس کی ہوتی ہے اور اسی حالت مین دم بند ہوکر مرجاتا ہے - بعض دفعہ اِس بیماری کے باعث دماغ مین انفلامیشن ہوجاتا ہے اور مریض دیوانہ بھی ہوجاتا ہے ×

اسباب - کثرت شراب خوری یا دفعتاً شراب کا چھوڑ دینا - رنج وغم فکر - کثرت مشقت - ضعف ×

علاج - بیمار کو علیحدہ مکان مین رکھین اور اُسکی محافظت کرین تاکہ اپنے کو ہلاک نہ کر ڈالے بڑا مطلب علاج کا یہ ہے کہ بیمار کو کسطرح نیند آجاوے کیونکہ جب نیند بھر سو لیتا ہے تب طبیعت اُسکی درست ہوجاتی ہے - پس نیند لانے کے لئے کلورل ہائیڈریٹ تنہا یا ہمراہ برومائیڈ اف پوٹاسیم کے استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - کلورل - ہائیڈریٹ ۲۰ یا ۳۰ گرین + برومائیڈ اف پوٹاسیم ۱۰ یا ۱۵ گرین پانی ایک اونس × سبکو ملاکر پلادین - کہتے ہین کہ ٹنکچر اف ڈی - جے - ٹیلس کے زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے اِس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے مگر ہم کو اسپر شک ہے کیونکہ اس سے نبض اسقدر کمزور ہوجاسکتی ہے کہ بیمار کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے ×

دماغ مین انفلامیشن کے آثار پائے جاوین تو جونکین لگاوین اور دیگر ادویات مناسب سے اسکو رفع کرین - غذا مقوی اور سریع الہضم دین ×

ان - فن - ٹائیل کن - وَل - شن

اِس بیماری کو عربی مین اُمّ الصبیان کہتے ہین ×

اگرچہ پیدایش سے لیکر ساتوین یا آٹھوین سال کے اخیر تک بچون کو اکثر کنولشن ہوجاتا ہے لیکن عہدِ طفلی مین ہی یہ مرض اکثر پیدا ہوتا ہے کیونکہ یہ وہ عمر ہے جس مین بچون کی طبیعت ادنیٰ سی بات سے بھڑک جاسکتی ہے اور اُنکے دماغ اور نخاع پر جو بنوز خام

ہوتے ہین خاص خواہ بطور مہیج محرک ہو سکتے ہین ٭

کنولشن کے حملے بشرطیکہ وہ کسی دماغ کی شدید بیماری کی علامت ہو یا کسی قسم کی خرابی پیدا کرنے کے دفع ہو جاتے ہین - لیکن جب کنولشن بار بار ہوتا رہتا ہے تب بچہ کے عقل اور ہوش وحواس مین فرق پڑ جا سکتا ہے اور اُسکی تندرستی مین بھی حرف آسکتا ہے اور بعض صور تو نمین ہلاک بھی ہو جا سکتا ہے ٭ پیدایش سے چند روز بعد بچہ کے ہاتھ پاؤن مین کسیقدر تشنج ہو جا سکتا ہے چنانچہ بظاہر وہ سوتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر آنکھین ادہر اُدہر گھماتا رہتا ہے یا سیاہی آنکھون کی اوپر کے پپوٹون کے نیچے آجاتی ہے - آہستہ آہستہ کہراتا ہے - دم تہوڑی بہت تکلیف سے لیتا ہے - چہرہ کے عضلون مین تہوڑا بہت تشنج ہوتا ہے اور بعضدفعہ دہن کے گرد ایک نیلا حلقہ پیدا ہو جاتا ہے - یہ حالت شکم مین نفخ یا بدہضمی کے ہونے سے پیدا ہوتی ہے - اور جب یہ حالت پیدا ہو تب بچّہ کی غذا کیطرف متوجہ ہونا چاہئے اور شکم کو آہستہ آہستہ مالش کرنے سے اور اِس نسخہ کا استعمال کرنے سے دفع ہو سکتی ہے -

نسخہ - ارو - ماٹیک اسپرٹ اف امونیا ۳ قطرے ٭ اسپرٹ اف ایتہر ۲ یا ۳ قطرے ٭ ڈل واٹر ایک ڈرام ٭ سبکو ملا کر ایک یا دو دفعہ پلا دین ٭ یہ نسخہ ایک یا دو مہینے کے بچّہ کے لئے موزون ہے ٭

اسباب - وہ باتین جن سے نظامِ عصبی مین بہت ضعف پیدا ہو یا جو مانع ہون دماغ یا نخاع کی فعل کے اچھے طور پر انجام دینے کے اِن سے تشنج یعنے کنولشن پیدا ہو سکتا ہے پس نوبت کنولشن کی ٹیو - بر - کیو - لر مے - نن - جائی - ٹس کے سبب سے پیدا ہو سکتی ہے - اور اُن سببون سے بھی پیدا ہو سکتی ہے کہ جب دماغ مین خون کم پہونچتا ہے جیسے کمزور اور خراب طور پر پلے ہوئے بچون مین ہوتا ہے یا اُنمین جو مرض اسہال کے سبب کمزور ہو جاتے ہین اور یہ مرض اُسوقت بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ جب خون

میلا اور کثیف ہوجاتا ہے جیسے بعضدفعہ اُن بچون مین ہوجاتا ہے جنمین بخارات
پیدا ہوتے ہین یا جب خون گردون کی بیماری کے باعث کثیف ہوجاتا ہے
اور دانت نکلتے وقت اور شکم مین کرم کے ہونے سے اور گردہ سے کنکری کے
گذرتے وقت اور صرف بدہضمی سے اور بدن مین سوئین کے چُبھہ جانے سے اور سرد
اور مرطوب ہوا کے لگ جانے سے جب سارے جسم مین فساد برپا ہوجاتا ہے
اور دفعتاً خوف کہا جانے سے بہی نوبت کنولشن کی پیدا ہوسکتی ہے - اور بعضدفعہ
کوئی بہی سبب اِس مرض کے پیدا ہونے کا دریافت نہین ہوسکتا یا بعض حکیمون
کی یہ بہی راے ہے کہ اُن والدین کے بچون کی طبیعت کنولشن مین مبتلا ہونے کے
لئے زیادہ تر مائل رہتی ہے جنکا بیاہ یا تو نہایت چہوٹی یا بہت ہی زیادہ عمر مین
ہوتا ہے بہ نسبت اُنکے جنکا بیاہ جوانی مین ہوتا ہے اور یہ مرض موروثی بہی ہے +

علامات - جب یہ بیماری خفیف ہوتی ہے تب صرف وہی چند علامتین ظاہر
ہوتی ہین جنکا ذکر اِس مضمون کے شروع مین کیا گیا ہے لیکن اکثر اوقات اِن
سے بہی زیادہ تر شدید علامتین پیدا ہوجاتی ہین جنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہو +
واضح ہو کہ بعضدفعہ یہ مرض مثل مرگی کی نوبت کے بلا کسی علامت منذرہ کے
دفعتاً ظاہر ہوپڑتا ہے اور بعض دفعہ تو بچہ زور سے چیختا ہے اور بعض اوقات کوئی بہی
آواز پیدا نہین ہوتی اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ چند لمحہ کے لئے بچہ معمولی حالت کی نسبت
بہت زیادہ بشاش نظر آتا ہے ٹکٹکی بندہ جاتی ہے - بیہوش ہوجاتا ہے چند لمحہ
تک دم اُسکا بند ہوجاتا ہے اور بدن اکڑ کر بے حرکت ہوجاتا ہے اور تب نوبت مرض
کی گذر جاسکتی ہے لیکن اکثر تشنج ہونے لگتا ہے اُسوقت عضلے کہنچتے اور سکڑتے
ہین - اطراف کبہی ڈہیلے اور کبہی سکڑ جاتے ہین - ہاتہون کی مٹھیان اکثر سخت بند
جاتی ہین مگر انگوٹہے ہتہیلیون پر مڑ جاتے ہین اور سر یا تو سامنے یا پیچہے یا کسی جانب

کو جھٹکا کھاتا رہتا ہے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اطراف سر اور چہرہ یکبارگی
جلد جلد اور زور زور سے جھٹکا کھاتا رہتا ہے اور چہرہ اس سبب سے خوفناک ہوجاتا
ہے کہ اسکے عضلے زور زور سے اور جلد جلد پھڑکنے لگتے ہین جبڑا ادھر ادھر برابر
حرکت کرتا رہتا ہے اور لبین ہر چہار طرف کھچ جاتی ہین اور سر اور چہرہ کی جلد پہلے تو
سرخ اور تب اودی ہوجاتی ہے آنکھین وا اور گھومنے لگتی ہین اور پتلیان پھیلجاتی ہین
اور اکثر اپنر روشنی کا اثر نہین ہوتا ہے - بچہ دم جلد جلد اور تکلیف سے لیتا ہے نبض
کمزور مگر نہایت سریع ہوجاتی ہے اور چونکہ شکم کے عضلون مین تشنج ہوتا رہتا ہے
اسواسطے بول و براز بے معلوم نکلجاتا ہے - یہ حالت ڈیڑھ منٹ سے ۲ یا ۳ منٹ
تک رہتی ہے تب بچہ ایک گہری سانس بھرتا ہے اور نوبت رفع ہوجاتی ہے
اور تب ہاتھ اور پاؤن اور چہرہ کے عضلے ڈھیلے ہوجاتے ہین اور مریض کی شکل صورت
حالت اصلی پر آجاتا ہے خون اب اچھے طور پر صاف ہونے لگتا ہے اور لبین اور
چہرہ کی رنگت حالت اصلی پر آجاتی ہے اُسوقت بچہ خوف کھایا ہوا معلوم ہوتا
ہے اور رونے لگتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد نوبت کے فوراً سوجاتا ہے اور خواب
مین بدن اُسکا پسینہ سے تر ہوجاتا ہے لیکن جب یہ بیماری مُہلک ہونیوالی ہوتی
ہے تب مریض بالکل بیہوش ہوجاتا ہے اور اسی حالت مین مر بھی جاسکتا ہے ایسا
شاذ ہی ہوتا ہے کہ ایک ہی نوبت ہوکر یہ بیماری رفع ہوجاوے بلکہ نوبت اسکی کبھی
جلد اور کبھی دیر سے پھر لوٹتی ہے + کبھی تو جسم کے ایک ہی جانب مین تشنج ہوتا ہے اور کبھی
ایک ہی ہاتھ یا پاؤن مین اور بعض دفعہ صرف چہرہ ہی کے عضلے پھڑکنے لگتے ہین
لیکن ہر حالت مین ایسا کم ہوتا ہے کہ عضلون کا تشنج بدن کے درمیانہ خط کے دونو
طرف برابر پیدا ہو چنانچہ اسیواسطے آنکھین چہرہ اور سارا بدن بدڈول ہوجاتا ہے
اور ہیئت بیمار کی بالکل بدل جاتی ہے - یاد رہے کہ نوبت جسقدر خفیف ہوگی اسیقدر

زیادہ دیر تک رہیگی - اور یہ کہ بعض دفعہ تشنج گہنٹون تک برابر ہوتا رہتا ہے اور انکے
درمیان کا وقفہ نہایت کوتاہ ہوتا ہے * مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نوبتین اس مرض کی
تین چار گہنٹہ تک موقوف رہ کر پہر ظاہر ہو پڑتی ہین - پس ایک ہی روز کے اندر اس
مرض کی چہہ سات نوبتین ہوجا سکتی ہین * نہایت خراب نتیجہ اسکا فالج ہوسکتا ہے
یا آدہا جسم بچہ کا مفلوج ہوجا سکتا ہے یا وہ ہمیشہ کے لئے بہینگا ہوجا سکتا ہے یا اسکی
بصارت یا سماعت یا تکلّم مین کسی نہ کسی طرح کا نقص پیدا ہوسکتا ہے اور دماغ مین بچہ
کے یا تو اسقدر کم صدمہ پہونچ سکتا ہے کہ صرف مزاج ہی چڑچڑا اور غصہ ور ہوجاتا ہے
یا صدمہ زیادہ پہونچکر اسکو احمق بنا دے سکتا ہے * یا بچہ بالکل احمق ہی ہوجا سکتا
ہے *

علاج اس مرض کا سبب پر منحصر ہے - مگر اصول علاج کے یہ ہین کہ نوبت کیوقت
گلے سینہ اور کمر کے کپڑون کو ڈہیلا کردین اور مریض کے کمرہ کو خوب ہوادار کرین سر
کو ذرا اونچا کردین اور چہرہ پر آب سرد چہڑکین - اندیشہ دوسری نوبت کا ہو تو بچہ کو
آب گرم مین بٹہا دین اور سر پر آب سرد رکہین اسپائین پر رائی کی پٹی لگانی بہی فائدہ
مند ہے - قبض ہو تو کوئی مسہل دین اور نفخ ہو تو ادویات ریح شکن کا استعمال کرین
اور معدہ مین غیر منہضم غذا ہو تو قئے کرا دین - بچہ دانتون پر ہو اور مسوڑے تنے ہوئے ہون
کہ جس سبب سے دانتون کے نکلنے مین تکلیف ہو تو فوراً چیر دین اور ترت برومائیڈ اف پوٹاسیم
کا استعمال کرین اور نگلنے کی طاقت نہو تو اس دوا کو شوربہ مین حل کرکے بذریعہ پچکاری
کے داخل کرین بعد ازان اگر بے چینی ہو تو ڈائیلیوٹ ہائیڈروسیانک اسڈ
ہمراہ چند قطرے ٹنکچر اف ہایو سئی ئمس کے پلاوین - شکم مین کرم ہون تو ادویات
کرم کش سے انکا علاج کرین - خون بچہ کا پتلا پڑ گیا ہو تو مرکبات فولاد کام مین لاوین
اسبات کو یاد رکہین کہ کوئی علاج ایسا نہ کرین جس سے ضعف پیدا ہو جیسے

جونکین بلسٹر کیا - لو-مل اور انٹے - موتی وغیرہ نہ کہلاوین * جب تشنج کی نوبتین پے درپے ہونے لگین تو بچہ کو کلورا - فارم سنگہاوین اور ساتہہ ہی اِسکے بروما ئیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال بہی کرین *

بچون کے کن - ول - شن کی بیماری مین برو - مائیڈ اف پوٹاسیم ہمراہ کلورل ہائیڈریٹ کے بہت مفید ہے چنانچہ حال مین پیدا ہوئے بچہ کو پون (۳/۴) گرین کلورل دے سکتے ہین - چہہ مہینے سے برس دن کے بچہ کو فی خوراک نین ۲ گرین - دو سال کے بچہ کو ۳ سے ۵ گرین تک - سات سے بارہ سال کے لڑکے کو چہہ سے تیرہ گرین تک دے سکتے ہین *

باب سوم

امراض اعضانے دوران خون

مقالہ اوّل

دل کی وہ بیماریان جو اِس عضو کے فعل کے متعلق ہین

اول پلپے - ٹے شن

عربی مین اِس مرض کو خفقان بولتے ہین * اِسمین دل اِس شدت سے دہڑکتا ہے کہ بیمار کو اِسکی حرکت محسوس ہوتی ہے اور ساتہہ اِسکے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا

دل اُسکا ڈوبا جاتا ہے - بعضدفعہ مریض بیہوش بھی ہو جا سکتا ہے - دل اکثر اُسوقت
زیادہ دہڑکتا ہے کہ جب مریض بستر خواب سے اُٹھتا ہے ؁

اسباب - پیری - ڈسپپو - زنک - نازک مزاج - اور عورتون کی طبیعت ایسی بیماری
مین مبتلا ہونے کے لیے مایل رہتی ہے ؁

اکسائیٹنگ کاز - رنج و غم غصہ و فکر و تردد - کثرت ورزش - کمزوری - زیادہ
خون کا نکلنا یا کسی رطوبت طبیعی کا زیادہ خارج ہوجانا مسہلات کا بار بار لینا - بدہضمی
اور نفخ شکم - کمی غذا - کثرت شراب خواری - تنباکو کا کثرت سے استعمال کرنا - بے خوابی -
کسی مصیبت کا پڑنا - کثرت مطالعہ - کثرت مجامعت - جلق - بعض دفعہ زیادہ چاء کے استعمال
کرنے سے بھی دل دہڑکنے لگتا ہے - اور قلب کے کیواڑون کی بیماری مین بھی قلب اکثر
دہڑکا کرتا ہے - اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سل کی بیماری کی علامتون کے ظاہر ہونے
سے بہت پہلے بیمار کا دل شدت سے دہڑکنے لگتا ہے ؁ پس یاد رہے کہ جس کسیکا
دل بلا کسی ظاہر سبب کے دہڑکتا ہو تو اُسکے شُشش کو ضرور امتحان کرنا چاہئے - جو عورتین
نازک مزاج ہین اور جنکو معمولی طور پر حیض نہین آتا ہے وہ اکثر اس مرض مین مبتلا
ہو جاتی ہین ؁

علاج - اگر جسم مین زیادتی خون کی ہو اور دل بھی شدت سے دہڑکتا ہو تو فصد لے
سکتے ہین - یا قلب کے مقام پر جونکین لگا دین اور نمکین جلاب دین اور بیمار کی غذا کم کر دین
لیکن اکثر اس بیماری کا علاج مقویات اور مفرحات سے کرنا چاہئے ؁ پہیپہڑے کے
بعض امراض مین اور قلب کے کیواڑون کی کُل بیماریون کے شروع مین علاوہ اور علامتون
کے بیمار کا دل بھی دہڑکا کرتا ہے - لیکن جب کچھ عرصہ تک یہ علامت جاری رہتی ہے
تب ان بیماریون کو ترقی ہوتی ہے - پس ایسی حالتون مین عرصہ تک اگر دل دہڑکتا رہے
تو ڈی - جے - لے - لٹن اور ماہینا - رو - سیانک اسڈ کے استعمال سے آپس کو نگنا

چاہیے اور قلب کے مقام پر بلا - ڈو - نا یا او - پیم پلاسٹر کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے
جب بدہضمی کے سبب دل دھڑکتا ہے تب بدہضمی کا علاج کرنا چاہیے جب شکم میں ریح
بھر جاتی ہے اور اس سبب سے فم معدہ پر دل کی دھڑکن معلوم ہوتی ہے تب یہ نسخہ
مفید پڑتا ہے -

نسخہ - کمپاؤنڈ ٹنکچر آف کار - ڈی - مم ۲ ڈرام + کار بو - نٹ اف مگنے شیا
۱۰ گرین + انفیوژن اف رو - برب - ڈیڑھ آونس + ایک خوراک کر کے پلاوین +
یا صرف گری سگو - ریزر - پاوڈر کا استعمال کرین +

دوم اِن - جای - نا - پکٹورس

تعریف - سینہ مین خاصکر اسٹرنم ہڈی پر دفعتاً ایک شدت کا درد ہونا اور بیمار
کا فکر مند ہوجانا اور اسکو موت کا اندیشہ ہونا +

علامات - یہ بیماری اکثر ایسے آدمیون کو ہوجاتی ہے جو ساری باتون مین
تندرست ہوتے ہین - اس درد کی نوبت خاصکر اُسوقت ہوتی ہے کہ جب بیمار ورزش
مین مشغول ہوتا ہے یا جب ہوا کے خلاف کسی اونچے مقام پر چڑہتا ہے یا یہ درد
بعد کہانا کہانے کے پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ چہاتی مین ایک شدت کا درد ہوتا ہے
جو بائین یا دونو بازو پر ڈل ٹائیڈ مسل کے آخر ہونے کی جگہہ تک محسوس ہوتا ہے
اور بعض اوقات پہونچون اور انگلیون تک بہی پہیل جاتا ہے - یہ درد اسقدر شدید
ہوتا ہے کہ بیمار کے فوراً مرجانے کا اندیشہ ہوجاتا ہے - درد کے شروع ہوتے ہی
بیمار اگر چلنے سے باز رہ جاوے تو کل علامتین بیماری کی فوراً رفع ہوجاتی ہین
لیکن جب نوبت اس بیماری کی بار بار ہوتی رہتی ہے تب دونی سبب سے یہ مرض اُٹھہ
کہڑا ہوتا ہے اور شدت پکڑ کر دیر تک رہتا ہے + مگر اس بیماری کی نوبت خاصکر

اُسیوقت زیادہ ہوتی ہے کہ جب صبح کو بیمار سوتا ہوا اُٹھنا چاہتا ہے - آخرکار ایک شدت کی نوبت بیمار کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ایسا ہی ہوتا ہے کہ بلا ورد یا کسی اَور علامتون کے مریض اچانک چیک مرجاتا ہے ٭

علامات تشریحی بعد وفات - بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک یا دو فوکا - رو - نری اَ - ٹری کے پیدا ہونے یا بند ہوجانے کے باعث قلب کی ساخت مین خون کم پہونچتا ہے اور کبھی قلب پر زیادہ چربی جمع ہوجاتی ہے یا قلب کی ساخت چربی مین مبدل ہوجاتی ہے اور وہ سفید پڑا ہوجاتا ہے - بعض دفعہ سینہ کے اندر رسولی کے دبانے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے - اور بعض اوقات کوئی بھی علامت اِس مرض کی بعد مرگ کے نہین پائی جاتی ہے تب ایسا گمان ہوتا ہے کہ دل مین شدت کا تشنج ہوکر یہ درد پیدا ہوتا ہے ٭

اسباب - بڑی بڈسیوہ - رنگ - یہ بیماری مردون کو زیادہ اور عورتون کو بہت کم ہوتی ہے اور بعد ۰۵ سال کی عمر کے اکثر ہوجایا کرتی ہے ٭

اکسائیٹنگ کاز - کثرت سے ورزش کرنا - رنج و غم فکر و تردد - بدہضمی اور شراب خواری ٭

علاج - اِس بیماری کا علاج دو حصّون مین منقسم ہوسکتا ہے ایک تو نوبت کیوقت اور دوسرا وقفہ کے وقت کا علاج - چنانچہ

نوبت کے شروع ہوتے ہی بیمار کو نائٹرایٹ اف اِ - مایل کا عرق جسکے ۱۰ حصہ مین ایک حصہ ہو سُنگھانا چاہئے - اِسکو سونگھتے ہی چند سکنڈ کے بعد مریض کا چہرہ سرخ ہوجاتا ہے سر کی رگین خون سے پُر ہوجاتی ہین اور تب دل ایک دفعہ زور سے دھڑک اُٹھتا ہے اور درد فوراً رفع ہوجاتا ہے اور کل تکلیف دور ہوجاتی ہے ٭ لیکن یہ بات یاد رہے کہ بعض پر اِس دوا کا اثر بہ نسبت دوسری کے بہت زیادہ ہوتا ہے مثلاً کوئی بیمار

تو اُسکے ۵ یا ۱۰ قطرہ تک بھی سونگھہ لے سکتا ہے یا ناک کے پاس شیشی رکھکر اُس کا بُخار دم کے ساتھہ اندر کھینچ سکتا ہے - اور کوئی ایسے بھی ہوتے ہین کہ شیشی کو ناک سے دور رکھکر ایک مرتبہ بھی اگر اُسکا بُخار سونگھہ لین تو فوراً سر گھومنے لگتا ہے ہوش و حواس مین فرق پڑجاتا ہے اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے - پس بعوض ۵ یا ۱۰ قطرہ کے پہلے دو یا تین قطرے رومال مین چھوڑ کر سُنگھانا چاہئے اور جب اِسکی برداشت ہوجاوے تب مقدار کو بتدریج ۵ یا ۱۰ قطرے تک بڑھانا چاہئے * پہلے پہل حکیم کو خود اپنے ہاتھہ سے سُنگھانا چاہئے تاکہ دریافت ہوجاوے کہ بیمار کو اِس دوا کے سونگھنے کی کس قدر برداشت ہے لیکن ایک یا دو دفعہ سونگھنے کے بعد مریض کو اِسکا تجربہ حاصل ہوجاتا ہے اور تب وہ خود اپنے آپ سے سونگھہ لیتا ہے *

اسٹی میو-لنٹ اور ان-ٹِنش-یاز-موٹک دوائین بھی اِس بیماری کی نوبت کو فائدہ کرتی ہین - مگر نائیٹریٹ اف ایمایل کی طرح نہین - چنانچہ یہ نسخہ اسٹی میو-لنٹ بعد ان-ٹِنش-یاز-موٹک خوب ہے -

نسخہ - اِسپرٹ اف ایتھر ۹۰ بوند + ارو-ماٹِک اِسپرٹ اف امو-نیا ۲ ڈرام + ٹنکچر آف بلا-ڈو-نا ۳۰ بوند + ٹنکچر آف کرِش-تھے-ری-ڈس ۸۰ بوند + کینیا ئونڈ ٹنکچر آف کلو-را-فارم ۲۴ بوند + کمفر واٹر ۴ آونس + سیکو ملالین *

خوراک - ایک آونس - چار چار گھنٹہ بعد جبتک درد موقوف ہو دل کے مقام پر رائی کی پٹی لگانے سے یا بلا-ڈو-نا اور کلو-را-فارم کے-لے-نے-منٹ کی مالش سے بھی درد کو افاقہ ہوجاتا ہے *

علاج وقفہ کے وقت کا - شراب اِس بیماری کا دشمن ہے - اِس سے یک قلم پرہیز کرانا چاہئے - جس دن کھانا ہضم نہین ہوتا ہے اور پیٹ مین نفخ ہوجاتا ہے اُسی دن اِس بیماری کی نوبت اُٹھہ کھڑی ہوتی ہے پس کھانا کھانے مین ہر طرح

کی احتیاط ورکار ہے - ریاضت شدید سے پرہیز کرنا چاہئے - رنج وغم دل سے دور کریں کیونکہ اِس سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے ۔ حسب ضرورت مناسب ادویات کا استعمال کریں ۔

یاد رہے کہ یہ بیماری چونکہ اکثر بدہضمی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تو ایسے بیمار کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قبض نہ ہونا پاوے غرض اسحالتمیں سلفٹ اف مگنیشیا سے زیادہ تر فائدہ متصور ہے بہ نسبت نائے ۔ ٹریٹ اف ایمائیل کے تاکہ قبض رفع ہو جاوے اِس بیماری کو جلد کے اندر نایٹرو - گلائی - سی - رین کی پچکاری سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ جب ایک گرین کا ایکسو تیسواں حصہ (۱/۱۳۰) سے لیکر ایک گرین کے ساٹھویں حصہ (۱/۶۰) تک کی پچکاری جلد کے اندر کیجاتی ہے فوراً فائدہ ہو جاتا ہے ۔

سوم سن - کو - پی یعنی غشی

علامات - بصارت میں فرق پڑجاتا ہے اور آنکھوں کے سامنے اشیا جھولتی ہوئی نظر آتی ہیں - کانوں میں باجا بجتا سا سنائی دیتا ہے - چہرہ اور لبیں پھیکی پڑجاتی ہیں - سارا جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - اُسوقت بیمار کو نہ تھاما جاوے تو زمین پر گر پڑتا ہے - نبض اور تنفس کی حرکت ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ بہت کم محسوس ہوتی ہے اور بعض حالتوںمیں ایسا ہوتا ہے کہ زندگی کے کوئی بھی آثار نہیں پائے جاتے اور چہرہ پر مُردہ پن چھا جاتا ہے - برد اطراف ہو جاتا ہے - آنکھیں بند اور دست وپا ڈھیلے ہو جاتے ہیں - جب حالت غشی سے مریض ہوش میں آنے لگتا ہے تب ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہے اور اکثر دست و قے ہو جاتی ہے یا مثل صرع کے اُسکو تشنج ہونے لگتا ہے - جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تو بیہوشی

کامل نہین ہوتی صرف نبض کمزور ہو جاتی ہے - چہرہ پھیکا اور بیمار کا جی متلاتا ہے اور پیشانی پر پسینہ کے قطرات نمودار ہوتے ہین *

اسباب - ہسٹیریا - زنانگی - نازک مزاج - ضعف - خون یا کسی اور رطوبت کا نکل جانا - قلب کی ساخت یا فعل کی بیماریان *

اکسائٹنگ کاز - رنج و غم فکر و تردد - شدید درد - زیادہ خون کا نکل جانا *

تشخیص - سن - کوپی کی حالت کو کو - ما کی حالت سے فرق کرنا چاہئے کیونکہ ان دونو حالتو نمین بیہوشی طاری ہو جاتی ہے * پس یاد رہے کہ سن - کو - پی کی بیہوشی زیادہ خون کے نکلجانے یا کسی اور سبب سے یا کم طاقتی کے پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے * کو - ما کی بیہوشی شراب یا افیون کے نشہ مین ہو جاتی ہے یا خون مین کسی زہر کے سرایت کرجانے سے اور اپو - پلکسی یا مرگی کی بیماری مین پیدا ہوتی ہے * سن کوپی کی بیہوشی مین چونکہ دماغ مین خون کم پہونچتا ہے اسواسطے مریض کا چہرہ - آنکھین اور لبین پیلی پڑجاتی ہین او نبض نہایت کمزور ہو جاتی ہے اور دل بھی نہایت آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہے *

کو - ما کی بیہوشی مین دماغ کی رگین خون سے پر ہوتی ہین اسواسطے مریض کا چہرہ سرخ یا اودا پڑجاتا ہے آنکھین سرخ ہو جاتی ہین - کنپٹی اور گلو کی رگین زور زور سے تڑپتی ہین نبض پر اور سخت چلتی ہے دل دھڑکتا ہے * سن - کو - پی کی بیہوشی مین مریض سانسین اسقدر آہستہ آہستہ لیتا ہے کہ سانس لینے کی حرکت نہایت کم محسوس ہوتی ہے * برخلاف اسکے کو - ما کی بیہوشی مین مریض سانسین گہری گہری اور خراٹے کے ساتھ لیتا ہے *

سن - کو - پی کی بیہوشی کے علاج مین بیمار کا سر بہ نسبت جسم کے نیچا رکھنا چاہئے تاکہ دماغ کی طرف خون رجوع کرے - مگر کو - ما کی بیہوشی مین مریض کا سر اونچا رکھنا چاہئے تاکہ دماغ کیطرف خون رجوع کرنا نہ پاوے * سن - کوپی کی بیہوشی مین بیمار کو

امیو-نیا وغیرہ اور اسٹی-میو-لنٹ دوائین سُنگھانی چاہیئین تاکہ قلب کی حرکت تیز ہوجاوے ۔ کو-ما کی بیہوشی مین اِن دواؤن کو نہ سُنگھانا چاہیے ۔

علاج - جب صرف ضعف یا نزاکت کے باعث غشی طاری ہوتی ہے تو اُسمین چندان اندیشہ نہین ہوتا - بیمار کو فوراً اِس ترکیب سے لٹاوین کہ سر اُسکا بہ نسبت جسم کے نیچا ہو تاکہ دماغ کیطرف خون رجوع کرسکے اور کہلی ہوا مین رکہین - چہرہ اور گردن پر آب سرد چہڑکین اور امیو-نیا کی ہوا سُنگہاوین جسکے پیدا کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تولہ بھر نوشادر پیسکر ایک شیشی مین چہوڑدین اور اُسمین اُتنا ہی پان کہانے کا چونہ ڈالدین بعدازان اُس شیشی مین کوئی تولہ یا دو تولہ پانی چہوڑکر منہ اُسکا خوب بند کردین اور اُسکو ہلاوین - اِس ترکیب سے امیو-نیا کی ہوا اُس شیشی کے اندر پیدا ہوجائیگی ڈانٹ کہولکر شیشی کا مُنہ مریض کی ناک کے سامنے لیجاین - اِس تیز ہوا کے سونگھتے ہی مریض ہوش مین آجاتا ہے - اگر کوئی شیشی پاس نہو تو آسان تر ترکیب ہوا مذکور کے پیدا کرنے کی یہ ہے کہ تہوڑا چونہ اور نوشادر لیکر اپنی ہتھیلی مین گڑین اور مریضکو سُنگہاوین - کوئی پوشاک تنگ ہو تو اُسکو کہولدین ۔ جب ہوش آجاوے اسٹی-میو-لنٹ دواکا استعمال کرین ۔

مقالہ دوم

پردہ پے-ری-کار-ڈی-ام کی بیماریان

اوّل پے-ری-کار-ڈائی-ٹِس

پردہ پے-ری-کار-ڈی-ام کا انفلامیشن دو قسم کا ہے - ایک اکیوٹ - دوسری کرانک

اکیوٹ پے۔ری۔کار۔ڈائی۔ٹس

یہ مرض ازخود بہت کم پیدا ہوتا ہے بلکہ اکیوٹ رو۔ماٹیزم کے سبب سے اکثر ہوجاتا ہے ٭

علامات - جا بڑا چیرہ کر قلب کے مقام پہ درد ہوتا ہے ٹیس اس درد کی بایئن بازو اور بعضدفعہ پہنچے اور انگلیون تک پہونچ جاتی ہے یا تو درد شدید یا خفیف ہوتا ہے۔ قلب اکثر شدت سے دہڑکتا ہے۔ قدرے بخار رہتا ہے۔ نبض یا تو سریع پر سخت اور باقاعدہ چلتی ہے یا نہایت سریع ضعیف اور بے قاعدہ حرکت کرتی ہے۔دم لینے مین تکلیف یا ہچکیان آتی ہین۔ مریض بے چین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دم اسکا گہٹتا جاتا ہے۔ بدن یا تو پسینہ سے نہا جاتا ہے یا خشک اور گرم ہوتا ہے۔ چہرہ پیلا یا نہایت فکرمند۔ بعضدفعہ تہوڑا بہت تشنج ہوتا ہے یا تہوڑے عرصہ کے لئے مریضکو ہذیان ہوجاتا ہے۔ جب بیمار سوجاتا ہے تو خوابات متوحش سے نیند اسکی ٹوٹ جاتی ہے اور بعض اوقات نیند بالکل آتی ہی نہین۔ بعضدفعہ بیمار کو اپنے مرض کا اسقدر اندیشہ اور بیماری سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ مارے ڈر کے حرکت نہین کرنا چاہتا۔ جب یہ بیماری مہلک ہونیوالی ہوتی ہے تو دم لینے مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے۔ آنکھون کا نور جاتا رہتا ہے اور جسم سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے۔ قلب کے مقام پر انگلیون سے ٹہونکین تو آواز ٹہوس سنائی دیتی ہے اور جون جون پے۔ری۔کار۔ڈیم کی تہیلی مین پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے۔ آواز پرکشن کی زیادہ تر ٹہوس ہوتی جاتی ہے۔ مقام مذکور پر کان دہر کر سنین تو رگڑ کی آواز سنائی دیتی ہے جسکو اصطلاح مین فرک۔شن ساونڈ کہتے ہین۔ پہلے تو یہ آواز ملایم ہوتی ہے لیکن جب لمف پیدا ہوجاتا ہے اسوقت تمیز

ہوجاتی ہے اور جون جون پے۔ ری۔ کار۔ ڈیم کی تہیلی مین پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا
ہے آواز مذکور پیدا نہین ہوتی اور اُسوقت بہی یہ آواز بند ہوجاتی ہے کہ جب دونو
سطح پردہ پے۔ ری۔ کار۔ ڈیم کے لف سے جُڑ جاتے ہین ۔ فرک۔ شن کی آواز
پہلے تو سینہ کے درمیانہ حصہ کے کسیقدر بائین طرف اور سینہ کی ہڈی کے
قریب درمیانہ حصہ پر سُنائی دیتی ہے اور وہان سے سارے مقام قلب پر پہیلجاتی
ہے اور ساتہہ اِس فرک۔ شن کے ایک اوز آواز مرمری بہی پیدا ہوتی ہے۔ جب تہیلیہ
مذکور مین پانی زیادہ پیدا ہوتا ہے تب قلب کی آواز پہلے تو دہیمی ہوجاتی ہے بعد
ازان جون جون پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے کمتر سُنائی دینے لگتی ہے آخر کو
بالکل مسموع نہین ہوتی ۔

نتائج ۔ یا تو یہ بیماری بالکل رفع ہوجاتی ہے یا اکیوٹ سے یہ مرض کرانک ہوجاتا
ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ پردہ پے۔ ری۔ کار۔ ڈیم جُڑ جاتا ہے یا بیمار مرجاتا ہے ۔

اسباب ۔ جب رو۔ ما۔ ٹیزم یا گاؤٹ کی بیماری موروثی ہوتی ہے ۔

اکسائیٹنگ کاز ۔ سردی یا وجع مفاصل کی بیماری کا پردہ پے۔ ری۔ کار۔ ڈیم
مین انتقال کرجانا۔ گُردہ کی بیماری اور مرض پائیمی۔ میا ۔

تشخیص ۔ عین ابتدا مین پے۔ ری۔ کار۔ ڈائی۔ ٹس کو انڈو۔ کا۔ ڈائی۔ ٹس
سے فرق کرنا چاہئے۔ مگر علامتون کے ذریعہ ان دونو بیماریون مین فرق کرنا نہایت
مشکل ہے لیکن درد اگر شدت کا ہو تو پے۔ ری۔ کار۔ ڈائی۔ ٹس کا گمان ہونا چاہئے
اِس مرض کے فرک۔ شن کی آواز کا مغالطہ پلو۔ ری۔ سے کے فرکشن کی آواز سے
ہوسکتا ہے۔ امتحان کیوقت مریضکو سانس بند کرنا کہین اِس سے پلو۔ ری۔ سے
کے فرکشن کی آواز سُنائی نہین دیگی مگر پے۔ ری۔ کار۔ ڈائی۔ ٹس کی آواز سُنائی دیگی ۔

علاج ۔ مقام مرض پر جونکین لگاوین یا بذریعہ گلاس کے خون لین اور اُسی کے

پول۔ ٹس لگاوین اور اسکو دو دو گہنٹہ بعد بدلا کرین قبض ہو تو ایک جلاب دین اور
غذا بیمار کی کم کردین جب شدت مرض کی کم ہو جاوے تب مقام قلب پر ایک
بلسٹر لگاوین اور اُسکے زخم کو کئی روز تک ساون کی مرہم سے ہرا رکہین اور کہانے
کو او۔ پیم کا استعمال گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کرین تاکہ درد کو افاقہ ہو
اور مریضکو چین آجاوے۔ اگر مرض نہایت شدید اور ازخود پیدا ہو تو ایک گرین کا
چہٹا یا چوتہا حصہ ٹار۔ ٹار۔ امٹک کا استعمال کرین۔ اگر یہ مرض وجع مفاصل کے باعث
ہو تو سا۔ لے۔ سی۔ لٹ اف سوڈا کا استعمال کرین جیسا رو۔ ما۔ ٹیزم کے
علاج مین بتلایا گیا ہے ۔

کرانک پے۔ ری۔ کار۔ ڈائی۔ ٹس

یہ مرض اکثر نتیجہ اکیوٹ بیماری کا ہوتا ہے اور خاصکر یہ بیماری وجع مفاصل شدید
مین ہوجایا کرتی ہے ۔

علامات ۔ دل دہڑکتا ہے۔ دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور ساتہہ اِن
علامتون کے بعض دفعہ خشک کہانسی بہی ہوتی ہے۔ بیمار بائین کروٹ لیٹ نہین
سکتا۔ مقام قلب پر کسیقدر درد یا بے چینی معلوم ہوتی ہے۔ بیمار کا دم گہٹنے لگتا
ہے۔ کمال ضعف ہوجاتا ہے۔ اسحالت سے یا تو آہستہ آہستہ شفا ہونے لگتی ہے یا
ہائیڈرو۔ پے۔ ری۔ کار۔ ڈیم ہوکر بیمار ملک بقا کو کوچ کر جاتا ہے ۔

علاج ۔ مقام مرض پر بلسٹر یا آیوڈین لگاوین اور آیوڈائیڈ اف ایرن ۔
اور کونین کا استعمال کرین ۔

دوم ہائیڈرو - پے - ری - کار - ڈیئم

اِس بیماری مین پے - ری - کار - ڈیئم کی تھیلی مین پانی بہر جاتا ہے ٭ یہ مرض ڈراپ - سی کی قسم سے ہے - اور دوران خون مین جب رکاوٹ ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے ٭

علامات - قلب کے مقام پر ایک بوجہ اور بستگی معلوم ہوتی ہے - دم لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے - چہرہ بہرا بہرا یا ہوا - مریضکو اکثر غش آجاتا ہے جا بجا تہیج ہو جاتا ہے - نبض سریع کمزور اور بیقاعدہ چلتی ہے - مریض اکثر بستر پر بیٹھا رہتا ہے اور حرکت کرنے یا کروٹ بدلنے سے نہایت خوف کہاتا ہے - جب پانی بہت پیدا ہوجاتا ہے تب قلب کا مقام اونچا ہوجاتا ہے اور مقامات مابین پسلیون کے بہی اونچے ہوجاتے ہین ٹہونکنے سے آواز اُس جگہہ کی ٹہوس نکلتی ہے جب بیمار لیٹا رہتا ہے تب قلب کی حرکات محسوس نہین ہوتین - اور جب کہڑا یا بیٹھا رہتا ہے اُسوقت وہ حرکتین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ انتقال کرتی رہتی ہین - آوازین قلب کی بہت خفیف سُنائی دیتی ہین لیکن سینے کے اوپر کے حصّہ پر زیادہ مسموع ہوتے ہیں وہ بیمار کی کروٹ بدلنے سے ٹہوس آواز ٹہونکنے کی بہی بدلتی رہتی ہے ٭

علاج - اِس مرض کا مثل اور ڈراپ - سی کی بیماریون کے بذریعہ مسہلات اور مدرات کے کرنا چاہیے قلب کے مقام پر پہ اسا بلسٹر لگاوین اور اسکے زخم کو سا ون کے مرہم سے ہرا رکہین - بعض صورتون مین کہ جب پانی بہت جمع ہوگیا ہو ٹےپنگ کرکے اُس پانی کو نکالا گیا ہے جگہہ ٹیپ کرنے کے پانچوین اور چہٹی پسلی کی بیچ کی جگہہ ہے - ٹرو - کار کو پانچوین اور چہٹی پسلی کے درمیان داخل کرنا چاہیے ٭

مقالہ سوم

دل کی اکیوٹ بیماری

ان۔ ڈو۔ کار۔ ڈائی۔ ٹس

ان۔ ڈو۔ کار۔ ڈیم وہ باریک جہلی ہے جو دل کے خانون اور کیواڑون پر بیان ہے غرض اسی جہلی کے انفلامیشن کو اصطلاح مین ان۔ ڈو۔ کار۔ ڈائی۔ ٹس کہتے ہین۔ یاد رہے کہ یہ مرض دہنے خانون مین بہت کم ہوتا ہے اور بائین خانہ کے بہی خاصکر کیواڑون ہی پر ہوجاتا ہے۔

اسباب۔ یہ بیماری اکیوٹ رہو۔ما۔ٹیزم مین اکثر ہوجایا کرتی ہے اور بعضدفعہ مرض اسکار۔لے ٹینا اور پیور۔پے۔رل فیور یا گردون کی بیماری مین بہی ہوجایا کرتی ہے۔ گاوٹ کی بیماری کے ساتہہ بہی یہ مرض گاہے گاہے پیدا ہوتا ہے۔

ماہیئت۔ جب یہ مرض کیواڑون پر ہوتا ہے تب اُنپر خون جمع ہوجاتا ہے اور وہ موٹے ہوجاتے ہین اُنپر لمف کے چہوٹے چہوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہین اور چونکہ ان کیواڑون پر خون کا فائبرین بہی منجمد ہوجاتا ہے اسواسطے وہ کہردورے ہوجاتے ہین اور کچہہ عرصہ بعد سکڈر ہوجاتے ہین اور سُکڑکر سخت یا چڑجاتے ہین۔ بعضدفعہ ایسے سخت ہوجاتے ہین کہ اُنکا دروازہ سُکڑجاتا ہے اور وہ نکمے ہوجاتے ہین۔

علامات۔ جب یہ مرض نتیجہ اکیوٹ رہو۔ما۔ٹیزم کا ہوتا ہے تب اسکی علامتین بہت نمایان نہین ہوتی ہین۔ اسصورتمین ایسا ہوتا ہے کہ نبض کسیقدر کمزور مگر سریع ہوجاتی ہے اور مریض دم جلد جلد لیتا ہے۔ چہرہ اُسکا متفکر مند ہوجاتا ہے لیکن درد بہت

خفیف یا کچھہ بھی نہین معلوم ہوتا ہے اِسصورت مین یہ مرض اکثر کم مہلک ہوتا ہے
لیکن اسکے نتایج بہت بُرے ہوتے ہین مگر جب یہ بیماری ازخود پیدا ہوتی ہے تب نہایت
شدید اور اکثر مہلک ہوجاتی ہے اِسصورتمین سینہ کے مقام پر ایک بوجہ اور بے چینی معلوم
ہوتی ہے اور بیمار بے چین اور فکرمند ہوجاتا ہے اور چیت پڑا رہنا چاہتا ہے بعض
بخار ہوتا ہے اور نبض کمزور ہوجاتی ہے اور سرد پسینہ بھی آتا ہے - تنگی نفس کی ہوتی
ہے - ہاتھہ پاؤنمین تشنج اور غشی طاری ہوتی ہے +

فے - زی - کل سائینس - اِس بیماری مین دل کے مقام پر ہاتھہ رکھنے سے
دل نہایت دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے - لیفٹ فرنٹ دل کا نیچا ہوا بھی معلوم ہوتا ہے +
دل کے مقام کو ٹھوکنے سے ٹھوس آواز کی حد بڑہی ہوئی معلوم ہوتی ہے - کان لگا کر
سُنین تو ایک ملائم مرمر کی آواز مسموع ہوگی یعنے ایسی آواز جیسے لوہار کی دھونکنی سے
پیدا ہوتی ہے - اگر مرمر کی آواز دل کے پیندے پر بہت صاف سُنائی دے تو جاننا
چاہیے کہ انفلامیشن ایار ٹاکے کیواٹرون مین ہے اور اگر دل کی پہلی آواز کے ساتھہ
سُنائی دے تو اُس سے خون کا بطن مین پہر لوٹ جانا ثابت ہوتا ہے + اور اگر
مرمر کی آواز دل کی نوک پر اور اُسکے بائین طرف بہی خوب صاف مسموع ہو تو بیماری
مائی - ٹرل وا - لومین ثابت ہوگی +

علاج - اِس مرض کا بعینہٖ مثل پے - ری - کار - ڈائی - ٹِس کے ہے لیکن چونکہ
ایمو - نیا خون کے فائی - برین کو جمع ہونے نہین دیتا اسواسطے عین ابتدائے مرض
سے اِس بیماری مین یا تو کار - بونٹ اف ایمو - نیا یا ارو - ماٹک اسپرٹ اف ایمونیا
کا استعمال اچہے طور پر کرنا چاہئے +

مقالہ چہارم

دل کے مزمن امراض

اول وال - ویو - لر ڈی - زیز

یعنے

دل کے کیوارون کی بیماریان

ان بیماریون کے بیان کرنے سے پہلے دل کی مختصر تشریح اور اُس عضو کا کام کیا ہے یہ بیان کرنا ضرور ہے۔ پس واضح ہو کہ قلب کی مختصر تشریح یہ ہے کہ یہ ایک لحمی عضو ہے جو سینہ کے اندر ترچھا اسطور پر واقع ہے کہ جب ہم بیٹھتے یا کھڑے ہوتے ہین تو قلب کا پیندا اوپر اور پشت کیطرف اور دہنی جانب کو ہوتا ہے اور نوک اسکی نیچے اور آگے اور بائین طرف ہوتی ہے ۔ قلب کے ان حصون پر اور بڑی رگون پر شش نہین ہوتا یعنی پلمو - نری ارٹری کی جڑ پر - اپارٹا کے چڑہتے ہوئے حصہ پر دہنے بطن کے سامنے کی سطح پر کچھہ تھوڑا دہنے اُذن پر - اور بائین بطن کی نوک اور سامنے کے کنارے پر ۔

تاکہ مرض کی تشخیص مین آسانی ہو اسلئے ہم دل کے مختلف حصون کے مقام کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہین - ناظرین جب اس بیان کو پڑہین تب تصویر ذیل کو مدنظر رکھین ۔

یاد رہے کہ دل کے قریب دوتہائی (دیکھو تصویر کو) درمیانہ خط کے بائین طرف ہوتی ہے ۔ دو تو آریکلس یعنے اُذن کے اوپر کا کنارہ اُس خط کے برابر ہوتا ہے جو دہنی طرف کی دوسری اور تیسری پسلی کے بیچ کی جگہہ سے شروع ہو کر سینہ کی

ہڈی کے پار گزر کر بایئں طرف کی پہلی اور دوسری پسلی کی بیچ کی جگہہ پر آخر ہوتا ہے"

(تصویر سینہ کی)
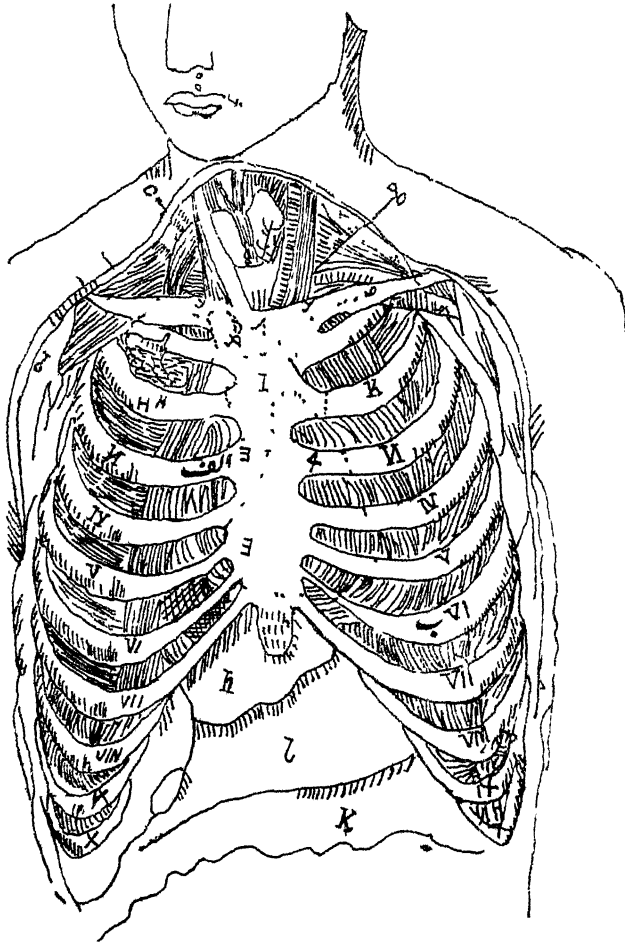
وہنا اذن (دیکھو تصویر کے حرف الف کو) چوڑائی مین یہ اذن پھیلا ہوا ہے
سینہ کی ہڈی کے دہنے کنارے کے تریباً ایک انچ فاصلہ سے لے کر اسی

ہڈی کے بائین نصف کے بیچ تک اور لمبائی مین دہنی کڑی کے درمیانہ حصہ سے لیکر
چوتھی کڑی کے نیچے کے کنارے تک ٭

بایان اُذن لمبائی مین پھیلا ہوا ہے بائین طرف کی دوسری اور تیسری پسلیون کے
بیچ کی جگہہ سے لیکر بائین طرف کی چوتھی کڑی کے اوپر کے کنارہ تک اور چوڑائی مین
پشت کے آٹھوین فقرہ اور اُسکے قریب کی پسلی کے سرے کے برابر تک ٭

دہنا بطن لمبائی مین بائین طرف کی تیسری کڑی سے لیکر چھٹی کڑی تک پھیلا ہوا
ہے ٭ گول کنارہ بائین بطن کا بائین طرف پھیلتا ہے تیسری پسلی سے لیکر پانچوین
اور چھٹی پسلیون کے بیچ کی جگہہ کے اُس نقطہ تک جو دو انچ سیدھا پستان کے
سر کے نیچے واقع ہے ٭

دل کی نوک (دیکھو تصویر حرف ب) پانچوین اور چھٹی پسلی کے بیچ کی جگہہ مین ہوتی
ہے بلکہ چھٹی پسلی کے اوپر کے کنارے کے قریب اور درمیانہ خط کے قریب ساڑہے
تین انچ بائین طرف پر واقع ہے ٭

ٹرائی - کس - پڈ وَالْو سینہ کی ہڈی کے نیچے کے چہارم حصہ کے پیچھے واقع
ہے ٭

مائی - ٹرل وَالْو - تیسری اور چوتھی پسلیون کے بیچ کی جگہہ سے لیکر پانچوین کڑی
تک سینہ کے ہڈی کے بائین نصف کے پیچھے واقع ہے ٭

پلمو - نری وَالْو - واقع ہے سینہ کی ہڈی کے ٹھیک بائین طرف اور اُس ہڈی
اور تیسری کڑی کے کنارے کے پیچھے ٭

ا - یار - ٹک وَالْو کا بھی کچھہ حصہ سینہ کی ہڈی کے بائین نصف کے پیچھے واقع
ہے اور پلمو - نری وَالْو کے کسیقدر نیچے اور تیسری کڑی اور تیسری اور چوتھی پسلیون کے
بیچ کی جگہہ کے نیچے کے حصہ کے مقابلہ پر ہوتا ہے ٭

پلمو-نری آر-ٹری - یہ شریان سینہ کی ہڈی کے قریب اور بائین طرف کی دوسری اور تیسری پسلی تک بائین ہوتی ہے ۔

اے-یار-ٹا - اِس شریان کا چڑہتا ہوا حصہ سینہ کی ہڈی کے بیچون بیچ ہوتا ہے اور بے-نیو-بریم ہڈی کے پیچھے سے یہ شریان خم کہانا شروع کرتی ہے اور بائین طرف کو آکر پہلی اور دوسری پسلی کے درمیان ایک محراب بنتا ہے ۔ اِس شریان کا اُترتا ہوا حصہ تیسرے نقرہ پشت کے بائین طرف شروع ہوتا ہے ۔

قلب کا امتحان مثل شُش کے دو ترکیبون سے کرتے ہین - اول پرکشن اور دوم اسکلٹے لیشن ۔

اول پرکشن - اگر کسی تندرست اور توانا آدمی کے سینہ کے اُس مقام کو ٹہونکین جو سینہ کی ہڈی کے نیچے کے نصف کے بائین طرف واقع ہے کہ جہان قلب کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور جسکا قطر قریب دو انچ کے ہے تو ٹہوس آواز پیدا ہوگی - واضح ہو کہ یہ مقام وہ حصہ قلب کا ہے جسپر شُش نہین ہوتا علاوہ اُس جگہہ کے ٹہونکنے کی آواز صفائی پر آتی جاتی ہے اور زیادہ اور کم ہونا اُس صفائی کا پہیپہڑے کی بابت پر منحصر ہے لیکن اگر زور سے ٹہونکین تو پہیپہڑے سے گزر کر آواز ٹہوس پیدا ہوگی - جب قلب بڑا ہوجاتا ہے یا پے-ری-کار-ڈیئم کی تہیلی مین پانی پیدا ہوتا ہے تب حلقہ ٹہوس آواز کا بہی بڑہ جاتا ہے اور اُسوقت بہی یہ حلقہ بڑہ جاتا ہے کہ جب قلب کے اوپر جو حصہ شُش کا ہوتا ہے وہ سخت ہوجاتا ہے یا جب پے-ری-کار-ڈیئم اور سینہ کے مابین کوئی رسولی ہوتی ہے یا جب جگر کا بایان گوشت بڑہ جاتا ہے ۔

برعکس اسکے اگر قلب کے مقام کو ٹہونکنے سے آواز صاف نکلے تو اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ قلب بڑہ نہین گیا ہے کیونکہ جب پہیپہڑے مین ام-فائی-سی-ما کی بیماری ہوجاتی ہے یا مرض نیو-مو-تہیو-راکس مین یا جب معدہ مین ہوا بہرجاتی ہے تو ٹہونکنے سے آواز اسقدر صاف نکلتی ہے کہ قلب کی بیماری ثابت نہین ہوسکتی اور تندرست

آدمیون مین بہی ایسا ہوتا ہے کہ سوتے وقت یا لمبی سانس لیتے وقت ہونٹوں سے
آواز صاف نکلتی ہے *

دوم اسکلٹے ٹیشن واضح ہو کہ قلب کی دو حرکتین ہین ایک انقباض اور دوسرے
انبساط یعنی سُکڑنا اور پہیلنا * حرکت انقباض کو اصطلاح مین سسٹولے اور حرکت
انبساط کو ڈا ئیس ٹو لے بولتے ہین * قلب کے دونو اُذن (آریکل) ایک ہی ساعت
مین سُکڑتے ہین اور دونو بطون (وینٹریکل) بہی ایک ہی دفعہ سُکڑتے ہین اور آریکل کے
سُکڑنے کے بعد ہی وینٹریکل فوراً سُکڑجاتی ہین اور قلب کے ہر حصہ کے ریشون کے
سکڑنے کے بعد ہی پہر وہ ریشے فوراً ڈہیلے ہوجاتے ہین اور دونو وینٹریکل کے پہیلنے اور
اور دونو آریکل کے دوسری دفعہ کے سُکڑنے کے مابین ایک وقفہ گزرتا ہے - پس یاد رہے
کہ قلب کے ہر یک پورے فعل کے بعد متواتر دو آوازین پیدا ہوتی ہین اور ان دونو آواز
کے مابین ایک وقفہ گزرتا ہے - انمین سے ایک آواز کو فرسٹ ساونڈ * یا سسٹا-لک
ساؤنڈ کہتے ہین کیونکہ یہ آواز اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ جب دونو بطن سُکڑتے ہین-
اور جب دل کی نوک سینہ کی دیوار پر ٹکر کہاتی ہے اور جسوقت بڑی بڑی شرائین
تنرٹیتی ہین * اس آواز کو قلب کی نوک پر سُننا چاہئے * دوسری آواز کو اصطلاح میں
سکینڈ ساؤنڈ یا ڈا-یاس-ٹو-لک ساؤنڈ کہتے ہین کیونکہ یہ آواز اُسوقت پیدا
ہوتی ہے کہ جب دونو بطن پہیلتے ہین اور جب دل ٹکر کہانے کے بعد سینہ کی دیوار سے
علیحدہ ہوجاتا ہے اور جب دل کی بڑی شرائین بے حرکت ہوجاتے ہین * اس آواز
کو اسٹرنم ہڈی کے بیچون بیچ اور اُسکے بائین کنارہ کے قریب اور دوسری اور تیسری پسلی
کے مابین سُننا چاہئے *

فرسٹ ساؤنڈ کے بعد نہایت تہوڑا سا وقفہ ہوتا ہے کہ جو صرف اُسوقت معلوم
ہوسکتا ہے کہ جب نبض ۹۰ دفعہ سے زیادہ نہین حرکت کرتی ہے لیکن دوسری آواز

کے بعد خاصہ دراز وقفہ پڑجاتا ہے ٭ جب ان دونو آوازون کا مقابلہ کرتے ہین تو پہلی آواز بہ نسبت دوسری کے لنبی اور بہدی ہوتی ہے اور دوسری آواز زیادہ تر صاف تیز اور جلد گزرجاتی ہے ٭

مقامات کہ جہان جہان سے یہ آوازین گزرتی ہین - پہلی آواز اوپر کیطرف گزرکر بائین اکرو-میٹن - پہراسپس تک جاتی ہے لیکن اثنا راہ مین کمزور ہوجاتی ہے اور دہنی طرف کی اکرو-میٹن - پہراسپس کیطرف اسکی تیزی زیادہ تر کم ہوجاتی ہے مگر بائین طرف پُشت پہ خوب صاف سُنائی دیتی ہے ٭

دوسری آواز قلب کے پیندے کیطرف خوب سُنائی دیتی ہے اور دل کے اور مقامات کی نسبت اکثر اسٹرنم ہڈی کے بیچو بیچ دوسری اور تیسری پسلی کے مابین زیادہ تر صاف سُنائی دیتی ہے ٭

قلب کی آواز حالت مرض مین - اسکو مرمر کہتے ہین - یاد رہے کہ مرمر ایک غیر معمولی آواز ہے جو دل کی معمولی آوازون کے ساتھ بیماری کیحالت مین پیدا ہوتی ہے - مرمر کی آواز قلب کے ایک یا دونو تندرست آوازون کے ہمراہ سُنائی دیسکتی ہے ٭

مرمر کی آواز کئی قسم ہوسکتی ہے یعنے یا تو مثل دہونکنی کی آواز کے یا سوہان کے رگڑنے کے یا ازاکشی کے مثل پہونکنی کی آواز کے ٭

قلب کے مقام کی چار جگہہ پر مرمر کی آواز خوب صاف سُنائی دیتی ہے اول قلب کی نوک کی بائین جانب کے کچہہ اوپر - دوم کوڑی (راٹ-سی-فارم کارٹیلج) کے تہوڑی اوپر اسٹرنم ہڈی کے بیچو بیچ - سوم تیسری اور چوتہی پسلی کے مابین - چہارم اُس مقام پر کہ جہان بائین جانب کی تیسری پسلی اسٹرنم ہڈی کے ساتھہ ملتی ہے ٭

اسباب - مرمر کی آواز چار سببون سے پیدا ہوسکتی ہے - اول جب قلب کا کوئی دہانہ صرف سُکڑ جاتا ہے - دوم جب قلب کا کوئی دہانہ صرف پہیلجاتا ہے - سوم جب قلب کے

اندر کی کوئی سطح کہردری ہو جاتی ہے ۔ چہارم جب تیسرا سبب اول اور دوسرے کے ساتھہ ملجاتا ہے ۔ جب مرمر کی آواز ان سببون سے پیدا ہوتی ہین تب اُن کو آر ۔ گے ۔ نِٹ کہتے ہین اور جب خون کے پتلا پڑجانے یا قلب کے افعال مین خلل واقع ہونے سے پیدا ہوتے ہین تب اُنکو ان ۔ آر ۔ گے ۔ نِٹ مرمر کہتے ہین ۔

اسباب اور ماہیت دل کے کیواڑون کی بیماریون کے

اکثر تغیرات جو دل کے خانون کے استر مین واقع ہوتے ہین وہ انفلامیشن کے سبب سے پیدا ہوتے ہین یعنی جب اُس پردہ مین (اِن ۔ ڈو ۔ کار ۔ ڈی ۔ اَم) انفلامیشن ہوتا ہے تب اُسکے نیچے اور اوپر لمف پیدا ہوجاتا ہے جس سے دل کے کیواڑ (وَالوِش) موٹے ہوکر سخت ہوجاتے ہین یا سُکڑ جاتے ہین نہین تو آپسمین یا خانون کی دیوارون کے ساتھہ جڑ جاتے ہین اور اُن کیواڑون سے جو ڈوریان (کارڈی ۔ ٹن ۔ ڈی ۔ نی) لگے ہوتے ہین وہ بھی موٹی ہوکر تنگ ہوجاتے ہین اور بعض دفعہ ٹوٹ بھی جاتے ہین ۔ علاوہ ازین اِن کیواڑون کی ساخت مین مٹی یا چونہ کا مادہ بھی جم جاتا ہے یا اُنپر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہین اور کبھی وہ چِر بھی جاتے ہین اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب اُنکے دروازے پھیل جاتے ہین تب کیواڑ اُن دروازون کو اچھے طور پر بند نہین کرسکتے ۔

رو ۔ ما ۔ ٹِزم کی بیماری مین جب پردہ اِن ۔ ڈو ۔ کار ۔ ڈی ۔ اَم بھی مبتلا ہوجاتا ہے تب لمف کے جمع ہوجانے سے دل کے کیواڑ (یعنے وَالوِش) سخت ہوجاتے ہین اور خون کے آنے جانے مین مزاحمت ہوتی ہے اُس مرض کو اکیوٹ انڈو ۔ کار ۔ ڈائی ۔ ٹس کہتے ہین ۔ کرانک اِنڈو ۔ کار ۔ ڈائی ۔ ٹِس کی بیماری مین بھی دل کے کیواڑ سخت ہوجا سکتے ہین اور اُنپر چونہ کا مادہ پیدا ہوجا سکتا ہے ۔

جیسا جیسا بڑھاپے مین یہ مرض اکثر ہوجاتا ہے خاصکر جنکو گاؤٹ یا گردہ کی مزمن بیماری بھی ہوجاتی ہے ۔ علاوہ ازین آتشک اور شراب خواری سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے

اور کثرت ورزش اور دوا لوس کے شق ہوجانے یالاغر ہوجانے اور دل کے خانوں کے پھیلجانے یا دل کے کیواڑون کے کسی تولیدی نقص کے سبب سے بہی یہ مرض ہوجاتا ہے ✦ جب خون سے فائی - برین خارج ہوکر دل کے کیواڑون پر جمع ہوجاتا ہے تب بہی وہ سخت ہوجاتے ہین ✦ دل کے ہریک کیواڑا اور دروازہ پر دو قسم کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے - ایک وہ جس سے خون ایک خانہ سے دوسرے مین آکے پیچہے لوٹ جاتا ہے (ری - گر - جی - ٹیے - شن) اور دوسرے خون رُک کر آتا ہے (آ - بس - ٹرک - شن) ✦ پس ان دونو قسم کی بیماریونکا بیان الگ الگ کیا جائیگا ✦

قلب کے چار خانے اور چار دہانے ہین یعنے چار خانے یہ ہین کہ دو بطون اور دو اُذن اور چار دہانے یہ ہین یعنے ایک دہانہ مابین بائین بطن اور اُذن کے اور دوسرا درمیان دہنے اُذن اور بطن کے - تیسرا دہانہ ایار - ٹا کا اور چوتہا پلمو - نری ار - ٹری کا ✦ ان دہانون پر کیواڑ لگے ہوئے ہوتے ہین جنکو اصطلاح مین والوس کہتے ہین چنانچہ بائین اُذن اور بطن کے دہانہ پر جو کیواڑ لگے ہوتے ہین اُنکو مائی - ٹرل والو کہتے ہین اور جو دہنے بطن اور اذن کے دہانہ پر کیواڑ ہین اُنکو ٹرائی - کس - پڈ والو بولتے ہین اور جن کیواڑون سے ایار - ٹا کا دہانہ کہلتا اور بند ہوتا ہے اُنکو ایار - ٹک والو کہتے ہین اور جو کیواڑ پلمو - نری ار - ٹری کے دہانہ پر لگا ہے اُسکو پلمو - نری والو کہتے ہین ✦ قلب کے ہریک دہانہ مین دو مرمر کی آواز پیدا ہوسکتی ہین - ایک خون کے رُک جانے کی اور دوسری خون کے لوٹ جانے کی - پہلی کو کنش - ٹرکٹ - ٹیو اور دوسری کو ری گر جی ٹینٹ مرمر کہتے ہین ✦ پس اس حساب سے کُل مرمر کی آواز آٹھہ پیدا ہوسکتی ہین - مرمر کی آواز کس قسم کی ہے - اسباب کے دریافت کرنے سے پہلے قلب کی دونو آوازون کو دریافت کرنا اہم ضروریات سے ہے یعنے یہ جاننا کہ یہ آواز تو پہلی اور یہ دوسری ہے

اور یہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جاے کسی سبب سے پیدا ہو اگر مرکی آواز قلب کے
پہلی آواز کے بعد سنائی دے تو یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ وینٹریکل کے سکڑنے کے وقت
پیدا ہوتی ہے اور اگر قلب کی دوسری آواز کے بعد مسموع ہو تو وینٹریکل کے پھیلنے کے
وقت پیدا ہوتی ہے ٭

ایک اور بات یہ بھی یاد رہے کہ دل کا بایاں بطن جب سکڑتا ہے تب ایارٹک
والو کھل جاتا ہے تاکہ خون بطن سے ایارٹا مین آسانی سے گزر جائے مگر مائی ٹرل والو
کو اسوقت بند ہو جانا چاہئے تاکہ اذن سے بطن مین جو خون آگیا ہے وہ پھر اذن مین
نہ لوٹ جا سکے اور داہنے بطن مین بھی یہی بات ہوتی ہے تاکہ خون پلمو نری ارٹری
مین بخوبی داخل ہو سکے مگر لوٹ کر پھر داہنے بطن مین نہ جا سکے ٭

جب ایارٹا کے سے می لو نر والو مین بیماری ہوتی ہے اور اس بیماری کے
سبب سے فرض کرو کہ دل کے سکڑنے کیوقت بطن کا خون ایارٹا مین آسانی سے نہ گزر
سکے تب ایارٹک آبسٹرکٹیو مرمر کی آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھ پیدا
ہوگی یہ آواز دل کے ان مقاموں پر صاف سنائی دیگی یعنے دل کے پیندے پر سٹرنم
ہڈی کے قریب داہنی جانب کی دوسری اور تیسری پسلی کے مابین کی جگھہ پر اور تھوڑا سیک
ایارٹا پر داہنی ہنسلی کی ہڈی تک اور دونو جانب کے کے رائٹڈ شریانون پر بھی سنائی
دیتی ہے ٭ لیکن اسکے تھس کوپ کو جون جون نیچے دل کی نوک کیطرف اتارتے
جاؤگے تون تون اس آواز کی تیزی کم ہوتی جاویگی ٭ جب بیماری کے سبب سے بائین
بطن کے پھیلنے کیوقت ایارٹا کا کیواڑ اچھے طور پر بند نہین ہو سکتا ہے تب ایارٹا سے
خون لوٹ کر بائین بطن مین آجاتا ہے اسوقت دل کی دوسری آواز کے ساتھ
ایارٹک ریگرجی ٹنٹ مرمر کی آواز پیدا ہوگی ـ یہ آواز داہنی جانب کی
دوسری اور تیسری پسلی کے بیچ کی جگھہ پر سنائی دیگی اور ترچھے طور پر نیچے اور بائین

سمت کو جدہر خون ایا رٹا سے بہ کر بطن مین آ گرتا ہے اور بعض دفعہ اسٹرنم ہڈی
کے نیچے کے سرے پر بہی خوب صاف سُنائی دیتی ہے اور بعضدفعہ خوب تیزی
کے ساتہہ دل کی نوک کی سمت پر بہی مسموع ہوتی ہے ٭ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا
ہے کہ ایٔنٹرکشن اورری-گر-جے-ٹیٹ-شن دونونکی مرمر کی آوازین ایک ساتہہ
سُنائی دیتی ہین ٭

ایارٹا کے کیواٹر کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے مگر ایٔش-ٹرک-یشن کی بیماری
مین نبض خالی اور اُسکی ضربان کسیقدر دراز ہوجاتی ہے اور ری-گر-جی-ٹیٹ-یشن
کے مرض مین نبض مین دفعتاً جہٹکے کی حرکت محسوس ہوتی ہے اسواسطے اِس قسم کی
نبض کو جر-کنگ پلس کہتے ہین ٭

جب مائی-ٹرل والو جو دل کے بائین بطن اور اُذن کے مابین کے دہانہ پر لگا ہوا
ہوتا ہے بیماری کے سبب سے موٹا ہوکر سخت ہوجاتا ہے اور اِسکی ڈوریان (کا-رڈی
ٹن-ڈی-نے) کہچکر سخت ہوجاتی ہین جس سبب سے دل کے سُکڑنے کے وقت
اپنے دروازہ کو اچہے طور پر بند نہین کر سکتا ہے تب بائین بطن سے خون بائین
اُذن مین لوٹ کر بہ جاتا ہے اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ کیواٹر کے ورمُسکڑ کر چہیدا ہوجائے
اور اُسکے مختلف حصے سخت ہوکر ایسے کہڑے رہین کہ بائین بطن کی دیوارون پر گر کر
چپیان نہو سکین اور خون کے اذن سے بطن مین آنے مین سدراہ ہوجاوین تب
دل کی دوسری آواز کے ساتہہ مائی-ٹرل آبش-ٹرک-ٹیو (رکاوٹ) مرمر کی آواز
پیدا ہوگی - یہ آواز دل کی نوک کی بائین طرف خوب صاف سُنائی دیتی ہے اور
مائی-ٹرل ری-گر-جی-ٹیٹنٹ مرمر کی آواز جو دل کی پہلی آواز کے ساتہہ پیدا
ہوتی ہے وہ بہی دل کی نوک کے بائین طرف خوب صاف مسموع ہوتی ہے اور دل کے
بہت سے حصّو نپر اور دونو اِسکا-پیو-لا ہڈی کے بائین اسپائین پر بہی یا بائین

اِسکا - بیو - لاہڈی کے نیچے کی نوک پر سُنائی دے سکتی ہے ۔ اِس بیماری مین
نبض بے قاعدہ چلتی ہے اور ملایم اور بیریع ہوتی ہے ۔ مائی - ٹرل والو کی بیماری مین
چاہیے رُکاوٹ کی یا خون کے لوٹ جانے کی ہو پہپڑے کے دوران خون کے اندر
فرق پڑجاتا ہے یعنے پہپڑے کی رگین خون سے پُر ہو جاتی ہین اور پہپڑے مین ہمیشہ خون کا
اجتماع رہتا ہے کیونکہ خون اُنمین رُک رُک کر دورہ کرتا ہے اسواسطے ہوا کے کیسون کے
اندر خون بہ بھی جاتا ہے - آخر کار وہنا بطن موٹا ہو کر پہیلجاتا ہے (اِس موقع پر اپنی اناٹمی
پر دہیان رکھو کہ وہنا بطن موٹا ہو کر کیونکر پہیلجاتا ہے) اور جسم کی کُل رگون کے دوران
خون مین رُکاوٹ پڑجاتی ہے جیسے جگر اور گردون مین بھی اکثر اجتماع خون کا ہو جاتا ہے
اور یرقان اور استسقا (ڈراپ - سی) اور ال - بیو - مے - نو - ریا کی بیماریان پیدا
ہو جاتی ہین ۔

پلمو - نری ار - ٹری کے دہانہ پر جو کیواڑ لگے ہوئے ہین اُنمین نہایت شاذ بیماری ہوتی
ہے - بر تقدیر اسٹرنم ہڈی کے بائین کنارے کے بیچو بیچ کوئی مرمر کی آواز سُنائی دے
اور وہ آواز بائین ہنسلی کی ہڈی تک پہونچے مگر سب - کلی - وی - اَن یا کراٹڈ شریانون
تک نہ سُنائی دے تو ایسا گمان ہو ۔ اِسصورتمین نبض کے اندر کسی طرح کا تغیر نہین واقع ہوتا ۔
وہنی طرف کے اُذن اور بطن کے مابین کے دہانہ پر جو ٹرائی - کس - پڈ کیواڑ لگے ہوئے ہین اُنمیں
بھی بیماری بہت ہی کم ہوتی ہے اور جب کبھی بیماری ہو جاتی ہے تب ایار - ٹک یا
مائی - ٹرل والو کی بیماری کے ساتھہ ٹرائی - کس - پڈ والو مین مرض پیدا ہوتا ہے
چنانچہ جب مائی - ٹرل والو کی بیماری کے سبب سے اون سے خون بطن مین رُک رُک
جاتا ہے تب بایان اُذن خون سے پُر ہو جاتا ہے اور اثر اِسکا دل کے وہنے بطن پر یہ
پیدا ہوتا ہے کہ بطن مذکور خون سے پُر ہو جاتا ہے (اپنی اناٹمی کو یاد کرو کہ کیون وہنا بطن
خون سے پُر ہو جاتا ہے) تب ٹرائی - کس - پڈ - ری - گر - جی - ٹے - شن (خون کا لوٹ جانا)

[illegible]

کی آواز پیدا ہو سکتی ہے لیکن جب اس ٹرائی-کس-پڈ کیواڑ پر زیادہ زور پڑتا ہے
تب اکثر کرانک انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے جس سے کیواڑ مذکور موٹا ہو کر سُکڑ جاتا ہے
لیکن تب بھی اس کیواڑ پر مرمر کی آواز چاہے پیدا ہو یا نہو اور جو پیدا ہو جاوے تو
کوڑی کی کرّی (ان-سی-فا-رم کار-ٹے-لج) پر یا اُسکے قریب وہ مرمر کی آواز
نہایت صاف سُنائی دیگی اور ساتھہ ہی سکے یا تو مائی-ٹرل ری-گر-جی ٹینٹ یا
مائی-ٹرل اَبس-ٹرک-ٹیو مرمر کی آواز بھی سُنائی دیگی ۔ اور جب دہنے بطن کے
پھیلجانے کے سبب سے ٹرائی-کس-پڈ والو مین بیماری پیدا ہو جاتی ہے تب دونو طرف
کے جو-گو-لر وریدون سے پُر ہو جاتی ہین اور دونو بطن کے ہر ایک انقباض (سس ٹولے)
کے وقت ورید مذکور مثل شریانی نبض کے تڑپتی بھی ہین ۔

خلاصہ مرمر کی آوازون کا جو دل کے کیواڑون کی بیماریو مین پیدا ہوتی ہین اور اختلافات جو اُن بیماریون کے سبب سے نبض مین پڑجاتے ہین

اوّل مرمر کی آوازین

اوّل اگر مرمر کی آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھ قلب کے پیندے پر خوب تیز سُنائی دے
اور دہنی طرف کی دوسری اور تیسری پسلی کے بیچ کی جگھہ پر اور اوپر گردن کی طرف تک
بھی مسموع ہو تو وہ آواز ایار-ٹک اَبس-ٹرک-ٹیو مرمر کی آواز ہے ۔

دوم-اگر مرمر کی آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھہ قلب کے پیندے پر خوب صاف سُنائی دے اور
بائین جانب کی تیسری اور چوتھی پسلی کے بیچ کی جگھہ پر اور اوپر ہنسلی کی ہڈی کے درمیان

جگہہ تک بھی مسموع ہو تو وہ آوازیل مانک ابش ٹرک ٹیو مرمری ہے مگر یہ آواز
اکثر خون کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے آرگانک نہین ہوتی *

سوم - اگر مرمری آواز دل کی پہلی آواز کے ساتھ قلب کی نوک پر خوب تیز سنائی دے
تو وہ مائی ٹرل ری گرجی ٹنٹ مرمری ہے *

چہارم - اور وہی تیسری آواز کو ٹھی کی کرہی پر سنائی دے تو وہ ٹرائی کسپڈ ری گرجی ٹنٹ
مرمری ہے *

پنجم - اگر مرمری آواز دل کی دوسری آواز کے ساتھ قلب کے پیندے پر خوب تیز
سنائی دے اور دہنی جانب کی پہلی اور دوسری اور تیسری پسلی کے باہین کے جگہہ پر
اور تیچے طور پر اور یکطرف بھی مسموع ہو تو وہ ایا رٹک ری گرجی ٹنٹ مرمر
ہے *

ششم - اور وہی پانچوین آواز دل کی دوسری آواز کے ساتھ قلب کی نوک پر خوب
تیز سنائی دے تو وہ مائی ٹرل ابش ٹرک ٹیو مرمری آواز ہے *

دوم نبض کے اختلافات جو دل کے کیو اڑون کے بیماریون کے سبب سے پیدا ہوتے ہین

اول ایا رٹک ابش ٹرک شن (روک) کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے
مگر پُر نہین ہوتی اور ضربان اسکی کسیقدر دراز ہوتی ہین *

دوم - ایا رٹک ری گرجی ٹے شن (پیچھے لوٹ جانا) کی بیماری مین نبض
باقاعدہ چلتی ہے مگر پُر ہوتی ہے اور جھٹکے کے ساتھ چلتی ہے *

سوم - مائی ٹرل ابش ٹرک شن کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے مگر پُر نہین
ہوتی بلکہ ملائم اور کمزور ہوتی ہے *

کی دوسری آواز کے ساتھ دل کے پیندے پر خوب صاف سنائی دے اور بائین جانب کی پہلی اور دوسری
اور تیسری پسلیونکی باہین کی جگہہ پر بھی مسموع ہو تو وہ پل مانک ری گرجی ٹنٹ مرمر ہے *

چہارم مائی-ٹرل ری-گر-جے-لیٹ-شن کی بیماری مین نبض باقاعدہ چلتی ہے اور کمزور ہوتی ہے اور کبھی آہستہ آہستہ اور کبھی جلد جلد چلتی ہے ،،

لیکن یاد رہے کہ صرف ایارٹک اور مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹے-شن کی بیماری مین ہی نبض کے چال مین بہت ہی زیادہ فرق پڑجاتا ہے ،،

دل کے کیواڑون کی بیماریون کے سبب قلب کے ساخت اور فعل مین اس قسم کے تغیرات پیدا ہوتے ہین کہ

ایارٹک اَبش-ٹرک-شن کی بیماری ہین چونکہ ایار-ٹا کا دہانہ تنگ ہوجاتا ہے اسواسطے اسکے اندر خون کے دھکیلنے کے لیئے دل کو زیادہ کوشش کرنی پڑتی ہے پس اِس سبب سے بایان بطن موٹا ہوجاتا ہے تاکہ زیادہ زور لگا سکے ،،

ایارٹک ری-گر-جے-ٹے-شن کی بیماری مین بایان بطن موٹا ہوجاتا ہے دہاے-پر-ٹرو-فے) اور پھیل بھی جاتا ہے (ڈا ئی-لا-ٹے-شن) کیونکہ خون کے پیچھے لوٹ آنے کے سبب سے بطن مذکور خون سے پُر رہتا ہے ،،

یادرہے کہ جب ایار-ٹک وَا لْوْ مین دونو مین سے کوئی بھی بیماری ہوجاتی ہے تب اُس مرض کا صدمہ مائی-ٹرل وَا لْوْ پر پڑتا ہے (اپنی اناٹمی کو یاد کرو) جس سے وَالْوْ مذکور یا تو پھٹ جاتی ہین یا اُنمین انفلامیشن ہوجاتا ہے جس سبب سے موٹی ہوکر سکڑجاتے ہین اور تب مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹے-شن کی بیماری پیدا ہوسکتی ہے + لیکن مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹے-شن یا مائی-ٹرل ابس-ٹرک-شن کی بیماریان خود اسی وَالْوْ کے بگڑجانے سے اکثر پیدا ہوتی ہین اور اِن دونو مین سے جب کوئی بھی بیماری مائی-ٹرل وَالْو مین ہوجاتی ہے تب پھیپھڑے سے خون رُک رُک کر آتا ہے جس سے پھیپھڑون مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے اور اسکے نتائج پیدا ہوجاتے ہین یعنے جب پھیپھڑے خون سے پُر ہو گئے تب دہنے بطن کو زیادہ زور لگانا پڑیگا تاکہ پھیپھڑون سے

خون بائین بطن مین آجاوے پس اسواسطے دہنا بطن موٹا ہوجائیگا (ہائی-پر-ٹرو-فی)
اور مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹے-شن کی بیماری مین بایان بطن موٹا ہوجاے گا
اور مائی-ٹرل اَبش-ٹرک-شن مین بایان اُذن موٹا ہوجائیگا- پس دہنے بطن کے
موٹے ہوجانے سے اور مائی-ٹرل والو کی بیماری کے سبب سے بہی اکثر پلمو-نری اِ-پو-پلکسی کا
مرض پیدا ہوجاتا ہے (پہیپہڑون کا خون سے پُر ہوجانا) اور جب دل کا دہنا خانہ پہیپہڑون
مین خون پہونچانے سے تہک جاتا ہے تب وہ خون سے پُر ہوجاتا ہے اور اُس کے پُر
ہوجانے سے جسم کی کُل وریدون کے خون مین روکاوٹ پڑجاتی ہے جس سبب سے
جگر گُردے-امعا وغیرہ اعضاے کے دورانِ خون مین روکاوٹ پڑجائے گی آخر کا
ڈراپ-سی کی بیماری پیدا ہوجائیگی *

علامات دل کے کیواڑون کی بیماریون کی-

اِن مرضونکی علامات خون کے دورہ کرنے مین فتور پڑجانے سے پیدا ہوتی ہین- پس بعض وقت بیمار کا دل شدت
سے دہڑکنے لگتا ہے سینہ پر بوجہ اور دم لینے مین تکلیف معلوم ہوتی ہے- سر مین درد ہوتا
ہے کانون مین باجا بجتا سا سُنائی دیتا ہے دوران سر اور گاہے گاہے غشی بہی
طاری ہوتی ہے خاصکر اِ یار ٹا کے کیواڑ کی بیماری مین * لیکن بہاری علامتین
کیواڑون کی بیماریون کی اُسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب پہیپہڑون کے دوران خون
مین روکاوٹ پڑتی ہے چنانچہ اِسصورت مین کہانسی ہوتی ہے دم تکلیف سے لیا جاتا
ہے- پہیپہڑون مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے جس سبب سے بیمار خون تہوکتا ہے پلمو-نری
اِ-پو-پلکسی اور نیو-مو-نیا کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے پلورا کی تہیلی مین پانی جمع
ہوجاتا ہے- چہرہ خون سے پُر اور اُبہرا ہوا اور رنگت اُسکی اودی ہوجاتی ہے- لبین
اودی اور آنکہین مجلّا ہوجاتی ہین- اور جون جون دل کا دہنا خانہ زور کرنے سے ہار دیتا
ہے تون تون جسم کی کل وریدون کے دوران خون مین روکاوٹ پڑتی ہے جس سبب سے

جگر اور طحال بڑھ جاتی ہے گردون مین اجتماع خون کے سبب پیشاب مین البیومن
پایا جاسکتا ہے امعا سے خون جاری ہوسکتا ہے (دیکھنے مے۔لے۔نا کی بیماری) آخرکار
استسقا ہوجاتا ہے۔ یہ کل علامتین جنکا ذکر ابہی ہوا ہے خاصکر مائی۔ٹرل والو کی بیماری
مین اکثر پیدا ہوتی ہین اور خصوصاً جب ساتھ اسکے ٹرائی۔کس۔پڈ رگ۔گر۔جے۔ٹے شن
کی بیماری بہی ہوجاتی ہے * جون جون یہ علامتین پیدا ہوتی جاتی ہین مریض کمزور
ہوتا جاتا ہے اور مزاج اسکا چڑچڑا اور دم لینے کی تکلیف کے سبب نیند نہین پڑتی اور جو
آتی بہی ہے تو مریض فوراً چونک پڑتا ہے اور بے دم ہوجاتا ہے خوابات متوحش اسکو
ستاتے ہین۔ بیمار سے لیٹا نہین جاتا آخرکار حالت بیہوشی مین یا دماغ مین خون بہ
جانے کے سبب سے تکلیف تنفس کے باعث مریض کا مرغ روح تڑپ تڑپ کر قفس
عنصری سے پرواز کرجاتا ہے *

نتیجہ کیواڑون کی بیماریون کا۔ جب دل کے کیواڑون مین بیماری ہوتی ہے
تب خون کی آمد و رفت مین دو قسم کا ہرج واقع ہوسکتا ہے۔ ایک تو یہ دروازہ سکڑ کر
تنگ ہوجاسکتا ہے جس سے خون کی رفتار مین رکاوٹ پڑجاتی ہے جسکو اصطلاح مین
آبش۔ٹرک۔شن بولتے ہین۔ اور دوسرا ہرج یہ ہوسکتا ہے کہ کیواڑون کے سکڑ کر چہوٹے
ہوجانے کے سبب سے ان سے دروازہ اچہے طور پر بند نہین ہوسکتا ہے اور تب وہ
خون جو خانون مین آجاتا ہے تہوڑا سا اسکا پیچہے لوٹ جاتا ہے جس کو اصطلاح مین
رگ۔گر۔جے۔ٹے۔شن بولتے ہین * پس یاد رہے کہ جب دل کے کیواڑون مین
کسی طرح کی خرابی پڑجاتی ہے تب دل مین دو قسم کی بیماریان پیدا ہوسکتی ہین۔
ایک خون کے رکاوٹ کی (آبش۔ٹرک۔شن) دوسری خون کے پیچہے لوٹ جانے
کی (رگ۔گر۔جے۔ٹے شن) *

تشخیص دل کی بیماریون کی۔ ان بیماریون کی تشخیص مین دو باتون کا

لحاظ رکھنا چاہئے ایک تو اسکالٹے ۔ شن اور پرکشن کی آوازون کا دوسرے علامات عامہ کا ۔

جوان آدمی تندرستی کیحالت مین ایک منٹ کے عرصہ کے اندر ۱۸ دفعہ دم لیتا ہے اور نبض اسکی ۷۰ سے ۸۰ دفعہ چلتی ہے ۔ لیکن بیماری کے سبب سے ان دونو کی تعداد مین فرق پڑجاتا ہے چنانچہ دل کیحرکت کرنے مین جب تنگی ہوتی ہے تب بیمار دم جلد جلد لیتا ہے اور یہ تکلیف دم لینے کی یا تو تہوڑی ہوتی ہے یا نہایت سخت ہوتی ہے ۔ مگر دل کی بیماری مین خاصکر دم لینے ہی کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور اس سبب سے مریض لیٹ نہین سکتا راتون کو نہایت بے چین رہتا ہے اور دل کی بیماری مین یہ بہی بات دیکہی جاتی ہے کہ جبتک مریض اپنے کاروبار مین تہوڑا بہت مشغول رہ سکتا ہے تو ذرا زیادہ کوشش سے بہی دم اُسکا اُکھڑ جاتا ہے اور ضیق شروع ہوجاتی ہے ۔ لیکن جیسے برانکائی ۔ ٹس یا نیو ۔ مو ۔ گس ۔ ٹرک زود کے تنگی نفس کے وقت آواز پیدا ہوتی ہے ویسے دل کی بیماری کے ضیق النفس مین نہین ہوتی ۔

دل کی معمولی آوازون مین بہی فرق پڑجاتا ہے یعنے ایک یا دونو آوازون کے ساتھ یا انکے عوض مین ایک آواز دہونکنے کی آواز کی طرح پیدا ہوجاتی ہے جس کو بے ۔ لوس مرمر کہتے ہین یہ مرمر کی آواز یا تو خون کی رُکاوٹ کے سبب (یعنے خون کے بطن مین یا بطن سے دل کی بڑی رگون مین داخل ہونے کے وقت) یا پیچہے لوٹ جانیکے سبب (یعنی بڑی رگونسے بطن مین یا بطن سے اذن مین لوٹ جانیکے وقت) پیدا ہوتی ہے جسے اُسکو آر ۔ گے ۔ نک مرمر کہتے ہین (یہان آر ۔ گے ۔ نک کے معنی دل کی ساخت کی بیماری کے ہین) اور جب خون کے اجزا مین فرق پڑجاتا ہے یا دل کے کسی خانہ مین خون کا کوئی لختہ پیدا ہوجاتا ہے تب بہی مرمر کی آواز پیدا ہوسکتی ہے ۔

ان صورتون مین اسکو ان-ار-گے-نک یا فنگ-شنل مرمر کہتے ہین کیونکہ اس صورت مین دل کی ساخت مین کسی طرح کی خرابی نہین پیدا ہوتی ٭

دل کے علاوہ شرائین کی ساخت مین بھی مرمر کی آواز پیدا ہوسکتی ہے چنانچہ جب شریان اسقدر پھیلجاتی ہین کہ جس سے خون کی رفتار مین فرق پڑجاتا ہے یا جب شریان کا منفذ تنگ ہوجاتا ہے تب اُس شریان کی دیوارون مین خون رُک کر بہتا ہے اور تب بھی ہی مرمر کی آواز پیدا ہوتی ہے ٭

سب-کلی-وے-ان ار-ٹری پر بھی مرمر کی آواز اکثر سنائی دیتی ہے خاصکر اُن لوگون مین جو سخت جسمی مشقت کرتے ہین کیونکہ اسصورت مین ار-ٹری مذکور پر قریب کے اعضا کا دباؤ پہونچتا ہے مگر اپنے کندہے کو اوپر اُدھر کرکے آدمی جب چاہے تب اس قسم کی مرمر کی آواز پیدا کرسکتا ہے اور بند بھی کردے سکتا ہے ٭

سل کی بیماری مین بائین ہنسلی کی ہڈی کے نیچے بعضدفعہ مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سب-کلی-وے-ان ار-ٹری پر ٹیو-بر-کل کے مادہ کا دباؤ پہونچتا ہے ٭

اثر مختلف کیواڑون کی بیماریون کا

اول ٹرائی-کس-پڈ واٹو کے ری-گر-جی-ٹے-شن کی بیماری مین خود قلب پر یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ دہنا خانہ کسیقدر موٹا ہوجاتا ہے-قلب کے مقام کی دہنی جانب سے پرک-شن کی آواز زیادہ تر ٹھوس نکلتی ہے اور قلب کی پہلی آواز کے ساتھہ ایک عام مرمر کی آواز گردن کی رگ پر سنائی دیتی ہے ٭ دور کے اعضا پر اس مرض کا اثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ گلو کی وریدین خون سے پُر اور تنی ہوئی لگتی ہین جسیم جسم کی کل وریدخونسے پُر ہوجاتی ہین اور اس سبب سے شرائین کے دورے خون مین بھی رکاوٹ ہوتی ہے

نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ دماغ کیطرف خونکا غلبہ ہوتا ہے اس سبب سے مریض کی طبیعت
مرض اپوپلکسی مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہے ۔ جگر خون سے پُر اور بڑہ
جاتا ہے نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ پورٹل سرکیولیشن مین رکاوٹ ہوتی ہے اور معدہ اور
امعاکا میوکس پردہ خون سے پُر ہوجاتا ہے ۔ تشنگی کمال اور مریض بواسیر کی بیماری
مین مبتلا ہوجاتا ہے - آخر کار گُردے بہی خون سے پُر ہوجاتے ہین اسوقت پیشاب تہوڑا
تہوڑا آتا ہے اور اسیمین البیومن ہوتا ہے شکم مین پانی بہرجاتا ہے پاؤن پہول جاتے
ہین اور سارے جسم مین پانی بہرجاتا ہے ۔

دوم جب دہنے اُذن اور بطن کے مابین کا دروازہ بسبب بیماری کے تنگ ہوجاوے
مگر اسکے کیواٹ تندرست ہوتے ہین تب ایسا ہوتا ہے کہ وریدون کے دوران خون مین
کسیقدر رکاوٹ ہوتی ہے مگر وریدون مین حرکت نہین پائی جاتی اور شاید کوڑی کی
گہڑی پر ایک مرمری آواز بہی سُنائی دے سکے لیکن یہ حالت بہت کم پیدا
ہوتی ہے ۔

سوم جب پلمونری والوبرابر کہلے رہتے ہین تب خاص قلب پر یہ اثر پیدا ہوتا ہے
کہ قلب کے دہنے خانہ موٹے ہوجاتے ہین اور ایک مرمری آواز قلب کے پیندے پر
سُنائی دیتی ہے اور ساتھہ ان علامتون کے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے
اور دل اُسکا دہڑکتا ہے ۔

چہارم جب پلمونری والو مین رکاوٹ کی بیماری ہوتی ہے تب خون دہنے بطن سے
شش کے اندر بخوبی داخل نہین ہوسکتا نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو بطن خون سے
پُر ہوجاتا ہے اور تب اُذن مین خون جمع ہوجاتا ہے کہ جس باعث جسم کی کل ورید خون
سے پُر ہوجاتی ہین ۔ لیکن اس کیواٹ کی بیماری بہت کم ہوا کرتی ہے ۔

پنجم - مائی ٹرل والو کے ری گرجی ٹیشن کی بیماری کا اثر جس مین

ونیٹریکل سے خون آرٹی-کل مین لوٹ جاتا ہے خاص قلب پر یہ پیدا ہوتا ہے کہ
بایان بطن بڑھ جاتا ہے - قلب کی بائین جانب کو ٹھوکنے سے زیادہ تر ٹھوس آواز
پیدا ہوتی ہے - قلب کی نوک حالت صحت سے کچھہ نیچے اور کچھہ زیادہ تر بائین طرف
کو محسوس ہوتی ہے - دل زور سے دہڑکتا ہے اور قلب کی پہلی آواز کے ہمراہ ایک
مرمر کی آواز دل کی نوک پر خوب صاف سُنائی دیتی ہے اور پیندے پر بالکل محسوس نہیں
ہوتی - نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہے کہ شرائین مین خون اچھے طور پر نہین پہونچتا اسو اسطے نبض
کمزور اور باریک ہو جاتی ہے اور شُش خون سے پُر ہ

ششم - بیماری بائین بطن اور اُون کے دہانہ کی جس سے خون اُن سے بطن مین
رُک رُک کر داخل ہوتا ہے جب اس دہانہ کے سکڑ جانے کے باعث مائی - ٹرل والو
مین بیماری ہو جاتی ہے تب شُش خون سے پُر ہو جاتے ہین اور ان سے خون جاری
ہو جاتا ہے یعنے پلمو - نری اِ - پو - پلکسی کی بیماری اور ہیماپ - ٹے - سس کا مرض پیدا
ہو جاتا ہے - بیمار کو دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے - کرانک برانکائی - ٹس کی
بیماری ہو جاتی ہے کچھہ عرصہ کے بعد شُش کے دوران خون مین رکاوٹ ہونے کے
سبب سے قلب کی دہنی جانب پر یہ اثر پیدا ہوتا ہے کہ دہنا بطن اور دہنا اذن دونو
پھیلکر بڑھ جاتے ہین جسم کی ساری ورید خون سے پُر ہو جاتی ہین جس باعث بیمار کے
جسم مین پانی بھر جاتا ہے - اِس بیماری مین ایک مرمر کی ملائم آواز قلب کی دوسری
آواز کے ساتھہ دل کی نوک پر خوب صاف سُنائی دیتی ہے ٭

ہفتم - بیماری ایار - ٹا کے کیواڑون کی جس سے خون بائین بطن سے بدقت
ایار - ٹا مین چڑھتا ہے - اِس بیماری کا اثر خاص قلب پر یہ ہوتا ہے کہ بایان بطن
بہت موٹا ہو جاتا ہے - قلب نہایت شدت سے دہڑکتا ہے اور دل کی پہلی آواز کے
ساتھہ ایک تیز مرمر کی آواز اسٹرنم ہڈی کے بیچو بیچ سُنائی دیتا ہے اور قلب

کی نوک پہ بہت کم یا بالکل نہین نتیجہ اس خرابی قلب کا یہ ہوتا ہے کہ اگر ایارٹا کا دہانہ بہت ہی سکڑ جاوے تو نبض اگرچہ باقاعدہ چلتی ہے لیکن سرلع اور سخت ہوجاتی ہے۔

ہشتم ایارٹا کے کیواڑون کی بیماری جس سے دہانہ ایارٹا کا بند نہین ہوسکتا اور اُس سبب سے خون ایارٹا سے بائین بطن مین پھر لوٹ جاتا ہے۔ اِس بیماری کا اثر خاص قلب پر یہ ہوتا ہے کہ بایان بطن بہت ہی موٹا ہوجاتا ہے اور قلب نہایت شدت سے دہڑکتا ہے قلب کے پہلی یا دوسری یا دونو آوازون کے ہمراہ ایک مرمر کی آواز اسٹرنم ہڈی کے بیچوبیچ خوب صاف سُنائی دیتی ہے۔ نتیجہ اس خرابی کا یہ ہوتا ہے کہ نبض جھٹکا کہاکر چلتی ہے شرائین کی تڑپ نظر آتی ہے ❊

علامات تشریحی الوس کی بیماریون کی دہانے قلب کے پھیلجاتے ہین اور کیواڑ انکو بخوبی بند نہین کرسکتے یا ایسا ہوتا ہے کہ کیواڑ چڑھجاتے ہین یا قلب کے دہانے سکڑ جاتے ہین اور کیواڑون پر مادہ غضروفی یا ہڈی یا کسی اَور شے کے جمع ہوجانے سے وہ سخت اور کھُردورے ہوجاتے ہین یا کیوار مذکور شق ہوجاتے ہین ❊

چنداشارات درباب کیواڑون کی بیماریون کے - بائین جانب قلب کے بہ نسبت دہنی جانب کے مرض مین زیادہ ترمبتلا ہوتی ہے - دوم اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب دہنی جانب قلب کی بیماری مبتلا ہوتی ہے تب بائین جانب مین بھی بیماری ہوجاتی ہے - سوم دہنی جانب کی بیماری مین وریدون کے دوران خون مین خلل ہوتا ہے اور خون جوگو - لر - وین مین لوٹ جاتا ہے جس سے وریدون مین نبض کی تڑپ محسوس ہوتی ہے اُسکو وی - نس - پلس کہتے ہین - چہارم بائین جانب کی بیماری مین شرائین کی تڑپ مین خلل واقع ہوتا ہے یعنے نبض بے قاعدہ ہوجاتی ہے - پنجم دہنی جانب کی بیماری مین جسم مین اکثر پانی پیدا ہوجاتا ہے اور بائین جانب کے مرض مین شش پر صدمہ پہونچتا ہے اور ایارٹا کی بیماری مین دماغی علامات پیدا ہوتی ہین ❊

وال - وئیو - لر ڈیزیز کا بیان جو اوپر ہوا ہے وہ نہایت شرح اور بسط کے ساتھ تھا اب انکا حال بالاجمال اور انکی بہ نسبت کچھہ اور اور باتین بھی نیچے درج کیجاتی ہین تاکہ ناظرین ان بیماریون کی تشخیص مین غلطی نہ کرین ؞

الف مائی - ٹرل ری گر جی - ٹے شن

علامات - کان لگا کر سنین تو دل کی نوک کے بائین جانب دل کے پہلی آواز کے ساتھ مرمر کی آواز سنائی دیگی اور پلمونری والو پر دل کی دوسری آواز تیز مسموع ہوگی ؞ اثر اس مرض کا دوران خون پر یہ ہوگا کہ شرائین مین خون کافی نہین پہونچیگا بلکہ بے قاعدہ پہونچیگا - اسواسطے نبض بھی اور کمزور ہوجائیگی اور کبھی زیادہ اور کبھی کم تیز اور کبھی زور سے اور کبھی آہستہ چلیگی - اس بیماری مین دو بھاری علامتین یہ بھی پائی جاتی ہین کہ بیمار کے چہرہ پر ایسے نیلے کے آثار پائے جائینگے - دوسری یہ کہ اگرچہ دل زیادہ بھی دھڑکے اور گلو کی رگین خون سے خوب پُر بھی ہوجائین پھر بھی اُن رگون مین بالکل کم تڑپ محسوس ہوگی اور خون کے لوٹ جانے کے سبب سے شش مین اجتماع خون کا ہوجائیگا - اور کچھہ عرصہ دراز بعد دل کے دہنے خانہ اور جسم کی کل وریدون مین اجتماع خون کا ہوکر ڈراپسی پیدا ہوجائیگی ؞

اثر اس مرض کا دل پر - پہلے تو اسکا بایان اُذن پھیلکر موٹا ہوجائیگا اور تب دہنا بطن نتیجہ جسکا یہ ہوگا کہ ٹرائی - کس - پڈ ری - گر - جی - ٹے - شن کی بیماری ہوجائیگی کچھہ عرصہ بعد دل کا بایان بطن بھی موٹا ہوکر پھیلجاتا ہے اور دل کی ساخت مین ابتری پیدا ہوجاتی ہے اور بائین اُذن کا پردہ اِنڈو - کار - ڈی - ام مکدر اور موٹا ہوجاتا ہے اور اُسپر مٹی کا مادہ جمع ہوجاتا ہے ؞

(ب) مائی ٹرل ابس ٹرک شن کی بیماری

علامات - اس بیماری مین جو مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے وہ یا تو صرف دل کی پہلی آواز سے کچھ پیشتر یا دوسری آواز کے شروع ہو جانے سے لیکر پہلی آواز کے شروع ہونے تک جاری رہتی ہے ۔ اور اس بیماری مین دل کی دوسری آواز حلق کے بینیدے پر خوب تیز سُنائی دیتی ہے ۔

اس بیماری مین نبض کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگرچہ عرصہ دراز تک نبض باقاعدہ چلتی ہے پھربھی اکثر بے قاعدہ ہی چلنے لگتی ہے - دل کا بایان خانہ چھوٹا ہو جاتا ہے اور لاغر ہونے کیطرف مائل رہتا ہے مگر بایین اُذن مین زیادہ صدمہ پہونچتا ہے اور اُذن مذکور سینہ کی ہڈی کی بایین جانب چوتھی پسلی پر دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے - یاد رہے کہ اکثر اوقات مائی ٹرل ری گرجی ٹے شن اور ابس ٹرک شن دونو ایک ہی دفعہ پیدا ہوجاتی ہین - اسصورت مین دل کی دونو آوازون کے ساتھہ دو مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے - واضح ہو کہ مائی ٹرل والو کی بیماری جوانون کو اکثر ہو جاتی ہے ۔

(ت) اےاورٹک ابس ٹرک شن کی بیماری

علامات - دل کی پہلی آواز کے ساتھہ اےاورٹا پر ایک مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے اور اُسی مقام پر دل کی دوسری آواز یا تو کمزور ہو جاتی ہے یا پیدا ہی نہین ہوتی ۔

اس بیماری کا اثر دوران خون پر - اگر شراین مین خون اچھے طور پر نہ پہونچنے پاوے تو چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے اور دماغ مین خون کم پہونچنے کے سبب سے خرابیان پیدا ہونگی - نبض کی تڑپ کم ہو جائیگی - اور دبانے تو نبض آسانی سے دب جائیگی مگر

باقاعدہ حرکت کریگی ۔ اس بیماری مین شش کے دوران مین کسی قسم کی رکاوٹ کی کوئی بھی علامت نہین پائی جاتی بشرطیکہ مائی ۔ ٹرل والو کا دروازہ بھی اس مرض مین شامل نہو کر جس سے بطن سے خون اُذن مین لوٹ جا سکے (ری گر جے ٹیشن) یہ بات یاد رہے کہ اس بیماری مین ایار ۔ ٹا کے کیواڑون سے فائی ۔ برین کے ذرات علیحدہ ہوکر دوران خون کے ذریعہ جسم مین سُدّے پیدا کر دے سکتے ہین مگر سُدّے مذکور خاصکر دماغ ہی مین اکثر پڑ جاتے ہین ۔

اس بیماری کا اثر دل پر ۔ ایار ۔ ٹا کے آبش ۔ ٹرک ۔ شن کی بیماری مین دل کا بایان خانہ موٹا ہو جاتا ہے (ہائی ۔ پر ۔ ٹرو ۔ فی) جس سے دوران خون کی مزاحمت کو فائدہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ ہائی ۔ پر ۔ ٹرو ۔ فی کے ساتھ دل کی ساخت مین کسی قسم کی ابتری واقع نہوئی ہو جیسے چربی وغیرہ مین بدل جانا ۔ جب یہ بیماری کچھ عرصہ کی ہو جاتی ہے تب مائی ۔ ٹرل ری ۔ گر ۔ جے ۔ ٹے ۔ شن کا مرض ہو جا سکتا ہے کیونکہ ایار ۔ ٹا کے دروازہ کا مرض یا تو مائی ۔ ٹرل دروازہ تک پھیلجاتا ہے یا ایار ۔ ٹاک آبش ۔ ٹرک ۔ شن کے سبب سے دل کا بایان خانہ چونکہ خون سے پُر ہو جاتا ہے تو وہ خون مائی ۔ ٹرل والو کو نہ در رہ سکتا دیکر بائین وینٹری ۔ کل سے بائین آری ۔ کل مین لوٹ جاتا ہے یعنے مائی ۔ ٹرل ری ۔ گر ۔ جے ۔ ٹے ۔ شن کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے ۔

(ث) ایار ۔ ٹک ری ۔ گر ۔ جے ۔ ٹے ۔ شن کی بیماری

علامات ۔ ایار ۔ ٹاک کے مقام پر دل کی دوسری آواز کے ساتھ ایک مرمر کی آواز نہایت صاف سُنائی دیتی ہے ۔ لیکن اس بیماری مین نبض کی خاصیت مین بڑا بھاری فرق پڑ جاتا ہے کیونکہ اسمین دل کا بایان بطن چونکہ پھیلکر بڑھ جاتا ہے

توخون رگون کے اندر نہایت زور سے داخل ہوتا ہے جس سے رگہاے مذکور بہت ہی پہیلجاتی ہین لیکن پہلے ہی بائین بطن مین خون کے پہر لوٹ آنے کے سبب سے (رری-گر-جے-لے-شن) وہ رگین پہر جلد سکڑجاتی ہین- رگون کا اِسطرح پر پہیلنا اور پہر جلد سکڑجانا آلہ آف تہال-ماس کوپ کے ذریعہ آنکہون کی چہوٹی چہوٹی رگون مین بہی نظر اجاتی ہین کیونکہ دل کے ہر دفعہ سکڑنے کے وقت وہ رگین تڑپتی ہوئی نظر آتی ہین اور کیچوے کی طرح پیدا ہوکر لمبی بہی ہوجاتی ہین- نبض کو ملاحظہ کیجئے تو انگلیون کو ایک دہکا سا اور کوئی شے سخت محسوس ہوگی بعد ازان فوراً نبض گہٹ جایگی- مریض اپنا بازو سیدہا اُٹہاے تب بہی نبض مین وہی باتین پائی جائینگی بلکہ اَوربہی زیادہ ہوجائینگی لیکن جبتک دل کی ساخت مین کسی طرح کی ابتری نہین واقع ہوتی تبتک نبض باقاعدہ چلتی ہے + ایار-ٹاک رری-گر-جے-ٹیشن کی بیماری مین بعضدفعہ بیمار کے بدن کی رنگت نہایت پیلی پڑجاتی ہے اور جب اِس بیماری کے ساتہہ دل کا بایان بطن موٹا ہوجاتا ہے (ہائی-پر-ٹرو-فی) تب عروق شعریہ (کے-پیلے-لے ریز) مین بہی تڑپ محسوس ہوتی ہے چنانچہ یہ بات ناخن یا رخسارے یا پیشانی کی عروق شعریہ مین اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقام کبہی توخون سے پُر ہوکر سرخ اورکبہی خون سے خالی ہوکر پیلے پڑجاتے ہین +

اِس بیماری کے اندر دل مین بڑا بہاری یہ تغیر پیدا ہوجاتا ہے کہ دل کا بایان بطن موٹا (ہائی-پر-ٹرو-فی) ہوکر پہیل (ڈائی-لے-ٹے-شن) جاتا ہے + اِس مرض کے ابتدا مین دل کا بایان بطن چونکہ ضرورت سے زیادہ موٹا ہوجاتا ہے اِسواسطے شرائین خون سے بہت ہی پُر ہوجاتی ہین لیکن کچہہ عرصہ بعد دل کی ساخت مین کسی نہ کسی قسم کی ابتری پیدا ہوجاتی ہے + ایار-ٹاک رری-گر-جے-ٹے-شن اور ایارٹک اِس-ٹرک-شن کی بیماری مین مائی-ٹرل دروازہ کے مبتلا ہوجانے کا بہی بڑا خطرہ

ہوتا ہے اسوقت اِس دروازہ کی بیماری کی معمولی علامتیں پیدا ہونگی بشرطیکہ بیمار اُس عرصہ تک جیتا رہا - تجربہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اِیارٹِک دروازہ پر دونو قسم کی بیماریاں ایک ہی دفعہ پیدا ہوجاتی ہین اِسصورت مین دروازہ مذکور پر دو مرمر کی آوازین ایسی سُنائی دیتی ہین جیسے گویا کہ دل کے اندر آرا حرکت کر رہا ہے *

(ج) ٹرائی کس پڈ ری گرجی ٹیشن کی بیماری

اسباب - تجربہ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ یہ بیماری دو سبب سے پیدا ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ شش کے دوران خون مین جب کسی قسم کی مزاحمت ہوتی ہے جیسے خاصکر مرض ام فائی سی ما اور برنکائی ٹِس مین تب دل کے دونو داہنے خانے پھیل جاتے ہین اور یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے * دوسری یہ کہ مائی ٹرل بیماری کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے *

علامات - اِس بیماری مین دل کی پہلی آواز کے ساتھ جو مرمر کی آواز سُنائی دیتی ہے وہ ایسی باریک ہوتی ہے کہ بدون مشاق کے کسی اَور کو سُنائی ہنین دیتی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آواز مذکور پیدا ہی ہنین ہوتی اور بعض بعض مرتبہ صاف بھی سُنائی دیتی ہے *

اِس مرض کا اثر دوران خون پر - ٹرائی کس پڈ ری گرجی ٹیشن کی بیماری مین وریدی دوران خون کو بہت جلد نہایت نقصان پہونچتا ہے اور وریدون کے خون سے پُر ہوجانے سے جو جو علامتین پیدا ہو سکتی ہین وہ ظاہر ہوجاتی ہین اور اِسی سبب سے کارڈِیاک ڈراپ سی بھی جلد پیدا ہوجاتی ہے - شکم کی وریدون مین چونکہ پردے کم ہوتے ہین (دَوالو) تو شکم کے دوران مین ابتدا ہی کے اندر ہر جہ

واقع ہوجاتا ہے علاوہ اُن علامتوں کے اِس بیماری میں یہ علامتیں بھی پیدا ہوجاتی ہیں کہ گلو کی ورید میں خاصکر دائیں جانب کی بیرونی جو۔گو۔لر ورید خون سے پُر ہوکر کیچوے کیطرح پیدا ہوجاتی ہیں اور بعضدفعہ سینہ کی بیرونی وریدوں کا بھی یہی حال ہوجاتا ہے علاوہ ازیں گلو کی وریدوں اور بعضدفعہ ویی نا۔کے۔وا اِش۔ نفے۔رہی۔آرا ور جگر کی ورید میں ضربات محسوس ہوتی ہیں اور بیرونی جو۔گو۔لر ویز کو دبا کر خالی کردیں تو نیچے کی جانب خون سے پُر ہونے لگتی ہے ؞ اِس مرض میں شش کے دوران خون بڑے سے بوجہ کم ہوجاتا ہے اسواسطے ماتی۔ٹرل والو کی بیماری میں جب ٹرائی۔کس۔پڈ رہی۔گر۔جی۔ٹے۔شن کا مرض عارض ہوجاتا ہے تب شش کی تکلیفیں اکثر کم ہوجاتی ہیں ؞

اِس مرض کا اثر دل پر ٹرائی۔کس۔پڈ رہی۔گر۔جی۔ٹے۔شن میں دل کا

دہنا بطن موٹا ہوجاتا ہے اور دہنا اُذن بڑھ جاتا ہے ؞

(ح) ٹرائی۔کس۔پڈ اِس۔ٹرک۔شن کی بیماری

یہ بیماری شاذونادر وقوع میں آتی ہے ۔ اِسمیں بھی ایسی علامتیں پیدا ہوتی ہیں جیسے رہی۔گر۔جی۔ٹے۔شن کے مرض میں ہوا کرتی ہیں۔ صرف اِتنا فرق ہے کہ اِس بیماری میں جو مرمر کی آواز پیدا ہوتی ہے وہ دل کی دوسری آواز کے سلسلہ اور پہلی آواز کے شروع ہونے سے پہلے پیدا ہوتی ہے ؞

(ح) پلمو۔نری اِس۔ٹرک۔شن اور رہی۔گر۔جی۔ٹے۔شن کی بیماریان

یہ بیماریان مگر خاصکر پلمو۔نری رہی۔گر۔جی۔ٹے۔شن کی بیماری جبکہ شاذونادر

وقوع مین آتی ہے - اِس مرض مین دل کی بایئن جانب دل کے پیندے پر ایک مرمر کی آواز مسموع ہوتی ہے ✤ اِس مرض کا اثر نبض پر نہین ہوتا جس سے اِس بیماری کو ایارٹک مرض سے فرق کیا جاسکتا ہے - جب یہ بیماری کچھہ عرصہ کی ہوجاتی ہے تب دل کا دہنا بطن موٹا ہوجاتا ہے اور پہیل بھی جاتا ہے اور ساتھہ ہی ٹرائی - کس - پڈ رہی - گر - جے - ٹیشن کی علامتین پیدا ہوجاتی ہین اور جسم کی کُل وریدین خون سے پُر ہوجاتی ہین یلمو - نری ری - گر - جے - ٹیشن مین دل کے پیندے کی بایئن جانب دوسری آواز کے ساتھہ مرمر کی آواز پیدا ہوتی ہے

دوم بڑہ جانا دل کا

قلب کئی طور سے بڑہ جاسکتا ہے چنانچہ اِسکی لحمی دیوارین موٹی ہوجاسکتی ہین جسکو ہائی - پر - ٹرو - فی آف - دی ہارٹ کہتے ہین ✤ دل کے خانے پہیل جاسکتے ہین جسکو اصطلاح مین ڈِرائی - لا - ٹیشن آف - دی ہارٹ کہتے ہین ✤ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دل کی یہ دونو حالتین شامل پیدا ہوتی ہین مثلاً دل جب موٹا ہوجاتا ہے تب اِسکے خانے پہیل بھی جاتے ہین جس حالت کو اصطلاح مین ہائی - پر - ٹرو - فی ودِتہہ ڈائی - لا - ٹیشن کہتے ہین یعنے موٹا ہونے کے ساتھہ دل پہیل بہی جاتا ہے اور جب دل زیادہ پہیل جاتا اور کم موٹا ہوتا ہے تب اُس حالت کو ڈائی - لا ٹیشن ودِتہہ ہائی - پر - ٹرو - فی کہتے ہین ✤ دل کی ہائی - پر - ٹرو - فی و ڈائی - لے - ٹیشن کو یکجا بیان کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بیان بخوبی سمجھہ مین آجائیگا - پس

اسباب دل کے بڑہ جانے کے - جب دل کے دروازون یا رگون مین خون کے آنے جانے مین مزاحمت ہوتی ہے تب دل بڑہ جاتا اور پہیل بہی جاتا ہے - یہ مزاحمت ایا ٹک یا مائی ٹرل دروازون مین اکثر پیدا ہوتی ہے اور

یلمو-نری اور ٹرائی-کس-پڈ دروازون مین بہت شاذونادر مثلاً اِیار ٹا کے
دروازہ پر چونہ یا مٹی کا مادہ جمع ہوکر اُسکو تنگ کردے سکتا ہے اور اِس وجہ
سے خون کے آنے جانے مین مزاحمت ہو سکتی ہے اور دروازہ مذکور اُن سبون
سے بھی تنگ ہو جا سکتا ہے انیو-ریزم کے دباؤ سے اور ایار-ٹا کا دہانہ کسی
رسولی کے دباؤ سے بھی دب کر تنگ ہو جا سکتا ہے ٭ خون کے آنے جانے
مین جب مزاحمت ہوتی ہے تب اُسکا نتیجہ اکثر ہائی-پر-ٹرو-فی ہوتا ہے لیکن
رکاوٹ جب دفعتاً پیدا ہو جاتی ہے تب ڈائی-لا-ٹے-شن ہو جاتا ہے
یعنے دل کے خانے پھیل جاتے ہین لیکن جب رُکاوٹ بتدریج پیدا ہوتی ہے
تب دل صرف موٹا ہی ہو جاتا ہے ٭
ایک اَور بہت بھاری سبب دل کے بڑھ جانے کا وہ ہے جو سبب زیادہ دباؤ کے
دل کے پھیلنے کیوقت (ڈا-یاس-ٹو-لے) اِسکے خانون کی دیوارین کھچکر پھیل جاتے
ہین چنانچہ یہ بات اِیار-ٹک اور مائی-ٹرل ری-گر-جے-ٹے-شن کی بیماریون
مین ہوا کرتی ہے اور ٹرائی-کس-پڈ ری-گر-جے-ٹے-شن کے مرض مین بھی
ہوا کرتی ہے مگر کم-اُن امراضِ مذکورۂ بالا مین ایسا ہوتا ہے کہ جس خانہ مین خون لوٹکر
پھر آجاتا ہے اُسمین خون کی دو دھارین سخت زور سے آگرتی ہین یعنے ایک تو وہ
دھار جو خون کے لوٹ آنے سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری وہ جو دوسرے خانہ سے
اُس خانہ مین خون کے داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً اِیار-ٹک
ری-گر-جے-ٹے-شن مین ایسا ہوتا ہے کہ دل کے سکڑنے کے وقت (سس-ٹو-لے)
جو خون بائین بطن سے اِیار-ٹا کے اندر جاتا ہے وہ اِیار-ٹک والو کے ناقص
ہونے کے سبب سے بائین بطن کے پھیلنے کیوقت (ڈا-یاس-ٹو-لے) پھر اُسی خانہ
مین آگرتا ہے اور بطن مذکور کی اُسی حالت مین بائین اُذن کا خون بائین بطن مین
آگرتا ہے پس اِن دونو دھارون کے زور سے آجانے کے سبب بایان بطن

پہیلے تو پھیلجاتا ہے (ڈائی - لا - ٹے - شن) مگر اسکی دیواریں جلد موٹی بھی ہو جاتی ہیں
(ہائی - پر - ٹرو - فی) یعنے دل بہت ہی بڑہ جاتا ہے ؞
پلو - را ہیں پانی پیدا ہونے کے سبب یا سینہ کے بد ڈول ہونیکے سبب یا
پے - ری - کار - ڈی - ام (حجاب القلب) کے جڑ جانے کے باعث دل کے کہلے طور
پر حرکت کرنے میں مزاحمت ہوتی ہے تب وہ بیچارہ عضو زور لگاتا ہے جس سے ضخامت
اسکی بڑہ جاتی ہے ؞

علامت - جب دل کی دیواریں صرف موٹی ہو جاتی ہیں (ہائی - پر - ٹرو - فی)
بشرطیکہ یہ حالت ان دیواروں کی صرف خون کے آگے بڑہنے کی مزاحمت کے رفع
کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہو تب کوئی بھی علامت نہیں پیدا ہوتی - لیکن اکثر صورتوں
میں ہائی - پر - ٹروفی حد سے زیادہ بڑہ جاتی ہے اسوقت دل بشدت دہڑکنے لگتا ہے
اور شرائین بھی زور زور سے تڑپتی ہیں نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ شریانوں میں مگر خاصکر
دماغ کی شرائین میں اجتماع خون کا ہو جاتا ہے یعنے جب بایاں بطن موٹا ہو جاتا ہے تب تو
دماغ میں اور دایاں بطن جب موٹا ہو جاتا ہے تب دونو شش میں خون جمع ہو جاتا
ہے اور یہ علامتیں ان باتوں سے شدت پکڑ جاتی ہیں جن سے دل کو تحریک ہوتی ہے
مثلاً تہوڑی سی محنت کے سبب دل زیادہ دہڑکنے لگتا ہے ؞ علاوہ ازیں دل جب
زیادہ موٹا ہو جاتا ہے تب شرائین خون سے بہت ہی پر ہو جاتی ہیں نتیجہ جسکا آخرالامر
یہ ہوتا ہے کہ ان رگوں کی ساخت میں ابتری آجاتی ہے جس سے دماغ کی رگیں پہٹ
جاتی ہیں اور اپو - پلکسی کا مرض پیدا ہو جاتا ہے ؞ لیکن جب ہائی - پر - ٹرو - فی بہت
نہیں ہوتی یا جب ہائی - پر - ٹروفی کے ساتھ ڈائی - لاٹیشن یا ڈی - جے - نے - ریشن
(ابتری) بھی شامل ہوتی ہے تب زیادہ تر اندیشناک علامتیں پیدا ہوتی ہیں مثلاً جب
دل کے خانے موٹے ہوکر پہیل بھی جاتے ہیں یعنے جب ہائی - پر - ٹرو - فی وغیرہ

ڈ ائی - ا - لے ٹ - شن ہوجاتا ہے تب دل زیادہ دہڑکنے لگتا ہے - کوتاہ دمی ہوتی
ہے اور گاہے گاہے دل بے قاعدہ حرکت کرتا ہے ٭ جب ہائی - پر - ٹرو - فی کے
ساتہہ ڈ ائی - جے - ٹے - ریشن بھی ہوجاتا ہے تب خون کا دورہ سست ہوجاتا
ہے - دل کی حرکت کمزور اور بے قاعدہ ہوجاتی ہے اور بیمار کی طبیعت غشی کی
کیطرف مایل رہتی ہے ٭ اور تب یہ یاد رہے کہ دل کے خانہ جسقدر زیادہ پہیل جاینگے
یعنی ڈائی - لا ٹے - شن جسقدر زیادہ ہوگا اُسیقدر دل کے افعال مین زیادہ خلل واقع
ہوگا اور اُسکے حرکت کرنے کی طاقت بہی اُسیقدر کم ہوجائیگی اور اُسیقدر زیادہ دشواری
سے خون دورہ کریگا تب یہ بات ہوگی کہ خون کا دورہ نہایت سست ہوجائیگا اور خون
اچہے طور پر صاف نہین ہوسکیگا اور وریدین اور عروق شعریہ خون سے پُر ہوجائینگی
اور شریانون مین خون کم پہنچیگا - غرض جب یہ باتین پیدا ہوجاتی ہین تب دل کے
مقام پر طرح طرح کی بے چینی پیدا ہوجاتی ہے یہانتک کہ اِس - حالت - نا کا درد پیدا
ہوجا سکتا ہے اور ادنی سبب سے جیسے تہوڑی ہی ورزش سے یا قدرے نفخ شکم کے
سبب سے دل دہڑکنے لگتا ہے اور اُسکی حرکتین بے قاعدہ ہوجاتی ہین اور دم تکلیف
سے لیا جاتا ہے اور وہ کُل خرابیان پیدا ہوجاتی ہین جو پُرششش مین اجتماع خون کے سبب سے
ہوا کرتی ہین اور دل کے دہنے خانے جبکہ پہیل جاتے ہین تب وہ کُل علامتین ظاہر
ہوجاتی ہین جو وریدون مین اجتماع خون کے سبب سے پیدا ہوتی ہین جیسے ڈراپ - سی
وغیرہ ٭ اور یہ بات یاد رہے کہ دل جب موٹا ہوجاتا ہے تب پیشاب مین کسی قسم کا
تغیر نہین پیدا ہوتا لیکن ساتہہ ہائی - پر - ٹرو - فی کے جب ڈائی - لا - ٹے - شن
بہی شامل ہوتا ہے تب جسقدر ڈائی - لا - ٹے - شن زیادہ ہوتا ہے پیشاب بہی اُسیقدر کم
اور زیادہ گاڑہا آتا ہے اور تب اُسمین البیومن بہی ہوتا ہے ٭ دل جب موٹا ہوجاتا ہے
تب دل کا مقام اُبہر بہی جاتا ہے ٭ اِن بیماریون مین دل کی ضربان مین بہی بہت

ہی اختلاف پڑ جاتا ہے مثلاً ہائی۔پر۔ٹرو۔فی کی بیماری مین دل نیچے اور بائین
طرف دہڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے یہانتک کہ بعض دفعہ ساتوین یا آٹھوین پسلی اور
پستان سے تین اینچ بلکہ اس سے بھی زیادہ دور تک دہڑکتا ہے اور بہت زور
زور سے دہڑکتا ہے ÷

ڈائی۔لا۔ٹے۔شن کی بیماری مین دہڑکن کا صدمہ آڑا خاصکر داہین طرف محسوس
ہوتا ہے اور اس مرض مین دل کمزور ہو جاتا ہے اسواسطے دہڑکن بہت خفیف محسوس
ہوتی ہے ÷ دل جب بڑہ جاتا ہے تب اُس مقام کو ٹہونکنے سے ٹہوس آواز کی حد بڑہ
جاتی ہے چنانچہ تشخیص کے وقت اسباب کو دیکھنا چاہیے کہ ٹہوس آواز کی حد اور
شکل کیا ہے مثلاً ہائی۔پر۔ٹرو۔فی کی بیماری مین ٹہوس آواز کی حد نیچے اور بائین
طرف بڑہ جاتی ہے اور شکل اسکی ترچھی اور لمبی ہوجاتی ہے لیکن ڈائی۔لاٹے۔شن
کے مرض مین ٹہوس آواز کی حد آڑی اور خاصکر داہین طرف بڑہ جاتی ہے اور شکل
اُس حد کی یا تو چوڑی یا گول ہو جاتی ہے ÷

دل کی آوازونکا یہ حال ہوتا ہے کہ ہائی۔پر۔ٹرو۔فی کی بیماری مین پہلے آواز دل کی نوک
پر صاف نہین سُنائی دیتی اور کمزور بھی ہو جاتی ہے کیونکہ دل کا گوشت بڑہ جاتا ہے
اس مرض مین بینیسے پر دل کی دوسری آواز اسقدر تیز اور صاف سُنائی دیتی ہے
کہ مثل پہلی آواز کے تیز ہو جاتی ہے ÷ ڈائی۔لا۔طے۔شن کی بیماری مین اگرچہ دونو آوازین
کمزور ہو جاتی ہین پہر بھی صاف اور تیز سُنائی دیتی ہین ÷ بینیسے پر پہلی آواز کمزور
ہو جاتی ہے لیکن وہان پر دوسری آواز صاف مسموع ہوتی ہے ÷ جب ہائی۔پر۔ٹرو۔فی
کے ساتھہ ڈائی۔لا۔طے۔شن بھی ہوتا ہے تب پہلے آواز نہایت بلند پر لمبی اور تیز اور دور دراز
تک سُنائی دیتی ہے ÷ نبض کا حال یہ ہوتا ہے کہ جب بایان بطن موٹا ہو جاتا ہے تب بڑی
بڑی شریان خوب زور زور سے تڑپتی ہین اور بعض دفعہ چہوٹی شرائین بھی تڑپنے لگتی ہین

نبض کا تواتر کم ہوجاتا ہے اور نبض سخت پر اور باقاعدہ حرکت کرتی ہے ۔

سوم اٹ-رو-فی آفدی ہارٹ

بعضدفعہ پیدایش سے دل چھوٹا پیدا ہوتا ہے - بعضدفعہ جب دل کے غلاف مین پانی پیدا ہوتا ہے تب اُسکے بوجہ سے دل چھوٹا ہوجاتا ہے - اِس مرض مین صرف یہی علامت پیدا ہوتی ہے کہ خون کا دورہ سُست ہوجاتا ہے ۔

چہارم فی-ٹی ڈی-جی-نے-ریشن آفدی ہارٹ

جب دل کی پرورش کے لئے کو-رو-نری شرائین مین خون اچھی طرح نہین پہونچتا ہے تب دل کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے اور جب دل زیادہ موٹا ہوجاتا ہے (ہائی-پر-ٹرو-فی) یا پہیل جاتا ہے (ڈائی-لا-ٹے-شن) تب بہی دل کی ساخت مین اِس قسم کی ابتری پیدا ہوجاتی ہے اور بعض طبیعت ہی ایسی ہوتی ہے کہ جس مین اعضاے چربی مین بدل جانے کے لئے مایل رہتی ہین اور فاس-فو-رس کے زہر مین بہی دل کی ساخت چربی مین بدل جاسکتی ہے ۔

پری-ڈسپو-زنگ کاز - زیادہ عمر - مرد کا ہونا - سُست عادات - مرغن اور مصالحہ دار غذا کا زیادہ کہانا اور شراب کا پینا - گاؤٹ کی بیماری اور برائی-ٹس-ڈزیز ۔

علامات - یہ یاد رہے کہ بعضدفعہ زندگی کیحالت مین کوئی بہی ایسی علامت نہین پیدا ہوتی ہے جس سے یہ مرض گرفت مین آسکے - چنانچہ اِس مرض کے بیمار اچانچک مرگئے ہین مگر زندگی کیحالت مین کوئی بہی علامت اس بیماری کی نہین پائی گئی ہے پہر بہی اکثر اوقات اِس بیماری مین علامات ذیل پائی جاتی ہین چنانچہ

دل کے مقام پر طرح طرح کی بے چینی پیدا ہوتی ہے اور نوبت بنوبت درد بھی ہوجا سکتا ہے - جون جون ابتری بڑھتی جاتی ہے - دل اکثر زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اِس سبب سے نہین کہ دل کے ریشے چربی مین بدل گئے ہین بلکہ دل کے زیادہ دھڑکنے کا سبب یہ ہے کہ جو ریشے ہنوز چربی مین نہین بدلے ہین اور کام دے سکتے ہین وہ دل کی معمولی حرکت کے لئے کافی نہین ہوتے اِسواسطے اُنکو زیادہ زور لگانا پڑتا ہے تب دل زیادہ دھڑکتا ہے ؎

خاص خرابیان دل کی حرکت کی نسبت یہ پائی جاتی ہین کہ اِسکی ضربات کی تعداد اِسقدر گھٹ جاتی ہے کہ ایک منٹ کے عرصہ مین دل ۵۰ یا ۴۰ یا ۳۰ یا ۲۵ یا ۲۰ بلکہ بعض دفعہ اِس سے بھی کم دھڑکتا ہے اور حرکتین دل کی کمزور اور بے قاعدہ ہوجاتی ہین بیمار ذرا بھی حرکت کرے تو دل زیادہ دھڑکنے لگتا ہے اور حرکتین اُسکی بے قاعدہ بھی ہوجاتی ہین ؎

بیمار کے چہرہ کے ملاحظہ سے بھی اِس بیماری کا ہونا ثابت ہوسکتا ہے چنانچہ چہرہ یا تو پیلا پڑجاتا ہے جیسے انیمیا کی حالت مین ہوا کرتا ہے یا لبین نیلگون اور گالون کے عروق شعریہ خون سے پُر ہوتی ہین بدن کے گوشت اکثر ڈھیلے ہوجاتے ہین اور پردہ کارنیا کے کنارون پر آرکس سینائلس پیدا ہوجاتا ہے بیمار کمزور اور سُست رہتا ہے گویا کہ اُسمین جان ہی نہین ہے - بدن پر پھریری معلوم ہوتی ہے اور محنت کا کوئی بھی کام نہین کرسکتا ہے اور جو کوئی کام کرنے بھی لگتا ہے تو دم چڑھ آتا ہے - غشی کیحالت طاری ہونے پر ہوتی ہے یا واقعی مین غش آجاتا ہے بعضدفعہ بے اختیار اُف کرنے لگتا ہے ؎

چونکہ دماغ اور نخاع مین خون کافی نہین پہنچتا تو طرح طرح کی عصبی عـلامتین ظاہر ہوتی ہین چنانچہ بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے - مزاج چڑچڑا اور مریض مغموم رہتا ہے

سر مین طرح طرح کی کیفیتین پیدا ہو جاتی ہین - بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے - فہم و ادراک
مین فتور برپا ہو جاتا ہے - حافظہ کم ہو جاتا اور بیمار کسی چیز پر اپنا خیال جما نہین سکتا
چلتے وقت ٹانگین کانپنے یا لڑکھڑانے لگتی ہین - دفعتاً دوران سر ہو جاتا ہو اونا کہ گر جانے
سے بچ رہے بیمار کسی نزدیک کی چیز کو پکڑ لیتا ہے - نیند اچھے طور پر آتی نہین اور
مریض خواب مین بے چین رہتا ہے اور دم بند ہونے کے خوف سے چونک پڑتا
ہے - ہاتھ پاؤن مین طرح طرح کی بے چینی محسوس ہوتی ہے - اِس بیماری مین دماغ
مین دفعتاً خون کم پہونچ سکتا ہے جس سے بیمار کو غش آ جا سکتا ہے یا اے - پو - پلکسی یا
اپے - لپ - سی کی نوبتین ظاہر ہو سکتی ہین مگر وہ نوبتین جلد رفع ہو سکتی ہین اور بیمار
اپنی اگلی حالت پر آ جا سکتا ہے - اِس بیماری مین ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - فم معدہ کے
مقام پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ جگہہ بیٹھی جاتی ہے - قوت باہ بہت ہی
کم ہو جاتی ہے •

یہ بات یاد رہے کہ دل کی ہائی - پر - ٹرو - فی یا ڈائی - لے - ٹے - شن کے ساتھہ
فے - ٹے - ڈی - جی - نے - رے - شن بھی ہو جا سکتا اُس صورت مین جو جو علامتین
اوپر بیان کیگئی ہین انمین اِن دونو بیماریون کی علامتین بھی شامل ہو جا سکتی ہین
اور اُس صورت مین خون کے دورہ کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے •

فی - زی - کل - سائنس - دل کے فی - ٹی - ڈی - جے - نے - ریشن مین نشانات
ذیل پائے جاتے ہین دل کی دھڑکن کمزور ہو جاتے ہے یا محسوس نہین ہوتی • دل کی آوازین
کمزور ہو جاتی ہین علی الخصوص پہلی آواز ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ سنائی نہین دیتی
اور خاصکر دل کے پیندے پر بہ نسبت نوک کے بہت ہی کم سنائی دیتی ہے - دوسری
آواز کسیقدر صاف مسموع ہو سکتی ہے - لیکن جب مرض بہت ہی بڑھ جاتا ہے تب کوئی
بھی آواز نہین سنائی دیتی - نبض نہایت کمزور اور اُسمین خون بسیقدر کم ہوتا ہے کہ رہا ئے

تو آسانی سے دب جاتا ہے ؎

دوسرا اور انجام اس مرض کا - جبکہ دل چربی مین بدل جاتا ہے وہ اس مرض مین برسون مبتلا رہ سکتے ہین لیکن جب بیماری بڑھ جاتی ہے تب اچانک چک مرجانے کا نہایت خطرہ ہوتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام مین زور لگانے سے غشی کیحالت طاری ہوجاتی ہے اور دم نکل جاتا ہے یا ایسا ہی ہوتا ہے کہ دل دفعتاً یا بتدریج شق ہونے لگتا ہے دماغ مین خون کم پہونچنے سے یا نہایت کمزوری کے سبب سے ڈراپ - سی کی بیماری پیدا ہو سکتی ہے لیکن اس مرض مین ڈراپ - سی بہت ہی شاذ و نادر ہوا کرتی ہے ؎

پنجم شق ہوجانا دل کا

اس بیماری کو رُپ - چر آف دی ہارٹ کہتے ہین - جب دل کے خانون کی ساخت مین ابتری واقع ہوتی ہے تب دیوارین اُن خانون کی شق ہوجا سکتی ہین مثلاً جب دل کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے یا دیوارین بہت پھیل جاتی ہین یا دل مین انیو - ریزم کی بیماری ہوجاتی ہے یا دُنبل پیدا ہوجاتا ہے یا بسبب زخم یا کسی اور سبب سے پردہ انڈو - کار - ڈی - ام گلجاتا ہے - یہ بیماری اکثر مردون اور بوڑھون ہی مین پائی جاتی ہے اور یہ مرض بائین ون - ٹری - کل مین زیادہ پایا جاتا ہے لیکن جب ضرب یا زخم سے پیدا ہوتا ہے تب اکثر دہنا خانہ شق ہوجاتا ہے ؎

علامات - دل کے شق ہوتے ہی بیمار فوراً مرجاسکتا ہے یا چیخ مارکر بیہوش ہوجاتا ہے تب اسکا دم نکلجاتا ہے اور جو نہ مرا تب ایسا ہوتا ہے کہ دل کے مقام پر دفعتاً ایک شدت کا درد پیدا ہوتا ہے اور دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے اور اس صدمہ سے مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے ؎

ششم کارڈیاک اینو - ریزم

اسکے معنی ہین دل کی دیوارون کے کسی خاص مقام کا پھیل جانا - یا تو دیوار کی کل ساخت
کی تھیلی بنجاتی ہے یا پردہ انڈوکارڈیم - ام اور اُسکے قرب کے گوشت کے ریشے اس
مرض مین مبتلا ہوسکتے ہین دل کا اینو - ریزم دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ جسمین دل
کی دیوار کا ایک حصہ سارے کا سارا پھیل جاتا ہے اور دوسرا کسی جگہہ ایک تھیلی سی بن
جاتی ہے اور منہ اُسکا دل کے خانہ مین کھلتا ہے اور اس تھیلی مین طبق با طبق خاکی بریز
یا منجمد خون کے ڈلے ہوا کرتے ہین جس سے وہ تھیلی پر ہوکر بالکل بند ہوسکتی ہے -
اور مرض رفع ہوجا سکتا ہے ۔ اینو - ریزم کا مرض خاصکر بائین ونٹریکل ہی
مین ہوا کرتا ہے اور بعضدفعہ ایک سے زیادہ بھی پیدا ہوجا سکتا ہے ۔

اسباب - جب دل کی دیوارون مین کسی قسم کی ابتری واقع ہوتی ہے جیسے
چربی مین بدل جانا یا انفلامیشن کا ہوجانا یا کسی سبب سے وہ دیوار نرم ہوجاتی ہین تب
یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے یہ قاعدہ ہے کہ یہ مرض بتدریج پیدا ہوتا ہے مگر زیادہ زور
لگانے کے سبب سے اینو - ریزم دفعتاً بھی پیدا ہوجا سکتا ہے ۔

علامات - اس بیماری مین ایسی کوئی بھی علامت نہین پیدا ہوتی جس سے
یہ مرض پہچانا جاسکے مگر ہان بعضدفعہ دل کے مقام پر ایک بلندی ظاہر ہوجا سکتی ہے
جس پر دل کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور کان لگا کر سُننے سے ایک یا دونو مرمر کی آوازین
مسموع ہوسکتی ہین - جب یہ مرض کچھہ عرصہ کا ہوجاتا ہے تب دل کا ہائی - پرٹروفی
اور ڈائی - لے - ٹے - شن پیدا ہوجاتا ہے اور اینو - ریزم کے شق ہوجانے سے بیمار
دفعتاً مرجاسکتا ہے ۔

مزمن دل کی بیماریوں کی تشخیص اور انجام نیک وبد کہنا اور اُن کا علاج

اوّل تشخیص

پرانی دل کی بیماریوں کی تشخیص کی نسبت یہ باتین مدنظر رکھنی چاہئین کہ جو علامتین کسی خاص بیماری مین پائی جاتی ہین آیا وہ دل کی ساخت کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوئی ہین یا صرف اُس عضو کے فعل کے بگاڑ سے ہین ۔

اگر بیماری مذکور دل کی ساخت کے بگاڑ سے ہے تو یہ دریافت کرین کہ دل کی کونسی ساخت بگڑ گئی ہے اور کسقدر بگڑی ہے اور وہ بگاڑ کس قسم کا ہے یعنی دل کے کیواڑ (والوئس) یا دروازہ (آریفس) بگڑے ہین یا دل کے حجم یا طاقت مین فرق پڑ گیا ہے یا دل کی دیوارون مین کسی قسم کا فرق آگیا ہے یا جو خون دل کی پرورش کیواسطے آتا ہے اُسکے آنے مین کسی طرح کی مزاحمت واقع ہوئی ہے یا دل کے غلاف مین (پے ۔ ری ۔ کار ۔ ڈی ۔ ام) پانی جمع ہوگیا ہے یا اُسکی سطحین آپسمین جڑ گئی ہین ۔ ممکن ہو تو یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ نقص مذکورۂ بالا کس سبب سے واقع ہوئے ہین ۔

دل کی مختلف بیماریون کی تشخیص مفصل طور پر مختلف بیماریون کے بیان کے ساتھہ پیچھے بتلائے گئی ہے ۔ اِس موقع پر صرف یہ بتلایا جائیگا کہ اُن بیماریون کے دریافت کرنیکا طریقہ کیا ہے ۔ پس واضح ہو کہ بیمار کے پچھلے حالات کو دریافت کرین آیا کبھی اُس کو وجع مفاصل شدید ہوئی تھی یا نہین یا اُس نے کبھی کسی کام مین حد سے زیادہ زور لگایا تھا یا نہین اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ بیمار کے خاندان مین دل کی بیماریان موروثی

ہین یا نہین + بیمار کی عمر وہ مرد ہے یا عورت جسم اُسکا لاغر ہے یا فربہ۔ اُسکی طبیعت مین
کسی مرض کی استعداد ہے یا نہین ان باتون کو بہی دریافت کرنا چاہیے جو جو علامتین
موجود ہون اب اُنکی طرف دہیان لگانا چاہیے اور یہ دیکہنا چاہیے کہ خون کے دورہ کرنے
مین کسی قسم کا روک تو نہین ہے اور جو ہے تو اُس سبب سے کون کونسی علامتین پیدا
ہوتی ہین دل کو ٹہونکنے سے اور اُسکی آوازون کو کان لگا کر سُننے سے کیا کیا علامتین
پائی جاتی ہین اُنکو بہی ضرور سُننا چاہیے کیونکہ دل کی بیماریون کی تشخیص تب ہی کامل ہوتی ہے
کہ جب پرکشن اور آسکلٹیشن کی ترکیبون سے دل کا امتحان کیا جاتا ہے مثلاً ان
ترکیبون سے یہ باتین دریافت کرنی چاہئین کہ جہان پر دل واقع ہے سینے کے اُس مقام
کی صورت شباہت اور حدود مین فرق ہے یا نہین - اُس جگہہ اپنا ہاتہہ رکہکر
دیکہین کہ دل کس طور پر دہڑکتا ہے یا تمہارے ہاتہہ کو دل کے غلاف کی دونو سطحون کے
آپسمین رگڑنے کی جہرجہراہٹ محسوس ہوتی ہے یا نہین - اُس مقام کے مختلف حصون پر
آلہ اسٹتہسکوپ لگا کر دل کی آوازون کو سُنکر اُنکا مقابلہ کرین کہ آوازین
مذکور کسی جگہہ تیز یا کسی جگہہ سُست سُنائی دیتی ہین یا نہین - مرمر کی آواز بہی مسموع
ہوتی ہے یا نہین اور جو ہوتی ہے تو آواز مذکور دل کے کس کیواٹر پر اور کس آواز کے ساتہہ
سُنائی دیتی ہے - علاوہ ازین شرائین اور ورید کو بہی خوب طرح ملاحظہ کرنا چاہیے + دل کے
ملاحظہ کے وقت یہ بہی یاد رہے کہ بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ سینہ کی کسی بیماری کے
سبب دل اپنی جگہہ سے اِدہر اُدہر کہسک جاتا ہے تب اُسکی آوازون مین فرق پڑجاسکتا
ہے حالانکہ خود دل مین کسی قسم کی بیماری نہین ہوتی اور ایسا بہی ہوسکتا ہے کہ خود
دل مین بیماری ہے مگر اُسکے متصل کے اعضاے کی کسی خاص حالت کے سبب دل
کی ساخت کی بیماریون کی آوازون مین فرق پڑجاسکتا ہے اور ایسا بہی ہوسکتا
ہے کہ جو مرمر کی آواز تم سُن رہے ہو وہ یا تو دل کی ساخت کی بیماری کے سبب سے

یا اُسکے فعل کے بگاڑ کے باعث (ننک - شو - نل) پیدا ہوئی ہے - علاوہ اِسکے ایسا
بھی ہو سکتا ہے کہ جب دل کے رہنے خانون مین کچھ عرصہ کے لئے خون زیادہ آجاتا
ہے یا جب ایار - ٹا مین انیو - ریزم کی بیماری ہو جاتی ہے یا جب کوئی رسولی یا اُوبل
پیدا ہو جاتا ہے یا جب مے - ڈی - آس - ٹے - نم مین چربی جمع ہو جاتی ہے یا جب
پردہ پلورا کی تھیلی کے خاص اُس حصہ مین پانی جمع ہو کر بند رہتا ہے کہ جو حصہ خود دل
کے اوپر واقع ہے یا جب دونو شش مگر خاصکر بائین شش کے اگلے کنارے بیماری
کے سبب سے سخت ہو جاتے یا سُکڑ جاتے ہین تب اُن حالات مذکورہ بالا کے
سبب سے سینہ کا وہ مقام جہان دل ہوتا ہے اونچا ہو جاتا ہے اور اُسکو ٹھونکنے
سے آواز ٹھس پیدا ہوتی ہے - غرض اِس ٹھس آواز اور اُن وجوہات مذکورہ
بالا سے جب سینہ کا مقام اونچا ہو جائے تو اس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ٹھس
آواز اور وہ بلندی سینہ کے پردہ پے - ری - کار - ڈی - ام مین پانی جمع ہونے
سے یا موٹا ہو کر دل کے بڑھ جانے سے پیدا ہوئی ہے - علاوہ برین یہ بھی یاد رہے
کہ بعض دفعہ دل کی ساخت مین بہت ہی خرابی پیدا ہوتی ہے پھر بھی کوئی علامت
یا کوئی آواز غیر معمولی بالکل نہین پیدا ہوتی یہ بات خاصکر مرض کے عین ابتدا مین
ہوا کرتی ہے - اور گاہے گاہے اِسکا خلاف بھی ہوا کرتا ہے یعنے صرف دل کے
فعل مین خلل پڑ جانے سے بھی مریض دل کی بیماری کی نہایت شکایت کرتا ہے

دوم پراگ - نوسِس
یعنی
انجام نیک یا بد کا کہنا

دل کی ساخت کی بیماری ہمیشہ بُری ہوتی ہے اور اِسبات کی ضرور احتیاط رکھنی

چاہیے کہ دل کی ساخت کی بیماری کو اُس کے فعل کی بیماری اور اس کے فعل کی بیماری کو ساخت کی بیماری سمجھہ کر رائے نہ دیں اور صرف بیمار کے بیان پہ اعتماد کر کے انجام نہ کہنا چاہیے *

دل کی بیماری کی نسبت رائے دیتے وقت ان باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے مثلاً بیمار کے دفعتاً مرجانے کا اندیشہ ہے یا نہیں - اُس بیماری کے دور کے وقت کن باتوں کا اندیشہ ہو سکتا ہے * بیماری کس عرصہ تک رہ سکتی ہے * مرض مذکور شفا پذیر ہے یا نہیں - ان باتوں کا جواب نیچے دیا جاتا ہے *

ترکیب - پرکشن اور اسکلٹے شن سے دل کو خوب طرح امتحان کر کے دیکھیں کہ وہ کس قسم کا مرض ہے اور دل کے کس جگہہ ہے اور دل کا کس قدر حصہ اسمیں مبتلا ہے - لعضدفعہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پردہ اِن ڈوکارڈی - ام کے کہردرا ہونے سے مرمر کی آواز سنائی دے سکتی ہے پس اسصورتمین چنداں اندیشہ نہین ہے بشرطیکہ وہ خرابی دل کے کیواڑون یا دروازون تک نہ پہونچ جائے *

جب دل کے کسی دروازہ کی ساخت مین کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے خون کی آمدورفت مین روک ہو یا داخل ہو کر کسیقدر خون پہر پیچہے لوٹ جاوے تب یہ باتین ضرور اندیشناک ہین لیکن مختلف دروازہ کی بیماری مین مختلف قسم کے اندیشہ ہین کیونکہ دل کی مختلف بیماریون کا اثر دوران خون پر یکساں نہین ہوتا اور دل کی بیماریونمین جو مرگ مفاجات ہوجاتا ہے تو واکو کی اُس بیماری مین اس حادثہ کے واقع ہونیکا احتمال ہوتا ہے جسمین ایارٹک ری - گر - جے - ٹے - شن ہوتا ہے لیکن ایسا ہی کہتے ہین کہ شاذونادر مائی - ٹرل ری - گر - جے - ٹے - شن کی بیماری مین بہی مرگ مفاجات ہوجاتا ہے * دل کے جب دونو بایین دروازون مین اُبس - ٹرک - شن کی بیماری ہوجاتی ہے تب خون پیچہے کو ہٹ جاتا ہے اور خون کے اس پس پا ہونے کا

اثر دل اور شش اور دوران خون پر پہونچتا ہے * ایار ۔ٹک ایس ۔ٹرک ۔شن
کی بیماری بلا کسی خاص قسم کی خرابی پیدا کرنے کے عرصہ تک رہ سکتی ہے اور بہتیری
دفعہ ایسا ہی حال مائی ۔ٹرل ائیش ۔ٹرک ۔شن کی بیماری کا بھی ہو جاتا ہے *
مائی ۔ٹرل والو کی بیماری کا اثر چونکہ پھیپھڑون پر ہوتا ہے تو اسلیئے وہ مہلک ہو جاتی
ہے ۔ دہنی طرف کا اری ۔کیو ۔لو ون ۔ٹری ۔کیو ۔لر اری ۔فس جب ناقص ہو جاتا
ہے اور اُس سبب سے خون جب دہنے بطن سے دہنے اُذن مین لوٹ جاتا ہے
(ٹرائی ۔کس ۔پڈ ری ۔گر ۔جے ۔ٹے ۔شن) تب جسم کی کل ۔ رید خون سے پُر ہو جاتے
ہین جس سے نہایت خراب نتایج پیدا ہو جاتے ہین ۔ یہ مرض اکثر بتدریج بڑھتا ہے
عرصہ تک رہتا ہے اور بیمار کی زندگی نہایت تلخ کر دیتا ہے اور اگرچہ یہی نتایج پلمو ۔نری
ائیش ۔ٹرک ۔شن اور ری ۔گر ۔جے ۔ٹے ۔شن مین بھی پیدا ہوتے ہین لیکن بہت
آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہین ۔ پس یاد رہے کہ جب دل کا کوئی دروازہ بہت بگڑ جاتا
ہے یا اُسمین دونو قسم کی بیماریان ہوتی ہین یعنے ائیش ۔ٹرک ۔شن اور
ری ۔گر ۔جے ۔ٹے ۔شن کے تب انجام اسکا اکثر بہت بُرا ہوتا ہے * والو کی
بیماریان شفا پذیر ہین یا نہین اِسباب مین اگرچہ بہت شاذ ایسا ہو سکتا ہے
کہ اُن بیماریون کی کسیقدر تخفیف ہو جائے پھر بھی امراض مذکورہ اکثر شفا پذیر
نہین ہوتین * اوسط درجہ پر دل جب موٹا ہو جاتا ہے (ہائی ۔پر ۔ٹرو ۔فی آف دی ہارٹ)
تب اس سے بُرائی متصور نہین ہے بلکہ بھلائی ہے ۔ مگر ہان دل جب بہت ہی موٹا
ہو جاتا ہے تب البتہ اس سے کئی باتونکا نقصان ہے مثلاً رگون مین خون زیادہ
آنکر وہ پھٹ جا سکتی ہین خاصکر جب رگہائے مذکورہ خود بیمار ہوتی ہین اور دل
جب موٹا ہو جاتا ہے اور اُس سبب سے رگین ہمیشہ خون سے پُر رہتی ہین تو عرصہ
تک پہلے رہنے سے خواہ نخواہ بیمار بھی رہتی ہین * جب دل کا دہانا نہ موٹا

ہو جاتا ہے تب اُس صورت مین یہ بُرائی ایک اَور پیدا ہو جاتی ہے کہ دونون
شش ہمیشہ خون سے بھرے رہتے ہین ٭

دل کا پھیلجانا نہایت ہی برا ہے اور دل جسقدر زیادہ پھیل جاتا ہے اور وہ پھیلاؤ
(یعنے ڈائی۔لے۔ٹے۔شن) بہ نسبت دل کی فربہی (یعنے ہائی۔پر۔ٹرو۔فی)
کے جسقدر زیادہ ہوتا ہے اُسکا انجام بھی اُسیقدر زیادہ بُرا ہوتا ہے کیونکہ دل کی
ساخت جب ڈہیلی ہوکر پھیلجاتی ہے تب دل کمزور بھی ہو جاتا ہے اِس سبب سے
مریض دفعتاً تلف ہو جا سکتا ہے اور پھیلا ہوا کمزور دل خون کو اپنے اندر اچھے
طور پر لے سکتا اور نہ باہر بھیج سکتا ہے جس سے خون کے دورہ کرنے مین ہرج واقع
ہوکر ڈراپ سی کی بیماری اور دیگر اندیشناک علامتین پیدا ہو جاتی ہین ٭
جب دل کی ساخت بگڑکر کسی اَور شے مین بدل جاتی ہے خاصکر چربی مین تب یہ ایک
نہایت مُہلک بیماری ہو جاتی ہے ٭
رائے دیتے وقت دل کی بیماری کی علامات موجودہ پر بھی توجہ ہونی چاہئے مثلاً
دل مین اگر شدت کا درد ہو دل کی حرکتین بے قاعدہ ہون یا دل وقفہ سے حرکت
کرتا ہو یا اثنائے مرض مین بیمار کو غش آجاتا ہو یا اپو۔پلکسی یا مرگی کی نوبتین
ہو جایا کرتی ہون جب اُس دل کی بیماری کے سبب سے وریدون کے دوران
خون مین بہت رکاوٹ ہوگئی ہو اور اُس سبب سے ڈراپ سی کی علامتین
ظاہر ہو گئی ہون تب وہ کل علامات مذکورہ بالا پیغام برموت ہوتی ہین ٭
دل کی بیماری جس سبب سے پیدا ہوئی ہو اُس سبب پر بھی اُس مرض
کا رفع ہونا یا نہونا بہت منحصر ہے مثلاً دل کی بیماری اگر اکیوٹ انفلامیشن کے سبب
سے پیدا ہوئی ہو تو اُسکا رفع ہونا ممکن ہے برعکس اِسکے جب دل کی ساخت
مین کوئی پرانی خرابی ایسی پیدا ہو گئی ہو جس سے ساخت مذکور چربی یا کسی اَور

عنصر شے مین بدل گئی ہو تب اُس مرض کا رفع ہونا بہت ہی دشوار ہے علاوہ
ازین رائے دیتے وقت دیگر اعضا اور بافتیون کیحالت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے
کہ وہ تندرست ہین یا کسی بیماری مین مبتلا ہین خاصکر گُردے اور گُردے اور شرائین
کا خیال ضرور رکھنا چاہئے * علاوہ اُن باتون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے بیمار کی عمر
کا اور اسباب کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اُسکے خاندان مین دل کی بیماری موروثی
ہے یا نہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ مریض کی عمر اور عادات اور علت کیسی ہے کیونکہ
بیمار جب کم سن ہوتا ہے اور جب اُسکو فارغ البالی ہوتی ہے جس سے آسایش سے
زندگی بسر کر سکے اور فکر معیشت نہو تب اُسکی زندگی کچھ عرصہ تک دراز ہو سکتی ہے
کیونکہ زیادہ محنت اور مشقت کا کرنا اور بُری عادتین خاصکر شراب خواری اور کثرت
مجامعت دل کی بیماری کے لیئے بہت ہی مضر ہین *

سوم عام اصول علاج کا دل کی مزمن بیماریون مین

اگرچہ مزمن دل کی بیماریون مین شفا کی اُمید بہت ہی کم ہوتی ہے پھر بھی علاج
مناسب سے بیمار کی زندگی بڑھ جا سکتی ہے قلب مین کچھہ اور خرابی نہین پیدا
ہو سکتی ہے اندیشناک اور تکلیف دہندہ علامتین روکی جا سکتی ہین * دل مین
جب کوئی اکیوٹ بیماری ہو تو جبتک عضو مذکور حتی الوسع اپنی اصلی حالت پر آلے
تبتک مریض کے نگران حال رہنا چاہئے * اگرچہ مختلف قسم کی دل کی بیماریون کے
علاج مین بھی اختلاف ہے لیکن اس موقع پر علاج کے اُن اصول کا ذکر کیا جائیگا جو
کم و بیش دل کی کل بیماریون مین راست آسکتے ہین - پس واضح ہو کہ دل کی بیماریون
کے علاج مین صرف دوا ہی پر اکتفا نہ کرنا چاہئے بلکہ علاوہ دوا کے اور باتون پر

بھی توجہ کرنی چاہیئے چنانچہ جس کسی شخصکو دلکی بیماری ہو اُسکو لازم ہے کہ امن وچین سے رہے محنت کے کاروبار چھوڑدے ہرقسم کی محنت سے باز آئے - دوڑدھوپ جلد جلد چلنا پھرنا - پاخانہ کے وقت زور لگانا - زینہ پر زور زور سے چڑھنا اُترنا منع ہے * دل کی بعض بیماریوں مین مریضکو بالکل حرکت نہ کرنا چاہیئے لیکن بعض دفعہ تھوڑی بہت ریاضت یا گاڑی مین ہواخوری مفید ہوتی ہے - کسقدر ریاضت کرنی چاہیئے یہ بات خاص بیماری کی قسم پر منحصر ہے لیکن عام طور پر بتلایا جا سکتا ہے کہ دل جسقدر زیادہ پھیل گیا ہو (ڈائی - لا - ٹے - شن) یا اُسکی ساخت جسقدر زیادہ بگڑ گئی ہو اُسیقدر ریاضت کم کرنی چاہیئے اور ارپارٹک رِی - گر - جے - ٹے - شن کی بیماری مین بھی بیمار کو آرام وچین سے رہنا چاہیئے - مریض قلب کو رنج وغم فکر وتردد سے محفوظ رہنا چاہیئے * لین دین اور کاروبار مین غلطان پیچان رہنا پو - لی - ٹی - کل معاملات مین سرگرم رہنا اور کثرت مطالعہ اور وہ باتین بھی منع ہین جن سے طبیعت مین جوش پیدا ہو - حد اعتدال تک آرام سے خواب کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے * بُری عادتون کو جن سے دل کی عصبی طاقت گھٹ جاتی ہے ترک کردینا چاہیئے جیسے زیادہ شراب کا پینا زیادہ حقہ یا چاء پینی - عرصہ تک شب بیداری کرنی کثرت مجامعت * ان عادتون کی نسبت بیمار کو در پردہ تاڑتے رہنا چاہیئے - تبدیل آب وہوا سے بھی دل کی بیماری کو اکثر فائدہ ہوتا ہے *

بیمار کی غذا اور اُسکے ہاضمہ کا بھی بہت خیال رکھنا چاہیئے مثلاً دل کی ساخت اگر بگڑ گئی ہو تو غذا مقوی اور زود ہضم دینی چاہیئے - قبض نہونا چاہیئے - دل کی بیماری کے علاج مین ایسی دواؤن کی اکثر ضرورت پڑتی ہے جن سے ہاضمہ کو تقویت ہو - اور شکم مین نفخ نہونا پاوے کیونکہ پیٹ جب پھول جاتا ہے تب دل اچھی طرح حرکت نہین کرسکتا ہے مریض مین اگر کوئی جسمی خرابی پائی جاوے جیسے گاوٹ (نقرس) یا آتشک کی

تو اُسکا تدارک کرنا چاہیے خون اگر رقیق ہو گیا ہو جیسے انے۔ میا مین ہوا کرتا ہے تو فولاد
کا استعمال کرین اور جو خون کی وہ حالت نہ بھی ہو پھر بھی دل کی بیماریون مین فولاد نفع
بخشتا ہے جیسے ٹنکچر آف سٹیل - علاوہ فولاد کے دل کی بیماریون کے علاج مین خاصکر
جب دل کی ساخت بگڑ گئی ہو یا جب دل کمزور ہو گیا ہو دیگر مقویات کی بھی اکثر
ضرورت ہوتی ہے جیسے کونین اور معدنی تیزاب اور اسٹرکنیا یا ٹنکچر آف
نکس - وا - میکا *

ادویات کے باب مین نے زمانہ بہت سی تحقیقات ہو رہی ہین ڈی جی - ٹے لِس
کا اثر عرصہ دراز سے معلوم ہے اور تجربات سے ثابت ہے کہ اِس دوا کا اثر صرف دل
ہی پر نہین ہوتا بلکہ شریانون پر بھی ہوتا ہے چنانچہ دوا کی مقدار مین ڈی جی ٹے لس
کے استعمال سے دل کی حرکت کا تو اثر کم ہو جاتا ہے - دل عرصہ تک پھیلا رہتا ہے
(ڈا - یاس - ٹو - لے) جس سے دل کے دو نو بطون خون سے اچھی طرح پُر ہو جاتے ہین
دل کے دو نو بطون زور سے کامل طور پر سکڑ جاتے ہین جس سے دو نو بطن خون کو اچھی
طرح باہر نکال دے سکتے ہین اور یہ کہ شرائین کے اندر خون زیادہ اور زور سے داخل ہوجاتا
ہے اور شرائین تنے ہوئے رہتے ہین جس سے خون عمدہ طور پر دورہ کرتا ہے دل کی کمز
بیماریون مین ڈی - جی - ٹی - لِس مفید ہے اور اِسکے استعمال کرنے کی عمدہ ترکیب
کونسی ہے - اِسباب مین اطبا کی راے مین اختلاف ہے لیکن اِن باتون کی نسبت
اِن رایون کو غلبہ ہے کہ اول جب ڈی - جی - ٹی - لِس کا استعمال کرین تب اُس
کے اثر کو خوب طرح ملاحظہ کرین مگر خاصکر اِسباب کو ضرور دیکھین کہ اُسکا اثر دل
کی حرکتون پر کس طرح کا ہوتا ہے اور یہ کہ اِسکے استعمال سے نبض کس طرح چلتی ہے
پیشاب کیسا آتا ہے اور جو ڈراپ - سی ہے تو اُسکا کیا حال ہے - جب دل جلد جلد
اور بے قاعدہ حرکت کرتا ہو یا کھلے طور پر حرکت نہ کرسکتا ہو اور ساتھ اِن علامتون کے

نبض بھی کمزور چلتی ہو اور اِس حالت مین تم سے نے ڈی۔ جی۔ ٹے لِس کا استعمال شروع
کر دیا ہے تو اِس دوا کا نیک اثر یہ ہوگا کہ دل کی حرکتین بھی ہو جا بینگی اور دل با قاعدہ
اور زور زور سے حرکت کریگا اور اِس سبب سے خاص خاص مقامات کی جو جو تکلیف ہند
علامتین ہین اُنکو بھی افاقہ ہو جائیگا اور دل کی حرکتین جون جون با قاعدہ ہوتی جائینگی
نبض کیحالت بھی بہتر ہوتی جا بینگی یعنے سُرعت کم ہو جا بینگی نبض بڑا اور ملائم ہو جائیگی
اور قاعدہ کے ساتھ چلیگی۔ بعض کی راے یہ ہے کہ اگر نبض کی حرکتون مین وقفہ پایا جاے
تو اِس دوا کو نہ دینا چاہیے لیکن نبض کی اِس حالت مین اکثر صورت کے اندر اِس دوا
سے فائدہ ہوتا ہے گو اُسوقت اِسکے استعمال مین زیادہ احتیاط درکار ہے مثلاً اِسکے
دینے سے اگر نبض بے قاعدہ یا وقفہ سے چلے اور بہت کمزور بھی ہو جائے تو موقوف
کر دینا چاہئے۔ جب دل کی بیماری مین ڈراپ۔سی ہو جاتی ہے تب اِس دوا کے
استعمال سے پیشاب بھی زیادہ آتا ہے اگر کم آنے لگے تو موقوف کر دینا چاہئے اگر
ایسا سمجھین کہ ڈی۔ جی۔ ٹے لِس کے استعمال سے دل کے مقام مین تکلیف کے آثار
پائے جاتے ہین یا بیمار کو غش آینوالا ہو کانون مین آوازین پیدا ہوتی ہون اور بار بار
قے آتی ہو تو ضرور اِس دوا کو موقوف کر دینا چاہئے۔ ہان اِس دوا کی نسبت ایسا بھی
قیاس کرتے ہین کہ اثر اِسکا جسم مین جمع ہو جاتا ہے اور تب دفعتاً زہر کی علامتین پیدا کرکے
بیمار کو ہلاک کر دیتا ہے جب ایسا ہوتا ہے تب اِس دوا کے زہر سے ڈیاسٹ لوٹ لے
کے وقت دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ رک کر بیمار تلف ہو جاتا ہے۔

دوم ڈی۔ جی۔ ٹے۔ لِس کو اکثر یا تو ٹنکچر یا انفیوژن کے طور پر دیا کرتے
ہین۔ لیکن یہ منظور رہو کہ اِسکا اثر دل پر جلد پیدا ہو جاوے اور یہ کہ ڈراپ۔سی کم
ہو جاوے تو پتیون کا تازہ انفیوژن تیار کرکے استعمال کرنا بہتر ہے مگر عرصہ تک
استعمال کرنے کے لئے اِس دوا کا ٹنکچر بہتر ہے۔ اگر یہ چاہو کہ اثر ڈی۔ جی۔ ٹے۔ لِس کا

عرصہ تک قائم رہے تو پتون کا سفوف بہتر ہے اور جو بیمار نہ کہا سکے تو پتونکا یا لکش یا اُنکے انفیوژن کا نوےمن ٹےیشن کر سکتے ہین خاصکر جب پیشاب زیادہ پیدا کرنا اور ڈراپ سی کو کم کرنا منظور ہو پہلے اِس دوا کو تہوڑی تہوڑی مقدار مین استعمال کرنا بہتر ہے مثلاً انفیوژن کا نصف سے ایک ڈرام تک اور ٹنکچر کے ۵ سے ۱۰ قطرے تک دنمین تین یا چار دفعہ حسب مناسب مقدار کو بڑھا سکتے ہین اور دفعہ کو بہی گہٹا سکتے ہین یہ دوا مقویات جیسے فولاد وغیرہ اور مدرات کے ہمراہ بہی دی جا سکتی ہے بعض دفعہ اِس دوا کو عرصہ دراز یعنے برسون تک استعمال کرنا پڑتا ہے مگر اِسصورت مین لگا ہے گا ہے چند روز تک موقوف کرکے پہر شروع کر دینا چاہیے جب دل کی بیماری بہت بڑہی ہوئی نہین ہوتی ہے تب اِس دوا کا اثر ایسا عمدہ پیدا ہوتا ہے کہ عرصہ دراز تک موقوف کر دے سکتے ہین لیکن جب دیکہین کہ دل کی تکلیفین پہر لوٹی ہین تب پہر شروع کر دینا چاہیے جب بیماری بہت ہی بڑہ جاتی ہے اور سارے جسم مین ڈراپ سی پیدا ہو جاتی ہے تب یہ دوا بے اثر ہو جا سکتی ہے اور تاکہ اثر پیدا ہو جاوے اِسکی خوراک کو بہت بڑہانا پڑتا ہے مگر یہ بدعلامت ہے ٭

سوم - کن کن حالتونمین اِس دوا کا استعمال کرنا چاہیے اور کن مین نہین اب اُن کا ذکر کیا جاتا ہے مثلاً دل کا بایان بطن صرف موٹا ہی ہو گیا ہو تب اِس دوا کے استعمال کرنے کی ضرورت نہین ہوتی مگر دل بہت موٹا ہو گیا ہو اور بہت زور زور سے حرکت کرتا ہو اور جب دل کی اُس فربہی سے خون کی آمد و رفت مین سہولت ہو تب اِسکے استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یاد رہے کہ حالتِ مذکورہ بالا مین اِس دوا کو بہت کم مقدار سے شروع کرنا چاہیے اور اِسکے اثر کو باحتیاط ملاحظہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسی صورت مین اِس سے زہر کی علامتین جلد پیدا ہو جاتی ہین ٭

دل جسقدر زیادہ پہیلکر ڈائی - لے - ٹے - شن ڈ ہیلا ہو جاتا ہے اور اِس سبب سے

اپنا کام اچھی طرح انجام نہین دے سکتا اُسیقدر ڈی۔جی۔ٹی۔لس کے استعمال سے
زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور اُسیقدر اُسکی مقدار کو بھی بڑھانا چاہیئے اور بیمار کو اسکی برداشت
بھی اُسیقدر زیادہ ہوتی ہے۔
یہ قاعدہ ہے کہ مائی۔ٹرل والو کی بیماری مین اور اس سبب سے دل کی ساخت مین
جو جو تغیرات پیدا ہوتے ہین اُن مین بھی یہ دوا بہت ہی فائدہ کرتی ہے اور دل کی
اُس مرض اور اُسکی ساخت کے اُن تغیرات کے سبب سے شش مین جو جو خرابیان پیدا
ہوتی ہین اُنکو اور دیگر اندیشناک علامتون کو بھی اس دوا سے فائدہ ہوتا ہے +
بہتیرے طبیب اس دوا کو اُس حالت مین دینا منع کرتے ہین کہ جب اپارٹا کے والو
مین بیماری ہوتی ہے لیکن دل کی اس حالت مین بھی اس دوا کو دینا بتلاتے ہین بشرطیکہ
کہ دل کا بایان بطن ڈھیلا ہوکر پھیل گیا ہو لیکن ایسی صورت مین اسکے استعمال مین
نہایت احتیاط چاہیئے + جب شش کی بیماری کے سبب سے دل کا دہنا بطن صرف
پھیل جائے اور ٹرائی۔کس۔پڈ رہی۔گر۔جے۔ٹے۔شن بھی موجود ہو تب
ڈی۔جے۔ٹے۔لس سے فائدہ نہین ہوتا بلکہ نقصان متصور ہے۔ مگر ہان اُس حالت
مین دل اگر بے قاعدہ حرکت کرتا ہو فائدہ تب ہوسکتا ہے لیکن جب تغیرات مذکورہ
بالا مائی۔ٹرل والو کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتے ہین تب اُس دوا کے استعمال
سے بہت فائدہ ہوسکتا ہے +
جب دل کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے تب بھی اس دوا کو دینا منع بتلاتے ہین لیکن
اسکے استعمال کی ضرورت ہو اور احتیاط سے دیجاوے تو بلا شک فائدہ ہوسکتا ہے
کیونکہ ایسی صورت مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے دینے سے دل کے اُن ریشون
کو سکڑنے اور پھیلنے مین مدد ملتی ہے جو تندرست ہوتے ہین اور چربی مین نہین
بدل گئے ہین +

دل کی بیماری کے ساتھہ جب کھانسی کی نوبتین بھی (برانکائی - ٹس) ہوجاتی ہین تب ڈی - جی - ٹے - لس سے بہت افاقہ ہوجاتا ہے بشرطیکہ دل زیادہ پھڑکتا ہو (پل - پے - ٹے - شن) اور بے قاعدہ بھی حرکت کرتا ہو یا دل تکلیف سے حرکت کرتا ہو اور کمزور ہوگیا ہو۔ علاوہ ڈی - جی - ٹے - لس کے اور بھی دوائین ہین جنکا اثر دل پر خوب ہوتا ہے لیکن اِس موقع پر صرف اُنہی کے نام بتلائے جائینگے جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہے - چنانچہ اکو - نائیٹ اور اُسکا جوہر اِ - کو - نے - ٹیا بلا - ڈو - نا اور اُسکا جوہر اٹ - رو - پیا ۔ مار - فیا ۔ اسٹرک - نائین ۔ ہائیڈرو - سیانک اِسڈ ڈی - را - یٹیا ۔ کے - لے - بار - بین اور اُسکا جوہر فائی - ساس - ٹگ - مین ۔ کے - فین ۔ اِس - کو - ئیل ۔ اِ - مائل نائیٹ - ٹرائیٹ ۔ بے - لو - کار - پین ۔

معالج بعض دفعہ یہ سوچتا ہے کہ بیماری کیحالت مین ایسی بھی کوئی دوا ہے جس سے دل اصلی حالت پر آسکتا ہے اور یہ کہ اُس دوا کا استعمال کرنا مناسب ہے یا نہین - جواب اِسکا یہ ہے کہ جب دل کی کسی والو مین بیماری ہو تو علاج سے اُسکو رفع کرنے کی کوشش کرنی بے فائدہ ہے - اور دل جب موٹا ہوگیا ہو (ہائی پر - ٹرو - فی) اُسکو لاغر کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہئے کیونکہ اِسبات مین شک ہی ہے کہ موٹا دل دوا کے ذریعہ لاغر ہوسکتا ہے یا نہین اور دل کو لاغر کرنے کے لئے جو بار بار فصد لیتے ہین بیمار کی غذا کم کردیتے ہین - سخت جلاب دیتے ہین اور زیادہ زیادہ مقدار مین جوہر آئیوڈائیڈ آف پو - ٹاسیم کھلاتے ہین ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے بلکہ ایسی صورت مین منشا علاج کا ایسا ہونا چاہئے جس سے حتی الوسع دل کی پرورش ہوتی رہے تاکہ دل پھیلنے نہ پاوے (ڈائی - لے - ٹے - شن) اور حالت اُسکی بدل کر ابتر نہو جانے پاوے (ڈی - جی - نے - ریشن) ۔ دل جب پھیلجاتا ہے (ڈائی - لے - ٹے - شن) تب بجز اچھی غذا اور مقوی دوا اور ڈی - جے - ٹے - لس کے استعمال کے کسی

اور ترکیب سے وہ حالت رفع نہین ہوسکتی ہے ٭

دل کی بیماری کے دور مین بعض بعض علامتین ایسی پیدا ہوسکتی ہین جنکو رفع کرنا ضرور
چاہیئے مثلاً جو علامتین خاص دل کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوسکتی ہین وہ یہ ہین۔
درد یا جلن اور بے چینی ٭ خفقان ٭ ان۔جائی۔نا۔پک۔ٹو۔رس ٭ اور
غشی ٭ جلن وغیرہ بے چینی کی علامتون کو دل کے مقام پہ بلا۔ڈو۔نا پلاسٹر لگانے
سے بہت افاقہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ بلاڈونا لے۔نی۔منٹ کی مالش سے بھی
فائدہ ہوتا ہے اور ان۔جائی۔نا۔پک۔ٹو۔رس اور غشی کا علاج ہر کوئی جانتا
ہے اور خفقان ڈیل۔پیے۔ٹے۔شن) اور کوتاہ دمی کو مار۔فیا کے پچکاری (ایک
گرین کا بارہوان یا چھٹا حصہ) سے بہت فائدہ ہوتا ہے چاہین تو اسمین اٹ۔رو۔پیا
بھی ملاوین ٭ اور نہایت تھوڑی تھوڑی مقدار مین اکو۔نایٹ کے استعمال سے
بھی فائدہ ہوسکتا ہے ٭ شُش کے متعلق اگر کوئی تکلیف ظاہر ہو تو معمولی علاج
سے رفع کرین مگر اسکو بھی ڈی۔جی۔ٹے۔لس سے بہت افاقہ ہوجاتا ہے ٭ دل
کی بیماری مین کھانسی ہوجاوے تو معمولی دواؤن سے اسکا علاج کرنا چاہیئے ٭ تنگی
تنفس کی جب دل کی بیماری کے سبب سے ہوتی ہے تب ڈی۔جی۔ٹے۔لس
سے بہت فائدہ ہوتا ہے نہین تو ادویات سی۔ڈی۔ٹیو اور اٹ۔رش۔پانز۔موڈک
کا استعمال کرین ۔ نفخ شکم کے سبب سے کوتاہ دمی ہو تو اسکا علاج مناسب کرین
اور مریض کو بستر پر بٹھا دینے سے بھی افاقہ ہوجاتا ہے کیونکہ ڈایا۔فرام پر سے نیچے کا
بوجھ ہٹ جاتا ہے بعض دفعہ دم کی تکلیف اسقدر ہوتی ہے کہ بیمار بستر پر لیٹ نہین
سکتا اسصورت مین سامنے کوئی گاؤتکیہ رکھکر مریض کو بٹھا دینا چاہیئے تاکہ ہاتھون
کو ٹکا کر بیٹھا رہے ۔ دل کی بیماری مین مریض اگر خون تھوکتا ہو (ہیمو پٹے سِس)
تو بشرطیکہ زیادہ نہو اس خون کو دفعتہً نہ روکنا چاہیئے کیونکہ اس خون کے آنے

سے دل کی تکلیف کو افاقہ ہو سکتا ہے +

خارجی ادویات سے بھی دل اور پھیپھڑے کی بیماریون کو بہت افاقہ ہو سکتا ہے جیسے ڈرائی کپنگ + ٹرپن ٹائین فومن ٹے - لٹے رشن اور رائی کی پٹی +

جس صورت مین بہت شدید علامتین ظاہر ہوتی ہین اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دل کا دہنا خانہ خون سے پُر ہو گیا ہے تب فصد یا کپنگ یا جونکین لگا کر خون لینے سے کچھ عرصہ کے لئے بہت افاقہ ہو جاتا ہے لیکن خون لینے سے پہلے اس بات کو خوب طرح سوچ لینا چاہئے کہ خون کے نکالنے سے انیمیا ہو جائیگا اور دل کی پرورش مین خلل پڑ جائیگا جس سے بعوض فائدہ کے نقصان متصور ہے - پس خون لینے سے پہلے اُن کل امور پر غور کرنا چاہئے - دل کی اکثر بیماریون کے دور مین ڈراپسی ہو جایا کرتی ہے - اس صورت مین بیمار کو آرام وچین سے رکھنا چاہئے اور اُن مدرات کا استعمال کرنا چاہئے جنکا اثر دل پر ہوتا ہے جیسے خاصکر ڈجی ٹے لس اور کن وا لے ریا اور کے فین + وٹمی - پر یا تہہ یا ہاٹ - یار یا تہہ بھی اس قسم کی ڈراپسی مین مفید ہے - مسہلات بھی اسبات کو فائدہ مند ہین مگر ضعف کا خیال رکھنا چاہئے دل کی ڈراپسی کے دور مین دست آتے ہون تو روکنا نہ چاہئے بشرطیکہ زیادہ ضعف نہو جائے کیونکہ دستون کے آنے سے رگون سے خون کا بوجہ ہٹ جاتا ہے + بعض صورتون مین غذا اور دوا دونو مقوی دینی چاہئے اناسارکا کے سبب بہت تکلیف ہو تو چھینے لگا کر پانی رسنے دینا چاہئے +

دل کی بیماری جب بہت بڑھ جاتی ہے تب اکثر نیند نہین پڑتی اسصورت مین نیند لانے کے لئے ادویات منوم جیسے کلورل ہائیڈریٹ یا برومائیڈ اف پوٹاسیم یا افیون کے مرکبات نہایت مضر پڑتے ہین کیونکہ جب انکا اثر پیدا ہوتا ہے تب

بیمار اپنے ارادہ سے دم نہیں لے سکتا ہے۔ پس دم بند ہو کر جلد مر جا سکتا ہے مگر بعض دفعہ کھلانا بھی پڑتا ہے ؛

سا ئے ۔ نو ۔ سس

انگریزی میں اسے بلو ڈیزیز کہتے ہیں ؛

ماہیت ۔ یہ مرض نتیجہ نقص تولیدی کا ہے جس سے قلب کی دونو جانب میں ایک سوراخ رہ جاتا ہے کہ جسکے ذریعہ وریدہ اور شرائین کا خون ملجاتا ہے یا بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پلمو ۔ نری ار۔ ٹری بہت تنگ ہو جاتی ہے یا ا یار ۔ ٹا اور پلمو ۔ نری ار ۔ ٹری دونو ایک ہی مقام سے شروع ہوتے ہیں ؛

علامات ۔ جلد لبین اور زبان کی رنگت نیلی اور سارا جسم سرد رہتا ہے دل دہڑکتا ہے اور رکا ہے گا ہے دم لینے میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور تہوڑی ہی محنت یا رنج وغم کے باعث مریض کو غش آتا ہے ۔ نبض کمزور اور بے قاعدہ چلتی اور جسم کے مختلف مقامات میں پانی پیدا ہو جاتا ہے ۔ دل کی جس جگہہ سوراخ ہوتا ہے وہان پر سننے سے ایک تیز آواز مرمر کی سنائی دیتی ہے ؛

علاج ۔ محنت و مشقت روحانی و جسمانی سے پرہیز کرین اچھی آب و ہوا ۔ گرم لوشاک پرہیزانہ غذا ۔ ہاضمہ کو درست رکھنا قبض نہونے دینا ؛

فلگمے ۔ شیا ۔ ڈولنس

تعریف ۔ اس مرض میں فے ۔ مو ۔ رل وین یا فے ۔ مو ۔ رل اور ای ۔ لائیک وین میں انفلامیشن ہو کر سدہ پڑ جاتا ہے ؛

علامات ۔ بعد وضع حمل کے ایک ہفتہ سے ۵ ہفتہ کے اندر یہ بیماری پیدا ہوتی ہے

اسمین ایسا ہوتا ہے کہ ایک یا دونو ٹانگون مین جیدون اندام نہانی کی لبون اور رانون سے
لیکر پاؤن تک ایک دردناک ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اسمین شدت کا درد اور
گرمی ہوتی ہے - ورم مذکور پیلا اور پھیلتا ہوتا ہے - مریضہ کی ٹانگ بالکل سخت ہو جاتی ہے
مگر اس ورم کے پیدا ہونے سے پہلے مریضہ کو لرزہ چڑھتا ہے اور کمر اور شکم مین درد
ہوتا ہے اور بخار بھی ہوتا ہے - نبض تیز - تشنگی دردسر - غثیان اور زبان میلی ہوتی ہے
اسباب - پری ڈسپوزنگ کاز - حالت زچہ گی - اکسائیٹنگ کاز
فے - مو - رل اور - ای - لایک وین کا انفلامیشن - اور یہ انفلامیشن اکثر پہلے رحم
کی وریدون مین شروع ہوتا ہے ۔

علاج - یہ بیماری اگر حاد ہو تو جس مقام پر نہایت شدت کا درد ہو
اُس پر جونکین لگادین اور فومن ٹے - شن کرین اور کہانے کو زیادہ مقدار
مین افیون ہمراہ کیلا - بو - مل کے دین تاکہ نیند آجاوے اور درد کو کبھی افاقہ
ہو - عضو ماؤف کو سیدھا یا کسیقدر اونچا رکھین اور قبض نہونے دین -
بخار کی شدت ہو تو ٹھکین مسہلات کا استعمال کرین - جب بیماری مزمن ہو جاے
اور انفلامیشن رفع ہو تو آیو - ڈائیڈ آف پو - ٹا - سی - ام کا استعمال کرین اور
مرہم سیماب یا آیو - ڈین کی مالش کرین - اس بیماری کی نسبت اگر زیادہ علم
حاصل کرنا ہو تو دیکھو میری کتاب امراض النسوان ۔

باب چہارم

امراض اعضائے تنفس

مقالہ اوّل

مختصر تشریح آلات تنفس کی

قبل از بیان امراض مختلفہ آلات تنفس اُن اعضاے کی مختصر تشریح اور افعال کا ذکر کرنا پُر ضرور ہے جنکے وسیلہ سے آدمی دم لیتا ہے۔ پس واضح ہو کہ سانس لینے کا آلہ حلق سے شروع ہوتا ہے اور حلق سے لیکر سینہ کی ہڈی تک اسکی ایک نالی ہوتی ہے۔ جب یہ نالی سینہ کی ہڈی کے کسیقدر نیچے اُتر آتی ہے تب دو حصّون مین منقسم ہوکر ایک دہنی اور دوسری بائین پھیپڑے کو جاتی ہے۔ جسوقت یہ نالیان پھیپڑون کے اندر داخل ہوجاتی ہین اُسوقت بے حساب شاخون مین منقسم ہوجاتی ہین اور یہانتک باریک ہوجاتی ہین کہ آنکھون سے دکھائی نہین دیتین تب اُنکی ساخت مین بھی اسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ گلہ سے بڑی بڑی شاخون تک تو ان مین کریون کے چھلے ہوتے ہین لیکن جب نہایت باریک ہوجاتی ہین تب غضروف کے عوض اُنکے جوف مین صرف باریک جھلی ہی ہوتی ہے علاوہ کریون کے ان نالیون مین عضلاتی ریشے بھی ہوتے ہین اور انکے اندر ایک پردہ ہوتا ہے جسکو میوکس ممبرین کہتے ہین۔ مشرحین نے ان نالیون کے مختلف حصون کے مختلف نام رکھے ہین

چنانچہ گلو کے اوپر کے حصہ کو اصطلاح مین لے۔رنگس لو لتے ہین اور گلو کے نیچے کے
حصہ کو ٹرے۔کیا اور جب یہ دہنی اور بائین شاخون مین تقسیم ہو جاتی ہے تب
بران رکس کہتے ہین اور جب برانکس شش کے اندر داخل ہو کر شاخ در شاخ مین تقسیم
ہو جاتا ہے تب اُن شاخون کو برانکیل۔ٹیوب کہتے ہین اور عربی مین قصبات الریہ
بولتے ہین۔جب ہوا کی نالیان بہت باریک ہو جاتی ہین تب انکو کیپے۔لے۔ری
برانکیل ٹیوب کہتے ہین ۔اب پھیپھڑے کی موٹی تشریح کا حال سُنیے۔ہر ایک پھیپھڑے
مین چھوٹے چھوٹے گوشے ہوتے ہین اور ہر ایک گوشہ بنتا ہے چھوٹے چھوٹے ککیون
سے جنکو اصطلاح مین ایار۔سلس
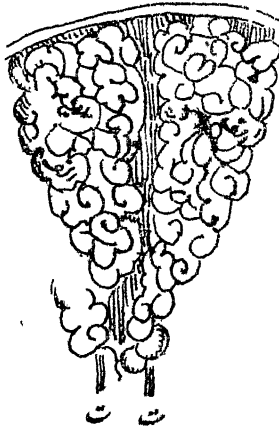
تصویر ف

کہتے ہین چنانچہ جب ان ایار سیلس
کے جمع ہو جانے سے ایک گوشہ بنا
تو اِس گوشہ کے اندر نہایت باریک
شاخین برانکیل۔ٹیوب کی بھی
داخل ہو جاتی ہین چنانچہ دیکھو
(تصویر ف) کہ جس مین الف
الف پھیپھڑے کے دو چھوٹے گوشہ
ہین اور ب ب ایار۔سلس ہین
اور ت ت دو نہایت باریک
برانکیل۔ٹیوب ہین ۔ ایار۔سلس کے اوپر پلمو۔نری اررٹری کی شاخین نہایت
باریک ہو جاتی ہین اور اُن ہوا کے کیسون پر مثل جال کے پھیل جاتی ہین اور
اِن سے پلمو۔نری وین کی شاخین نکلکر قلب کے بائین خانہ مین داخل ہو جاتی ہین
پس حکیم مطلق نے خون کے صاف ہونے کا یہی بندوبست رکھا ہے کہ جو خون کثیف

قلب کے دہنے خانہ مین بذریعہ پلمو-نری ارٹری کے اپار-سلس تک آتا ہے اسپر
دم کشی کی ہوا کا اثر ایسا پیدا ہوتا ہے کہ وہ صاف ہو جاتا ہے - کیونکہ جب آدمی سانس
لیتا ہے تو باہر کی ہوا برانکیل ٹیوب کے ذریعہ پہیپڑے کے اپار-سلس مین داخل ہوتی ہے
اور اس ہوا کے اندر اکسیجن ہوا ہوتی ہے جو ایک جان بخش جزو ہوا کا ہے غرض
جب دم کشی کی ہوا جسمین جان بخش جزو ہوا کا اکسیجن ہوتا ہے پلمو-نری ارٹری
کے کثیف خون کے کاربن یعنے کوئلہ کے ساتھہ ملتی ہے تو ان دونو یعنے ہوا کے
اکسیجن اور خون کثیف کے کاربن یعنے دخانی مادہ کا آپسمین معانقہ اس گرمجوشی
سے ہو جاتا ہے کہ جیسے دو مدت کے بچہڑے ہوئے یارون کا ہوتا ہے نتیجہ اس گلے
ملنے کا یہ ہوتا ہے کہ گرمی پیدا ہوتی ہے اور یہی گرمی خون صاف یعنے شریانی خون کے
ساتھہ ملکر دورہ کرتی ہے اور جسم کے ہر حصہ کو گرم رکھتی ہے یہی حرارت ہے جسکو
اطبا روسی حرارت غریزی کہتے ہین پس دیکہا تم نے کہ خون وریدی دم کشی کی ہوا سے
کیونکر صاف ہو گیا - غرض جب ہوا نے خون وریدی سے دخانی مادہ کو لے لیا تب
وہ خود کثیف ہو کر کیسبل کاربانک اسڈگیس کی برآمدگی دم کے ساتھہ ناک کی راہ
باہر نکل جاتی ہے - پس جب وہ خون کثیف پلمو-نری ارٹری کا دم کشی کی ہوا کے
وسیلہ سے صاف ہو جاتا ہے تب پلمو-نری وین کے ذریعہ قلب کے بائین خانہ مین آجاتا
ہے اور وہان سے اپارٹا کے ذریعہ سارے جسم مین منتشر ہو کر ہر ایک عضو بدن
کی پرورش کرتا ہے اور اُس عضو کی کثافت یعنی کاربن کو لیکر اور خود کثیف ہو کر قلب
کے دہنے خانہ مین آجاتا ہے وہان سے بذریعہ پلمو-نری ارٹری کے اپار-سلس پر
جاکر پہر صاف ہو جاتا ہے - سبحان اللہ کیا شان کبریائی ہے خداوند کریم نے
کیسا عمدہ انتظام تنفس کا ہی رکہا ہے لینا اور چھوڑنا سانس کا زیست کے واسطے شدید
ضروریات سے ہے بقول سعدی رحمۃ اللہ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است

وچون بر می آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نفسے شکرے واجب ٭

دم لینے کے آلون کی مختصر تشریح کا بیان ہو چکا اب اُن ترکیبون کا ذکر کرینگے جن سے

تصویر ل
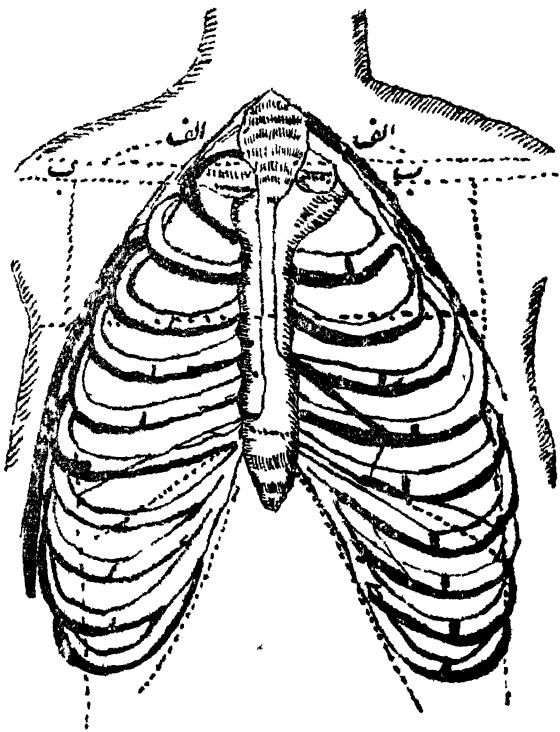
سینہ کی بیماریون کی تشخیص ہو سکتی ہے - لیکن اِن ترکیبون کے بیان کرنے سے پہلے سینہ کی اُن قسمون [illegible] کا ذکر کرنا چاہیے جنکو اطبا نے بیماری کی حدود قائم کرنے کے لیئے مقرر کیا ہے - پس واضح ہو کہ سینہ کو تین حصون مین تقسیم کیا ہے - ایک تو سامنے کا حصہ - دوسرا [illegible] کا حصہ یعنے پشت اور تیسرا حصہ دونو بغلین ٭

حصہ اول سامنے کا حصہ (دیکھو تصویر ل) اطبّا نے اِس حصہ کی تقسیم اقالیم ذیل پر
کی ہے ؛

اوّل سو پرا کلا - وی - کیو - لر ری - جن - یہ ایک مثلث
جگہہ ہے (دیکھو الف تصویر ل) جسکے اوپر کی حدود خط ہے جو ہنسلی کی ہڈی کے باہر
کے حصہ سے لیکر ٹری - کیا تک کھچا ہوا ہے نیچے کی حد یہ ہنسلی کی ہڈی ہے اور اندر
کی حد ٹری - کیا - اِس اقلیم مین پھیپڑے کی نوک ہوتی ہے اور بڑی بڑی گین ؛
دوم کلا - وی - کیو - لر ری - جن - یہ مقام وہ ہے جو خاص ہنسلی کی
ہڈی پر واقع ہے اسکے نیچے پھیپڑا ہوتا ہے (دیکھو ب تصویر ل)
سوم اِنفرا - کلا - وی - کیو - لر ری - جن - اِسکے اوپر کی حد ہنسلی
کی ہڈی نیچے کی تیسری پسلی اندر کے اسٹرنم ہڈی کا کنارا اور باہر کی حدود سیدہی
لکیر ہے جو ہیومرس ہڈی کے سرے تک پہونچتی ہے دونو جانب کی اس اقلیم مین پھیپڑے
کے اوپر کا گوشہ اور برانکس ہوتا ہے لیکن بائین جانب کی اس اقلیم کے نیچے کی حد مین
دل کا پیندا ہوتا ہے ؛
چہارم مے - مے - ری ری - جن - تیسری پسلی سے چھٹی پسلی
تک دہنی جانب کی اس اقلیم مین پھیپڑا ہوتا ہے اور اکثر جگر بہی چوتھی پسلی تک
چڑہ جاتا ہے اور تیسری اور پانچوین پسلی کے بیچ مین کچھہ تھوڑا سا دہنی آریکل
اور اوپر کا حصہ دہنی وینٹریکل کا ہوتا ہے اور اس اقلیم کی بائین جانب مین بہی
شش اور قلب ہوتا ہے ؛
پنجم اِنفرا - ممری ری - جن - چھٹی پسلی ... تک - یہ پسلی
تک - دہنی طرف اوپر کو پھیپڑا نیچے کو جگر اور بائین طرف کو معدہ اور طحال کے سامنے کا
کنارا اور کسیقدر بایان گوشہ جگر کا ؛

ششم سٹ - پرا - اسٹرنل ری جن - مے - ڈیو - بریم ہڈی کے اوپر کے محراب کو کہتے ہین اسمین بالکل جڑی - کیا ہوتا ہے اور ششش نہین ہوتا ٭

اسٹرنل ری جن اسٹرنم ہڈی کے پیچھے کی جگہہ کو کہتے ہین - اس مین بڑی بڑی رگین قلب کے مختلف حصہ اور کچھہ تہوڑا سا حصہ ششش کا بہی ہوتا ہے

بغلون کے مقام کو دو اقلیمون مین تقسیم کیا ہے ایک اگزلری دوسری انفرا - اگزلری - لری ری - جن ٭

اول اگزی - لری ری جن یعنے بغل کا مقام دونو جانب کی اس اقلیم مین ششش ہوتا ہے ٭

دوم انفرا اگزی - لری ری جن - بغل کے نیچے سے لیکر فالس ریبز تک کے مقام کو کہتے ہین ٭

دونو جانب کی اس اقلیم مین ششش ہوتا ہے لیکن دہنی طرف جگر اور بائین طرف طحال اور کچھہ حصہ معدہ کا بہی ہوتا ہے ٭

پشت کو کئی اقلیمون مین تقسیم کیا ہے چنانچہ اول اسکا - پیو - لر ری - جن استخوان کتف کے مقام کو کہتے ہین اسمین نرا پہیپڑا ہوتا ہے - دوم انفرا اسکاپیولر ری جن استخوان کتف کے نیچے کی نوک سے لیکر بارہوین پسلی تک کے مقام کو کہتے ہین دونو جانب کی اس اقلیم مین ششش ہوتا ہے مگر دہنی طرف جگر اور بائین طرف طحال بہی ہوتی ہے - سوم انٹر اسکا - پیو - لر ری - جن دونو استخوان کتف کے بیچ کی جگہہ کو کہتے ہین - اسمین پہیپڑا بڑی بڑی برانکیل ٹیوب اور برانکیل گلانڈ ہوتے ہین ٭

ترکیبین سینہ کی ہیاٴیون کی تشخیص کرنے کی

ان ترکیبون کے بیان کرنے سے پہلے ہم اسبات کی تاکید کرتے ہین کہ اگر ان

ترکیبون سے سینہ کی بیماریون کی تشخیص کرنا چاہو تو پہلے تندرست آدمی کے سینہ کے ہر ایک مقام کی آواز کو ہاتھون سے ٹھونک کر اور کانون سے سنکر خوب طرح پہچانو تاکہ بیماری کی آوازین تمہاری گرفت مین آجاوین کیونکہ تم یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ جبتک طبیب صحت کیحالت سے واقفیت کامل نہین پیدا کرتا ہے تبتک اُسکی سمجھ مین بیماری کیحالت ہرگز نہین آسکتی ہے چنانچہ اسیواسطے طب کے درسون مین پہلے صحت کا بیان کرتے ہین ٭

ہان ایک اور بات کے مین تاکید کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ جب سینہ پر کان لگاکر سنو تب دین و دنیا کا دہندا بہول جاؤ اور اپنی ساری توجہ سینہ کے اُس مقام پر رجوع کرو جسکے اندر کی آواز تم سُننا چاہتے ہو ایسا نہ کرنا کہ کان تو سینہ پر ہے اور دل کسی اور جگہہ - ایسا کروگے تو سینہ کی آوازین تمہاری سمجھہ مین بالکل نہین آوینگی ٭

ترکیب اول - انس - پک - شن یعنے سینہ کو دیکھنا بہالنا - تندرست آدمی کا سینہ اوپر سے نیچے کیطرف گاؤدم ہوتا ہے اور اُسکی حرکت بہت کم معلوم ہوتی ہے لیکن جب سینہ کے اندر کے اعضا مین بیماری ہوتی ہے تب اُسکی ہیئت بدل جاتی ہے اور اُسکی حرکت مین بھی فرق آجاتا ہے - ان دونو باتون کا ذکر ہر ایک بیماری کی ذیل مین کیا جاویگا ٭

ترکیب دوم - پل - پے - شن یعنے سینہ پر ہاتھہ رکھنا - اس ترکیب سے یہ باتین دریافت ہوسکتی ہین کہ سینہ کی حرارت کس درجہ پر ہے - سینہ ہموار ہے یا کہین سے اونچا یا نیچا ہے - معمول کو بات کرنا کہین تو اُسکی آواز کی جھرّاٹ ہاتھون کو محسوس ہوسکتی ہے اسکو اصطلاح مین ؤکل فری - می - ٹس کہتے ہین ٭ اگر کہانسنا کہین تو اُس کی کہانسی کی جھرّاٹ ہاتھون کو محسوس ہوسکتی ہے - اسکو ٹیسو فری - می - ٹس کہتے

ہین اور پل یے۔ ٹن کی ترکیب سے شش کی غیر معمولی آوازون کی جھراٹ بہی معلوم ہوسکتی ہے اِسکو رانکل فری ٹس۔مے۔ ٹس بولتے ہین۔یاد رہے کہ یہ جہلی فری ٹس۔مے۔ ٹس ہین سینہ کی داہنی طرف بہ نسبت بائین جانب کے اور مردون مین بہ نسبت عورتون کے اور جوانون مین بہ نسبت بچون کے تیز تر محسوس ہوتی ہین ۔

ترکیب سوم ۔ سینہ کو ناپنا جسکو اصطلاح مین مِن سیو۔ رمی۔ ٹن کہتے ہین سینہ کو پیمائش کے فیتہ سے ناپتے ہین۔جب کسی جانب کا سینہ بہ نسبت دوسرے کے نیچا یا اونچا ہوتا ہے وہ اِس ترکیب سے معلوم ہو جاتا ہے ۔

ترکیب چہارم ۔ پر۔ کش۔ ٹن یعنے سینہ کو ٹھونکنا۔ اگرچہ سینہ کو ٹھونکنے کے لئے آلے بنے ہین پھر بھی انگلیون ہی سے ٹھونکنا بہتر ہے ترکیب جسکی یہ ہے کہ اپنے بائین ہاتھ کی انگلیون کو سینہ پر اِس ترکیب سے جماوین کہ اِن دونو کے مابین ہوا کا گزر نہ ہونا پاوے تب داہنے ہاتھ کی دو یا تین انگلیون سے انپر ضرب لگاوین۔ اگر پہیپڑے کے گہرے حصہ کی آواز پیدا کرنی ہو تو کسیقدر زور سے ٹھونکنا چاہئے ورنہ آہستہ آہستہ ٹھونکنا کافی ہے ۔ اِس ترکیب سے دو قسم کی آواز پیدا ہوسکتی ہے۔ ایک تو ٹھوس یعنے ڈل۔ دوسری صاف یعنی کلیار۔ یعنے جب شش کے اندر صرف ہوا ہوتی ہے تب تو ٹھونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے اور جب بیماری کے سبب سے پہیپڑا سخت ہو جاتا ہے یا سینے کے اندر پیپ یا پانی یا جب کوئی رسولی ہوتی ہے تب آواز ٹھوس نکلتی ہے جیسے رانو پر ٹھونکنے سے نکلتی ہے ۔ پہیپڑون کے اندر جسقدر زیادہ ہوا ہوتی ہے ٹھونکنے کی آواز بھی اُسیقدر زیادہ صاف نکلتی ہے چنانچہ اِسیواسطے جو آواز دم کشی کے وقت ٹھونکنے سے نکلتی ہے وہ زیادہ تر صاف ہوتی ہے بہ نسبت اُسکے جو برآمدگی دم کیوقت ٹھونکنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب شش بہت ہی زیادہ ہوا سے بھر جاتے ہین تب ٹھونکنے کی آواز بھی بہت صاف ہوتی ہے جیسے اِم۔ فائی۔ سی۔ ما کی بیماری

مین برعکس اسکے جب ششش مین ہوا کم ہوتی ہے تب ٹھونکنے کی آواز ٹھوس ہوتی
ہے جیسے کنجشن یعنی اورانفلامیشن اور سل کی بیماری مین اور جب پلورا کی تھیلی مین
پانی بھر جاتا ہے اور اُس باعث پھیپڑا دب جاتا ہے تب ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نکلتی ہے
جیسے مرض ہائیڈرو۔تھوراکس اور ام پائی۔میامین برعکس اسکے جب پلورا کی تھیلی مین
ہوا بھر جاتی ہے تب ٹھونکنے کی آواز صاف پیدا ہوتی ہے جیسے نیومو۔تھوراکس مین
لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سینہ کی دیوارون کی دبازت پر بھی ٹھونکنے کی آواز کا صاف یا ٹھوس
ہونا منحصر ہے مثلاً اگر دو آدمی کے سینہ مین ہوا کی مقدار برابر ہو تو اُس سینو کے ٹھونکنے کی
آواز صاف نکلیگی جسکی دیوار پتلی ہوگی اور جس آدمی کے سینہ پر گوشت اور چربی بہت
ہوگی اُسکے ٹھونکنے کی آواز کمتر صاف نکلے گی بہ نسبت اُسکے جو لاغر اندام ہوگا چنانچہ
اسیواسطے دونو شانون اور چھاتی کے عضلون پر ٹھونکنے کی آواز ٹھوس اور ہنسلی کی ہڈی
کے اوپر اور نیچے کی اقلیمون کے اور بغل اور استخوان کتف کے نیچے کی آواز صاف نکلتی ہے
اور یہ بھی بات یاد رہے کہ جس جگہہ ششش پتلا ہوگا اُس جگہہ کے ٹھونکنے کی آواز کا صاف
یا ٹھوس ہونا اُس پتلے پھیپڑے کے نیچے جو عضو ہوتا ہے اُسپر منحصر ہے مثلاً چوتھی پسلی کے
نیچے جو حصہ پھیپڑے کا جگر پر ہوتا ہے وہ پتلا ہے غرضاً سپر ٹھونکنے کی آواز بہ نسبت سینہ
کے اوپر کے حصہ کے ٹھوس ہوتی ہے اور یہی حال سینہ کی بائین طرف کا بھی ہے کہ جہان
پتلا حصہ پھیپڑے کا قلب پر ہوتا ہے مگر ان حالتون مین ایسا ہوتا ہے کہ آہستہ ٹھونکنے
سے آواز صاف اور زور سے ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نکلتی ہے ٭ جب گہری سانس لیجاتی
ہے تب صفائی کی حد بڑہ جاتی ہے کیونکہ اُس حرکت سے ششش پھیلجاتے ہین اور زور
سے دم چھوڑنے سے صفائی کی حد گہٹ جاتی ہے کیونکہ اُس حرکت سے پھیپڑے سکڑ جاتے
ہین ٭

ٹھونکنے کی آواز بیماری کیحالت مین نقشہ ذیل سے معلوم ہوسکتی ہے ٭

	ششش کے اندر	ششش کے باہر
صاف آواز	حالت صحت مین اور مرض امفاخ ییا مین اور بسبب مادہ ٹیوبرکل کے ششش مین جب غار پیدا ہوجاتے ہین ۔	مرض نیو-مو-تہوراکس مین
ٹھوس آواز	ششش مین خون کے جمع ہوجانے سے ششش کے سخت ہوجانے سے ششش کے سکڑجانے سے ۔ ورم ششش مین اور مادہ ٹیوبرکل کے جمع ہوجانے سے	پردہ پلورا مین پانی بھرجانے سے مرض ہائیڈرو-تہوراکس مین پردہ پلورا مین رسولی کے ہونے سے ۔ قلب کی بیماری مین ۔

ترکیب چہارم ۔ اسکلٹیشن یعنے سینہ کی آواز کو کان سے سُننا ۔ بہتر تو یہ ہے کہ اپنے کان کو مریض کے سینہ پر لگاکر آواز کو سُنین لیکن اس مین بعض دفعہ یہ دقت عائد ہوتی ہے کہ مستورات کے سینہ پر کان لگانا بے حجابی ہے اور جب مریض نہایت میلا کچیلا ہوتا ہے اُسوقت سینہ پر کان لگاکر سُننے سے نفرت ہوتی ہے ۔ پس ان دقتون کے رفع کرنے کے لئے آلے بنائے گئے ہین جنکو اصطلاح مین اسٹے-تھس-کوپ کہتے ہین یعنے سینہ بین ۔ یہ آلہ کئی قسم کا ہوتا ہے ۔ لیکن معمولی قسم اسکی وہ ہے جو لکڑی کی ہوتی ہے یعنے لکڑی کی ایک نلی جسکی دونو جانب چوڑی ہوتی ہے مگر وہ سرا اُس کا جو سینہ پر رکھا جاتا ہے دوسرے سرے سے جسپر کان لگایا جاتا ہے کم چوڑا ہوتا ہے ترکیب اُسکے لگانے کی یہ ہے کہ کم چوڑے سرے کو سینہ پر اسطور سے لگاوین کہ درمیان اُس آلہ اور سینے کے ہوا کا دخل نہو بعد ازان اپنے کان کو آلہ کی چوڑی جانب پر اسطرح چسپان کرین کہ دونو کے مابین ہوا کا دخل نہو سکے جب اس ترکیب سے سینہ بین کو

جمالیا تب ہمہ تن گوش ہوکر سینہ کی آواز کو سُننا چاہیے - اُسوقت توجہ ذرا بھی کسی اَور طرف جائیگی تو کوئی بھی آواز سمجھہ مین نہ آئیگی ۔

اوّل سینہ کی آواز حالتِ صحت مین

اگر کسی تندرست آدمی کے سینہ پر کان لگا کر سُنین تو تنفس کی دو آوازین مسموع ہونگی ایک بوقت دم کشی اور دوسری برآمدگی دم کیوقت - لیکن اِن آوازون کی خاصیت مین فرق ہے چنانچہ شُشش کی آواز الگ ہے - برانکس کی آواز نرالی ہے اور ٹریکیا کی آواز کی خاصیت علیحدہ ہے چنانچہ

اوّل پہیپڑے کی آواز - دم لینے کیوقت جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ ایسی خوشگوار ہوتی ہے جیسے خوشۂ گندم پر باد صبا کے گذرنے سے پیدا ہوتی ہے لیکن دم چہوڑنے کی آواز بہ نسبت پہلی آواز کے کسیقدر تیز مگر بہت تیز نہین ہوتی - اِن دونو آوازون مین چند باتون سے فرق پڑجاتا ہے چنانچہ بچون کے تنفس کی آواز بہ نسبت جوانون اور بوڑہون کے زیادہ تر تیز ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین پیوےرائیل رسپیے ریشن بولتے ہین - اور بوڑہون کے تنفس کی آواز کمزور ہوجاتی ہے اور مسن آدمیون کے دم کہینچنے کی آواز کوتاہ ہوتی ہے اور دم چہوڑنے کی دراز اور عورتون کے تنفس کی آواز بہ نسبت مردون کے زیادہ بلند ہوتی ہے اور سینہ کے اوپر کی حصہ کی آواز بہ نسبت حصہ اسفل کے اور سینہ کے سامنے کی بہ نسبت پُشت کے زیادہ تر تیز ہوتی ہے - اور جنکا مزاج نر-وس ہوتا ہے اور جو کسی عصبی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین مثلاً مرض ہسٹیریا اُنکے تنفس کی آواز اکثر تیز ہوتی ہے ۔

دوم برانکی-ال رسپیے-ریشن - یہ آواز بہ نسبت شُشش کی آواز کے زیادہ تر تیز اور بلند ہوتی ہے - مابین دونو استخوان کتف اور سینہ کے ہڈی پر سُنائی دیتی ہے ۔

دوم سینہ کی آواز حالت بیماری مین

بیماری کیحالت مین سانس کی آوازین یا تو بدل جاسکتی ہین یا انکے ساتھہ کوئی غیر معمولی آواز پیدا ہوجاسکتی ہے جسکو اصطلاح مین رانکس یا رال کہتے ہین ٭

اوّل تنفس کی آواز کا متغیّر ہوجانا - تنفس کے صحت کی آوازین کئی طور کا فرق پڑسکتا ہے یعنے یا تو آواز مذکورہ بہ نسبت صحت کے تیز یا کمزور ہوجاسکتی ہے یا بہت کم سُنائی دے سکتی ہے - جب تنفس کی آواز بہت تیز ہوجاتی ہے تب اُس کو برانکیئل رس - پے - ریشن کہتے ہین چنانچہ جیسے نیو - مو - نیا کے دوسرے درجہ مین ماؤف شش پر سُنائی دیتی ہے کہ جب وہ شش مانند جگر کے سخت ہوجاتا ہے ٭ بعض دفعہ حالت بیماری مین تنفس کی آواز ایسی بدل جاسکتی ہے کہ جیسے کسی مجوف چیز کے اندر پھونکنے سے پیدا ہوتی ہے - اِس قسم کی تنفس کی آواز کو کے - ور - نش بری - دِنگ کہتے ہین یہ آواز سل کی بیماری کے تیسرے درجہ مین سُنائی دیتی ہے کہ جب شُش مین غار پیدا ہوجاتا ہے لیکن یادرہے کہ کے - ور - نش بری - دِنگ کے پیدا ہونے کے لئے اُس غار کے اندر نہ تو کسی رطوبت اور نہ کسی منجمد چیز کا ہونا چاہئے - کیونکہ جب اُس غار کے اندر کوئی رطوبت ہوتی ہے اور اُس رطوبت کی سطح کے نیچے کوئی ہوا کی نالی کہلتی ہے تب جو آواز پیدا ہوتی ہے اُسکو کے - ور - نش رانکس کہتے ہین - جب شُش مین کوئی بڑا سا غار ہوتا ہے اور دیواربن اُسکی تیز ہوتی ہین اور وہ خالی بھی ہوتا ہے تب بہ نسبت کے - ور - نش رانکس کے ایک تیز تر آواز سُنائی دیتی ہے جسکو ام - فار - یک رس - پے - ریشن کہتے ہین ٭

دوم تنفس کے آواز کے ساتھہ غیر معمولی آواز کا پیدا ہونا - اِن غیر معمولی آوازون اور حالت مرض کے تنفس کے متغیر آوازون مین کہ جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ فرق ہے

کہ انمین حالت صحت کے تنفس کے آواز صرف بدل جاتی ہے لیکن غیر معمولی آوازون مین تو درحقیقت نئے نئے قسم کی آوازین پیدا ہوتی ہین ۔

واضح ہو کہ غیر معمولی آوازین یا تو ہوا کی نالیئنمین پیدا ہوسکتی ہین یا خود پھیپھڑے کی ساخت مین یا پردہ پلورا کی تھیلی کے اندر ۔ ان غیر معمولی آوازون کو اصطلاح رانکس یا راال بولتے ہین ۔ تعریف رانکس کی یہ ہے کہ یہ ایک غیر معمولی آواز ہے جو حالت مرض مین یا تو صرف دم کشی یا برآمدگی دم یا دونو حرکتون کے مابین سنائی دیتی ہے اور صحت کے تنفس کے آوازون کو کم و بیش یا بالکل نابود کردیتی ہے یہ آواز یا تو خشک یا تر ہوتی ہے اور یا تو برابر یکسان رہتی ہے یا کبھی سنائی دیتی ہے اور کبھی موقوف ہوجاتی ہے اور یا تو شش کے کیسون مین یا ہوا کی نالیونمین یا ٹریکیا یا لارنکس مین یا شش کے غارون مین پیدا ہوتی ہے ۔ یہ رانکس کے آواز اسطور پر پیدا ہوتی ہے کہ جب ہوا کی نالی بسبب مرض کے یا تو تنگ یا فراخ ہوجاتی ہے ۔ غرض اسوقت ان نالیون کے اندر تنفس کی ہوا کے گزرنے سے رانکس کی آواز پیدا ہوسکتی ہے اور اسطور سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ جب ان نالیون کے اندر رطوبت ہوتی ہے اور اس رطوبت کے اندر سے ہوا کا گزرہونا ہے تب رانکس کے بلبلے پیدا ہوتے ہین یا جب نالی مذکور کے اندر کوئی گاڑھا مادہ بسبب مرض کے جمع ہوجاتا ہے تب ہوا کے گزرنے سے رانکس کی آواز پیدا ہوسکتی ہے اور جو پردہ ہوا کی نالیون کے اندر بطور استر چسپان ہے اسکے اونچے اونچے شکن پر جب تنفس کی ہوا کی ٹکر لگتی ہے تب بھی رانکس کی آواز پیدا ہوتی ہے ۔

بیان مختلف قسم کی رانکس کی آوازون کا

اوّل سی بے ۔ لنٹ رانکس ۔ یہ آواز باریک تیز اور خشک ہوتی ہے اور تنفس کی دونو حرکتون کے ساتھ سنائی دیتی ہے ۔ جب ہوا کی نالی کے اندر کوئی

گاڑھی رطوبت جمع ہو جاتی ہے اسوقت یا جب ہوا کی نالی تنگ یا بسبب تشنج کے
کھچ جاتی ہے جیسے دمہ کی بیماری مین ہوا کرتی ہے اسوقت یہ آواز پیدا ہوتی ہے
دوم سو-نو-رس رانکس - یہ آواز بھاری اور خشک ہوتی ہے اور تنفس کے
دونو حرکتوں کے ساتھ سنائی دے سکتی ہے - یہ آواز کئی قسم کی ہوتی ہے یعنی بعضے
ایسی کہ جیسے خواب مین خراٹے کی آواز ہوتی ہے یا جیسے فاختہ کی آواز ہوا کرتی ہے اسوقت
اسکو کو اینگ رانکس کہتے ہین - یاد رہے کہ سے - بے - لنٹ رانکس اکثر باریک
برانکیل ٹیوب مین سنائی دیتی ہے لیکن جب بڑی برانکیل ٹیوب کا منفذ بسبب
مرض کے تنگ ہو جاتا ہے تب بھی سے - بے - لنٹ رانکس کی آواز پیدا ہوتی ہے
سوم کرے - پے - ٹنٹ رانکس - حکما اس آواز کی تشبیہ اسطور پر دیتے
ہین کہ جب کوئی شخص ایک گچھا اپنے بالونکا اپنے کان کے پاس انگلیون سے رگڑتا
ہے اسوقت جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ کرے - پے - ٹنٹ رانکس کے آواز کی مشابہت
رکھتی ہے - یاد رہے کہ یہ آواز خشک اور اکثر دم کشی کی حرکت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے
اور اکثر مرض نیو - مو - نیا کے درجہ اول مین سنائی دیتی ہے کہ جب شش کی ساخت
مین نتیجہ انفلامیشن کا لمف پیدا ہو جاتا ہے - ترکیب اسکے پیدا ہونے کی یہ ہے کہ جب
شش مین انفلامیشن ہوتا ہے تو اسکی ساخت مین لمف بھی پیدا ہوتا ہے جس سے
ہوا کے کیسے جڑ جاتے ہین - پس جسوقت مریض دم کھینچتا ہے اور دم کشی کی ہوا شش
کے کیسون کے اندر داخل ہوتی ہے اسوقت کیسے مذکور پھیلتے ہین اور انکے پھیلنے سے
اس لیسدار لمف کے ریشے کہ جس سے کیسے جڑ جاتے ہین ٹوٹنے لگتے ہین - غرض لمف
کے ریشون کے ٹوٹنے کی آواز کو کرے - پے - ٹنٹ رانکس بولتے ہین *
چہارم کرانک - لنگ رانکس - یہ آواز یا تو خشک یا تر ہوتی ہے +
ڈرائے یعنے خشک کراک - لنگ رانکس کی آواز تیز خشک اور جلد گزر جاتی ہے

اور ہمیشہ دم کشی کی حرکت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت مذکورہ کے
ساتھ صرف تین یا چار دفعہ سُنائی دیتی ہے اِس آواز کی تشبیہ بہت مشکل ہے اور اگر
یہ کسیقدر مشابہت رکھتی ہے تو اُس آواز سے رکھتی ہے کہ جو مچھلی یا گوشت کو آگ پر
بھونتے وقت پیدا ہوتی ہے ٭ یہ آواز اکثر دم کشی کے وقت سُنائی دیتی ہے اور مرض
سل کے پہلے درجہ کے اخیر مین کہ جب مادہ ٹیوبر-کل گلنا شروع ہوتا ہے اُسوقت
مسموع ہوتی ہے اور ہنسلی کی ہڈی کے نیچے اور استخوانِ کتف کے اوپر کے حصہ پر خوب
سُنائی دیتی ہے ٭ تریضے موئیسٹ کراک - لنگ یہ آواز مرطوب ہوتی ہے اور سل کی بیماری
کے دوسرے درجہ مین کہ جب مادہ ٹیوبر-کل گلنے لگتا ہے اُسوقت سُنائی دیتی ہے

پنجم سب-کرے-پے-ٹنٹ رانکس - اسکے ببلے بہت چھوٹے
چھوٹے ہوتے ہین اور نہایت باریک برانکیل-ٹیوب (قصبۃ الریہ) مین جب بلغم ہوتا
ہے اور اُس بلغم کے اندر سے ہوا کی آمد و رفت ہوتی ہے اُسوقت اِس قسم کے ببلے
پیدا ہوتے ہین یعنے اِس قسم کی آواز کے-پے-لری برانکائی-ٹس کی بیماری مین سُنائی
دیتی ہے لیکن یاد رہے کہ جب یہ آواز پُشت پر دونو شُشش کے پیندے کے برابر سُنائی
دے تب اِس سے کے-پے-لری برانکائیٹس کی بیماری ثابت ہوتی ہے لیکن جب
شُشش کی نوک پر مسموع ہوتی ہے تب اِس سے مرض سل کا گمان ہوتا ہے ٭

ششم میو-کس رانکس - اِسکے ببلے بنسبت قسم پنجم کے بڑے بڑے ہوتے
ہین اور بڑے بڑے برانکیل-ٹیوب مین پیدا ہوتی ہین ٭ یہ آواز برانکائی-ٹس اور
ہے-مپ-لے-ٹس (نفث الدم) اور نیو-مو-نیا (ذات الریہ) کے تیسرے درجہ
مین کہ جب پھیپھڑا گلجاتا اور اُسمین پیپ پڑجاتی ہے سُنائی دیتی ہے ٭

ہفتم کے-ورن-س یا گرگ-لنگ رانکس - جب پھیپھڑے مین
غار پیدا ہو جاتا ہے جیسے سل کی بیماری کے تیسرے درجہ مین ہوا کرتا ہے اور اُسمین

سیپ ہوتی ہے تو اس سیپ کے اندر تنفس کی ہوا کے گزرنے سے بڑے بڑے بلبلے
پیدا ہوتے ہین جیسے حقہ کے پیتے وقت آواز نکلتی ہے ۔
پردہ پلو۔ را مین انفلامیشن ہوتا ہے (پلو۔ رہی ۔سی) تب اسکے دونو سطح کے آپسمین
رگڑنے سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسکو فرکشن ساونڈ کہتے ہین ۔

تکلّم کی آواز حالتِ صحت مین

کسی تندرست آدمی کے ٹریکیا (حنجرہ) پر سینہ مین لگا کر اُسوقت سُنین کہ جب وہ
شخص باتین کرتا ہو تو اُسکے تکلم کی آواز اس زور سے سُنائی دیگی کہ سُننے والے کو درد
معلوم ہوگا اور یہی بات گلو کے دونو طرف اور فقرات پُشت پر پیدا ہوگی ۔ اور سینہ
کی ہڈی کے اوپر کے حصہ کے بیچوں بیچ آواز مذکور بہت کمزور سُنائی دیتی ہے اور
استخوان مذکور کے دونو کنارون پر تکلم کی آواز زیادہ تر کمزور ہو جاتی ہے اِس آواز
کو برانکا۔ فو۔ نے کہتے ہین اور یہی آواز پُشت پر بھی کہ جہان ٹریکیا دو حصونمین تقسیم
ہوتا ہے سُنائی دیگی اور دونو استخوان کتف کے نیچے کی نوکون کے مابین کی جگہہ پر بھی
مسموع ہوتی ہے ۔ علاوہ اُن مقامات کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے سینہ کے اور حصون
مین تکلم کی آواز ایک خفیف بھن بھن کی آواز کے طور پر سُنائی دیتی ہے اور بہت
سے لوگون مین یہ بھی نہین مسموع ہوتی ۔

تکلّم کی آواز حالتِ مرض مین

حالتِ صحت کے تکلم کی آواز مرض کی حالت مین یا تو کم یا تیز ہو جا سکتی ہے مثلاً جب پردہ
پلو۔ را کی تھیلی مین پانی یا ہوا بھر جاتی ہے تو سینہ کے اُن حصو نمین کہ جہان حالتِ صحت
مین تکلم کی آواز سُنائی دیتی ہے کم یا بالکل مسموع نہین ہوتی اور بعض ام۔ فائی سی ما

(نفخ الریہ) اور نیو۔ مو۔ تہو۔ را۔ کس (سینہ کے اندر ہوا کا بھر جانا) مین بھی تکلم کی آواز بالکل نہین سُنائی دیتی ہے*

جب تکلم کی آواز تیز سُنائی دیتی ہے تب اسکو برانکا۔ فو۔ نے اور ٹریک ٹا۔ ریج لوک۔ دی کہتے ہین *۔ یہ دونو آوازین تیز ہوتی ہین لیکن دوسری آواز بہ نسبت اول کے زیادہ تر تیز ہوتی ہے۔ اور جب پہپڑا سخت یا جب ہوا کی نالیان پھیلجاتی ہین اور اُنکی ساخت موٹی ہوجاتی ہے اور جب پہپڑے مین غار پڑجاتا ہے تب برانکا۔ فو۔ نے سُنائی دیتی ہے تکلم کی آواز جب اسقدر تیز ہوجاتی ہے کہ جسکے سُننے سے کان کو تکلیف ہو تب اصطلاح مین اسکو پیک ٹو۔ ری۔ لوک۔ وی کہتے ہین۔ یہ آواز اکثر شش کے غار پہ پیدا ہوتی ہے لیکن اس غار کو چھوٹا ہونا چاہئے اور اُسکے اندر کی سطح سخت اور ہموار ہوا ور غار مذکور کی دیوار جو سینہ کی دیوار کیطرف ہو اسکو سخت اور باریک ہونا چاہئے مزید برین اُس غار مین جو ہوا کی نالی آتی ہے اُسکو خوب کُھلی ہونی چاہئے *

ای۔ گا۔ فو۔ نے ۔ اِس لفظ کے معنی ہین بکری کے ممیانے کی آواز کے جب پلو۔ را کی تھیلی مین ایک باریک طبق پانی کا ہوتا ہے اُسوقت مریض کے تکلم کی آواز اس پتلے طبق پانی کے اندر سے لہرا کر کان کو ایسی سُنائی دیتی ہے جیسے بکری ممیا رہی ہے لیکن جب پانی زیادہ پیدا ہوتا ہے تب یہ آواز نہین سُنائی دیتی ہے *

ایک اور آواز پانی کے ڈہلکنے کی سُنائی دیتی ہے جسکو سک۔ کشن۔ سا ؤنڈ کہتے ہین چنانچہ یہ آواز اُسوقت سُنائی دیتی ہے کہ جب سینہ کے اندر رطوبت اور ہوا ہوتی ہے جیسے مرض ہائیڈرو۔ نیو۔ مو۔ تہو۔ را۔ کس مین * ترکیب اِسکے سُننے کی یہ ہے کہ بیمار کے کوطھے کی ہڈی کا کنارا پکڑکر سینہ کو آہستہ آہستہ ہلادین اور ہلاتے وقت سینہ مین کو کو لگاکر سنین *۔ اسی بیماری مین ایک اور آواز سُنائی دیتی ہے جسکو مے۔ ٹا۔ لِک ٹنک گ۔ لِنگ کہتے ہین۔ پردہ پلو۔ را کے جوف کے اوپر کے حصہ سے جب آب خون

کے قطرات نیچے پانی مین ٹپکتے ہین تب یہ آواز پیدا ہوتی ہے ۔

مقالہ دوم

چند علامتین جو سینہ کی اکثر بیماریون مین پائی جاتی ہین

اوّل دِسْپ۔نیا
یعنی
تنگی نفس کی

یہ ایک علامت ہے جو کئی سببون سے پیدا ہو سکتی ہے ۔ اِن سببون کو اچھی طرح دریافت کرنا چاہئے تاکہ علاج مین غلطی نہونے پاوے اور یہ یاد رہے کہ تنگی نفس کی صرف دم لینے کے اعضا کی خرابی سے نہین پیدا ہوتی بلکہ اور بہتیرے سببون سے بیمار دم اچھے طور پر نہین لے سکتا پس مثلاً ہوا کی نالیون مین کسی اندرونی روک کے سبب سے یا اُن نالیون کا منفذ سُکڑ کر تنگ ہو جانے سے یا جب اُن نالیون کو باہر سے کوئی شے دباتی ہو تب ہوا کی آمد و رفت مین مزاحمت ہوتی ہے اور مریض اچھی طرح دم نہین لے سکتا اور جب سینہ کسی طرح دب جاتا اور سُکڑنے اور پھیلنے نہین پاتا تب بھی دم تکلیف سے لیا جاتا ہے ۔ سبب پے۔را۔لے سِس یا تشنج کے جب سینہ پھیل نہین سکتا ہے جب تشنج کے پھیلنے اور سُکڑنے کی لچک جاتی رہتی ہے اور سینہ سخت ہو جاتا ہے تب بیمار کھلکر دم چھوڑ نہین سکتا ۔ پھیپڑے کی ساخت جب گلجاتی ہے یا سخت ہو جاتی ہے اور جب ہوا کے

کیون یا باریک ہوا کی نالیون مین رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور جب پھیپھڑا دب جاتا یا سکڑ جاتا
ہے اور جب پلیورسی یعنی عرق شعیریہ نیست و نابود ہو جاتی ہین تب بھی دم تکلیف سے
لیا جاتا ہے * سینہ اور شکم کی اُن بیماریون کے سبب سے بھی تنگی نفس کی ہو جاتی ہے جن سے
بیمار کو دم لینے مین درد ہوتا ہے * فاسد ہوا مین دم لینے سے بھی تکلیف ہوتی ہے -
مثلاً جب ہوا بہت ہی لطیف ہوتی ہے یا جب اُسمین مضر گیاس ہوا مین ملجاتی ہین *
دل کی ساخت یا خرابی فعل کے سبب سے شش کی رگون مین دوران خون کی مزاحمت
کے سبب سے یا خون کے نکل جانے کے سبب حد سے زیادہ مشقت کے سبب سے
جب شش مین خون کی زیادتی یا جب بہت کمی ہو جاتی ہے * جب انیمیا کے سبب سے
یا خون اچھی طرح صاف نہونے کے سبب سے یا بخارون مین اور گردون کی بیماریون مین
اور پائی میا اور دیگر امراض مین خون کے اندر زہریلے اجزا کے ملجانے سے جب خون
کیحالت بگڑ جاتی ہے تب بھی دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے *

ہسٹیریا کی بیماری کے سبب سے یا رنج و غم فکر و تردد کے سبب سے یا دماغ کی بیماری
کے سبب سے ویگس نرو یا اُن کی شاخون کے دب جانے سے یا کسی اور بیماری کے
منعکس اثر کے سبب سے جب نظام عصبی مین خرابی پڑجاتی ہے تب بھی دم لینے مین
تکلیف ہوتی ہے *

جب تمہارا بیمار تکلیف سے دم لیتا ہو تب ان باتون پر توجہ کرنی چاہئے مثلاً دیکھو کہ
دم لینے کے لئے بیمار کو ہوا کم ملتی ہے یا نہین اور ہوا کی کمی ہو تو دیکھو کہ وہ کمی اسقدر ہے
کہ جس سے دم بند ہو کر اُسکے فوراً مر جانے کا خطرہ ہے * دیکھو بیمار کتنی جلد جلد دم لیتا ہے
دیکھو سانس گہری اور زور زور سے لیتا ہے یا اُسکا خلاف * ملاحظہ کرو کہ دم کشی اور برآمدگی
دم کی حرکتون اور اُن دو حرکتون کے مابین کے وقفون مین کسقدر کمی بیشی ہے * بیمار
کھڑا ہو یا لیٹا ہو دیکھو کہ ان حالتون کے اندر دم لینے مین مریض کو کسقدر تکلیف ہے

اور یہ بھی ملاحظہ کرو کہ دم لیتے وقت اُن عضلات کو کسقدر حرکت ہوتی ہے جو دم لینے کے مددگار عضلے کہلاتے ہین (اک-سی-سری مسلس اف رس-پے-رے-شن) آیا دم کی تکلیف کے سبب سے ناک کے نتھنے پھیلتے اور ہولتے بھی ہین یا نہین اور بیمار کچھہ عرصہ تک دم بند کر سکتا ہے یا بات چیت کر سکتا ہے یا نہین * دیکھو دم لینے کی حرکتون کے ساتھہ کوئی آواز خراٹے کی یا گھڑگھڑاہٹ کی پیدا ہوتی ہے یا نہین * ہوا پھیپھڑے مین کھلے طور پر جاتی ہے یا نہین - جب شش کے اندر ہوا پہونچتی ہے تب سینہ کا حصہ زیرین اور فم معدہ کا مقام (اپلے-گس-ٹری-اَم) اور اسٹرنم ہڈی کے اوپر کا نشیب دم کھینچنے کے وقت تھوڑا بہت دب جاتا ہے * دیکھنا چاہیے خون اچھے طور پر صاف ہوتا ہے یا نہین * ملاحظہ کرو کہ تنگی نفس کی علی الاتصال ہوتی رہتی ہے یا نوبت بنوبت یا کبھی شدت پکڑ جاتی ہے اور جو نوبت بنوبت ہوتی ہے تو اُسکا سبب دریافت کرو - زیادہ محنت کے سبب سے ہے یا فکر و تردد کے سبب یا کھانا کھانے کے باعث یا سرد ہوا مین دم لینے کے سبب سے دم لینے کی تکلیف کی نوبتین پیدا ہوتی ہین *

علامات جو تکلیف سے دم لینے مین پیدا ہوتی ہین - یاد رہے کہ تکلیف سے دم اُسوقت لیا جاتا ہے کہ جب جسم کی کل وریدون مین خون ٹھہر ٹھہر کر دورہ کرتا ہے اور اُس باعث وریدمذکور خون سے پُر ہو جاتی ہین اور جسم کی شرائین مین خون کم پہونچتا ہے مگر بڑا بھاری سبب یہ ہے کہ جب خون اچھے طور پر صاف نہین ہوتا ہے تب اُسمین دُخانی مادہ کی زیادتی ہو جاتی ہے (کار-با-نک اسڈ) اور وہ خون زہریلا ہو جاتا ہے جب زہریلا خون نظام عصبی مین دورہ کرتا ہے تب اُس نظامت کے کاروبار مین فتور پڑ جاتا ہے * تنگی نفس کیحالت مین ابتدا کے اندر یہ بات ہوتی ہے کہ سبب کے قوی یا خفیف ہونے کے بموجب بیمار دم لینے مین کم و بیش زور لگاتا ہے بعد ازان ایسا ہوتا ہے کہ نظام عصبی کے افعال جون جون بگڑتے جاتے ہین بیمار کے دم لینے کی کوششین

بتدریج کم ہوتے ہوتے آخر کار موقوف ہو جاتی ہین + پہلے تو رگون کے پُر ہو جانے سے
چہرہ سرخ بعد ازان جلد اودا ہو جاتا ہے - لیکن بعض صور تو نمین چہرہ نیلا یا جیتکبرا ہو جاتا
ہے مگر لبون کے گرد اور ناک اور آنکھ کا حلقہ اودا ہو جاتا ہے علاوہ ازین جسم کے
اور حصے بھی اودے یا پیلے ہو جاتے ہین جیسے ناخن اور وہ حصص جسم کے جو دل کے
مقام سے دور واقع ہین - وریدین پُر نظر آتی ہین آنکھین اُبھری ہوئی اور پُر آب جسم
کی حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے اور ٹھنڈے پسینہ سے جسم چپچپا ہو جاتا ہے اب
عصبی علامتین جلد ظاہر ہو پڑتی ہین یعنے پہلے تو سر گہومتا ہے - حواس خمسہ مین
فتور پڑ جاتا ہے - ہوش و حواس باختہ ہو جاتے ہین - ہاتھ پاؤن مین لرزہ اور تشنج
ہونے لگتا ہے - اب غشی طاری ہو کر بیمار بالکل بیہوش ہو جاتا ہے (کو - ما) اور
سارے بدن مین تشنج ہو کر عضلات ڈہیلے ہو جاتے ہین - نبض کمزور - سریع - اور
خون سے خالی ہوتی ہے - لیکن دم بند ہونے کے بعد بھی نبض چلتی رہتی ہے اور
نبض جب محسوس نہین ہوتی ہے تب بھی دل حرکت کرسکتا ہے آخر کار تنگی نفس کا
نتیجہ جب موت ہوتا ہے تب دل بھی حرکت کرنے سے رہ جاتا ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - بعد موت کے نعش کا امتحان کرین تو دل کے
داہنے خانے اور وریدین خون سیاہ سے پُر پائے جائینگے اور جسم کی کل وریدون مین
اجتماع خونکا پایا جائیگا (کن جش چن) اور اُس سبب سے جسم کے کل اعضا اور ساخت
خون سے پُر نظر آئینگے +

علاج - ڈسپ - نیا کے مختلف سببون کے علاج کے مطالب یہ ہین چنانچہ ممکن
ہو تو سبب کو رفع کرین + بیمار کو ایسی کروٹ پر رکھین جسمین دم آسانی سے لے سکے + ہر
قسم کی محنت سے باز رکھین + اور اُن باتون سے باز رکھین جن سے سانس کی تکلیف
زیادہ ہو + دیکھین کہ تازی اور صاف ہوا بیمار کو دم لینے کے لئے کافی مقدار مین ملتی ہے +

بعض حالات مین مناسب سمجہین تو فصد یا جونکون کے ذریعہ خون لین۔ ایسی دواؤن کا استعمال بذریعہ
سنگہائے یا پچکاری کے کرین یا پلادین جن سے دم کی تکلیف رفع ہو جیسے ادویات
ڈپٹ۔ ر ہی۔ سینٹ یا ارِق۔ ٹس۔ پاز۔ موٹرک یا اسٹی میو۔ لنٹ۔ سینہ پر ایسی
چیزین لگادین جیسے رائی کی پٹی۔ مختلف قسم کی ٹکمید یا خشک گلاس۔ تاکہ دم
بند ہوکر بیمار مر نہ جائے سارے سینہ یا جسم کے دیگر مقامات پر خوب بڑی سی رائی
کی پٹی لگادین۔ مریض کو آب گرم مین بٹہا کر اسکے سر اور شانون پر خوب طرح آب سرد
چہوڑین۔ سینہ پر بہیگے رومال سے زور زور سے مارین۔ مصنوعی ترکیب سے تنفس کو قائم
کرین۔ دہی۔ کس نزد پر تار بجلی لگادین۔ مناسب سمجہین تو عمل لے۔ رلگا۔ ممی یا
ٹرے۔ کیائی کرین۔

کاف یعنی کہانسی

کہانسی بہتیری حالتون مین پیدا ہوتی ہے اور اسکو ایک علامت شمار کرتے ہین مثلاً جب
ہوا کی آمد و رفت کے منفذون مین خاصکر گلو اور لے۔ رنگس کے میوکس پردہ مین کسی
قسم کی خراش موجود ہوتی ہے تب کہانسی اُٹہتی ہے۔ پردہ مذکور کی یہ حالت انفلامیشن
کے سبب سے پیدا ہوتی ہے جب گلو اور لے۔ رنگس اور ٹریکیا یا برانکیل۔ ٹیوب مین
کوئی خاص شے خراش پیدا کرنیوالی لگ جاتی ہے یا جب اُن مقامات مین کسی قسم
کی خرابی برپا ہو جاتی ہے تب بہی کہانسی اُٹہتی ہے مثلاً یہ باتین اسصورت مین ہوتی
ہین کہ یو۔ وی۔ لا (منہ کا کوا) ٹان سیل گلانڈ (لوزتین) یا اپے۔ گلاٹس یا
وو۔ کل کارڈس کی ساخت مین کسی قسم کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے یا جب دم
کشی کے ساتہہ خراش پیدا کرنیوالی اجزا یا کوئی شے غیر جنس داخل ہو جاتی ہے یا جب
خاص قسم کی ہوا مین دم لیا جاتا ہے مثلاً نہایت سرد ہوا یا جب اس قسم کی ہوا مین

سانس لیجاتی ہے کہ جسمین تیز گیاس ہوا میں ملی ہوئی ہوتی ہین یا جب ایسی چیزین جمع
ہو جاتی ہین یا پیدا ہوتی ہین جیسے سیرم یعنے آب خون یا میو-کس یعنی بلغم یا پیش یعنے
پیپ یا بلڈ یعنے خون یا کروپ ازرُوف - تھے - ریا کے کاذب پردہ ایک اور قسم کی
کھانسی ہوتی ہے جسکو ریلف - لِکش کاف کہتے ہین - جب کسی دور دراز کے عضو مین
خراش ہوتی ہے تب اس خراش کا اثر متنفس کے آلات مین منعکس ہوکر کھانسی پیدا کرتا
ہے اسکو ریلف - لِکش یعنے منعکس کھانسی کہتے ہین مثلاً جب شش یا پردہ پلوریا معز
خراش ہوتی ہے یا دل یا پردہ پے - ری - کار - ڈی - ام مین یا بدہضمی یا دانت نکلنے
کی تکلیف یا شکم مین کرم کے باعث رودون مین خراش ہوتی ہے یا جگر یا پردہ
پے - ری - ٹو - نی - ام یا کان مین یا عورتون کے اعضاے توالد و تناسل مین
یا جلد پر خراش ہوتی ہے تب منعکس کھانسی پیدا ہوتی ہے ٭
خون کی حالت جب بگڑ جاتی ہے جیسے گاوٹ یا رو - ما - ٹیزم مین ہوا کرتی ہے
تب نظام عصبی پر اسکا اثر پیدا ہوتا ہے اور اعصاب کے وسیلہ سے وہ اثر منعکس ہوکر
رلیف - لِکش کاف پیدا ہوتی ہے - جب خود اعصاب مین کسی قسم کی خرابی پیدا
ہو جاتی ہے جیسے ہسٹیریا اور دماغ کی بیماریون مین یا خود آلات تنفس کے اعصاب مین
وہ خرابی ہو جاتی ہے تب بھی اس قسم کی کھانسی پیدا ہو سکتی ہے ٭
کھانسی کی خاصیتین - مثلاً دیکھنا چاہیے کہ کھانسی کتنی کتنی دیر بعد ہوا کرتی ہے
آیا برابر ہوتی رہتی ہے یا نوبت بنوبت ہوا کرتی ہے - اگر نوبت بنوبت ہوتی ہے
تب دیکھین کہ نوبتین شدید ہین یا خفیف اور کتنی دیر تک رہتی ہین ملاحظہ کرین کہ کھانسی
کس طور سے شروع ہوتی ہے یعنے بیمار خود کھانستا ہے یا کھانسی خود بخود اٹھتی ہے یا
بے اختیار ہوتی رہتی ہے اور اسکے اٹھنے سے پہلے جسم کے کسی حصہ مین خراش معلوم
ہوتی ہے یا محنت کرنے سے یا کروٹ بدلنے سے یا سرد ہوا مین دم لینے سے کھانسی

اُٹھتی ہے - دیکھین کہ وہ کھانسی کسی خاص قسم کی ہے اور دم کھینچنے اور چھوڑنے کے وقت اُس کھانسی کے سبب کوئی آواز بھی پیدا ہوتی ہے یا نہین - دیکھو کھانسی خشک ہوتی ہے یا ساتھہ اُسکے بلغم بھی آتا ہے اور جو آتا ہے تو آسانی سے خارج ہوتا ہے یا دقت سے - اُس بلغم کی مقدار کو رنگت اور بو کو دیکھنا چاہئے - ایک علقہ بنکر نکلتا ہے یا کئی علقے خارج ہوتے ہین اُن علقون کی مقدار اور شکل کو دریافت کرین آیا وہ شفاف ہین یا مکدر - کف دار ہین یا نہین - گاڑھے ہین یا پتلے اور کسقدر لسیدار ہین - انمین کوئی چیز ملی ہوئی دکھلائی دیتی ہے یا نہین جیسے خون یا بلغم کے سانچے یا چونہ کے ذرات یہ بھی ملاحظہ کرین کہ کھانسی کے بعد قے ہو جایا کرتی ہے یا نہین اور یہ کہ اُس کھانسی کے بعد سابق کی تکلیفین رفع ہوتی ہین یا نہین ؞

علاج - اس علامت کا علاج سینہ کی مختلف بیماریون کے ساتھہ بیان کیا جائیگا ؞

سوم ہے - ماپ - ٹے سِس

عربی مین اس بیماری کو نفث الدم اور ہندی مین خون تھوکنا بولتے ہین ؞

علامات - قبل از تھوکنے خون کے بیمار کی چھاتی مین بوجہ اور تکلیف معلوم ہوتی ہے اور ساتھہ اسکے خفیف بخار بھی ہوتا ہے - نبض سریع اور تیز ہو جاتی ہے - دم لینے مین کسیقدر تکلیف اور خشک کھانسی ہوتی ہے - بعض حالتو نمین ایسا ہوتا ہے کہ بغیر کھانسی یا گلو مین خراش ہونے کے دمبدم مُنہ مین خون کی کُلیان آتی ہین اور بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون خالص یا بلغم کے ساتھہ ملکر آتا ہے - بیمار کے دہن کا ذائقہ اکثر نمکین ہو جاتا ہے ؞ سینہ کی علامتین یہ ہوتی ہین کہ بعضدفعہ سینہ کے ٹھونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے اور کسیقدر ریوسکس راتکس سُنائی دیتی ہے اور بعض اوقات

سینہ کے کسی محدود مقام پر ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نکلتی ہے اور بار یک کرے۔ پلے ٹیرل
رانکس بھی سُنائی دیتی ہے۔ پہلی حالت کا خون قصبۃ الریہ (برانکیل ٹیوب) سے آتا
ہے۔ اور دوسری حالت مین شش کی ساخت کے اندر خون تراوش پاتا ہے اور جب
سل کی بیماری مین مُنہ سے خون آتا ہے تب اس مرض کی خاص آوازین مسموع ہوتی ہین۔

اسباب - پری ڈسپوزنگ - جوانی سے لیکر ۵۰ سال کی عمر۔ دموی مزاج۔
جسم مین خونکا زیادہ ہونا۔ تنگ سینہ۔ پہلی ہی کبھی خونکا آنا۔

اکسائٹنگ - شدت گرمی۔ کثرت ورزش۔ اُٹھانا۔ بھاری بوجھ کا زور سے گانا۔
یا کلام کرنا۔ لیکن عام سبب خون تھوکنے کا سل کی بیماری ہے۔ اور جب خون حیض
معمولی راہ سے نہین آتا ہے تب ماہ بماہ مریضہ خون تھوکتی ہے۔ اور قلب کی بیماری
یا انیو۔ ریزم کے پھوٹنے سے بھی مُنہ سے خون آسکتا ہے اور شاذونادر برانکائیٹس
کی بیماری مین بھی خون تھوکتا ہے اور مرض نیو۔ مو۔ نیا اور استھما مین بھی مُنہ کے
راہ خون آسکتا ہے۔

تشخیص - اِس مرض کی تشخیص کے وقت حلق بمسوڑے۔ اور ناک کو پہلے خوب طرح
دیکھہ لین کہ مبادا اِن سے خون آتا ہو۔ اِس مرض مین سُرخ خون خالص یا ہمراہ کفدار
بلغم کے تھوڑا تھوڑا یا زیادہ زیادہ کھانسی کے ہمراہ آتا ہے اور جب سرخ خون کثرت سے
آتا ہے تب ایسا گمان کرنا چاہئے کہ پھیڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے اور اُس سے خون
بہکر ہوا کی نالیون مین آتا ہے۔ قے الدم اور اِس مرض مین جو فرق ہے اُسکو ہم اُس
وقت بتلاوینگے جب قے الدم کی علامتون کا بیان کرچکینگے۔

علاج - مریضکو آرام سے ایسی جگہہ رکھین جو سرد ہو اور جسمین تازہ اور سرد ہوا
کی آمدورفت اچھی ہو۔ آب برف یا برف کے ٹکڑے کھلادین یا نیبو یا املی کا آب شورہ
پلاوین۔ بیمار کے سر کو اونچا رکھین اور کلام نہ کرنے دین جب خون کی تیزی کم اور

ملاکر چار چار گھنٹہ بعد کھلاتے ہین - بخار کی شدت ہو تو فیور مکسچر یا فیورنہ پاوڈر کا استعمال کرتے ہین (دیکھو پیچھے) ۞

اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوتے وقت ایک پیالہ آب سرد کا پینے سے یہ بیماری رفع ہوجاتی ہے لیکن بخار کی شدت ہو تو ٹارٹار امٹک تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد اُس مقدار مین استعمال کرین کہ جس سے قے ہو آنکھون مین درد اور اُن سے آشوب جاری ہو تو آب گرم کی ٹکور کرین - بعض دفعہ آیوڈین کے بخار کے سونگھنے سے یہ مرض رفع ہوجاتا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ ہاتھون کو گرم کرکے ٹنکچر کی شیشی پکڑ کر دو دو یا تین تین منٹ بعد ایک گھنٹہ تک برابر سونگھتے رہین اور ہر ایک دفعہ شیشی کو صرف ایک منٹ تک ناک کے پاس رہنے دین ۞

حال کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ سا - لے - سے - لٹ اف سوڈیم جیسے ٹمان - سی - لائی - ٹس مین مفید ہے ویسے ہی کٹا - یعنے زکام مین بھی فائدہ مند ہے - چنانچہ زکام مین اسکو اسطرحپر استعمال مین لانا چاہئے -

نسخہ - سے - لی - سے - لٹ آف سوڈیم ½ آونس + شربت نارنج - نصف آونس + عرق پودینہ - آٹھ چھٹے مین کل عرق چار آونس ہوجاوے ۞

مقدار خوراک - ۲ ڈرام تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلاوین جبتک خاص اثر سے - لی - سے - لٹ آف سوڈیم کا پیدا نہو جائے - یعنے جبتک کانون مین جھن جھن کی سی آواز پیدا نہو + اسکے استعمال سے زکام مین جو ابرو پر اور آنکھون اور ناک مین درد ہوتا ہے وہ موقوف ہوجاتا ہے اور چھینکین اور ناک کا بہنا بھی رک جاتا ہے اور چند روز مین بالکل آرام آجاتا ہے یہانتک کہ کھانسی بھی نہین ہتی جو زکام کے رفع ہونے کے بعد اکثر رہا کرتی ہے اور جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناک کا انفلامیشن ہوا کی نالیون تک پہونچ گیا ہے ۞

پینخم او۔ زینا

منخرین کے کرانک انفلامیشن کو اصطلاح یمین آ۔ زینا کہتے ہین ٭

اسباب - جب نتھنون مین بار بار اکیوٹ انفلامیشن ہوجاتا ہے یا جب کسیکو بار بار زکام ہوتا ہے خاصکر ایسون کو جو نازک مزاج ہوتے ہین تب یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے اور جنکا مزاج اسکرا - فیو - لس ہوتا ہے یا جنکی طبیعت مین مرض گاوٹ یا آتشک کا ماؤ ہوتا ہے اُنکو بھی یہ بیماری ہوجاتی ہے ٭

تشخیص - اِس بیماری کو پہچاننے کے لئے ناک کے اندر آلہ اسپے - کیو - لم اور سلائی داخل کرکے منخرین کا امتحان کرنا چاہئے کیونکہ بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی شے غیر جنس مثلاً مٹر یا پتھر یا کوئی ٹکڑا ہڈی کا یا پا - لے - پس منخرین کو بند کردیتی ہے تب ناک کی رطوبت خارج ہونے نہین پاتی - ناک ہی کے اندر رہکر متعفن ہوجاتی ہے جس سے انفلامیشن پیدا ہوتا ہے اور بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ناک کے اندر فاس - فٹ اور کار - بونٹ اف لایم اور مگنے - شیا کی پتھری بھی جم جاتی ہے اور انفلامیشن ہوجاتا ہے اور ناک مین دُنبل کے پیدا ہونے سے بھی پیپ جاری ہوتی ہے ٭

علامات - یہ بیماری اکثر زکام کی علامتون سے شروع ہوتی ہے ناک کا میوکس پردہ چونکہ موٹا ہوجاتا ہے اسواسطے ناک بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اور دم لینے مین بھی اسیواسطے تکلیف ہوتی ہے - ماتھا درد کرتا ہے - کھانسی ہوتی ہے - بیمار لاغر و دلادر پست ہمت ہوجاتا ہے اور ناک سے پیپ آمیز بلغم نہایت بدبودار جاری رہتا ہے اور میوکس پردہ مین کوئی زخم ہو تو اُس متعفن رطوبت کے ساتھ خون بھی آتا ہے اور ناک سے گاہے گاہے بلغم کے سخت منجمد ٹکڑے نکلا کرتے ہین جنکو پنجابی مین چھوڈے کہتے ہین - ان مین اسقدر بدبو ہوتی ہے کہ بیمار کسی مجلس مین بیٹھنے کے قابل نہین رہتا اور خود کو بھی اسقدر

نفرت ہوجاتی ہے کہ اگر علاج سے فائدہ نہو تو مریض زندگی سے بیزار ہوجاتا ہے اور جب ناک میں کیڑے پڑجاتے ہیں تب یہ بیماری مُہلک ہوجاتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے بیمار کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے اور اُسکی راتین قیامت کی کٹتی ہین جب یہ بیماری عرصہ دراز تک جاری رہتی ہے تو نتھنون کے بیچ کی دیوار زخمی ہوجاتی ہے۔ اور جب ہڈیان بھی اِس مرض مین مبتلا ہوجاتی ہین تب یا تو مُردار پڑجاتی ہین یا زخمی ہوجاتی ہین یہ باتین خاصکر اُسوقت ہوتی ہین کہ جب جسم مین آتشک کا زہر ہوتا ہے +لگا ہے گا ہے اِس مرض کی علامتین خفیف بھی ہوتی ہین جیسے ایسی کہ جب بیمار سنکتا ہے تو اُسکے رومال مین پتلا بلغم خون آمیز آتا ہے*

علاج - اِس مرض کا علاج داخلی اور خارجی دونو طور پر ہونا چاہئے چنانچہ جب ناک مین بلغم جمع ہوکر متعفن ہوجاتا ہے تب چونکہ بدبو پیدا ہوتی ہے اِسواسطے ناک کو نیم آب گرم سے خوب طرح صاف کرنا چاہئے اور تب اِن پچکاریونکا استعمال کرنا چاہئے یعنی پھٹکری یا زنک کے یا پر منگنیٹ آف پوٹاش ۵ گرین سے ۱۰ گرین لیکر ایک پائینٹ پانی مین حل کرکے پچکاری کرین اور اِس عرق کی پچکاری سے اکثر فائدہ ہوتا ہے کہ ۱۲ گرین کلورائیڈ آف زنک ۱۶ آونس پانی مین حل رطوبت کم کرنے کے لئے لیکر ٹنکچر آئیوڈین - آئینٹمنٹ کا ایک حصہ لیکر چار حصے سفید مرہم مین ملاکر ہر رات ناک کے اندر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے یا نائٹریٹ آف سلور - یا - لنک اِسٹک لگاوین*

جب اِس بیماری مین زکام بھی شامل ہوجاتا ہے تب بیمار کو مقویات سے ہے - اور جب یہ مرض اسکرافیولس مزاج آدمی کو ہوتا ہے تب آئیوڈائیڈ اور کاڈ - لیور - آئیل سے فائدہ ہوتا ہے اور آتشک کے سبب سے ہو تو اُسے مناسب طور پر کرین*

سوم ایپس ٹاکسس

یعنی نکسیر

لڑکیون مین ناک سے اکثر خون آجاتا ہے اور وہ خود بخود بند بہی ہوجاتا ہے اگر نکسیر کسی خاص مرض کے سبب جاری نہو جیسے ہوپنگ کاف اور بخار اور انیمیا وغیرہ مین تو اندیشناک نہین ہے لیکن جب نکسیر بڑہاپے مین پہوٹتی ہے تب اسمین بڑا اندیشہ ہوتا ہے جب کسکی طبیعت اپوپلکسی کی بیماری مین مبتلا ہوتا ہے تب نکسیر کے پہوٹنے سے تہوڑے عرصہ تک اسکو فائدہ رہ سکتا ہے لیکن ان صورتونمین بہی بڑہاپے مین نکسیر کا پہوٹنا خالی از اندیشہ نہین ہے کیونکہ اس سے ایسا ہوسکتا ہے کہ جسم کے مختلف حصون کے خون کی رگون کے پردون مین بیماری ثابت ہوسکتی ہے جس سے کسی عضو اندرونی مین خون بہ جاسکتا ہے - علاوہ ازین جب نکسیر ان مرضونمین پہوٹتی ہے جن مین خون ... تا ہے تب اس سے کسی طرح کا فائدہ حاصل نہین ہوسکتا جیسے گردہ جگر اور طحال ... مین اور بخار اور اسکرویی پرپیورا وغیرہ مین جب شدت کی انیمیا ... حال سے بکثرت خون آتا ہے تب بیمار کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے + دونو نتہنون ... ایک ہی دفعہ خون کم جاری ہوتا ہے - کبہی تو نکسیر تہوڑے عرصہ تک جاری رہتی ... برابر آتی رہتی ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ جب چاہے تب ناک سے خون آسکتا ہے ... نوبت بنوبت پہوٹتی رہتی ہے اور خون یا تو قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے یا دہار ... بہتا رہتا ہے اور بعض دفعہ صرف نتہنون ہی کے سامنے سے نہین بلکہ پیچہے ... خون جاری ہوکر منہ اور حلق مین بہ جاسکتا ہے - جب نکسیر جوانی مین نکلتی ... مردون کو بنسبت عورتون کے زیادہ آتی ہے اور سبب نکسیر کا یا تو ضرب ... ہوتا ہے یا یہ خون ان سببون سے آسکتا ہے کہ جن سے دوران خون یا تو

رُک جاتا یا بہت تیز ہوجاتا ہے اور خون بگڑ جانے سے یا متصل کے اعضا کے خون سے پُر ہوجانے سے بہی نکسیر پہوٹ سکتی ہے اور جب کوئی عادتی رطوبت کا بہنا بند ہوجاتا ہے یا جب ناک مین کوئی زخم ہوجاتا ہے یا جب ناک کی ہڈیون مین زخم ہوتا یا جب ناک مین یا - لے - پَس پیدا ہوتا ہے تب بہی نکسیر پہوٹ سکتی ہے ۔

علاج - جب اِس مرض کا علاج کرین تب اسباب کا ضرور لحاظ رکہین کہ اس خون کو بند کرنا چاہئے یا نہ چاہئے لیکن فرض کیجئے کہ خون کو بند کرنا ضرور چاہئے تو ایسا کرین کہ بیمار کو ایک سرد مکان مین سیدہا بٹہا کر اُسکے گلو بند اور گہنڈیون کو کہولدین اور بیمار کو کہین کہ اپنے ہاتہون کو سر پر رکہکر تہوڑے عرصہ تک بیٹہا رہے - اکثر اس ترکیب سے خون بند ہوجاتا ہے - اِس سے بند نہو تو مریض کی گردن اور پشت پر آب سرد لگادین - بعضدفعہ نتہنون کو اُنگلیون سے بند کردینے سے خون بہی بند ہوجاتا ہے کیونکہ اس ترکیب سے ناک کے اندر خون منجمد ہوجاتا ہے اور پر - کلورائیڈ اف ایرن کا عرق لگانے سے بہی خون بند ہوجاتا ہے اور انفیوژن اف مے - لے ٹ کو اور پہٹکری اور پانی اور ٹنکچر اف اسٹیل اور پانی کی پچکاری سے بہی فائدہ ہوتا ہے لنٹ کسی قابض اور جاذب عرق مین ترکرکے منخرین مین داخل کرکے بند کردینے سے بہی اکثر فائدہ ہوتا ہے اور ٹانک ایسڈ اور پہٹکری ملاکر اِس سفوف کا نسوار لینے سے بہی خون بند ہوجاتا ہے - جب اِن ترکیبون سے خون بند نہو تو ناک کے پیچہے کے سوراخون کو بند کرنا چاہئے دیلا - گنگ اجسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک گم - ایلاس ٹیک کے - تہے - ٹر لیکر اسکے اندر ایک ٹکڑا ڈورکا جسپر موم ملا ہوا ہو داخل کرین - جب اُس ڈورکا سر اسلائی کے سوراخ سے باہر نکل آوے تب اُس سلائی کو نتہنے کے اندر داخل کرین اور جب نوک اُس کی حلق کے اندر دکہلائی دے تب اُس ڈور کے نکلے ہوے سرے کو کسی لمبی فارسیپس سے پکڑ کر منہ کے راستہ باہر کہینچ لادین اور اُسمین ایک ٹکڑا اسفنج کا مضبوط باندہ دیوے

اب اُس سلائی کو ناک کے اندر سے باہر کو کھینچ لین اور جو سرا ڈور کا اُسکے اندر ہوتا ہے
اُسکو بھی کھینچ لین اِسکے کرنے سے وہ اسفنج جو ڈور کے دوسرے سرے پر بندھا ہوا
ہوتا ہے ناک کے پچھلے سوراخ مین پھنس جائیگا۔ اور اِسکو خوب طرح بند کر لیگا۔ اس
اسفنج کو ۴۸ گھنٹہ تک اسیطور پر رہنے دینا چاہیے ٭ اِس بیماری کا داخلی علاج مریض کی
حالت پر منحصر ہے۔ یعنے بعضدفعہ گیا۔ لاک ایسڈ سے اور کبھی بارک اور معدنی
تیزاب سے اور ٹنکچر آف اسٹیل سے اور روغن تارپین سے فائدہ ہوتا ہے۔ غذا
بیمار کو ہلکی اور مقوی دیوین۔ اس ترکیب سے بھی خون بند ہوجاتا ہے کہ مریض کے
ہاتھ پاؤن کو اسقدر گرم پانی مین ڈبودین کہ جسقدر کی اُسکو برداشت ہو ٭

ہفتم اِن فلو۔ اِن۔ زا

علامات۔ یہ ایک وبائی مرض ہے جسکی علامتین مثل زکام کے ہوتی ہین
لیکن اس وبائی بیماری مین مریض دفعتًہ نہایت نڈھال اور پست ہمت ہوجاتا ہے اِسکے
بخار کی علامتین اکثر ریمی ٹنٹ قسم کی ہوتی ہین۔ لیکن بخار زیادہ شدید نہین ہوتا
اور نہ اسمین نبض سریع ہوتی ہے بعضدفعہ اس بیماری مین زکام کی علامتین نہایت
خفیف ہوتی ہین لیکن اس صورت مین کمزوری درجہ اتم پر ہوتی ہے ٭
نتائج اور ترکیبین۔ اس بیماری مین امراض نمونیا ٹان سی۔ لائی۔ ٹس
برانکائیٹس اور پلورسی اکثر پیدا ہوجاتی ہین اور نتائج اس بیماری کے یہ ہین۔
روماٹیزم ٭ اسہال پیچش ٭ ایری سپلس اور کنٹی نیوڈ فیور ٭
اسباب۔ پیری ڈسپوزنگ۔ مرد کا ہونا۔ بڑھاپا۔ نیچے اور مرطوب جگہ۔
اکسائیٹنگ کاز۔ ایک خاص کیفیت ہوا کی ٭
تشخیص۔ زکام سے اس مرض کو اسطور پر فرق کرتے ہین کہ یہ بیماری دفعتًہ ظاہر

ہوکر بہت پھیل پڑتی ہے - اور اسمین کمال کم طاقتی ہوتی ہے اور یہ مرض ہر موسم مین پیدا ہوتا ہے ؛

علاج - مرض خفیف ہو تو زکام کا علاج کرین اور شدید ہو یا مسن آدمیونکو ہوجاوے تو اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - وائنم اپیکاک ۱۰ بوند - کمپاونڈ ٹنکچر آف کمفر ۲۰ بوند - ایرومیٹک اسپرٹ اف ایمونیا ۳۰ بوند - پانی ڈیڑھ آونس - سبکو ملا کر تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلاوین غذا مقوی دین اور جھر کا استعمال کرین - اگر اس مرض کے ساتھہ کوئی اور بیماری شامل ہوجاوے تو کم طاقتی اور سستی کا لحاظ رکھکر اسکا علاج مناسب کرین اور جسوقت علامات شدید اس مرض کی دفع ہوجاوین مریضکو فوراً تبدیل آب و ہوا کراوین ؛

ہشتم گلان - ڈرس
اور
فارسی

یہ بیماریان گھوڑون گدہون اور خچرون مین پائی جاتی ہین - مگر چھوت سے انسان کو بھی ہوجاتی ہین - یہ ایک خبیث قسم کا متعدی بخار ہے - دونو بیماریان ہم شکل ہین کیونکہ دونو کا زہر یکسان ہے مگر اتنا فرق ہے کہ جب زہر اپنا اثر منخرین مین پیدا کرتا ہے تب اس مرض کو گلان - ڈرس کہتے ہین اور جب عروق جاذبہ (لم - فاٹکس) اسمین مبتلا ہوتے ہین تب اس بیماری کو فارسی کہتے ہین ؛

گھوڑون کو جب گلان - ڈرس ہوجاتا ہے تب نتھنون سے برابر پانی جاری ہوتا رہتا ہے مرض کے دوسرے درجہ مین رطوبت مذکور گاڑھی اور چپچپی ہوجاتی ہے اور تب پیپ کی شکل پکڑ لیتی ہے آس پاس کے غدود خاصکر جبڑے کے نیچے کے بڑھنے لگتے

ہین - ناک کے اندر زخم پیدا ہوجاتے اور جانور لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے + پشم جہڑنے
لگتی - بہوک جاتی رہتی اور اب تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے - جون جون
بیماری بڑہتی جاتی ہے زخم بہی پہیلتے جاتے ہین اور ان سے بدبودار خون آمیز رطوبت
جاری ہونے لگتی ہے + اب نوان - ٹل سائینس کے اندر کے پردہ مین انفلامیشن ہوکر
زخم پیدا ہوجاتے ہین + پیشانی مین درد ہونے لگتا ہے - آنکہہ کا کونا کن جنک ڈہیلا
سوج جاتا اور اس مین پیپ پڑجاتی ہے - چہرہ پر چہوٹی چہوٹی رسولیان پیدا ہوکر
زخمی ہوجاتی ہین یعنے اب فار - سی کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے + اور مرض نہایت
جلد بڑہنے لگتا ہے اور اسمین جسم کے اندر کے لم - فا - ٹکس مبتلا ہوجاتے ہین تب
پچہلی ایک یا دونو ٹانگین سوج جاتی ہین اور اب نہایت متعفن رطوبت کثرت سے
بہتی رہتی ہے اور جانور تنڈہال ہوکر تلف ہوجاتا ہے +

گہوڑون کو جب فار - سی کی بیماری ہوجاتی ہے تب ایسا ہوتا ہے کہ لم - فا - ٹک
غدودون مین انفلامیشن ہوکر چہوٹی چہوٹی رسولیان پیدا ہوجاتی ہین اور رفتہ رفتہ
انمین پیپ پڑجاتی ہے اور اسی قسم کے زخم پیدا ہوجاتے ہین جیسے گلان - ڈرس
کی بیماری مین ناک کے اندر ہوا کرتے ہین اور اسکا بہی زہر گلان - ڈرش کے زہر کے
طور پر نہایت درجہ کا متعدی ہوتا ہے + بتدریج فار - سی کا زہر سارے جسم مین سرایت
کرجاتا ہے جس سبب سے جسم کی کُل عروق جاذبہ مین انفلامیشن ہوجاتا ہے - ٹانگین اور
سر نہایت سوج جاتے ہین آخر کار بیماری مُہلک ہوجاتی ہے +

اِنسان کے جسم مین جب اِن بیماریون کا زہر سرایت کرجاتا ہے تب گلان - ڈرس یا فار - سی
کی علامتین اکیوٹ یا کرانک قسم کی ظاہر ہوتی ہین +

اکیوٹ گلان - ڈرش کی علامتین قریب اسیطور کی ہوتی ہین جیسی گہوڑون مین پائی
جاتی ہین چنانچہ بخار ہوتا ہے - کمال ضعف ہوتا ہے - ہاتہہ پاؤن مین وجع مفاصل کے

طور کا درد ہونے لگتا ہے - ناک سے بدبودار رطوبت بکثرت بہنے لگتی ہے اور جسم
کے جابجا پھنسیان یا رسولیان پیدا ہو جاتی ہین اور پیپ پڑکر گلنے لگتی ہین - مرض
کے بارہوین دن یہ پھنسیان پیدا ہوتی ہین اُسوقت کثرت سے بدبودار پسینہ آتا ہے
اور بعض دفعہ سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے چھالے بھی پیدا ہو جاتے ہین - جوڑون
کے اِدہر اُدہر دُنبل پیدا ہو جاتے ہین - پھر ناک ورپپوٹے سوج جاتے ہین اور اُسمین
زخم بھی پیدا ہو سکتے ہین - پیشاب مین البیومن اور کثرت سے گردہ کے سانچے
ہوتے ہین - بیمار نہایت کمزور ہو جاتے ہین اور حالت بیہوشی مین ہذیان بھی بکنے
لگتا ہے اور بیسوین دن سے پہلے بیمار تلف ہو جاتا ہے ✣

بعد وفات کے لاش کا امتحان کرین تو ناک کے اندر یا تو بے حساب چھوٹے چھوٹے دانے
پائے جائینگے یا ناک گلی ہوئی ہوگی ✣

بہ نسبت کرانک کے اکیوٹ گلان ڈرش اکثر ہو جاتا ہے اور یہ سائیس اور کوچبانون
کو اکثر ہو جایا کرتا ہے ✣ اِس بیماری کا زہر جسم کے اندر دو سے آٹھ دن تک بیکار
رہتا ہے اور تب بیماری ظاہر ہوتی ہے ✣

کرانک گلان ڈرش - اِس قسم کی بیماری بتدریج بڑھ کر اپنے بیمار کو ہلاک
کر ڈالتی ہے - اور کئی مہینے یا ایک دو سال تک جاری رہتی ہے ✣

علامات - خاص علامتین اِسمین یہ پیدا ہوتی ہین کہ ناک برابر بہتی رہتی
ہے - بدبودار پسینہ آتا ہے - بڑے بڑے جوڑون کے قریب جا بجا دنبل پیدا
ہو جاتے ہین - بیمار بتدریج لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے - آخر کار دست وقئے
شروع ہو جاتے ہین ✣

اکیوٹ فارسی - زخم کے مقام سے جو عروق جاذبہ شروع ہوتی ہین اُن
مین انفلامیشن ہو جاتا ہے جس سبب سے غدود سوج جاتے ہین اور جلد کے نیچے کی ساخت

مین پیپ پڑجاتی ہے تب بیمار نہایت جلد نڈھال ہوجاتا ہے - اِس حالت سے
بیمار بچ بھی جاسکتا ہے لیکن پھنسیاں پیدا ہوکر مُردار پڑجاوین اور ناک سے
گلان - ڈرش کی رطوبت بھی جاری ہے تو اُمید شفا کی نہین ہوتی +

کرانک فارسی - فرض کرو کہ کسی سائیس کی انگلی پر کوئی خفیف زخم ہو یا ذراسی
چھلی ہوئی کوئی جگہہ ہو اور اُسمین گلان - ڈرش کے بیمار گھوڑے کی رطوبت لگجاوے
تو چند روز کے بعد اُس مقام پر ایک دردناک زخم پیدا ہو جائیگا - کہ اگر نڈ علیحدہ کیا جاوے
تو اُسکے نیچے گہرا خبیث قسم کا زخم نظر آویگا + اسی قسم کے زخم سر اور بازو اور عروق
جاذبہ جہان جہان سے گزرتے ہین اُن مقامون پر اور لغلو غدّین بھی پیدا ہو جاتے ہین
اب بیمار کی صحت مین فرق پڑنے لگتا ہے - دوا یا غذا مقوی سے طاقت قائم ہو جاوے -
یا مریض تبدیل آب و ہوا نہ کرے تو ایکوٹ گلان - ڈرش کی علامتین پیدا ہو کر مریض کو
ہلاک کر ڈالتی ہین +

علاج - ایکوٹ گلانڈرش کی بیماری لاعلاج ہے + کہتے ہین کہ سلفائٹ اف سوڈا
سے اِس بیماری کو فائدہ ہوسکتا ہے چنانچہ .

نسخہ - سلفائیٹ اف سوڈا ۲۰ سے ۳۰ گرین + انفیوژن اف کواشیا ڈیڑھ
آونس + دونو کو ملا کر ایک خوراک کرین اور دنمین تین دفعہ پلا دین +

کرانک فارسی مین آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ہمراہ بارک کے یا سنکھیا ہمراہ
اسٹرک - نیا کے مفید پڑتا ہے + اچھی غذا اور اچھی آب و ہوا ہر حالت مین کارآمد
ہے - گومڑیون کو نشتر سے کھولدین + مخزن اور زخمون کو کلورائیڈ اف زنک یا
پر- منگنیٹ اف پوٹاش یا کسی اور عرق دافع عفونت سے خوب طرح دھو ڈالا کرین
اور کاربالک ایسڈ کا پلانا اور لگانا بھی مفید ہے + حفظ ما تقدم اِس بیماری
کا اِسطور پر کرین کہ جس مقام پر زہر لگا ہو اُسکو خوب طرح جلا دین اور سلفائیٹ اف سوڈا

کا استعمال کرین ✣

مقالہ سوم

لے۔ رنگس اور ٹریکیا کی بیماریان

اوّل لے۔ رنجائی ٹس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل اکیوٹ دوم کرانک ✣

اوّل اکیوٹ لے۔ رنجائی ٹس

علامات ۔ یہ بیماری اسطور سے شروع ہوتی ہے کہ پہلے مریضکو جاڑا معلوم ہوتا ہے بعد ازان بخار ہوتا ہے اور اکثر ٹانسل گلاندمین بھی کسیقدر انفلامیشن ہوجاتا ہے آواز بیٹھہ جاتی ہے سوکھی خشک کھانسی ہوتی ہے لے۔ رنگس کے مقام پر درد اور تنگی معلوم ہوتی ہے تنفس مشکل سے لیا جاتا ہے اور اس سے ایک تیز آواز پیدا ہوتی ہے نگلنا مشکل ہوتا ہے اور نگلتے وقت بسبب اسکے کہ گلا۔ ٹس اچھے طور پر بند نہین ہوسکتا غذا کی اجزا اور پانی کا قطرہ گلا۔ ٹس کے اندر داخل ہوسکتے ہین جس سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے۔ حلق بیمار کا سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے اور ایپی۔ گلا۔ ٹس موٹا سرخ اور کھڑا رہتا ہے۔ علامات انفلامٹری فیور کی موجود ہوتی ہین چنانچہ آنکھین سرخ۔ نبض پُر اور سخت اور جسم گرم۔ کچھہ عرصہ بعد مریض کا چہرہ پھیکا اور فکر مند ہوجاتا ہے۔ لبین نیلی آنکھین ابھری ہوئی۔ نتھنے پھیلے ہوئے نبض سریع کمزور اور بے قاعدہ آواز بالکل بیٹھہ جاتی ہے۔ اور گلا اکثر سوج جاتا ہے جیسی کہ بال

ہوتی ہے اور دم بند ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے - اب مریض سے لیٹا نہین جاتا بلکہ بیمار بیٹھا رہتا اور سو جائے تو نہایت گہبرا کر اُٹھ بیٹھتا ہے رفتہ رفتہ ہذیان اور بیہوشی طاری ہو کر ۴ یا ۵ دن کے اندر بیمار مُلکِ عدم کو رحلت کرجاتا ہے مگر اس سے پیشتر بھی مریض دم بند ہو کر مرجا سکتا ہے +

اس مرض مین بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ میوکس پردہ کے نیچے کی سی لیولر ٹیشیو مین اڈیما (یعنے تہیج) ہو جاتا ہے تب اس بیماری کو اڈیما - لٹس لے رنجائیٹس کہتے ہین - علاج اسکا فوراً نہ کیا جاوے تو بیمار دم بند ہو کر مر جا سکتا ہے (دیکھو آگے مرض اڈیما - گلا - لے ٹ - ڈس) +

علامات تشریحی بعد وفات - لے - رنکس کا میوکس ممبرین سُرخ اور پہولکر موٹا ہو جاتا ہے اُسکے نیچے کی ساخت اور ادہر اُدہر کی ساخت بھی پہول جاتی ہین گلا - لٹس اور ایپ - گلا - ٹس سُرخ ہو کر پہولے ہوئے پائے جاتے ہین اور اُنمین سیرم یا پیپ پڑجاتی ہے +

انجام - دم لینے کی تکلیف بہت ہو - چہرہ نیلا - دوران خون سُست اور ہوش و حواس مین فرق پڑجاوے تو انجام بد ہوتا ہے لیکن تنگی نفس کی کم ہوتی جاوے بلغم آسانی سے آتا رہے - چہرہ بہتر معلوم ہو اور نگلنے مین تکلیف نہو تو یہ علامتین انجام نیک کی ہین +

اسباب - پیری ڈسپو - زیشن - سابق مین گلے کا آنا - زور سے گانا +

اکسایٹنگ کاز - سردی کا لگنا یا بارش مین بہیگنا - ٹانسل - گلانڈ کے انفلامیشن کا بڑھ کر پہیل جانا - نگلنا تیز یا گرم چیزون کا - سونگھنا تیز یا گرم ہوا کا - ایرسی - پیلس اور اسکار - لے ٹ - ٹنا اور سمال - پاکس اورمے - زلس اور ہُوپنگ - کف - ٹیہے - ریا کے انفلامیشن کا پہیل جانا +

علاج - بیمار کو ایسے مکان مین رکھین جو گرم ہو اور اسکے اندر کی ہوا کو بذریعہ
پانی کی بہانپ کے مرطوب رکھین اور بیمار کو گرم پانی کا بہانپ سنگھا دین - گلو کو
تر یا خشک فومنٹ - ٹے رشن سے خوب طرح سیکین - انفلامیشن بڑہتا جاوے تو
بذریعہ برش کے نائی - ٹریٹ اف سلور لگا دین - بیماری بہت شدید ہو تو شروع
مین ٹار - ٹار امے - ٹک سے قے کرا دین - گاہے گاہے اسٹرنم ہڈی کے اوپر
کے حصہ پر چند جوکون کے لگانے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے تا کہ لمف اور سیرم
پیدا ہونا پاوے اس نسخہ کا استعمال کرنا چاہیے -
نسخہ - کیا - لو - مل ایک گرین ٭ ٹار - ٹار امے - ٹک ایک گرین کا چوتہایا چہٹا حصہ
افیون ایک گرین کی تہائی یا نصف ٭ سبکو ملا کر ایک پڑیہ بنا دین اور دو دو یا تین تین
گہنٹے بعد کہلا دین ٭ جب لمف پیدا ہو جاوے تو گلو پر پلسٹر لگا دین اور سیماب کا استعمال
تبتک جاری رکھین جبتک مُنہ نہ آلے ٭ کسی اور مرض کے ہونے مین یہ بیماری بہی
لاحق ہو جاوے تو مرض اول کا خیال اور بیمار کی طاقت کی رعایت رکھکر اس مرض
لاحقہ کا علاج کرنا چاہیے ٭ بیمار کو گفتگو سے باز رکھین ٭ علاج سے بیماری اگر نہ رکے
بلکہ تنگی تنفس کی ہر آن زیادہ ہوتی جاوے اور دم بند ہو کر بیمار کے تلف ہو جانے کا
اندیشہ ہو تو فوراً عمل ٹرے - کیا - ٹمی سے گلے کو چہید دین ٭

دوم کرانک لے - رنجائی - ٹس

علامات - مریض کی آواز بیٹہہ جاتی یا بالکل بند ہو جاتی ہے - خشک کہانسی ہوتی
رہتی ہے لے - رنگس مین درد ہوتا ہے ذرا سی محنت یا سرد ہوا کے لگنے سے کہانسی
چہڑ جاتی ہے اور ابتدا مرض مین کسیقدر بلغم بہی اخراج پاتا ہے - جب مرض کو ترقی ہوتی
ہے تب حلق کے اندر زخم پڑ جاتے ہین اور پیپ یا خون آمیز بلغم اخراج پاتا ہے جب

یہ بیماری عرصہ کی ہوجاتی ہے تب نوبت بنوبت ضیق کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں لیکن آخرالامر تنگی نفس کی اسقدر جلد بڑھ جاتی ہے کہ نوبتوں کیوقت بیمار کو بستر پر بیٹھے رہنا پڑتا ہے۔ اور وقفوں کے درمیان تنفس کی آواز تیز ہوجاتی ہے اور مریض اکثر دم بند ہو کر مرجاتا ہے ۔

اسباب ۔ مثل قسم حاد کے اس بیماری کی یہ مزمن قسم بھی ایسی ہوا میں دم لینے سے پیدا ہوجاتی ہے جسمیں خاک دھول یا سنگ ریزے یا کسی اور قسم کے تیز اجزا ہوتے ہیں اور یہ بیماری اکثر آتشک کے سبب سے یا بکثرت سیماب کے استعمال کرنے سے یا مادہ ٹیوبرکل کے باعث سے بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔

علاج ۔ حلق کے اوپر کے حصہ پر متواتر یا تو چند جونکیں لگاویں یا بلسٹر یا مسٹرڈ پلیسٹر یا آیوڈین آینٹ منٹ کی مالش کریں اور بیمار کو گفتگو نہ کرنے دیویں سبب اس مرض کا آتشک ہو تو سیماب یا آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کریں لے۔ رنگس کا میوکس ممبرین ڈھیلا ہوجاوے تو کریوزوٹ یا کافور روغن تارپین میں حل کر کے اسکا بخار سنگھائیں یا مقام مرض پر نائیٹریٹ آف سلور یا سلفٹ اف کاپر خشک یا پانی میں حل کر کے لگاویں لیکن تیز عرق نائیٹریٹ اف سلور کا لگانا ہی بہتر ہے چنانچہ عرق مذکور میں آلہ پروبنگ کی نوک تر کر کے اپیگلاٹس اور لے۔ رنگس کے اوپر کے حصہ پر لگاویں اور خشک چیزوں کا لگانا منظور ہو تو نہایت باریک پیسکر کسی نلی کے ذریعہ لے۔ رنگس کے اندر بیمار کو کھینچنا کہیں چنانچہ وہ خشک دوائیں یہ ہیں یا تو صرف نائیٹریٹ اف بسمتھ یا ایک حصہ کیا۔ لومل ۔ بارہ حصہ شکر + ریڈ پری سی پی ٹیٹ یا سلفٹ اف زنک یا سلفٹ اف کاپر ایک حصہ اور شکر ۳۶ حصے + پھٹکری ایک حصہ + شکر دو حصے + ایسی ٹیٹ اف لڈ ایک حصہ ۔ شکر ۲ حصہ + تکلیف تنفس یا خشک کھانسی کے رفع کرنے کے واسطے افیون ایتھر کافور بلاڈونا یا ہائیوسیمس

کا سخت پشہ بین یا ان دواؤن کو بطور قرص کہلا وین جب بیمار نگل نہین سکتا ہے تب غذا بذریعہ اشٹمک پنپ کے داخل کرنے پڑتی ہے جب کسی ترکیب سے علامات خوفناک ہنع نہوں تو ٹرے کیا ۔ ٹمی کرین ۔ اِس مرض مین مریض اکثر کمزور ہوجایا کرتے ہین تو انکا علاج ادویہ واغذیہ مقوی سے کرنا چاہئے ؞

دوم اڈی ۔ ما ۔ گلا ۔ ٹے ۔ ڈس

واضح ہو کہ لے ۔ رنگس کے بعض بعض حصون کے میو ۔ کس پردہ کے نیچے متخلخل سے ۔ لیو ۔ لر ٹے شیو ہوتا ہے ۔ غرض اسمین اڈی ۔ مایعنے ہیج ہوجا سکتا ہے مثلاً اکیوٹ لے ۔ رنجائی ۔ ٹس مین خاصکر جب اِسمین کوئی شے خراش پیدا کرنیوالی موجود ہوتی ہے تب اڈی ۔ ما ہوجاتا ہے ۔ لے ۔ رنگس کی مزمن بیماریون مین بہی یہ بات پیدا ہوسکتی ہے مثلاً جب اسمین زخم پڑجاتے یا جب اِسکی کریاں مُردار ہوجاتی ہین اور خاص خاص اکیوٹ متعدی بخارون مین بہی لے ۔ رنگس کے میو کس پردے کے نیچے اڈی ۔ ما ہوجا سکتا ہے جیسے اسکار ۔ لے ۔ لٹے ۔ نا اور اری سپلس اور چیچک ؞ اور ٹائی ۔ فس یا ٹائی ۔ فائیڈ فیور مین ؞ گاہے گاہے جب گردون کے مرض کے سبب سے استسقا ہوجاتا ہے تب بہی یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے ؞

علامات ۔ یہ بیماری نہایت خوفناک ہے ۔ اِسکا علاج جلد نہ کیا جاوے تو بیمار دم بند ہو کر فوراً مرجا سکتا ہے لے ۔ رنگس کے اندر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسمین کوئی شے غیرجنس موجود ہے ۔ نگلنا دشوار ہوجاتا ہے ۔ دم نہایت تکلیف سے لیا جاتا ہے ۔ آواز بالکل بیٹھہ جاتی ہے یہانتک کہ کہانسی کی آواز بہی نہین پیدا ہوتی ؞

علاج ۔ بیمار کو گرم مکان مین رکہین ۔ گرم کپڑے پہنا وین اور آب گرم کا نجارا

سنگھاوین (اِس-ٹیم ان-ہے-لے-شن) بعض طبیب اُس آب گرم مین ٹنکچر اف بن-زا-اِن یا ہاپ یا کو-نا-اِئم جوس ملانا بتلاتے ہین اور اُس پانی مین گاہے گاہے چند قطرے کلو-را-فارم کے بھی ملادئے جاوین تو نے-رنگس کا تشنج رفع ہوجاتا ہے گلو پر آب گرم کی تکمید کرین مگر بعض طبیب اُسپر آب سرد لگانا بتلاتے ہین-حلق کے اندر نائیٹریٹ اف سلور لگانا مفید ہے-جب یہ بیماری سخت ہوتی ہے تب مقئی دواؤن کا استعمال مفید پڑتا ہے جیسے ٹار-ٹار امے ٹک یا سلفٹ اف زنک اور اسٹرنم پر چند جونکین بھی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے-قبض ہو تو رفع کرین-اور تسکین معرقات کا استعمال بھی کرنا چاہئے-لیکن امے ٹک دوا سے اِس مرض کو بہت ہی فائدہ ہوتا ہے-برف کے ٹکڑے چوسنے کو دین اور اچھی طرح پچھنا لگاوین-ضرورت ہو تو ٹرے-کے-آٹمی کا عمل بھی کرسکتے ہین ؎

سوم کروپ

اِس مرض کو سائی-نن-کی ٹرے-کئے-لِس اور سائی-نن-کی لے-رن-جیا بھی کہتے ہین اور اِسکا نام ٹرو-کروپ بھی ہے ؎ یہ بیماری اکثر بچون ہی کو ہوجاتی ہے-کیونکہ عہد طفلی کے دوسرے تیسرے اور چوتھے سال ہی پیدا ہوتا ہے اور بعض خاندان کے بچون کی طبیعت اِس مرض مین مبتلا ہونے کے لئے مائل رہتی ہے لڑکون کو بہ نسبت لڑکیون کے یہ بیماری زیادہ تر ہوتی ہے-بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب بچہ اِس مرض مین ایکدفعہ مبتلا ہوتا ہے تو کبھی نہ کبھی یہ بیماری پھر ہوجاسکتی ہے ؎ اور اِس مرض مین اکثر برانکائی-ٹِس یا نیو-مو-نیا بھی ہوجاتا ہے ؎

ماہیت-اِس بیماری مین یا تو صرف ٹرے-کیا یا صرف لے-رنگس یا ٹرے-کیا اور لے-رنگس دونو مبتلا ہوجاتے ہین یعنے ایسا ہوتا ہے کہ اِن مقامون مین نہایت

شدت کا انفلامیشن ہو جاتا ہے جسکے سبب سے لمف پیدا ہو کر جہلی کے طور پر ایک کاذب پردہ سا بنجاتا ہے اور ہوا کی نالی کے خول مین چسپان ہو جاتا ہے جس سبب سے نالی مذکور کا منفذ تنگ ہو جاتا ہے اور بیمار کہلکر سانس نہین لے سکتا نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے کہ خون اچہے طور پر صاف نہین ہونا پاتا ❊

علامات - بعض دفعہ تو یہ بیماری دفعتاً پیدا ہو کر صرف چند گہنٹہ کے اندر مہلک ہو جاتی ہے پر اکثر یہ مرض بتدریج شروع ہوتا ہے اُسوقت اسکی علامتون کو تین درجہ مین تقسیم کر سکتے ہین چنانچہ درجۂ اول مین بخار غنودگی اور آنکہون اور ناک سے رطوبت جاری رہتی ہے - دم لینے مین چندان تکلیف نہین ہوتی اگرچہ کہانسی بار بار آتی ہے پر اس مین کوئی بات خاص نہین پائی جاتی رفتہ رفتہ پر اکثر ۲۴ گہنٹہ کے اندر ہی علامات دوسرے درجہ کی ظاہر ہو جاتی ہین اُسوقت ایک عجیب آواز کے ساتہہ کہانسی ہوتی ہے جسکا بیان کرنا مشکل ہے یعنے وہ آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کسی دہات کے ظرف مین ٹہونکنے سے ٹہن ٹہن کی آواز پیدا ہوتی ہے اور سانس کے ساتہہ خراٹے کی آواز نکلتی ہے - رات کیوقت ان علامتون کو شدت ہوتی ہی پر جون جون صبح ہوتی جاتی ہے انمین بہی تخفیف ہوتی جاتی ہے لیکن چند گہنٹہ بعد ہی بخار کی شدت اور دم لینے مین بہی زیادہ تر تکلیف ہونے لگتی ہے - جلد گرم اور خشک - چہرہ سرخ - تکلیف تنفس کہانسی متواتر - نبض پُر اور سریع اور بچہ سخت اور چڑچڑا ہو جاتا ہے اسحالت مین بہی چند منٹ تک مریض خوش ہو کر اپنی کہیل کیطرف مائل ہو سکتا ہے اور تنفس کی تکلیف بہی کسیقدر رفع ہو سکتی ہے لیکن دم کے ساتہہ خراٹا بدستور جاری رہ سکتا ہے پر فوراً بچہ لے دم ہو جاتا ہے - دم کشی کیوقت خراٹے کی آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے اُسوقت مریض عرق عرق ہو جاتا ہے چہرہ اور رگلو کی رگین خون سے پُر ہو جاتی ہین بعد ازان بیمار تکلیف سے دم چہوڑنے

لگتا ہے - یہ حالت ضیق کی چند منٹ تک رہ کر بچہ کو کسیقدر افاقہ ہوجاتا ہے اُسوقت
تھک کر اکثر سو جاتا ہے پر سوتے وقت خراٹے کی آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے لیکن
بعد چند منٹ کے خوف کہا کر چونک پڑتا ہے اور پہر اگلے طور پر مگر اُس سے زیادہ شدید
ایک اَور نوبت شروع ہوجاتی ہے - مگر مرض کے بڑہنے کے ساتھہ کہانسی کی شدت زیادہ
نہین ہوتی اور نہ اُسکے ہمراہ بلغم آتا ہے اور آتا ہے بہی ہے تو نہایت تہوڑا ساکہ جسکے
نکلنے سے کچھہ بہی افاقہ نہین ہوتا - اِس مرض کے ابتدا ہی سے یعنے جب سے اِسکی خاص
علامتین ظاہر ہونے لگتی ہین - بچہ کی آواز بیٹھہ جاتی ہے اور چھوٹے بچون مین یا تو
بالکل پیدا ہی نہین ہوتی اور جو ہوتی بہی ہے تو بچہ کو گفتگو سے اسقدر تکلیف ہوتی
ہے کہ اُس سے کوئی بات پوچھی جاوے تو جواب اشارون سے دیتا ہے تشنگی ہمیشہ
زیادہ رہتی ہے مگر نگلنے مین تکلیف نہین ہوتی حلق اکثر سُرخ ہوتا ہے اور لا - ژنکس کو
دبانے سے بچہ درد محسوس کرتا ہے - زبان کی نوک اور کنارے سُرخ ہوتے ہین لیکن
درمیانہ اور پچھلے حصہ پر ایک گاڑہی اور سفید رطوبت جمی رہتی ہے پاخانہ کسیقدر
قبض اور بہوک بالکل مرجاتی ہے - تیسرا درجہ جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے نوبت مرض کی اسقدر
جلد جلد ہونے لگتی ہے کہ بچہ کو دم لینے نہین دیتی - اِسحالت مین بعضدفعہ کہانسی
بالکل موقوف ہوجاتی ہے اور بعوض خراٹے کے اب دم لینے کے ساتھہ کھینچنے کی
آواز سُنائی دیتی ہے - چہرہ بہاری اور فکر مند ہوجاتا ہے سر پیچھے کو کچ جاتا ہے
آنکھین سُست اور لبین نیلگون جسم خشک اور ہاتھہ پاؤن سرد یا جسم سرد پسینہ سے
معرق ہوجاتا ہے - دم جلد جلد اور بے قاعدہ لیا جاتا ہے - نبض نہایت جلد اور نہایت
کمزور چلتی ہے - اِس درجہ مین اگرچہ وقفہ نہین پایا جاتا مگر سانس کی تکلیف ہر آن
زیادہ ہوتی جاتی ہے - اب بچہ بے چین ہوکر تڑپنے لگتا ہے اور اپنے حلق کے اندر
ہاتھہ ڈالکر اُسکو چیرنا چاہتا ہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت کا روک رفع ہوجاوے - غرض

اِن لنگیفون کے اندر بچہ کو کنولشن ہوجاتا ہے تب تڑپ تڑپ کر مرغ روح اُسکا
قفس عنصری سے پرواز کرجاتا ہے ؞

اسباب - سرد اور مرطوب آب وہوا اور دفعتاً سردی کا لگجانا بوعث اس مرض
کے ہین اور بعض مقامون مین یہ مرض انڈیمک بھی ہے ؞

صورتحال تشریحی بعد وفات - مرگ کے بعد نعش کو چیرنے سے لانکس
اور ٹریکیا اور ہوا کی نالیون کا میوکس ممبرین سُرخ اور موٹا اور بعض دفعہ چھلا ہوا
اور زخمی بھی پایاجاتا ہے - اُسپر اکثر ایک کاذب پردہ چمٹا ہوا ہوتا ہے یہ پردہ
بہ نسبت ہوا کے نالیون کے اَور حصون کے لیے - رنکس اور ٹریکیا مین
زیادہ تر پایاجاتا ہے ؞

امتداد مرض - علامات پیشرو سے شمار نہ کرین تو یہ مرض ۱۸ گھنٹہ سے ۲۴
گھنٹہ کے اندر مہلک ہوجاتا ہے اور حساب مین اُن علامتون کو بھی شامل کرین تو
۴ دن سے ۶ دن کے اندر بیمار مرجاتا ہے ؞

نتائج - انجام اس مرض کا اکثر بُرا ہوتا ہے لیکن عین ابتدا سے علاج کیا جاوے
تو نتیجہ نیک بھی نکل سکتا ہے ؞

علاج - اِس مرض کا علاج عین شروع مین کرنا چاہیے ورنہ دوا سے کچھ
فائدہ نہوگا جسوقت دیکھین کہ بچہ مین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین اور
کھانسی کی ٹھن ٹھن کی بھاری آواز بھی کسیقدر سُنائی دیتی ہے اُسوقت
اُسکو آب گرم مین بٹھلادین اور باہر نہ نکلنے دین غذا اُسکی کم کردین اور اِپی کے کوانا
اور ٹارٹر ایمٹک سے قے کرادین بعد ازان دوسال کے بچہ کو اِس نسخہ
کا دو ڈرام تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلادین -

نسخہ - بائی کار - بونٹ اف پوٹاش ۳۰ گرین ؞ سائیٹرک ایسڈ ۲۰ گرین

انٹی-مونیل وائین - ڈیڑہ ڈرام ✣ اپی-کے-کوانا وائین ۲ پونڈ ✣
سرپ اف لمن اڑہائی ڈرام ✣ پانی اڑہائی آونس ✣ سبکو ملالین ✣
جس مکان مین بچہ ہو اُسکی ہوا گرم اور پانی کی بہانپ کے ذریعہ اُس ہوا کو مرطوب
ہونا چاہیے اِن ترکیبون سے مرض کا حملہ رُک جاسکتا ہے لیکن مرض نہایت شدت
سے شروع ہوگیا ہو یا بیمار اُسوقت تمہارے علاج مین آوے کہ جسوقت مرض بخوبی
پیدا ہوگیا ہو تو اُس سے زیادہ تیز علاج کی ضرورت ہوتی ہے اُسوقت فصد اور
ٹارٹار امے ٹک یہ دو تدبیرین ہین کہ جنپر اعتماد کیا جاسکتا ہے پس اُس حالت
مین کہ مرض جب نہایت شدت سے شروع ہو اور چہرہ اور لبین نیلگون ہوتی
ہون اور نبض کمزور نہ ہوگئی ہو اور دم لینے مین نہایت تکلیف ہو تو اچھی طرح
جوگو-لروین سے فصد لین - اور ٹارٹار امے ٹک کا استعمال بھی خوب کرین کیونکہ
تین سال کی عمر کے بچون کا خون بازو کی وین سے بخوبی نہین آتا ہے فصد کا قاعدہ یہ ہے
کہ بچہ کی عمر اگر ایک سال سے دو سال تک کی ہو تو ۳- آونس تک خون نکالنا چاہیے
اور ٥ سال سے ١٠ سال تک ٦ آونس نکالنا چاہیے اثر فصد کا اِسقدر فوراً ظاہر
ہوتا ہے کہ جون جون خون بہتا جاتا ہے سانس لینے کی تکلیف بھی رفع ہوتی جاتی
ہے لیکن اگرچہ فصد سے بڑا فائدہ ہوتا ہے پھر بھی بعد فصد کے کسی اَور دوا کا
استعمال نہ کیا جاوے تو وہ فائدہ بہت دیر تک قائم نہین رہتا اور ۴ یا
٦ گھنٹہ بعد علامتون کو پھر شدت ہوجاتی ہے فصد سے فائدہ نہو یا یہ بیماری
کسی کمزور بچہ کو ہوجائے تو بعوض فصد کے ٹڑی-کیا پر جونکین لگادین اور جبتک
قے نہو ٹارٹار امے ٹک ایک گرین کا آٹھوان حصہ یا چوتھائی گرین یا آدھا گرین
دس دس منٹ بعد کھلاتے جاوین اور بعد قے کے بھی اسی مقدار کو آدہ آدہ
گھنٹہ بعد کھلاتے جاوین جبتک مرض کو بخوبی تخفیف نہو جاوے ✣ جس مقدار

سے قے ہوتی ہے اُسکے چند مرتبہ کہلانے سے دوا کا وہ اثر جاتا رہتا ہے پس
اِس صورت مین مقدار دوا کی بڑہانی چاہیے کیونکہ ٹارٹار اِمٹک سے فائدہ تب
ہی ہوتا ہے جب قے آتی ہے۔ اِس دوا کی نا شتے۔ تنگ مقدار سے اِسقدر
فائدہ نہین ہوتا بلکہ مریض اِس سے نڈہال ہوجاتا ہے۔ بعد ۴ یا ۶ گہنٹے کے
ٹارٹار امٹک سے اچھا فائدہ ظہور مین نہ آوے تو پہر جونکین لگا دین یا
اگر مناسب سمجہین تو پہر فصد لین اور ٹارٹار امٹک کے استعمال سے مرضکو تخفیف
ہوجاوے تو اِس دوا کو دیر دیر بعد کہلا دین۔ لیکن اُسکی مقدار کم نہ کرین بلکہ پوری خوراک
قے لانے والی بعوض آدہ گہنٹہ کے ایک ایک یا دو دو گہنٹہ بعد کہلا دین۔ مرض کو
افاقہ ہوتا جاوے تو تین یا چار یا چہ چہ گہنٹہ بعد کہلا دین ٹارٹار امٹک کے
استعمال سے شدت مرض کی کم ہوجاوے تو کیا۔ لو۔مل کا استعمال شروع کرین
لیکن مرض کے شروع ہی سے مرکیوریئل آینٹمنٹ کی مالش کر سکتے ہین
یا فلالین کے ٹکڑے پر دو ڈرام مرکیوریئل آینٹمنٹ بچہا کر بطور پیٹی کے
بچہ کے شکم پر باندہ دین۔ یہ یاد رہے کہ یہ بیماری اِسقدر مہلک ہوجاتی ہے کہ پارا
جسکا اثر بہت دیر سے پیدا ہوتا ہے ابتدا مرض مین مفید نہین پڑ سکتا لیکن جب
بیماری کی شدت رفع ہوجاتی ہے تب کیا۔ لو۔مل کے استعمال کرنے سے دو فائدے
متصور ہین ایک تو یہ کہ اِسکے کہانے سے ہوا کی نالیون مین پردہ کاذب نہین بننا
پاتا اور دوسرے یہ کہ پہیپڑے کا انفلامیشن جو اِس مرض مین پیدا ہوکر اکثر مہلک ہوجاتا
ہے کیا۔ لو۔مل کے کہانے سے نہین ہونے پاتا ۲ برس سے ۵ برس تک کے بچہ کو آدہی
گرین سے ایک گرین کیا۔ لو۔مل ہمراہ تہوڑے اپی۔کے۔کوانا کے گہنٹہ یا دو دو
گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے کبھی کبھی اِسکے درمیان مین ٹارٹار امٹک سے قے
کرانی چاہیے۔ یہ یاد رہے کہ اگر کروپ کی علامتون مین شدت ہوجاوے یا وہ

پھر لوٹ پڑین تو کیا - لو-مل فوراً موقوف کردین اُسکے عوض ٹار-ٹار اِمے-ٹیک
قئے لانے کی مقدار مین استعمال کرین - ایک بڑی بھاری بابت شدید قسم کے کروپ
کے عسلاج مین قابل یاد رکہنے کے یہ ہے کہ ایک ہی بیمار مین کبھی تو یہ مرض نہایت
شدت پکڑ جاتا ہے اور کبھی خفیف ہوجاتا ہے پس بیمار کو عرصہ تک تخفیف رہے
اور پھر دم لینے مین تکلیف ہوجائے تو اِس سے ہرگز ایسا قیاس کرنا چاہیے کہ بچہ کی
حالت ابتر ہوگئی ہے - پس عسلاج زیادہ تیزی سے کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ
شاید وہ تنگی نفس کی تشنج کے باعث پیدا ہوئی ہو کہ جو بلا کسی تیز عسلاج کے بچہ کو
حرف آب گرم مین غوطہ دلانے سے فوراً رفع ہوسکتی ہے *

ہر مریض مین کیا - لو-مل کے استعمال کرنے کی ضرورت نہین پڑتی کیونکہ عین ابتدا مین اِس
بیماری کا عسلاج مناسب طور پر تیزی سے کیا جائے تو چند گھنٹہ مین اسکی ساری علامتیں
رفع ہوجاسکتی ہین اُن صورتون مین کہ جب لا-رنگس کے ساری عسلامات خوفناک رفع
ہوجاوین اور تیسو بھی بچہ اسیطور پر دم لیتا رہے کہ جسطور پر یہ مرض کے ہونے سے لیتا تھا
اور تھوڑا بہت کہانستا بھی ہو تو اسحالت مین حلق پر ٹنکچر آف آیو-ڈین لگانے سے بھی بہت فائدہ
ہوتا ہے لیکن فرض کرو کہ بیمار ہمارے علاج مین اُسوقت آوے کہ جب بیماری بڑھ گئی
ہو تو اُسحالت مین وہ علاج راست نہین آسکتا جو ابتدا مرض مین مفید پڑتا ہے مثلاً
جب دیکھین کہ ٹار-ٹار اِمے-ٹک کے کہانے سے قئے نہین ہوتی یا کہلاتے ہی بلا کوشش
کے یہ دوا خارج ہوجاتی ہے اور جبتے بچہ اُسوقت اُگل دے اُسمین اگر بلغم یا پردہ کا ذرہ
کے ٹکڑے موجود ہوون اور جسم کی حرارت غریزی کم ہوتی جاوے - لبین زیادہ تر نیلگون
ہوجاوین نبض کمزور اور جلد جلد چلنے لگے اور نوبت ضیق کی بدستور شدید ہے اور تنفس
کی آواز خراٹے کی نہ ہو بلکہ باریک چنخنے کی آواز کے طور پر تو ان عسلامتون سے یہ
معلوم کرنا چاہیے کہ اب ٹار-ٹار اِمے-ٹک کے استعمال کرنے کا موقع گزر گیا

اسوقت علاج کو فوراً بدل دینا چاہیے اگرچہ مریض کی زیست کی امید اسحالت
مین بہت کم ہوتی ہے پھر بھی آب گرم مین رائی ملا کر اسمین چند منٹ بچہ کو رکھین اور
فوراً سلفٹ اف کاپر کھلا کر قے کراوین کیونکہ یہ دوا قے کی نہایت سریع التاثیر
ہے یا بعوض اسکے شہد یا شیرہ مین زیادہ مقدار پھٹکری کی ملا کر ا یا ۵ امنٹ
بعد جبتک کھلکر قے نہو لے پلاتے جاوین سلفٹ اف کاپر سے قے کرانی منظور
ہو تو چوتھائی یا آدھی گرین پانی مین حل کر کے پاؤ پاؤ گھنٹہ بعد پلاتے جاوین جب
دیکھین کہ قے نہین ہوتی اور بچہ نڈھال ہوا جاتا ہے تو پھر قے کی دوا نہ دینی چاہیے
بلکہ اسحالت مین نسخہ ذیل کا استعمال بعد دو دو گھنٹہ کے کرتے جاوین ٭

نسخہ - ڈی - کاکشن - سی - نیکا ۲ آونس ۵ ڈرام ٭ کاربونٹ اف ایمونیا
۸ - گرین ٭ ٹنکچر اف اسکوئیل - ۱۶ بوند ٭ سرپ اف ٹو - لو ۳ ڈرام ٭ سکو ملا لین ٭
خوراک - ۳ ڈرام ٭ یہ نسخہ ۲ برس سے ۳ برس کے بچہ کے لئے موزون ہے -
علاوہ اس دوا کے بچہ کی طاقت غذا مقوی سے قائم رکھین - جب مرض اس درجہ کو پہنچ
جاتا ہے تب اگرچہ امید زیست کی بہت ہی کم ہوتی ہے پھر بھی ایک اور دوا کا استعمال
کر سکتے ہین یعنے کیا - لو - مل مثلاً دو برس سے تین برس تک کے بچہ کو اگر اسہال اسکا
کا مانع نہو ایک گرین کیا - لو - مل گھنٹہ گھنٹہ بعد کھلاوین اور راٹونیز دو دو گھنٹہ بعد ایک
ڈرام تیزمر - کیو - ریئل آینٹ - منٹ کی مالش کرین - اسہال موجود ہو تو کم یا بالکل
نہ کھلاوین - اس بیماری مین ادویات کاونٹر - اری - ٹے - شن کے استعمال کرنے کا
یہ قاعدہ ہے کہ جب شدت اس مرض کی انفلے - مے - شن تک دوا سے رک جاوے
اسوقت اسٹرنم ہڈی کے اوپر پلسٹر لگانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے لیکن جب مرض
بڑھ جاوے اور پچھلے علاجات سے نہ رک سکے اسوقت اسٹرنم ہڈی پر پلسٹر لگانے
سے کچھ فائدہ نہین ہوتا بلکہ اسصورت مین ایک بڑا سا پلسٹر سامنے گلو پر لگا دینے سے

ضیق النفس کی بیماری کو اکثر تخفیف ہوجاتی ہے۔ اور بچہ دم آسانی سے لیتا ہے۔
اور کہانسی کے ہمراہ بلغم بہی اخراج پاتا ہے کہ جو بات پہلے نہین ہوئی تہی پس اسباب کو
یاد رکہین کہ جب فصد کے لینے یا جوکون کے لگانے یا ٹارٹار امٹک کے کہلانے سے
دو گہنٹہ کے اندر صورت افاقہ کی نظر نہ آوے تب گلو پر بیٹنگ بلسٹر لگا سکتے ہین۔
لیکن جب دیکہین کہ کسی علاج سے فائدہ نہین ہوتا اور دم لینے مین نہایت تکلیف
ہوتی ہے اُسوقت ٹریکیا۔ٹمی کا اپریشن کرسکتے ہین کہ جسکے کرنے کی ترکیب علم جراحی
کے درسون مین بتلائی جاتی ہے ٭

اشارہ۔ بعض طبیب اِس مرض مین فصد لینے اور جوکین لگانے اور ٹارٹار امٹک
اور کیا لو مل کا استعمال کرنا بالکل منع کرتے ہین کہتے ہین کہ اِس علاج سے ضعف
پیدا ہوتا ہے اور بچہ کمزور ہوجاتا ہے۔ میرا تجربہ انکی راے کے خلاف ہے۔ فرض
کیا کہ اوپر کی تدبیر سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔ پہر کیا۔ جب ہم جانتے ہین کہ یہ بیماری
اشد درجہ کی مہلک ہے تو ہم ضعف کا خیال رکہین کہ مریض کی جان کا۔ کیونکہ بارہا ہم
نے دیکہا ہے کہ اوپر کے طریقہ علاج سے اگر ابتدا سے ساتہہ تندہی کے کیا جاوے تو
اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ ضعف کا تدارک آسان ہے۔ پیچہے بہی کیا جاسکتا ہے لیکن ہوا
کی نالی کا خول جو لمف کے پردہ کاذب سے تنگ ہوگیا ہے اور سانس کے لینے اور
چہوڑنے مین مزاحمت کرتا ہے اُسکو کہولنا مقدم سمجہنا چاہئے۔ یہ بیماری ایسی جلد
مہلک ہوجاتی ہے کہ طبیب کو اگر مکرر کرنے کا موقع نہین ملتا۔ فوراً ایسا علاج کرنا
چاہئے جس سے انفلامیشن بڑہنے نہ پاوے اور لمف پیدا ہونے نہ پاوے جس سے ہوا کی
نالی کا منفذ تنگ ہوجاتا ہے اور بیمار فوراً دم بند ہوکر مرجاتا ہے ٭ ہان اتنا ہم کہتے
ہین کہ ہر موقع مین فصد نہ لینی چاہئے۔ جوکین لگانی کافی ہین۔ لیکن ٹارٹار امٹک
کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ جس ترکیب سے اوپر بتلایا گیا ہے اِس سے انفلامیشن کو

تخفیف ہوجاتی ہے - اور چونکہ قے بھی ہوتی ہے تو بذریعہ قے کے لمف کا کاذب پردہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جاتا ہے اور مریض سانس کھلکر لیتا ہے ٭

چہارم لے-رن جس مَس اسٹرائی-ڈیولس

اس بیماری کو فالس (یعنے کاذب) کروپ بھی کہتے ہین بمقابلہ ٹرو-کروپ کے جس کا بیان اوپر ہولیا ہے ٭

علامات - دم کشی کی آواز زاغ کے چیخنے کی سی ہوتی ہے کہ جو دفعتاً اور اکثر خواب سے جاگنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے اسمین کھانسی نہین ہوتی - تھوڑے عرصہ کے لئے بچہ کو دم لینے کی تکلیف اور کمال بے چینی ہوتی ہے آخر کار رفع ہوجاتی ہے اُسوقت مریض کی سانس کے ساتھ زاغ کے چیخنے کی آواز کے طور ایک آواز نکلتی ہے جب گلے کا تشنج کم ہوجاتا ہے تب بیمار جلد جلد اور تکلیف سے دم لیتا ہے اور پھر دم کشی کیوقت زاغ کے چیخنے کی سی آواز نکلتی ہے - اور جسوقت بیمار دم کھینچتا ہے اُسوقت سینہ کی ہڈی خم کھا کر دب جاتی ہے اور دم چھوڑنے کیوقت اُٹھہ آتی ہے چہرہ بیمار کا نیلگون اور آنکھین پتھرا جاتی ہین بعد ازان کن-ولشن ہوتا ہے - ہاتھہ کے انگوٹھے ہتھیلی کیطرف مڑجاتے ہین اور ہاتھہ اور پاؤن کی اُنگلیان بھی مڑجاتی ہین اور کلائی اور ٹخنے کا جوڑ زور سے خم کھاجاتا ہے جب بیماری حالت ردی کو پہونچ جاتی ہے تب مریض دم بند ہو کر مرجاتا ہے یا بچہ تھک کر اپنی دائی کے آغوش مین گر پڑتا ہے ٭

ماہیت - جب فم معدہ یا امعا مین خراش ہوتی ہے تو اثر اُس خراش کا بذریعہ انفیریر-گرنٹ لے-رن-جی-ال نروکے لے-رنگس کے عضلون پر ہوتا ہے یا جب برانکیل اور سر-وائی-کل-گلنڈ مین بیماری ہوتی ہے تب

ہمبو-گیاسٹرک نرو یا اُسکی ریکرنٹ لے-رن-جی-ال شاخون مین خراش ہوتی ہے +

اسباب پری-ڈسپو-زنگ - عہد طفلی - پیدایش سے لیکر تین برس کی عمر اسکرا-فیو-لس مزاج +

اکسائٹنگ کاذ - خراش امعا - شکم مین کرم کا ہونا - گلو یا برانکیل غددوون کا بڑہ جانا +

تشخیص - اس مرض کو ٹرو-کروپ کی بیماری سے فرق کرنا چاہیئے چنانچہ اس بیماری مین ایسا ہوتا ہے کہ مرض کی نوبت دفعتاً پیدا ہوکر فوراً رفع ہو جاتی ہے اور ما بین نوبتون کے دم آسانی سے لیا جاتا ہے اس مرض مین نتو بخار اور نہ زکام کے علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے اصل کروپ مین ہوا کرتا ہے + یہ مرض تشنجی ہے ٹرو-کروپ انفلامیشن کی بیماری ہے +

علاج نوبت کیوقت کا - بیمار کو آب گرم مین بٹھاوین - سر و چہرہ پر آب سرد چھڑکین - امو-نیا کی ہوا سنگھاوین - مریضکو کھلی ہوا مین رکھین جب کسی سے کچھ فائدہ نہو تب ٹال ٹری-کیا-ٹمی کا کرین +

علاج وقفہ کے ایام کا - اُسوقت کا علاج مسہلات مقویات اور دافع تشنج ادویات سے کرتے ہین مثلاً مریضکو کاڈ-لیور-آئیل پلاوین - مرکبات فولاد کا استعمال کرین یا اس نسخہ کو کام مین لاوین -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف بلا-ڈو-نا ½ گرین + برو-مائیڈ اف پوٹا-سیم ۲-گرین + پانی ۲ ڈرام + سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور دن مین تین یا چار دفعہ پلاوین + تبدیل آب و ہوا کراوین اور غذا سریع الہضم دین +

مقالہ چہارم

برانکیل ٹیوب اور ایئر سیلس کے بیماریاں

اول برانکائیٹس

برانکیل ٹیوب کے میوکس ممبرین کے انفلامیشن کو برانکائی ٹس کہتے ہین یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک اکیوٹ یعنی حاد۔ دوسری کرانک یعنی مزمن *

اول اکیوٹ برانکائی ٹس

اسباب۔ پری ڈسپوزنگ کازز۔ چھوٹی اور بڑی عمر۔ وہ عادات جن سے کمزوری پیدا ہو۔ کمزوری چاہے کسی اور سبب سے پیدا ہو۔ ان امراض کا ہونا جیسے ریہ۔ کیٹش۔ گاوٹ۔ مزمن ششش کی بیماریاں اور پہلے کبھی برانکائی ٹس کا ہوجانا۔ دل کی بیماریاں یا کوئی اور حالتین جنمین ہوا کی نالیون کی رگین خون سے پر ہوجا دین۔ سرد یا مرطوب آب ہوا موسم۔ ایسے پیشے جنمین خواہ نخواہ سردی مین باہر جانا پڑتا ہے۔ ایسی ہوا مین دم لینا جسمین خراش پیدا کرنیوالے اجزا موجود ہون۔ بڑے شہرون کے ایسے گلی کوچون مین بود باش کرنا جو بلحاظ صحت کے خراب ہون *

اکسائیٹنگ کازز۔ جب سردی لگ جاتی ہے تب یہ بیماری اکثر پیدا ہوتی ہے مثلاً بارش مین بھیگنے یا سردی مین باہر نکل جانے سے یا پسینہ کیحالت مین سرد ہوا کے لگ جانے سے بھیگے کپڑون کے پہننے یا سیلی ہوئی جگہہ پر سونے سے * ہوا کی نالیون کے خاص میوکس پردہ پر جب کسی قسم کی خراش کا اثر ہوتا ہے تب بھی

یہ بیماری ہوجاتی ہے مثلاً گرم یا سرد ہوا کا سونگھنا یا تیز گیاس ہواؤن مین دم لینا یا جس ہوا مین خاک دہول یا روئی یا پشم کے ریشے ہون یا لوہا یا پیتل کے ذرات ہون اسمین دم لینا + اِن نالیون مین خون یا پیپ یا ٹیو-بر-کل یا کنسر کا ہونا + خون جب متعدی بخارون مین زہریلا ہوجاتا ہے تب بہی برانکائی-ٹِس کی بیماری ہوجاتی ہے خاصکر ٹائی-فائیڈ فیور اور مے-زلس مین اور گاوٹ یا رو-مائٹزم اور آتشک مین اور جب کوئی جلدی بیماری دفعتاً گم ہوجاتی ہے اور جب کوئی رطوبت عرصہ سے جاری ہوا اور وہ بند ہوجاوے + بعض دواؤن کے استعمال کے اثنا مین بہی یہ مرض ہوجاتا ہے جیسے آئیو-ڈین + بعض دفعہ برانکائی-ٹِس کی بیماری وبائی بہی ہوجاتی ہے جیسے اِن-فلو-اِن-زا مین ہوا کرتا ہے +

ماہیت - ہوا کی نالیون کے اندر کا میو-کس پردہ متورم ہوجاتا ہے اور پہولکر مکدر اور ڈہیلا بہی ہوجاتا ہے + پردہ مذکور پہلے تو خشک ہوتا ہے مگر تہوڑے ہی عرصہ بعد اس سے بکثرت بلغم پیدا ہونے لگتا ہے اور جون جون بیماری کا دورہ جاری رہتا ہے بلغم مذکور کی خاصیت بدلتی جاتی ہے - مثلاً ابتدا مین صاف کفدار بلغم اخراج پاتا ہے لیکن کچہہ عرصہ بعد بلغم مذکور مکدر لیسدار یا پیپ کی شکل کا نکلتا ہے + میو-کس پردہ اکثر چہیلا ہوا اور بعض اوقات اسمین خفیف زخم بہی پڑجاتے ہین اور گاہے گاہے ہوا کی نالیون مین خون بہی پایا جاتا ہے +

عارضات - برانکائی-ٹِس کی بیماری مین پُشش مین اجتماع خون کا پایا جاسکتا ہی یا پُشش مین اڈی-ما ہوجاسکتا ہے اور شُش کا کوئی خاص حصہ یا بہت سا حصہ سکڑ کر دب جاسکتا ہے + ام-فائی-سی-ما کی بیماری ہوسکتی ہے گاہے گاہے نیو-مونیا کا مرض بہی لاحق ہوجاسکتا ہے اور پلو-ری-سی بہی ہوجاسکتی ہے + اِس بیماری مین وریدین خون سیاہ سے پُر بہی ہوجاسکتی ہین +

علامات - اکیوٹ برانکائی-ٹس کی بیماری کی علامتیں دو حصون مین
منقسم ہوسکتی ہین - اوّل علامتین اُس قسم کے مرض کی جو بڑی بڑی اور متوسط مقدار
کی ہوا کی نالیون مین ہوجاتا ہے ٭ دوم یہ کہ جب یہ مرض نہایت باریک باریک
ہوا کی نالیون مین ہوجاتا ہے اور جسکو اصطلاح مین کے - پے - لے - ری - برانکائی ٹس
کہتے ہین - یس -

اول علامات اُس قسم کی اکیوٹ برانکائی ٹس کی جو بڑی بڑی اور متوسط مقدار کی ہوا کی نالیون مین ہوجاتا ہے - جب یہ مرض سردی کے سبب سے
ہوجاتا ہے تب اسمین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین - گلا دُکہتا ہے اور آواز بھی
کسیقدر بہاری ہوجاتی ہے - کبھی تو سردی لگتی اور کبھی بدن گرم ہوجاتا ہے - سارا
بدن ٹوٹنے لگتا ہے اور کمزوری معلوم ہوتی ہے - زبان میلی ہوک جاتی رہتی ہے اور
قبض ہوجاتا ہے - گاہے گاہے قدرے ہذیان بہی ہوجاتا ہے اور جب یہ مرض نہایت
بچے یا کمزور بچونکو ہوجاتا ہے تب کن - ول - شن بہی ہوجا سکتا ہے - ایک علامت خاصہ
(لو - کل سم - ٹم) دوسری علامات عامہ (جے - نے - رل سم - ٹم) ٭

اول علامات خاصہ - سینہ کے سامنے مگر خاصکر اسٹر - نم ہڈی کے اوپر کے حصہ
کے پیچھے اور مے - ڈیو - بری - ام کے اوپر کے نشیب مین گرمی جلن خراش اور خارش
محسوس ہوتی ہے یا تہوڑا بہت درد معلوم ہوتا ہے - اِن علامتون کو دم کہینچتے وقت
شدت ہوتی ہے - کہانستے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سینہ چِرا جاتا ہے - کہانسنے
کے سبب سے عضلات مین خاصکر سینہ کی دونو جانب اور نیچے درد ہوتا ہے اور اگرچہ
دم لینے مین کسیقدر تکلیف معلوم ہوتی ہے مگر ضیق نہین ہوتی ٭ کہانسی ہوتی ہے
بعضدفعہ نوبت بنوبت مگر اکثر خاصکر سوتے وقت یا صبح کو اُٹھتے وقت کہانسی
اس شدت سے چھڑتی ہے کہ بے حسیتا ہوتی رہتی ہے - اب بلغم جلد خارج ہونے

لگتا ہے مثلاً پہلے تو صاف رقیق اور کفدار بلغم آتا ہے بعد ازان مقدار اسکی زیادہ ہوجاتی ہے اور شکل اسکی پیپ کیسی اور تہوڑا بہت ملکدار اور لیسدار اور اس مین کف نہین ہوتا۔ بعضدفعہ بلغم اسقدر لیسدار اور چپچپا ہوتا ہے کہ اسکی تار بندہ جاتی ہے اور بعضدفعہ بلغم کے لوتھڑے بہی خارج ہوتے ہین۔ گاہے گاہے بلغم مین خون کی دہاریان بہی ہوتی ہین ٭

علامات عامہ۔ برانکائی ٹس کی بیماری کچہہ بہی وسیع ہو توکسیقدر بخار ہوتا ہے لیکن بہت زیادہ نہین ٭ بیمار اکثر کمزور اور پژمردہ ہوجاتا ہے ٭

دوم علامات کےپی لےری برانکائی ٹس کے

اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض بڑی بڑی ہوا کی نالیون سے کےپی لےری برانکیل ٹیوب مین گذرجاتا ہے اور گاہے دونو قسم کی نالیون مین بیماری ایک ہی دفعہ شروع ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے ہی کےپی لےری برانکیل ٹیوب ہی مین یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اسوقت ابتدا مین لرزہ ہوکر درد سر ہوتا ہے اور قے ہونے لگتی ہے ٭ اس قسم کے مرض مین بجز کہانسی کے سبب گوشت مین درد ہونے کے جو اکثر شدید ہوتا ہے کوئی اور درد بہت کم یا بالکل نہین ہوتا ٭ دم اکثر تکلیف سے لیا جاتا ہے اور اسقدر جلد جلد کہ عرصہ ایک منٹ کے اندر پچاس بلکہ اس سے بہی زیادہ مرتبہ دم لیا جاتا ہے اس سانس کی حرکت سے وہی۔ زنگ کی آواز آتی ہے جب بیماری شدید ہوتی ہے تب ضیق کی علامتین پیدا ہوتی ہین۔ یا تو نوبت بنوبت یا برابر ہوتی رہتی ہے۔ کہانسی بار بار اور نہایت شدت سے ہوتی ہے یہانتک کہ کہانستے وقت بیمار اٹھ بیٹھتا ہے یا اپنے کو سامنے کی طرف جہکا دیتا ہے اور پسلیون کو پکڑ کر زور زور سے کہانستا ہے ٭ بلغم مشکل سے خارج ہوتا ہے مگر جب

آتا ہے تب بکثرت اور لیسدار اور چیچپا آتا ہے * اِس قسم کے مرض مین علامات عامہ بشدت پیدا ہوتی ہین چنانچہ بخار شدت سے ہوتا ہے اور جسم کی حرارت ۱۰۳ یا اِس سے بہی زیادہ بڑہ جاتی ہے اور بیمار تہک کر نہایت کمزور ہو جاتا ہے - پیشاب مین بعض دفعہ قدرے البیومن اور براے نام شکر بہی پائی جاتی ہے * جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے دم لینے کی تکلیف زیادہ ہوتی جاتی ہے اور وریدون مین اجتماع خون کا ہوتا جاتا ہے - کہانسی کم ہوتی جاتی ہے - دم گہرا نہین لیا جا سکتا اور دم چہوڑنے کی ہوا سرد نکلتی ہے اور بعض دفعہ علامات ردیہ ظاہر ہو پڑتی ہین *

واضح ہو کہ برانکائی - ٹس کی بیماری گو کیسی ہی خفیف ہو خون کے ناقص طور پر صاف ہونے سے جو جو خرابیان پیدا ہوتی ہین وہ بچون مین خاصکر جب وہ کمزور اور اسکرا - فیو - لس کے مزاج کے ہوتے ہین نہایت جلد پیدا ہوتی ہین کیونکہ بچہ کہانسکر بلغم خارج نہین کر سکتے بلکہ نگل جاتے ہین - جوان تندرست آدمی جب اِس مرض مین مبتلا ہوتے ہین تب اُنکو بہت تکلیف نہین ہوتی * مگر بڑہاپے مین جب یہ مرض ہو جاتا ہے یا ایسون کو ہو جاتا ہے کسی سبب سے کمزور ہو جاتے ہین تب گو برانکائی - ٹس کی بیماری بہت وسیع نہ ہی ہو بخار ردی قسم کا ہو جاتا ہے *

فی - زی - کل سائینس - ششش مین ہوا کے بہر جانے سے سینہ کسیقدر

پہولا ہوا نظر آتا ہے - سانس کی حرکتین جلد جلد اور گہری ہوتی ہین اور دم چہوڑنے کی حرکت بعض دفعہ لمبی * اِس مرض مین ششش کے اندر چونکہ ہوا زیادہ ہوتی ہے تو ٹہونکنے کی آواز حد سے زیادہ صاف پیدا ہوتی ہے یا گاہی گاہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ سینہ کے پیندے مین بسبب اِسکے کہ وہان بلغم جمع ہو جاتا ہے یا اجتماع خونکا ہو جاتا ہے یا وہ حصہ پہیپہڑونکا سکڑ جاتا ہے ٹہونکنے کی آواز کسیقدر ٹہوس پیدا ہوتی ہے ششش کے اُن حصون سے جہان پر ہوا کی نالیونکا منفذ کہلا ہوتا ہے دم لینے اور چہوڑنے

کی آوازین بلند اور تیز ہوتی ہین لیکن جن حصون کی ہوا کی نالیان بلغم سے پُر ہوتی ہین
وہان سانس کی آواز یا تو کمزور یا بالکل سُنائی نہین دیتی ہین + اِس مرض مین مختلف
قسم کی رانکس کی آوازین بھی سُنائی دیتی ہین - اِنکا پیدا ہونا کئی باتون پر منحصر
ہے چنانچہ ہوا کی نالیون کے سُکڑ جانے پر - اِنکے خشک ہونے یا اِنکے اندر جو بلغم ہوتا
ہے اُسکی مقدار پر - غرض بوجوہات مذکورۂ بالا کے سبب اِن قسمون کی رانکس کی
آوازین مسموع ہو سکتی ہین مثلاً سو - نو - رَش + سے - بے - لنٹ + میو - کس اور
سب - کری - پے - ٹنٹ + یہ آوازین سینہ کے مختلف حصون مین سُنائی دیتی
ہین + پہلے پہل تو رانکس کی خشک آوازین خاصکر سُنائی دیتی ہین اور مرطوب آوازین
خاصکر شش کے بیندون پر مسموع ہوتی ہین - مگر جب ہوا کی نالیون مین بلغم بکثرت
جمع ہو جاتا ہے اُسوقت رانکس کی آوازین ایسی بلند ہوتی ہین کہ دور سے سُنائی
دیتی ہین + رانکس کے آوازون کا بیان اِس فصل کے ابتدا مین کیا گیا ہے جسکو دیکھو
مدت مرض کی - مرض کی شدت کے بموجب برانکائی - ٹس کی بیماری تین
یا چار دن تک رہتی ہے مگر کبھی دو دو اور تین تین ہفتون بلکہ اِس سے بھی زیادہ
عرصہ تک جاری رہتی ہے + کے - پِے - لے - ری برانکائی - ٹِس اکثر چھٹے سے
بارہوین دن کے اندر مُہلک ہو جاتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ بہ نسبت جوانون کے بچے
جلد مر جاتے ہین + اِسی بیماری مین اسبات کا ہمیشہ اندیشہ ہوتا ہے کہ انفلامیشن
پھر عود نہ کر جائے اور پھیل بھی نہ جائے +

انجام - اِس مرض سے یا تو شفا ہو جاتی ہے یا کھانسی عرصہ تک جاری رہ سکتی ہے
اور بیمار دم بند ہو کر یا کمزور ہو کر مر بھی جا سکتا ہے + گاہے گاہے یہ مرض مزمن
بھی ہو جاتا ہے +

نتائج - امفائی - سی - ما کی بیماری + شش کا بگڑ جانا + بچون کے سینہ کا

بدتوول ہوجاتا + ایکوٹ یا کرانک تہائی سِسِس +
علاج - اس مرض کا علاج عین ابتدا سے کرنا چاہیے خاصکر جبکہ بچے اس مین مبتلا ہون - سردی سے بچنا چاہئے - بارش مین نہ بہیگنا چاہئے - دم لینے کی تکلیف زیادہ ہو تو آب گرم کا بخار سنگہائین اور عرق لانے کے لئے یہ نسخہ کام مین لا دین -
النسخہ انٹیم - موٹی - ال پاوڈر ہ گرین + ڈو - ورش پاوڈر ۳ - گرین + نائیٹر ۵ - گرین + سبکو ملاکر ایک پڑیہ بناوین اور تین تین گھنٹہ بعد کہلاوین + مناسب سمجہین تو عین شروع مرض مین قے کرادین + سینہ پر رائی کی پٹی لگا دین +
ان تدبیرون سے بیماری رفع ہو تو مطالب علاج کے یہ ہونے چاہئین کہ جسقدر جلد ہوسکے انفلامیشن کو روکین - ہوا کی نالیان بلغم سے بہری ہون تو ایسی تدبیر کرین جس سے بلغم خارج ہو - اور بلغم اگر زیادہ خارج ہو تو اسکو کم کرین - کہانسی کو روکین - ہوا کی نالیہ مین تشنج ہو تو اسکو روکین - مریض کے جسمی حالات کا تدارک کرین - کمزور ہو گیا ہو تو اسکی طاقت قائم کرین - دم لینے کی تکلیف ہو یا بخار زیادہ ہو تو اسکا علاج کرین - دیگر بیماریان عارض ہوجاوین تو انکا تدارک کرین + پس تاکہ انفلامیشن رفع ہو سینہ پر جونکین لگاوین اور ٹارٹار امٹک کا استعمال کرین اور اکو - نائیٹ اور ڈومی - جے - لے - یس کا بہی استعمال کر سکتے ہین - برانکائی - ٹس بہت شدید ہو اور مریض طاقتور اور بہت بڑا ہو تو مرض کے ابتدا مین ٹارٹار امٹک کا استعمال نہایت مناسب ہی + دوسرے تین مطالب کے حاصل کرنے کے لئے ادویات ایکس - پک - ٹو - رنٹ کام مین لادین + چنانچہ
النسخہ - وائنم - ایپے - کک ۵ اقطرے + وائنم - انٹیم - مونیائی ۱ قطرے + گلیسا ونڈ ٹینکچر آف کمفر ۲ قطرے + عرق سونف - ایک آونس + سبکو ملاکر چار چار گھنٹہ بعد پلاوین + بعد کچہہ عرصہ کے اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - کار - بونٹ آف امو - نیا ۳۰ گرین * اسپرٹ آف ایتھر ۳ - ڈرام * ٹنکچر آف اسکوئیل - ۲ ڈرام * کمپاؤنڈ ٹنکچر آف کمفر ۲ سے ۴ ڈرام تک * کمپاؤنڈ ٹنکچر آف لاوینڈر - ۲ ڈرام * انفیوژن آف سے - نی - گا - ۸ آونس * سبکو ملا کر مقدار ایک آونس کے چار چار گھنٹہ بعد پلاوین * اور یہ نسخہ بچون کی برانکائیٹس مین کہ جب بیماری کچھہ عرصہ کی ہوجاوے مفید ہے لینے

نسخہ - کار - بونٹ آف امو - نیا ۲ گرین * واینم - اپے - کک ۱۰ قطرے * ٹنکچر آف سے - نی - گا ۲ ڈرام * سرپ آف ٹو - لو ۳ ڈرام * پانی ۳ آونس * سبکو ملا کر مقدار دو ڈرام کے دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلاوین * بڈہون کی برانکائیٹس مین یہ نسخہ اچھا ہے -

نسخہ - ٹنکچر آف اسکوئیل - ۲ ڈرام * لی - کوئیڈ ایکسٹراکٹ اف او - پیم ۲۰ سے ۳۰ قطرے تک * سرپ اف ٹو - لو ۲ ڈرام * امونائیک مکسچر ۲ آونس * سبکو ملا کر اس عرق کا چھٹا حصہ دن مین تین دفعہ پلاوین * ہوا کی نالیون کے تشنج کے سبب دم لینے مین تکلیف ہو تو بطور اِنٹ - ٹس - پاز - موڈک یہ نسخہ مفید ہے -

نسخہ - ایتھر ایئل ٹنکچر اف لو - بے - لیا ۳ ڈرام * سرپ آف پا - پیز ۶ ڈرام * ٹنکچر اف ہیم - لاک ورٹ ۴ سے ۸ ڈرام تک * آمنڈ مکسچر ۶ - آونس * سبکو ملا کر اسکا چھٹا حصہ چار چار گھنٹہ بعد پلاوین * ہوا کی نالیان بلغم سے بہرہ ہون اور بلغم خارج ہوتا ہو تو ادویات نار - کاٹک خاصکر افیون نہ دینی چاہئے - بیمار کو اس قدر ہمت دلاوین کہ پہر اسکا ادبخار ہے بار بار کہانسنے کی تاکید کرین * اور کسی ایک وقت مین عرصہ دراز تک سونے نہ دین خاصکر بچون مین ان باتون کی تاکید ضرور کرنی چاہئے * یہ معلوم ہوجائے کہ ہوا کی نالیو مین بلغم بہرا ہوا ہے تو فوراً قے کرادین چنانچہ یہ ذیل کے نسخے مفید ہین -

نسخہ ٹارٹار اسے ٹک ایک گرین ☆ ایپے۔کاک پاؤڈر ۲۰ گرین ☆ ایک پڑیہ بنا کر بیمار کو کہلادین ☆ بچہ ہو تو وائینم ایپے۔کاک ایک ڈرام ☆ کسی شربت مین ملا کر ہائیڈرو۔کلورٹ اف ایپو۔مار۔فیا ایک گرین کا چہٹا حصہ کہلادین یا ایک گرین کے دسوین حصہ کی پچکاری جلد کے اندر کرین۔ اِس سے بہت جلد قے آجاتی ہے اور سلفٹ اف کاپر ۱۰ گرین تین آونس پانی مین حل کر کے یا سلفٹ اف زنک ۲ سے ۲۰ گرین تک ۳ آونس پانی مین حل کر کے پلانے سے بہی کہلکر قے آجاتی ہے

اِس بیماری مین علاج خارجی کی بہی اکثر ضرورت پڑتی ہے مثلاً سینہ پر رائی کی پٹیان باربار لگاوین یا ٹرپین۔ٹائن فومن۔ٹے۔شن کرین یا گرم گرم لنسیڈ پولٹس لگاوین ☆ بعد رفع ہوجانے شدید علامتون کے سینہ پر بلسٹر بہی لگا سکتے ہین ☆ تنگی نفس کی زیادہ ہو یا سینہ گہٹا ہوا معلوم ہو تو خوب طرح خشک کپنگ کرین ☆ بیمار کمزور ہو یا اُسکے جسم مین ری۔کٹس یا اسکرا۔فیو۔لا کا مادہ یا گاوٹ موجود ہو تو ایسا علاج ہرگز نہ کرین جس سے بیمار کمزور ہوجائے ☆ برانکائی۔ٹس کی بیماری مین بچون کو ایپے۔کاک سے بڑا فائدہ ہوتا ہے اور بڈہون کو کار۔بونٹ اف امو۔نیا سے ☆

دوم کرانک برانکائی۔ٹس

اسباب - اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اکیوٹ برانکائی۔ٹس کے بعد کرانک برانکائی۔ٹس ہوجاتا ہے مگر گاہے گاہے ابتدا ہی سے کرانک برانکائی۔ٹس شروع ہوجاتا ہے ☆ اور اکثر اوقات کرانک برانکائی۔ٹس گاوٹ کی بیماری مین بہی ہوجا سکتا ہے اور پہیپڑون کی مزمن بیماریون مین اور دل کی اُن بیماریون مین بہی شامل ہوجاتی ہے جنمین شُش کے اندر اجتماع خون کا ہوجاتا ہے اور خرانٹ شرابیون کو بہی یہ بیماری

اکثر ہوجاتی ہے اور تیز اشیا کے سونگہنے سے بہی یہ مرض ہوجاتا ہے ٭ اگرچہ یہ مرض
بڈہون کو اکثر ہوجاتا ہے مگر گاہے گاہے بچے بہی اِسمین مبتلا ہوجاتے ہین ٭

ماہیت تشریحی۔ جب یہ مرض عرصہ کا ہوجاتا ہے تب ہوا کی نالیون مین نہایت
درجہ کے تغیرات پیدا ہوجاتے ہین چنانچہ اِنکے اندر کے میوکس پردہ کا رنگ سیاہی مایل
ہوجاتا ہے اور اُسکی عروق شعریہ پہیل پہول کر مثل کیچوے کے بلدار ہوجاتے ہین ٭
پردہ مذکور کی ساخت موٹی ہوکر سخت ہوجاتی ہے۔ نالیان سُکڑ جاتی ہین۔ اُنکی لچک
جاتی رہتی ہے۔ اور اِنکے اندر گوشت کے ریشے بڑہ کر موٹے ہوجاتے ہین
رہائی۔ پر۔ ٹرو۔ فی) اخیر مین اُنکی کریان حالت ابتری مین (ڈی۔ جی۔ نے۔ ریشن)
آکرچند کے مادہ مین بدل جاسکتے ہین ٭ چہوٹی چہوٹی ہوا کی نالیون کا منفذ تنگ ہوجاتا
یا مسدود ہوجاتا ہے اور بڑی نالیان اکثر پہیلجاتی ہین ٭ میوکس پردہ کی سطح اونچی
نیچی اور اکثر چہلی ہوئی ہوتی ہے اور بعض دفعہ چہوٹے چہوٹے زخم بہی پائے جاتے ہین ٭

اوّل کرانک برانکائی ٹس جو عام طور پر دیکہنے مین آتی ہے۔ اِس قسم کی
بیماری سردی کے دِنون مین اکثر ہوجایا کرتی ہے تب اِسکو ون۔ ٹر کاف کہتے ہین لیکن
کچہہ عرصہ بعد مستقل طور پر مستحکم ہوجاتی ہے اور زمستان اور بارش کے موسم مین شدت
پکڑتی ہے۔ اِسمین ایسا ہوتا ہے کہ سینہ کی ہڈی کے پیچہے کسیقدر خراش یا جلنی معلوم
ہوتی ہے اور کہانستے وقت اِن دونو علامتون کو شدت ہوجاتی ہے۔ جبتک بیماری
سخت ہوتی ہے تب سینہ مین بستگی اور حرکت کرنے سے تنگی نفس کی ہوجاتی ہے
بہاری علامت اِس بیماری مین کہانسی کی ہے چنانچہ کہانسی نوبت بنوبت بارہا
اور نہایت شدت سے اُٹہتی ہے اور نوبتین خاصکر سوتے وقت اور صبح اُٹہتے
وقت زیادہ ستاتی ہین۔ کہانسی کے ساتہہ سُرمئی یا زردی مایل یا سبزی مایل
لیسدار بلغم کبہی اُسکا ایک بڑا سا غلفہ اور بعض دفعہ چہوٹے چہوٹے غلفے بکثرت خارج

ہوتے رہتے ہین - گاہے گاہے اِسمین خون کی دہاریان بہی ہوتی ہین + بعضدفعہ بلغم نہایت متعفن ہوتا ہے اور اِس سے مُردار کی سی سڑی بو آتی ہے + جب کرانک برانکائٹی - ٹِس کی بیماری سخت ہوتی ہے تب بیمار نہایت لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے شام کیوقت قدرے قلیل بخار بہی ہوتا ہے اور رات کیوقت بکثرت پسینہ آتا ہے + یاد رہے کہ جب یہ علامتین پیدا ہون تب دلمین تہائی - سِس کا شک پڑنا چاہئے + دوسرے قسم اِس بیماری کی وہ ہے جسکو کہتے ہین -

ڈرائے - کٹار - ہر قسم بیمار ہین مگر خاصکر گاؤٹ اور رام - فائی - سی - ماکے مرضون مین پائی جاتی ہے یا تیز چیزون کے سونگہنے سے + اِسمین تہوڑی بہت تنگی نفس کے ہوتی ہے سینہ مین تنگی اور سنگینی معلوم ہوتی ہے اور کہانسی خشک یا اُسکے ساتھ تہوڑا سا سفید رنگ کا سخت بلغم ہوتا ہے کہانسی نوبت بنوبت بار بار ہوتی رہتی ہے +

قسم سوم برانکو - ریا - بڈہون کو اِس قسم کی بیماری اکثر ہوجاتی ہے خاصکر اُنکو جو دل کی بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین - اِسمین بلغم اِس کثرت سے آتا ہے کہ ایک شبانہ روز کے اندر چار بلکہ پانچ پائنٹ تک خارج ہوتا ہے - بلغم رقیق مثل پانی کے اور شفاف ہوتا ہے یا کسیقدر لیسدار - کہانسی کی نوبت کے بعد تنگی نفس اور دیگر تکلیفون کو تخفیف ہوجاتی ہے +

پراگ - نو - سِس - جب کرانک برانکائی - ٹِس اچہی طرح مستحکم ہوجاتا ہے تب شاذ ہی رفع ہوتا ہے - اِس مرض کے بیمارون کی عمر اکثر بہت دراز ہوتی ہے مگر انکی زندگی بے حظ ہوتی ہے + اِس مرض کے اثنا مین سِل اور رام - فائی سی ما کی بیماریان پیدا ہوسکتی ہین +

تشخیص اول - جب اکیوٹ برانکائی - ٹِس کی بیماری بڑی بڑی ہوا کی نالیون

مین ہوجاتی ہے تب آسانی سے پہچانی جاسکتی ہے کیونکہ اسمین رانکس کی آوازین پہلے
تو خشک بعد ازان مرطوب ہوجاتی ہین - سینہ کی ہڈی کے پیچھے خراش ہوتی ہے بلغم
کہ جسمین خون نہین ہوتا ہے پہلے تو صاف اور تب پیپ کی شکل کا آتا ہے اور کبھی
بخار بھی ہوتا ہے + جب جوان آدمی کو کے - پے - لے - رہی برانکائی - ٹس ہوجاتا ہے
تب اسکو وسیع نیو - مو - نیا سے فرق کرنا خیلے مشکل ہوتا ہے - مگر ان چند علامات ذیل
پر توجہ کیجاے تو ان دونو بیماریون مین فرق کرنا چندان مشکل نہین ہے چنانچہ برانکائیٹس
مین پر - کشن کی آواز یا تو صحت کیطرح صاف یا قدرے زیادہ صاف پیدا ہوتی ہے
مگر نیو - مو - نیا مین ٹھوس + برانکائی - ٹس مین رس - لٹے اس - پیو - ٹم نہین خارج
ہوتا اور نہ ٹیو - بیو - لر بری - دنگ کی آواز مسموع ہوتی ہے + برانکائی - ٹس مین
جلد اسقدر گرم نہین ہوتی جسقدر نیو - مو - نیا مین ہوتی ہے - اور بہ نسبت نیو - مونیا
کی اس بیماری مین دم کی تکلیف زیادہ تر ہوتی ہے - جب یہ مرض شروع ہوتا ہے تب
اسمین اسقدر لرزہ نہین ہوتا ہے کہ جسقدر نیو - مو - نیا مین ہوتا ہے مزید برین اس
مرض مین رس - ٹے اسپیو - ٹم نہین پیدا ہوتا + اس بیماری اور سل کے مرض مین
جو فرق ہے اسکا ذکر پچھلی بیماری کے ساتھہ کیا جاویگا +

دوم - کرانک برانکائی - ٹس کو نیو - مو - نیا اور پلو - ری - سی سے فرق کرنا چاہیے
چنانچہ کرانک برانکائی - ٹس مین بیمار کے تکلم کی آواز ہاتھون کو محسوس ہوتی ہے
(ووکل فری - مے - ٹس) مگر پلو - ری - سی مین جب پانی پیدا ہوجاتا ہے تب
یہ بات نہین ہوتی ہے اور نیو - مو - نیا مین ٹیو - بیو - لر بری - دنگ کی آواز سنائی
دیتی ہے مگر اس بیماری مین نہین اور جیسے نیو - مو - نیا مین جلد بہت گرم ہوتی ہے
اور رس - ٹے اسپیو - ٹم پیدا ہوتا ہے ایسے اس مرض مین نہین ہوتا +
سوم - اس قسم کی کرانک برانکائی - ٹس کی بیماری مین کہ جسمین ہوا کی نالیان پھیلجاتی

ہین اورسل کے مرض مین یہ فرق ہے کہ سل کی بیماری مین یہ کشن کی ٹہوس آواز اکثر ہنسلی کی ہڈی کے اوپر پیدا ہوتی ہے اور اس مرض مین ہنین مگر یہ آواز پر کشن کی سل کی بیماری مین ہنسلی کی ہڈی کے نیچے تک بہی اکثر پہیلجاتی ہے لیکن اس مرض مین نہین سل کی بیماری مین جب غار پیدا ہوجاتی ہین تو اونکی علامتین اکثر شمش کی نوک پر سنائی دیتی ہین لیکن پہیلی ہوئی ہوا کی نالیون کی علامتین اکثر نیچے پیدا ہوتی ہین - جب مادہ ٹیو بر کل گلجاتا ہے اور وہان غار پڑ جاتا ہے تب ہنسلی کی ہڈی کے نیچے کا اقلیم اکثر دب جاتا ہے مگر اس مرض مین یہ بات کم پائی جاتی ہے - سل کی بیماری مین مریض اکثر خون تہوکتا ہے اس مرض مین نہین + بکمال لاغری - راتون کو کثرت سے پسینہ کا آنا - اسہال کا کثرت سے جاری ہوجانا - یہ سب علامتین سل کی بیماری کی ہین اور اس مرض کی نہین +

علاج - کرانک برانکائی - ٹس کے علاج مین ان باتون کا لحاظ ضرور کرنا چاہئے یعنے دل اور معدہ اور گردون کیحالت کا اور بیمار کی صحت بدنی کا بہی لحاظ رکہنا چاہئے - پس دل کی کوئی بیماری ہو تو ڈی - جی - لے ٹ - ٹس کے پتون کا انفیوژن یا ٹنکچر بہت فایدہ کرتا ہے - مریض کا ہاضمہ درست رکہین اور قبض ہونے نہ دین + گاوٹ یا درد - ماٹیزم یا تہائی - سس کی بیماری شامل ہو تو اسکا تدارک کرین + بیماری زیادتی یا کمی خون کی پائی جاوے تو اسکا مناسب طور پر علاج کرین + کرانک برانکائی - ٹس کے اکثر مریضون کو اغذیہ اور ادویہ مقوی سے بڑا فایدہ ہوتا ہے مثلاً کونین اور اسٹرک - نیا + مرکبات فولاد + ہائی - پو - فاس - فائیٹ اف لایم اور کاڈ - لیور - آئل اور بعض صورتون مین نر - وائین ٹانک دواؤن سے فایدہ ہوتا ہے جیسے سلفٹ یا اکسائیڈ اف زنک + کرانک برانکائی - ٹس کے علاج کے مطالب یہ ہونے چاہیئین کہ بلغم بکثرت جاری ہونا پاوے - بلغم بدقت خارج

ہو تو ایسی دوا تجویز کرین جس سے آسانی سے نکلتا رہے * کہانسی کو روکین اور برانکیئل۔ ٹیوب کے گوشت کے ریشون کا تشنج رفع کرین *

علاج کا پہلا مطلب کلورائیڈ اف ایمو۔ نیم کے استعمال سے حاصل ہو سکتا ہے یا بال۔ سم اف کو۔ پی۔ وا اور راموناتی۔ کم اور گیال۔ بے۔ نم۔ سے یا فولاد کے قابض مرکبات سے اور شو۔ گراف لڈ اور ٹانک اور گیا۔ لک ایسڈ سے بہی یا آب گرم کی بہانپ مین ٹاریا کریو۔ زوٹ یا کار۔ بالک ایسڈ ملا کر سنگہانے سے اور باقی کے جو مطالب ہین ان نسخون کے استعمال سے حاصل ہو سکتے ہین جنکا ذکر اکیوٹ برانکائی۔ ٹس کے علاج مین اوپر کیا گیا ہے *

ہوا کی نالیون مین بلغم بکثرت جمع ہو تو ٹار۔ کا ٹانک دواؤن خاصکر افیون کے استعمال مین وہی احتیاط لین چاہئین جنکا ذکر اکیوٹ برانکائی۔ ٹس کی بیماری مین کیا گیا ہے اگر بلغم نہایت لیسدار آوے تو کار۔ بونٹ آف سوڈا یا بائی۔ کار۔ بونٹ اف پوٹاش یا لائی۔ کوار پوٹاسی کا استعمال کرنا چاہئے * ہوا کی نالیون مین تشنج بہت ہو تو ٹنکچر آف ہمپ کا استعمال مناسب ہے۔ کہانسی متواتہ ہوتی ہو اور بلغم نہایت وقت سے خارج ہوتا ہو تو یہ نسخہ فائدہ کرتا ہے۔

نسخہ۔ پری۔ پیپارڈ ٹار ۱۵۔ گرین * ڈو۔ ورس پاوڈر ۲۲۔ گرین * بن۔ زائین حسب ضرورت * سبکو ملا کر ۲۰ گولیون مین تقسیم کر کے ایک ایک گولی دن مین کئی مرتبہ کہلا سکتے ہین *

علاج خارجی۔ سینہ پر ڈرائی۔ کپنگ کرین۔ رای کی ٹپی لگاوین۔ بلسٹر ملا لینی منٹ اف ٹرپن ٹائین یا لینی۔ منٹ آف کروٹن آئیل یا لینی۔ منٹ اف کلورا۔ فارم کی مالش کرین * گرم اور خشک آب و ہوا مین اس مرض کو فائدہ ہوتا ہے *

دوم آسما

ہندی مین اِس بیماری کو دمہ اور عربی مین ضیق النفس بولتے ہین +

ماہیت - فی الحقیقت یہ بیماری نظام عصبی سے تعلق رکھتی ہے اور جو جو علامتیں اِس مین پیدا ہوتی ہین وہ ہوا کی نالیون کے مدوّر عضلاتی ریشون کے سکڑ جانے سے ظاہر ہوتی ہین اور نوبت اسکی یا توسید ہی یا منعکس ترکیب سے پیدا کیجا سکتی ہے - یعنے وہ تحریک جس سے عضلات مذکورہ بالا سکڑتے ہین یا تو مے ڈیو - لا اب - لانگ - گے ٹا مین ہو سکتی ہے یا نیو - مو - گس ٹرنک نرو کے اُس حصّہ مین ہو سکتی ہے جو شش یا معدہ مین ہوتا ہے یا تحریک مذکور ما سوا عصب مذکورہ بالا کے نظام عصبی کے اَور حصہ مین موجود ہو سکتی ہے جہان سے - مے - ڈیولا ات لانگٹ گے ٹا مین گزر جاتی ہے اور تب اعصاب محرکہ کے وسیلہ منعکس ہوکر ہوا کی نالیون کے عضلاتی ریشون کو سُکیڑ دے سکتی ہے +

علامات - نوبت سے پہلے یا تو بیمار کو درد سر ہوتا ہے اور اونگھ آتی ہے یا ہاضمہ مین فرق پڑ جاتا ہے یا کوئی اَور قسم کی تکلیف ہو سکتی ہے اور تب نوبت دمہ کی شروع ہو جاتی ہے - بعض دفعہ بلا کسی علامت منذرہ کے یہ مرض دفعتہً ظاہر ہو پڑتا ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پچھلے کو بیمار کا دم بند ہونے لگتا ہے اور سینہ بند بندہا سا معلوم ہوتا ہے تکلیف دم لینے کی بتدریج بڑھتے بڑھتے اِسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ بیمار نہایت گھبرا جاتا ہے اور تاکہ دم آسانی سے لے سکے مریض طرح طرح پر کروٹین بدلتا رہتا ہے چنانچہ کبھی تو کھڑا ہو جاتا ہے یا اپنے سر کو ہاتھون پر رکھکر جھک جاتا ہے یا دریچہ سے باہر لٹکا کر گھٹنون کھڑا رہتا ہے تاکہ تازی ہوا مین دم آسانی سے لے سکے + سینہ کو خوب ہی پھیلاتا ہے اور نہایت تکلیف سے دم چھوڑتا اور لیتا ہے

کہ جس سے اسکو معلوم ہوجاتا ہے کہ ہوا کے داخل ہونے اور نکلنے مین کوئی شئے نہایت
مزاحمت کررہی ہے۔ اِسحالت مین بیمار کے سینہ پر کان لگاکر سُنین تو تنفس کی
صحیح آواز نہین مسموع ہوگی۔ بلکہ سے۔ بے۔ لنٹ۔ رانکس یا ہوئی۔ زنگ۔ رانکس
یا تیز سیٹی کی آواز سُنائی دیگی وجہ اُسکی یہ ہے کہ عضلیون کے کھچ جانے سے چونکہ
ہوا کی نالیون کا منفذ کہین سے تہوڑا اور کہین سے بہت تنگ ہوجاتا ہے اسواسطے
آواز کسی مقام سے کم باریک اور کسی مقام سے زیادہ باریک پیدا ہوتی ہے۔ نبض
بیمار کی کمزور ہوجاتی ہے۔ آنکھین پتھراجاتی ہین اور چہرہ متکرمند ہوجاتا ہے جسم بیمار
کا بسبب اِسکے کہ خون اچھے طور پر صاف نہین ہوسکتا چپچپا اور سرد ہوجاتا ہے۔ حرارت
جلد کی ۹۸ درجہ تک گھٹ جاتی ہے اور بیمار کا چہرہ اسقدر تکلیف زدہ ہوجاتا ہے
کہ اُسوقت کوئی غیر آدمی دیکھے تو یہی گمان کرے کہ اب مریض کوئی دم کا مہمان ہے
مزاج بیمار کا بسبب اِس دیرپا تکلیف کے یا تو چڑچڑا ہوجاتا ہے یا مریض اُن لوگون کی منت
سماجت کرتا ہے جو اُسکے گرد ہوتے ہین کہ خدا کے واسطے مجھے اِس عذاب الیم سے نجات
بخشو۔ جب یہ حالت دو تین گہنٹہ یا ایک یا دو روز تک رہتی ہے تب صورت افاقہ
کی ظہور مین آتی ہے اُسوقت مریضکو کہانسی ہونے لگتی ہے اور ساتھہ اُس کہانسی
کے بلغم کے چھوٹے چھوٹے غلفے نکلتے ہین اور تب مرض کی نوبت بہی ختم ہوجاتی ہے
اور بیمار سوجاتا ہے ٭ جب کوئی نوبت زیادہ عرصہ تک رہتی ہے تب وہ عضلے
جو تکلیف تنفس کیوقت مدد دیتے ہین اور وہ جو پسلیون کے مابین لگے ہوئے ہوتے
ہین نوبت کے رفع ہوجانے کے بعد بہی دو تین روز تک برابر درد کرتے رہتے ہین
اور بیمار یہ کہتا ہے کہ میرا سارا بدن گویا چور ہوگیا ہے ٭
دونو نوبتون کے مابین جو وقفہ ہوتا ہے اُسمین بیمار اکثر نہایت تندرست معلوم ہوتا ہے تنفس
بہی آسانی سے لیتا ہے۔ لیکن اکثر بیمار اِس مرض کے لاغر ہوتے ہین اور اُن کے دونو

شانے اوپر کو نکلے ہوئے ہوتے ہین - چہرہ اُنکا فکرمند ہوتا ہے رخسارے دب
جاتے ہین اور آواز بیٹھہ جاتی ہے - اور ہمیشہ تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے
کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ برس مین ایک نوبت ہوجاتی ہے اور کبھی مہینے مین اور
بعض دفعہ ہر روز کسی نہ کسی وقت بیمار اِس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے - یہ بیماری ایسی
متلون ہوتی ہے کہ کبھی نہایت صاف جگہہ مین ظاہر ہوجاتی ہے اور میلی کچیلی
جگہہ مین بالکل ہوتی ہی نہین اور کبھی خشک جگہہ مین اپنے بیمار کو ستاتی ہے اور
کبھی مرطوب جگہہ مین بیمار کو آرام آجاتا ہے -
دمہ کی بیماری مردون کو بہ نسبت عورتون کے زیادہ ستاتی ہے اور بعض دفعہ یہ
مرض موروثی بہی ہوتا ہے اگرچہ کسی عمر مین یہ مرض ہوجاسکتا ہے تاہم جوانی ہی
مین یہ بیماری اکثر ظاہر ہوتی ہے اور یا تو اِس مرض مین کوئی اور بیماری لاحق نہین
ہوتی یعنے دماغ ششش قلب معدہ یا کوئی اور عضو شامل نہین ہوتا یا یہ بیماری اصل
ایسے مرضون کی ایک علامت ہوتی ہے جیسے کرانک برانکائی ٹس دل کی بیماری یا
اوسوے - ری یا رحم کی بیماری یا نظام عصبی وغیرہ کی کوئی خرابی -
اِس مرض کی قسم اول کو ای ڈیو - پی - تہک یا اس پاز ماڈک - اسما کہتے ہین اور
قسم دوم کو آر - گا - نک - آسما کہتے ہین -

اسباب - اِسبات کا ذکر ہوچکا ہے کہ یہ مرض موروثی ہے لیکن بعض دفعہ ایسا
نہین بہی ہوتا ہے - اور کبھی یہ بیماری ششش یا قلب کی ساخت کی کسی مرض کے سبب
پیدا ہوتی ہے لیکن اکثر ایسا نہین بہی ہوتا ہے - بعض دفعہ نوبت اِس بیماری کی کسی
تیز چیز کے سونگھنے سے ہوجاتی ہے جیسے خاک دہول سرد ہوا بعض قسم کے بخارات جو
گہاس پہوس وغیرہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی اپنے سگے - کوانا اور رائی کے سونگھنے
سے بہی نوبت اسکی ظاہر ہوجاتی ہے اور بعض آدمیون کو افیون کے کسی مرکب کے کہانے

نوبت ہوجاتی ہے اور تغیرات ہوا اور موسم کا اثر جو اس مرض پر ہوتا ہے وہ عیاں ہے
جب کوئی غذا خراب یا زیادہ کہائی جاتی ہے یا کسی خاص وقت پر کہائی جاتی ہے تب
بہی بعض دفعہ نوبت شروع ہوجاتی ہے اور رنج غم غصہ وغضب اور مایوسی وغیرہ بہی بعض
اوقات نوبت کو پیدا کردیتے ہیں *

انجام۔ صرف اس۔ پاز۔ موڈوک۔ آسما کے سبب سے مریض کم مرتے ہیں اور اس مرض
کے بہتیرے بیمار عمر طبعی کو پہونچ جاتے ہیں اگرچہ یہ مرض بعض دفعہ بالکل جاتا رہتا ہے لیکن
قاعدہ یہ ہے کہ جس کسیکو اسکی ایک بہی نوبت ہوجاتی ہے تو وہ بار بار اسمین مبتلا ہوتا
رہتا ہے فے الحقیقت یہ بیماری نہایت خطرناک ہے کیونکہ قطع نظر تکلیف کے اس
مرض کے سبب شُش اور دل مین بیماری پیدا ہوجاتی ہے مثلاً پہیپڑے مین یا تو اجتماع ہوا
کا ہوجاتا ہے یا شش مرض ام۔ فائی۔ سی۔ ما مین مبتلا ہوجاتے ہین اور دل کا دہنا خانہ
موٹا ہوکر پہیلجاتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ دمہ کی بیماری کے اندر شش کی عروق شعریہ
مین خون رُک کر دورہ کرتا ہے جس سے دل کا دہنا خانہ کہلے طور پر حرکت نہین کرسکتا
غرض جب اسمین کوئی بہی خرابی مستحکم ہوجاتی ہے تب مریض کا بچنا دشوار ہوجاتا ہے
کیونکہ اسصورت مین کہانسی بہت ستاتی ہے بلغم کثرت سے آتا ہے تنگی نفس کی
شدت ہوتی ہے۔ خون وریدی آگے کو بڑہ نہین سکتا ہے اور وہی خون جسم مین
دورہ کرتا ہے جس سبب سے پہلے تو مریض اونگہنے لگتا ہے اور تب بیہوش ہوکر
تلف ہوجاتا ہے *

علاج۔ اس مرض کا علاج دو حصہ مین تقسیم ہوسکتا ہے یعنے ایک تو نوبت کے
وقت کا اور دوسرا دفعہ کیوقت کا *

اول علاج نوبت کیوقت کا۔ نوبت کا سبب اگر بدہضمی ہو تو قے کراوین اور
قبض ہو تو حقنہ کرین بعد ازان ایسی تدبیر کرین جس سے ہوا کی نالیون کا تشنج دفع ہو چنانچہ

بیمار کو ایک بڑی خوراک آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کی کھلاوین یعنے آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم
۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک ہمراہ ۱۰-۱۵ ماشہ تک اسپرٹ آف امونیا اور اسپرٹ آف
ایتھر اور ٹنکچر آف بلاڈونا کی دین اس سے تشنج رفع ہو کر نوبت رک جاتی ہے یا ایسا
کرین کہ ہموزن ایتھر اور کلورا-فارم ملا کر بیمار کو سنگھاوین تاکہ بیہوش ہو جاوے اب یا
تو صرف اٹ-روپیا اور مار-فیا دونو ملا کر جلد کے اندر پچکاری کرین لیکن جس صورت
مین بیمار کو مار-فیا یا افیون کے استعمال سے پہلے کبھی نوبت دمہ کی ہو چکی ہو تو مارفیا
کی پچکاری نہ کرین نسخہ مار-فیا کی پچکاری کا یہ ہے -

نسخہ ایسے-ٹیٹ آف مار-فیا ۱۰ گرین ڈسٹلڈ واٹر ایک ڈرام حل کرلین +
اس عرق کی چھ بوند مین ایک گرین ایسے-ٹیٹ اف مار-فیا ہوتا ہے-پہلی دفعہ کی
پچکاری مین اس عرق کا ڈیڑھ قطرہ استعمال کرین + اگر اسکے ہمراہ اٹ-روپیا
بہی ملانا ہو تو عرق بالا کے دو قطرے اور فار-ما-کو-پیا کے (دیکھو قرابادین رحیمی)
لائیکور-اٹ-روپی کے دو قطرے ملا کر پچکاری کرین-اس پچکاری سے اکثر نوبت
رک جاتی ہے + اور بعض دفعہ دہتورے کے سگرٹ کے پینے سے بہی نوبت کو تخفیف
ہو جاتی ہے اور قلمی شورہ کا دہوان سنگہانے سے بہی اکثر اوقات دمہ کی نوبت کو
بڑا فائدہ ہوتا ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ پانی مین شورہ حل کر کے ایک گاڑھا عرق
بنادین اور اسمین بلاٹنگ پیپر تر کر کے خشک کرلین ایک ٹکڑا اس کاغذ کا بیمار
کے ناک کے پاس جلادین تاکہ جو دہوان اس سے پیدا ہو وہ سونگہہ لے-اور بعض دفعہ
ایسا بہی ہوتا ہے کہ ایک گلاس برانڈی مین خوب گرم پانی ملا کر پلانے سے نوبت مرض
کی فوراً رک جاتی ہے +

دمہ کی نوبت کے وقت اس کاغذ کی دہونی سنگہانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے-نسخہ
قلمی شورہ ۷۰ حصہ + اکسٹراکٹ اف اسٹرا-مونیم ۱۰ حصہ + شکر ۲۰ حصہ +

آب گرم ۔ ۱۰۰ حصہ پانی مین خشک چیزون کو حل کرکے چہان لین ۔ اب اس عرق
مین سفید جاذب کاغذ تر کرکے خشک کرلین پس کاغذ کے ٹکڑے کرکے آگ پر رکہکر بیمار
کے ناک کے پاس رکہدین تاکہ اسکا دہوان سونگہنے مین آجاوے ۔

نمبر ۴ **علاج وقفہ کے وقت کا** ۔ بیمار کی طاقت ادویات مقوی سے قائم
رکہین غذا کا بندوبست ایسا کرین جس سے بدہضمی نہونے پاوے اور کہانا کہانے کا وقت
ایسا مقرر کرین جس سے خواب کیوقت سے پہلے وہ غذا ہضم ہوجایا کرے ۔ ہاضمہ بیمار
کا خراب ہو تو ادویات مناسب سے اسکو درست کرین ۔ اُن صورتون مین کہ جب سبب
اس بیماری کا دریافت ہوسکے آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کار اکسیر کا کرتا ہے لیکن اس
دوا کے کارگر ہونے کے لئے اسکو کئی ہفتون تک برابر استعمال کرنا چاہئے اور اس سارے
ایام مین بیمار کو باحتیاط تمام ملاحظہ کرنا چاہئے کیونکہ اس سے خون کے پتلا پڑجانے
کا اندیشہ ہے ۔ غرضکہ اس دوا کے عرصہ تک استعمال کرنے سے جب دیکہین کہ خون
کے دہبے بدن پر نمودار ہوگئے ہین تو چند روز تک موقوف کرکے کونین یا کسی اور
مقوی دوا کا استعمال شروع کرین ۔ جب کبہی اثناے علاج مین بیمار کو قبض ہوجاوے
تو ہلکے ملینات سے رفع کرین ۔

ایک اور طریقہ اس مرض کے علاج کا یہ ہے کہ دمہ کی نوبت کیوقت درمیان نوبتون کے
بہی بلاڈونا اور کلورل ہائیڈریٹ بہت فائدہ کرتا ہے مثلاً ٹنکچر بلاڈونا
۱۵ سے ۲۰ منم تک اور کلورل ہائیڈریٹ ۱۰ گرین ہمراہ ایک آونس پانی کے چار چار
گہنٹہ بعد پلادین ۔ مگر بعض دفعہ نوبت کیوقت جب قے کرائی جاتی ہے تب اکثر فائدہ ہوجاتا
ہے ۔ بعض دفعہ جلد کے اندر مارفائین اور اٹروپین کی پچکاری کرنے سے نوبت رک جاتی ہے
اور بعض دفعہ نائیٹریٹ آف امائیل اور نائیٹرو گلائیسرین کے استعمال سے
یہ بات حاصل ہوسکتی ہے ۔ جب دمہ کی نوبت تہوڑے ہی عرصہ کے لئے ہوجاتی ہے

اور اُن صورتون مین بہی کہ جب دم کی تکلیف برابر ہوتی رہتی ہے تب بہی کلو-رال اور
بلا-ڈونا کے اوپر کے نسخہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے + بعض دفعہ دمہ کی بیماری کو آیوڈو-ڈو-فارم
سے بہت فائدہ ہوتا ہے مثلاً ایک ایک گرین کی گولیان دن مین تین دفعہ کہلاوین اور دس
دس گرین کی مقدار مین آیوڈ-ڈائیڈ اف پو-ٹا سیم کے استعمال سے بہی اس بیماری کو
اکثر فائدہ ہوجاتا ہے + بعض اوقات ایسا بہی ہوتا ہے کہ دمہ کا مریض جب کہانے
پینے مین بد پرہیزی کرتا ہے تب نوبت بیماری کی شروع ہوجاتی ہے - غرض اس صورت
مین کسی سریع الاثر جلاب کے دینے سے نوبت رفع ہوجاتی ہے + بعض دفعہ ایسا بہی
ہوتا ہے کہ مثل مرگی کی نوبت کے دمہ کی نوبت بہی اچانچک بلا کسی ظاہری سبب
کے پیدا ہوجاتی ہے - غرض ایسی صورت مین وہی اوپر کا نسخہ کلوروڈل اور عرق
بلا-ڈونا صبح و شام یا ہر روز رات کو سوتے وقت پلانے سے فائدہ ہوتا ہے +
دمہ کی نوبت کے وقت نسخہ ذیل کا بخار سونگہنا بہت فائدہ کرتا ہے -

نسخہ - دہتورے کے پتے ۴ آونس + سبز چاء کا چورن ۴ آونس + لو-لے-لیا
ڈیڑہ آونس + سب کو ملا کر قلمی شورہ کے گاڑہے عرق مین تر کرین - بعد ازان خوب طرح
خشک کر کے بند شیشی مین رکہہ چہوڑین - نوبت کے وقت ایک دو-ام لیکر آگ کے انگارون
پر رکہہ دین - جو دہوان پیدا ہو بیمار کو سونگہنا کہین +

سوم ہے - آستہما

علامات اس بیماری کی مثل ہیو-مرل-آستہما کے ہین - لیکن اس مین
زکام کی علامتون کا غلبہ ہوتا ہے اور نوبت اس کی بچالی گہاس یا پہولون
کی بدبو سونگہنے سے شروع ہوجاتی ہے اور علاج بہی اس کا مثل ہیو-مرل آستہما
کے ہے +

چہارم ام-فائی-سی-ما

ماہیت - یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک کو وی-سی-کیولر ام-فائی-سیما کہتے ہین - اسمین ایسا ہوتا ہے کہ ہوا کے کیسے پھیل جاتے ہین انکی دیوارین پتلی پڑجاتی ہین اور انپر جو باریک رگین مثل جال کے پھیلی ہوئی ہوتی ہین ایلمو-نری کے-پے-لے-ریز) وہ نیست و نابود ہو جاتی ہین - دوسری قسم اس بیماری کی وہ ہے جسمین یا تو ہوا پھیپھڑے کے لابیول کے (چھوٹے چھوٹے گوشے) کا کانکٹ-ٹیو-ٹیشیو مین یا پلیورا پلمو-نے-لے-پش کے نیچے جو کانکٹ-ٹیو-ٹیشو ہوتا ہے اسمین جمع ہو جاتی ہے اسواسطے اس قسم کے مرض کو اصطلاح مین انٹر-لا-بیولر ام-فائی-سیما کہتے ہین ۔ ان دونو قسم کے مرض مین بیمار کو کوتاہ دمی رہتی ہے اور گاہے گاہے ضیق النفس کی نوبت بھی ہو جایا کرتی ہے ۔ اس مرض کے ہونے سے بہتیری دفعہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ دل کے دہنے خانون مین بیماری پیدا ہوکر جسم کی کل وریدون مین اجتماع خونکا ہو جاتا ہے اور تب ڈراپ-سی کی بیماری ظاہر ہوتی ہے ۔

وی-سی-کیو-لر ام-فائی-سی-ما ایک یا دونو پھیپھڑون مین ہو جا سکتی ہے یا انکے کسی خاص حصہ مین جیسے کنارون اور نوکون پر ۔

اس مرض مین ایسا ہوتا ہے کہ شش کے کیسے ہوا سے پر ہو جاتے ہین اور جون جون انمین ہوا بھرتی جاتی ہے وہ پھیلتے جاتے ہین - غرض جہانتک انمین وسعت ہوتی ہے پھیلتے جاتے ہین آخر کار انکے بیچ کے پردے پھٹ جاتے ہین تب دو یا تین یا چار یا کئی کیسونکا جوف ایک بنجاتا ہے اور چھوٹے چھوٹے انڈون کی شکل بن کے پھیپھڑے کی سطح سے باہر نکل پڑتے ہین پھیپھڑون کے کیسون پر جو باریک رگون کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے اب انکا حال سنو - ہوا کے رک جانے سے جون جون شش کے

کیسے پہیلتے جاتے ہین وہ رگو نکا جال بہی پہیلتا جاتا ہے آخرکار جب پہیلنے کی
وسعت نہین رہتی ہے تب بعض رگین کیسون کی ادہر اُدہر کہسک جاتی ہین
بعض ہین خشک ہوجاتی ہین اور بعض ٹوٹ پہوٹ جاتی ہین - غرض پہیلے ہوئے
کیسونپر جو عروق شعریہ ہوتی ہین وہ نیست اور نابود ہوجاتی ہین نتیجہ جسکا یہ ہوتا ہے
کہ پلمونری ارٹری کا خون جو دل کے دہنے بطن سے پہیپڑون مین صاف ہونے کے
لئے آتا ہے سارے کا سارا آ نہین سکتا جس نے دہنا بطن خون سے پُر ہوجاتا
ہے اور تب دہنے اذن کا بہی یہی حال ہوجاتا ہے اور جب دہنا بطن اور دہنا اذن دونو
خون سے پُر ہوگئے تب ا-سن-ڈِنگ اور ڈِی-سن-ڈِنگ وی-نا-کے-وا مین خون
رُک رُک کر آنے لگتا ہے جس سے جسم کے کل وریدی نظامت مین اجتماع خونکا ہوجاتا
ہے اور تب ڈراپ-سی کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ✤

علامات - سب سے بہاری علامت اس بیماری کی کوتاہ دمی ہے جو ذرہ
سی حرکت یا سردی کے لگ جانے سے بڑہ جاتی ہے - تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی
ہے - جہاگ دار بلغم بہایت تکلیف سے خارج ہوتا ہے - بیمار کا چہرہ نیلگون ہوجاتا ہے
آواز کمزور ہوجاتی ہے - بیمار جہک کر چلتا ہے - لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - جسم کی
حرارت گہٹ جاتی ہے - قبض رہتا ہے - نبض بطی اور کمزور ہوجاتی ہے - سینہ
مین بندہن سا معلوم ہوتا ہے - دم آہستہ آہستہ لیا جاتا ہے ✤

فی-زی-کل سائنس - اس بیماری کی یہ ہین کہ سینہ کو ٹہونکنے سے
آواز صحت کی نسبت زیادہ تر صاف پیدا ہوتی ہے اور اسکی حد دل اور جگر کے کنارون
تک پہونچ جاتی ہے - کان لگا کر سننے سے شش کی دونو آوازین بہت کم سُنائی دیتی
ہین - گا ہے گا ہے ایک مرطوب آواز جیسے برانکائی-ٹس کی بیماری مین پیدا ہوتی
ہے سُنائی دیتی ہے ✤ دل کی آوازین بہی نہایت کم سُنائی دیتی ہین اور دل

اپنی جگہہ سے کھسک کر ماؤف شش کی مخالف جانب پر آجاتا ہے - یا جب دونو
شش مین یہ بیماری ہوجاتی ہے تب دل نیچے اور دہنی جانب کو کھسک کر آجاتا
ہے + ماؤف جانب کا سینہ بہ نسبت جانب تندرست کے پھولا اور پہیلا ہوا ہوتا
ہے اور اُس جانب کی پسلیون کی بیچ کی جگہہ بہی اونچی ہوجاتی ہے +

عارضات - ام - فائی - سی - ما کے ساتہہ یہ بیماریان اکثر ہوجایا کرتی ہین یعنے
دمہ جسکی نوبت اکثر رات کیوقت نہایت تکلیف دیتی ہے - مگر بعضدفعہ بعوض نتیجہ کے
دمہ اِس مرض کا سبب ہوتا ہے علے ہذا القیاس اِس بیماری مین برانکائی - ٹس بھی
ہوجاتا ہے اور بعضدفعہ برانکائی - ٹس کے سبب سے یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے +
مگر اسصورت مین بلغم زیادہ پیدا ہوکر ہوا کی نالیون مین جمع ہوجاتا ہے تب بیمار
دم بند ہوکر مرجاتا ہے یا ایسا بہی ہوتا ہے کہ دل کے اندر یا ایار ٹا یا پلمو - نری
ار - ٹری کے دہانہ مین فائی - برین کے ٹوٹے (ام - بو - لائی) پہنچاتے ہین اور بیمار کو
ہلاک کر ڈالتے ہین + اور اِس بیماری مین دل کے خانے موٹے ہوکر اکثر پہیل بہی جاتے
ہین +

علاج - یہ بیماری اکثر لا علاج ہوتی ہے بجز تخفیف کے ہم سے کچھہ اَور ہو نہین سکتا
پس بیمار کو غذا اور دوا مقوی دینی چاہئے - سردی سے بچاوین گرم کپڑے پہناوین اور
اِسبات کا خیال رکہین کہ ہاضمہ بگڑنے نہ پاوے گا ہے گا ہے ٹانک اعزش جایز - موڈک
دوا اُنکا استعمال کرین جیسے امونیا ایتہر ہائیڈروسیانک اسڈ اور سنبل وغیرہ
چنانچہ اِن نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین -

نسخہ - اسپرٹ اف ایتہر ۲ پونڈ + لے - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف اوپیم ۱ پونڈ +
ٹنکچر آف کسٹو - ریئم ایک ڈرام + پلے - پر - منٹ واٹر ۲ ڈرام + سب کو ملا کر
کو تاہ دمی کے وقت پلاوین +

نسخہ - اسپرٹ اف ایتھر ۳ ڈرام * اسپرٹ اف کلورا - فارم ۳ ڈرام * کنیاؤنڈ ٹنکچر آف کار - ڈی - مم ۶ ڈرام * پیپر - منٹ واٹر ۸ آونس * سب کو ملاکر جب کو تاہ دمی ہو ایک یا ڈیڑہ آونس کی مقدار مین پلاوین *

نسخہ - اسپرٹ آف ایتھر ۹۰ بوند * ارو - ماٹک اسپرٹ اف امو - نیا ۴ ڈرام * ٹنکچر آف بلا - ڈو - نا ۳۰ بوند * ٹنکچر آف - کن - تہے - رہی - ڈس ۸۰ بوند * کنپاؤنڈ ٹنکچر آف کلورا - فارم ۴۰ بوند * عرق کافور ۴ آونس * سبکو ملاکر بمقدار ایک آونس کے آدہ آدہ گہنٹہ بعد جبتک کوتاہ دمی کو تخفیف نہو پلاتے جاوین *

نسخہ - ارو - ماٹک اسپرٹ اف امو - نیا ایک ڈرام * ڈائیلوٹ - ہائیڈرو سیانک اسڈ ۳ سے ۵ بوندتک * پیپر - منٹ واٹر ۳ ۱ ڈرام * سبکو ملاکر دن مین دو یا تین دفعہ پلاوین *

پنجم پر - ٹا - سس

اس مرضکو انگریزی مین ہو - پنگ کاف اور ارُدو مین کوکرہ کہانسی اور پنجابی مین کہلی کہانسی کہتے ہین *

تعریف - یہ ایک متعدی مرض ہے جسکی چہوت ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے - اسمین پہلے زکام ہوتا ہے بعد ازان نوبت بنوبت تشنجی کہانسی ہوتی ہے - مُدت اس بیماری کی تین یا چار ہفتہ سے کئی مہینے تک کی ہوتی ہے - یہ بیماری خصوصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہے *

علامات - یہ بیماری اسطور پر شروع ہوتی ہے کہ آٹھہ دس روز تک بچہ کو زکام رہتا ہے اور تہوڑی بہت کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے - رفتہ رفتہ زکام کی علامتین کم ہوتی جاتی ہین مگر کہانسی بدستور ہوتی رہتی ہے اور بتدریج

خاص مرض کی خاصیتین بگڑتی جاتی ہے یعنی اب کہانسی نوبت بنوبت ہونے لگتی ہے اور نوبت کیوقت کہانسی اس شدت سے ہونے لگتی ہے کہ بچہ کہانستے کہانستے بے دم ہوجاتا ہے اُسوقت ایسی زور سے ایک لمبی سانس کہینچتا ہے کہ جس سے ایک تیز آواز سیٹی کے طور کی پیدا ہوتی ہے جسکو ہوپ کہتے ہین اور جس سے نام اس مرض کا ہو-پنگ کاف رکہا گیا ہے بعضدفعہ تو کہانسی کی نوبتین دن مین دو یا تین مرتبہ ہوتی ہین اور بعض اوقات گہنٹہ مین کئی دفعہ پیدا ہوجاتی ہین لیکن کہانسی اکثر رات ہی کے وقت زیادہ شدید ہوا کرتی ہے - بعد کئی نوبتون کے جب تہوڑا سا بلغم خارج ہوجاتا ہے یا قے ہوجاتی ہے تب بچہ کو آرام آجاتا ہے اور اپنی معمولی کہیل کود مین مشغول ہوجاتا ہے اکثر اوقات نوبت کے رفع ہوتے ہے کہانے کو مانگ بیٹہتا ہے - یاد رہے کہ بعضدفعہ کہانسی کی شدت اس درجہ پر ہوتی ہے کہ چہرہ بچہ کا سُرخ ہوجاتا ہے آنکہین گویا نکلی پڑتی ہین اور سُرخ ہوجاتی ہین - کن-جینک-ٹائی-وا کی رگین پہٹ کر خون ٹپکنے لگتا ہے اور بعضدفعہ ناک اور کانون سے بہی خون جاری ہوجاتا ہے اور نوبت کیحالت مین بعض اوقات کنولشز بہی ہوجاتا ہے نوبت کیوقت ہم نے پیشاب اور پاخانہ بہی خطا ہوجاتے دیکہا ہے اور کبہی فتق کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے - ورد سمر اور وٹرے - لے - ایٹم بہی بعضدفعہ ہوجاتا ہے - جب ہو-پنگ کاف کے ہمراہ کوئی اور بیماری نہین ہوتی ہے تب نوبتون کے مابین بچہ صحیح وسالم نظر آتا ہے - اشتہا درستو رہتی ہے اور نیند بہی آجاتی ہے ٭

ہوپ کی علامت کے شروع ہونے کی تاریخ سے لیکر شدت اس مرض کی ہفتہ عشرہ تک خوب زور وشور پر رہتی ہے اور تب تخفیف ہونے لگتی ہے - اُسوقت ایسا ہوتا ہے کہ رات کی نوبتون کی شدت کم ہوجاتی ہے اور دن کی نوبتون کی شدت اور

تواتر مین بہی فرق پڑجاتا ہے اور بعضدفعہ کہانسی کے ساتہہ ہوپ کی علامت پیدا ہی
نہین ہوتی - لیکن اِس تخفیف کے وقت بچہ کو جب سردی لگ جاتی ہے یا اُسکے
شکم مین کسی طرح کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے تب تو نوبتین نہایت زور شور سے
پہر ہونے لگتی ہین - لیکن قاعدہ یہ ہے کہ جب یہ بیماری رفع ہونیوالی ہوتی ہے
توکئی دن پہلے سے بلاتشنج کے صرف سادی کہانسی ہوتی رہتی ہے اور تب یہ
مرض رفع ہوجاتا ہے -

اوپر جو طریقہ اِس بیماری کے شروع ہونے اور رفع ہوجانے کا بیان کیا گیا ہے وہ
اُسصورت مین مشاہدہ مین آتا ہے کہ جب اِس مرض کے ساتہہ کوئی اور بیماری
عارض نہین ہوتی لیکن جب یہ بات ہوتی ہے کہ ہو - پنگ - کاف کے مرض
مین کوئی اور بیماری عرض کے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب اِسکی علامات اور
نوبتون مین بڑا اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ اب ہم اُن بیماریون کا ذکر کرتے ہین
جو ہو - پنگ - کاف کے ساتہہ عارض ہوجاتی ہین -

عارضات - اول برانکائی - ٹِس - ایسا تو اکثر ہوا کرتا ہے کہ بچہ کو پہلے
برانکائی - ٹس ہوجاتی ہے اور تب ہو - پنگ - کاف شروع ہوتا ہے مگر اِس
صورت مین ایسا ہوتا ہے کہ ہو - پنگ - کاف کے شروع ہونے سے برانکائی - ٹس
کی علامتین رفع ہوجاتی ہین لیکن جب اِسکا خلاف وقوع مین آتا ہے یعنے
ہو - پنگ - کاف کے شروع ہوجانے کے بعد بچہ کو برانکائی - ٹس یا نیو - مو - نیا
ہوجاتا ہے تب البتہ یہ بات اندیشہ کی ہے -

دوم - بعضدفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ برانکائی - ٹس کا انفلامیشن بڑی بڑی ہوا کی
نالیون سے گزر کر چہوٹی چہوٹی نالیون مین اور اِن سے گزر کر ہوا کے کیسون مین اثر
کرجاتا ہے تب بچہ کو نیو - مو - نیا کی بیماری ہوجاتی ہے -

سوم - لیکن جب ہو - پنگ - کاف کا صدمہ نظام عصبی پر پہونچتا ہے تب
حقیقت مین نہایت خوفناک علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ اُس صدمہ سے بعض
دفعہ تو صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ دماغ مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے (کن ـ جش ـ جن)
اور بچہ اونگھنے لگتا ہے بعدازان کن ـ ول ـ شن ہوکر تلف ہو جاتا ہے ،، جب صدمہ
اِس بیماری کا نخاع پر پہونچتا ہے تب بچہ کے ہاتھہ پاؤن کی انگلیان مُڑ جاتی ہین اور
حلق مین تشنج ہوکر سارے جسم مین کن ـ ول ـ شن ہونے لگتا ہے ،،
جب کبھی یہ بیماری عرصہ دراز تک جاری رہتی ہے تب بعض اکیوٹ ہائیڈرو ـ کف لس
مین مبتلا ہو جاتا ہے اور جب کبھی ننھے بچون یا انکو ہو جاتی ہے کہ جبڑ دانت نکالتے ہین
تب عصبی علامتین نہایت زور شور سے پیدا ہوتی ہین یعنے اِن صورتون مین ایسا ہوتا
ہے کہ اِس مرض کے شروع مین جو زکام ہوتا ہے وہ تہوڑے عرصہ تک رہ کر رفع ہو جاتا
ہے اور کہانسی کی نوبتین اگرچہ بار بار تو نہین پیدا ہوتین تاہم وہ نوبتین اسقدر شدت
سے پیدا ہوتی ہین کہ بچہ کا دم بند ہو جاتا ہے - نوبت کہانسی کی تہوڑے ہی عرصہ تک
رہتی ہے مگر ساتہہ اُسکے شُہوپ کی علامت پیدا ہوتی ہے اور نہ نوبت کے رفع
ہو جانے کے بعد معمولی قے ہوتی ہے - مگر اِن دو وباتون کے ہونے سے ایسا نہ سمجہنا
کہ بچہ کو آرام آ جاتا ہے بلکہ یہ جان لینا چاہئے کہ مرض ایسی شدت کا ہے کہ بچہ
سے اُسکا صدمہ سہارا نہین جاتا کیونکہ نوبتون کے مابین بچہ کا چہرہ سرخ رہتا
ہے آنکہین آنسوؤن سے ڈبڈبائی ہوئی ہوتی ہین اور مریضکو اسقدر غنودگی ہو جاتی
ہے کہ اُس حالت سے اُٹہنا نہین چاہتا - اور جون جون کہانسی کی نوبتین پے درپے
ہوتی رہتی ہین غنودگی کی حالت زیادہ بڑہتی جاتی ہے - اب بچہ کا چہرہ نیلگون
ہو جاتا ہے پتلیان آنکہون کی پہیلجاتی ہین اور اُسیوقت کن ـ ول ـ شن ہوکر
بچہ بیہوش ہو جاتا ہے مگر یہ حالت تہوڑے ہی عرصہ تک طاری رہتی ہے کہ پہر

کن-ول-شن ہونے لگتا ہے اور اُسی حالت مین بچہ کا مرغ روح قفس عنصری سے
تڑپ تڑپ کر پرواز کرجاتا ہے + اگرچہ ایسی کوئی بہی خاص علامت ہنین ہے کہ جس
سے طبیب یہ سمجہہ جائے کہ اب صدمہ ہو-پنگ-کاف کا دماغ پر پہونچنے والا ہے
پہر بہی بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب اثر اس بیماری کا دماغ پر ہونیوالا ہوتا ہے تب
شروع ہی سے معدہ بچہ کا ایسا بگڑ جاتا ہے کہ اُس مین دانہ اور نہ پانی قرار پاتا ہے یعنے
برابر قے ہوتی رہتی ہے پس اس قے کی علامت کو نبہولنا چاہئے یعنے یہ یاد رہے کہ اگر نوبت
کہانسی کی رفع ہوجاوے مگر قے رات دن جاری رہے اور ظاہر سبب اسکا دریافت
نہو سکے تو دماغ کے مبتلا ہونے کا اندیشہ پیدا ہونا چاہئے +

چہارم ڈا-یار-یا-اس مرض کے ساتہہ اسہال کا ہونا اچہا ہنین گو نہ مرے پر
اس سے بچہ لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے-کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ابتدا ے زکام کے ساتہہ
ہی بچہ کو دست بہی شروع ہوجاتے ہین اور جون جون زکام رفع ہوتا جاتا ہے دستون
کو بہی تخفیف ہوتی جاتی ہے بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض کے ابتدا سے لیکر
انتہا تک دست آتے رہتے ہین اگرچہ کبہی کبہی تہم بہی جاتے اور پہر جاری ہوجاتے
ہین مرض کی شدت کے وقت اگر اسہال جاری ہوجاوے تو بہر صورت اُسکو
روکنا چاہئے +

پنجم -اس مرض مین کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ معدہ بگڑ جاتا ہے اور بچہ کو قے
ہونے لگتی ہے +

ماہیت -کہتے ہین کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتی ہے اور ہوا
کے ذریعہ پہیلتی ہے اور اثر اسکا ہوا کی نالیون پر ہوتا ہے-کبہی کبہی یہ بیماری وبائی
بہی ہوجاتی ہے +

علاج -زکام اور خفیف کہانسی کا علاج مثل کٹارہ ربرانکائی-ٹس کے کرنا چاہئے

جسکا ذکر پیچھے ہو گیا ہے ۔ جب خاص بیماری ہو۔ پنگ ۔ کاف کی شروع ہو جاتی ہے
تب قے سے اُسکو بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ عام قاعدہ ایپ ۔ کے ۔ کو انا سے قے کرانیکا
ہے مگر مین اِس کو بہلے پسند نہین کرتا کہ اکثر اوقات خطا کہا جاتی ہے اور بعض دفعہ
بعوض قے کے اِس سے دست آنے لگتے ہین ۔ اِس بیماری مین سلفٹ اف کاپر کا
استعمال ہمیشہ اِس ترکیب سے کرتا ہون کہ ۵ یا ۔ اگرین لیکر ۳ آونس ڈسٹلڈ واٹر مین
حل کرکے ہر ڈرام کی مقدار مین دس دس منٹ بعد یا جبتک کہلکر قے نہین ہو لیتی
ہے پلائے جاتا ہون یہ بیماری ایسی ہٹیلی ہے کہ بعض دفعہ کسی علاج سے اِسکو فائدہ
نہین ہوتا اور جب دفع ہونیوالی ہوتی ہے تب خود بخود جاتی رہتی ہے ۔ اور چونکہ
یہ ہٹیلی بیماری ہے اِسواسطے طبیبون نے طرح طرح کے نسخے آزمائے ہین جنکا اگر ذکر کرون
تو ایک دفتر بنجائے ۔ پس اس موقع پر صرف چند مشہور معروف طبیبون کے نسخون کا ذکر
کرتا ہون ۔ چنانچہ فرانس کے ڈاکٹر ٹرو ۔ سا صاحب بلا ۔ ڈو ۔ نا کی بڑی تعریف
کرتے ہین اور اِس ترکیب سے اِسکو دینا بتلاتے ہین کہ بیمار اگر شیر خوارہ ہو تو اکسٹراکٹ آف
بلا ڈو ۔ نا کی ایک گرین کا دسوان حصہ اور ایک گرین کا دسوان حصہ اِسکے پتون کے
سفوف کا لیکر ایک گولی بنا دین بچہ اگر بڑا ہو تو ہر ایک جزو کی ایک گرین کا پانچوان
حصہ لینا چاہئے ۔ بچے چونکہ گولیان نہین نگل سکتے تو شیرہ یا شہد مین حل کرکے پلانا
چاہئے جسکی ترکیب یہ ہے ۔ کہ صبح کے وقت کہانے سے پہلے ایک گولی کہلا دین
اور اگلی صبح کو دوسری کہلاوین ۔ مگر اِن گولیون کے کہلانے سے پہلے رات و دن کی
نوبتون کا شمار کرین یعنے اپنی یادداشت کی کتاب پر یہ لکہہ لین کہ دن کو کتنی اور رات
کو کتنی نوبتین ہوا کرتی ہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ گولیون نے فائدہ کیا ہے یا نہین اور
بموجب اِسکے فائدہ کے دوا کی مقدار کو بڑہانا چاہئے ۔
ڈاکٹر فولر صاحب سلفٹ آف زنگ اور بلا ۔ ڈو ۔ نا کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ

اُنکا نسخہ یہ ہے کہ

نسخہ - سلفٹ آف زنک ۸ گرین + اکسٹراکٹ آف بلا ڈونا ۲ گرین + پانی ۴ - آونس + سبکو ملاکر بمقدار نصف آونس کے دنمین چار دفعہ پلانا چاہئیے + یہ نسخہ تین برس سے زیادہ عمر کے بچہ کے واسطے موزون ہے - اِس عرق کی طاقت کو ہر روز ایک ایک خوراک کی مقدار تک بڑہا سکتے ہین +

ڈاکٹر ہارلی صاحب برو - مائیڈ اف امو - نی - ام کی تعریف کرتے ہین کیونکہ اِسکا اثر لے - رنگس اور فے - رنگس کے اعصاب پر ہوتا ہے + اِس دوا کی خوراک شیرخوارہ کے لئے دو دو گرین تین دفعہ دنکو اور بڑہی عمر کے بچون کے لئے ۱۱ - گرین تک + اور بعض طبیبون نے اِس بیماری مین ہائیڈرٹ اف کلو - رل کو مفید پایا ہے - چنانچہ چار یا پانچ برس کی عمر کے بچون کو ۵ - گرین دن مین تین دفعہ دینا چاہئیے +

ڈاکٹر وِسٹ صاحب ڈائیلیوٹ ہائیڈرو - سیانک اِسڈ کا استعمال کرتے ہین چنانچہ اُنکا نسخہ یہ ہے -

نسخہ - ڈائی - لوٹ ہائیڈرو - سیانک اِسڈ ۴ بوند + شیرہ - ایک ڈرام + ڈیسٹلڈ واٹر ۷ ڈرام + سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کے چھہ چھہ گھنٹہ بعد پلا دین - یہ نسخہ نو مہینے کے بچہ کے واسطے موزون ہے +

رات کیوقت کہانسی کی شدت زیادہ ہو جائے تو سوتے وقت اِس پڑیہ کو کہلا دین -

نسخہ - ڈو - ورش پاؤڈر نصف گرین + صاف شکر ۴ - گرین + اکسٹراکٹ اف کونائم سفوف کیا ہوا - ایک گرین + سفوف دال چینی - ۲ گرین + سبکو ملاکر ایک پڑیہ بناوین یہ نسخہ دو سال کے بچہ کے لئے موزون ہے +

بیماری کیحالت مین غذا مقوی مگر سریع الہضم دین - جب مرض رفع ہو جائے تو کمزوری کی رعایت رکھکر مقویات مثلاً فولاد وغیرہ کا استعمال کرین + اِس حالت مین

کاڈ - لیور - آئیل بہی فائدہ کرتا ہے - سردی اور بارش مین بہیگنے سے بچاوین اور مناسب ہو تو تبدیل آب وہوا کرین ؛

ہو - پنگ - کاف مین انٹے - پائی - رین بہی بہت فائدہ مند دوا ہے - اِسکے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ دو برس کی عمر کے بچہ کو اس دوا کا ایک گرین تین تین گہنٹہ بعد دینا چاہئے اور چار سال کی عمر کے بچہ کو تین بلکہ چار گرین تک دینا چاہئے چار مہینے کی عمر کے بچہ کا حال لکہا ہے کہ اِسکو پون گرین انٹے - پائی - رین تین تین گہنٹہ بعد دیا گیا تہا مگر کچہہ فائدہ نہین ہوا - بلکہ جب ایک گرین کی مقدار مین تین تین گہنٹہ بعد کہلایا گیا تب اول روز تو دوا کا اثر کچہہ بہی نہین ہوا - دوسرے روز نوبت بیماری کی ہوتی رہے مگر کم شدت سے لیکن اُسی روز رات کے وقت کہانسی کم ہونے لگی اور تیسرے روز نوبت بالکل نہین ہوئی - پانچ دن تک یہ دوا جاری ہی تب بیمار کو بالکل آرام آگیا ؛

ڈاکٹر گریفتہ فرماتے ہین کہ اِس دوا سے تب ہی فائدہ نہین ہوتا ہے کہ جب تہوڑی تہوڑی مقدار مین کہلائی جاتی ہے - پس اوپر کی ترکیب سے اِسکو دینا چاہئے ؛

برو - مو - فارم - یہ ایک سیال چیز ہے - ذائقہ اور بو خوش - بے رنگ ؛ یہ دوا ہو - پنگ - کاف مین بہت فائدہ مند ہے - چنانچہ ۲ سے ۴ برس تک کی عمر کے بچہ کو دو سے چار قطرے اور چار سے آٹہہ سال کی عمر کے بچہ کو ۵ قطرے تین یا چار دفعہ ونیز حسب اشتداد علامتون کے پلانا چاہئے ؛ پانی مین ملا کر پلانا سب سے بہتر ہے ؛ تیسرے یا چوتہے روز تخفیف کی صورت نظر آجاتی ہے ؛

ششم نیو - مو - نیا

ماہیت - ششش کے انفلامیشن کو نیو - مو - نیا یا نیو - مونائی - ٹس کہتے ہین - یہ

مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ - دوسرا کرانک + اکیوٹ بیماری کبھی قسم
کی ہوتی ہے مگر اکیوٹ مرض جب طاقتور یا جوان کو ہوجاتا ہے تب سارا پھیپڑا
یا اُسکے کسی گوشہ کا (لوب) ایک حصہ مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے - یہ بیماری
بہ نسبت نوک کے پھیپڑے کے پیندے سے اکثر شروع ہوتی ہے اور بہ نسبت
بائین کے دہنا پھیپڑا مرض مین اکثر مبتلا ہوجاتا ہے - چونکہ اس مرض مین انفلامیشن
کا مادہ ہوا کے کیسون مین جمع ہوجاتا ہے اِسواسطے اُسکو لر - یر نیو - مو - نیا یا لبغر
وغیرہ کرو - پس نیو - مو - نیا ہی کہتے ہین +
اس مرض مین ایسا ہوتا ہے کہ پھیپڑے کی ساخت مین بسبب انفلامیشن زیادہ خون
آجاتا ہے - انفلامیشن رفع ہوجاوے تو بہتر ورنہ اُس خون سے لمف پیدا ہوکر
ایر - سلس مین جمع ہوجاتا ہے تب پھیپڑے کی ساخت سخت مانند جگر کے ہوجاتی
ہے اور اسمین ہوا داخل نہین ہوسکتی - اِسحالت مین بھی اگر مرض بصحت لاوے
تو وہ لمف جذب ہوکر رفتہ رفتہ شش حالت اصلی پر آسکتا ہے نہین تو پھیپڑے
کی ساخت اور انفلامیشن کے سبب سے جو مادہ ایار - سلس مین پیدا ہوتا ہے وہ گلجاتا
ہے - پیپ بھی پڑجا سکتی ہے زخم بھی پیدا ہوسکتے اور پھیپڑا مردار بھی پڑجا سکتا
ہے - مگر یہ باتین بہت کم ہوا کرتی ہین - پس بموجب اِن ماہیت کے اِس بیماری
کو تین درجہ مین تقسیم کرسکتے ہین چنانچہ درجہ اول مین کہ جسکو اسٹیج اف النگاج منٹ
کہتے ہین پھیپڑے کی ساخت مین بہت سا خون جمع ہوجاتا ہے + درجہ دوم مین کہ
جسکو اسٹیج اف ریڈ ہے - پے - ٹائی - زی - شن کہتے ہین بسبب پیدا ہوجانے
لمف کے پھیپڑے کی ساخت سخت مانند جگر کے ہوجاتی ہے + اور تیسرا درجہ وہ ہے
کہ جسمین پھیپڑے کی ساخت گلجاتی ہے - اِس درجہ کو اصطلاح مین اسٹیج آف گری
ہے - پے - ٹائی - زی - شن کہتے ہین +

علامات - بعضدفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو پہلے جاڑا معلوم ہوتا ہے اور
تب بخار آجاتا ہے - اور بعض اوقات خاص مرض کی علامتین پہلے ظاہر ہوتی
ہین - اِس بیماری مین بخار تیز ہوتا ہے سارے جسم کی مگر خاصکر سینہ کی حرارت ۱۰۵
درجہ بلکہ اِس سے بھی زیادہ بڑہ جاتی ہے اور مرض کے کُل ایام تک قائم رہتی ہے
یہ خاصہ اِس مرض کی گرمی کا ہے اِسکو بھولنا نہ چاہیئے - چہرہ اور آنکھین سُرخ اور درد
سر ہوتا ہے - نبض تیز چلتی ہے - تشنگی تیز ہوتی ہے - زبان میلی اشتہا جاتی رہتی ہے
اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے - سینہ مین ایک دہیما گہرا اور پہیلا ہوا درد معلوم ہوتا
ہے - مگر اِس بیماری مین پردہ پلو - را شامل نہو تو درد تیز نہین ہوتا - کہانسی کم اور خشک
ہوتی ہے اور پہلے اِسکے ہمراہ تہوڑا سا بلغم نکلتا ہے لیکن بعد ایک یا دو روز کے زنگ کے
رنگ کا بلغم یا زرد سبزی مائل اخراج پاتا ہے جو نہایت لیسدار ہوتا ہے اور جسکو اصطلاح مین
رس ٹ لے - آش - ٹے - اس - پیو - ٹم کہتے ہین کہ جسمین کثرت سے کلورائیڈ اف
سو - ڈی - ام ہوتا ہے - اِس بیماری مین پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا آتا ہے اور اِس
مین کثرت سے یو - ریا اور یورک اسڈ ہوتا ہے جس سبب سے اِس مرض کا پیشاب
اکثر گدلا ہوتا ہے مگر اِسمین کلورائیڈ اف سو - ڈی - ام بہت ہی کم بلکہ بعضدفعہ
ہوتا ہی نہین ۔ اِس بیماری مین درد سر اکثر رہتا ہے - بعضدفعہ رات کے وقت
بیمار بہکی باتین کرتا ہے اور بعض دفعہ شدت سے ڈے - لے - ری - ام اکثر
ہو جاتا ہے مگر ڈے - لے - ری - ام کی علامت شراب خوارون مین نہایت زور شور
سے پیدا ہوتی ہے - تنفس اِسقدر جلد جلد لیا جاتا ہے کہ ایک منٹ مین اُسکی حرکت
تیس سے ساٹھ اور ستّر ہے گا ہے ایک منٹ مین اسّی دفعہ بھی ہوتی ہے جب یہ مرض
بڑہنے والا ہوتا ہے تو اُسکی علامتین شدت پکڑ جاتی ہین چنانچہ تنفس کی تکلیف
زیادہ ہوتی جاتی ہے - بلغم زیادہ تر لیسدار اور رنگ اُسکا زیادہ تر گہرا اور اکثر اُسمین

خون کی دھاریاں بھی ہوتی ہیں - نبض سریع اور کمزور ہو جاتی ہے - زبان خشک
اور سیاہ ہو رہے رنگ کی تہ جم جاتی ہے - جسم کی حرارت ہاتھوں کو تیز معلوم ہوتی
ہے - کمال کمزوری - ہذیان اور بیہوشی جاری ہوتی ہے اور دیگر علامات ردیہ پیدا
ہو جاتی ہیں - آخر کار بلغم میں لیس نہیں ہوتا بلکہ وہ پتلا اور رنگ اسکا بھورا یا لال سرخی
ہو جاتا ہے - تنگی نفس کی بڑھتی جاتی ہے - نبض باریک اور کمزور ہو جاتی ہے - چہرہ پھیکا
بلیں نیلی - اور جسم سرد پسینہ سے معرق ہو جاتا ہے - آخر کار بیمار نہایت نڈھال ہو جاتا
ہے اور دم بند ہو کر یا حالت غشی میں ملک بقا کو کوچ کر جاتا ہے - جب شش میں گنگرین
ہو جاتا ہے تو تنفس سے نہایت بدبو آتی ہے اور بلغم نہایت سڑا ہوا نکلتا ہے ٭

نمونیا کی چند علامات کا مفصل بیان - اس بیماری میں جلد
نہایت گرم اور خشک ہو جاتی ہے اور ہاتھوں کو نہایت تیز گرم محسوس ہوتی ہے - بعض
دفعہ پسینہ آتا ہے - مگر اس سے مریض کو فائدہ نہیں معلوم ہوتا جسم کی حرارت بہت جلد
۱۰۲ یا ۱۰۳ یا ۱۰۴ تک بڑھ جاتی ہے - بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے -
اور دوسرے یا تیسرے دن درجہ اتم کو پہونچ جاتی ہے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مرض
کے انتہا تک حرارت بڑھتی جاوے - اور ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ حرارت ۱۰۷ درجہ تک
بڑھ گئی ہے تیسر بھی بیمار کو شفا ہو گئی ہے اور جب یہ بیماری مہلک ہوئی ہے تب
حرارت ۱۰۹ و ۱۱۰ تک بھی بڑھ گئی ہے - حرارت میں روزمرہ کی کمی بیشی اکثر اسطور پر ہوتی
ہے کہ علے الصباح حرارت کا درجہ نہایت کم ہوتا ہے - دوپہر سے پہلے یا تھوڑی ہی
دیر بعد بتدریج بڑھنے لگتا ہے اور عین شام کیوقت حرارت جسم کی درجہ اتم کو پہنچ
جاتی ہے تب بتدریج کم ہونے لگتی ہے - لیکن بعض دفعہ نصف شب کو کسیقدر بڑھنے
لگتی ہے اور تب بتدریج گھٹنے لگتی ہے ٭ شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب
ان - ٹرےٹمنٹ فیور کے اثنا میں یہ مرض عارض ہو جاتا ہے تب صبح کیوقت

حرارت کا درجہ صحت پر آجاتا ہے اسوقت اِس بیماری کو اِنٹ۔ٹرمے ٹنٹ ینو۔مونیا
کہتے ہین + ینو۔مو۔نیا کی بیماری مین دونو گال اکثر سُرخ ہو جاتے ہین اور مرض کی جانب
کا گال زیادہ تر سُرخ ہوتا ہے۔ بعضدفعہ رخسارے اودے رنگ کے ہو جاتے ہین اور
چہرہ زردی مایل + اس بیماری کے دوسرے یا تیسرے دن چہرہ پر ہر۔پیز کے دانے
اکثر پیدا ہو جاتے ہین + اور نبض کا یہ حال ہے کہ بیماری جس قدر وسیع ہوتی ہے نبض
بھی اُسیقدر سریع ہو جاتی ہے۔ مگر اکثر ۹۰ سے ۱۲۰ دفعہ حرکت کرتی ہے اور بعض دفعہ
اِس سے بھی زیادہ چلتی ہے۔ ابتدا مرض مین نبض مین خوب طاقت ہوتی ہے اور نبض
خون سے اِسقدر پُر ہوتی ہے کہ دبانے سے نہین دبتی۔ بعد ازان کمزور ہو جاتی ہے اور
اِسمین اِسقدر کم خون ہوتا ہے کہ دبانے سے دب جاتی ہے اور بعض دفعہ نبض
اِن۔ٹر۔مے ٹنٹ اور بے قاعدہ بھی حرکت کرتی ہے +۔ ینو۔مو۔نیا مین ایک
بڑی بھاری علامت یہ پائی جاتی ہے کہ بیمار بہت کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔
اِس مرض کا بیمار سر کو کسیقدر اونچا رکھکر اکثر چیت پڑا رہتا ہے اور اکثر مشکلون سے
اُٹھکر بیٹھہ سکتا ہے + زبان اِسمین میلی اور خشک ہوتی ہے اور لبین اکثر پھٹ جاتی
ہین + گاہے گاہے یہ علامات غیر محمودہ بھی اِس بیماری مین پائی جاتی ہین کہ نگلنے مین
دشواری ہوتی ہے۔ شدت سے قے ہونے لگتی ہے۔ جگر بڑھ جاتا اور یرقان کی علامتین
پائی جاتی ہین یا دست آنے لگتے ہین۔ غرض یہ کل علامات خراب ہین +

کھانسی جلد شروع ہو جاتی ہے۔ مگر شدت سے نوبت بنوبت نہین ہوتی بلکہ جب
کھانسی اُٹھتی ہے تب آسانی سے روکی نہین جا سکتی اور اِس سے دم پھولتا ہے +

بلغم۔ کھانسی کے شروع ہوتے ہی بلغم آنے لگتا ہے جسکی خاصیتین یہ ہین۔ یہ بلغم
کفدار نہین ہوتا لیکن اِسقدر لیسدار ہوتا ہے کہ نہایت مشکل سے خارج ہوتا ہے بلکہ
اکثر مُنہ کے اندر سے کھینچکر نکالنا پڑتا ہے اور جس برتن مین بلغم ہوتا ہے اگر اسکو یا لکل

الٹا دین تب بھی نہین گرتا - اِس بلغم کا رنگ مختلف ہوتا ہے - چنانچہ خون کی آمیزش
کے سبب سے کبھی تو زنگ کے رنگ کا چنانچہ اسیواسطے اسکو رسٹے - اس - بیوٹم کہتے
ہین اور کبھی خون کے طرح طرح کے رنگ کا ہوتا ہے اور جون جون مرض کا دور
بڑھتا جاتا ہے بلغم کا رنگ زردی مایل ہوتا جاتا ہے آخر کار بحرانکا ہی - ٹیش
کے مرض کا سا ہو جاتا ہے ٭ بعض دفعہ نہایت تھوڑا خارج ہوتا ہے اور جب
مرض ردی قسم کا ہوتا ہے تب بلغم رقیق سیاہی مایل رنگ کا اور بدبودار
ہوتا ہے ٭

علامات خاص سینہ کے - درجہ اول مین جانب ماؤف کا سینہ زیادہ
حرکت کرتا ہے ٹہونکنے تو آواز وہان سے ٹھوس پیدا ہوتی ہے کان لگا کر سُننے سے
تکلم کی آواز تیز اور دم کشی کے ساتھہ نہایت باریک کریپ - یٹنٹ رانکس
سُنائی دیتی ہے ٭ درجہ دوم مین جانب ماؤف کا سینہ کسیقدر پہولا ہوا معلوم
ہوتا ہے اور مقامات مابین پسلیون کے ہموار ہو جاتے ہین پر کشن کی آواز
بالکل ٹھوس ہو جاتی ہے - تکلم کی آواز تیز اور تنفس کی آواز بھی تیز جس کو
برانکیل - بریدی - ونگ کہتے ہین - جب یہ بیماری رفع ہونیوالی ہوتی ہے تو
مرض کے مقام پر لگا ہے کا ہے میو - کس - رانکس سُنائی دیتی ہے جسکو اصطلاح مین
رتی - ٹیوکس کریپ - یٹے - شن بولتے ہین - یہ آواز اسقدر جلد پھیلجاتی ہے
کہ جانب ماؤف کے کل پھیپڑے پر میو - کس - رانکس مسموع ہوتی ہے تکلم اور
تنفس کے آواز کی تیزی رفتہ رفتہ کم ہوکر بالکل مفقود ہو جاتی ہے پھیپڑے مین دوبارہ
ہوا کا گذر ہوتا ہے اور بلغم دوبارہ لیسدار اور زنگ کے رنگ کا خارج ہونے لگتا
ہے اور جون جون التھابیشن کم ہوتا جاتا ہے میو - کس - رانکس کے عوض پھیپڑے
کی اصلی حالت کی آواز سُنائی دینے لگتی ہے اور ٹھونکنے کی آواز بھی جون جون

شش و بصحت لایا جاتا ہے صاف ہوتی جاتی ہے مگر جب یہ مرض نہین رفع
ہونیوالا ہوتا ہے تب اوپر کی ساری علامتین بڑھ جاتی ہین اور جب ایک پہیپڑا
سارے کا سارا سخت ہو جاتا ہے تب نہ تو تکلم اور نہ تنفس کی آواز سُنائی
دیتی ہے کیونکہ اسمین ہوا کا گذر نہین ہوتا اور جب اس سخت پہیپڑے مین پیپ
پڑ جاتی ہے تب ٹپک ٹپا - رہی - لو - کوئی اور گرگ - لنگ آواز سُنائی دیتی ہے

اقسام اور ترکیبین - نیو - مونیا کی بیماری متعدی بخارون اسی ری سیپ لیش
اور پائی - میا کے مرضون مین اکثر عارض ہو جایا کرتی ہے ان صورتون مین سینہ
نہایت گرم - تکلیف تنفس اور دیگر علامتون کو دفعتاً بشدت ہو جاتی ہے سینہ پر ٹہونکنے
کی آواز اور سُننے کی آوازین بہی مثل نیو - مو - نیا کے سُنائی دیتی ہین سِل کی بیماری
جب بڑہ جاتی ہے تب بہی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے اور برانکائی - ٹس کے مرض
مین تو اکثر ہو جایا کرتا ہے اُسوقت اِس مرکب مرض کو برانکو - نیو - مو - نیا کہتے ہین
اور جب اسکے ساتھہ پلیورسی کی بیماری بہی ہو جاتی ہے تب اس مرکب مرضکو
پلی - رو - نیو - مو - نیا کہتے ہین *

علامات تشریحی بعد وفات - بیمار اگر درجۂ اول مین مرجاوے تو پہیپڑا اُسکا
سُرخ نظر آویگا اور اُسمین کسیقدر چٹچٹاہٹ کی آواز بہی ہوگی تراشنے سے بہت
سا کف اور کچہ لہو کا عرق نکلیگا اور پہیپڑے کو پانی مین چہوڑنے سے کچھہ تیریگا کچھہ
ڈوبیگا - جب مریض درجۂ دوم مین مرتا ہے تو پہیپڑا اُسکا پہولا ہوا ہوتا ہے اور اُسپر
منجمد فائبرین اور پسلیون کے داغ پائے جاتے ہین - انگلیون سے دبائے تو چٹچٹاہٹ
کی آواز بالکل سُنائی نہین دیتی تراشئے تو قاش اُسکی مثل جگر کے کٹتی ہین جب
بیمار تیسرے درجہ مین مرجاتا ہے تو اُسکے پہیپڑے کی ساخت گلجاتی ہے اور
اُسمین پیپ پائی جاتی ہے *

اسباب - بری ڈسپیو زنگ - یہ بیماری طاقتور اور کمزور دونو کو ہوجایا کرتی ہے - موسم سرما اور بہار +

اکسا ئیٹنگ - عام اسباب انفلامیشن کے - تغیرات موسم - زیادہ محنت جسمانی - مختلف قسم کے بخار - جمع ہوجانا مادہ ٹیوبر کل کا - قلب کی بیماری +

واضح ہو کہ بعض طبیب اس بیماری کو ایک خاص قسم کا بخار تصور کرتے ہیں اور پہیپہڑے کے انفلامیشن کو اس بخار کی ایک علامت کہتے ہیں - بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے کرم کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ کرم مذکور ہوا میں پیدا ہوتے ہیں جسکے سونگھنے سے شش میں انفلامیشن ہوجاتا ہے +

مدت مرض کی - نیومونیا یا تو صرف ایک یا دونو پہیپہڑوں میں ہوجا سکتا ہے + جب یہ بیماری جوان یا طاقتور آدمی کو ہوجاتی ہے اور اسپر کوئی اور مرض عارض نہیں ہوتا تب اسکی مدت قریب چودہ دن کے ہوتی ہے + اور پانچویں سے آٹھویں دن کے اندر یہ مرض انحطاط کو پہونچ جاتا ہے - خفیف قسم کی بیماری نویں دن کو روبصحت لانے لگتی ہے مگر جب اس مرض پر کوئی اور بیماری عارض ہوجاتی ہے اور پرانکہ نیومونیا میں بھی ۱۲ دن سے کم میں صحت کی صورت نظر نہیں آتی + جب یہ مرض مہلک ہونیوالا ہوتا ہے تب بیمار چھٹے اور بیسویں دن کے اندر مرجاتا ہے +

کرانک نیومونیا - اس قسم کا مرض یا تو شدید بیماری کا نتیجہ ہو سکتا ہے یا پہیپہڑے میں آتشک کا مادہ جمع ہو کر خراش پیدا ہونے سے ہوجاتا ہے - چاہے کسی طور سے پیدا ہو اسمیں کوئی حصہ پہیپہڑے کا ہمیشہ کے لئے سخت رہ جاتا ہے + اس صورت میں طبیب کو سل کی بیماری کا دھوکا ہو جا سکتا ہے یعنے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ پہیپہڑے کی سختی ٹیوبرکل کے مادہ کے جمع ہوجانے سے پیدا ہوئی ہے

خاصکر جب یہ دیکھتا ہے کہ کرانک نیو-مو-نیا مین بھی ہوا کی نالیان اکثر پھیلی
ہوئی ہوتی ہین اور جیسے سل مین ویسے اسمین بھی سخت پھیپڑے مین پیپ پڑکر زخم
پیدا ہو جا سکتے ہین۔ اسکی علامات عامہ بھی کسیقدر سل سے مشابہت رکھتی ہین
کیونکہ اسمین بھی بیمار کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ چہرہ اُسکا پیلا پڑ جاتا ہے سینہ
کے اندر بوجھہ معلوم ہوتا ہے اور بھوک جاتی رہتی ہے۔ مگر مثل تھائی سس کے
کرانک نیو-مو-نیا مین نہ تو بخار ہوتا ہے نہ رات کو پسینہ آتا ہے۔ اور نہ دست
لگ جاتے ہین۔ اگرچہ گاہے گاہے کھانسی کے ہمراہ قدرے خون آسکتا ہے ؛
علاج اس قسم کے نیو-مو-نیا کا مقویات اور محللات سے کرنا چاہئے جیسے
آیو-ڈائیڈ آف پوٹاسیم ؛ آیو-ڈائیڈ آف آیرن ؛ کاڈ-لیور-آئیل وغیرہ
غذا بیمار کی مقوی ہونی چاہئے ؛

علاج - یہ تو تم جانتے ہو کہ مین فصد کو حرام سمجھتا ہون اور صرف مین ہی
نہین بلکہ سوا دیسی حکیمون کے سارا جہان اُسکو برا جانتا ہے حقیقت بھی یہی
ہے کیونکہ جب بلا اشد ضرورت کے اور بغیر سوچ سمجھکر فصد لیجاتی ہے تب بیماری
بعوض رفع ہونے کے بڑھنے لگتی ہے۔ پس نیو-مو-نیا کی بیماری مین فصد ہرگز نہ
لینی چاہئے مگر ہان جیسے حرام بھی اشد ضرورت کیوقت شاذ و نادر حلال ہو جا سکتا ہے
اسیطرح جب جوان اور طاقتور آدمی کو دفعتاً نیو-مو-نیا ہو جائے اور آن کے آن مین
بہت سا حصہ شش کا خون سے پُر ہو جائے جس سبب سے دم لینے مین کمال تکلیف اور تھوڑی
تھوڑی کھانسی بار بار ستاتی ہو اور دہنے خانے دل کے خون سے پُر ہو کر پھیلجاتین تب
فصد کے لینے سے بیمار آسانی سے دم لیتا ہے۔ تنفس مین طاقت آجاتی ہے ؛ دہنا خانہ دل کا
خون کے بوجھ سے سبکدوش ہو جاتا ہے اور فصد کے لیتے ہی بیمار رو بصحت لانے لگتا
ہے ؛ پس یاد رکھو کہ بجز حالت مذکورہ بالا کے نیو-مو-نیا کی بیماری مین فصد ہرگز نہ لینا

بلکہ اسطور پر علاج کرنا کہ درجہ اول مین مریض طاقتور ہو تو سینہ پر بموجب مرض کی شدت کے جونکین لگا دین تکمید کرین یا پولٹس باندہین اور اسکو بعد دو دو گہنٹہ کے بدلین بطور دوا کے اِس لنسخہ کا استعمال دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کرین -

نسخہ ٹار - ٹار اِمے - ٹک تہائی یا چوتہائی گرین + لاڑ - غم ۱۰ یا ۱۵ بوند + پانی ایک آونس + غذا ہلکی لیکن جب یہ بیماری کسی بڈہے یا کمزور جوان کو بہی ہو جاوے تب جونکون کے لگانے کی ضرورت نہین پڑتی اِسصورت مین خارجی علاج اِس درجۂ اول کا صرف تکمید اور پولٹس سے کرنا چاہئے اور داخلی علاج اِس نسخہ سے کرین -

نسخہ - کار - بونٹ اف ایمو - نیا ۵ گرین + وائنم - ایپے - کک ۱۰ یا ۱۵ بوند + کمپونڈ ٹنکچر - کمفر ۵ یا ۲۰ بوند + پانی ایک آونس + سکیو ملا کر دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد پلا دین - جب یہ مرض درجۂ دوم مین آجاتا ہے تب کمزوری کی علامتین پیدا ہوتی ہین اسواسطے چاہیے مریض طاقتور ہو چاہیے کمزور خواہ بُڈہا ہو خواہ جوان نسخہ کار - بونٹ اف ایمو - نیا کا استعمال کرنا چاہئے اور خارجی علاج اِس درجہ کا بلسٹر سے کرین - بطور غذا شوربہ - دودہ - اور اگر کمزوری بہت ہو تو خمر کا بہی استعمال کر سکتے ہین درجہ سوم مین ادویہ اور اغذیہ دونو اسٹو - مے - لنٹ ہونی چاہئین اور جب مرض درجۂ اول یا دوم سے رو بصحت لانیوالا ہو تو مقویات مثلاً ڈائیلیوٹ - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ جیسا نہ چرائیتا یا جِن - شن یا کلنبا یا کواشیا کے ساتہہ دیوین +

ہفتم گنگ ـ رین آف دی لنگس

یعنی

مُردار پڑجانا کسی حصّہ شش کا بسبب انفلامیشن کے

یہ مرض بہت کم دیکہنے مین آتا ہے علامات اِسکی یہ ہین کہ مریض کے تنفس سے نہایت

بدبو آتی ہے اور کہانسی سے ایک رطوبت سبز مائل بسیاہی ور نہایت بدبودار خارج ہوتی ہے اور اسمین سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے چھیچھڑے بہی ہوتے ہین - مریض نہایت کم طاقت اور نڈھال ہوجاتا ہے اور اسکی نبض بہی کمزور اور جلد چلتی ہے - سینہ پر کان لگا کر سننے سے میو-کس اور گرگ - لنگث - راٹکس سنائی دیتی ہے علامات ردیہ فوراً ظاہر ہو پڑتی ہین آخر کار بیمار حالت ضعف مین مرجاتا ہے +

اسباب - جب مرض نیو-مو-نیا (ذات الریہ) نہایت کمزور آدمی کو ہوجاتا ہے تب اسکا ششش مردار پڑجاتا ہے +

تشخیص - اس بیماری کی نہایت آسان ہے کیونکہ مریض کے تنفس کی بو اسقدر بدبو ہوتی ہے کہ اسکے بستر کے پاس ناک نہین پھٹرتی علاوہ ازین اسکی کہانسی کے ہمراہ جو رطوبت نکلتی ہے اسکی بو اور رنگت اس مرض کی تشخیص کے لئے کافی ہے + بیمار کی نعش کو چیرنے سے اسکے ششش مین غار پائے جاتے ہین اور ان غارون مین وہی گاڑہی سبز اور بدبودار رطوبت ہوتی ہے جو مریض کی زندگی مین کہانسی کے ہمراہ نکلتی ہے - ان غارون کی دیوارون پر سبز سیاہ رنگ کے چھیچھڑے ہوتے ہین جیسے باورچی خانہ کی چہت سے سیاہ رنگ کے جہول لٹکتے ہین +

علاج - یہ بیماری نہایت مہلک ہے ادویہ اور اغذیہ مقوی سے اسکا علاج کرنا چاہئے جیسے کارب-بونٹ آف امونیا اور انیون وغیرہ +

ہشتم تھائی-سس ٹیمو-نی-سس

یہ بیماری بہ نسبت دہنے کے بائین ششش مین اکثر زیادہ ہوتی ہے اور پہیپہڑے کی نوک سے اکثر شروع ہوتی ہے +

اقسام - تحقیقات جدیدہ کے بموجب اطبا کے نزدیک تھائی-سس کا لفظ ششش کے

کسی حالت پر اطلاق کرسکتا ہے چنانچہ

اوّل - پہیپڑے کی باریک رگین اجتماع خون کے سبب جب پہٹ جاتی ہین اور خون پہیپڑے کی ساخت مین پہیلجاتا ہے تب وہ منجمد ڈلون کی شکل پنجاتا ہے - یہ ڈلے جب ٹوٹ جاتے ہین تو انکی شکل پنیر کی سی ہو جاتی ہے طبیعت انکو دفع کرنا چاہتی ہے تب پہیپڑے مین زخم ہوکر غار بنجاتے ہین + اس قسم کے مرض کو ہے - مو - را - جک تہائی - سِس کہتے ہین +

دوم برانکائی - ٹِس یا نیو - مو - نیا کی بیماری کے سبب ہوا کی نالیون اور ہواکے کیسون مین زخم پیدا ہو جاتے ہین اور ان دونو مرضون کے انفلامیشن کے باعث سے جو مادہ انفلامیشن کا پیدا ہوتا ہے اُسمین ایسے تغیرات واقع ہوجاتے ہین کہ وہ پنیر کی شکل کے بنجاتے ہین - اسکو بہی طبیعت دفع کرنا چاہتی ہے تب پہیپڑے میں زخم پیدا ہوکر غار پڑجاتے ہین + اس قسم کے تہائی - سِس کو اصطلاح مین برانکیل اور نیو - مانِک تہائی - سِس کہتے ہین +

سوم آتشک کا زہر جب جسم مین سرایت کرجاتا ہے تب وہ شُشش کی ساخت مین جمع ہوکر پہیپڑے کو گلادیتا ہے + اس قسم کے تہائی - سِس کو سی - فِی - لےٹِک تہائی - سِس بولتے ہین +

چہارم - بعضے فعرو - مائیزم اور گاوٹ اور آتشک اور کثرت سے مے خواری کے باعث جب خون بگڑجاتا ہے تب اُسکا بگڑا ہوا مادہ - ہریں پہیپڑے کی ساخت مین جمع ہوجاتا ہے اور شُشش کے اُس مقام کو زخمی کردیتا ہے + اس قسم کی تہائی - سِس کو فائی - برائیڈ تہائی - سِس کہتے ہین +

پنجم - پانچوین قسم کا تہائی - سِس وہ ہے جسمین اسکرا - فیو - لا کے سبب سے ٹیو - برکل کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے + اسکو ٹیو - بر - کیو - لر تہائی - سِس کہتے ہین +

چونکہ اِس قسم کا تھائی سِس اکثر دیکھنے مین آتا ہے اور دیگر اقسام کی نسبت یہ زیادہ تر مُہلک بھی ہے اسواسطے اِسکا بیان الگ کیا جائیگا - پس بیان

ٹیو-بر-کیو-لر تھائی سِس

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک اکیوٹ - دوسرا کرانک ؛

اکیوٹ تھائی سِس کو گے-لو-پنگ کن-زم-شن بھی کہتے ہین ؛ اِس قسم کا مرض کم دیکھنے مین آتا ہے - یہ اِسطور شروع ہوتا ہے - کہ پہلے قدرے سردی لگ کر بُخار ہوجاتا ہے - نبض تیز ہوجاتی ہے - درد ہوتا ہے - کھانسی ہوتی ہے اور دم لینے مین تکلیف - تھوڑے ہی عرصہ بعد ہک-ٹِک فیور کی علامتین ظاہر ہوکر کثرت سے پسینہ آنے لگتا ہے اور دست لگجاتے ہین ؛ اِس بیماری مین پھیپھڑے کی ساخت مین نہایت جلد ٹیو-بر-کل کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے - بیمار روز بروز لاغر ہونے لگتا ہے اور چند ہفتہ کے اندر مرجاتا ہے ؛

دوسری یعنے کرانک-قسم کی تھائی-سِس اکثر مشاہدہ مین آتی ہے جسکا مفصل بیان نیچے کیا جاتا ہے ؛

ماہیت - اِس بیماری کو انگریزی مین کن-زم-شن اور عربی مین سل کہتے ہین اور جو شخص اِس مرض مین مبتلا ہوتا ہے اُسکو مسلول بولتے ہین - اِس مرض کو ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ صرف شُش ہی مین محدود رہتا ہے بلکہ اثر اِس مرض کا سارے جسم مین موجود ہوتا ہے یعنے جس کسی کو سل کی بیماری ہونیوالی ہوتی ہے عہد طفلی سے طبیعت اُس کی اِس بیماری مین مبتلا ہونے کے لئے مایل رہتی ہے اور آثار مرض سکرا-فیو-لا کے اُسکے سارے جسم مین پائے جاتے ہین (دیکھو باب سکرا-فیو-لا پیچھے) سل کی بیماری مین ایک مادہ خون سے ایسا پیدا ہوتا ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی بیکار ہوجاتا ہے

اور اسمین طاقت نشو و نما کی نہین ہوتی اِس مادہ کو اصطلاح مین ٹیوبرکل کہتے
ہین - یہ مادہ ٹیوبرکل دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو اصطلاح مین گرے اور دوسرے
کو یا - لو ٹیوبرکل کہتے ہین ٭

گرے ٹیوبرکل مضبوط اور ملایم ہوتا ہے دبانے سے دب جاتا ہے ٭

یا - لو ٹیوبرکل کے مختلف مقدار کے ڈلے ہوا کرتے ہین اور بہ نسبت گرے ٹیوبرکل
کے اکثر یہ بڑے بھی ہوتے ہین - اِن ڈلون کو دبائے تو آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین
اور چھری سے تراشئے تو مثل پنیر کے کٹ جاتے ہین - غرض اسبابت کو یاد رکھنا چاہئے
کہ سل کی بیماری مین خون سے ایک مادہ موذی اور بیکار پھیپھڑے کی ساخت مین پیدا
ہوتا ہے اور جب اچھی طرح پیدا ہو جاتا ہے تب طبیعت جو مدبر بدن ہے اور جسکو بیکار اور
موذی مادہ سے نفرت ہوتی ہے جسم سے اِس مادہ ٹیوبرکل کو دفع کرنا چاہتی ہے - ترکیب
اِسکے دفع کرنے کی یہ ہے کہ جس مقام شش مین مادہ ٹیوبرکل کا ہوتا ہے وہان پر ایک
خبیث قسم کا انفلامیشن پیدا ہو جاتا ہے اور پیپ پڑ جاتی ہے - یہ پیپ اس ٹیوبرکل
کے مادہ مین جب جذب ہو جاتی ہے تو مادہ مذکور پہلے تو ملائم اور آخر کار گلجاتا ہے
اور اُس مقام کے پھیپھڑے کی ساخت بھی گلجاتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ جب وہ گلی
ہوئی شش کی ساخت اور مادہ ٹیوبرکل کا ہمراہ بلغم کے خارج ہو جاتا ہے تب
وہان پر غار رہ جاتا ہے - پس بموجب اِس ماہیت کے یہ بیماری تین درجہ مین منقسم
ہو سکتی ہے چنانچہ درجہ اول مین جسکو اسٹیج - آف ڈپی - بہ - زی - شن کہتے ہین
ایسا ہوتا ہے کہ اکثر شش کی نوک یا اوپر کے گوشہ پر دو نو یا صرف ایک ہی قسم کی
ٹیوبرکل الگ الگ یا ملے جُلے جمع ہو جاتے ہین وہان سے یکسان برابر یا
جابجا پیدا ہوتے ہوئے نیچے کیطرف آتے ہین - دوسرے درجہ مین جسکو اسٹیج آف سفٹنگ
بولتے ہین ٹیوبرکل کا مادہ بسبب جذب ہو جانے پیپ کے ملائم ہو جاتا ہے اور

تیسرے درجہ مین جب مادہ مذکور گل کر بلغم کے ساتھہ خارج ہو جاتا ہے تب اُس مقام مین غار رہ جاتا ہے چنانچہ اسیواسطے اِس درجہ کو اِسٹیج اف ژکس ۔ یکے ۔ وی شن بولتے ہین ؞

ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ ٹیو ۔ بر ۔ کل کا مادہ صرف پھیپھڑے ہی مین پیدا ہوتا ہے بلکہ اِس مرض مین اکثر اَور اعضا مین بھی یہی مادہ پیدا ہو جاتا ہے جیسے رودون کی ساخت مین مے ۔ سن ۔ ٹے ۔ رک غدودون مین ٭ گردون مین ٭ پیے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام مین جگر طحال اور برانکیل غدودون مین ٭ دل اور اُسکے غلاف مین اور دماغ اور نخاع مین بھی ٹیو ۔ بر ۔ کل کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ علاوہ ازین اس بیماری مین جگر کی ساخت چربی مین بھی بدل جا سکتی ہے ؞

علامات پر ہی ۔ ما ۔ ئے ۔ ٹری سم ـ ٹم یہ ہین کہ عین ابتداء مرض مین ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی ہوتی رہتی ہے ۔ صبح کو اُٹھتے وقت یا شب کو سوتے وقت اِسکی زیادتی ہوتی ہے ۔ گلے مین خراش معلوم ہوتی ہے جس سے کھانسی اور بھی ستاتی ہے کچھہ عرصہ بعد لیسدار بلغم بے رنگ یا کسیقدر خون آمیز خارج ہو جاتا ہے یعنے ہے ۔ ماپ ۔ ٹے ۔ سِس ہو جاتا ہے ۔ ہاضمہ کی شکایت ہوتی ہے بھوک مرجاتی ہے ۔ بیمار کا جی متلاتا اور غلبہ صفرا کا ہوتا ہے ۔ رفتہ رفتہ مریض لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے اونی سی بات مین تھک جاتا ہے ۔ کاروبار سے طبیعت نفرت کرتی ہے ۔ اب ہاتھہ پاؤن کے تلوے جلتے ہین اور صبح کیوقت تھوڑا بہت پسینہ آجاتا ہے ۔ مریض راتون کو بے چین رہتا ہے اور صبح کو طبیعت ناخوش اور پژمردہ رہتی ہے ۔ مزاج بیمار کا چڑچڑا ہو جاتا ہے اور اشتہا مسلوب ۔ بدن کا گوشت ڈھیلا ۔ چہرہ پیلا ۔ آنکھین سفید اور پُتلیان پھیلجاتی ہین ۔ نبض کی سُرعت ۹۰ سے ۱۴۰ درجہ تک ہو جاتی ہے ۔ بعد کچھہ عرصہ کے کھانسی دن کے وقت کئی مرتبہ اُٹھتی ہے

اور ذرا سی محنت یا ریاضت سے بیمار کا دم چڑہ آتا ہے اور وہ تہک جاتا ہے۔
حد کا تنفس کی تعداد بہی اب بڑہ جاتی ہے اور نبض بہی خاصکر شام کیوقت زیادہ تر
سریع لیکن کمزور ہوجاتی ہے اور بخار برابر رہتا ہے مگر کسیوقت زیادہ اور کسیوقت
کم اور ملمس بیشتر گرم رہتا ہے۔ تجربہ سے ایسا دیکہا گیا ہے کہ شش مین جب مادہ
ٹیوبرکل کا زور شور ہوتا ہے تب جسم کی حرارت بہی زیادہ ہوتی ہے اور جب مادہ
مذکور کی پیدایش مین کمی ہوتی ہے تب حرارت جسمی بہی کم ہوجاتی ہے۔ یاد رہے
کہ ٹیوبرکل کے پیدا ہونے سے پہلے کئی ہفتے برابر بیمار کا بدن گرم رہتا ہے چنانچہ
۱۰۳ سے ۱۰۴ درجہ تک کی گرمی جسم مین ہمیشہ رہتی ہے۔ مرض کا یہ درجہ یا مریض کی یہ
حالت کئی ہفتے یا کئی مہینے تک رہ سکتی ہے بلکہ بیمار کو اسقدر افاقہ بہی ہوجاسکتا
ہے کہ طبیب کو شفا کلی کا دہوکہ پڑسکتا ہے لیکن بیماری بتدریج ترقی پکڑتی جاتی
ہے اور ٹیوبرکل کا مواد اس کثرت سے پیدا ہوجاتا ہے کہ شش مین بسبب اجتماع
خون کے مریضکو برانکائیٹس اور نیوسونیا کی بیماری ہوجاتی ہے اب مواد
مذکور جلد گلنے لگتا ہے اور بلغم کے ہمراہ پیپ آتی ہے اُسوقت علامات ہکٹک فیور
(تپ دق) کی پیدا ہوجاتی ہین۔ صبح کے وقت سر اور سینہ پر اسقدر کثرت سے
پسینہ آتا ہے کہ بیمار نہا جاتا ہے۔ کہانسی اب زیادہ ستاتی ہے اور نبض بہی اب
زیادہ سریع ہوجاتی ہے ۹۰ سے ۱۱۰ درجہ تک اور جلد جلد چلنے لگتی ہے۔ بیمار سوکہ کر
کانٹا ہوجاتا ہے۔ یہ دوسرا درجہ مرض کا کئی ہفتہ سے کئی مہینے تک رہ سکتا ہے
اور اس حالت مین اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ تہوڑے عرصہ کے لئے بیمار ظاہر مین
تندرست نظر آسکتا ہے لیکن یہ صرف دہوکا ہے کیونکہ درحقیقت اُس مدت
مین ٹیوبرکل کے نئے دانے پیدا ہونے لگتے ہین تب از سر نو پہر علامتون کو
شدت ہوجاتی ہے۔ بیمار کا جی متلاتا اور غذا کی طرف سے نفرت ہوجاتی ہے

اور بلغم کثرت سے اور پیپ آمیز آتا ہے اور اکثر اسمین خون کی دہاریان بہی ہوتی ہین
تیسرا درجہ اس مرض کا وہ ہے جسمین ٹیوبرکل کے گل کر خارج ہو جانے سے شش
مین غار پڑ جاتے ہین - اس درجہ مین کل علامات جنکا ذکر پہلے کیا گیا ہے نہایت شدت
پکڑ جاتی ہین چنانچہ سرد پسینہ زیادہ آتا ہے اور دوپہر دن اور رات کیوقت بیمار
کو نہایت تکان معلوم ہوتا ہے - بہوک بالکل مرجاتی ہے اور امعا کے میوکس ممبرین
مین بہی چونکہ مادہ ٹیوبرکل کا پیدا ہو جاتا ہے اسلیے بیمار کو دست لگ جاتے
ہین اور بلغم مین اب نری پیپ ہوتی ہے - نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ عرصہ ایک
منٹ کے اندر ۱۰۰ یا ۱۵۰ دفعہ تک چلتی ہے اور لاغری اس درجہ کو پہونچ جاتی ہے
کہ صرف پوست باقی رہ جاتا ہے یا استخوان - سر کے بال اب گرنے لگتے ہین حیض
بند ہو جاتا ہے پلو-ری-سی (ذات الجنب) یا نیو-مو-تہو-رکس کی بیماری بہی اب
ہو جاتی ہے - گلے کے اندر زخم پڑ جاتے ہین لیکن باینہمہ مرنے دم تک مریض کے
ہوش وحواس بدستور قائم رہتے ہین ٭ اگرچہ طوالت اس درجہ مرض کی بہ نسبت
درجہ دوم کے کم ہوتی ہے تاہم باوجود کئی غارون کے بہی مہینون تک مریض
زندہ رہ سکتا ہے - جون جون موت قریب آتی جاتی ہے بہوک بالکل جاتی رہتی
ہے اور نیند نام کو بہی نہین آتی - پاؤن مین آماس تر آتا ہے آخر کار بیمار کا مرغ روح
یاس وحسرت لیکر اس دار فانی سے تڑپ تڑپ کر دار جاودانی کو پرواز کر جاتا ہے
پس اس مہلک مرض کی یہی علامتین ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا بعض دفعہ تو یہ مرض
صرف چند ہفتون کے اندر مہلک ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اسکا مریض چہ یا آٹھ
مہینے تک زندہ رہتا ہے اور بعض مریض ایسے بہی ہٹیل ہوتے ہین کہ برسون
نہین مرتے ٭

چند بیماری علامتون کا شرح بیان - واضح ہو کہ اس مرض بیت اکی

نالیان اور حلق اکثر مبتلا ہو جاتے ہین لیکن اکثر یہ قاعدہ ہے کہ پہلے بہت باریک باریک ہوا کی نالیان مبتلا ہوتی ہین بعد ازان اوپر کیطرف بڑی بڑی نالیون مین یہ مرض بڑھتا جاتا ہے حتی کہ جب حنجرہ (رلے - رنگس) اس مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے تب بیمار کی آواز تھوڑی بہت بیٹھہ جاتی ہے لیکن بعض اوقات اس قاعدہ کا خلاف بھی وقوع مین آتا ہے یعنے پہلے بیمار کو لا - رنجائی - ٹس ہو جاتی ہے اور گلا رک جاتا اور آواز بیٹھہ جاتی ہے اور تب یہ بیماری نیچے کیطرف پھیلتی آتی ہے یعنے پہلے بڑی بڑی اور تب چھوٹی چھوٹی ہوا کی نالیان مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین اور بلغم آنے لگتا ہے - نبض تیز اور بیمار لاغر ہو جاتا ہے پھر تو اس مرض کے ہونے مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین رہتا - سل کی بیماری کے اثنا مین امراض ذیل اکثر عارض ہو جاتے ہین چنانچہ پلو - ری سی + نیو - میو - تھو - رکس + نیو - مو - نیا + برانکائی - ٹس اور ہے - ماپ - لے - سس + امعا مین زخم پڑ جاتے ہین اور اپے - گلا - ٹس اور لا - رنگس اور ٹرے - کیا اور برانکیل - گلانڈ مین بھی زخم پیدا ہو جاتے ہین - بلغم اس بیماری مین اکثر پیپ آمیز آتا ہے اور ذائقہ اسکا یا تو شیرین یا پھیکا یا نمکین ہوتا ہے اور جب یہ بیماری بڑھ جاتی ہے تب بلغم مین نری پیپ ہی ہوتی ہے ❊

ہے - ماپ - لے - سس - یاد رہے کہ سل کی بیماری مین خون تھوکنا ضروریات سے نہین ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس مرض کے شروع سے لیکر آخر تک بیمار کے بلغم کے ہمراہ خون مطلق نہین آتا اور جب خون آتا ہے تو اکثر درجہ اخیر ہی مین زیادہ آتا ہے مگر کبھی کبھی ابتدا مرض مین بھی آجاتا ہے اور بعض اوقات خون کی مقدار ایسی کم ہوتی ہے کہ بلغم مین صرف خون کے نقوط یا دھاریان ہوتی ہین اور کبھی مقدار ایک یا دو ڈرام سے ایک دو یا کئی پائنٹ

تک ہوتی ہے ۔ ہیے ماپ ۔ ٹے ۔ شس کی علامت فیصدی پچاس بیمار
مین اکثر نہین پیدا ہوتی ۔ تنگی نفس کی اِس مرض مین اکثر اسقدر ہوتی ہے کہ
بیمار تھوڑی بہی حرکت کرے یا چند سطرین پڑہے تو سانس چڑہ آتی ہے ۔ معدہ
اکثر بگڑا ہوا ہوتا ہے ۔ ہاضمہ کی شکایت رہتی ۔ فم معدہ پر درد اور بوجھ معلوم ہوتا
ہے ۔ بیمار کو روغن اور گوشت سے نفرت ہوجاتی ہے ۔ امعا مین بہی خرابی پائی
جاتی ہے چنانچہ نسبت صحت کے دست پتلے اور زیادہ مقدار مین آتے ہین ۔
جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے کبہی تو دست آتے ہین اور کبہی قبض ہوجاتا
ہے لیکن درجہ اخیر مین اسہال ہوجاتا ہے ۔ بعض حالتون مین پردہ پے ۔ ری ٹونیم
چہد جاتا ہے تب پے ۔ ری ۔ ٹو ۔ نائی ۔ ٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے اور بعض اوقات مریض کو
استسقا ہوجاتا ہے ۔

فے ۔ زی ۔ کل ۔ سائینس ۔ اول پل ۔ پے ۔ شن یعنے بیمار کے سینہ کو ہاتھ
سے چہونا ۔ عین ابتدا مرض مین ہنسلی کی ہڈی کے اوپر یا نیچے کے مقام پر ہاتھ لگا دین تو
صرف اتنا ہی معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ جگہہ دم لیتے وقت صحت کی نسبت کم پہیلتی ہے
ششش کی نوک پر ہاتھ رکہین تو نسبت صحت کے بیمار کے تکلم کی آواز کی جہراٹ
(وو ۔ کل فرمی ۔ ٹے ۔ ٹش) تیز تر محسوس ہوگی ۔ اِس سے ایسا گمان ہوسکتا ہے
کہ اُس مقام کے نیچے جو پہیپڑے کی ساخت ہے وہ سخت ہوگئی ہے اور جب یہ
بیماری بڑہ جاتی ہے اور ہاتھون کو تکلم کی جہراٹ تیز محسوس ہوتی ہے تو اِسی
ششش مین غار کا گمان ہوتا ہے ۔ یہ غار ششش کی سطح پر ہوتا ہے اور اُس مین ہوا
کی آمد و رفت خوب ہوتی ہے ۔ اگر پہیپڑا اُسکڑ گیا تو قلب کی حرکات کا صدمہ حد سے زیادہ
دور تک محسوس ہوگا ۔

پر ۔ کشن ۔ عین ابتدا مرض مین جبتک ووش شش کے اندر ہوا کا گزر اچہی طرح ہوتا

رہتا ہے تبتک پر-کشن کی آواز صاف پیدا ہوتی ہے مگر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ
پھیپڑے کی نوک پر جب بہت سے ٹکڑے ٹیو-بر-کل کے جمع ہوجاتے ہین تب
بھی ٹھونکنے سے آواز ٹھوس نہین نکلتی تا وقتیکہ مادہ مذکور شش کی عین سطح پر نہو
بلکہ خوب مندمل ہو اور سینہ کی دیوار اور سخت پھیپڑے کے مابین کوئی حصہ تندرست
پھیپڑے کا آجاوے تو ٹھونکنے کی آواز صاف نکلتی ہے سینہ کو اُسوقت ٹھونکنا
چاہئے کہ جسوقت بیمار گہری سانس لے اور اُسوقت بھی کہ جسوقت زور سے دم چھوڑے
اِس ترکیب سے یہ فائدہ ہے کہ اگر شش مین ٹیو-بر-کل موجود ہے تو گہری سانس کیوقت
پر-کشن کی آواز جانب ماؤف پر تیز معلوم ہوگی اور جانب تندرست پر اُسکی تیزی
بہت کم معلوم ہوگی اور زور سے دم لینے کے وقت ٹھونکین تو ٹھونکنے کی آواز جانب
ماؤف پر نسبت جانب تندرست کے زیادہ تر ٹھوس سُنائی دیگی لیکن جب
بیماری بڑھ جاتی ہے تب ٹھونکنے کی آواز دور دراز تک اور خوب ٹھوس سُنائی
دیتی ہے - بیماری کے اخیر درجون مین کہ جب پھیپڑے کے اندر غار پیدا ہوجاتے
ہین اور ایک یا کئی چھوٹی چھوٹی غارون مین پیپ بھر جاتی ہے یا اُن غارون کے
کنارے سخت ہوجاتے ہین تب ٹھونکنے کی آواز بالکل ٹھوس سُنائی دیتی ہے
لیکن جب غارونمین پیپ نہین ہوتی ہے اور وہ شش کی سطح پر واقع ہوتی ہین
اور اُنپر جو حصہ پلورا کا ہوتا ہے وہ موٹا نہین ہوجاتا ہے تب ٹھونکنے کی آواز یا تو کم
ٹھوس یا خوب صاف سُنائی دیتی ہے ✦

آسکل-ٹے-شن - سینہ پر کان لگا کر سُننے سے مختلف قسم کی آوازین سُنائی
دیتی ہین چنانچہ عین ابتدا مین تنفس کی آواز کسیقدر تیز سُنائی دیتی ہے اور برآمدگی دم کی
آواز لمبی ہوجاتی ہے اور تنفس کی دونو آوازین بے قاعدہ ہوجاتی ہین اگرچہ علامتین
قائم رہین اور سینہ کی ایک ہی جانب پر پیدا ہون اور خاصکر اُن کے ہمراہ

ورامی - کرک - لنگ کی آواز بھی سُنائی دے تو ان سے ٹیو - بر - کل کا ہونا ثابت
ہوتا ہے - یہ علامتین عین ابتدا مرض مین سو - پرا اِسکلے - پیو - لر اور
سو - پرا - کلے - وی - کیو - لر اور انفرا - کلے - وی - کیو - لر مقامون پر پیدا ہوتی ہین
اگر ان مقامات مین برانکائی - ٹِس کے فے - رَی - کل سائینس یعنے تنفس کی تیز آواز
اور سونا - رس اور سب - کری - پے - ٹَنٹ آوازین سُنائی دیوین اور دوسری
پسلی کے نیچے مسموع ہوون اور خاصکر ایک ہی شُش پر سُنائی دیوین تو ایسے ٹیو - بر - کل
کے ہونے کا گمان ہوسکتا ہے جب بیماری بڑھ جاتی ہے اور بڑی بڑی ہوا کی نالیون
کے اندر ٹیو - بر - کل پیدا ہوجاتا ہے تو اُس مقام کے سینہ پر تکلم کی آواز کا صدمہ
اور تنفس کی آوازین بھی بہت ہی کم سُنائی دیتی ہین مگر حصۂ ماؤف کے گرد تنفس
کی آواز تیز ہوجاتی ہے جب شُش زیادہ سخت ہوجاتا ہے تب قلب اور بڑی بڑی
رگون کی حرکتون کی آواز بہ نسبت صحت کے تیز اور دور دور تک سُنائی دیتی ہین
جب یہ بیماری درجۂ دوم مین منتقل ہوجاتی ہے تب نرم اور گلے ہوئے ٹیو - بر - کل کے
دانون کے اندر دم کشی کی ہوا کے گزرنے سے مختلف مقدار کے بُلبلے یعنی مائیسٹ کرک لنگ کی
آواز سُنائی دیتی ہے جب مرض کو زیادہ ترقی ہوجاتی ہے اور شُش کی غار
تھوڑی بہت خالی بھی ہوتی ہین تب تنفس کی آواز تیز سُنائی دیتی ہے اور جب وہ
غار پیپ سے اسقدر پُر ہوجاتے ہین کہ اُن سے نکلکر ہوا کی اُن نالیون مین پیپ
آجاتی ہے جو غارون مین کھلتی ہین تب میو - کس یا گرگ - لنگ راانکس سُنائی دیتی ہے
شُش مین جب ٹیو - بر - کل پیدا ہوجاتا ہے تب بیمار کے تکلم کی آواز اسقدر تیز
سُنائی دیتی ہے کہ کانون کو بُری معلوم ہوتی ہے اِس آواز کو اصطلاح مین
پک - ٹا - ری - لو - کے کہتے ہین - جب پھیپھڑے مین چند چھوٹے دانے
ٹیو - بر - کل کے متفرق طور پر اِدھر اُدھر چھترے ہوئے ہوتے ہین تب آواز

خشک اور تیز اور بر آمدگی دم کی آواز لمبی اور بعض دفعہ بر انکا فنی مسموع ہوتی ہے ٭

واضح ہو کہ سل کی بیماری کئی طور سے شروع ہو سکتی ہے مثلاً بعض دفعہ یہ مرض ایسے پوشیدہ طور پر بڑہتا جاتا ہے کہ جب تک پہیپہڑے کے بہت سے حصہ مین ٹیوبرکل نہین پیدا ہو لیتا ہے تبتک تشخیص مین نہین آتا لیکن تہوڑی تہوڑی کہانسی ہوتی ہو۔ دم لینے مین تکلیف ہو۔ نبض سریع ہو۔ جسم لاغر اور کمزور ہوتا جاوے۔ گرمی زیادہ معلوم ہو۔ اخیر شب کو پسینہ آتا ہو۔ بیمار روز بروز لاغر ہوتا جاوے تب البتہ اسباب کا شک پڑ سکتا ہے کہ بیماری پوشیدہ طور پر بڑہ رہی جاتی ہے۔ اِس طریقہ پر بیماری ایسے آدمیون مین ہوجایا کرتی ہے جنکی عمر ۱۶ یا ۱۸ یا ۲۵ برس کی ہوتی ہے۔ اِسصورت مین بیمار بلا کسی معقول وجہ کے لاغر ہونے لگتا ہے۔ تہوڑی بہت کہانسی ہوتی ہے اور ساتہہ اُسکے قدرے بلغم بہی آتا ہے رخسارے سُرخ یا گرم ہوتے ہین۔ پاؤن سرد۔ صبح کے وقت خاصکر گلے اور چہاتی پر پسینہ آتا ہے۔ نبض اسقدر تیز ہو جاتی ہے کہ ایک منٹ مین ۹۰ یا ۱۱۰ یا ۱۲۰ تک چلتی ہے اور جو صحیح ہو تو ادنی سی بات سے تیز ہو جاتی ہے اور تنفس کی حرکتون کا بہی یہی حال ہوجاتا ہے کہ بیمار ایک منٹ مین ۲۴ سے ۴۸ دفعہ دم لیتا ہے ٭

دوسرا طریقہ اس مرض کے پیدا ہونے کا یہ ہے کہ بیمار کو دفعتاً شدت کا بخار ہوجاتا ہے عین ابتدا مین اسکے رشن اور بر۔کشن کی کوئی بہی آواز نہین پیدا ہوتی۔ بلکہ صفرادی تپ ہوا کرتی ہے۔ بیمار مین غلبہ صفرا کا پایا جاتا ہے اور زکام کی علامتین موجود ہوتی ہین تب کہانسی شروع ہو جاتی ہے اور دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے رفتہ رفتہ کہانسی بڑہنے لگتی ہے اور بلغم بہی آنے لگتا ہے۔ ابتدا مین تو بلغم بیرنگ

پتلا یا گاڑھا اور نیلگون ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ سبزی مائل ورگاڑھا پیپ آمیز آنے
لگتا ہے اور بعض دفعہ اسمین خون کی دھاریان بھی ہوتی ہین اور بخار بدستور چڑھا
رہتا ہے جس سبب سے بیمار کی توجہ تنفس کے مرض کیطرف رجوع نہین کرتی نبض
۱۱۰ سے ۱۲۰ تک چلتی ہے اور ۱۰۰ سے کم تو کبھی ہوتی ہی نہین ہے بتدریج بخار
ہکٹ ٹِک فیور کے قسم کا ہوجاتا ہے اور مریض جلد لاغر ہونے لگتا ہے اب اس
مرض کے ہونے کا شک بالکل رفع ہوجاتا ہے۔ اس قسم کی بیماری اکثر ان
لوگون کو ہوجایا کرتی ہے جنکا مزاج اسکرا-فیولس ہوتا ہے۔

تیسرا طور اس مرض کے پیدا ہونے کا یہ ہے کہ بیمار عین ابتدا ہی سے خون تھوکنے
لگتا ہے اور تب وہ علامتین ظاہر ہوجاتی ہین جن کا ذکر قسم دوم مین
کیا گیا ہے۔

چوتھا طریقہ اس مرض کا وہ ہے جسکو اصطلاح مین اکیوٹ پلمو-نری-کنزمشن
کہتے ہین اسمین بخار شدت سے ہوتا ہے اور بیماری اسقدر جلد بڑھجاتی ہے
کہ دس روز سے بارہ ہفتہ کے اندر مہلک ہوجاتی ہے۔

علامات تشریحی بعد وفات۔ پھیپھڑے مین دو قسم ٹیو-بر-کل کے
پائے جاتے ہین یعنے ے-لے-اے-ری ٹیو-بر-کل اور گری گرا-نیو-لیشن یا
ٹیو-بر-کل کے سفید زردی مائل یا شل پنیر کے ڈلے ہر ایک حصہ مین لیکن خاصکر
اوپر کے لوب پر مختلف مقدار اور شکل کے غار بھی پائے جاتے ہین جگر بڑھ جاتا ہے
اور جگر کے مختلف حصہ مین مادہ ٹیو-بر-کل کا پایا جاتا ہے۔
لے-رنگس-ٹریکیا اور امعا کے اندر ٹیو-بر-کل کے جمع ہوجانے سے زخم پڑ
جاتے ہین۔

عوارضات-برانکائی-ٹس۔ نیو-مو-نیا۔ پلو-ری-سی اور نیو-مو-تھورکس

لے رنگنس اور ترے - کیا کا زخم + جگر کی بیماری پیریٹو-نائی - لش یا خون کا پھول جانا اور آسامے - لش یعنے استسقا - امعامین زخم کا ہوجانا بھگندر کی بیماری اور بعض دفعہ دیوانگی +

مدت - مرض کی اوسط دوسال قسم شدید کی ایک سال سے دوسال تک اور زیادہ تر شدید قسم کی تین ہفتہ سے ایک مہینے تک قسم نرمن کا مرض اکثر برسون کے بعد مہلک ہوتا ہے +

اسباب - پیری ٹوسپیورنگ - موروثی اسکرا - فیولس مزاج جوانی اور مردون کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے بنسبت عورتون کے خداداد وجوہات چنانچہ لمبی گردن - اونچے شانے تنگ یا بدڈول سینہ - لمبی اور پتلی پتلی انگلیان سفید اور ہموار دندان - مسوڑھون کے کنارے سرخ - اوپر کی لب پتلی جلد صاف رنگت نازک بھورے بال اور کمزوری مرطوب آب وہوا +

اکسائیٹنگ کاز - پہلے کبھی نیومونیا + زکام + دمہ + اسکرافیولا چیچک اور میزلس کا ہوجانا ذرات آہن سنگ یا استخوان وغیرہ کا سونگھنا یا کسی ایسے بخارات کا سونگھنا جو تیز ہون +

تشخیص - اگرچہ جنرل سمٹم اور فیزیکل سائینس کے ذریعہ یہ بیماری آسانی پہچانی جاسکتی ہے تاہم عین ابتدا درجہ مین سل کی تشخیص مشکل سے ہوتی ہے مگر ان علامات ذیل پر خوب توجہ کیجاوے تو پہچانی جاسکتی ہے چنانچہ کمزوری کسیقدر لاغری تھوڑی سی حرکت مین سینہ کا آجانا - بعضی اسہال تھوڑا بہت خون کا تھوکنا خشک کھانسی دل کا دھڑکنا اور اس بیماری کی تشخیص کو نبض کے حالات کے ملاحظہ سے نہایت مدد ملتی ہے چنانچہ وہ حالات نبض کے یہ ہین - اول نبض سریع ہوجاتی ہے - دوم نبض بنسبت صحت کے کم پر ہوتی ہے - سوم اس مرض مین نبض کا تواتر بڑھ جاتا ہے

چہارم جب یہ تینوں باتیں نبض کے اندر پائی جاویں یعنے زیادتی تواتر اور سُرعت
اور اگر نبض کم پر ہو تو سینہ کو ضرور امتحان کرنا چاہئے - لیکن نبض اگر کم پُر اور سریع
ہو تو بھی اِس بیماری کا شک پڑ سکتا ہے مگر نبض کی اُن خاصیتوں سے مردوں کی نسبت
بہ نسبت عورتوں کے اِس بیماری کا شک زیادہ پڑ سکتا ہے کیونکہ عورتوں میں صحت
کے اندر بھی یہ تینوں قسم کے نبض پائے جاتے ہیں - پس جب کوئی بیمار سل یا کسی
اور عضو کی ساخت کی بیماری کی شکایت کرے تو اُسکی نبض کا ملاحظہ ضرور کرنا چاہئے
نبض اگر خالی اور تواتر میں تیز ہو یا بہت خالی اور سریع ہو یا تواتر میں کم مگر پُر اور
سریع ہو تو سینہ کا ضرور امتحان کرو اور گھڑی اپنے سامنے رکھکر نبض کا ملاحظہ کرو
ایک بات میں یہ اور بتانا چاہتا ہوں کہ جب ایروپا یا ایشیائی پر درد یا درد ہوتا ہو
اور وہ درد قائم رہے اور جب کسی شخص کا دل دھڑکتا رہے تب تمہارے دل
میں سل کی بیماری کا شک پڑ جانا چاہئے +
بعض دفعہ کرانک برانکائی ٹس اور تھائی سس میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے خاصکر
جب برانکائی ٹس میں بکثرت پیپ کی شکل کا بلغم خارج ہوتا ہے اور بیمار لاغر اور
کمزور ہو جاتا ہے + لیکن یہ یاد رہے کہ برانکائی ٹس کی بیماری آہستہ آہستہ بڑھتی
ہے اور مثل تھائی سس کے اسمیں اتنی لاغری نہیں ہوتی اور اسمیں بخار ہوتا
ہے - نہ مریض خون تھوکتا ہے اور نہ پھیپڑوں کے سخت ہو جانے کے اور ان میں
غار پیدا ہونے کے نشان - فزیکل سائینز پائے جاتے ہیں - غرض ان باتوں
پر توجہ کرنے سے ان دونو بیماریوں میں فرق کیا جا سکتا ہے - لیکن با اینہمہ یہ
بھی یاد رہے کہ کرانک برانکائی ٹس کے دور میں تھائی سس کا مرض اکثر
ہو جایا کرتا ہے +
انجام اس مرض کا بُرا ہوتا ہے +

علاج - اس مرض کے ابتدا مین مطالب علاج کے ایسے ہونے چاہیئین جنسے مادہ ٹیوبرکل کا حل ہوجاوے خاص مقام شش سے انفلامیشن یا تو رک جاوے یا رفع ہوجاوے اور سوم بیمار کو طاقت آجاوے چنانچہ پہلے مطالب کے حاصل کرنے کے لئے آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم یا آیوڈائیڈ اف ایرن کا استعمال کرین اور انفلامیشن کے روکنے کے واسطے مریضکو سردی سے بچاوین اور ان باتون سے پرہیز کراوین جنسے دوران خون کو تحریک ہوتی ہے اور واسطے رفع انفلامیشن کے جن خاص مقام سینہ پر درد ہوا ہو سپر گا ہے گا ہے چند جوکین لگاوین یا بطور کاونٹر ایریٹیشن کے سینہ کے اوپر کے حصہ پر کروٹن آئیل یا ٹارٹار ایمٹک کے مرہم کی مالش کرین بیمار کی طاقت قائم رکہنے کیواسطے تہوڑی بہت ریاضت کراوین غذا اچہی اور اچہی آب و ہوا مین بود و باش کراوین مقویات از قسم فولاد اور کاڈ لیور آئیل کا استعمال کرین -

دوم جب یہ بیماری اچہے طور پر ظاہر ہوچکے اور ایسا معلوم ہوجائے کہ شش مین پیپ پڑگئی ہے تو اسصورت مین مطالب علاج کے ایسے ہونے چاہئین کہ جن سے بلغم خارج ہو خاص مقام شش کا انفلامیشن رفع ہو علامات اتفاقیہ جو تکلیف دیتی ہون وہ رفع ہون اور چہارم بیمار کی طاقت کو قائم رکہنا چاہئے پہلے مطلب کے حاصل کرنے کے واسطے ادویات اکسپکٹورنٹ کا استعمال کرین مطلب دوم کے حاصل کرنے کی ترکیب پہلے بیان ہوچکی ہے اور علامات اتفاقیہ مین سے علامات مفصلہ ذیل نہایت تکلیف دہندہ ہین -

اول دل کا دہڑکنا جسکو ۱ یا ۵ بوند کی مقدار مین ٹنکچر آف ڈی جی ٹے لس سے فائدہ ہوتا ہے -

دوم کہانسی جسکو تہوڑی تہوڑی مقدار مین افیون یا کمپاونڈ اسکوئل پل ہمراہ

اکسٹراکٹ - کو-نائم کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے ۔
سوم بخار کی شدت اسکے دفعیہ کے واسطے بیمار کے بدن کو شیر گرم پانی اور سرکہ سے
پونچھ دین اور سرد عرقیات پلادین ۔
چہارم کثرت سے عرق آنا - اس علامت کو نسخہ مفصلہ ذیل سے فائدہ ہوتا ہے -
نسخہ - ڈائیلوٹ - سلفیورک ایسڈ ۲۰ یا ۳۰ بوند ۔ لاڈ-نم ۵ یا ۱۰ بوند ۔ یا
عرق مار-فیا ۲۰ یا ۳۰ بوند ۔ ہمراہ ایک آونس پانی کے تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد
پلادین اور دو دو گرین ار-گو-ٹین دن مین تین یا چار دفعہ کہلانے سے بہی فائدہ
ہوتا ہے ۔ اور یہ نسخے مفید ہین ۔
نسخہ - گیا-لک ایسڈ ۴ گرین ۔ اکسٹراکٹ آف ہمپ $\frac{1}{2}$ گرین ۔ گلقند ایک
گرین ۔ سبکو ملاکر ایک گولی بنادین اور ہر رات سوتے وقت کہلادین ۔
نسخہ - گیا-لک ایسڈ ۸ گرین ۔ ہائیڈرو-کلو-رک اف مار-فیا $\frac{1}{2}$ گرین ۔
گلقند حسب ضرورت ۔ سبکو ملاکر دو گولیان بنادین اور ہر روز رات کو سوتے وقت
کہلادین ۔
نسخہ - اکسائیڈ اف زنک ۵ گرین ۔ اکسٹراکٹ اف بلا-ڈو-نا نصف گرین ۔
دونو کو ملاکر ایک گولی بنادین اور دو تین تین دفعہ کہلادین ۔ پسینہ روکنے کے لئے
پک-رو-ٹاک-سین کی یہ گولیان بہی مفید ہین ۔
نسخہ - پک-رو-ٹاک-سین کے ایک گرین کا ساٹہوان حصہ ($\frac{1}{60}$) لیکر حسب ضرورت
شوگراف ملک اور گلائی-سی-رین اف ٹرا-گا-کانتھ کے ہمراہ خوب طرح کہرل
کرکے ایک گولی بنالین اور دو تین راتین متواتر کہلادین ۔ چونکہ اس دوا کا اثر جسم
مین قدرے قلیل جمع ہوجاتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد اسکو موقوف کردینا چاہئے ۔
پانچوین علامت غثیان - اسکو ڈائی-لوٹ-ہائیڈرو-سیانک ایسڈ سے بڑا

فائدہ ہوتا ہے ٭

ششم استعمال۔ اس علامت کو تابضات سے فائدہ ہوتا ہے ٭

ہفتم خون تہوکنا دیکہو اس مرضکو بیمار کی طاقت قائم رکہنے کے لئے غذا مقوی
اور زود ہضم کا استعمال کرین اور اس بیماری کے اخیر درجہ مین کہ جب بیمار نہایت
کمزور اور نڈہال ہوجاوے تب ادویات اسمی ۔مپو۔لنٹ مثلاً وائین اور امیو۔نیا کام
مین لاوین ٭ فرانس کے ڈاکٹر مو صاحب آیو۔ڈو۔فارم کی بڑی تعریف کرتے ہین
چنانچہ ایک مریضہ کا حال بیان کرتے ہین کہ ۱۸ مہینے سے اسکو سل کی بیماری تہی
انہون نے مقوی دوا کے ہمراہ آیو۔ڈو۔فارم کا ایک نسخہ آٹھ مہینے کہلایا کہتے ہین کہ بعد
اس مدت کے مریضہ بالکل تندرست ہوگئی اور شش کا نار بالکل بند ہوگیا ٭

نسخہ۔ ڈو۔ ورس پاؤڈر ۲ گرین ٭ آیو۔ڈو۔فارم ایک گرین ٭ اکسٹراکٹ آف
جن۔شن۔۲۔گرین ٭ سبکو ملاکر ایک گولی بنا دین اور ایسے ایک ایک گولی دن مین
تین دفعہ ہمراہ مقویات کے کہلا دین ٭

اطبا کی رائے کا فی زمانہ اتفاق ہے کہ سل کی بیماری مین خوصاف کریوزوٹ
کا استعمال مفید ہے۔ اس دوا کے استعمال کرنے کی تین ترکیبین ہین۔ اول اسکو پلانا۔
دوم سنگہانا۔ سوم مقعد یا ام رحم مین اسکی پچکاری کرنی ٭

اگر پلانا ہو تو فار۔ما۔کو۔پیا کا کریوزوٹ مکسچر بہت موزون ہے جسکے فی آونس مین ایک
قطرہ کریوزوٹ ہوتا ہے ٭

اسکی خوراک کی تعداد نصف آونس دن مین تین مرتبہ ہونی چاہئے اور بعد غذا کے پلانا چاہئے
مگر مقدار کو نہایت احتیاط سے بتدریج دو آونس تک بڑہا سکتے ہین ٭

اگر سنگہانا ہو تو نسخہ جات ذیل بہت موزون ہین۔ نسخہ۔ آیو۔ڈو۔فارم ۴۸ گرین
کریوزوٹ ۴۸ قطرے ٭ آئیل آف یو۔کلپ۔ٹس ۸ قطرے ٭

کلورا- فارم ۴۰ قطرے + الکحل نصف آونس + ایتھر نصف آونس + اس
مرکب مین سے ۳۰ یا ۴۰ قطرے لیکر ایک انچ - ہے - لڑکے اسفنج مین ڈالکر تین تین یا چار چار
گھنٹہ بعد ۵ یا ۱۰ منٹ تک سُنگھاوین + دوسرا نسخہ یہ ہے کہ کریوزوٹ ایک ڈرام
لیکر نصف آونس الکحل مین ملا کر پندرہ یا بیس بیس منٹ تک تین تین
یا چار چار گھنٹہ بعد سُنگھاوین - نہین تو نہین تین مرتبہ تو ضرور سنگھانا چاہیے +

اس دوا کے پلانے کی ایک اور اچھی ترکیب یہ بھی ہے کہ کاڈ - لیور آئیل ۴۰ حصہ
اور میوسلج ۴۰ حصہ لیکر دونو کو ملا لین اور اس مرکب کے ہر ایک ڈرام مین ۲ قطرہ کریوزوٹ ڈالکر
اسپاہے کو دودہ مین ملا کر کسی بوتل مین بہر کر خوب طرح ملاوین - اسمین سے ۱۰ یا ۲۰ قطرہ شب و
روز کے اندر پلا سکتے ہین - اس ترکیب سے معدہ بھی نہین بگڑ سکتا ہے +

مقعد مین کریوزوٹ کی پچکاری - اس دوا کو جب معدہ قبول نہین کرتا ہے تب مقعد
مین اسکی پچکاری کرتے ہین +

نم رحم مین اسکی پچکاری کرنی - اوپر کے عرق کا ایک یا دو ڈرام لیکر جسمین دو اور چار
قطرہ کریوزوٹ کے ہوتے ہین چار آونس دودہ مین ملا کر اور اسکو خوب طرح ملا کر پانچ پانچ یا چھہ چھہ
گھنٹہ بعد اسکی پچکاری کرین + دودہ اس دوا کی پچکاری کو قبول نہ کرے تو اسمین ۲۰ یا ۳۰

مقالہ پنجم

امراض پردہ پلورا

اول پلو - رائی ٹِس

ماہیت تشریحی - مثل دیگر سیرس پردون کے انفلامیشن کی پلو - ری سی کی
بیماری جب شروع ہوتی ہے اور اپنا دور باقاعدہ کرتی ہے تب پہلے پہل پردہ پلو - را
کی رگین خون سے پُر ہو جاتی ہین بعد ازان اسپر لمف پیدا ہوتا ہے اور تب سیرم یعنے
آب خون تراوش پاتا ہے بعد ازان وہ آب خون جذب ہونے لگتا ہے اور پردہ

مذکور کے دونو حصّے آپسمین جُڑجاتے ہین ۔ یہ قاعدہ ہے کہ جو حصّہ پلو۔راکا پسلیون
پر چسپان ہے اکثر اُسمین پہلے انفلامیشن ہوتا ہے ۔ پس واضح ہو کہ پہلے پہل ایسا ہوتا
ہے کہ عروق شعریہ کے خون سے پُر ہو جانے کے سبب پردہ پلو۔راکا رنگ خوب سُرخ
ہو جاتا ہے بلکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُن رگون کے بعض بعض کے پھٹ جانے سے
پردہ پلو۔را پر جابجا خون کے دہبتے بھی پڑجاتے ہین ۔ پردہ خشک ہو جاتا ہے اور
اُسکی جلا جاتی رہتی ہے اور مکدر ہو کر موٹا بھی ہو جاتا ہے ۔ بعد ازان ایسا ہوتا ہے
کہ لمف پیدا ہو کر پردہ مذکور کے بہت حصّے پر چسپان ہو جاتا ہے ۔ مقدار اور
خاصیت اُس لمف کی مختلف ہوتی ہے اور اکثر تہ بتہ جمع ہوتی ہے ۔ اب مگر بعض
دفعہ عین ابتدا ہی سے آب خون مین خامی ریزین ملا ہوا اُس پردہ کی تھیلی مین تراوش
پانے لگتا ہے اور اسمین فائی۔برین کے ٹکڑے اِدہر اُدہر تیرتے پھرتے ہین ۔
مقدار اُس آب خون کی مختلف ہوتی ہے مگر بعضدفعہ اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ
پلورا کی ساری تھیلی بھر جاتی ہے تہوڑا بہت اِسمین خون بھی ہو سکتا ہے اور
سڑاند کے شروع ہو جانے سے کچھہ تہوڑی سی گیاس بھی کیسہ مذکور مین پیدا ہو جاتی
ہے ۔ جب یہ بیماری رو بصحت لا ئیوالی ہوتی ہے تب آب خون اور لمف جذب
ہونے لگتا ہے اِس مادہ کے بہت سے حصہ مین ابتری ہو جاتی ہے اور تب وہ جذب
ہو جاتا ہے ۔ باقی کے حصہ مین خون کی رگین پیدا ہو جاتی ہین اور وہ جاندار ہو کر
پردہ پلورا کے دونو حصون کو پسلیون سے جوڑ دیتا ہے ۔ بعضدفعہ جب بیمار کی
طبیعت مین تشنک یا گاوٹ یا رو۔ما۔ٹیزم یا اسکرا۔فیولا کا مادہ ہوتا ہے
تب اور دیگر باعث سے بھی وہ آب خون جذب نہین ہوتا بلکہ پلورا کی تھیلی ہی
مین رہ کر گندہ ہو جاتا ہے اور پیپ کی شکل پکڑ لیتا ہے ۔ کششش کا یہ حال ہوتا ہے
کہ اگر کسی بیماری کے سبب پہلے سے سخت ہو گیا ہو تب پہلے تو آب خون تیز

تیز کر سامنے کیطرف اُٹھہ آتا ہے بعد ازان اُس پانی کے دباوسے وقتہ وقتہ اسقدر دب جاتا ہے کہ مثل ٹکڑہ گوشت کے ہوجاتا ہے۔ دباؤ جلد ہٹ جاوے تو پھیپھڑا اسپل کر پھر حالت اصلی پر آسکتا ہے نہین تو ہمیشہ کے لئے سخت ہوکر بیکار ہوجاتا ہے یا اُس عرصہ کسی اور قسم کی خرابی پیدا ہونے لگتی ہے۔

پلو۔ رِی۔ سی کی بیماری اکثر تھوڑے ہی حصہ پر محدود رہتی ہے اور اُس جگہہ تدری لمف پیدا ہوکر مقابلہ کی سطح کو جوڑ دیتا ہے + شاذ وناور پلو۔ ری۔ سی کی بیماری دونون طرف ہوجاتی ہے۔

کرانک پلو۔ ری۔ سی اُس وقت کہتے ہین کہ جب پلو۔ را کے دونو حصے ہر بسبب جڑ جانے کے اور پسلیان اندر کیطرف خم کھاجاتی ہین اور یہ نتیجہ اکیوٹ پلو۔ ری۔ سی کا ہوتا ہے۔ یا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ آب خون جو اکیوٹ پلو۔ ری۔ سی کیحالت مین پیدا ہوتا ہے وہ جون کا تون رہ جاوے اور جذب نہو سکے بلکہ پیپ کی شکل کا بنجاوے اور اس صورت مین اُس حالت کو اصطلاح مین ام پائی۔ میا کہتے ہین۔ یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ کسی جگہہ سے کوئی سوراخ پیدا ہوجاتا ہے اسمین سے آب خون ہوا کی نالی مین یا تو برابر جاری رہتا ہے کہ جس حالت کو فِش چیو۔ لَش۔ ام۔ پائی میا کہتے ہین یا شاذ و نادر رو دون مین بہتا رہتا ہے۔ لگا رہے گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ کرانک پلو۔ ری سی اکیوٹ پلو۔ ری سی کا نتیجہ نہین ہوتا بلکہ شروع ہی سے خاصکر جب یہ مرض کسی کو دوسری دفعہ ہوجاتا ہے۔ مزمن طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ جب یہ بیماری بائین جانب ہوتی ہے اور اُس مین آب خون بکثرت تراوش پاتا ہے تب دل اپنی جگہہ سے کہسک کر کسیقدر دہنی طرف آجاتا ہے۔

اقسام۔ یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک اکیوٹ دوسری کرانک۔

اوّل ایکوٹ پلورسی

علامات عامہ۔ بیمار کو جاڑے کے ساتھہ بخار آتا ہے۔ پہلی تو سینہ مین بوجہ معلوم ہوتا ہے لیکن تہوڑے ہی عرصہ بعد پستان کے نیچے ایسی شدت کا درد پیدا ہوتا ہے۔ کہ گویا کوئی برچھی گھبو رہا ہے ٹیس اس درد کی ہنسلی ہڈی اور بغل تک محسوس ہوتی ہے تہوڑی بہت سوکھی کہانسی بہی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن اس مرض کے ساتھہ جب برانکائی ٹش۔ یا نیومونیا یاسل کی بیماری بہی ہو جاتی ہے تب کہانسی زیادہ ہوتی ہے اور اُن بیماریون کے خاص قسم کا بلغم بہی اخراج پاتا ہے۔ چہرہ مریض کا فکرمند ہو جاتا ہے۔ دم لینے مین اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ مریض سینہ کو حرکت نہین دے سکتا بلکہ شکم کی حرکت سے سانس لیتا ہے۔ دم لینے یا کہانسنے۔ بائین طرف کیطرف لیٹنے سے درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے۔ نبض سریع اور سخت ہو جاتی ہے زبان میلی اور اُسپر سفید تہ جم جاتی ہے۔ پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا آتا ہے جسم گرم اور رخسارے سُرخ ہو جاتے ہین ٭ جب پلو۔ ری۔ سی کی بیماری مین پیپ پڑجاتی ہے اور وہ پیپ سینہ کے جوف مین جمع ہو جاتی ہے تب اس مرض کو ام۔ پائی ہیما کہتے ہین ٭

فی۔ زی۔ کل۔ سائنس۔ عین ابتدائے مرض مین سینہ کو ٹہونکنے سے آواز کی صفائی مین چندان فرق نہین پڑتا لیکن جب لمف پیدا ہو جاتا ہے تب ٹہونکنے کی آواز کسیقدر ٹہوس ہو جاتی ہے کان لگا کر سُنین تو دونو حصے پلورا کے آپسمین رگڑنے سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین فرکشن ساونڈ بولتے ہین پہلی تو یہ آواز نہایت ملائم اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ انتقال کر جاتی ہے لیکن پلورا کی سطح پر جب لمف کے ہوالے پیدا ہو جاتے ہین تب ایک ہی جگہہ پر قائم رہتی ہے اور زیادہ تر تیز ہو جاتی ہے ہم اس آواز کی تشبیہ اُس آواز سے دے سکتے ہین جو کسی چیونٹی کے کان کے اندر داخل

ہونے سے پیدا ہوتی ہے جب سیرم پیدا ہوتا ہے تب مقدار سیرم کی جبتک تھوڑی
ہوتی ہے تبتک بیمار کے تکلم کی آواز اُس پتلے طبق پانی کے اندر سے لہرا کھاکر
کانون کو ایسی سُنائی دیتی ہے جیسے کوئی بکری ممیا رہی ہے - اصطلاح مین اِس
آواز کو اِی - گا - فو - نی کہتے ہین لیکن پانی کے زیادہ پیدا ہونے سے اِی گا - فونی
بھی نہین سُنائی دیتی + اُسوقت صرف تنفس کی آواز کمزور سُنائی دیتی ہے اور جون جون
مقدار پانی کی زیادہ ہوتی جاتی ہے تنفس کی آواز کمزور ہوتی جاتی ہے حتی کہ جب سینہ پانی سے پُر
ہوجاتا ہے تب کوئی بھی آواز مسموع نہین ہوتی + بیماری کے اِس درجہ مین
اگر سینہ کو ٹھوکئے تو آواز بالکل ٹھوس پیدا ہوتی ہے اور پسلیون کے بیچ کی
جگہہ بالکل ہموار بلکہ اونچی ہوجاتی ہے مگر بچون مین پلو - را کی تھیلی کے اندر پانی
پیدا ہونے کے جو جو علامتین اوپر بیان کی گئی ہین اُنمین اختلاف ہوتا ہے
چنانچہ جب پلو - ری - سی کی بیماری کے سبب سے بچون کے سینہ کے اندر
پانی جمع ہوجاتا ہے تب بسبب اِسکے کہ سینہ انکا زیادہ تر نرم اور پھیلنے کے قابل
بہت ہوتا ہے پانی پیدا ہوتے ہی سینہ بہت ہی پھیلجاتا ہے مگر بہ نسبت
جوانون کے بچون کے اندرونی اعضا پانی کے پیدا ہونے سے اِدھر اُدھر کم
کھسک جاتے ہین علاوہ اِزین سینہ پانی سے بہت زیادہ پُر بھی ہوجاتا ہے
تب بھی برانکیل - بری - ونگ کی آواز سُنائی دیتی ہے اور دوڑ نا رگ نبض
بھی تیز ہوتا ہے +

اسباب - پری - ڈسپو - زنگ - وجع مفاصل کا ہونا +

اکسائیٹنگ کاز - سردی کا لگنا - صدمات بیرونی - کسی پسلی کا ٹوٹ جانا
وغیرہ - جسم مین بخار کا ہونا - متصل کے اعضا مین انفلامیشن کا ہونا - شش
مین مادہ ٹیو - بر - کل کا ہونا +

تشخیص - پلو - رو - ڈی - نیا کو (یعنے پہلی تک کے گوشت کا درد) پلو - رو - سی سے فرق کرنا آسان ہے کیونکہ ان دونو کی علامتون مین بڑا فرق ہے + بلکہ پلوروسی اور نیو - مو - نیا مین اکثر فرق کرنا پڑتا ہے + پس یاد رہے کہ نیو - مو - نیا کا بخار بہت شدید ہوتا ہے جلد کی حرارت زیادہ تر تیز اور چہرہ بھی زیادہ تر سرخ ہوتا ہے مگر سینہ کا درد مثل برچھی گھونپنے کے نہین ہوتا جیسے پلو - ری - سی مین ہوا کرتا ہے نیو - مو - نیا مین رس - لیٹ - اس - پیو - ٹم خارج ہوتا ہے مگر پلو - ری - سی مین نہین + علاوہ ازین کری - پے - ٹینٹ راتکس خاصکر نیو - مو - نیا ہی مین پیدا ہوا کرتا ہے + نیو - مو - نیا مین پھیپھڑا جب سخت ہوجاتا ہے تب ٹھوکنے کی آواز بعقدر ٹھوس نہین ہوتی جسقدر پلو - ری - سی مین سینہ کے جوف مین پانی کے جمع ہوجانے سے ٹھوس پیدا ہوتی ہے اور بیمار کی کروٹ بدلنے سے نیو - مو - نیا کی ٹھوس آواز کی حد نہین بدلتی بلکہ حد اس ٹھوس آواز کی اُس خط کے برابر ہوتی ہے جو نیچے کے گوشہ کو اوپر کے گوشہ سے علیحدہ کرتا ہے پس اسواسطے نیو - مو - نیا کی ٹھوس آواز کی حد ترچھی ہوتی ہے اور افقی نہین ہوتی جیسے پلو - ری - سی مین پانی کی سطح کے افقی طور پر ہونے سے پر - کشن کی ٹھوس آواز کی حد افقی ہوتی ہے مریض کے تکلم کی آواز کی جھرجھراہٹ (وُو - کل فری - مے - ٹس) پلو - ری - سی مین نہین پیدا ہوتی مگر نیو - مو - نیا مین خوب تیز سنائی دیتی ہے +

انجام ایک ہی جانب کی پلو - ری - سی کا انجام اکثر نیک ہوتا ہے اور بیماری اگر دونو طرف بھی ہو پھر بھی انجام ہمیشہ خراب نہین ہوتا اور برائیٹس ڈیزیز یا سل یا سرطان وغیرہ مرضون مین جب یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے تب بھی اس مرض سے بیمار تلف نہین ہوتا +

دوم کرانک پلوریسی

یہ مرض یا تو نتیجہ بیماری شدید کا ہوتا ہے یا ابتدا ہی سے اسکی علامتین خفیف پیدا ہوتی ہین اور بیمار کو دم لینے مین اور جانب تندرست کیطرف لیٹنے سے تکلیف ہوتی ہے - بخار ہوتا ہے - نبض تیز چلتی اور مریض لاغر ہوجاتا ہے +

علاج - اس بیماری مین مریض کے سینہ کو جسقدر کم حرکت ہوتی ہے درد اور کہانسی کو کسیقدر افاقہ ہوتا ہے - پس سینہ کو پٹی - کنگ کی دہجیون سے قائم کرین یا فلالین سے سینہ کو خوب طرح لپیٹ دین - مریض طاقتور ہو اور بیماری بہی نہایت شدت کی ہو تو ابتدا مرض مین بیمار کے سینہ پر جسب طاقت چند جونکین لگا دین اور تب پولٹس باندہین یا فو-من-ٹے-شن کرین اور دوا کے طور پر کیا - لو-مل ۲ گرین افیون ایک گرین تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد دیوین اور جب مرض کا زور کسیقدر کم ہوجاوے تو ماؤف سینہ پر ایک بڑا سا بلسٹر لگا دین اور جب پانی پیدا ہوجاوے تب مرہم سیماب کی مالش کرین اور ان گولیون کو تین تین یا چار چار گہنٹہ کے بعد کہلاوین +

نسخہ سفوف ڈی-جی-ٹیلس ایک گرین + سفوف اسکوئیل - ایک گرین + بلو-پل - ۳ گرین + اسکی ایک گولی بناوین - اس سے فائدہ نہو اور بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہو - چہرہ نیلگون اور فکرمند ہوجاوے تو پانچوین چہٹی پسلی کے بیچ مین ٹرو-کار-کنو-لا داخل کرکے پانی نکال لیوین + اس مرض کے پانی کے جذب کرنے کے واسطے فرانس کے ڈاکٹر پٹیر صاحب جلد کے اندر پیلے-لو-کار-پین کی پچکاری کو بہت مفید جانتے ہین - اس پچکاری کے کرنے سے فوراً پسینہ آجاتا ہے اور تہوک بہی کثرت سے پیدا ہوتا ہے جس سے

سینہ کا پانی جذب ہو جاتا ہے - مقدار پچکاری کی ایک گرین کا ۱/۲ حصہ ۔
واضح ہو کہ بعض طبیب ابتدا مین کیا - لو - مل کا استعمال منع کرتے ہین بلکہ
ٹار - ٹار - ایمے ٹک یا اکو - نائیٹ سے دوران خون کی تیزی کو کم کرنا
بتلاتے ہین ۔

دوم ہائیڈرو - تہو - رکس

تعریف - اس بیماری مین ایک یا دونو جانب کی پلورا کی ہتیلی مین سیرم پیدا
ہو جاتا ہے یہ مرض از قسم ڈراپ - سی کے ہے پلورا یا پہیپہڑے یا قلب یا گردہ ان
یا بڑی بڑی رگون کی بیماری کے باعث پیدا ہوتا ہے ۔

ماہیت - بعد وفات کے لاش کے امتحان سے سینہ کے اندر دونو طرف
تہوڑا بہت پانی پایا جاتا ہے رنگت اسکی یا تو پانی کے طور پر ہوتی ہے یا کبھی زرد
سبزی مایل - مقدار اسکی اکثر آٹھہ یا نو پائینٹ تک ہوتی ہے ۔

علامات - سینہ کے اندر پانی یا تو بتدریج یا دفعتاً بھر جاتا ہے جب رفتہ رفتہ
بھرتا ہے تب چندان تکلیف دہندہ علامتین نہین پیدا ہوتین مگر اسصورت مین
بھی دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے - تہوڑا بہت بلغم آتا ہے - چہرہ اور لب نیلگون
ہو جاتے ہین - پاؤن مین آماس ہو جاتا ہے - نبض یا تو بھرا خالی اور جلد چلتی ہے اور
پیشاب بہت کم پیدا ہوتا ہے - جبتک پانی کی مقدار تہوڑی ہوتی ہے تب تک
تو مریض چیت لیٹ سکتا ہے لیکن جب بہت سا پانی دفعتاً پیدا ہو جاتا ہے تب
پہیپہڑے دب جاتے ہین اور انکی حرکت فوراً کم ہو جاتی ہے - چہرہ بیمار کا نیلا اور دم
لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے ۔ لیکن رفتہ رفتہ پیدا ہو کر جب سینہ پانی سے
خوب پُر ہو جاتا ہے تب بیمار سے لیٹا نہین جاتا کیونکہ لیٹنے سے پانی شُش کی جڑ وں

تک پھیلکر ہوا کی بڑی بڑی نالیون کو دبا دیتا ہے اُسوقت مریض کا دم بند ہونے
لگتا ہے اسلیے تکیون پر ٹیک لگا کر اپنے سر کو سامنے جھکا کر بیٹھا رہتا ہے جب
یہ بیماری دل یا کسی اور عضو کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تب پہلے پاؤن یا
آنکھون کے پپوٹے سوج جاتے ہین - پیشاب زیادہ اور اُس مین البیو - من ہوتا ہے
یا کم اور صحیح رنگت کا آتا ہے اور دیگر علامات ڈراپ - سی کی بیماری کی پیدا ہوجاتی
مین جب پانی کی مقدار اوسط ہوتی ہے تب سینہ پر کان لگا کر سُننے سے ایک کیل جس سے پیٹر
میو - کس - ریکس ، یا لکافنی اور گاہے گاہے ایسے - گافنی بھی سُنائی دیتی ہے
جب پانی بہت زیادہ ہوتا ہے تب سینہ کو ٹھوکنے سے آواز ٹھوس پیدا ہوتی
ہے اور نعلیہ ایکافنی اور ابیہ - گافنی سُنائی دیتی ہے اُس جانب کے سینہ
کی حالت باقی رہتی ہے اور وہ جانب سینہ کی اونچی بھی ہوجاتی ہے اور پسلیون
کے بیچ کی جگہہ پھیلکر اونچی ہوجاتی ہے جب پانی کے ہمراہ ہوا بھی ہوتی ہے تب
سینہ کے ہلانے سے ڈبل ڈبل کی آواز پیدا ہوگی ؎

تشخیص - اس بیماری کو مرض پلو - رہی - سی سے فرق کرنا چاہیے چنانچہ اس مرض
مین مثل پلو - رہی - سی کے شدت کا درد نہین ہوتا اور کھانسی بھی کم ہوتی ہے یا بالکل
نہین ہوتی لیکن اس مرض مین بہ نسبت پلو - رہی - سی کے زیادہ تر تکلیف ہوتی ہے
کیونکہ اسمین اکثر سینہ کی دونو طرف پانی جمع ہوجاتا ہے مگر پلو - رہی - سی اکثر ایک
ہی جانب مین ہوتی ہے ہائیڈرو - تھو - رکس مین پانی چونکہ سینہ کی دونو طرف
بھر جاتا ہے اسواسطے دل اپنی جگہہ مین قائم رہتا ہے لیکن پلو - رہی - سی جب بائین جانب
مین ہوتی ہے تب دل داہنی جانب کھسک آتا ہے ؎

علاج - اس بیماری کا ویسا کرنا چاہیے کہ جس سے پانی جذب ہوجاوے چنانچہ
اس مطلب کے حاصل کرنے کے واسطے مدرات کا استعمال کرتے ہین ؎

نسخہ - سلفوف ڈی - جی - لٹے - لس ۶ - اسکوئیل - پوڈر ایک ایک گرین ÷ بلو - پل
۳ - گرین ÷ اسکی ایک گولی بنا کر چار چار گھنٹہ بعد کہلاوین اور ساتہہ ان گولیون
کے ۲۰ گرین پانٹر اور ۵ ا بوند ٹنکچر اف اسٹیل ہمراہ دو آونس پانی کے دن مین
تین دفعہ پلاوین اور ان مرہمون مین سے کسی مرہم کی مالش کرین ÷

نسخہ - بائی - کلورائیڈ اف مرکیو - ری ۳ یا ۵ گرین ÷ کمپونڈ - آئیوڈین آئینٹمنٹ
۲ یا ۳ ڈرام ÷ چربی ۳ ڈرام یا ایک آونس ÷ سکو طالین ÷

نسخہ - بائی - کلورائیڈ اف مرکیو ری ۳ یا ۵ گرین ÷ آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
۲ ڈرام ÷ ڈسٹلڈ واٹر حسب ضرورت ÷ چربی ایک آونس ÷ سکو طالین ÷

جب اس علاج سے فائدہ نہین ہوتا ہے اور بیمار کو دم لینے مین کمال تکلیف
ہوتی ہے تب سینہ کو چہید کر پانی نکال دیتے ہین ÷

سوم نیو - مو - تہو - رکس

تعریف - پلیورا کی تہیلی مین ہوا کا بہر جانا لیکن ہوا کے ساتہہ جب پانی بہی پیدا
ہو جاتا ہے تب اس مرکب بیماری کو ہائیڈرو - نیو - مو - تہو - رکس بولتے ہین ÷

ماہیت - ان صورتون مین پلیو - را کی تہیلی کے اندر ہوا بہر جا سکتی ہے ÷

اول - جب باہر کی ہوا کا دخل پلیورا کے اندر نہین ہو سکتا ہے تب ایسا قیاس
کرتے ہین کہ پلیورا کے اندر کسی رطوبت کے متعفن ہو جانے سے یا خود پلیورا
کے مُردار پڑہ جانے سے ہوا پیدا ہوتی ہے ÷

دوم - جب ایسا - فی - گس (مری) یا معدہ گلجاتا اور چہید جاتا ہے اور وہ
سوراخ پلیورا کی تہیلی مین جا کہلتا تب بہی پلیورا کے اندر ہوا بہر جا سکتی ہے ÷

سوم جب ضرب و زخم یا کسی دنبل کے باعث تہیلی چہید جاتی ہے اور باہر کی

ہوا پلورا کی تھیلی کے اندر داخل ہو جاتی ہے +

چہارم - جب سل کی بیماری مین ششش کے اندر زخم پڑجاتا ہے اور وہ زخم پلورا کی تھیلی مین پھوٹ جاتا ہے تب بھی پلورا مین ہوا بھر جا سکتی ہے لیکن یاد رہے کہ پہلے تین طریقے اس مرض کے پیدا ہونے کے بہت کم دیکھنے مین آتے ہین بلکہ یہ بیماری چوتھے ہی طریقہ سے اکثر پیدا ہوتی ہے - پس جب یہ مرض اس چوتھے طور سے پیدا ہوتا ہے یعنے جب ششش مین زخم پڑجانے سے پردہ پلورا چھد جاتا ہے اور اُسکی تھیلی مین ہوا بھر جاتی ہے تب یہ علامتین پیدا ہوتی ہین +

علامات - جانب ماؤف مین نہایت شدت کا درد دفعتاً پیدا ہو جاتا ہے اور مریضکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُس جانب کا کوئی عضو چر گیا ہے اور کسی رطوبت کے قطرات ٹپکتے ہوئے یا اسکی دھار بہتی ہوئی محسوس ہوتی ہے - دم لینے مین کمال ہی تکلیف ہوتی ہے جس سے ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین اور بدن سر و سینہ سے عرق عرق ہو جاتا ہے - غرض جب پلورا کی تھیلی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے تب ہم گھنٹے یا اس سے کم عرصہ مین وہان پانی بھی پیدا ہو جاتا ہے مگر پانی کے پیدا ہونے سے پہلے مریض اکثر چت لیٹا رہتا ہے - نبض نہایت جلد چلتی ہے - چہرہ فکرمند اور آسیہ آثار تکلیف کے پائے جاتے ہین - لبین رخسارے اور چہرہ اکثر نیلگون ہو جاتا ہے - نیند بالکل نہین پڑتی بلکہ مریض لگا رہے گا ہے اونگھتا رہے اور چونکہ پڑتا ہے - آواز بیٹھ جاتی ہے اور بعضدفعہ بالکل سنائی نہین دیتی +

علامات سینے کے - جب سینہ کے اندر صرف ہوا ہوتی ہے تب سینہ بہت کم حرکت کرتا ہے بلکہ نیچے کا سینہ بالکل بے حرکت ہوتا ہے - سینہ

اسقدر پہیلجاتا ہے کہ پسلیون کے بیچ کی جگہہ بہی پہیلکر اونچی ہوجاتی ہے سینہ کے ٹہوکنے سے آواز مثل تنبور کے نکلتی ہے۔ جب مقدار ہوا کی وسط ہوتی ہے تو تنفس کی آوازین کمزور ہوجاتی ہین لیکن جب ہوا بہت زیادہ بہرجاتی ہے تو کوئی بہی آواز نہین سنائی دیتی + جب ہوا کے ہمراہ پانی بہی پیدا ہوجاتا ہے تب بیمار چاہے جس کروٹ پر ہو ٹہوکنے کی آواز اوپر سے صاف اور نیچے ٹہوس سنائی دیگی اور سینہ پر کان لگاکر سننے سے پانی اور ہوا کی اپس مین ٹکر کہانے سے ڈہل ڈہل کی آواز سنائی دیگی علاوہ ازین ایک اور آواز پیدا ہوتی ہے جسکو اصطلاح مین مٹالک ٹننگ۔ لنگ کہتے ہین۔ اس آواز کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سیرم یعنی آب خون کے قطرات اوپر سے پانی پر گرتے ہین تب یہ آواز پیدا ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک یہ آواز ہوا کے بلبلون کے پہوٹنے کی ہے ؛

علاج۔ سینہ پر پچہنا لگاکر گلاس بٹہادین اور مریض بہت ہی کمزور ہو تو صرف ڈرائی کپنگ کرین۔ اس ترکیب سے نہایت فائدہ ہوتا ہے اور جانب ماؤف پر متواتر بلسٹر لگانا بہی فائدہ مند ہے۔ قبض ہو تو ہلکے مسہلات سے تلئین کرین اور غذا مقوی اور زود ہضم دین دم لینے کی تکلیف کے دفع کرنے کے لئے ادویات انٹیس۔ پاز۔ مو۔ ڈک مثلاً لو۔ بے۔ لیا اور گانجا بلا۔ ڈو۔ نا دہتورا اکونائٹ اور افیون کا استعمال کرین پانچ پانچ گرین کی مقدار مین مشک کے کہلانے سے بہی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جب کسی ترکیب سے دفع تکلیف نہو سکے تو سینہ کو چہید کر پانی نکال دین۔

باب پنجم

امراض آلات انہضام البطن

مقالہ اوّل

امراض زبان و دہن و گلو

زبان کی بیماریان

زبان ایک لحمی عضو ہے جو منہ کے اندر ہوتا ہے - اسپر ایک میوکس پردہ چسپان ہے جسمین بے شمار غدود بین ترکیبون سے چہتر ہوئے ہوتے ہین - کئی شریانون سے اس مین بافراط آفتین پڑسکتی ہین - چنانچہ مثل اَور اعضا کے اسمین بہی انفلامیشن ہوسکتا ہے جس سے زبان پہول کر دو کرنے لگتی ہے اور پانی جاری ہونے لگتا ہے - اسکے انفلامیشن کو اصطلاح مین گلاسائی ٹِس کہتے ہین *

علاج حقنہ کرین اور منہ مین برف رکہین - زبان بہت پہول گئی ہو تو لمبائی سے پچہنا لگاوین تاکہ خون اور پانی خارج ہوجاوے - ورم کے سبب سے دم بند ہونے لگے تو عمل ٹربے - کیا ٹومی کرینا *

زبان پر زخم بہی پیدا ہوجاتے ہین - یہ زخم کئی قسم کے ہوتے ہین چنانچہ بعضے دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ معدہ یا رودہ مین جب کسی طرح کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے تب زبان کی بالائی سطح پر زخم پیدا ہوجاتے ہین *

علاج ایسکا سوہاگہ کا غرغرہ یا سوہاگہ کا عرق لگادین - ایسی ادویات کہلانے کو

خون بہی آتا ہے اور اسکی حس و حرکت کیواسطے کئی اعصاب ہین غرض زبان پر کئی قسم کی

دین جن سے کہ منہ درست ہو ✣

بعض اوقات انفلامیشن کے سبب سے بھی زبان پر چھوٹے چھوٹے اور نہایت دردناک زخم پیدا ہو جاتے ہین - انکو بھی قابضات کے غرغرہ یا لگانے سے فائدہ ہوتا ہے جیسے پھٹکری سوہاگہ طوطیا وغیرہ - اور کہانے کے لئے کلورٹ اف پوٹاش دینا چاہیئے ✣

دوسرے اور تیسرے درجہ کے آتشک کے سبب سے زبان پر زخم اور سو-راجی سیشز کی چٹین پیدا ہو جاتی ہین ✣

علاج - نائٹریٹ اف سلور لگا دین اور کہانے کو سیماب یا آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم دین ✣

کنسر آف دی ٹنگ

زبان پر جب سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے تب اُسپر خفیف قسم کا زخم پیدا ہو جاتا ہے کنارے جسکے اُٹھے ہوئے اور پھیلا اونچا نیچا ہوتا ہے ✣

علامات - اِس بیماری کی ساری علامتین تین ہین یعنی شدت کا درد کثرت سے رال کا بہنا اور کمزوری جو سرطان کی بیماری مین اکثر ہوا کرتی ہے ✣ پہلے پہل تو زبان چھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور نگلنے مین درد ہوتا ہے تب نہایت شدت کی ٹیسین کانون تک پہنچتی ہین - رال کثرت سے بہتی رہتی ہے - زخم جون جون بڑھتا جاتا ہے نہایت بدبودار عفونت خارج ہوتی رہتی ہے - بیمار جلد لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے - راتین قیامت کی گزرتی ہین - درد کی تکلیف - تکلم کی تکلیف اور نگلنے کی تکلیف ہر آن بڑہتی جاتی ہے ✣ گاہے گاہے خون بھی جاری ہوتا ہے اور زبان پھول جاتی ہے تب یا تو دم بند ہو کر یا نڈھال ہو کر بیمار تلف ہو جاتا ہے ✣

علاج - یہ مرض لاعلاج ہے - درد کی تخفیف کے لئے افیونون کا استعمال کرین

خون بند کرنے کے لئے قابضات لگا دین اور دوا اور غذا مقوی سے طاقت کو
قائم رکھین ۔ اور جب تکلیف زیادہ ہوتی ہے تب عمل جراحی سے زبان کو کاٹ کر
نکال ڈالتے ہین ۔ زبان بعض بعض جگہہ سے چربھی جاتی ہے جس سے بیمار کو کہانے
اور گفتگو مین کمال تکلیف ہوتی ہے ۔ اشقوق پر سوہاگہ یا سیمتہہ لگا دین اور کہانے کو
کلورٹ آف پوٹاش دین ۔ بعض دفعہ زبان پر گول گول یا بیضوی شکل کے چکنے چکیلے
داغ پیدا ہوجاتے ہین ۔ اکثر یہ نتیجہ آتشک کا ہوتا ہے تو سیماب کے مرکبات کا
استعمال کرنا چاہئے ۔

زبان کے نیچے سب ۔ ماگت ۔ رری ۔ ارِی غدود کی مجری ہوتی ہے بعض دفعہ اُس
مین ایک گاڑہی رطوبت جمع ہوکر رسولی بنجاتی ہے جسکو اصطلاح مین رری ۔ رنیو ۔ لا
بولتے ہین ۔ رطوبت کو نشتر سے نکال دینا چاہئے اور تب قابضات کی کُلّی کرانی
چاہئے ۔

اسٹو ۔ مے ۔ ٹائیٹس
یعنی
دہن کا انفلامیشن

یہ بیماری چار قسم کی ہوتی ہے ۔ اوّل اسٹو ۔ مے ۔ ٹائیٹس ارِی ۔ تھے ۔ مے ۔ ٹوزا
دوم اسٹو ۔ مے ۔ ٹائیٹس فو ۔ لے ۔ کیو ۔ لے ۔ رس ۔ سوم اسٹو مے ٹائیٹس فنگیو زا
چہارم اسٹو ۔ مے ۔ ٹائیٹس گنگری ۔ نو ۔ زا ۔

علامات قسم اوّل ۔ یہ بیماری نہایت ننہے بچون کو ہوا کرتی ہے اسمین
دہن و زبان گرم سرخ اور بعض دفعہ خشک ہوجاتے ہین اور زبان کی نوک اور کنارون
پر چہوٹے چہوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہین ۔ یہ بیماری اکثر معدہ اور امعا کے انفلامیشن میں

ہوا کرتی ہے۔ جب یہ مرض چھ مہینے سے نو مہینے کے بچون کو ہوتا ہے تو اکثر اسمین بخار
ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض کا انفلامیشن سارے دہن اور لبون تک پھیل سکتا ہے اور بعض اسمین
پھولکر پھٹ بھی جا سکتی ہین بعض دفعہ پیپر مرض ہرپینز کے دانے بھی پیدا ہو سکتے ہین جب
مرض مزمن ہو جاتا ہے تو اکثر اسمین بہت کثرت سے رال بھی بہتی ہے -

علاج - دہن یا زبان خشک ہون تو بہیدانہ کی پوٹلی پانی مین ترکرکے بچہ کے منہ کے اندر بار بار
پھیرین اور غذا دودہ کی دیوین اگر معدہ مین کسی طرح کی خرابی ہو تو اسکا علاج کرین ٭

علامات قسم دوم۔ اس بیماری مین لبون اور گالون کے اندر کیجانب اور زبان مسوڑہون پر بھی چھوٹے چھوٹے
گول گول ابھرے ہوئے سفید رنگ کے متفرق دانے پیدا ہوتے ہین ان دانون کی نوکین پیلی
ہوتی ہین جب یہ ٹوٹ جاتے ہین تب تھوڑی سی لیسدار رطوبت نکلتی ہے اور انکی جگہہ پر ایک
چھوٹا سا زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری بچون کو دانت نکلتے وقت ہو جایا کرتی
ہے اور مسن آدمی بھی اسمین مبتلا ہو سکتے ہین **اسباب** خرابی معدہ اسکے باعث ہین کی چھوٹی گلٹیون
مین انفلامیشن ہو جاتا ہے **علاج** بایکاربونیٹ آف سوڈا یا گرگریہ بار بار کا استعمال کرین اور
زخمون پر عرق نائیٹریٹ آف سلور لگاوین **علامات قسم سوم** اس بیماری کو تھرش اور افتھی بھی کہتے ہین
اس بیماری مین ایسا ہوتا ہے کہ لبون اور گالون کے اندر اور مسوڑہون تالو اور زبان پیل گلانڈ
پر اور زبان کے اوپر اور نیچے اور خاصکر کنارون پر سفید مخروطی یا کسیقدر گول یا چھلون کے طور کے
اونچے اونچے چٹے پیدا ہوتی ہین بعض دفعہ یہ بیماری سانس کی نالی کے ذریعہ معدہ تک اور ٹریکیا کے ذریعہ
ہوا کی نالیون تک پھیلجاتی ہے جب مرض شدید ہو جاتا ہے تو چٹے آپسمین ملکر گال اور زبان پر سفید یا
بھورے رنگ کے پردہ کے طور بنجاتے ہین۔ یہ چٹے ملائم ہو جاتی ہین اور کچھ عرصہ بعد جب علیحدہ
ہو جاتی ہین تب انکی جگہہ ایک سرخ داغ یا خفیف زخم رہجاتا ہے بعد ازان جہان ہو مقام یا تو خشک
ہو جاتا ہے یا پھر چٹے پیدا ہو جاتی ہین۔ یہ مرض اسہال کے باعث کمزور اطفال کو ہو جاتا ہے بچے کو
نگلنے اور دودہ پینے مین بڑی تکلیف ہوتی ہے جب یہ بیماری معدہ تک پہنچ جاتی ہے تو مریض کو قے اور
دست آتے ہین جب اسکا اثر ہوا کی نالیون تک ہو جاتا ہے تب کہانسی ہوتی ہے اور بلغم کے ساتھہ

بھورے رنگ کے باریک باریک لیسدار اخراج پاتے ہین - جب بچہ کمزور ہوجاتا ہے تو چھوٹون کی جگہہ پر منہہ ہی قسم کے زخم پڑجاتے ہین اور کثرت سے رال بہتی ہے بچہ اسمین غذا نہین کہا سکتا تو آخر کار فاقہ کشی کے باعث مرجاتا ہے ؞

اسباب - میو - کس ممبرین کی ایپے - تہیے - لی - ام پر وہ مین ایک قسم کی کائی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ مرض متعدی بہی ہے ؞

علاج - خرابی امعا اور اسہال کا علاج معمولی طور پر کرین اور ایک ڈرام سوہاگہ ۴ - آونس پانی مین حل کرکے دہن کو بار بار دہو ڈالین اور چھوٹون پر ۲۰ گرین نائٹریٹ اف سلور کا عرق ونمین ایک یا دو دفعہ لگا دین ؞

علامات قسم چہارم - اس بیماری کو کن - کرم اور ریش اور نوما اور واٹر - کینکر بہی کہتے ہین - یہ بیماری کمزور بچون کو ہوجایا کرتی ہے اور اکثر دو برس سے پانچ یا چھہ برس کی عمر مین ہوا کرتی ہے - بچہ کمزور بے چین اور لاغر ہوجاتا ہے بھوک مرجاتی ہے - منہ سے رال بہتی رہتی ہے مسوڑے پہول جاتے ہین اور ان پر چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہوجاتے ہین بعد ازان کسی گال پر ایک سخت سوجن پیدا ہوجاتی ہے - منہ کہولکر دیکہین تو اُس گال کے بیچون بیچ سفیدی مائل یا خاکی رنگ کا ایک داغ نظر آتا ہے یہ داغ بتدریج بڑہنے لگتا ہے یہانتک کہ کل حصہ اُس گال کا اور لبین اور مسوڑے بہی زخمی ہوجاتے ہین - رال کثرت سے بہتی ہے اور نہایت بدبودار ہوتی ہے - زخم پہیلتا جاوے تو گال کو چھیدکر باہر نکل جاتا ہے اور بعض دفعہ جبڑون تک بہی پہیلجاتا ہے اُسوقت ہڈی زخمی ہوکر جہڑنے لگتی ہے - اس بیماری مین سارا گال مرُدار بہی پڑجاسکتا ہے اسصورتمین غایت درجہ کا ضعف لاحق ہوتا ہے اور دیگر اسقام جسمی بہی پیدا ہوجاتے ہین

چنانچہ بعضدفعہ پر وہ پیے - ری - لوٹ - فی - ام اور مے - سی - ٹرک عدرد مین
انفلامیشن ہوجاتا ہے - شش مین یہی خرابی پیدا ہوتی ہے آخرکار حالت ضعف
مین مریض راہی ملک عدم کا ہوجاتا ہے ٭

علاج - سلف کی جگہ پر نا یٹریٹ اف سلور یا خالص نائٹرک ایسڈ لگادیں
اور منہ کے اندر کلورائیڈ اف زنک کی پچکاری کریں (۱۰ گرین ۸ آونس پانی مین)
یا اس عرق کی پچکاری کرین ٭

نسخہ - لائیکوار - سوڈی کلو - ری نے - ٹے ۶ ڈرام ٭ پانی - ۸ - آونس ٭ دونو
کو ملالین ٭ یا اس عرق کی پچکاری کرین ٭

عرق - پر - منگنے - نٹ اف پوٹاش ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک ٭
ایک پائینٹ پانی مین ملالین اور نسخہ ذیل پینے کو دین -

نسخہ - کلورٹ اف پوٹاس ۳۰ گرین + کمپاؤنڈ ٹنکچر اف سنکونا - ۳ - ڈرام ٭
سبکو ملاکر دن مین تین دفعہ پلادین - یہ نسخہ ایک سال کے بچہ کے لئے موزون ہے
مگر یہ ضرور یاد رہے کہ کلورٹ اف پوٹاس کے استعمال سے بعضدفعہ زہر کی
علامتین پیدا ہوجاتی ہین چنانچہ بھوک مرجاتی ہے - سر گھومنے لگتا ہے اور
شدت سے پیاس لگتی ہے اور پیشاب مین البیومن پایا جاتا ہے - پس اس
دوا کو چاہے کتنی ہی کم مقدار مین ہو خلو معدہ مین نہ دینا چاہئے اور اثنار استعمال
مین پیشاب کا ملاحظہ ہمیشہ کرنا چاہئے ٭

ٹان - سی - لائی - ٹس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ دوسری کرانک ٭

اوّل اکیوٹ ٹان سی لائی ٹس

اس بیماری کو کوئینن زی بھی بولتے ہین -

علامات اسکی یہ ہین کہ بیمار کو پہلے جاڑا معلوم ہوتا ہے بعد ازان قدرے گرمی - پشت دوست ویا مین درد ہوتا ہے - نبض بڑا اور سریع ہوتی ہے گلے مین گرمی اور خشکی معلوم ہوتی ہے اور نگلنے اور تکلم کرنے مین درد اور تکلیف حلق سرخ ہو جاتا ہے لیکن ٹانسلس - گلنڈ زیادہ تر سرخ اور پہولے ہوئے ہوتے ہین اُنپر زرد اور سفید ریشے ہوتے ہین - ناک کی رطوبت چمٹی ہوئی ہوتی ہے - زبان میلی اور اُسپر سفید رنگ کی تہ جمی ہوئی ہوتی ہے - جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے ٹانسلس - گلنڈ کا ورم بہی زیادہ ہوتا جاتا ہے - نگلنا اور تکلم کرنا بہی دشوار ہو جاتا ہے - پتلی چیزین ناک کی راہ نکل آتی ہین - لیسدار تہوک بہا رہتا ہے - دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور کانون مین ٹیسین پڑتی ہین - علامات بخار کی زیادہ ہوتی جاتی ہین ا اعضا شکنی کمال - لیکن جب بیماری اس سے زیادہ بڑہ جاتی ہے تب بخار کثر زرد ہو جاتا ہے - یہ بیماری ۵ سے ۷ دن تک رہتی ہے اور نتائج اسکے یہ ہوتے ہین کہ یا تو انفلامیشن رفع ہو جاسکتا ہے یا پہلے درجہ کے انفلامیشن کے بخار کے عوض جب پیپ پڑجاتی ہے تب خفیف ایک ٹانک ٹیوزن ہو جاتا ہے یا گلٹیون مین پیپ پڑکر زخم پیدا ہو سکتے ہین اور ہندوو مُردار ہی پڑجاسکتا ہے یا یہ بیماری اکیوٹ سے کرانک ہو جاسکتی ہے ۔

اسباب - سردی - ٹوسپیو - زنگ - ہوائی - کمزوری - آتشک اور پہلے بہی اس مرض کا ہونا ۔

اکسائیٹنگ کاز - سردی اور گرمی کی حالت مین سرد پانی پینا اور نکلنا

تیز چہرہ کا رنگ۔

علاج - بیماری خفیف ہو تو زکام کا علاج کریں - شدید ہو تو باہر کی طرف ٹانسلس - گلنڈ پر جوکین لگا دیں - فومنٹ کریں اور روئی گرم کر کے گلے پر باندہ دیں اور نصف دودہ اور پانی ہموزن گرم کر کے انکا غرغرہ کریں - جب پیپ پڑ جاوے تو نشتر - ٹل - کرو - ٹڈ ار-ٹیری کا خیال رکھکر نشتر سے چیر دیویں بعد ازاں گرم دودہ اور پانی کی کلی بار بار کرا دیں - جب گلٹیاں اسقدر پہول جاتی ہیں کہ دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے تو ادویات مک ادویات سے فائدہ ہوتا ہے - اگر بخار ہو تو فیور - مکسچر کا استعمال کریں اور بیمار کمزور ہو جاوے تو دوا اور غذا مقوی دیویں مثلاً کونین - شوربہ وغیرہ - مگر آج کل انگریزی علاج ہی - لی - سی - لٹ اف سوڈا سے کرتے ہیں - چنانچہ بیماری کے شروع ہوتے ہی اس نسخہ کا استعمال کرتے ہیں

نسخہ - سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا ۱۵ یا ۲۰ گرین - کار - بونٹ اف امو - نیا ۳ گرین - سپنیل سیریٹ ۳ ڈرام - واٹر ایک آونس - سکو ملا کر دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلا دیں - اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے -

اب تہوڑا زمانہ گزرا کہ اطبا کی توجہ اس بیماری کی ایک اور قسم پر ہوئی ہے جسکا نام انہوں نے کرو - پس - ٹان - سی - لائی - ٹس رکہا ہے - اسمیں مثل مرض ڈف - تہے - ریا کے ایک پردہ کاذب پیدا ہو جاتا ہے جس سبب سے اسکا مذکورہ بالا نام رکہا ہے مگر اسمیں اور ڈف - تہے - ریا کی بیماری میں بڑا فرق ہے چنانچہ اس بیماری کی نسبت شہر نیو - یارک کے (یہ شہر امریکا میں ہے) ڈاکٹر ہیولٹ نے جو جو تحقیقات کیا ہے انکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین انسے واقف ہوں اور ایک سیدہے سادے مرض کو مہلک بیماری ڈف - تہے - ریا کی نو بنیاد میں چنانچہ -

کرو-پس ٹان-سی-لائی-ٹس

اور

ڈف-تھے-ریا

ایک ہی بیماری نہین ہین

مضمون ڈاکٹر ہولٹ نیو یارک

ڈاکٹر ہولٹ صاحب فرماتے ہین کہ وہ طبیب غلطی پر ہین جو ان دونو بیماریون کو ایک ہی سمجھتے ہین - چنانچہ یہی سبب ہے کہ ہم اخبارون مین اکثر پڑھتے ہین کہ بعض طبیبون نے ڈف-تھے-ریا کے سیکڑون بیمارون کو ارام کیا ہے - اگر بغور دیکھین تو جن بیمارون کا وہ حال لکھتے ہین وہ درا صل مریض کرو-پس ٹان-سی-لائی-ٹس کے تھے نہ کہ مرض ڈف-تھے-ریا کے - ان طبیبون کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ ٹان سل گلانڈ پر بسبب مرض ٹان-سی-لائی-ٹس کے جب کوئی پردہ پیدا ہو جاتا ہے تو اس مرض کو ڈف-تھے-ریا قرار دیتے ہین حالانکہ وہ بیماری در اصل کرو-پس ٹان-سی-لائی-ٹس کی ہے اصل مرض ڈف-تھے-ریا کی نہین ۔ زمانہ حال کے تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ جو پردہ کرو-پس ٹان-سی-لائی-ٹس مین ٹان سل غدود پر پیدا ہو جاتا ہے اس مین اور اس پردہ مین کچھ بھی فرق نہین ہے جو انفلامیشن کے سبب جسم کے اور حصون پر پیدا ہوتا ہے ڈف-تھے-ریا کی تشخیص صرف اس کاذب پردہ کے ملاحظہ سے نہین ہو سکتی بلکہ اور اور علامتون پر بھی غور اور توجہ کرنی چاہئے چنانچہ

اوّل ڈِف ۔ تھے ۔ ریا کی بیماری مین مریض اکثر فاتاً نہایت کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ نبض اُسکی نہایت سریع اور دل کی حرکت نہایت جلد گھٹ جاتی ہے جس سبب سے بیمار جلد ہلاک ہو جاتا ہے ٭

دوم ۔ ڈِف ۔ تھے ۔ ریا مین جو کاذب پردہ پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہی دفعہ کئی مقام پر پیدا ہو جاتا ہے جیسے سافٹ پے ۔ لِٹ اور فے ۔ رنگس اور ناک کے پیچھے کے سوراخون پر اور لے ۔ رنگس پر یا ایسا ہوتا ہے کہ اُن مقامات کے کسی مقام پر پیدا ہو کر ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر پیدا ہوتا جاتا ہے ٭

سوم ۔ ڈِف ۔ تھے ۔ ریا میں بشاب کے اندر البیومن اکثر پایا جاتا ہے ٭

چہارم ۔ ڈِف ۔ تھے ۔ ریا کا نتیجہ اکثر فالج ہوتا ہے ٭

پنجم ۔ ڈِف ۔ تھے ۔ ریا کی بیماری متعدی ہے یعنے اسکی چھوت ایک آدمی سے دوسرے کو جلد لگ جاتی ہے ٭

بچون کو اکثر ایک قسم کا سور ۔ تھروٹ ہو جاتا ہے جسمین مذکورہ بالا علامتین مرض ڈِف ۔ تھے ۔ ریا کی اکثر نہین پائی جاتی ہین گو اُس سور ۔ تھروٹ مین بھی پردہ کاذب پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ذیل کے بیمارون کے حالات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ٭

مریض اوّل ۔ گیارہ نومبر کو ایک لڑکا میرے علاج مین آیا جسکی عمر ۱۰ سال کی تھی اور وہ خوب توانا تھا ۔ صبح تک لڑکا چنگا بھلا کھیلتا کودتا تھا ۔ گیارہ بجے لرزہ شروع ہوا اور دو دفعہ قے آئی اور سینہ مین درد تھا اسوقت سے مریض نہایت بیمار معلوم ہونے لگا ٭ تین گھنٹہ بعد شروع ہونے مرض کے جب مین نے دیکھا تو جسم کی حرارت ۲و۱۰۳ پر تھی ۔ نبض ۱۴۰ ۔ اور تنفس کی حرکت ۳۲ سینے کے ملاحظہ سے کوئی بیماری ثابت نہ ہوئی مگر جب حلق کا ملاحظہ کیا تو دونو ٹان ۔ سِل گلانڈ

بہت سوجے ہوئے نظر آئے اور دہنے غدود پر ایک دبیز بہورا زردی مائل پردہ دکہلائی دیا بائین غدود کے بہی قریب دو ثلث پر ایسا ہی پردہ تہا - دوسرے دن حرارت جسم کی ۱۰۴ درجہ پر تہی پردہ مذکور بہی صاف نظر آتا تہا مگر ایک ہی محدود جگہہ پر تہا جا بجا چہترا ہوا نہ تہا - مگر پہلے کی نسبت رنگت اسکی زیادہ تر زرد تہی - تیسرے دن حرارت ۱۰۱ - اور بعدازان درجہ حرارت کا تندرستی پر آگیا اور چوتہے روز لڑکا بالکل تندرست ہوگیا *

مریض دوم - اس لڑکے کی عمر پانچ سال کی تہی - ایک دن شام کیوقت گلے مین درد بتلایا اور رات کیوقت لرزہ سے نہایت سخت بخار ہوگیا - جب دوسرے دن مین نے دیکہا تو حرارت ۱۰۴.۵ درجہ پر تہی اور تنفس کیحرکت ۴۰ - اور نبض ۱۳۵ تہی اسکی بہی دونو ٹانسلس غدود سوجے ہوئے تہے اور انپر ایک زردی مائل محدود کاذب پردہ چسپان تہا - دوسرے دن حرارت ۱۰۰.۵ پر تہی بعدازان تندرستی کے درجہ پر آگئی اور پردہ مذکور بہی بالکل جذب ہوگیا - مرض کے پانچوین روز بیمار بالکل تندرست ہوگیا - ایسے اور ۱۹ بیمارون کے حال سیکر پاس لکہے ہوئے ہین جن مین علامات قریب ایک ہی قسم کی تہین - عمر اُن لڑکون کی ۱۴ مہینے سے ۱۰ سال تک کی تہی اُن سارون کو یہ مرض شدت سے ہوگیا تہا - چنانچہ ۵ کو شدت سے لرزہ ہوکر بخار ہوگیا تہا - اور تین کو یہ بیماری قے سے شروع ہوئی تہی مگر سبکو شدت سے سور - تہراٹ (گلا دُکہنا) تہا اور ان کے بدن کی حرارت بہی زیادہ تہی - سات بیمارون مین مرض کے پہلے یا دوسرے دن حرارت کا درجہ ۱۰۳ تہا اور ۹ مین ۱۰۴ یا اس سے زیادہ * بخار کی مدت پندرہ بیمارون مین اوسط تین دن کی تہی اور ایسا دیکہا گیا تہا کہ جسقدر شدت بخار کی پہلے روز تہی دوسرے روز نہ تہی اور بہ نسبت دوسرے روز کے تیسرے دن بخار کم تہا * گلے کی تکلیف چار سے سات روز تک

رہتا تھی صرف ایک بیمار مین ہفتہ سے زیادہ رہی ؛؛

اُن ۱۹ بیمارون مین سے نصف سے زیادہ کا ٹانسِل غدود سوجا ہوا تھا ؛ پندرہ بیمارین کا ذب پردہ کا رنگ زرد یا بھورا زردی مایل تھا اور ایک یا دو مین اُس پردہ کا رنگ بالکل بھورا یا سبز مایل بزردی تھا - دو ثلث کے دونو غدودون پر پردہ کاذب پیدا ہوا تھا اور ایک ثلث مریضون کے صرف ایک ہی غدود پر جھوٹا پردہ تھا لیکن کسی بیمار کی نتھنو - وِنّو - لا یا سافٹ - پیلے - لٹ پر جھوٹا پردہ تھا اور نہ اُن بیمارون مین سے کسیکے پیشاب مین البیومن تھا مگر ہان مین نے بعض دفعہ ایسا دیکھا ہے کہ ایسے بیمارون مین گاہے گاہے قدرے قلیل البیومن پایا جاتا ہے اُن بیمارون مین سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جسکی چھوت ایک سے دوسرے کو لگ گئی ہو - اب اُن بیماریون کی تشخیص کے باب مین یہ کہتا ہون کہ جن طبیبون کو ایسے بیمارون کے علاج کا موقع ملا ہو وہ اُن بیمارون کو ہرگز ڈف - تھے - ریا کے مریض نہین کہینگے ؛ البتہ مین یہ کہتا ہون کہ بعض دفعہ ڈف - تھے - ریا کی بیماری پوشیدہ طور پر پیدا ہوکر آہستہ آہستہ بڑھ جا سکتی ہے مثلاً گلے کی تکلیف جب بہت تھوڑی ہوتی ہے اور علامات عامہ بھی ایسی خفیف ہوتی ہین کہ جنپر طبیب کی توجہ کم ہوتی ہے تب اکثر فالج ہوجاتا ہے - اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈف - تھے - ریا کی بیماری تھی ؛ برعکس اسکے بعض دفعہ ایسے بھی بیمار آتے ہین جن مین گلو کی تکلیف تو کم مگر گردہ کی علامات نہایت شدید ہوتی ہین برعکس اسکے جب اصل ڈف - تھے - ریا کی بیماری اسطور پر شروع ہوتی ہے کہ جسطور پر مذکور ہوا لاکو - نر ٹان - سی - لائی - ٹس کا مرض شروع ہوتا ہے اور جب اُس ڈف - تھے - ریا کی بیماری مین جسم کی حرارت تیز مگر گلو کی علامتون کو چندان شدت نہین ہوتی ہے تب وہ بیماری چار یا پانچ دن کے اندر رفع نہین ہوتی بلکہ بقول ڈاکٹر گڈ ہارٹ ایسی صورتون مین خون کے اندر زہر کی مقدار بکثرت ہوتی ہے

اور بیماری دو ہی تین دن کے اندر مہلک ہوجاتی ہے ٭
اور جس بیماری کا ذکر ہوا ہے طبیبون نے اُسکے کئی نام رکھے ہین مگر مین اِس
کا نام کرو-پس ٹان-سی-لائی-ٹس اچھا سمجھتا ہون ٭ ذیل مین خاص ڈف-تھی-ریا
اور کرو-پکش ٹان-سی-لائی-ٹس مین فرق بتاتا ہون ٭

کرو-پکش ٹان-سی-لائی-ٹس	ڈف-تھے-ریا
۱-یہ مرض انگاناگ شروع ہوجاتا ہے	۱-یہ مرض اکثر پوشیدہ طور پر شروع ہوتا ہے ٭
۲-بیماری کے پہلے اور دوسرے دن تک علامات عامہ کو شدت ہوتی ہے مگر بیمار نڈھال نہین ہوجاتا-	۲-مرض کے تیسرے دن سے پہلے اکثر زیادہ تکلیف نہین ہوتی مگر بعد تیسرے دن کے مریض نہایت نڈھال ہوجاتا ہے ٭
۳-یہ مرض ۱۰۳ سے ۱۰۴/۵ درجہ کی حرارت سے شروع ہوتا ہے-	۳-اِس بیماری مین شروع کے اندر حرارت ۱۰۰ یا ۱۰۱ درجہ ہوتی ہے اور تب چوتھے یا پانچوین دن بتدریج بڑھتی جاتی ہے-
۴-نبض پُر اور سریع-	۴-نبض جب سریع ہوتی ہے تب بہت کمزور ہوتی ہے-
۵-پردہ کا ذب زردی مایل ہوتا ہے اُسکے کنارے اُبھرے ہوئے ہوتے ہین-اُکھاڑے تو وہان سے خون جاری نہین ہوتا-یہ پردہ صرف سطح پر ہوتا ہے یعنے گہرا نہین ہوتا-بہت	۵-رنگ سُرمئی بعض دفعہ سبزی مایل-یہ پردہ یُو-وُلیُو-لا اور سافٹ-پلے-لٹ اور فے-رِنگس اور ٹان-سل نمدوونز پر بہی پیدا ہوجاتا ہے-اُکھاڑے گیا نہ اُکھاڑے گے بلکہ ذرہ بہی چھیڑیے تو اُس

۔ تیلی سے چھٹا ہوا نہیں ہوتا اُکھاڑنے تو پھر نہیں پیدا ہوتا - مرض کے عین شروع ہی میں پیدا ہوتا اور ایک ہی جگہ پر محدود رہتا ہے پھیلتا نہیں ◆	سے خون جاری ہونے لگتا ہے - یہ پردہ اوپر ہی اوپر نہیں ہوتا بلکہ نیچے کی بافت میں بھی نفوذ کر جاتا ہے - شدت سے چمٹا ہوا ہوتا ہے اُکھاڑ لیجئے تو پھر جلد پیدا ہو جاتا ہے - بیماری کے پہلے بلکہ دوسرے دن ہی شاید پیدا ہو - نہایت جلد پھیلتا جاتا ہے -
۶ - اس میں پیشاب کے اندر شاذ و نادر البیومن پایا جاتا ہے -	۶ - اس میں ال - بے - مے - نیو - ریا کی بیماری ہو جایا کرتی ہے
۷ - یہ بیماری دوسرے دن نہایت شدید ہو جاتی ہے اور چوتھے روز بیمار رو بصحت لانے لگتا ہے	۷ - اکثر چوتھے دن سے پہلے یہ مرض نہایت شدت نہیں پکڑتا -
۸ - بعد شفا کے اس میں پے - را - لی - سس کبھی نہیں ہوتا -	۸ - اس میں پے - را - لی - سس اکثر ہو جاتا ہے -
۹ - اس کے متعدی ہونے میں شک ہے -	۹ - یہ بیماری اکثر چھوت سے پھیلتی ہے -

ڈف - تھے - ریا کی بیماری میں جسم کے غدود اکثر بڑھ جایا کرتے ہیں لیکن چونکہ ٹانسی - لائی - ٹس میں بھی ایسا ہو جایا کرتا ہے تو یہ علامت ان دونو بیماریوں کی تشخیص کے لئے معتبر نہیں ہے ◆

دوم کرانک ٹانسی لائی ٹِس

علامات ٹانسلس - گلنڈ بڑھ کر سخت ہو جاتی ہیں نگلنے تکلم کرنے

اور سماعت مین فرق پڑجاتا ہے - منہ بیمار کا کسیقدر کہلا رہتا ہے اور دم لینے
مین تکلیف ہوتی ہے ۔

اسباب - پری - ڈسپوزنگ - آتشک - اسکرا - فیولا اور کرنک ڈپس پیپشیا

اکسائیٹنگ کاز - اکیوٹ ٹان سی لائی - ٹس ۔

علاج - مرکبات فولاد مثلاً آیوڈائیڈ اف ایرن کا استعمال کرین تبدیل
آب وہوا کرادین اور بیمار کو گرم کپڑا پہناوین گلٹیو نپر تیز عرق نائیٹریٹ اف سلور کا
لگا دین اور اس نسخہ کا غرغرہ کرادین ۔

نسخہ - ٹنک اسڈ ۸ اگرین - ریکٹی - فائیڈ - اسپرٹ آدہا اونس ۔
کمفر مکسچر ساڑہے سات اونس ۔ باہر کیطرف گلٹیو نپر لگا ہے گا ہے ایک چہوٹا
یا چہوٹا سا بلسٹر لگادین اور آیوڈین - اینٹ منٹ کی مالش کرین - جب گلٹیون مین
زخم پڑجاتا ہے تو اکثر یہ بات آتشک کے سبب سے ہوتی ہے اگرچہ یہ بیماری آہستہ
آہستہ بڑہتی ہے تاہم روکی نجاوے تو ناک اور حلق اور آخر کار لے - رنگس تک
زخم پہیل جاسکتا ہے کلورائیڈ اف سوڈیم کا غرغرہ کرادین اور زخمونپر
باربار نائیٹریٹ اف سلور لگادین اور غذا اور دوا مقوی سے بیمار کی طاقت
کو قائم رکہین ۔

پے - رو - ٹائی - ٹس

اسکو انگریزی مین ممپس اور ہندی مین کن پیڑی کہتے ہین ۔
یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے - ایک کو ای - ڈیو - پے - تہک (یعنے جاذ خود پیدا ہوا)
پے - رو - ٹائی - ٹس اور دوسرے قسم کو سم - ٹو - ماٹک (یعنے جو کسی مرض کی
ایک علامتون مین سے ہو) پے - رو - ٹائی - ٹس بولتے ہین چنانچہ بیان

اول امی ٹیوبے تھک لیے - رو - ٹائی ٹس

اسباب - یہ بیماری پھیلکر اکثر ایپے ڈیمک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ کسی خاص گھر مین یا ایسی جگہہ مین دورہ کر سکتی ہے جیسے مدرسے یا کالج یا بورڈنگ مین جہان بہت سے لڑکے کام کیا کرتے ہین ۔ یہ بیماری چھوٹی عمر مین اکثر ہو جایا کرتی ہے اور پانچ سے سات سال کی عمر مین تو اکثر ہو جاتی ہے اور مردون کو بہ نسبت عورتون کے زیادہ ہوتی ہے ۔

ماہیت - اس مرض مین ایک یا دونو پےروٹڈ غدود مین انفلامیشن ہو جاتا ہے - بعض اطبا کہتے ہین کہ غدود کے سیلیولر ٹشو مین شدید انفلامیشن ہوتا ہے بعض کی راے ہے کہ غدود کی مجری (ڈکٹ) مین بیماری پہلے شروع ہوتی ہے - غدود ماؤف مین خون کی زیادتی ہوتی ہے اور وہ پھول جاتا ہے اسکی ساخت کے لیئے سیرم نفوذ کر جاتا ہے - بعض دفعہ دہان نائی بریرین ہی پایا جاتا ہے مگر یہ بات یاد رہے کہ جب یہ بیماری کسی اور مرض کے دور مین نہین ہوتی ہے بلکہ از خود ہو جاتی ہے تب اسمین شاذ و نادر پیپ پڑا کرتی ہے - قاعدہ یہی ہے کہ ورم جلد رفع ہو جاتا ہے اور غدود اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے ۔

علامات - اس مرض کا مادہ ۱۴ سے ۲۲ دن تک بیکار پڑا رہ سکتا ہے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ پےروٹڈ غدود کے سوجنے سے پہلے بیمار کو دو تین روز تک بخار رہتا ہے مگر گاہے گاہے بخار اور ورم دونو ایکہی دفعہ پیدا ہو جاتے ہین اور یہ کہ بیماری کے شروع سے آخر تک بخار رہتا ہے لیکن گاہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرض کی خاص علامتون کے ظاہر ہوتے ہی بخار رفع ہو جاتا ہے - بخار مذکور شدید نہین ہوتا اور نہ بیمار بہت ماندہ معلوم ہوتا ہے کان کے عین نیچے پےروٹڈ غدود مین ورم پیدا ہو جاتا ہے - یہ ورم رفتہ رفتہ نائی گوما تک پھیلجاتا ہے بلکہ چہرا اور گردن کے نیچے تک ورم اُتر آتا ہے

اور بیمار بدہیئت ہوجاتا ہے سوجائے تو ورم لچکدار محسوس ہوتا ہی مگر درمیانہ حصہ اُس کا
بہ نسبت گردے کے سخت ہوتا ہے۔ ورم کے اوپر کی جلد سرخ ہوجا سکتی ہے لیکن اکثر اسکی
رنگت مین فرق نہین پڑتا ۔ خاصکر مُنہ کہولنے سے چبانے سے یا نگلنے کے وقت
تہوڑا بہت درد ہے جیسی اور تناؤ معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے بہی درد ہوتا ہے
گاہے گاہے مُنہ سے تہوک جاری ہوجاتا ہے۔ گاہے مریض کانون سے اچھی
طرح سُن نہین سکتا۔ ورم پانچوین چھٹے دن اکثر کم ہوجاتا ہے تب دو تین روز
بعد بالکل رفع ہوجاتا ہے مگر اُس اثنا مین دوسری طرف کا غدود سوجنے لگتا ہی
اور مثل پہلے غدود کے اسیطور پر اپنا دور پورا کرتا ہے بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ
دونو جانب کے غدود ایک ہی دفعہ سوجنے لگتے ہین۔ گاہے گاہے ورم کے رفع ہوجانے
کے بعد بہی کچھ عرصہ تک اُس جگہہ سختی رہتی ہے اور بہت شاذ و نادر غدود مین پیپ
پڑکر دُنبل باہر کیطرف یا کان کے اندر پہوٹ جاتا ہے تب کان کے یا باہر کے سوراخ سے
پیپ جاری ہونے لگتی ہے ۔ بعض دفعہ سب۔ مگز۔ لری غدود بہی اس مرض مین
مبتلا ہوجاتا ہے اور اردگرد کے لم۔ فا۔ ٹک غدود اور نیز ٹانسل غدود بہی اکثر بڑہ جاتے
ہین ۔ ایک بڑی بہاری خاصیت اِس اڑ۔ یو۔ یے۔ تہاک حمیّٰس کی یہ ہے کہ
یہ مرض ایک جگہہ کو چہوڑ کر دوسری جگہہ انتقال کر جاتا ہے ۔ یہ بات خاصکر جوانون
مین اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ پیے۔ را۔ ٹڈ غدود انفلامیشن کو جون جون تخفیف
ہوتی جاتی ہے یہ مرض اکثر انثیین مین سرایت کرجاتا ہی یعنے آر۔ کا ہی۔ ٹِس
کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے ٹیو۔ نی۔ کا وی۔ جے۔ نے۔ لِس کے اندر
پیسرم پیدا ہوجاتا ہے اور فوطہ سوج جاتا ہے ۔ گاہے گاہے ایسا بہی ہوتا ہے
کہ پیے۔ را۔ ٹڈ غدود اور خصیتین مرض مین ایک ہی دفعہ مبتلا ہوجاتے ہین یا ایسا
ہوتا ہے کہ پہلے تو غدود اور تب خصیہ اِس مرض مین مبتلا ہوتا ہے خصیہ سے جب بیماری

رفع ہو جاتی ہے۔ تب دوبارہ غدود میں انفلامیشن ہو جاتا ہے اسیطرح کئی مرتبہ ہوتا رہتا ہے اور تب یہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ا ر۔ کائی۔ ٹس کی بیماری اکثر رفع ہو جاتی ہے مگر بعض دفعہ خصیہ لاغر ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح عورتوں میں اندام نہانی کے لب اور پستان اور او۔ وے۔ ری میں (خصیۃ الرحم) پے۔ را۔ ٹاڈ غدود کی بیماری انتقال کر جا سکتی ہے۔ بہت شاذ و نادر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ پے۔ رو۔ ٹائی۔ ٹس کے دور میں مجن۔ جائی۔ ٹس دماغ کے پردوں کا انفلامیشن) ہو گیا ہے۔

علاج۔ بیمار کو سرد ہوا میں نکلنے نہ دیں۔ ابتدا میں ایک جلاب دیں اور تب فیور پاؤڈر یا فیور۔ مکسچر۔ یا سے لائن۔ مکسچر کا استعمال کریں اور ورم پر تکمیدکر کے اسپر روئی گرم کر کے رکھیں اور اسکو تب ڈھاٹے کیطرح باندھ دیں۔ ضرورت ہو تو چند جونکیں لگادیں پیپ پڑ گئی ہو تو اسکو کھول دیں۔ بعد رفع ہونے انفلامیشن کے مقام پر سختی رہ جاوے تو ٹنکچر۔ اف آئیوڈین لگادیں۔ غدود کو چھوڑ کر بیماری کسی اور جگہہ انتقال کر جاوے تو پے۔ را۔ ٹاڈ غدود پر رائی کی پٹی یا بلسٹر لگا کر پھر انفلامیشن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آر۔ کائی۔ ٹس کا علاج حسب قاعدہ کریں۔

دوم سیم۔ ٹو۔ ماٹ۔ ٹک پے۔ رو۔ ٹائی۔ ٹس

اس بیماری کو انگریزی میں پے۔ را۔ ٹڈ۔ بیو۔ بو بھی کہتے ہیں۔

اسباب اس قسم کا پے۔ رو۔ ٹائی۔ ٹس یا تو کسی شدید بیماری کے دوران عارض ہو جاتا ہے یا اس مرض کے رفع ہو جانے کے بعد بطور نتیجہ کے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ٹائی۔ فس۔ فیور کے وبا میں یہ بیماری اکثر ہو جاتی ہے۔ لیکن چیچک اور رو۔ بیو۔ لا اور اسکار۔ لے۔ ٹے۔ نا اور ہیضہ او نیو۔ مو۔ نیا اور دیگر امراض کے اثنا میں بھی عارض ہو جاتی ہے کہ جبکہ بیمار بیان کمزور آدمی کو ہو جاتی ہیں۔ یا ردی حالتکو پہنچ جاتی ہیں۔

ماہیت تشریحی - سم - ٹو - ماٹک وراہی - ٹویو - بیے - تہک پیے - راٹے - ٹائیٹس مین یہ فرق ہے کہ سم - ٹو - ماٹک قسم کے مرض مین اکثر پیپ پڑجاتی ہے گو بعض دفعہ بلا پیپ پڑنے کے بہی یہ مرض رفع ہوجا سکتا ہے ✢ بعد اجتماع خون کے جب غدود پہول جاتا ہے تب اسکی مجریون مین ایک شے جمع ہوجاتی ہے اور وہ جلد پیپ بنجاتی ہے ✢ غدود کے درمیانی گوشے گلنے لگتے ہین تب اسمین یا تو الگ الگ کئی دُنبل پیدا ہوجاتے ہین یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ اُن گوشون کے درمیان کی ساخت گلکر کل کا ایک بڑا سا دُنبل بنجاتا ہے - غدود کے ارد گرد کے مقام مین بہی بیماری سرایت کرجاتی ہے چنانچہ سے - لیو - لر ٹلے - ٹشیو اور مسلس اور ہڈی کا غلاف پے ری اس - ٹے - ام اور خود ہڈی بہی اِس مرض مین مبتلا ہوجا سکتی ہے علاوہ اِنکے اِس مرض کا انفلامیشن دماغ کے پردون یا خود دماغ مین اور کان مین بہی سرایت کرجاتا ہے گاہے گاہے غدود مُردار بہی پڑجاتا ہے ✢

علامات - ابتداء مرض مین اکثر علامات ظاہر نہین ہوتین بلکہ انفلامیشن پوشیدہ طور پر بڑہتا جاتا ہے - مگر جب غدود مین پیپ پڑجاتی ہے تب اوپر کی جلد سرخ ہوجاتی اور اُسپر اونچے اونچے دُنبل کے منہ نمودار ہوجاتے ہین جنکو دبانے سے پیپ کی موجودگی ثابت ہوسکتی ہے ✢ شگاف دیکر پیپ خارج نکیجاوے تو کان کے راستہ یا نفیرنگس مین یا مُنہ کے اندر پہوٹ جاتی ہے یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ گردن کے نیچے بلکہ سینے کے اندر بہی دنبل کی پیپ پہوٹ جاسکتی ہے - علامات عامہ اکثر اسمین ردی قسم کی ظاہر ہوتی ہین ✢

علاج خارجی - باربار پول - ٹس لگادین یا فو - من - ٹے - شن کرین اور پیپ کے پڑتے ہی فوراً شگاف دیکر خارج کردین ✢

علاج داخلی - مقویات اور مفرحات سے کرنا چاہیے ✢

مقالہ دوم

تھائی۔رایڈ غدودون کی بیماریان

تھائی۔رایڈ غدود مین دو قسم کی بیماریان ہو سکتی ہین چنانچہ

اول برانکوسیل

انگریزی مین اس بیماری کو گاے۔ٹر اور ہندی مین گھینگا اور پنجابی مین گلھڑ بولتے ہین

علامات۔ تھائی۔رایڈ گلٹی یا تو ساری یا صرف اُسکا ایک گوشہ سوج جاتا ہے مگر پہلے سخت اور لچکدار ہوتی ہے بعد کچھہ عرصہ کے ملائم ہوجاتی ہے اور پہلے تو آہستہ آہستہ اور بعد کچھہ عرصہ کے چارونطرف سے جلد بڑہنے لگتی ہے اور جب بہت بڑہ جاتی ہے تب ٹرےکیا اور گلہ کی رگون کے دب جانے سے بیمار کو تکلیف ہوتی ہے

علامات تشریحی بعد وفات۔ گلٹی بڑہ جاتی ہے اور اُسکے کیسے بھی بہت پہیل جاتے ہین۔ ان کیسون کو تراشئے تو اُن کے اندر مختلف قسم کی رطوبتین پائی جاتی ہین

اسباب۔ پیری۔ڈ سیوزنگ۔ عورت کا ہونا۔ جوانی۔ اور یہ مرض موروثی بھی ہے

اکسائیٹنگ کاز۔ معلوم نہین۔ کہتے ہین کہ جس جگہہ کے پینے کے پانی مین چونہ اور مگنے۔شیا کے نمک بکثرت ہوتے ہین اُس پانی کے پینے سے وہان کے لوگ اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ بعض متعلقات مین یہ مرض ان۔ڈمی۔ناک ہے جیسے پہاڑی

ملکون مین ٭

علاج - گلٹی پر مرہم آیو ۔ڈین یا رڈیہ - آیوڈائیڈ اف مر ۔کیوری لگادین اور بیمار کو تبدیل آب و ہوا کرا دین ٭

ووم اکس۔ اف تہل۔ مک گائیٹر

اِس مرض کو گریوبش ڈیزیز یا بریٹش ۔ڈوز ڈیزیز بہی کہتے ہین ٭

تعریف - دل دہڑکنے لگتا ہے ۔گلو اور سر کی رگین تڑپنے لگتی ہین تہائی ۔رائیڈ غدود بڑہ جاتا ہے اور اسمین بہی تڑپ پائی جاتی ہے - آنکہون کے ڈہیلے باہر کیطرف اُبہر آتے ہین جسکو اصطلاح مین اکس ۔ اف ۔ تہال ۔مس کہتے ہین - یہ بیماری جوان عورتون مین جنکی عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک کی ہوتی ہے اکثر پائی جاتی ہے اور اکثر یہ ہمیشہ نہین اُن عورتون کو انے ۔میا ہوتا ہے یا اُنکے خون مین کسی نہ کسی طرح کی بیقاعدگی پائی جاتی ہے اور انکا مزاج نر ۔وس ہوتا ہے ٭

ماہیت - اِس بیماری کی یہ ہے کہ تہائی ۔رائیڈ غدود اور سر اور گلو کی رگون پر جو وا ۔سو ۔ مو ۔ٹر اعصاب ہوتے ہین وہ مفلوج ہو جاتے ہین اور دل کے اعصاب کو نہایت تحریک ہوتی ہے ۔تہائی ۔ رائیڈ غدود کی ساخت مین کچہہ تو سیرم جمع ہو جاتا ہے اور کچہہ عرصہ بعد خود وہ غدود موٹا ہو جاتا ہے جس سبب سے اُسکی رگین پہیل جاتی ہین اور وہ غدود موٹا ہو جاتا ہے ۔اِس بیماری مین آنکہون کے ڈہیلے اِس سبب سے باہر کیطرف اُبہر آتے ہین کہ اُنکی رگون مین خون زیادہ آتا ہے تب وہ پہیلجاتی ہین اور ڈہیلونمین کسیقدر اڑی ۔ ماہی ہو جاتا ہے یہی سبب ہے کہ جو پردہ اس ۔فے ۔نو ۔ پگزی ۔لری ۔ فے ۔شر پر لگا ہوتا ہے اُسکے گوشت کے ریشے سکڑ جاتے ہین اور آنکہون کے ڈہیلے باہر کیطرف اُبہر آتے ہین ٭

علامات - یہ قاعدہ ہے کہ اس بیماری کے مریض انے-میا اور کلو-روسیس
کے مرضون مین مبتلا رہتے ہین اس مرض کی خاص علامتون کے شروع ہونے سے
پہلے دلپست ہمت ہوتے ہین اور مزاج انکا چڑچڑا ہوتا ہے اور یہ کہ پل-پیے-ٹے-شن
بتدریج اور خاص علامتون کے شروع ہونے سے بہت پہلے ہونے لگتا ہے - بڑھا ہوا
تہائی-رائیڈ غدود دبانے سے ہاتھون کو ملائم اور لچکدار محسوس ہوتا ہے اور رگین اسکی
ایسی تڑپتی ہین کہ کان لگا کر سننے سے خون کے حرکت کرنے کی مرمر کی آواز سنائی دیتی
ہے - آنکھون کے ڈھیلے بقدر ابھر آتے ہین کہ پپوٹون مین سما نہین سکتے - دل بے تحاشا
اور بے قاعدہ حرکت کرتا ہے - دونو کے - راٹِڈ شرائین مین بھی بے تحاشا تڑپ پائی
جاتی ہے - دماغ کی رگین خون سے پر ہوتین اور تڑپنے لگتی ہین - اور سر گھومتا ہے اور
درد کرنے لگتا ہے - اس بیماری کے مریض اکثر کمزور ہوتے ہین - انکو بہت پسینہ آتا ہے
اور انکے جسم کی حرارت اکثر تیز ہوتی ہے اور بدہضمی رہتی ہے - غدود کے بڑھ جانے
سے دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے - آواز بھاری ہوجاتی ہے یا بالکل بیٹھ جاتی ہے

علاج - اس بیماری کا علاج مقویات سے کرنا چاہیے مثلاً فولاد اور کونین وغیرہ
اور غذا بھی مقوی ہونی چاہیے - دل کی بے چینی رفع کرنے کے لئے ڈجی-ٹے-لِس
مفید ہے اور ٹنکچر اف اس-ٹر-فن-تھس آٹھ سے دس قطرے دنمین تین مرتبہ
بعد غذا کے بھی مفید ہے - ضرورت ہو تو نبض کی سرعت کم کرنے کے لئے پندرہ سے
۲۰ قطرے تک بھی دے سکتے ہین - بعض صورتون مین بلا-ڈونا ہمراہ فولاد کے مفید
پڑتا ہے اور بعض طبیب ار-گٹ کی بہت تعریف کرتے ہین + احتیاط لینی چاہیے
تاکہ آنکھون کو صدمہ نہ پہونچے - پس آنکھون پر ہمیشہ پردہ رکھا کرین اور ضرورت ہو
تو ان پر بنڈیج باندھ دین ۔

مقالہ سوم

امراضِ معدہ

اوّل کنجشچن آف دی سٹمک

علامات۔ معدہ کے میوکس ممبرین میں خون جمع ہوجاتا ہے اور اسکی گلٹیاں بھی خون سے پُر ہوجاتی ہیں جس سبب سے گیاس ٹرک جوس آہستہ آہستہ اور کم پیدا ہوتا ہے۔ بھوک مرجاتی ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے۔ زبان خشک اور تشنگی معلوم ہوتی ہے۔ تھوڑا بہت قبض رہتا ہے آخر کار معدہ کی باریک رگوں سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔ معدہ کی رطوبت سے ملکر سیاہ رنگ کا ڈلا بنجاتا ہے جب قے کے ذریعہ نکلجاتا ہے تب اُسکو ہے۔ ما۔ ٹے ہے میسس کی بیماری کہتے ہیں یا امعاسے گزرتے وقت متغیر ہوکر اجابت کے راہ نکلجاتا ہے تب اس بیماری کو میے۔ لے۔ نا کہتے ہیں اس مرض میں خم معدہ کے اوپر بے چینی اور درد اکثر معلوم ہوتا ہے

اسباب جب سینہ اور شکم کے اعضا میں دوران خون کی رُکاوٹ ہوتی ہے جیسے سی۔ روسِسِس آف۔ دی لے۔ وراور ام۔ نا ئی۔ سی۔ ما اور مائی۔ ٹرل والو کی بیماری میں ہوا کرتا ہے تب معدہ کے اندر کنجشچن یعنی اجتماع خون ہوجاتا ہے اور بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ حیض کے بدلے ماہ بماہ معدہ سے خون آتا ہے۔

علاج۔ علاج اس بیماری کا سبب پر موقوف ہے مثلاً پورٹل سرکیولیشن میں رُکاوٹ ہو تو نمکین جلاب میں جیسے سنا اور نمک یا سڈلٹز پاؤڈر اور مدرات کا استعمال کریں جیسے اسے ٹیٹ اور نایٹریٹ اف پوٹاش گرم چیزوں کے کھانے

پینے سے پرہیز کرا دین + معدہ کے مقام پر درد ہو تو رائی کی پٹی چسپان کرین اور معقد کے مقام پر چند جونکین لگا دین لیکن ہی۔ رو۔ یسبش آف ۔ دی لے۔ ور ہو تو جونکین نہ لگا دین اس سے اندیشہ خون کے بکثرت جاری ہونے کا ہے +

دوم ہے ۔ ما ۔ ٹے ۔ مے یسس

تعریف - جب معدہ سے خون قے کے ساتھہ آتا ہے تب اس مرض کو ہے - ما - ٹے - مے سیس کہتے ہین - چنانچہ جو خون قے کے ہمراہ آتا ہے وہ جھاگ دار نہین ہوتا - مگر بعض بعض اُسمین غذا ملی ہوئی ہوتی ہے اور گیاس - ٹرک - جوس کے ہائیڈرو - کلورک ایسڈ کے ملنے کے سبب سے رنگ اسکا سیاہی مائل ہو جاتا ہے +

تشخیص - اس بیماری کو ہے - ماپ - ٹے یسس سے فرق کرنا چاہیے چنانچہ ہے - ماپ - ٹے یسس مین خون کی کُلیّان آتی ہین وہ خون سرخ رنگ کا اور جھاگدار ہوتا ہے اور اکثر بلغم کے ساتھہ ملا ہوا ہوتا ہے مگر ہے - ما - ٹے - مے یسس کا خون سیاہی مائل اور جھاگ دار نہین ہوتا اور اسمین اکثر غذا ملی ہوئی ہوتی ہے + خون کے آنے سے پہلے ہے - ماپ - ٹے یسس مین کھانسی ہوا کرتی ہے - دم لینے مین تکلیف اور دل دھڑکتا ہے - حلق مین سُرسراہٹ اور سینہ کے اندر ایک عجیب کیفیت پائی جاتی ہے - برخلاف اسکے ہے - ما - ٹے - مے یسس مین معدہ کے مقام پر بے چینی ہوتی ہے +

ان دونو بیماریون مین جو فرق ہے نقشہ ذیل سے خوب واضح ہوتا ہے -

ہے - ماپ - ٹے یسس	ہے - ما - ٹے - مے یسس
۱ - دم کی تکلیف سینہ مین درد یا گرمی	۱ - غثیان - معدہ کے مقام پر بے چینی

۲- کھانسی کے ساتھہ خون کی گلیان آتی ہین -	۲- بہت بہت خون قے کے ساتھہ آتا ہے -
۳- خون جھاگ دار ہوتا ہے -	۳- خون جھاگ دار نہین ہوتا -
۴- خون خوب سرخ رنگ کا ہوتا ہے -	۴- خون سیاہی مائل ہوتا ہے -
۵- خون مین بلغم ملا ہوا ہوتا ہے -	۵- خون مین غذا ملی ہوئی ہوتی ہے -
۶- پاخانہ کے راہ خون نہین آتا بشرطیکہ بیمار نگل نہ جائے -	۶- پاخانہ کے راہ اکثر خون آتا ہے -
۷- برانکیل یا شش کی بیماری کی علامتین پائی جاتی ہین -	۷- معدہ کی بیماری کی علامتین پائی جاتی ہین -

اسباب - بعض دفعہ کوئی بھی سبب دریافت نہین ہو سکتا - بعض دفعہ خون حیض یا کسی اور قسم کے جریان خون کے بدلے بیمار خون کی قے کرتا ہے ٭ بعض دفعہ جب خون مین کسی قسم کی خرابی پڑ جاتی ہے تب خون کی قے ہوا کرتی ہے جیسے اِسن - کرومی کی بیماری مین ٭ کبھی معدہ مین کسی اینیو - ریزم کے پھٹ جانے سے کبھی حمل - کبھی جگر یا کسی اور عضو کی بیماری کے سبب جب دوران خون مین رکاوٹ ہوتی ہے تب بھی مریض خون کی قے کرتا ہے ٭ مگر یہ بیماری معدہ کے کنجیشچن یا معدہ مین کنسر یا زخم کے ہونے سے اکثر پیدا ہوتی ہے ٭

علامات - بہ نسبت مردون کے یہ بیماری عورتون ہی کو اکثر ہوجایا کرتی ہے اکثر اسمین ایسا ہوتا ہے کہ خون کی قے آنے سے پہلے فم معدہ یا پسلیون کے نیچے بے چینی اور بوجھ اور دھیما دھیما درد معلوم ہوتا ہے - مریض گھبرا جاتا ہے اور ایسا معلوم کرتا ہے کہ غش کھا کر گر جائیگا - اکثر جی متلاتا سر گھومتا اور نبض آہستہ اور کمزور ہوجاتی ہے اور خون کے آتے ہی بیمار خوف کھا کر نڈھال ہوجاتا ہے

اِس بیماری مین تہوڑا سا خون رودہ مین بہی اُترجاتا ہے اور پاخانہ کے راہ خارج ہوتا ہے۔ پاخانہ کے ساتہہ خون چاہے معدہ کا چاہے رودہ کا آوے اُس بیماری کو مے۔ لے۔ نا کہینگے ٭

علاج۔ چند گہنٹہ تک کہانے کو کچہہ نہ دین تب دودہ ساگودانہ یا آش جو پلادین۔ آب سرد پینے یا برف کے ٹکڑے چوسنے دین۔ دوا کے طور پر اس نسخہ کا استعمال کرین۔

نسخہ۔ گیالاک اِسڈ ۱۵ سے ۲۵ گرین ٭ ٹنکچر آف سے۔ نی مِن ۲ ڈرام ٭ ارو۔ ماٹک سلفیورک اِسڈ ۱۵ سے ۲۰ بوند ٭ ڈسٹلڈ واٹر ۲ آونس ٭ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گہنٹہ بعد پلادین ٭ یہ نسخہ بہی مفید ہے

نسخہ۔ آئیل آف ٹرپن ٹائین ۱۰ بوند ٭ لاڈنم ۱۰ بوند ٭ میو۔ سلج ۲ ڈرام ٭ پانی ایک آونس ٭ سبکو ملاکر دو دو تین گہنٹہ بعد پلادین ٭

شُگر آف لڈ اور افیون کی گولیان بہی مفید ہین۔ بعض نسخہ زیادہ مقدار مین ایک دو خوراک ٹنکچر اف اسٹیل کے پینے سے بہی فائدہ ہوتا ہے۔ فم معدہ پر برف لگانا بہی فائدہ کرتا ہے ٭

جب یہ مرض پُرانا ہو جاتا ہے یا تے کے ساتہہ تہوڑا تہوڑا خون آتا رہتا ہے تب یہ نسخہ مفید پڑتا ہے۔

نسخہ۔ ارو۔ماٹک سلفیورک اِسڈ ۲ ڈرام ٭ کمپاونڈ ٹنکچر آف سنکونا ۲ ڈرام ٭ انفیوژن اف سنکونا ۸ آونس ٭ سبکو ملاکر چہٹا حصہ دو یا تین دفعہ دنکو پلادین۔ اور اکثر کونین اور فولاد بہی مفید پڑتا ہے ٭

سوم گس۔ٹرائی ٹِس

یعنی

معدہ کا انفلامیشن

یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ گس۔ٹرائی ٹِس ٭ دوم سب اکیوٹ گس۔ٹرائی۔ٹس ٭ اور تیسری کرانک گس۔ٹرائی۔ٹِس ٭

اوّل اکیوٹ گس۔ٹرائی۔ٹِس

اِس مرض کو اکیوٹ گسٹرک کٹار بھی کہتے ہین۔

اسباب۔ پری۔ڈس پو۔زنگ کاز بچے اور بوڑھے اور کمزور آدمی اور وہ جنکے ہاضمہ مین خلل رہتا ہے جب کہانے پینے مین بے اعتدالی کرتے ہین تب بہ نسبت اَورون کے اکثر اِس بیماری مین مبتلا ہوجاتے ہین ٭

اکسائیٹنگ کاز۔ جب کوئی تیز چیز کہانے پینے مین آتی ہے جیسے نہایت گرم یا نہایت سرد چیزین۔ زیادہ مصالح اور شراب یا زہر کے قسم کی چیزین جیسے ٹار۔ٹار ڈنے ٹک اور سنکہیا ٭ بدن کے گرم ہونے کی حالت مین سرد پانی پیا جاتا ہے تب بہی یہ بیماری ہوجاسکتی ہے ٭

علامات۔ آدمی جب کوئی تیز زہر کہا جاتا ہے تب فم معدہ کے مقام پہ چبہن کے ساتھہ درد ہوتا ہے جسکہ دبانے سے شدت ہوتی ہے۔ یہ درد اِدہر اُدہر جگہ جاکر پشت کیطرف پہیل جاتا ہے۔ برابر جی متلاتا رہتا اور ابکائیان آتی رہتی ہین۔ نبض تیز ہوجاتی ہے اور دم لینے مین تہوڑی بہت تکلیف ہوتی ہے

تشنگی بشدت ہوتی ہے سرد پانی کو طبیعت نہایت چاہتی ہے مگر پیتے ہی قے ہو جایا کرتی ہے - اب مریض نڈھال ہونے لگتا ہے غشی طاری ہوتی ہے - نبض نہایت سریع ہو جاتی ہے - چہرہ پیلا اور سرد اطراف سرد ہو جاتے ہیں - اور چہرہ نہایت فکرمند - انفلامیشن بدستور جاری رہتا ہے - زبان سُرخ اور چکنی ہو جاتی ہے - قبض رہتا ہے - پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا آتا ہے - کمال بے چینی اور ہچکیاں شروع ہو جاتی ہیں اور نہایت ضعف کی حالت میں بیمار تلف ہو جاتا ہے -

صورت حال تشریحی بعد وفات - معدہ کے اندر کا پردہ بہت ہی زیادہ سُرخ پایا جاتا ہے اور چھل بھی جاتا ہے اور جا بجا سے ملایم پڑ گئے ہوتے ہیں -

علاج - معدہ میں کوئی شے تیز موجود ہو تو فوراً قے کرا دیں ابتدا میں جلاب سے فائدہ ہوتا ہے مگر بار بار جلاب کا دینا بڑا نقصان ہے بلکہ حقنہ کریں - شکم معدہ پر جونکیں لگاویں اور ناشاستہ دوا کا استعمال کریں جیسے سوڈا یا پوٹاش بائیکاربونیٹ - ایفروسنٹ ڈرافٹ کے پلاویں نیز تھوڑی برف کھلاویں - افیون کا استعمال کریں - بعض دفعہ معدہ پر برف کے لگانے سے اور کبھی تکمید کے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے - غذا کے طور پر دودھ یا آش جو پلاویں ورنہ پچکاری کے ذریعہ غذا پہنچاویں - زہر کے خارج کرنے کے لئے اسٹمک پمپ کا استعمال ہرگز نہ کریں * جب مریض صحت پاوے تب غذا کی بڑی احتیاط کریں عرصہ تک ساگودانہ یا اراروٹ پلاویں - کوئی غذا ثقیل نہ دیں -

دوم سب اکیوٹ گیس ٹرائی ٹس

بہ نسبت قسم اول کے معدہ میں اس قسم کا انفلامیشن اکثر ہو جایا کرتا ہے مگر اسکی علامتیں بہ نسبت اکیوٹ انفلامیشن کے کم تر شدید ہوتی ہیں لیکن اس میں یہ خرابی پیدا ہو سکتی ہے کہ جب اس قسم کا مرض عرصہ دراز تک قائم رہتا ہے تب معدہ کی دیواریں موٹی ہو کر سخت ہو جاتی ہیں

او ز پائی۔ لو۔ رتس تنگ ہو جاتا ہے۔ بلکہ معدہ مین زخم بہی پیدا ہو سکتے ہین۔

اسباب۔ بڑا بہاری سبب اس بیماری کے پیدا کرنے کا شراب ہے شراب کے پینے سے معدہ کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ اور ثقیل غذا کے کہانے سے بہی یہ بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ فاقہ کشی۔ بعد ریاضت کے سرد پانی کا پینا اور انفلامیشن اور بخار کی بیماریون مین بہی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ جیسے اسکار۔ لے ٹے۔ نا ہیضہ ہو۔ ینگ۔ کاف اری۔ سی۔ پے۔ لس۔ ڈف۔ تہے۔ ریا پائی۔ ای۔ میا چیچک اور۔ رو۔ پیو۔ لا۔ اور بلو۔ فیور اور ریو۔ مو۔ نیا۔ اور رو۔ ما۔ ٹیزم ❖

تہوڑی تہوڑی مقدار مین سنکہیا کا کہانا۔ بعض دفعہ گاؤٹ کی بیماری کا زہر بھی اس مرضکو پیدا کرتا ہی۔

علامات۔ جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تب تہوڑی بہت بدہضمی کی علامتین پائی جاتی ہین جیسے زبان میلی۔ فم معدہ پر تہوڑی بہت بے چینی۔ قبض۔ فقدان اشتہا دوران سر اور رنگ۔ ریح نکلنے ایک قسم کا درد سر جسمین قے ہوا کرتی ہے۔ ایک ہلکا جلاب اور بعد ازان غذا تہوڑی اور لطیف۔ ان علامتون کے دفع کرنے کے لئے کافی ہوتی ہی۔

جب مرض کسیقدر زیادہ شدید ہوتا ہے تب فم معدہ پر زیادہ تر بے چینی اور تکلیف معلوم ہوتی ہے اور معدہ مین درد بہی ہوتا ہے۔ پیشانی پر درد ہوتا رہتا ہے اور مریض پست ہمت ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ دل دہڑکتا اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ جی ہمیشہ متلاتا رہتا اور منہہ بہر بہر کے پانی آتا رہتا ہے۔ غذا اکثر قے ہو جایا کرتی ہے اور ساتہہ اُس کے بہت سا ترش پانی بہی خارج ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ پیچش کے ساتہہ دست آتے رہتے ہین لیکن اکثر قبض رہا کرتا ہے۔ زبان میلی اور بیمار گندہ دہن ہو جاتا ہے۔ تشنگی کی شدت ہوتی ہے مگر غذا کی طرف سے طبعیت نفرت کرجاتی ہے ❖

علاج - ثقیل غذاسے بالکل پرہیز کرا دین - تہی چیزین پینے کو دین ملین جلاب سے دفع قبض کرین - قے کے روکنے کے لئے ایفو - وی - سنگ ڈورافٹ ہمراہ ٹوامی - بیوٹ - ہائیڈروسیانک اسڈ کے دین برف کا پانی پلا دین - معدہ کے مقام پر رائی کی پٹی یا ٹکیسا کرین اور شاذ و نادر جونکون کی بہی ضرورت پڑسکتی ہے - جب شدید علامتین رفع ہوجا دین تب بستمبہ ہمراہ مقویات کے استعمال کرین -

سوم کرانک گس ٹرائی ٹس

اسباب - وہی نامعقول شراب خانہ خراب - اس قسم کی بیماری کو بہی پیدا کرتی ہے اور خراب یا ثقیل غذا کا برابر استعمال کرنا - دل شش اور جگر کی ساخت کی بیماریان جنسے دوران خون مین رکاوٹ ہوکر معدہ مین کرانک انفلامیشن پیدا کرسکتے ہین اور یہ مرض برائکائی - ٹس - تہائی سس اور شش کے ام - فائی - سی - ماکے ساتہہ بہی پیدا ہوسکتا ہے -

علامات - بعد غذا کے تکلیف اور بے چینی یا خلو معدہ مین کوڑی کے نیچے درد معلوم ہوتا ہے - دل ڈوبا جاتا ہے - بہوک کا زیادہ لگنا مگر غذا سامنے آتی ہی نفرت کا ہوجانا تشنگی بشدت ہوتی ہے - منہہ سے بدبو آتی ہے - مسوڑہے نرم اور سرخ رہتے ہین - زبان میلی اور سرخ - پیٹ پہولا رہتا ڈکار ترش آتے ہین - کلیجہ جلتا ہے - قے کے ساتہہ کثرت سے پانی خارج ہوتا ہے دپائی - روسس) قبض رہتا - کمزوری ہوتی ہے - دست وپا سرد رہتے ہین - سر مین درد رہتا - بیمار پست ہمت ہوجاتا نیند آتی ہی اور دل دہڑکتا ہے - بیمار لاغر اور پیلا پڑجاتا ہے -

علاج - ایسی دوا دین جس سے معدہ کے میو - کس پردہ سے زیادہ رطوبت کا خارج ہوجانا بند ہوجاوے جیسے سل - فائیڈ - اف - سوڈا حسب نسخہ ذیل -

نسخہ۔ سلفائیڈ اف سوڈا ۱۰ و ۳ سے ۲۰ گرین + الیفونرن اف کوشیا ڈیڑھ آونس دونو کو ملا کر تین دفعہ پلا دین۔ یا بسمتہ کا استعمال کرین +

نسخہ سب نائیٹریٹ اف بسمتہ ۵ اگرین + ہائی۔کار۔بونیٹ اف سوڈا ۱۲ گرین کنیا ونڈ پاوڈر اف ٹراگا۔کانتھہ ۲۰ گرین + سبکو ملا کر ایک پڑیہ بنا وین اور دن مین تین یا چار دفعہ کہلا وین یا **نسخہ**۔ کار۔بونٹ اف بسمتہ ۱۰ گرین + کنیا ونڈ پاوڈر اف کاتی۔نو ۳۰ گرین + ایک پڑیہ بنا کر چار چار گہنٹہ بعد کہلاوین +

اکسائیڈ یا نائیٹریٹ اف سلور بہی اس بیماری کو فائدہ کرتا ہے۔چنانچہ۔

نسخہ۔ اکسائیڈ اف سلور ایک یا دو گرین + ارو۔ماٹ پاوڈر ۳ گرین + اکسٹراکٹ اف ہمپ ۱/۴ گرین + سبکو ملا کر ایک گولی بنا وین اور دنمین تین دفعہ کہلائین

نسخہ۔ نائیٹریٹ اف سلور ایک گرین + اکسٹرکٹ اف ہایوسی مس ۳ گرین + دونو کو ملا کر ایک گولی بنا وین اور دن مین تین دفعہ کہلا وین +

اگ۔زالٹ اف سی۔رہی۔ام بہی اس بیماری کو مفید ہے۔ چنانچہ۔

نسخہ۔ اگ۔زالٹ اف سی۔رہی۔ام ۳ گرین + اکسٹراکٹ اف ہایوسی مس ۳۔گرین + دونو کو ملا کر ایک گولی بنا وین اور دنمین تین دفعہ کہلا وین +

کاتی۔نو اور لاگ۔ووڈ سے بہی اس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے۔چنانچہ۔

نسخہ۔ ٹنکچر آف کاتی۔نو ۱ ڈرام + ڈی۔کاک۔شن اف لاگ ووڈ ۸ آونس دونو کو ملا کر چہٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلاوین نولا دار پہٹکری کا یہ نسخہ بہی مفید ہے

نسخہ۔ پہٹکری ۹۰ گرین + سلفٹ اف ایرن ۳۰ گرین + کونین ۱/۲ ۱۔گرین + ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام + پانی ۸ آونس + سبکو ملا کر آٹہواں حصہ دنمین تین دفعہ بعد غذا کے پلاوین + قبض ہو تو کنیا ونڈ روو۔برب۔پل کا استعمال کرین۔ مگر دوا تجویز کرنے سے پہلے غذا کا پکا بندوبست کرنا چاہیئے مثلاً چونہ کے

پانی کے ہمراہ دودھ پلاوین اور پتلی غذا جیسے شوربہ ساگودانہ وغیرہ پلاوین ثقیل چیزون سے احتراز کرین اور بھولے سے بہی شراب کا نام نہ لین ؛

ڈس پیپ سشیا

اگرچہ اردو مین ڈس پیپ سشیا کو بدہضمی کہتے ہین مگر بدہضمی کا لفظ ڈس پیپ شیا کی کل علامتون پر حاوی نہین ہوسکتا کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی کسی سے بدہضمی کی شکایت کرتا ہے تب وہ اس مرضکو ایک ادنی بیماری سمجھکر عرق سونف یا عرق پودینہ یا تھوڑا سا کالا نمک کہانا بتا دیتا ہے گویا کہ اسکے نزدیک بدہضمی کی کچھہ حقیقت ہی نہین ہے۔ مگر طبیب کے نزدیک ڈس پیپ سشیا کل بیماریون کی ماں گنی جاتی ہے کیونکہ یہ بات ہر کوئی سمجھہ سکتا ہے کہ جب کسی گھرانہ کے باورچی خانہ مین کہانا کچا یا خراب پکتا ہے اور اس کہانے کو کنبہ کے لوگ کہاتے ہین تو سب کے سب بیمار ہوجاتے ہین اسیطور پر معدہ جسم انسان کے گھرانہ کا باورچی خانہ ہے۔ جب معدہ بگڑ جاتا ہے تب اسمین غذا اچھے طور پر ہضم نہین ہوتی اسواسطے اس غذا کی پرورشی اجزا جسم کے کنبہ کے لوگون کو یعنے مختلف اعضا سے (جیسے دماغ شش دل جگر گردے وغیرہ وغیرہ) کی پرورش کے لئے کافی نہین ہوتی ہین۔ اس وجہ سے ان اعضا کے افعال مین خرابی پیدا ہوجاتی ہے یعنے دماغ جو کل اعضا پر حکمران ہے ضعیف ہوجاتا ہے۔ پہیپہڑے سست ہوجاتے ہین۔ جگر ماندہ پڑجاتا ہے۔ گردے جنکو خدا تعالے نے انسان کے بدن کی صفائی کے لئے داروغہ مقرر فرمایا ہے وہ غریب بھی ہار کر بیٹھہ رہتے ہین قصہ کوتاہ ہاتھہ پاؤن آنکھہ ناک کان وغیرہ جتنے اعضا ہین غذا کے اچھے طور پر ہضم نہونے کے سبب سے سبھی ماندے پڑجاتے ہین تم نے لقمان حکیم کی کہانی تو سنی ہوگی کہ انہون نے معدہ کی تمثیل وبگڑی ہوئی رعایا کو اپنے بادشاہ کا

مطلع کیونکر کر دیا تہا۔ خلاصہ اس قصہ کا یہ ہے کہ یونان کے کسی شہر مین کوئی بادشاہ تہا
اور حضرت لقمان مشیر سلطنت ہتے۔ خدا کا کرنا بادشاہ کی کل رعایا باغی ہوگئی اسبات پر کہ
ہم تو محنت کرتے ہین اور بادشاہ ہماری کمائی پر چین اڑاتا ہے ہم کس لئے اپنی جان ہلاک
کرین۔ غرض رعایا اسبات پر منحرف ہوگئی اور بادشاہ سے بگڑ کر شہر چہوڑ
دیا اور سب کے سب کسی پہاڑی پر جا بیٹھے۔ بادشاہ کو نہایت تردد ہوا جانتے تھے
کہ رعایا لقمان کو اپنا بزرگ سمجہتی ہتی۔ بادشاہ نے بلوا کر کہا کہ حضرت یہ وقت
آپ کی مدد کر نیکا ہے۔ تشریف لیجائیے اور رعایا کو سمجہائیے۔ حکیم صاحب بموجب فرمان
کے پہاڑی پر گئے رعایا تعظیماً سروقد ہوکر آداب بجا لائی۔ حکیم صاحب نے فرمایا
یارو تم نے یہ کیا بکہیڑا مچا رکہا ہے۔ کیون نہین اپنے گہرون کو لوٹ جاتے اور
اپنے بادشاہ کی تابعداری کرتے۔ اُنہون نے اپنا عذر بیان کیا۔ حکیم صاحب نے
یہ کہانی کہہ سنائی کہ اے لوگو سنو۔ اگلے زمانہ مین ایک مرتبہ ایسا ہوا تہا کہ آنکہہ
کان ہاتہہ پاؤن اور کل اعضا جسم کے معدہ سے اسبات پر خفا ہوگئے تھے۔ کہ ہم
تو محنت کرتے ہین۔ اور معدہ بیٹہا حرام کا کہاتا ہے۔ نہ ہم کام کرین گے۔ نہ اُسے بٹہا کر
کہلائینگے آپ ہی بہوکا مر جائیگا۔ غرض ہاتہون نے کام کرنا چہوڑ دیا۔ پاؤن چلنا پہرنا ترک
کرکے چپ چاپ بیٹہے رہے۔ معدہ بیچارہ پڑا پڑا دیکہتا تہا اور اُن کی بیوقوفی پر تاسف
کرتا تہا۔ ادہر جسم کے کل اعضا خوش ہوتے تہے اور تمسخر کے طور پر ہنس ہنس کے معدہ
سے پوچہتے تہے۔ کہ بتلاؤ بچا کیا حال ہے۔ معدہ غریب مسکراتا تہا اور کہتا تہا کہ خیر چندے اور
سہی دیکہہ لینگے ایک دن گزرا دو دن گزرے تین روز گزرے غرضیکہ اتنے مین ہاتہہ
کمزور ہوکر کانپنے لگے ٹانگین تہرتہرانے لگین۔ آنکہون کی بصارت کم ہونے لگی۔ کان
بہرے ہوگئے اور جسم کے دیگر اعضا کا بہی ابتر حال ہوگیا تب تو ایک
دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ آپس مین کہنے لگے یارو یہ کیا ہوگیا۔ پینے کے

دیئے بنگئے - تو بر عکس ہو گیا ہم نے تو معدہ کو سزا دی تھی آپ ہی مصیبت مین گرفتار
ہو گئے لاچار معدہ کے پاؤن پر سبھون نے اپنے اپنے سر رکھدیئے - اور عرض کی کہ
حضرت ہم بھول گئے قصور معاف فرمائیے تب معدہ نے پکار کر کہا سنو اے
بیٹو اگرچہ یہ سچ ہے کہ تم کما لاتے تھے اور مجھے کھلاتے تھے پر سارے کا سارا صرف
مین ہی تو نہین کہا جاتا تھا - تمہاری پرورش کے لیئے ہی غذا تیار کرتا تھا - لو چلو
مینے معاف کیا پھر ایسا نہ کرنا - سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے کام مین مشغول
ہو گئے معدہ بدستور آپ کہانے لگا اور انکو بھی کھلانے لگا - پھر تو سب اعضا اگلے
طور پر چالاک ہو گئے اور جسم کا کارخانہ بھی بدستور جاری ہو گیا منحرف رعایا سمجھ
گئی اور بادشاہ کی مطیع ہو گئی ۔

تم نے دیکھا کہ صرف ایک معدہ کے بگڑ جانے سے انسان کے سارے جسم مین کیونکر
خرابی برپا ہو جاتی ہے اور سعدی رحمۃ اللہ کا یہ شعر کہ - **شعر**

چو عضوے بدرد آورد روزگار　　　　دگر عضوہا را نماند قرار

اگرچہ دیگر اسقام جسمی پر بھی راست آتا ہے پر معدہ ہی کی بیماری پر زیادہ تر
اطلاق کرتا ہے ۔

اوپر کی تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ مین اس بیماری کی علامتون کو دو حصون مین
تقسیم کرنا چاہتا ہون ایک تو علامت خاصہ جو صرف معدہ اور دیگر آلات انہضام
مین پائی جاتی ہین اور دوسری علامات عامہ جو آلات انہضام کی خرابی کے سبب
سے جسم کے کل اعضا مین پیدا ہو جاتی ہین ۔ لیکن علامتون کے بیان کرنے
سے پہلے میرا جی یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ غذا کیونکر ہضم ہوتی ہے - گو حکیم مطلق نے
غذا کے ہضم کرنے کی خدمت جن جن اعضا کی سپرد کی ہے جبتک انکی تشریح عام
اور انکی ساخت کی باریک بینی تشریح سے واقفیت نہو گی تبتک اُن اعضا کے

معانی سمجھ مین نہین آئینگے پس پہلے اُن اعضا کی تشریح بیان کرونگا جنکا کام غذا
کے ہضم کرنے کا ہے مگر چونکہ یہ کتاب تشریح کی نہین ہے اور اسکے پڑھنیوالون کو
پہلے ہی سے تشریح سے واقفیت پیدا کرنی چاہئے اسواسطے اس موقع پر صرف
اسیقدر تشریح کا ذکر کرونگا جس سے انکا حافظہ گرد وغبار سے پاک ہو جائے اور اگلی پڑھی
ہوئی تشریح انکو یاد آجاے ٭

اب توجہ ہو - دہن سے لیکر مبرز تک ایک پیچدار نالی ہے - کہین سے پتلی کہین
سے پھیلی ہوئی - اسکے مختلف حصے ہین جن ساروں سے تم واقف ہوگے ورنہ اس
کتاب کو کیونکر سمجھ سکتے ہو علاوہ اس نالی کے جگر اور لبلبہ بھی ہضمہ کے فعل کو
مدد دیتا ہے - دہن کو جب ملاحظہ کروگے تو اسمین دانت دکھلائی دینگے اور ایک
لحمی عضو بھی نظر آویگا جسکو جیبھ کہتے ہین - دانتون کو بغور دیکھوگے تو انکی شکلین
طرح طرح کی نظر آوینگی یعنے کوئی تو چیرنے اور پھاڑنے کے ہونگے کوئی کترنے کے
اور کوئی پیسنے کے - زبان کو جب دیکھوگے تو اسپر بیشمار چھوٹی چھوٹی گلٹیان نظر
آوینگی جن سے رات دن تھوک پیدا ہوتا رہتا ہے - اب آگے بڑھوگے تو ایک
پتلی نالی دکھلائی دیگی ٭ اور ذرا ڈایا فرام (دیافراغما) پردہ کے نیچے اُتروگے تو وہ
پتلی نالی پھیلکر ایک تھیلی کے طور پر دکھلائی دیگی جسکو عربی مین معدہ کہتے ہین ٭ ذرا
ٹھہر جاؤ اور اس معدہ کی سیر اچھے طور پر کرلو دیکھو تو صانع مطلق نے اسکے اندر کیا
کیا عجائبات رکھے ہین لیکن تمہاری آنکھوں مین اسقدر نور کہان جو وہ عجائبات
دکھائی دین - یہان باریک بین کی مدد لوگے تو خدا کی قدرت کا تماشا دیکھوگے
یعنے ذرا سا ٹکڑہ معدہ کا کاٹ کر باریک بین سے دیکھوگے تو بیشمار گلٹیان نظر
آوینگی اور ان سے بجریان نکلکر معدہ کے اندر کے خلون مین انکے کہلے دہانے
دکھلائی دینگے ٭

چلو آگے بڑھو اور قدرت کا تماشا دیکھو - یہ پہلا حصہ رودہ کا ہے (طول مین بارہ
انگشت کا (اثنا عشرہ) ٹھیرو جلدی نہ کرو دیکھو اسمین ایک سوراخ ہے - بتاؤ اِس کا
تعلق کس سے ہے اِسمین جگر اور ریتہ کی مجری اور لبلبہ کی مجری ملکر کہلتی ہین - اب اَور بڑھو
اور کُل رودون کی سیر کرو - آنکھین کہولکر داہنے بائین خوب نظر دوڑاؤ واہ واہ کیا کارخانہ
قدرت کا نظر آتا ہے یہ دیکھو چھوٹے چھوٹے غدود اور اُنکے دہانے - یہ دیکھو سفید رنگ
کی باریک باریک رگین رودون کے اندر کیجانب کیسی جال کی طرح پہیلی ہوئی ہین گویا
کہ صانع قدرت نے اُن رودون کے اندر با-یَں-نیٹ کا فرش بچہا دیا ہے - بہلا بتا
تو بتاؤ یہ رگین کہان (ما-سا-یقہ) کو جاتی ہین کُل جمع ہوکر ایک ہتیلی مین کہلتی
ہین (اعنی یہ ما-سا-ریقہ یعنے رس-یپٹ-یکل-یکو-لم کائی لی) اب دیکہو ان
سے ایک اَور نالی شروع ہوتی ہے جو فقرات پشت کے ساتہون ساتہ جاکر بائین
طرف کی جو-گو-لر-وین اور سب-کلے-وی-اَن وین جہان پر ملتی ہین اُس
جگہہ کہلتی ہین (تہوراسک ڈکٹ) آگے اَور رودے ہین جنمین اَور بہی قسم کی عجائبات
ہین - اب باہر نکلو - دہن اور زبان مین جو غدود ہین اِن سے ایک لعاب پیدا ہوتا
رہتا ہے - اِس لعاب دہن مین کیمیاگرون کے بیان کے بموجب ایک جزو ہوتا ہے
جسکا نام اُنہون نے ٹائی-لین رکہا ہے خواص اِسکے یہ ہین کہ جب لقمہ مُنہ کے اندر
داخل ہوتا ہے تب دانت اُسکو کترتے اور چباتے ہین اور زبان غذا کے اُس لقمہ
کو مُنہ کے چارون طرف پہیرتی ہے اور لعاب دہن مین سانتی ہے جس سے اُس لعاب
کا ٹائی-لین اُس لقمہ کے اسٹارچ کے ساتہ ملکر اُسکو شکر بنا دیتی ہے - تم ہنستے کیون
ہو - یہ بات غلط ہے کہ غذا کا اسٹارچ تہوک کے ٹائی-لین کے ساتہ ملکر شکر مین بدل
نہین جاتا اگر غلط ہے تو یہ بتاؤ کہ جب تم گیہون کی سوکہی روٹی کہاتے ہو تب تہوڑے عرصہ
کے بعد تمہارا مُنہ میٹہا کیون ہوجاتا ہے - اُس آٹے مین چینی کہان سے آئی کہ جس نے

تمہارے منہ کو میٹھا کر دیا رہی تا ہے - لیکن اُس رودی ٹا کے اسٹارچ کے ساتھ
ملگیا اور اُسکو شکر بنا دیا تا کہ خون مین منجذب ہو سکے کیونکہ اسٹارچ خون مین
جذب نہین ہو سکتا ۔

معدہ مین جو غدد ہین اُنکی تشبیہ کس سے دون انکو عطار کی دوکان کے قرابے کہون
تو بجا ہے کیونکہ مثل قرابون کے اُنمین طرح طرح کے عرقیات ہوتے ہین - نمک کا تیزاب
سرکہ کا تیزاب وغیرہ علاوہ ایک اور شے بھی ہوتی ہے جسکو پپ -ٹون کہتے ہین
جب تم نے اثنا عشرہ کی سیر کی تھی تب اُسمین ایک سوراخ دیکھا تھا کہ جس مین مجری
صفرا اور مجری لبلبہ کھلتی ہین تا کہ صفرا اور لبلبہ کی رطوبت اثنا عشرہ مین آجاوے
اگر پوچھو ان دونو رطوبتون کا یہان کیا کام تھا تو سنو - صفرا جب کیموس مین ملجاتا
ہے (کیموس یعنے کائل اُسکو کہتے ہین کہ جب معدہ مین غذا کی ہیئت بدل جاتی ہے)
تب اُسکی ترشی کو رفع کر دیتا ہے - علاوہ اسکے صفرا سے عفونت رفع ہو جاتی
ہے اور رودون کو بھی تحریک ہوتی ہے جس سے قبض نہین ہونے پاتا اور لبلبہ کی
رطوبت کا یہ خاصہ ہے کہ جب کیموس کے ساتھ ملتی ہے تب اُسکے اجزاے دُہنیہ
کو (روغنیہ اجزو) پھاڑ کر ایسا زلال بنا دیتی ہے کہ اُسے لال کو یا سا - ریقہ کی گیز
آسانی سے جذب کر لیتی ہین اور اسٹارچ کا جزو بھی اس رطوبت سے شکر مین بدل
جاتا ہے ۔ بھلا رودون مین جو باریک باریک سفید رگین مثل جال کے پھیلی ہوئی
تم نے دیکھی تھین وہ کس مصرف کی تھین - دھیان رکھو یہ وہ رگین ہین جو غذا کی
اصل کو (کائل) کھینچکر اُس رگ مین پہونچاتی ہین جو سب - کلی - وی - ان وین اور
جو - گیو - لر وین کے آپسمین ملنے کے مقام پر کھلتی ہے تا کہ کائل خون وریدی مین
ملکر قلب کے دہنے خانون مین ہوتے ہوئے شش مین جا کر پورا قوام پا جاوے اور
جسم کی پرورش کے قابل بنجاوے - پس یاد رکھو جب لقمہ منہ کے اندر داخل ہوتا ہے

تب دانت اُسکو چباتے ہین اور زبان اُسکو دہن کے لعاب مین سانتی ہے وہان سے جب وہ نوالہ معدہ مین داخل ہوتا ہے تب معدہ کی رطوبت ہاضم (گسٹرک جوس) کے ساتہہ ملکر چرخ کہاتا ہے اب وہان سے کہسکتا ہوا جب اثنا عشرہ مین آتا ہے تب اُسکی وہ کیفیت ہوجاتی ہے جو ہم نے اوپر بتلائی ہے اب جون جون نیچے اُترتا آتا ہے رودون کے غدودون کی رطوبتون کے ساتہہ مل کر اُسکا پرورشی جز علیحدہ ہوجاتا ہے جسکو ما۔سا۔ریقہ جذب کرکے خون مین پہونچاتے جاتے ہین۔ جو ثفل چہٹ کر رہ جاتا ہے وہ براز کی شکل بنکر مبرز کے راہ شکم سے خارج ہوجاتا ہے۔ اب دیکہا تم نے ہاضمہ کا عمل کیونکر انجام پاتا ہے اسباب مین اگر زیادہ علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہکسلی صاحب کی فز۔یا۔لجی کا ترجمہ جو ہمنے کیا ہے پڑہو اب بدہضمی کی علامتون کا بیان سنو۔ پہلے۔

علامت خاصہ۔ معدہ جب بگڑ جاتا ہے تب اشتہا مین فرق پڑجاتا ہے یعنے کبہی تو بہوک زیادہ ہوجاتی ہے اور کبہی کم اور کبہی بالکل لگتی ہی نہین ٭

دوسری علامت قے اور غثیان کی ہے یعنے کہانا کہاتے ہی جی متلانے لگتا ہے اور گہنٹہ دو گہنٹہ بعد قے ہوجاتی ہے اور مریض سارا کہانا اُگل دیتا ہے ٭

آروغ اور نفخ۔ کسی وقت کی غذا اچہے طور پر ہضم نہین ہوتی ہے تب اُس سے ہوا پیدا ہوتی ہے۔ یا معدہ کے بگڑ جانے سے متعفن ہوجاتی ہے اس سبب سے بہی ہوا پیدا ہوتی ہے۔ غرض اسطور پر جب ہوا پیدا ہوگئی تب پیٹ پہول جاتا ہے (فـ - لے چو ۔ ای ۔ لنس) اور ڈکار (ای ۔ رک ۔ ٹے ۔ شن) آنے لگتے ہین معدہ مین جب ترشی زیادہ ہوتی ہے تب تو ڈکار ترش آتے ہین اور جب کہانا کثرت سے ہوتا ہے تب آروغ بہی جلکر آتے ہین ٭

وجع المعدہ یعنی معدہ کا درد۔ یہ درد کئی طور کا ہوتا ہے چنانچہ بعضے بعض

ہضم کے وقت معدہ مین صرف میٹھا میٹھا درد ہوتا رہتا ہے اور کلیجہ جلتا رہتا
ہے اسکو اصطلاح مین کار-ڈوی-ال-جیا کہتے ہین - بعضدفعہ ایسا ہی ہوتا ہے
کہ معدہ مین ایسی شدت کا درد ہوتا ہے کہ بیمار زیست سے نا اُمید ہوجاتا ہے
یہ درد اکثر خلو معدہ مین ہوتا ہے اور اصطلاح مین اسکو گیش-ٹرو-ڈوی-نیا کہتے ہین
معدہ کے تشنج کے سبب سے یہ درد پیدا ہوتا ہے یعنے معدہ جب اپنے آپ پر اینٹھ
جاتا ہے تب نہایت شدت کا درد ہوتا ہے اور جب اینٹھن رفع ہوجاتی ہے
اور معدہ کسیقدر ڈھیلا ہوجاتا ہے تب درد کو بہی تخفیف ہوجاتی ہے - غرض
اسیطرح کبہی خفیف اور کبہی شدید ہوتا رہتا ہے - غذا وشمن کو بہی یہ درد دکہلاتے
وسد کی نوبت کیوقت بیمار ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے + ایک قسم کا درد معدہ
بہی ہے جو کہانا کہاتے ہی شروع ہوجاتا ہے ... جبتک غذا ہضم نہین ہولیتی ہے
یا قے کے ذریعہ نکل نہین لیتی ہے تبتک ہوتا رہتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معدہ
کے کرانک انفلامیشن یا اُسکے میو-کس پردہ کے زخمی ہوجانے کے سبب سے یہ درد پیدا
ہوتا ہے - بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کہانا کہانے کے دوچار گہنٹہ بعد معدہ مین درد
شروع ہوتا ہے اور کئی گہنٹے بعد معدہ مین درد شروع ہوتا ہے اور کئی گہنٹے برابر ہوتا
رہتا ہے - یہ درد معدہ مین زیادہ تُرشی کے ہونے سے پیدا ہوتا ہے + بعضدفعہ
ایک قسم کا تشنجی درد ایسے آدمیون کو ہوجاتا ہے جو گاوٹ کی بیماری مین مبتلا ہوتے
ہین - نوبت اسکی دفعتاً شدت سے پیدا ہوجاتی ہے +

پائی-رو-سس - اِس علامت کو عام انگریزی زبان مین واٹر-براش
کہتے ہین اسمین ایسا ہوتا ہے کہ فم معدہ پر ایک جلن سی معلوم ہوکر یا تو قے ہوجاتی
ہے یا ڈکار کے ذریعہ پانی کے طور پر ترش یا پہیکی یا نمکین یا ایک پتلی رطوبت
کثرت سے خارج ہوجاتی ہے + پائی-رو-سس کی علامت اکثر صبح کیوقت

کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے - پہلے فم معدہ پر ایک درد پیدا ہو کر بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا معدہ کچھ دب گیا ہے - یہ درد اکثر شدید ہوتا ہے اور تھوڑے سے عرصہ تک رہ کر پانی کے طور کی ایک پتلی رطوبت کثرت سے خارج ہو جاتی ہے + یہ علامت بہ نسبت مردون کے عورتون مین زیادہ پائی جاتی ہے اور بڑھاپے مین اکثر پیدا ہوتی ہے اور نظام عصبی یا رحم کی خرابی کے سبب یا معدہ کی ساخت یا البلبہ یا جگر کی ساخت کے مرض کے سبب پیدا ہوتی ہے + جو عرصہ سے بدہضمی مین مبتلا ہوتے ہین اُنکے فم معدہ پر ثقل رہتا ہے - بعض دفعہ قبض رہتا ہے اور کبھی دست لگ جاتے ہین - زبان میلی اور مریض گندہ دہن ہو جاتا ہے +

علامات عامہ - معدہ مین جب غذا اچھے طور پر ہضم نہین ہوتی ہے تب جسم کے کل اعضا مین کسی نہ کسی طرح کی خرابی ضرور پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے چنانچہ معدہ مین جب غذا متعفن ہو جاتی ہے اور اس سے ہوا پیدا ہو کر معدہ پھول جاتا ہے تب ڈا - یا - فرام کو اوپر کیطرف ڈھیل دیتا ہے جس سے دل دب جاتا ہے اور زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے اور اسمین درد بھی ہوتا ہے دل کے اس درد کی نسبت مین اپنا تجربہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ تمہارے پاس بہتیرے مریض ایسے آئینگے خاصکر مدرسہ کے طالبعلم اور یہ کہینگے کہ حکیم صاحب میرے دل کے مقام مین درد ہوتا ہے اور بے چینی معلوم ہوتی ہے اسبات کو یاد رکھو ہمیشہ نہین پر اکثر یہ درد اور بے چینی بدہضمی کے سبب سے پیدا ہوتی ہے - اگر تم اُن سے دریافت کرو گے تو یہ کہینگے کہ ہان جناب مجھے کھانا اچھی طور پر ہضم نہین ہوتا بلکہ غذا کے بعد پیٹ تھوڑا بہت پھول جاتا ہے اور پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے جبوقت ہضم کا وقت آتا ہے میرے دل کے مقام پر درد اور بے چینی معلوم ہوتی ہے - اور جب ایک دو ڈکار کھل کر آجاتے ہین

دل کے درد کو تخفیف ہو جاتی ہے مگر تھوڑے عرصہ بعد پھر درد ہونے لگتا ہے
لیکن جب غذا بالکل ہضم ہو جاتی ہے تب درد بھی جاتا رہتا ہے ایسے بیماروں سے
چت لیٹا نہیں جاتا اور نہ داہنی کروٹ پر سو سکتے ہیں - ہم نے یہ بھی دیکھا ہے
کہ اس قسم کا درد دل شراب خواروں ہی کو اکثر ہو جایا کرتا ہے کیونکہ شراب کے
نشہ میں اندھا دھند جو پاتے ہیں دونوں ہاتھوں سے ٹھونستے جاتے ہیں اور بغیر چبائے
نگلتے جاتے ہیں جس سے معدہ میں غذا متعفن ہو کر ریح پیدا ہو جاتی ہے اور
پھولا ہوا معدہ جب ڈا - یا - فرام کو اوپر کیطرف ٹھیل دیتا ہے تب بیچارہ دل
دب جاتا ہے اور اسمیں درد ہونے لگتا ہے ؎

علاوہ درد دل کے جنکو بدہضمی رہتی ہے اسکو درد سر بھی رہتا ہے درد سر بھاری اور
کن پٹی کی رگیں تڑپتی ہیں آنکھیں خواب آلودہ ہوتی ہیں ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے
ہیں - کمر میں درد رہا کرتا ہے - بعض دفعہ بینائی میں بھی فرق پڑجاتا ہے - نسیان
ہو جاتا ہے - حافظہ درست نہیں رہتا - طبیعت کاروبار کیطرف سے نفرت
کرتی ہے - جی گرا جاتا ہے - نیند آتی نہیں جو آتی بھی ہے تو طرح طرح کے خوفناک
خواب نظر آتے ہیں - خواب میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی سینہ کو دبائے ہے
اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار سوتے سوتے وحشتناک خواب دیکھکر گونگے کے
طور پر گھگیانے لگتا ہے جہلا اسکو آسیب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھوت گلا گھونٹ
رہا ہے - لیکن درحقیقت یہ بھی ایک علامت بدہضمی کی ہے اور یہ اسطور سے پیدا
ہوتی ہے کہ جب غذا ہضم نہیں ہوتی تب اس سے ہوا پیدا ہو کر معدہ پھول جاتا ہے
یہ ہوا ڈکار کے ذریعہ باہر نکلنا چاہتی ہے - آدمی اگر جاگتا ہو تو کوشش کرکے ڈکار لیتا
ہے اور ہوا خارج ہو جاتی ہے - لیکن نیند کی حالت میں اس ہوا کے نکالنے میں کوشش
نہیں کرسکتا اسواسطے وہ ہوا معدہ کے فم اعلی کے راستہ ای - سا - فی - گس (مری) میں

اگر ہوا کی نالی کو دبائے - کیا جو اسکے اوپر ہوتی ہے دباتی ہے تب دم بند ہونے لگتا
ہے اور بیمار گھبرا کر غفلت کی بیہوشی مین کچھہ کا کچھہ بکنے لگتا ہے یا گونگے کے طور پر گھگھیانے
لگتا ہے جب وہ ایک دو ڈکار کھل کر آجاتے ہین تب اسکو آرام آجاتا ہے +

اسباب - جب کھانا بھوک سے زیادہ کھایا جاتا ہے یا جب غذا کچی یا ثقیل
کھائی جاتی ہے یا ناوقت کھائی جاتی ہے یا دانتون کے درد کے سبب سے یا شراب
کے نشہ مین اچھے طور پر چبائی نہین جاتی ہے تب غذا ہضم نہین ہوتی - شرابی ہمیشہ
بدہضمی مین مبتلا رہتے ہین + اسکے پینے سے معدہ کی رطوبت ہاضم یعنی گسٹرک جوس
اچھے طور پر پیدا نہین ہونے پاتی اور جگر کا فعل بھی چونکہ بگڑ جاتا ہے اسواسطے صفرا اچھے
طور پر پیدا نہین ہونے پاتا کہ ہاضمہ کو مدد دے سکے + کھانے مین زیادہ پانی پینا بھی
ہاضمہ کو نقصان دیتا ہے کیونکہ اس سے گسٹرک جوس پتلا پڑ جاتا ہے اور غذا پر اپنا
اثر اچھے طور پر نہین کر سکتا - بھرے پیٹ مین کھانا بھی بدہضمی کا باعث ہے -
جبتک پانچ چھہ گھنٹے گزر نہ لین تبتک دوسری مرتبہ کھانا نہ کھانا چاہئے + ورزش نکرنا
زیادہ محنت کرنی - تھکان کے بعد کھانا کھانا - کھانا کھانے کے بعد ہی کام مین مشغول ہوجانا
یا دوڑنا دھوپنا یا جلد جلد چلنا پھرنا - کسی چیز پر طبیعت کا زیادہ زور لگانا - فکر رنج وغم
تردد و افکار اور کم طاقتی ان ساری باتون سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے +

اس موقع پر ایک بیمار کا حال یاد آیا - اُس نے مجھے ایسا معقول جواب دیا کہ دل بے
اختیار چاہتا ہے کہ اُس جواب کو اس جگہہ درج کرون - وہ یہ تھا کہ جب مین نے اُسے
کہا کہ حضرت فکر و تردد دل سے دور کر دیجئے ورنہ دوا سے فائدہ نہوگا - اُس نے جواب دیا
کہ آپ صحیح فرماتے ہین مگر بقول استاد **شعر** - یہان فکر معیشت ہے وہان دغدغہ حشر -
آسودگی حرفیست یہان ہے نہ وہان ہے + پھر کیونکر فکر و تردد دل سے دور ہو +
معدہ کا ہیوہ - کس پردہ یا عضلاتی پردہ مین جب بیماری ہوتی ہے یا جب گرہ یا بلبلے

فعل مین خلل واقع ہوتا ہے تب بھی بدہضمی ہوجاتی ہے - دماغ پھیپھڑا جگر یا رحم مین
جب کسی قسم کی بیماری ہوتی ہے تب معدہ کی عصبی شرکت کے سبب شدت سے قے
ہونے لگتی ہے + جب خون مین کسی قسم کا زہر سرایت کرجاتا ہے جیسے بخار ہیضہ وغیرہ
کا تب بھی معدہ کا فعل بگڑ جاتا ہے + گردہ کی ساخت کی بیماری مین (برائیٹس ڈیزیز)
جب پور یا خون سے خارج ہونا نہین پاتا ہے تب بھی بشدت قے ہونے لگتی ہے +

علاج - مثل نایٹس کے اس مرض کے علاج مین بھی جبتک غذا کا کامل بندوبست
نہین کیا جاتا ہے تبتک دوا سے ہرگز فائدہ نہین ہوتا ہے - پس غذا کا انتظام پہلے کرو اور تب
دوا تجویز کرو + اپنے بیمار کو پہلے کھانا کھانا سکھاؤ کہ کھانا جب کھانے آوے ہاتھ منہ اچھے
طور پر دھو کر بیٹھنا چاہیے اسوقت تفکرات و تیاری کو دل سے دور کرنا چاہیے - کھانا
آہستہ آہستہ اور خوب طرح چبا کر کھانا چاہیے ایسا نہ کرنا چاہیے کہ نوالے جلد جلد منہ کے اندر
داخل کرتے گئے کچھ چبائے کچھ نہ چبائے یونہی نگلتے گئے کہ مبادا کہین ریل نہ چھوٹ جائے یا
دفتر جانا ہے - صاف جگہ اور صاف برتنون مین کھانا چاہیے - کھانے سے پہلے پانی بالکل نہ
پینا چاہیے اور درمیان یا بعد کھانا کھانے کے بھی کم پینا چاہیے - غذا کے بعد گھڑی دو گھڑی
آرام کرنا چاہیے - اس احتیاط کے پابند ہونے کے سبب سرکاری دفاتر کے ملازم اکثر اس
مرض مین مبتلا رہتے ہین - دانت نہونے کے سبب غذا اچھے طور پر چبائی نہ جاسکے تو
مصنوعی دانت بنوالین - اکثر لوگون کو مصنوعی دانتون سے پرہیز ہوتا ہے وہ یہ خیال
کرتے ہین کہ اصلی دانت کی جگہہ کسی جانور کے دانت جڑ دیتے ہین - یہ خیال انکا غلط ہے
مصنوعی دانت چینی کے ہوا کرتے ہین اور دانت بنانے والے ایسے عمدہ طور پر انکو جماتے
ہین کہ اصل اور نقل مین فرق نہین کیا جاسکتا +

شراب پینی غذا سے پہلے یا کھانا کھاتے وقت یا غذا کے بعد بالکل نامعقول اور نہایت بد
عادت ہے - مین بارہا کہہ چکا ہون کہ صحت مین شراب کا پینا مضر ہے + سعدی کا یہ مصرع

کیا پر معنی ہے چنانچہ کسی نے میرے سے سعدی کے اس مصرع کے معنی پوچھے
کہ یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ۔ کے کیا معنی ہین مینے کہا کہ اسکے معنی شراب
کے ہین۔ پوچھنے والا حیران ہو گیا۔ پہر پوچھنے لگا کیونکر۔ مینے جواب دیا کہ دیکھو پیسے
خرچ کرکے ایک مضر صحت چیز یعنے شراب پیتے ہین۔ مایہ کا نقصان ہوا کہ نہین۔ اور
دیکھو شراب پی کر شرابی کہلاتے ہین اپنے کو رسوا کرتے ہین لوگون مین انکا چرچا ہوتا
ہے شماتت ہمسایہ ہوا کہ نہین۔ ہے ہے ہندوستان اور شراب۔ بقول میر حسن
مصرع ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم۔ ہندوستان مین شراب کا پینا گویا کہ آگ مین
گھی چھوڑنا ہے۔ گرمی مین گرمی سراسر بیوقوفی ہے کہ کچھ اَور۔

چاء کا استعمال۔ چاء ایک فضول چیز ہے اور زیادہ پی جائے تو مضر صحت
بہی ہے کہانے کے بعد اسکو نہ پینا چاہیے۔ بالکل نہ پینا ہی اچہا ہے اور جو پیتے ہو
تو دو چار گہنٹہ بعد غذا کے پینی چاہیے۔ کہانے کے بعد کہ جسوقت معدہ غذا اور پانی
سے بہر گیا ہو چاء کے پینے سے گیسٹرک۔ جوس پتلا پڑ جاتا ہے۔

چاء سے بہتر کافی ہے۔ مگر اسکے پینے کی بہی کچھہ ضرورت نہین۔ ہم ہندوستانیون
کو تو دال، روٹی چاول ترکاری دودہ دہی تہوڑا مکہن یا گہی نہایت موافق پڑتا ہے
تم حیران ہو گئے ہوگے کہ لو صاحب انہون نے تو غذا کی فہرست سے گوشت کو بالکل
اڑا ہی دیا۔ سنو گرم ملک مین گوشت کہانا اچہا نہین اسکے کہانے سے جگر کے فعل
مین فتور برپا ہو جاتا ہے جی بہت چاہے تو تہوڑا کہاؤ۔ مگر گوشت مین تازی ترکاری
بہی پڑی ہو۔ ہم ہندوستان کے لوگ اس بات کو نہین مان سکتے کہ بغیر گوشت کہانے
کے آدمی کو طاقت نہین آتی دیکہو جو اچہے ہندو ہین گوشت نہین کہاتے پہر انکا کیا بگڑتا
ہے۔ کیا وہ کمزور ہین یا انمین طاقت نہین ہے البتہ انمین اور گوشت خورون مین
اتنا فرق ضرور ہے کہ مثل گوشت خورون کے صبح کو اٹہتے ہی یہ لوگ جگر کے مقام پر

مکیان نہین مارے تم نے تشریح پڑہی ہے بس اِسی نکتہ کو سمجھ جاؤ ۔
کہانا وقت معمولی پر کہانا چاہئے تاکہ معدہ کو اُس وقت کا انتظار رہے اور بہوک لگ آئے
غذا ہضم نہین ہوتی تو ایک وقت کی غذا کو تین چار دفعہ تقسیم کرکے کہانا چاہئے تاکہ معدہ
کو بار نہ گزرے اور ہاضمہ خراب نہونا پاوے ۔ جب غذا کا یکایک بندوبست ہو چکے تب دوا
تجویز کرو چنانچہ

بدہضمی کا علاج دوا سے ۔ یاد رہے کہ بدہضمی کی بیماری مین معدہ دو حالتون
سے خالی نہین ہوتا یا تو اُسمین تُرشی زیادہ ہوتی ہے یا کہاری اجزا کا غلبہ ہوتا ہے چنانچہ
معدہ مین جب تُرشی زیادہ ہوتی ہے تب کھٹے ڈکار آتے ہین اور قے کا مادہ ترش
ہوتا ہے اگر کہار زیادہ ہو تو کلیجہ جلتا ہے قے کا مادہ نمکین ہوتا ہے ۔ پس اُن مختلف
حالتون کا علاج ترش یا کہار دوا سے کرنا چاہئے مثلاً معدہ مین کہار زیادہ ہو تو ترش دوا
کا استعمال کرنا چاہئے جیسے پانی ملا ہوا تیزاب گوگرد یا تیزاب شورہ یا نمک کا ۔ مگر مین
دو وجہ سے نمک کے تیزاب کو اور تیزابون سے بہتر سمجھتا ہون ۔ ایک تو یہ کہ ہائیڈرو کلورک
اسڈ یعنے نمک کا تیزاب گسٹرک ۔ جوس کا ایک جزو ہے ۔ دوسری وجہ یہ کہ نمک کے تیزاب
مین چونکہ کلورین ہوا ہوتی ہے اسواسطے یہ تیزاب غذا کو متعفن نہین ہونے دیتا ۔ مگر
جب گیاس ۔ ٹرک ۔ جوس کے کم پیدا ہونے کے سبب سے بدہضمی ہو جاتی ہے تب مین
پانی ملے ہوئے ہائیڈرو ۔ کلورک اسڈ کو ہمراہ خیساندہ چرایتا یا جنشن یا کلمبو کے
دیا کرتا ہون اور بعض اوقات ان کڑوی نباتاتی چیزون کا ٹنکچر ہی ملا دیتا ہون اور معدہ
کے اندر جب تُرشی زیادہ ہوتی ہے تب کسی کہار دوا کا استعمال کرتا ہون جیسے
سوڈا پوٹاش اور سیتھہ وغیرہ ۔

قے ۔ اِس علامت کا علاج کئی طور سے کرتا ہون چنانچہ شرابی کو قے اکثر ہوا کرتی ہے
اور مادہ قے کا ترش ہوتا ہے ۔ پس ان پہلے مانسون کے لئے یہ نسخے مفید ہین چنانچہ

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش ۱۵ گرین ٭ ٹنکچر آف کلمبو ۳۰ قطرے ٭ انفیوژن اف چراتیا ایک آونس - سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور دن مین تین دفعہ پلاوین لیکن جب تک شراب نہین چہوٹیگی اور گوشت کی غذا کم نہین کردیجائیگی تبتک کسی دواسے فائدہ نہوگا - اور اسحالت مین یہ نسخہ بہی مفید ہے -

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف سوڈا ۱۵ گرین ٭ رو - بر - ب پاؤڈر ۱۰ گرین ٭ بسمتہہ ۵ گرین سب کی ایک پڑیہ بناوین اور دنمین تین دفعہ کہلاوین ٭

جب قئے معدہ کی کسی اور خرابی سے ہوتی ہے تب یا تو ترش یا کہاری دوا کے ہمراہ ڈائیلوٹ ہائیڈرو - سیانک اسڈ کے پلانے سے فائدہ ہوتا ہے چنانچہ ٭

نسخہ - ڈائی - لیوٹ ہائیڈرو سیانک اسڈ ۴ قطرے - کاربونٹ اف بسمتہہ ۸۰ گرین تازہ تیار کیا ہوا میو - سلج - ۲ آونس - پانی ۴ آونس - سبکو ملا کر بمقدار ایک آونس کے غذا سے پہلے دن مین تین مرتبہ پلاوین - اور استعمال کرنے سے پہلے شیشہ کو ہلا لین ٭

اور ا - فر - وی - سنگ ڈرافٹ کا بہی استعمال اس صورت مین کر سکتے ہین - لیکن جبتک غذا کا انتظام نہین کیاجاتا ہے تبتک کسی دواسے قئے نہین رکتی - جب قئے متواتر اور بشدت ہوتی رہتی ہے اور نہین رکتی ہے تب آئیو - ڈین اور من - تہال سے بعض دفعہ فائدہ ہوتا ہے چنانچہ دو یا تین قطرے ٹنکچر اف آئیو - ڈین ایک آونس گرم کیا ہوا پانی مین ڈالکر دن مین ۳ دفعہ پلاوین اور جو من - تہال کا استعمال کرنا ہو تو یہ نسخہ کام مین لاوین -

نسخہ - من - تہال دو یا تین گرین - شوگر اف ملک ۲ یا ۳ گرین - دونون کو ملاکر دن مین تین دفعہ پلاوین - اس علاج سے اوس قئے کو بہی فائدہ ہوتا ہے جو ایام حمل مین ہوا کرتی ہے -

درد معدہ - اوپر یہ بتلایا گیا ہے کہ معدہ مین کئی قسم کا درد ہوتا ہے چنانچہ ایک تو وہ درد شدید جو معدہ کے تشنج کے باعث اور ترشی کے زیادہ ہونے کے سبب سے ہوا کرتا ہے اس قسم کے درد معدہ کو گس - ٹرو - ڈی - نیا کہتے ہین - پس -

علاج دردگردہ - ٹرو - ٹوی - نیپاکا - جب نوبت اس درد کی خفیف ہوتی ہے تب سینک اور دوائی کی پٹی لگانے سے اسکو تخفیف ہو سکتی ہے لیکن جب نوبت اس کی شدت سے ظاہر ہوتی ہے تب گہنٹوں میں سینک کرواتے ہیں کئی دفعہ دوائی کی پٹی لگائی ہے کسی سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا ہے - پس جب دیکھتا ہوں کہ درد کی نوبت ہر آن شدید ہوتی جاتی ہے تب بیمار کو ایک گرین ہائیڈرو - کلورٹ - اف - مار - فیا دیعنی ایک لائیکو لکا دو ڈرام کہلا دیتا ہوں - اس کے کہلاتے ہی بیمار کو نیند آ جاتی ہے - دوسرے دن کوئی ہلکا سا جلاب دیتا ہوں جیسے شد - لیمن یا پوڈر یا کسٹر آئیل اور تب بیمار کی غذا کا پکا بندوبست کر کے تک اس نسخہ کا استعمال کریں -

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش ۵ اگرین - ارو - ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۳۰ قطرے - ٹنکچر اف ائیوڈئینٹ ۵ قطرے - انفیوژن اف ہاپس ڈیڑہ اونس - سبکو ملا کر ایک خوراک کریں اور ایسے ہی ایک خوراک چہ چہ گہنٹہ بعد پلاویں اس درد کے بیمار کو اکثر قبض ہوا کرتا ہے - میری عادت جلاب دینے کی نہیں بلکہ رفع قبض کیواسطے میں روغن بادام کا استعمال کرتا ہوں بازار کا نہیں بلکہ خانہ کشیدہ کیونکہ بازار کے روغن میں ملاوٹ بہت ہوا کرتی ہے - غرض اس روغن کا ایک یا دو تولہ ہر روز دوسرے روز پلواتا ہوں اس سے ہر روز اجابت با فراغت آ جاتی ہے اور رفع قبض کے واسطے میں ایسا ہی کرتا ہوں کہ اوپر کے نسخہ کی ہر خوراک میں ۲ یا ۳ قطرہ سے - کو نڈ ایکسٹرا کٹ اف کیکے - رایگٹ - ری - ڈا کے ملا دیتا ہوں - جب خلل معدہ میں درد ہوتا ہے تب غذا کے کہانے سے آرام آ جاتا ہے یا کہار دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے -

اگر معدہ کے کرانک انفلامیشن یا اس کے پردہ کے زخم کے باعث درد ہو تو اسکو نائیٹریٹ اف سلور سے فائدہ ہوتا ہے - چنانچہ نسخہ - نائی ٹریٹ اف سلور ۱/۴ گرین ماکسٹرا کٹ اف ہین بین ۳ گرین - دونوں کو ملا کر ایک گولی بنا دیں اور بارہ بارہ گہنٹہ بعد دس روز تک کہلا دیں

غذا کے دو چار گھنٹہ بعد جب درد ہو تو اکثر اُسکو کہار دواؤن کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے (دیکھو پیچھے نسخہ سوڈا اور بسمتھ کا)

پائی - روسس - اسمین بہت سا کھٹا یا نمکین پانی قے کے ذریعہ خارج ہوتا ہے - غرض خاص علامت کو تابعضات سے فائدہ ہوتا ہو جیسے کیا - لک ایسڈ اور افیون یا کمپاونڈ کائی - نو پاوڈر یا کمپاونڈ کے - لئے - کیو پاوڈر یا بسمتھ یا کو - نائم یا علا - ڈونا - جب گسٹرک - جوس کے کم پیدا ہونے کے سبب سے کہانا ہضم نہین ہوتا ہے تب اکثر اس نسخہ سے فائدہ ہوتا ہے ۔

نسخہ - ہائے - ڈرو - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۲ ڈرام + لائے - کوار اسٹرک - نین ۲۰ قطرے سے ایک ڈرام تک + اسپرٹ اف کلورا - فارم ۱½ ڈرام ٹنکچر اف جنجر ۳ ڈرام + پانی ۸ - آونس ۔ سبکو ملا کر اسکا آٹہوان حصہ ہمراہ ایک آدہ آونس پانی کے تین دفعہ دنمین پلاوین + ہاضمہ صرف ضعیف ہوگیا ہو اور معدہ مین زیادہ خرابی پیدا ہوئی ہو تو کڑوی بناتاتی دواؤن کا ٹنکچر یا خیساندہ کا استعمال کرین جیسے چرایتا یا گلو یا نیم یا جن - شن + یا بارک - جب یہ علامتین رفع ہوجائین اور مریض صرف کمزور ہو تو فولاد کے ان نسخون مین سے کسیکا استعمال کرین +

نسخہ - ٹار - ٹری ٹڈ - ایرن ۲۰ گرین + ارو - ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس + سبکو ملا کر چہٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلاوین +

نسخہ - سائی - ٹریٹ اف ایرن اینڈ امونیا ۴۰ گرین + کاربو - نیٹ اف امونیا ۳۰ گرین + ٹنکچر اف جنجر ۲ ڈرام + پانی ۸ - آونس + سبکو ملا کر چہٹا حصہ دنمین تین دفعہ پلاوین

نسخہ - فوسی - ساٹ - اوف سائی - ٹراس ۲۰ گرین + ارو - ماٹک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام + بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش ۲۰ گرین + انفیوژن اف کلمبا ۸ آونس سبکو ملا کر اسکا چہٹا حصہ دنمین دو دفعہ پلاوین +

نسخہ - نواہی - اٹ اموئی ساہی - کراس ۴۰ گرین + لائیکوار - اسٹرک - منے ۳۰ قطرے + انفیوژن اف کو اشیا ۸ آونس + سبکو ملاکر اسکا آٹھوان حصہ تین دفعہ پلاوین +

نسخہ - ری - ڈیوشڈ ایرن ۴۰ گرین + وی لے - ری ۔نٹ اف زنک ۲۰ گرین + اسٹرک - نائین ایک گرین + گلائی - سی - رین حسب ضرورت + سبکو ملاکر احتیاط سے ۴۰ گولیون مین تقسیم کرین اور اونپر چاندی کا ورق مڑہ کر ایک ایک گولی بعد غذا کے دن تین دفعہ کہلاوین +

پیپ - سین بہی ایک دوا ہے جس سے کہتے ہین کہ گیاس - ٹرک - جوس پیدا ہوتا ہے اور ہضمہ کو مدد ہوتی ہے مینے بہی اس دوا کو چند انگریزون مین آزمایا ہے لیکن جیسی اسکی تعریف سُنتا تہا ویسا اسکو نہین پایا +

ہندوستانیون مین نہ مینے اسکو استعمال کیا ہے اور نہ مین تم کو استعمال کی صلاح دیتا ہون کیونکہ جس چیز سے یہ بنتی ہے (دیکہو قرابادین رحیمی) ہندو اور مسلمان دونو کو اُس سے پرہیز ہے +

السر آف دی - اِسٹمک

اِس بیماری مین بہ نسبت مردون کے عورتین زیادہ تر مبتلا ہوتی ہین اور اسکا یہ قاعدہ ہے کہ سامنے کے حصہ اور نیچے کے خم اور خم اعلی کی بہ نسبت معدہ کے پچھلے حصہ اور اوپر کے خم اور خم اسفل مین ہی زخم اکثر پیدا ہو جاتے ہین + زخم کے سبب سے معدہ بہت کم پہیل جاتا ہے اور جب سوراخ ہو جاتا ہے تب لے - ری - ٹو - نائی - ٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے -

علامات - زخم معدہ کے تہوڑے سے مقام پر کوڑی کے نیچے کہانا کہاتے ہی یا بعد غذا کے درد معلوم ہوتا ہے گہنٹہ یا دو گہنٹہ تک درد رہکر جون جون معدہ خالی ہوتا

جاتا ہے رفع ہوتا جاتا ہے اور فم معدہ کے محاذی پشت پر بھی ایسا ہی محدود درد اکثر
معلوم ہوتا ہی جب کوئی ثقیل غذا کھائی جاتی ہے یا کوئی چیز گرم یا سرد پی جاتی ہے تب
اس درد کو شدت ہوتی ہے اور جوان عورتون مین ایام حیض کے قریب درد زیادہ
ہوتا ہے بیمار کا جی متلاتا ہے اور قے ہوتی ہے ساتھ اُس قے کے یا تو غذا یا ترش
رطوبت یا صفرا یا خون اخراج پاتا ہے بعض دفعہ پاخانہ کے ہمراہ بھی خون آتا ہے
پاخانہ اُسمین اکثر قبض رہتا ہے بیمار لاغر ہو جاتا ہے - چہرہ فکرمند اور تکلیف زدہ -
اکثر اس بیماری مین جسمی تکالیف بہت کم ہوتی ہین اور بعض دفعہ خاص معدہ کی علامتین
بھی کم ہی پیدا ہوتی ہین - بعض دفعہ معدہ کا زخم بہت جلد بڑھ جاتا ہے اور زخم
کے پیدا ہونے سے چند ہفتہ کے اندر معدہ چھید بھی جاتا ہے مگر یہ حادثہ کم وقوع مین
آتا ہے ٭ بعض حالات مین زخم برسون تک رہ سکتا ہے اور اُسکی معمولی علامتین
پیدا ہوتی رہتی ہین کبھی کبھی اُس سے خون جاری ہو جاتا ہے آخر کار معدہ چھید
جاتا ہے ٭

اسباب - پیری - ڈسپیہ - زنگ کار - عورت کا ہونا - کثرت شراب خواری -
تھک جانا اور فکر و غم ٭

تشخیص - اس مرض کو ڈس - پپ - سیا اور پرانی گیاسٹرائی - ٹس اور
گیاس - ٹرال - جیا کے درد سے فرق کرنا چاہئے - چنانچہ اس مرض مین فم معدہ کو دبانے
سے ایک محدود جگہہ پر درد معلوم ہوتا ہے اور اُس درد کی ٹیس پشت پر بھی محسوس
ہوتی ہے اس مین بار بار قے ہوتی ہے اور خون آتا ہے ٭

علاج - غذا ہلکی اور سہل الہضم ہوین مثلاً دودھ انڈا شوربہ ساگودانہ لیکن خمر اور
چاء وغیرہ گرم عرقون کا استعمال نہ کرین - دبانے سے درد بہت ہو تو مقام درد پر
رائی کی پٹی یا پلسٹر لگا دین شدت کا درد زیادہ ہوتا رہے تو افیون کا استعمال کرا دین

اگر کیا سٹرو۔ فوبی۔ نیا اور بای۔ رو یسپش کی علامات موجود ہوں تو نائیٹریٹ اف لسمتھ
کا استعمال کرین۔ شدت کی قے ہو تو ڈائیلوٹ۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ کو
کام مین لاوین اور تہوڑی تہوڑی مقدار مین دودہ اور ساگو دانہ کہلاوین جن آتا
ہو تو لگاہے گاہے برف کہلاوین اور مرض ہماسے۔ می یسپش کا علاج کرین تینفس ہو تو کسٹرائل
پلاکر رفع کرین۔ دست آتے ہون تو کنیاونڈ پاوڈر اف کائینو کا استعمال کرین انے میا
اور کمزوری کی علامتین موجود ہون تو سائیٹرٹ اف ایرن انڈ۔ کوینین گلاس سی ٹیلز
مین حل کر کے پلاوین۔ جب یہ مرض شراب خوارون کو ہوجاتا ہے تب اُنکا اعتدیلی
شراب کو خود چہوڑ بیٹہنگے تو تہوڑے ہی عرصہ بعد شراب اُنکو خود چہوڑ دیگی مگر اُنکو بہی
زیادہ مقدار افیسون سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ٭

کنسر۔ آف۔ دی۔ اسٹمک

علامات ۔ عین ابتداء مرض مین بجز بدہضمی کے کوئی خاص علامت اس مرض کی ہنین
پائی جاتی لیکن بعد تہوڑے دنون کے بیمار لاغر ہوجاتا ہے بدہضمی ستاتی ہے اور فم
معدہ مین ایک محدود رسولی محسوس ہوتی ہے اُسوقت جلن ورد اور ٹیسین معلوم
ہوتی ہین۔ جی متلاتا ہے۔ کہٹے اور بدبودار ڈکارین آتی ہین۔ قے ہوتی ہے جسکے ساتہہ
یا تو غذا یا رطوبت ہیہ۔ کس یا خون اخراج پاتا ہے۔ بالکل قبض ہوجاتا ہے۔ شکم سکڑکر
دب جاتا اور سخت بہی ہوجاتا ہے مریض نہایت لاغر ہوجاتا ہے۔ چہرہ میلا اور
فکرمند ہوجاتا ہے۔ جب کنسر کی بیماری معدہ کے فم اسفل مین ہوتی ہے تو غذا
امعا مین اُترنہین سکتی اور معدہ مین جمع ہوکر متعفن ہوجاتی ہے اور قے کے
ذریعہ نکل آتی ہے ٭

اسباب ۔ پیری۔ ڈسپپسیا۔ رنگ۔ خاص طبیعت ٭

اکسائیٹمنٹ کانز پراٹس - بیپ - شیا اور شراب خواری -

علاج - غذا ہلکی اور پتلی - مثلاً ساگودانہ - دودھ یا دودھ اور سوجی - اس غذا کو تہوڑی تہوڑی مقدار مین بار بار کہلانا چاہئے - معدہ مین ترشی زیادہ ہو ہو تو دودھ کے ساتھہ چونہ کا پانی ملاوین یا سوڈا کا استعمال کرین تمین ایک بار دو دفعہ ہر روز غذا کی پچکاری کرین - شکم پر کاڈ - لیور آئیل کی مالش کرین - درد رفع کرنے کے لئے جوکین لگاوین - افیون کہلادین - فومنٹ - کرین اور بیمار کو آرام سے رکہین -

مقالہ چہارم

امراض الامعا

اول مرض سی - سائی - ٹس

سیکم یعنے معا اعور جو دہنی ای - لا - ... فاسا مین ہوتا ہے اور جسکے صرف سامنے اور دونو پہلوؤن پر پردہ پیری ... ٹو - نی - ام ہوتا ہے کبہی کبہی بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہے چنانچہ جب اس حصہ روودہ مین سخت شدہ یا میوہ جات کی گٹہلی یا چہلکے یا خام سیب یا بیر کے ٹکڑے یا کیچوے یا چنے کے گولے جمع ہو جاتے ہین تب یا تو شدت سے قولنج کا درد یا قبض ہو کر بیمار کو ہلاک کر ڈال سکتا ہے + اس رودہ مین بعضد فعہ امعا کا فضلہ اسقدر جمع ہو جاتا ہے کہ وہان پر ایک بڑی سولی بن جاتی ہے - جب اس رودہ مین یا اسکے لٹکال مین (جسکو اصطلاح مین ورمے - فارم پیرا سیٹس کہتے ہین) ان اشیاء مذکورہ بالا مین سے کوئی شے پہنس جاتی ہے تو شدت کا ...

انفلامیشن کی بیماری یا تو صرف اُس رودہ کے مسوکس پردہ ہی مین محدود رہ سکتی ہے یا اُسکے تینون پرت اِس مرض مین مبتلا ہو سکتے ہین - بہرحالت اِس مرض کو اصطلاح مین یا توسی - سائی - ٹس یا لف - لائی - ٹس کہتے ہین اور جب انفلامیشن صرف رودہ کے لکال ہی مین محدود رہتا ہے تب علامات نہایت شدید پیدا ہوتی ہین ॥

علامات - مرض سی - سائی - ٹس کی علامات یہ ہین کہ خفیف بخار ہوتا ہے نیند نہین پڑتی - بھوک مرجاتی ہے - جی متلاتا ہے - اُبکائیان آتی ہین اور پاخانہ کبھی قبض اور کبھی دست لگجاتے ہین - دہنا ہی - لائک رہی جن پر صدیم ہوتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے - وہ ۔ دبانے سے زیادہ ہوتا ہے - بیمار ہاتھ یا ون سمیٹے ہوئے یا توچت یا دہنی کروٹ پر لیٹا رہتا ہے - مگر نبض متواسقدر تیز ہوتی ہے اور نہ چہرہ ایسا فکرمند ہوتا ہے جیسا پے - ری - ٹو - نائی - ٹس یا اِن - ٹے - رائی - ٹس کی بیماری مین ہوا کرتا ہے - جب یہ بیماری بڑہنے لگتی ہے تب اُس پر جو حصّہ پے - ری - ٹو - نیم کا ہوتا ہے اُسمین بھی انفلامیشن ہوجاتا ہے - رفتہ رفتہ یہ انفلامیشن سارے پے - ری - ٹو - نیم مین پہیلجاتا ہے اور قریب [illegible] کی سی - لیو - لر ٹے ریشہ مین پیپ پڑکر دنبل پیدا ہوجاتا ہے - یہ دُنبل یا تو باہر پہوٹ سکتا ہے یا رودہ مین یا عورت کے اندام نہانی مین پہوٹ جاتا ہے تب بیمار کو تہوڑے عرصہ کے لئے افاقہ ہو سکتا ہے لیکن دُنبل پھر بہر جاتا ہے - اسیطرح جب کئی بار بہرتا اور پہوٹتا ہے تب پیپ اِدہراُدہر راستہ کرلیتی ہے اُسوقت ایک نہایت خوفناک مرض پیدا ہوجاتا ہے - لیکن جب دُنبل پردہ پے - ری - ٹو - نی - ام کی تہیلی مین پہوٹتا ہے تب بیمار کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور چند گھنٹہ [illegible] تلف ہوجاتا ہے جب کسی جسمانی سبب سے یا [illegible] سے انفلامیشن

اس رودہ کے نکال مین ہوجاتا ہے تو ابتدا ہی سے نہایت شدت کی علامتین پیدا
ہوتی ہین چنانچہ نہایت شدت سے ہیچش ہوتی ہے پیٹ پہول جاتا ہے ہچکیان
ستاتی ہین اور شدت سے قے ہوتی ہے رہنی اد - وی - رمی یا خفیہ یا ران مین
درد ہوتا ہے اور قبض ہوجاتا ہے - اکثر جائے ماؤف مرد ار بہی پڑجاتی ہے تب
عام پے - ری - ٹو - نا ئی - ٹس ہو کر بیمار مرجاتا ہے - بعض دفعہ سیکم مین کرانک
انفلامیشن بہی ہوجاتا ہے اسکی علامتین بتدریج اور خفیہ طور پر ظاہر ہوتی ہین
چنانچہ نوبت بنوبت درد ہونے لگتا ہے - بیمار لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - رہنی
ای - لا ئیک رمی - جن مین قولنج کا سا درد ہونے لگتا ہے - بیمار کا پیٹ پہول جاتا
بہوک مرجاتی ہے - کبہی تو قبض اور کبہی دست لگجاتے ہین - اکثر میو - کس پردہ اس
رودہ کا زخمی ہوجاتا ہے تب خون جاری ہونے لگتا ہے ٭

علاج - اس بیماری مین جلاب ہرگز نہ دینا چاہئے مقام مرض پر پولٹس لگاوین
اور بیمار کو اسقدر افیون کہلاوین کہ جس سے درد کا آرام آجاوے اور اسکے اثر کو چند
روز تک قائم رکہین ٭ غثیان اور قے روکنے کے لئے ای - فر - وی - سنگ - ڈرافٹ
یا سوڈا یا بسمتہہ یا ڈائیلوٹ ہائیڈروسیانک اسڈ کا استعمال کرین - برف
کہلاوین اور جو دستون کی ایسی ضرورت ہو تو کسٹر ائیل کی پچکاری کرین اور جبتک
شفا کلی نہو بیمار کو چپ چاپ بستر پر لٹا رکہین - کہانے کو بجز پتلی غذا کے اور کچھہ ندین
جب لرزہ اور دیگر علامات پیپ پیدا ہونے کی ظاہر ہون تب امو - نیا برانڈی لیو ریٹ
دا ئین بیفیہ شوربہ وغیرہ کا استعمال کرین - دنبل اہر کیطرف پہوٹنے والا ہو تو احتیاط
سے چیر کر اسپر مختلف مقدار کی گدیان باندہین تا کہ پہر بہر نہ جاوے - اس مرض کے
کرانک قسم مین بیمار کو غذا مقوی دین کو نین اور اسڈ کا استعمال کرین اور کاڈ لیور ائیل
سے بہی اس [illegible] کو فائدہ ہوتا ہے ٭

ان - ٹے - رائی - ٹس

چہوٹے رووون کے انفلامیشن کو ان ٹے - رائی - ٹس کہتے ہین مگر یہ بات نہین کہی جاسکتی کہ آیا انفلامیشن ڈیو- ڈ‌ی- نم (اثنا عشرہ) یا جے- جیو- نم (دقاق) یا ای لی ام (صایم) مین ہے - علاوہ ازین انفلامیشن یا تو اس رودہ کی کل پرتون مین ہو جاسکتا ہے یا صرف میو- کس پرت ہی مین محدود رہ سکتا ہے *

علامات - یہ بیماری اکثر اسطور پر شروع ہوتی ہے کہ بیمار کو لرزہ ہوتا ہے جسم گرم نبض تیز اور تشنگی ہوتی ہے - شکم مین خاصکر ناف کے گرد مثل قولنج کے شدت کا درد ہونے لگتا ہے - جی متلاتا اور شدت سے قے ہونے لگتی ہے - شکم کو دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور ابتدا ہی سے اس مرض مین قبض رہتا ہے - اب ایسا ہوتا ہے کہ دفعتاً پیٹ پہولنے لگتا ہے - شکم کا درد اکثر کم یا بالکل موقوف ہوجاتا ہے لیکن قے بدستور جاری رہتی ہے اور قبض بہی اُسی طور پر رہتا ہے - ہچکیان ستاتی ہین اور حالت ردی طاری ہوجاتی ہے - چہرہ دب جاتا ہے نبض کمزور - ہاتہہ پاؤن سرد اور سارا جسم سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے مگر مرتے دم تک ہوش و حواس قائم رہتا ہے - پہلے تو جو کچہہ معدہ مین ہوتا ہے وہ ہمراہ گسٹرک - جوس اور صفرا کے قے کے ساتہہ خارج ہوجاتا ہے بعد ازان قے کے مادہ مین نہایت بدبو ہوتی ہے اور بعض دفعہ براز کی قے ہونے لگتی ہے جسکو اصطلاح مین اِش - ٹرڈ - کو - رس - یشش دا - ھے - ٹنگ کہتے ہین - نبض پہلے تو پُر اور سخت ہوتی ہے پہر مگر جلد اسقدر کمزور ہوجاتی ہے کہ محسوس ہی نہین ہوتی *

تشخیص - اس بیماری اور کا- لک مین یہ فرق ہے کہ اس مرض مین بخار ہوتا ہے اور نبض تیز جسم گرم * کا- لک مین بخار نہین ہوتا جسم کی حرارت صحت کی حالت پر

رہتی ہے - اِس بیماری مین شکم کے اندر جو درد ہوتا ہے وہ بتدریج بڑہتے بڑہتے شدید ہوجاتا ہے اور جبتک رودہ مُردار نہ پڑجائے برابر ہوتا رہتا ہے مگر رودون کے مُردار پڑجانے سے دفعتًا موقوف ہوجاتا ہے ٭ کا-لک کا درد چونکہ تشنجی ہے تو کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوجاتا ہے لیکن دفعتًا موقوف نہین ہوجاتا ٭ اِن-فلے-رامی-ٹِس کا بیمار رہا تہہ پاؤن سمیٹے ہوئے چت پڑا رہتا ہے کا-لِک کا بیمار پیٹ پر تکیہ رکہکر اوندھا پڑا رہتا ہے ٭ اِن-فلے-رامی-ٹس کے درد کو دبانے سے شدت ہوتی ہے ٭ کالک کے درد کو دبانے سے افاقہ یا تسکین ہوتا ہے ٭

علاج - اِس بیماری مین جلاب ہرگز نہ دین بلکہ افیون کا استعمال کرین تاکہ درد کو افاقہ ہو - شکم پر خوب طرح فو-من-ٹے-شن کرین - بیمار کو بستر پر لٹائے رکہین بالکل حرکت کرنے نہ دین - جب انفلامیشن کی علامتین رفع ہوجاوین کسی ہلکے مسہل سے رفع قبض کرین خاصکر کسٹر ائیل سب سے بہتر ہے ٭ بعد ازان نباتی مقویات کا استعمال کرین - غذا سریع الہضم اور پتلی ہون جیسے ساگو دانہ یا ارا روٹ یا صرف دودہ ٭ حالت ردی طاری ہونیوالی ہو تو مفرحات کو کام مین لاوین ٭

ریکٹم رودہ کی بیماریان

ریکٹم یعنے معاء مستقیم کی بیماریان ایسی ہین جن سے مریضکو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور چونکہ یہ رودہ رحم کے نیچے ہی ہوتا ہے اِسواسطے اِسکی بیماری کے سبب سے بعضدفعہ عورت عقیمہ ہوجاتی ہے اور بعضدفعہ اِس رودہ کی بیماریون کی علامات ایسی پیدا ہوتی ہین کہ طبیب دہوکا کہاجاتا ہے اور رحم یا خصیۃ الرحم کیطرف اُنکو منسوب کرتا ہے ٭

اس موقع پر ریکٹم کی صرف چند بیماریونکا ذکر کیا جائیگا چنانچہ

اوّل ریکٹ۔ ٹائی۔ ٹس
یعنے
ریکٹم کا انفلامیشن

علامات۔ مقعد کے گرد نہایت گرمی معلوم ہوتی ہے۔ شدت کا درد جسکی ٹیسین سکرم اور پشت تک پہیلجاتی ہین + اِس۔ فنکٹ۔ ٹر عضلہ شدت سے سکڑا ہوا اور زور کرنے لگتا ہے + پیچش کے ساتہ لیسدار رسیاہی مائل بلغم آتا ہے + مثانہ مین اسقدر خراش ہوتی ہے کہ پیشاب بار بار آتا ہے تیسپر بہی تسکین نہین ہوتی +

علاج۔ غذا ہلکی اور پتلی دین اور بیمار کو بستر پر لٹا رکہین + چار چار یا چہ چہ گہنٹہ بعد مریضکو آب گرم مین بٹہاوین اور اِس عرق کی پچکاری کرین۔

نسخہ۔ ے۔ کو۔ اڈ ایکسٹراکٹ اف او۔ پی۔ ام ۲۰ بوند سے ایک ڈرام تک + ٹنکچر اف بیلا۔ ڈو۔ نا ۱۵ بوند سے ۳۰ بوند تک + کانجی ۲ اونس + سبکو ملاکر ریکٹم کے اندر پچکاری کرین +

دوم فی۔ شرس آفدی ریکٹم
یعنے
شقاق المقعد

مبرز کے مقام کو انگلیون سے پہیلا کر دیکہین تو لنبائی سے شقاق دکہلائی دیتے ہین بعضدفعہ گرجا صکر پاخانہ کے وقت اِس شدت کا درد ہوتا ہے کہ ڈر کے مارے بیمار پاخانہ نہین بیٹہتا اسلئے اِس مرض مین ہمیشہ قبض رہتا ہے۔ جو اجابت آبہی جاتی ہے تو دو تین گہنٹہ تک درد اور جلن ہوتی رہتی ہے +

علاج۔ قدرے کسٹرائیل پلاکر رفع قبض کرین یا ہلکے ملینات سے تلیین کرین جیسے حلوہ سنا یا حلوہ گوگرد + خارجی علاج اسطور پر کرین کر نصف اونس مرہم سیماب

۳۰- گرین اکسٹرا کٹ اف بیلا- دو- نالیکر قدرے آئیل اف ہتھیو- بروما کے ذریعہ
یون انچ موٹی اور ڈیڑہ انچ لمبی بتی بنا کر مقعد کے اندر رکہدین یا اس نسخہ کی پچکاری
کرین - **نسخہ** - شوگر اف لڈ ۰ اگرین + لاڈنم ۰ ۲ بوند + آب مقطر ایک آونس +
سبکو ملالین ۰ ان ترکیبون سے زخم رفع نہون تو لمبائی سے اسمین اسقدر عمیق
پچھنا لگادین جس سے اِسفنکٹر مسل کے چند ریشے بہی کٹ جاوین تاکہ مسل
مذکور حرکت نہ کرنے پاوے - افیون کہلا کر دو تین روز تک قبض رکہین
بعد ازان کسی ہلکے مسہل سے رفع قبض کر کے مقویات کا استعمال کرین اور ایسی تدبیر
کرین جس سے پہر قبض نہونے پاوے بلکہ اجابت پتلی آتی رہے -

سوم پرو-لیپسس آف دی ریکٹم

یعنی

خروج المقعد

یہ بیماری بچون مین اکثر پائی جاتی ہے - کبہی تو ریکٹم رودہ کا صرف میو-کس پردہ اور
کبہی تینون پرت باہر نکل آتے ہین +

اسباب - اِسفنکٹر مسل کا کمزور ہوجانا - اجابت کیوقت کہ بہت
عرصہ تک اسہال کا جاری رہنا - کرم کے سبب خراش کا ہونا - اعضاے
بول کی بیماری - مثانہ مین پتہری کا ہونا +

علاج - رودہ کو پہٹکری کے پانی سے دہو کر فوراً اندر کر کے گدیان باندہ دین
اور لنگوٹ باندہ کر ٹانگون کو دراز کر دین - بچہ کو لٹا کر پاخانہ پہراوین + قابضات
کی پچکاری سے بہی اکثر فائدہ ہوتا ہے مثلاً ۲۰ سے ۴۰ بوند تک ٹنکچر آف اسٹیل دو
آونس پانی مین ملاکر اسکی پچکاری کرین نہین تو ٹانک ایسڈ کی پچکاری بہی

داخل کرین - داخلی علاج اس بیماری کا اسطور پر کرین کہ نباتاتی یا معدنی دواؤن سے بیمار کو طاقت بخشین جیسے فولاد اور بارک - چرتیا اور معدنی تیزاب وغیرہ + ان علاجات سے فائدہ نہو تو بیمار کو جراح کے حوالہ کر دین +

چہارم مقعد مین خارش ہونا

ایسے بیمارون کی مقعد مین اکثر کھجلی ہوتی ہے جو بواسیر یا بدہضمی کے مرض مین مبتلا ہوتے ہین اور کرم چمٹنے کے سبب سے بھی مقعد مین خارش ہوتی ہے + بڈھے ہون کو یہ بیماری اکثر ستاتی ہے اور عورتون کو حمل کے اخیر دنون مین اس قسم کی کھجلی ہوا کرتی ہے + خارش گرمی کے سبب سے زیادہ ہوتی ہے - خارش کی شدت رات کے وقت اکثر زیادہ ہوتی ہے اور بیمار کی نیند مین خلل ڈالتی ہے + کھجلاتے کھجلاتے بیمار مقعد کی جلد کو سرخ اور زخمی کر دیتا ہے +

علاج - سرد پانی سے آبدست لیا کرین - غذا سریع الہضم دین کہ جسمین گرم مصالحہ نہو - سرد بسترے پر سوئین - قبض ہونے دین - اور مرض کے مقام پر ان ادویات کو لگاوین

نسخہ - تمباکو کے پتے ۳۰ گرین + کہولتا ہوا آب گرم ایک پائینٹ + ایک گھنٹہ تک بھگو کر چھان لین + اس عرق سے آبدست لین +

نسخہ - ڈائیلوٹ ہائیڈرو سیانک ایسڈ ۲ ڈرام + شوگر آف لڈ ۶۰ گرین + ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ایک آونس + عرق گلاب ۸ آونس + سبکو ملا کر آبدست لین

نسخہ - کرو سیو سب لی مٹ ۲ گرین + ڈائیلوٹ ہائیڈرو سیانک ایسڈ ۲ ڈرام + عرق گلاب ۸ آونس + سبکو ملا کر مرض کے مقام پر لگا دین +

نسخہ - سوہاگہ ایک یا دو ڈرام + روغن بادام ایک آونس + عرق گلاب ۸ آونس سبکو ملا کر آبدست لین + بیماری ہٹیلی ہو تو سنکھیا کا استعمال کرین +

خارش کے رفع کرنے کے لئے یہ مرہم بھی بہت ہی مفید ہے - علاوہ ازیں بواسیر کے مسّون پر بھی لگانے سے درد کچھ تھوڑا آرام آجاتا ہے +

نسخہ - ہائیڈرو - کلورٹ اف کوکین ۱۰ گرین + سلفٹ اف مارفیا ۵ گرین + سلفٹ اف اٹرو - پیا ۴ گرین + بٹے ۲ ناک اسڈ ۱۰ گرین + وے - سے لین ایک آونس + اسنس اف روز جب ضرورت + سکو ملا کر مرہم بنا لین - اور ہر دفعہ اجابت کے بعد مقعد مین یا بواسیر کے مسّون پر لگا دیا کرین - پاخانہ قبض نہونے دین

نسخہ - کرو - سیمو سنب - لی - مٹ ۵ گرین + نوشادر ۴ گرین + کار - بالک اسڈ ایک ڈرام + گلا ئی - سی - رین - ۲ - آونس + عرق گلاب اسقدر جس مین کل عرق چھہ آونس پورا ہو جاوے - مقعد کے گرد اس عرق کو صبح و شام لگانا چاہیے +

ورمس

واضح ہو کہ انسان کے شکم مین اکثر سات قسم کے کرم پائے جاتے ہین انمین سے چار تو ایسے ہین جنمین شکم ہوتا ہے اور تین ایسے جو ٹھوس ہوتے ہین یعنے انمین شکم نہین ہوتا + شکم دار کو اصطلاح مین سی - لل - مین - تھا اور غیر شکم دار کو ٹسے - رل مین تھا کہتے ہین +

جماعت اوّل

سی - لل - من - تھا

اوّل ٹرائی - کو - سی - فی - لس ڈس - پار

انگریزی مین اسکو لانگ تھریڈ ورم کہتے ہین -

یہ کرم چھوٹا سا ہوتا ہے اور سی - کم (معاء اعور) اور بڑے رودون کے دیگر حصّون

مین بھی پایا جاتا ہے ڈیڑھ انچ سے دو انچ لمبا اور بہت باریک ہوتا ہے کہتے ہین
کہ تندرست آدمی کے روده مین بھی یہ کرم بکثرت پایا جاتا ہے ان کرمون کے
ہونے سے کوئی خاص علامت نہین پیدا ہوتی ॥

دوم اسکے رِیس لمبری کائی ڈس

انگریزی مین اسکو لانج - راونڈ ورم کہتے ہین اور پنجابی مین ملپ ॥
یہ کیچوا چھوٹے رودون مین خاصکر خراب طور پر بیٹے ہوئے بچون کے معا مین پایا جاتا
ہے اسکی مقدار اور شکل مٹی کے کیچوے کی سی ہوتی ہے طوالت مین ۶ سے ۱۲ یا ۱۴
انچ تک ہوتا ہے اور رنگ اسکا ہلکا زرد ہوتا ہے - اگرچہ اسکی سکونت کی جگہ چھوٹی
انتڑیان ہین تاہم اوپر معدہ تک اور نیچے تولون تک بھی چلا جا سکتا ہے بس بعض
دفعہ قے کے ساتھ منہ سے نکل آتا ہے اور کبھی مستون مین بھی پایا جاتا ہے - بعض
دفعہ یہ کرم شکم مین نہایت کثرت سے ہوتے ہین اور جو علامتین اسکے ہونے سے
پیدا ہوتی ہین وہ بہت نمایان نہین ہوتین لیکن اسکے ہونے سے پیاس کی شدت
ہو سکتی ہے نیند اچھے طور پر نہین آسکتی ہے اور بیمار رات کو دانت پیستا ہے بعض
دفعہ مریض سست رہتا ہے - چہرہ زرد اور بیمار گندہ دہن ہو جاتا ہے - پیٹ نکل
پڑتا ہے - ہاتھ پاون دبلے پڑ جاتے ہین - بھوک کم ہو جاتی ہے - پاخانہ کے ہمراہ آون
آتی ہے ناک کھجلاتی ہے - بیچینی اور مقعد مین خارش ہوتی ہے ॥

سوم اگزی - یوریس ورمی - کیولے - ریس

انگریزی مین اس کرم کو اسال تھریڈ ورم اور ہندی مین چنچنے اور پنجابی مین چمونے
یا سیونکے بولتے ہین - یہ کرم اکثر تو ریکٹم روده مین پائے جاتے ہین لیکن بعض دفعہ کولن

بیک - ٹاپنڈ فلکشر اور پیسکم تک بہی پائے جاتے ہین شکم کے سب کرمون سے یہ کرم
چہوٹا ہوتا ہے چنانچہ اکثر چوتہائی انچ سے زیادہ لمبا نہین ہوتا اور اکثر بچون ہی مین
پایا جاتا ہے اسکی پہچ کنی نہایت مشکل سے ہوتی ہے یکتا دوا کا کم ہوتا ہے بلکہ اکثر
بیکٹ لنکا ایک گویا سا بنجاتا ہے انکے ہونے سے اکثر یہ علامتین پیدا ہوتی ہین
مقعد مین نہایت شدت کی خارش ہوتی ہے پاخانہ پیچش کے ساتہہ آتا ہے - بہوک
مرجاتی ہے بچہ ناک کو نوچتا رہتا ہے - منہ سے اسکے بدبو آتی ہے - رات کو اچہی طرح
نیند نہین آتی - گاہے گاہے زیادہ تر خوفناک علامتین بہی پیدا ہوتی ہین جیسے تشنج
کو - میا یعنے رعشہ مرگی - اور اندام نہانی مین خراش پیدا ہوتی ہے ✦

چہارم اسکلے - راش - ٹوما ڈیو - ڈی - نے - لی

یہ کرم چہوٹا سا قریب تہائی انچ کے ہوتا ہے اور مصر اور شمالی اٹ - لی مین پایا جاتا ہے

جماعت دوم

اس - ٹے - رل - مین - تہا یعنی غیر شکم دار کرم

اوّل ٹے - نیا سو - لے - ام

انگریزی مین اسکو ٹیپ - ورم اور عربی مین حب القرع اور ہندی مین کدو دانے کہتے
ہین - بعض دفعہ تو صرف تنہا ہوتا ہے لیکن گاہے گاہے تین چار بہی پائے جاتے ہین ✦
اسکے علیحدہ علیحدہ ٹکڑے ہوتے ہین جنکے آپسمین جڑ جانے سے سارا کرم فیتے کی
شکل کا لمبا بنجاتا ہے چہوٹی انتڑیون مین بودوباش کرتا ہے اور ۵ گز سے ۱۵ گز تک
لمبا ہوتا ہے - نہایت کم چوڑا حصہ اسکا وہ ہے جو سر کے پاس ہے اور درمیانہ حصہ جو نہایت

وسیع ہوتا ہے چار یا پانچ لاین تک چوڑا ہوتا ہے - سر اسکا چھوٹا اور چوڑا
ہوتا ہے - جو علامتین اِس کرم کے ہونے سے پیدا ہوتی ہین وہ چندان نمایان
نہین ہوتین بلکہ تشخیص اسکی تب ہی اچھے طور پر ہوتی ہے کہ جب اِسکے چند ٹکڑے
پاخانہ مین پائے جاتے ہین لیکن بعض صورتون مین بیمار کو بھوک نہایت شدت سے
لگتی ہے مریض کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے - معدہ مین اسکے درد ہوتا ہے اور مثانہ
مین خراش - مریض کا سر گھومتا ہے کانون مین آوازین سنائی دیتی ہین - گاہے
گاہے بیمار کو غش آجاتا ہے بے چینی ہوجاتی ہے اور ناک اور مقعد مین کھجلی ہوتی
ہے ؛

دوم ٹے - نیا مے - ڈیو - کا نئے - لے - ٹا

بہ نسبت کدو دانہ کے اِسکے ٹکڑے کسیقدر بڑے بڑے ہوتے ہین ؛

سوم باد - ریو سی فے - لُس لے ٹس

اِس ملک کے آدمیون مین یہ کرم نہین پایا جاتا ؛

اسباب - کرمون کے انڈے یا نہایت چھوٹے چھوٹے بچے کچا گوشت یا
خراب پکا ہوا گوشت کے کہانے سے انسان کے معدہ مین داخل ہوتے ہین اور
نباتی اشیا کے ذریعہ بھی اُنکا دخل معدہ مین ہوسکتا ہے جیسے ساگ پات اور بعض
میوہ جات جیسے سیب اور آڑو وغیرہ اور میلے پانی کے وسیلہ سے بھی وہ انڈے
جسم انسان مین داخل ہوسکتے ہین کدو دانہ کے انڈے اور بچے ایسے مقامات مین کہ
جہان پانی ٹہرا رہتا ہے اکثر پائے جاتے ہین جیسے جھیل اور تالاب وغیرہ ؛

علامات - شکم مین جب کرم ہوتے ہین تب یہ علامتین پیدا ہوتی ہین - شکم

پھول جاتا ہے اور اسمین قولنج کا سا درد ہونے لگتا ہے - مریض اپنی ناک کو نوچتا ہے
مقعد مین کھجلی ہوتی ہے اور سیون کے مقام پر بھی خارش ہوتی ہے بیمار گندہ دہن
ہوجاتا ہے - پاخانہ کبھی تو قبض اور کبھی سست لگ جاتے ہین - درد سر رہتا ہے - بیمار
رات کو دانت پیستا ہے - چہرہ زرد اور سفید ہو جاتا ہے اور بیمار ماندہ رہتا ہے
بھوک کبھی تو زیادہ اور کبھی کم ہوجاتی ہے لیکن تشخیص کامل تب ہی ہوتی ہے کہ جب
براز کے ہمراہ کوئی کرم یا اسکا کوئی ٹکڑا خارج ہوتا ہے اور جب شکم مین کرم نہایت
خراش پیدا کرتے ہین تب عصبی علامتین یہ پیدا ہوتی ہین کہ کبھی تو تشنج اور کبھی
مرگی اور کبھی ہسٹیریا کی نوبتین ہوتی رہتی ہین - کانون مین آوازین سنائی دیتی ہین
سر گھومتا ہے - خون بیتلا پڑجاتا ہے اور بعض دفعہ مریض دیوانہ بھی ہوجاتا ہے - کہتے
ہین کہ جب کدو دانہ شکم مین ہوتے ہین تب سر کے تالو مین برابر درد رہتا ہے اور یہ
علامت اکثر عورتون ہی مین پائی جاتی ہے ❊

علاج - کیچوے اور کدو دانہ کے لئے کئی دوائین ہین جیسے اول روغن تارپین چنانچہ
نسخہ - کسٹرائیل ۴ ڈرام ❊ روغن تارپین ۳ ڈرام ❊ میوسلج - ۴ ڈرام ❊
سرپ اف جنجر ایک ڈرام ❊ پانی ۴ ڈرام ❊ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور نہار
منہ پلادین ❊

دوم سن - ٹو - نین چنانچہ **نسخہ** - سن - ٹو - نین ۲ سے ۶ گرین تک ❊ شوگر اف ملک
۵ اگرین ❊ تھوڑے سے دودھ مین ملاکر نہار منہ پی لین ❊

قبل از پینے اس دوا کے بیمار کو ۲۴ گھنٹہ تک فاقہ رہنا چاہیے ضرورت ہو تو آٹھہ دس
روز تک اس خوراک کو ہر روز پلاتے رہین اور چھ گھنٹہ بعد پینے اس دوا کے مریض کو ایک
آونس کمپاؤنڈ ڈیکاکشن اف ایلوز پلادین ❊

یہ نسخہ کمپاؤنڈ ڈرم سیڈ کیچوے کے لئے مجرب ہے اور کدو دانہ اور خمینے کے واسطے

بہی مفید ہے + بیمار کو اسبات کی خبر کر دینی چاہیے کہ سن - ٹو - نین کی چند خوراک
کہانے کے بعد بصارت مین بعض دفعہ فرق بڑہ جاتا ہے یعنے اشیا اسکو نیلی یا زرد
یا کسی اَور رنگ کی دکہائی دیتی ہین - لگاہے گاہے سن - ٹو - نین کی ایک خوراک کے
ہمراہ ایک گرین کا تیسرا حصہ پوڈا - فلین بہی ملا دیا جاوے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے +
اور راؤنڈ وُرم کے لئے یہ نسخہ بہی نہایت مجرب ہے -
نسخہ - کلورا - فارم ایک ڈرام + کسٹر آئیل - ایک آونس + کرو - ٹن - آئیل ایک بوند +
سبکو خوب طرح ملا لین - خوراک ½ ڈرام سے آدہے آونس تک +
سوم کسو چنانچہ نسخہ - کسو کا سفوف ۰ ۲۴ گرین یعنے ۴ ڈرام + شہد اُسقدر جس سے
لعوق بنجاوے - نصف اسکا نہار مُنہ پلا دین اور باقی چہہ گہنٹہ بعد + یہ نسخہ کدو دانہ
کے واسطے مفید ہے +
چہارم کمیلا چنانچہ نسخہ - کمیلا ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک + سرپ یعنے شیرہ تین
ڈرام + میو - سلیج ۲ ڈرام + پانی ۳ آونس + سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور نہار
مُنہ پلا دین اور چہہ گہنٹہ بعد ایک تیز جلاب دیدین - یہ نسخہ کدو دانہ کے لئے مفید ہے
پنجاب مین کمیلا کو دہی مین ملا کر پلاتے ہین +
پنجم - لی - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف مل - فرن اِسکے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے
کہ پہلے روز صبح کے وقت کسٹر آئیل کا ایک جلاب دیدین اور اُس روز بیمار کی غذا
بالکل کم کر دین یعنی یا تو صرف ساگو دانہ یا آش جو پلا دین رات کو پہر جلاب دیدین تاکہ کرم و
پیٹ بالکل نہر ہے اور دوسرے روز صبح کو اِس نسخہ کا استعمال کرین +
نسخہ - لے - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف مل - فرن ۰ ۲ سے ۰ ۴ بوند + سرپ اف جنجر
۴ ڈرام + میو - سلیج ۲ آونس + پانی ۲ آونس + سبکو ملا کر نہار مُنہ پلا دین اور چار
گہنٹہ بعد کسٹر آئیل کا ایک جلاب دیدین - اِس نسخہ کو دو یا تین دفعہ پلانے سے سارا

کرم نکل آتا ہے تاکہ پھر پیدا نہ ہونا پاوے - مقویات خاصکر معدنی تیزاب ہمراہ ٹنکچر اف اسٹیل اور کواشیا کے پلاوین اور بیمار کو تاکید کردین کہ اپنے کہانے مین نمک زیادہ کہایا کرے اور کہانا خوب طرح پکاکر کہاوے - چنمنون کے مارنے کے واسطے آب سرد یا انفیوژن اف کواشیا کی پچکاری کرین یا بموجب اس نسخہ کے اسٹیل اور کواشیا کی پچکاری کرین -

لنسخہ - ٹنکچر اف اسٹیل ایک سے تین ڈرام تک ٭ اکسٹراکٹ اف کواشیا ۵ گرین ٭ اکسٹراکٹ اف بار - بلے - ڈوز - الونز ۳ گرین ٭ انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس ٭ اس پچکاری کے بعد کیا - لو - مل اور اسکا - مو - نی کا ایک جلاب لیوین ٭ یا بموجب اس نسخہ کے کہانے کے نمک کی پچکاری کرین ٭

لنسخہ - کہانے کا نمک ایک آونس ٭ آش جو ۱۲ آونس ٭ دونو کو ملا لین ٭ یا چونہ کا پانی یا ایک آونس پانی مین ۵ ا بوند سلفیورک - ایتہر ملا کر اسکی پچکاری کرین یا اگر مریض جوان ہو تو ٹنکچر آف اسٹیل ۲ ڈرام نصف پاینٹ پانی مین ملاکر اس کی پچکاری کرین - یہ کرم نہایت دقت سے مارے جاتے ہین کیونکہ علاوہ رکیٹم کے سیکم اور کولن کے اوپر کے حصہ مین بہی پیدا ہوتے ہین - پس ایسا کرین کہ تین چار جلاب پے درپے ایسے دین جن سے خوب کہلکر دست آجاوین تاکہ چنمنے رودہ کے اوپر کے حصہ سے کہسکر نیچے اُتر آوین اور پچکاریونکا اثر اُنپر خوبطرح ہو سکے - اس ترکیب کو کئی ہفتہ بلکہ کئی مہینے برابر کرنا چاہئے اور لگا ہے گاہے کہانے کو فولاد اور جلاب بہی دیا کرین نہین تو ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر تو کرم ہلاک ہوجاتے ہین اور تہوڑے عرصہ تک تکلیف بہی رفع ہوجاتی ہے لیکن بار بار پہر تکلیف شروع ہوجاتی ہے حتی کہ مریض بیزار ہوکر علاج سے دست بردار ہوجاتا ہے ٭

کالرہ یعنی ہیضہ

ماہیت - اس مرض کی نسبت اطبا کے خیال دو طور کے ہین لیکن دونو فریق کی
راے اسبات پر متفق ہے کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتی ہے
چنانچہ بعض اطبا ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب زہر ندکو رجسم مین سرایت کر جاتا ہے اثر
اُسکا پہلے خون پر ہوتا ہے اور یہ کہ جسم کے اندر یہ زہر خود بخود پیدا ہو کر زندہ رہتا ہے
دوسرا خیال اس زہر کی نسبت یہ ہے کہ پہلا اثر اسکا امعا کے میوکس پردہ پر ہوتا ہے
اور وہان سے خون مین سرایت کر جاتا ہے + اس زہر کی نسبت ایک بڑی بات
قابل یاد رکھنے کے یہ ہے کہ جب اس زہر مین رطوبت ملجاتی ہے تب اجزا اسکے بہت
جلد خود بخود منتشر ہو کر زایل ہو جاتے ہین چنانچہ یہی سبب ہے کہ بعض وبا تہوڑے
عرصہ تک رہ کر نابود ہو جاتی ہے اور اسیواسطے انگلستان مین کہ جہان کی آب وہوا
سرد اور مرطوب ہے زہر اس مرض کا عرصہ تک تر و تازہ نہین رہ سکتا لیکن ہندوستان
کی آب وہوا ہمیشہ گرم و خشک ہوتی ہے اسواسطے اس مرض کی طاقت
اور اثر کو قائم رکھتی ہے + کم ہو جانا حرارت غریزی کا اور ہاتہون کو سرد محسوس
ہونا مریض کے جسم کا گویا کہ خاص علامتین اس مرض کی ہین - یعنی اس زہر کے
سرایت کر جانے سے خون مین اس قسم کے تغیرات واقع ہوتے ہین جن سے یہ علامتین
پیدا ہوتی ہین اور یہ بات یاد رہے کہ اس بیماری مین حرارت غریزی جسقدر کم ہو جاتی
ہے اسیقدر یہ مرض بہی زیادہ تر مہلک ہوتا ہے اور دست و قے کا آنا اور
تشنج کا ہونا اس بیماری کی بھاری علامتون مین سے نہین ہین کیونکہ بارہا ایسا
دیکہا گیا ہے کہ مریضون کو نہ تو دست اور نہ قے آئے ہین پہر بہی تہوڑے عرصہ کے
اندر مر گئے ہین سبب اسکا یہی معلوم ہوتا ہے کہ خون گاڑہا ہو کر اسقدر جلد جم

جاتا ہے کہ دست وقے کے آنیکا موقع نہین رہتا جب کولیس یعنے حالت سردی
مین بیمار مرجاتا ہے تب اُسکی نعش کے امتحان سے یہ علامات پائی جاتی ہین کہ امعا
کے اندر ایک عرق گدلا بے بو اور مثل چاولون کے دہوون کے پایا جاتا ہے اور اُنکے
غدود پہولے ہوئے ہوتے ہین ۔ جگر طحال اور گردے خون سے پر ہوتے ہین مثانہ خالی
اور سکڑا ہوا ہوتا ہے اور ششن مین بہی اجتماع خونکا ہوتا ہے ۔

ماہیت اور سبب ۔ فی زمانا اِس مرض کی نسبت جو جو تحقیقات ہوئی
ہین اُنکا ذکر نیچے کیا جاتا ہے چنانچہ وہ یہ ہین کہ اکثر اطبا کی رائے مین اس بیماری
کا اکسائٹینگ کاز ایک خاص قسم کا زہر ہے جو خرد خرد کرمون کی شکل کا ہوتا ہے مگر
ملک جرمنی کے ڈاکٹر کاک نے اِس بیماری کے زہر کی نسبت جو تحقیقات کی ہین
اُن سے اُنہون نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہیضہ کی بیماری کے دست وقے کے مادہ مین
خمدار چہوٹے چہوٹے کرم ہوتے ہین جو اُس مادہ مین نہایت تیزی سے حرکت کرتے
ہین اُن کرمونکا نام اُنہون نے اکالرا بی ۔ سی ۔ لس رکہا ہے ۔ لیکن حقیقت مین
یہ کرم کیا ہین کیونکر پیدا ہوتے ہین اور ہیضہ کے پیدا کرنے مین انکا تعلق کسقدر ہے
اِن باتون کی نسبت ہنوز تحقیقات ہو رہی ہین ۔ پس اِن امور مین کوئی رائے پختہ
نہین دیجا سکتی ۔ ہیضہ کی بیماری متعدی ہے مگر اُس معنی یہ نہین کہ جیسے چیچک
وغیرہ متعدی امراض ہین ۔

کن ۔ ٹے ۔ جی ۔ ان یعنے چہوت اِس بیماری کی مریض کے دستون مین ہوتی ہے
یعنے دستون کے مادہ کے ذریعہ یہ مرض اَورون کو ہوجاتا ہے مثلاً جب ذرا سا
بہی دستون کا مادہ پینے کے پانی مین ملجاتا ہے اور وہ پانی پیا جاتا ہے تب لوگون
کو یہ بیماری ہوجاتی ہے کہتے ہین کہ پہلے پہل جب خارج ہوتا ہے تو خاص زہر اس
بیماری کا بے ضرر ہوتا ہے چار یا پانچ روز بعد اُسمین تیزی پیدا ہوتی ہے ۔ دودہ کے

ذریعہ بھی ہیضہ کا زہر عالمگیر ہو جا سکتا ہے اور کھانے پینے کی دیگر اشیا کے وسیلہ بھی پھیل جا سکتا ہے * بڑے بڑے تجربہ کار طبیبوں کا یہ بھی قول ہے کہ ملیریا بخار بھی کا موجب ہے۔ جس سے نوبتی بخار پیدا ہوتے ہیں اور اسمیں شک بھی نہیں کیونکہ ہم بارہا ایسا دیکھتے ہیں کہ جس موسم میں ملیریا کا زور شور ہوتا ہے تب نوبتی کا بازار گرم اُس موسم میں ہیضہ کی وبا بھی پھیلتی ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ پہلے تو مریض ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے بعد ازان تپ ہو جاتی ہے اور یہ کہ اسی موسم میں بعضوں کو ہیضہ ہو جاتا ہے پر اکثر تپ نوبتی میں مبتلا ہو جاتے ہیں *

اقسام مرض - یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے یہ تینوں اقسام اسکے خون کے تغیرات پر منحصر ہیں *

اول - قسم خفیف اسطور پر شروع ہوتی ہے کہ پانی کے طور پر پتلے پتلے دست اور قئے کثرت سے آتی ہے مگر ان دست و قئے کے آنے سے نہ تو مریض کے جسم کی حرارت میں چندان کمی ہوتی ہے اور نہ خونکا دوران بہت سست ہو جاتا ہے۔ علامات خوفناک اور شدید مثلاً دست و قئے اور تشنج کے شروع ہونے سے ۲۴ گھنٹہ یا دو تین یا چار روز پیشتر جو اسہال جاری ہوتا ہے اُسکو اصطلاح میں پری۔ مانی۔ ٹیری ڈا۔یا۔ریا یعنے اسہال منذرہ کہتے ہیں۔ اگرچہ اس خفیف قسم میں بھی جسم کی حرارت کسیقدر کم ہو جاتی ہے اور دوران خون سست پر بھی جبتک خاص ہیضہ کے دست نہیں شروع ہو لیتے ہیں تبتک تشنج کی علامت پیدا نہیں ہوتی کولیپس کی حالت کی سردی علامتیں اس خفیف قسم کی بیماری میں بتدریج پیدا ہوتی ہیں لیکن اسقدر شدید نہیں ہوتیں جسقدر دوسری اور تیسری قسم کی بیماری میں ہوا کرتی ہیں علاوہ ازین اس قسم کے مرض سے بیمار اکثر جان بر ہو جاتے ہیں *

دوم - جب زہر کی مقدار و ذرہ زیادہ ہوتی ہے تب دوسرے درجہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اسمین وہی تین ستون کے بعد شدت سے تشنج ہونے لگتا ہے - اور کولیپس کیحالت کی روہی علامتین بھی بہت جلد اور شدت سے ظاہر ہوتی ہین اس قسم کی بیماری سے جب مریض مرتا ہے تب اُسکی نعش کے امتحان سے چھوٹے رودون کے اندر گاڑہی سفید رنگ کی رطوبت مثل چاولون کے دہون کے پائی جاتی ہے ٭

سوم - جب خون کے اندر بہت زیادہ زہر سرایت کرجاتا ہے تب دورہ خون کا بہت ہی سست یا بالکل رُک جاتا ہے اور مین ابتداہی سے جسم کی حرارت اتقدر کم ہوجاتی ہے کہ بیمار کا بدن سرد مانند برف کے ہوجاتا ہے - اِس قسم کا مرض نہایت شدید بہت ہی جلد مہلک ہوجاتا ہے - اِسمین دست بہت کم یا بالکل آتے ہی نہین - بیمار کی آواز بیٹھہ جاتی ہے وہ بہرا ہوجاتا ہے اور سر اُسکا گہومنے لگتا ہے - کُل رطوبتین جسم کی خشک ہوجاتی ہین اور خون صاف نہین ہونے پاتا اسلیئے جسم بیمار کا نیلا پڑجاتا ہے ٭

علامات منذرہ - جس جگہہ ہیضہ کی وبا پہیلتی ہے وہان کے لوگون کی طبیعت گہبرائی ہوئی اور وحشت زدہ ہوجاتی ہے ہیضہ کا خوف دلون مین سمایا تا ہے اور اکثر دلکا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - اور خاص بیماری کی علامتون کے شروع ہونے سے پہلے مریض بے چین اور پست ہمت ہوجاتا ہے اور چہرہ کا رنگ فق ٭ اور دو یا تین روز پہلے سے اکثرون کو ڈا - یا - ریا کے طور پر دست بھی آنے لگتے ہین جسکو اصطلاح مین پری - مانٹے - ٹری ڈا - یا - ریا کہتے ہین ٭

علامات خاص بیماری کی - یا تو پری - مانٹے - ٹری ڈایا - ریا پہلے ہوتا ہے اور تب خاص بیماری شروع ہوتی ہے یا خود بخود اِسطور سے شروع ہوجاتی

ہے کہ چنگا بھلا آدمی کھانا پینا کھا کر سونے کو جاتا ہے اور آدھی رات یا صبح تک
با آرام سوتا رہتا ہے اُسوقت بلا وجہ جی متلا کر شدّت سے دست وقے شروع ہو جاتے
ہین - جون جون دست وقے آتے جاتے ہین - مریض کمزور اور نڈھال ہوتا جاتا ہے
جسم سرد مانند برف کے ہو جاتا اور ہاتھ پاؤن مین تشنج ہونے لگتا ہے دم لینے مین
تکلیف ہوتی ہے - آواز کمزور یا بیٹھ جاتی ہے - تشنگی کمال درجہ پر ہوتی ہے اور
بیمار بے چین ہو کر بستر پر تڑپنے لگتا ہے - اور کپڑے اِدھر اُدھر پھینک دیتا ہے -
ہاتھ پاؤن کی اُنگلیان سکڑ کر ایسی ہو جاتی ہین کہ جیسی عرصہ تک پانی مین بھگونے
سے ہوا کرتی ہین - ناخن نیلے پڑ جاتے - آنکھین دب جاتین - پردہ قرنیہ پست ہو جاتا -
رخسارے دب جاتے - ناک نکل پڑتی زبان اور لبین نیلی پڑ جاتی ہین - نبض کمزور
ہو جاتی ہے - بلکہ پہنچون پر محسوس ہی نہین ہوتی - ابتدا ہی سے پیشاب بند ہو جاتا
ہے - مگر ہوش وحواس قائم رہتا ہے - جسم کی حرارت اِسقدر کم ہو جاتی ہے کہ ۹۰ یا
۹۵ درجہ سے زیادہ نہین ہوتی اور مُنہ کے اندر کی حرارت تو اس سے بھی کم ہو جاتی
ہے ٭ حالتِ ردہی مین دست وقے کم آتے ہین یا بالکل بند ہو جاتے ہین ٭
تین سے چوبیس گھنٹہ کے اندر بیمار اکثر مر جاتے ہین اور جو اِس عرصہ کے بعد بھی زیج
رہتے ہین وہ رو بصحت لانے لگتے ہین اور اِنکو گا ہے گا ہے شفا بھی ہو جاتی ہے ٭
غرض جب طبیعت صحت کیطرف رجوع کرتی ہے تب جسم بتدریج گرم ہوتا جاتا ہے
چہرہ پر سرخی آتی جاتی ہے خون دورہ کرنے لگتا ہے - نبض اور تنفس کی حرکت صحیح
ہوتی جاتی ہے - بیمار کو اب چین آتا جاتا ہے - تھوڑا بہت پیشاب بھی آنے لگتا ہے -
اور سبز یا سیاہی مایل بدبودار دست بھی آتے ہین -

اسٹیج اف ری - اک - شن - یہ وہ درجہ ہے جسمین خاص بیماری کی علامتین
رفع ہو جاتی ہین مگر بعوض صحت کے اُن علامتون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے علامات

ذیل ظاہر ہونے لگتی ہین چنانچہ دماغ یا شش مین اجتماع خون کا ہوجاتا ہے اور بیمار پر غنودگی طاری ہوجاتی ہے - بلاتے تو ایسا بولتا ہے جیسا کوئی نیند کی جھونک مین بولتا ہے پیشاب پیدا نہین ہوتا - دورے سرور غنودگی ہوتی ہے رفتہ رفتہ کامل بیہوشی طاری ہوکر بیمار مرجاتا ہے - بعض دفعہ اس ریی ایکشن کے درجہ کا بخار بیچ بیچ بڑھتے بڑھتے کئی دن کے اندر ردی ہوجاتا ہے اور بیمار کو ہلاک کرڈالتا ہے ٭

ہیضہ کے بیمار کے دستون کے امتحان سے یہ باتین پائی جاتی ہین کہ انہین پانی کا جزو کثرت سے ہوتا ہے - تھوڑا بہت ایپی - تھی - لی - ام ایک شے دانہ دار اور ایک عفونت ریشہ دار قدرے البیومن برائے نام تھوڑا سا صفرا مگر نمکین اجزا خاصکر کھانے کا نمک بہت کثرت سے ہوتا ہے ٭

نتائج - ہیضہ کی بیماری سے جب مریض رو بصحت لانے لگتا ہے تب بعض دفعہ عرصہ تک دست وقفے جاری رہتے ہین یا دونون تک شب و روز برابر ہچکیان آتی رہتی ہین بعض دفعہ تپ دوہ قرنیہ گلنے لگتا ہے اور کبھی جسم پر بکثرت دنبل پیدا ہوجاتے ہین ٭

صورت حال تشریحی بعد وفات - لاش سکڑی ہوئی رنگت اسکی نیلگون ٹانگین اور بازو سخت اینٹھے ہوئے ہوتے ہین - بعض دفعہ موت کے بعد لاش گرم ہوجاتی ہے یہانتک کہ حرارت ۱۰۳ درجہ تک ہوجاتی ہے اور کئی گھنٹہ برابر رہتی ہے ٭ رودون مین بھی چاول کے دھون کی سی رطوبت پائی جاتی ہے جو زندگی کیحالت مین دستون کے ہمراہ خارج ہوتی تھی - رودون کا میوکس پردہ موٹا ہوکر ملایم ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ سرخ بھی دیکھا جاتا ہے - دل پھیپھڑے اور دیگر اعضا مین خون کے دھبے پائے جاتے ہین ٭ لاش کے اندر جو خون

ہوتا ہے وہ گاڑھا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے دل کے داہنے خانہ اور پلمو نری
ارٹری بھی سیاہ خون سے پُر ہوتی ہیں مگر دل کے بائیں خانے خالی ہوتے ہیں
پھیپڑون میں بہت خون نہیں ہوتا بلکہ سکڑ کر خشک ہو جاتے ہیں ۔۔

حفظ ماتقدم ۔ ہیضہ کے دنون میں جن باتون میں احتیاط لینی چاہئے انکا ذکر تدابیر
حفظ ماتقدم امراض وبائی میں نہایت تشریح کے ساتھہ کیا گیا ہے جسکو دیکھو ۔

علاج خاص مرض کا ۔ واضح ہو کہ اطبا کا اسباب پر اتفاق ہے کہ جسم میں
خاص قسم کے زہر کے سرایت کر جانے سے ہیضہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور یہ
کہ کوئی بھی فاد اس زہر کا ابتک یافت نہین ہوا لہٰذا اس بیماری کی علامتون
کے دفعیہ کا علاج کرنا چاہئے لیکن یاد رہے کہ جب خاص مرض شروع ہو جاتا ہے
تب دوا کی کچھہ بھی پیش نہین چلتی اسواسطے مناسب ہے کہ حفظ صحت کے قواعد کی پابندی
ضروری کرین تاکہ خاص بیماری رُک جاوے اور اسہال مندرہ جب کبھی موجود
ہون تو قابضات سے فوراً روکنا چاہئے اور مثل اور اطبا کے ہم اسباب کو نہین مانتے
کہ اسہال مذکورا معا مین اغذیہ غیر منہضم یا کثرت سے فضلہ کے ہونے سے جاری ہوتا
ہے اسواسطے بذریعہ مسہلات مثلاً کسٹرآئل کی صفائی شکم کرنا چاہئے بلکہ اپنا تجربہ ہے
کہ جب کسی مقام مین ہیضہ کی وبا پھیلتی ہے تو ہیضہ کے زہر سے ہوا اُس جگہہ کی زہریلی
ہو جاتی ہے ۔ غرض جس کسیکی طبیعت مین اس زہر کے اخذ کرنے کی استعداد ہوتی ہے
وہ بعض دفعہ اسہال مندرہ مین مبتلا ہو جاتا ہے ۔ پس اس اسہال کو عین ابتدا ہی
مین بذریعہ قابضات کے روک دینا چاہئے اس خیال سے کہ خاص مرض کی علامتین
شروع ہونے پاوین کہ جسوقت دوا بیکار ہو جاتی ہے ہم نے اسباب کا ذکر اوپر
کر دیا ہے کہ کوئی بھی فاد ہیضہ کے زہر کا ابتک دریافت نہین ہوا اسواسطے ہر ایک
طبیب بموجب اپنے تجربہ کے ہیضہ کا علاج اپنے ہی طور پر کرتا ہے پس ہم بھی اس

موقع پر دہی علاج بتلاتے ہین جسکو کہ ہم نے سالہاسال کام مین لایا ہے وہ علاج یہ
ہے کہ عین ابتداے مرض مین کافور کا استعمال کرتے ہین اور یہ نہایت مفید پڑتا ہے
یعنے اکثر اس سے دست و قے تہم جاتے ہین - تشنج موقوف ہوجاتا ہے اور ہاتھہ پاؤن
مین گرمی آجاتی ہے مگر اس دوا کو عین ابتداے مرض مین دینا چاہیے ورنہ اس سے کچھہ
فائدہ نہوگا - اور جبتک علامتون کو تخفیف نہولے اسٹرانگ اسپرٹس اف کمفر چار سے
چھہ بوند کی مقدار مین دس دس منٹ بعد دینا چاہیے علامتون کو جب تخفیف ہوجائے تب
گہنٹہ گہنٹہ بعد دینا کافی ہے * جب اس دوا سے فائدہ نہین ہوتا ہے تب علامتون کے
دفعیہ کی کوشش کرتے ہین چنانچہ دستون کے روکنے کیواسطے ۔ اگرین کیالومل اور ۲ گرین
افیون کی دو گولی بنا کر بیمار کو کہلا دین - فوراً قے ہوجاوے تو ایسے ہی دو گولیان بنا کر
پہر کہلا دین - ان سے دست نہ رکین تو ان نسخہ جات مین سے کیسکا استعمال کرین -
نسخہ - چاک مکسچر ایک آونس ٹنکچر آف کے - ۲۰ - کیوا ایک ڈرام *
اکسٹراکٹ آف لاگ - ۲۰ - ۳ گرین * گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو گہنٹہ بعد پلا دین یا اس نسخہ کا استعمال
دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد کرین -
نسخہ - شوگر آف لڈ ۳ گرین * ڈائیلوٹ اسے ٹک اسڈ ۳ بوند ٹپکایا ہوا پانی
ایک آونس * سبکو ملالین اور یہ گولیان بہی جنکو اصطلاح مین کالرہ پلس کہتے ہین مفید ہین -
نسخہ - ہینگ ۲ گرین * سفوف سرخ مرچ ایک گرین * افیون ایک گرین * اور شوگر اف لڈ
کی پچکاری بہی دستون کے روکنے کیواسطے مفید ہے مثلاً ۰ ۲ گرین شکر آف لڈ دو
آونس پانی مین حل کرکے اسکی پچکاری کرین * قے بشدت ہوتی ہو تو اسکے روکنے کے
واسطے فم معدہ پر راتی کی پٹی لگا دین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے برف کے کہلا دین *
تشنج رفع کرنے کے واسطے یا تو سفوف زنجبیل یا سرسون کے تیل مین جائفل رگڑ کر زور زور
سے مالش کرین * جسم کی حرارت قائم رکہنے کے لئے بوتلون مین گرم پانی بہر کر ہاتہ کے

ہاتھ پاؤں اور بغلوں میں لگاویں ✤ نبض قائم رکھنے کیواسطے اس نسخہ کا استعمال کریں -
نسخہ - کاربونٹ اف امونیا ۵ گرین ✤ سلفیورک ایتھر ۲۰ یا ۲۵ بوند ✤ عرق کافور
ایک آونس ✤ سبکو ملاکر حسب طاقت مریض کے دس دس یا پندرہ پندرہ منٹ بعد یا آدہ
آدہ یا گھنٹہ گھنٹہ بعد پلادین ✤ لیکن یاد رہے کہ اگر دستوں کے بند کرنے کے واسطے
بعوض نسخہ چاک میکسچر کے نسخہ شوگر اف لڈ کا استعمال کریں تو نسخہ بالا کی فی خوراک مین
بعوض کاربونٹ اف امونیا کے ۲۰ یا ۲۵ بوند لائیکر امونیا ملاوین اس خیال
سے کہ مبادا جسم مین کاربونٹ اف لڈ بنجاوے جو خود ایک زہر ہے ✤ تشنگی رفع
کرنے کے واسطے ۲ یا ۳ ڈرام اسیٹک ایسڈ ایک بوتل پانی مین ملاکر اور اگر دستیاب
ہوسکے تو اسکو برف مین سرد کر کے بمقدار ایک یا دو آونس کے بیمار کو پلاوین اور برف کے
ٹکڑے کہلاوین - اس بیماری مین تشنگی شدت سے ہوتی ہے اور اگرچہ پانی پلانا منع نہیں
ہے لیکن اسقدر زیادہ پانی نہ پلانا چاہئے جس سے فوراً قے ہوجاوے ✤ دم لینے میں
تکلیف ہو تو سینہ پر ایک بڑی سی رائی کی پٹی لگادین - اس مرض مین بیمار کے
بدن اور بستر و پر سرکہ چھڑکنا مفید ہے اور ڈائیلوٹ اسیٹک ایسڈ میسر نہو تو بعوض
اُسکے پانی مین سرکہ ملاکر بیمار کو پلاوین ✤ مریض کے بستر و کو صاف ستہرا رکہیں اور مواد
دست و قے کو خشک مٹی کے نیچے داب دین جیسا کہ پیچھے حفظ ماتقدم مین بتلایا گیا
ہے ✤

واضح ہو کہ جب مرض خفیف ہوتا ہے تب ابتدا مین کارلز براؤن کے کلورو ڈائین
کے استعمال سے دست تہم جاتے ہین ✤

علاج ورجہ ری - ایکشن کا - یہ وہ حالت ہے کہ بعد رفع ہوجانے علامات
ہدیہ یعنی کولاپس کی پیدا ہوتے ہی اسمین بیمار کی نبض تیز ہوجاتی ہے بدن گرم ہوجاتا
ہے - آنکھیں سرخ ہوجاتی ہین اور مریض پر غنودگی طاری ہوتی ہے کہ جن ساری

علامتون سے دماغ مین اجتماع خون کا ثابت ہوتا ہے پس اس حالت مین ایسا کرین کہ اسٹی میولینٹ ادویات جیسے ایمونیا برانڈی وغیرہ پلاوین اور تہوڑی تہوڑی مقدار مین کیا۔لو۔مل کہلاوین اور غنودگی زیادہ ہو تو گردن پر پلسٹر لگاوین اور کہانے کو اغذیہ زود ہضم اور مقوی دیوین مثلاً دودہ۔شوربا۔انڈے ٭

علاج نتائج کا - مریض کو عرصہ تک قے آتی ہو یا شدت سے ہچکیان آتی ہون تو تہوڑی تہوڑی مقدار افیون یا مرفیا کی استعمال کرین اور فم معدہ پر رائی کی پٹی لگاوین اس سے یہ علامتین رفع نہون تو معدہ کے مقام پر چہوٹا سا بلسٹر لگاوین اور ہائیڈروسیانک اسڈ٭کرلیو۔زوٹ٭کلورا۔فارم یا سلفیورک ایتہر کا استعمال کرین ٭

دست آتے ہون تو ادویات مناسب سے انکو روکین پردہ کارنیا گلجاوے تو زخم مین ۲ گرین کا نائٹریٹ اف سلور سولیوشن لگاوین۔دوا اور غذا مقوی دیوین مثلاً کونین اور خمر اگر جسم پر پہوڑے نکل آوین تو جراحی کے قاعدہ سے انکا علاج کرین ٭

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سفینہ کا مریض ساری باتون سے تندرست معلوم ہوتا ہے لیکن پیشاب نہین پیدا ہوتا اسصورتمین ایسا کرنا چاہیے کہ کمر کے مقام پر رائی کی پٹی لگائین اور ڈرائی۔کپنگ کرین۔سلائی کا استعمال کرین نہین تو اس نسخہ کو کام مین لاوین ٭

نسخہ - نائٹریٹ ۳ گرین + نائٹرک ایتہر ۲۰ بوند + انفیوژن اف بیچو کیلک آونس ٭ سبکو ملا کر تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد پلاوین ٭

مرض ڈی سن ٹری

تعریف - اردو مین اس مرض کو آؤن لہو کی بیماری کہتے ہین لارج انٹسٹائن یعنی معا صغلی کے میوکس ممبرین کے انفلامیشن کو ڈی سن ٹری کہتے ہین یہ بیماری

تین قسم کی ہوتی ہے - ایک اکیوٹ یعنے حاد - دوسری سب اکیوٹ اور تیسری کرانک یعنے مزمن +

اوّل اکیوٹ ڈی - سن - ٹری

ماہیت - اصل اس بیماری کی یہ ہے کہ بڑے رودون کے سارے یا کسی حصّہ کے میوکس پردہ مین انفلامیشن کے ہونے سے خون زیادہ آتا ہے تب وہ پردہ پہول کر سُرخ اور خشک ہوجاتا ہے - بعد ازان اس سے لعف پیدا ہونے لگتا ہے - اس درجہ مین مرض رفع ہوگیا تو بہتر ورنہ پردہ مذکور پر جا بجا زخم پڑجاتے ہین - یہ زخم یا تو گول گول یا آڑے یا ترچہے ہوتے ہین اور کوئی تو چہوٹے چہوٹے اور کوئی بڑے بڑے ہوتے ہین اگر اُنکی یہ بندہ کر زخم خشک ہوگئے تو بہتر ورنہ مُردار پڑجاتے ہین اور بجاے سرخ رنگ کے وہ سیاہ ہوجاتے ہین - پس اس ماہیت کے ملاحظہ سے ناظرین کو واضح ہوجائیگا کہ یہ بیماری تین درجون مین تقسیم ہوسکتی ہے یعنے درجۂ اول وہ جسمین میوکس پردہ صرف خون سے پُر ہوجاتا ہے - دوسرا درجہ وہ جسمین پردہ مذکور مین زخم پڑجاتے ہین اور تیسرا درجہ مرض کا وہ ہے جسمین میوکس ممبرین بلکہ کُل رودہ مُردار پڑجاتا ہے - پہلے ہم تینون درجون کی علامات اور تب انکا علاج الگ الگ بیان کرینگے

علامات درجۂ اوّل - اکیوٹ بیماری اسطورپر شروع ہوتی ہے کہ پہلے بیمار کو پتلے پتلے دست آتے ہین بعد دو چار روز کے خاص علامات درجۂ اول کی اسطورپر شروع ہوتی ہین کہ بیمار کو تہوڑی تہوڑی آؤن اور لہو کی نہایت پیچش اور درد کے ساتھہ بار بار دست آتے ہین اور ہر ایک دست کیوقت بیمار اسقدر زور لگاتا ہے کہ جس کا بیان نہین کیاجاسکتا - پہر بہی بجز دو چار قطرہ خون کے یا ایک آدہ سُدے کے کچہہ اور نہین خارج ہوتا شکم مین اور خاصکر سیکم (معا اعور) اور سگ - مائیڈ فلکشر پر

(ایک حصہ معا قولون کا) دبانے سے درد اور ورم معلوم ہوتا ہے بیمار کی زبان خشک اور درمیان سے میلی اور کنارے اُسکے سُرخ ہوتے ہین اور بجی رہو جاتا ہے جس سبب سے نبض تیز اور خون سے پُر جسم گرم پیشاب کم اور سُرخ اور کمال بےچینی ہوتی ہے - بھوک مرجاتی ہے - اِس درجہ کے دستون کو دیکھکر ملاحظہ کرین تو بجز آؤن اور خون کے یا کوئی شدہ کے کچھ اثر نہین ہوتا +

علامات درجہ دوم - اب دست کسیقدر پتلے پتلے اور کھلکر آتے ہین لیکن پیچش اور درد کے ساتھ اور جون جون بیماری بڑھتی جاتی ہے دست کبھی تو زرد اور کبھی سبز رنگ کے آتے ہین اور اُنمین خون اور سلف کے ٹکڑے ہوا کرتے ہین اور منجمد بلغم کے ٹکڑے بھی ہوتے ہین - بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعوض دست کے نرا خون ہی جاری ہونے لگتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اب رودون مین زخم پیدا ہوجاتے ہین اُنکے اوپر کا جھیجڑا جن بار ریک رگون کے وسیلہ سے اٹکا رہتا ہے وہ رگ مریض کی زور زور سے کپنتھنے کے سبب ٹوٹ جاتا ہے اور انگوروں کو بھی صدمہ پہونچتا ہے تب خون جاری ہونے لگتا ہے + بنسبت درجہ اول کے اب بخار کی شدت کم ہوجاتی ہے - اور اِس درجہ کے اخیر مین بخار بالکل فرو ہوجاتا ہے - اب بیمار روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے چنانچہ نبض اُسکی باریک اور پتلی ہوتی ہے چہرہ دب جاتا ہے - ناک نکل پڑتی ہے - رنگ چہرہ کا پیلا پڑجاتا ہے - مریض لاغر اور نڈھال ہوجاتا ہے - بھوک مرجاتی ہے - بسبب کمال ضعف کے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اب بیمار بستر سے اُٹھ بھی نہین سکتا - اِس درجہ کے دستون کے امتحان کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بیمار کے شب و روز کے بول و براز کو ایک ظرف مین جمع رکھین اور صبح کیوقت اُسکا امتحان اِسطور پر کرین کہ پہلے اُس برتن مین پانی چھوڑین اور لکڑی سے دست کو خوب ہلاکر ٹھہرنے دین بعدازان اوپر کے پانی کو نتھارین پھر دوبارہ اُس ظرف کو پانی سے بھر کر پہلے طور پر ہلا کر پانی کو نتھارین اِسیطور پر تین

مرتبہ کرین تب اُس برتن مین جو کچھ ہو اُسکو چینی کی سفید چوڑی رکابی مین ڈالکر دیکھنے سے یہ چیزین پائی جاوینگی - خون کے ڈلے - سلف کے ٹکڑے کوئی تو بڑے بڑے چار یا پانچ یا چھہ انچ کے اور کوئی روپیہ یا اٹھنی چوانی یا دوانی برابر گول گول رنگ کسیکا خاکی کسیکا زردی مایل اور کسیکا رنگ بھورا + منجمد بلغم یعنے میوکس کے ٹکڑے بھی پائے جاوینگے - شکل ان منجمد بلغم کے ٹکڑون کی مختلف ہوتی ہے - کبھی سیوس گندم کے طور پر کبھی زرد اور سبز چھیچھڑون کے طور اور کبھی مثل قطرات روغن کے +

علامات درجہ سوم - اِس درجہ مین دست تھوڑے سیاہی مایل اور نہایت بدبودار آتے ہین - بیمار کا پیٹ پھول جاتا ہے - چہرہ پر مُردنی چھا جاتا ہے نبض نہایت باریک چلتی ہے - بدن سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے اور مریض نڈھال ہوکر نہایت ضعف کیحالت مین مرجاتا ہے - اِس درجہ کے دستون کو دھونے سے سیاہ رنگ کے سلف کے ٹکڑے پائے جاوینگے +

علامات اتفاقیہ - بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مریض مین ابتدا ہی سے نہایت کمزور اور نڈھال ہوجاتا ہے اور خون آمیز اور نہایت متعفن دست آتے ہین اور دو ہی چار روز کے اندر مرجاتا ہے اِس قسم کے مرض کو اصطلاح مین ہے موریجک ڈی سن ٹری کہتے ہین - بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب درجہ دوم کے اندر ردون مین زخم پیدا ہوجاتے ہین اور اس باعث کوئی حصہ روده کا چھد جاتا ہے تو براز اور پیپ اور خون وغیرہ پیری ٹو نی ام مین جا گرتا ہے اسوقت پے ری ٹو نائیٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے - بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پے مو رائی ٹول وینون کے ذریعہ روده کے زخم کی پیپ جگر کے اندر سرایت کرجاتی ہے تب مریض کے جگر مین کثرت سے دُنبل پیدا ہوجاتے ہین اور کبھی اثنا مرض مین بیمار کا پیشاب بند ہوجاتا ہے یا ملکر آتا ہے اور کبھی پاخانہ کے راہ نہایت کثرت سے خون جاری ہوجاتا ہے - واضح ہو کہ جب

مرض جاد مہلک ہونیوالا ہوتا ہے تب اسکی صورت ایسی ہی ہوتی ہے جسکا ذکر
اوپر کیا گیا لیکن جب یہ بیماری رو بصحت لاتی ہے تب تبدیج کل علامتون کو
تخفیف ہوتی جاتی ہے اور بیمار تندرست ہوجاتا ہے نہین تو اکیوٹ بیماری کرانک
ہوجاتی ہے ۞

دوم سَب اکیوٹ ڈِی سن ٹری

جب کمزور یا ایسے آدمی کو ڈی سن ٹری کی بیماری ہوجاتی ہے جنکا مزاج دموی نہین
ہوتا یا جو شراب نہین پیتے اور گوشت بہی کم یا بالکل نہین کہاتے یا جو پیدائش
ہی سے ضعیف البنیان ہوتے ہین جیسے ہندوستان کے اکثر باشندے ہوا کرتے
ہین تب اس مرض کی علامتین جنکا ذکر اکیوٹ مرض مین کیا گیا ہے شدت نہین
پکڑتین بلکہ قدرے خفیف طور پر پیدا ہو کر یا تو بیماری بالکل رفع ہوجاتی ہے یا سَب
اکیوٹ سے کرانک ہوجاتی ہے + یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے باشندہ کو جب
انزون کی بیماری ہوجاتی ہے تب وہ اسکا چندان خیال نہین کرتے - رہی چاول کہا لیتے
یا اسپغول آدہا کچا آدہا بہنا ہوا پہانک لیتے ہین جس سے بیماری رفع ہوجاتی
ہے + مگر یورپ کے باشندون کو جب مرض ہندوستان مین ہوجاتا ہے تب نہایت
شدید ہو کر اکثر مہلک ہوجاتا ہے +

سوم کرانک ڈی سن ٹری

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بعوض رفع ہوجانے کے اکیوٹ بیماری کی علامتین عرصہ
دراز تک جاری رہتی ہین اور اس اثنا مین کبہی شدید اور کبہی خفیف ہوجاتی
ہین ہوست بار بار آتے ہین اور رفتہ رفتہ زیادہ تر پتلے ہوتے جاتے ہین تک

اِلٹا ہوا اور وہ افسدہ ہوتے ہین اِنمین بلغم اور خون کی آمیزش بہی ہوتی ہے دست کے وقت پیچش اور درد کم ہوتا ہے بیمار روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور زبان کی نوک اور کنارے سُرخ ہو جاتے ہین اِسکو کہتے ہین کہ اکیوٹ ڈی سن ٹری کرانک ہوگئی اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ عین ابتدا ہی سے یہ بیماری کرانک ہوسکتی ہے چنانچہ اکیوٹ قِسم کے بیان کے وقت اسباب کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرض کی خاص علامتون کے شروع ہونے سے پہلے دو چار روز تک بیمار کو پتلے پتلے دست آتے ہین غرض وہ دست جب عرصہ دراز تک جاری رہتے ہین تب بہی اِس مرض کو کرانک ڈسینٹری کہتے ہین ٭

ماہیت — کرانک ڈی سن ٹری کی یہ ہے کہ اِسمین رودہ کا میوکس پردہ سخت اور موٹا ہوجاتا ہے اور اُسپر دانہ دار لمغد پائی جاتی ہین اور رودون مین اکثر گول گول زخم اور بعض مقامون پر زخم کے داغ بہی پائے جاتے ہین ٭

اسباب ڈی سن ٹری کی بیماری کے — گرم ملک مین بود و باش کرنا۔ خام میوہ جات کا کہانا سے ملے۔ ریا اور بعضدفعہ یہ مرض وبائی بہی ہوجاتا ہے

علامات تشریحی بعد وفات — جب کوئی بیمار اکیوٹ مرض سے مر جاتا ہے تو اُسکی نعش کا امتحان اسطور پر کرنا چاہیے کہ شکم کو چاک کرکے ای لیم رودہ جہان آخر ہوتا ہے اُس مقام سے دو انچ اوپر ڈور سے گرہ لگا دین اور دوسری گرہ مبرز کے پاس ریکٹم رودہ پر لگاکر اِن دونو مقامون سے رودون کو کاٹ دین تب ے سن ٹری سے علیحدہ کرکے رودون کو شکم سے باہر نکالکر میز پر دراز کردین بعد ازان ای لیم سے لیکر ریکٹم تک قینچی سے کہولدین اور پانی سے دہوڈالین اب ملاحظہ کرنے سے رودون کے چہوٹے چہوٹے چہوٹے غدود اُبہر کر نکلے ہوئے دکہلائی دینگے اور گول گول یا تر چہے زخم نظر آئینگے — بعضون پر سلف کے ٹکڑے لگے ہوئے ہوتے ہین —

بعض زخموں پر سرخ سرخ انگور نظر آوینگے اور بعض مقام پر جو زخم خشک ہوگئے ہیں اُنکے داغ پائے جائینگے اور وہاں پر دودہ سکڑا ہوا ہوگا - بعض دفعہ دودہ میں سوراخ بھی پایا جاتا ہے - بعض مقام کے زخم سیاہ اور اُنپر سیاہ رنگ کے سلف ہوتے ہیں - جگر کو نکالکر اگر تراشئے تو بے شمار چہوٹے چہوٹے دنبل پائے جاتے ہیں *

علاج ایکوٹ ڈی سنٹری - درجہ اوّل - بیمار کو ہٹرام کسٹرائیل اور ۱۰ قطرے لاڈنم پلا دیں تاکہ اگر کوئی سُدہ ہو وہ نکل آوے بعد ازاں اپیکے - کوانا کا استعمال کریں جسکی ترکیب یہ ہے کہ اس دوا کے استعمال کرنے سے پہلے مریض کو دو گرین افیون کہلا دیں اور فم معدہ پر رائی کی پٹی لگا دیں تاکہ معدہ کی خراش رفع ہو اور بیمار کو اپیکے - کوانا کی برداشت ہوجاوے ورنہ قے ہوجانے کا احتمال ہے - خوراک اپیکے - کوانا کی بیمار کی طاقت اور مرض کی شدت پر منحصر ہے چنانچہ مریض اگر طاقتور ہو اور بیماری شدید تو ۰۰ گرین سے لیکر ۱۵ یا ۲۰ یا ۳۰ گرین تک تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد کہلا دیں جبتک دست کہلکر اور پتلے پتلے نہ آویں اور پیچش اور درد کو تخفیف نہو یعنے اس دوا کو دوسرے درجہ کے ابتدا تک برابر جاری رکہیں - اور اگر پیچش یا درد کی شدت ہو تو ایک یا دو گرین افیون دن میں ایک یا دو دفعہ کہلا دیں *

لوکل علاج - اس درجہ کا دستور یہ کریں کہ دن میں ایک یا دو دفعہ افیون کی پچکاری کریں اور سکیم اور سنگ - مائنڈ - فلکشر پر درد اور ورم ہو تو جونکیں لگا دیں نہیں تو و من تخم کریں یا پولٹس باندہیں اور اس درجہ میں مقعد کے گرد جونکوں کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے - **غذا** - آش جو یا ساگو دانہ *

درجہ دوم ڈی سن - ٹری کی بیماری کے براز کو ہر روز دیکھکر امتحان کرنا چاہئے اس سے یہ بات معلوم ہوجاویگی کہ بیماری کونسے درجہ میں ہے - غرض جب دیکہیں

کر دست پتلے پتلے اور زیادہ مقدار مین آوین اور بخار کی شدت بہی کم ہوجاوے تو
ابتدا مین مناسب سمجہین تو ایک ایک گوانا جاری رکہین نہین تو دس دس گرین
ڈورس یا پوڈر چار چار گہنٹہ بعد کہلاوین اور اب بعوض آش جو یا ساگودانہ کے بیمار کو شوربہ
یا دودہ وغیرہ غذا دین اگر دستون کے امتحان مین سلف یعنی زخمونکا چہیچڑا پایا جاوے
اور خون کے ڈلے بہی ہون تو ادویات قابض اور مقوی کا استعمال کرین مثلاً
گیا۔لک ایسڈ یا ٹانک ایسڈ یا شوگراف۔لڈ یا ٹانک ایسڈ۔ٹرپٹ اف سلو ہمراہ
افیون کے چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد کہلاوین اور اس نسخہ کا استعمال بطور مقوی کرین
نسخہ۔کونین ۳ گرین + ڈریکیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۰ بوند + لاڈنم ۱۰ بوند + پانی
ایک آونس + دن مین تین مرتبہ پلاوین اور قابض کے طور سلفٹ اف کاپر بہی مفید ہے
درد کی نہایت شدت ہو تو گاہے گاہے افیون کہلایا کرین +

لوکل علاج۔سیکم اور سیاٹ۔مائیڈ۔فلکشر پر درد ہو تو پولٹس باندہین۔ دن مین
دو دفعہ افیون کی پچکاری کرین اور اگر دست بار بار نہایت پتلے پتلے اور زیادہ مقدار
مین ساتہہ درد او رپیچش کے آوین تو اس پچکاری کا استعمال دن مین ایک یا دو دفعہ
کرین چنانچہ۔

نسخہ۔شوگراف۔لڈ ۲۰ گرین + لاڈنم ۳۰ بوند + پانی ۲ آونس + سبکو ملالین۔پاخانہ
کے ہمراہ خون زیادہ آوے تو اس پچکاری کو کام مین لاوین +

نسخہ۔ببول کی چہال ایک آونس + پانی ۱۰ آونس + آدہ گہنٹہ تک جوش دیکر چہان
لین۔ اور اس عرق مین ۲ ڈرام پہٹکری ملاکر پچکاری کرین اس سے بہی خون بند
نہو تو اس نسخہ کی پچکاری کرین +

نسخہ۔ٹنکچر آف اسٹیل ایک ڈرام + پانی ایک پائنٹ + دونو کو ملالین۔ پہر بہی
خون جاری رہے تو مقعد کے اندر آلا سپے۔کیو۔لم داخل کرین۔کسی رگ کا منہ

کہلا دیکھین تو فوراً اُسکو باندہ دین اور جب کسی ترکیب سے خون بند نہو تو اب - ا - ج - ل
ایا ر - ڈاکو بذریعہ ٹور - نے - کٹ کے دبا دین نائٹریٹ اف سلور کی پچکاری اِس درجہ
مرض مین نہایت مفید پڑتی ہے اِس پچکاری کا عرق جب زخمہ پر پہر جاتا ہے تو اُنکے
اندمال کی صورت ہوجاتی ہے چنانچہ ۲۰ گرین نائٹریٹ اف سلور کو ۱۰ آونس ڈسٹلڈ
واٹر مین حل کر کے پچکاری کرین چونکہ اب روز بروز بیمار لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے تو اغذیہ
مقوی سے اُسکی طاقت کو قائم رکہنا چاہئیے مثلاً دودہ - شوربہ - بیضہ - خمر وغیرہ +

درجہ سوم - جب دستون مین سیاہ رنگ کے سلف پائے جاوین تو اس سے جاننا
چاہئیے کہ اب بیماری تیسرے درجہ پر آگئی ہے اور رودہ مُردار پڑ گیا ہے اور بیمار نہایت
کمزور ہوگیا ہے - غرض اُسوقت سوائے ادویات اسٹی - میو - لنٹ کے اور کچہہ چارہ نہین
چنانچہ بیمار کو خمر اور مقوی غذا دین اور دوا کے طور پر امونیا اور ایتہر کام مین لادین +
حال مین اکیوٹ ڈی - سن - ٹری کا علاج ایک نئی ترکیب سے کیا جاتا ہے یعنے
سلفٹ اف مگنے - شیا کے خوب گاڑہے عرق سے + اِس علاج کے موجد فرماتے
ہین کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ اکیوٹ ڈی - سن - ٹری کا علاج زیادہ مقدار ایپے - کک سے
کرتے ہین - مگر اِس دوا کے زیادہ مقدار مین استعمال کرنے سے نہایت ضعف ہوجاتا
ہے اور چونکہ اِس سے غثیان اور قے بہی ہوتی ہے تو مریض اَور بہی کمزور ہوجاتا ہے -
علاوہ ازین اِس دوا کے استعمال سے اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ قے برابر جاری رہتی ہے اور
تہمتی ہی نہین + پس چونکہ ایپے - کک کا یہ حال ہے تو اب اسکا استعمال متروک ہوتا
جاتا ہے اور اسکی جگہہ سلفٹ اف مگنے - شیا اِس ترکیب سے استعمال کرتے ہین کہ
سلفٹ اف مگنے - شیا اِسقدر لیوین جو سات آونس پانی مین حل ہوکر خوب گاڑہا
عرق بنجاوے اب اِسمین ایک آونس ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ملا دین اور اِس
گاڑہے عرق مین سے چار ڈرام لیکر گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو گہنٹہ بعد پلا دین جبتک برانہ

کے دست بلا آویں اور خون کے خوب کہلکر نہ آویں درد اور پیچش رفع ہو لے اور حرارت جسم کی کم ہوجائے - غرض جب پاخانہ تندرستی کے رنگ و روپ اور قوام کا اور شب و روز میں صرف دو ہی یا تین مرتبہ آنے لگے تب کسی قابض مرکب کا استعمال کریں جیسے ڈائیلوٹ سلفیورک اسڈ ہمراہ لاڈنم یا ٹنکچر آف ہمپ کے دیں یا ہمراہ افیون کے کسی قابض دوا کی گولیاں کہلاویں - اور یہ تو ظاہر ہے کہ بیمار کی غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہیے ٭

یہ یاد رہے کہ اوپر کا گاڑہا عرق سلفٹ اف مگنیشیا کا خاصکر اُسوقت مفید پڑتا ہے کہ جسوقت ڈی - سن - ٹری کی بیماری نہایت اکیوٹ ہوتی ہے کیونکہ بیماری جسقدر کرانک ہوگی عرق مذکور اُسیقدر کم فائدہ کریگا ٭

سب اکیوٹ ڈی - سن - ٹری کا علاج اسطور پر کریں پہلے بیمار کو قدرے کسٹر آئیل پلاویں تاکہ سدہ وغیرہ فاسد مواد امعا سے خارج ہوجاویں - بعد ازاں تین تین یا چار چار گرین ایپے - کے - کو انا ہمراہ افیون کے چار چار گہنٹہ بعد کہلاویں - اور یہ ویسی علاج بھی بہت مفید ہے چنانچہ اسپغول کا پہانکنا یا اُسکا لعاب معہ بیج کے شربت بنفشہ کے ہمراہ پینا یا لعاب بہیدانہ یا لعاب ریشہ خطمی ہمراہ شربت بنفشہ کے چار دفعہ دنمیں پینا اور بطور غذا کے دہی چاول کہانا پیچش اور درد زیادہ ہو تو افیون کی پچکاری کریں اور شکم خاصکر سیکم اور سگ - مایڈ - فلکسر کے مقام کو سینکیں جب بیماری کا زور کم ہوجائے تب قابضات کا استعمال کریں جیسے ڈوور - کرس پاوڈر کائے نو یا ووڈ گیالک اسڈ ٹانک اسڈ وغیرہ -

کرانک بیماری میں ابتدا ہی سے قابضات اور مقویات کا استعمال کرنا چاہیے جیسے کونین افیون کمپاونڈ چاک پاوڈر ہمراہ افیون کے یا کمپاونڈ کائی - نو پاوڈر وغیرہ وغیرہ ٭

غذا۔ شوربہ دودہ ساگودانہ اور اسی قسم کی ہلکی غذائین دینی چاہئین ۔ بیل پہل کا شربت ہم دوا ہم غذا ہے ۔

ڈا۔یا۔ریا یعنی اسہال

اس بیماری مین ناف کے گرد درد ہوکر نرم یا پتلے پتلے دست بار بار آتے ہین بیماری کئی قسم کی ہوتی ہے چنانچہ بے۔لے۔اس ڈا۔یا۔ریا ۔ دوم میوکس ڈا۔یا۔ریا سوم سی۔رَس ڈا۔یا۔ریا ۔ چہارم سم۔پلے۔تہے۔ٹِک ڈا۔یا۔ریا یعنے اسہال شرکی

اول بے۔لے۔اَس ڈا۔یا۔ریا ۔ اس قسم کا اسہال گرم ملکون مین اکثر ہوجایا کرتا ہے کیونکہ گوشت کی غذا جب ضرورت زیادہ سے کہائی جاتی ہے اور شراب پی جاتی ہے تب صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور وہ صفرا جب وقت ڈیو۔ڈینم مین گزرتا ہے صفراوی دست آنے لگتے ہین ۔

علاج اسکا یہ ہے کہ چند روز تک اسہال جاری رکہین تاکہ تنقیہ جگر کا ہو جاوے درد ہو تو ۱۰ یا ۱۵ اگرین بائی۔کا۔بونٹ اف سوڈا مین ۱۰ یا ۱۵ بوند لاڈنم ملاکر عرق پودینہ مین حل کرکے پلادین ۔ خمر اور لحم سے پرہیز کرین اور بیمار کو زود ہضم غذا کہلا دین ۔

میوکس ڈا۔یا۔ریا ۔ رطوبت اور سردی کے باعث اکثر ہوجایا کرتا ہے اور انٹی۔رائٹس اور ٹیو۔بس۔کری کے ابتدا مین بہی بعض دفعہ اس قسم کا اسہال ہوجاتا ہے

علاج ۔ اسکا بذریعہ نباتی قابضات کے کرین مثلاً کاٹیچو کے۔ٹے۔کیو۔ہے۔ٹک اسڈ گیا۔لک اسڈ وغیرہ ۔

سیرس ڈا۔یا۔ریا مین پانی کے طور پر پتلے پتلے دست آتے ہین اسکا بہی علاج بذریعہ معدنی اور نباتی قابضات کے کرنا چاہئے ۔ اور اسمین کلوریڈ یوڈا مین بہی

بہت مفید ہے۔

اسہال شرکی - اسکا یہ حال ہے کہ اکثر حاملہ عورتون کو بعوض صبح کے قے کے حمل کے ابتدائی مہینون مین اس قسم کا اسہال ہو جاتا ہے اور بچون کو دانت نکلتے وقت بعض نازک مزاج آدمیون کو رنج اور غم سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج - بذریعہ افیون کے کرنا چاہیے اور دیگر قابضات کا استعمال کرین۔

اسباب - سردی کا لگ جانا۔ پسینہ کا بند ہو جانا۔ رنج اور غم۔ دانتون کا نکلنا۔ حمل۔ شدت گرمی۔ اغذیہ ثقیل۔ خام میوہ جات یا پختہ میوہ جات کا زیادہ کہانا۔ یا متعفن چیزون کا کہانا۔ مسہلات تیز کا زیادہ لینا۔ قبض کا ہونا۔ شکم مین کرم کا ہونا۔ گاؤٹ یا روماٹیزم کا شکم مین انتقال کر جانا۔ سل کی بیماری۔ انیمیا۔ رک فیور اور ہیضہ کے پہلے بہی اسہال اکثر ہو جایا کرتا ہے۔

میلینا

تعریف - اس بیماری مین سیاہ رنگ کا خون کم و بیش متغیر ہو کر امعا سے خارج ہوتا ہے۔

اسباب - یہ بیماری اُن امراض جگر و قلب و شش کی ایک علامتون مین سے ہے جن سے جسم کی وریدون مین خون رُک رُک کر دورہ کرتا ہے اور یہ بیماری معدہ اور ڈیوڈینم کے زخم مین انٹے رک فیور مین ڈی سن ٹری اور انتا سے سپشن مین بہی پیدا ہوتی ہے اور رودہ کے اندر جب انیوریزم کی تہیلی پہٹ جاتی ہے تب بہی پاخانہ کے ہمراہ خون آتا ہے۔

علاج اس بیماری کا اُن امراض پر منحصر ہے جنکے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

کانس ٹے۔ پے۔ شن

یعنی قبضیت

امعا کے فعل یا بیاخت مین فرق پڑجانے سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے چنانچہ جب بیاخت مین بیماری ہوتی ہے تب رودہ یا تو شکر کر تنگ ہو جاتا یا منفذ اُسکا بند ہو جاتا ہے وہ سبب **قبضیت کے جن سے رودے اچھے طور پر اپنی معمولی حرکت نہین کر سکتے** (ڈیے۔ رس۔ ٹال ٹک موشن) یہ ہین صفرا کا اچھے طور پر پیدا نہ ہونا۔ ورزش کا نہ کرنا۔ رودون مین تشنج یا فالج کا ہوجانا۔ فتق کی بیماری۔ اور جب ایسی چیزین کہائی جاتی ہین جیسے آلو یا میدہ کہ جنہین رودون کو تحریک دینیوالی اجزا جیسے چوکر یا ریشہ وغیرہ نہین ہوتے تب بہی قبض ہوجاتا ہے کیونکہ اس قسم کی چیزین رودون کے اندر ایسی جمع ہوجاتی ہین کہ گویا کسی نے سیسہ پگہلا کر بہلا دیا ہے

علامات - اجابت کے باب مین یہ یاد رہے کہ اکثر آدمیون کو ہر روز ایک دفعہ پاخانہ جانے کی عادت ہوتی ہے لیکن کوئی دو دفعہ اور کسیکو دوسرے یا تیسرے دن پاخانہ پہرنے کی عادت ہوتی ہے ۔ لیکن خلاف عادت جنکو قبض ہوجاتا ہے اُنکے معدہ جگر لبلبہ اور رودون کے غدودون کا فعل اچھے طور پر انجام نہین پاتا جس سبب سے ایسے لوگون کی طبیعت ہمیشہ مکدر رہتی ہے۔ حافظہ اور حواس مین بہی فرق پڑجاتا ہے۔ رنگت جسم کی پیلی پڑجاتی ہے۔ دردسر اور کن پٹی کی شرائین تڑپتی ہین۔ کاروبار کو جی نہین چاہتا پیشاب کم اور سُرخ رنگ کا آتا ہے دل دہڑکتا ہے۔ آخر کار حالت بیمار کی ایسی ہوجاتی ہے جسکو دیسی طبیب مراقی کہتے ہین ۔

علاج - رفع قبض کیواسطے جلاب کا استعمال نہ کرین بلکہ جہانتک ہوسکے ایسی دوا سے احتراز کرنا چاہئے۔ سب سے عمدہ علاج قبض کا یہ ہے کہ مریضکو چلنے پہرنے کی عادت

ڈالین اور غذا ایسی دین جسمین رودون کو تحریک دینیوالی اجزا موجود ہون یعنے بعوض میدے کے آٹے کی روٹی جسمین چوکر کے ذرّے ملے ہوئے ہوتے ہین کہلوائین اور تازی ترکاری اور میوہ جات کا بہی استعمال ضرور کروائین * ان باتون کی پابندی سے فائدہ نہو تو مسہلات کے عوض ہلکے ملینات کا استعمال کرین جیسے سفوف ہلیلہ یا خمیرہ بنفشہ یا گرے - گو - ریذہ پاوڈر یا کمپاونڈ روبرب پل * یا پوڈا - فلین یا صبر کی گولیان یا صبر کے ساتھہ اکسٹراکٹ اف نکس - وامیکا یا بلاڈونا ملا دین اور یہ نسخہ قبض کشا بہت ہی فائدہ مند ہے -

نسخہ - لے - کوئیڈ اکسٹراکٹ اف کسکے - را سیگ - ری - ڈا ۰ ۳۰ یا ۴۰ قطرے * ٹنکچر اف نکس - وا - میکا ۱۰ قطرے * گلاس - سی - رین ۲ ڈرام * پانی ایک آونس سبکو ملاکر صبح یا شام پلادین * جب ان دواؤن سے قبض کو کسیقدر افاقہ ہوجائے تب ملینات کے عوض مقویات کا استعمال کرین جیسے -

نسخہ - کوئنین ۲ گرین * سلفٹ اف ایرن ۲ گرین * لائیکوار - اسٹرکنیا ۳۰ بوند * ایرومیٹک سلفیورک ایسڈ ڈیڑہ ڈرام * انفیوژن اف کواشیا ۸ آونس * سبکو ملاکر چہہ حصہ کرین تین دفعہ پلادین * یا اس نسخہ کا استعمال کرین *

نسخہ - سلفٹ اف زنک ۴ گرین * اکسٹراکٹ اف نکس - وامیکا ۲ گرین * اکسٹراکٹ اف روبرب ۳۰ گرین * سبکو ملاکر بارہ گولیون مین تقسیم کرکے ایک ایک گولی دنمین دو دفعہ کہلادین * اور یہ نسخہ بہی اچہا ہے -

نسخہ - ڈائے - لیوٹ نائے - ٹرو - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ ۲ ڈرام * لائی - کوار - اسٹرکنیا ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک * اسپرٹ اف کلوروفارم ۲ ڈرام * ٹنکچر اف جنجر ۳ ڈرام * پانی ۸ آونس * سبکو ملاکر اسکا آٹہوان حصہ لیکر اس مین تین تولہ پانی شامل کرکے دنمین تین دفعہ پلادین - نہین تو اس نسخہ کا استعمال کرین *

نسخہ - ڈی - لے - رہی - نٹ اف زِنک ۲۰ سے ۴۰ گرین تک +
اکسٹراکٹ اف بلا - ڈاو - نا ۴ گرین + اکسٹراکٹ اف جن - شن ۴۰ - گرین +
سب کو ملا کر بارہ گولیون مین تقسیم کر کے ایک ایک گولی دن مین تین دفعہ کہلاوین +

ابش - ٹرک - شن آف دی - با - ولس

یعنے

روودون مین روک پڑ جانا

اسباب - روودون کے منفذ مین کئی سبب سے روک پڑ جاسکتا ہے چنانچہ بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ روودون کے اندر جب سرطان کی بیماری ہو جاتی ہے یا زخم پیدا ہو جاتے ہین یا انفلامیشن ہو جاتا ہے تب منفذ تنگ ہو جاتا ہے یا روودون کا ایک حصہ دوسرے کے اندر داخل ہو کر گرہ لگ جاتی ہے جس کو اصطلاح مین انٹا - سا - سپٹ - شن کہتے ہین یا بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ روودون کے اوپر جو سیرس پردہ ہوتا ہے اُسمین انفلامیشن کے باعث لمف پیدا ہو جاتا ہے یا رودہ اپنی جگہہ سے اِدہر اُدہر ہو جاتے ہین + یا کسی رسولی یا دنبل کے سبب سے دب جاتے ہین اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ پل - وس کے سوراخ کے اندر داخل ہو کر کوئی حصہ رودہ کا پہنس جاتا ہے گاہے گاہے ایسا ہی ہوتا ہے کہ براز کے سُدّے بنکر رودہ کے منفذ کو مسدود کر دیتے ہین اور منفذ مذکور کسی خارجی شے یا خشک صفرا کے منجمد ٹکڑون کے پہنس جانے سے ہی بند ہو جاتے ہین کہ جب ان ٹکڑون پر مواد جم کر اُنکو پڑی سی پتہری کے طور پر بنا دیتا ہے +
لرکن - سہر کی بیماری مین بہ نسبت چہوٹون کے بڑے رودے ہی اکثر زیادہ تر

مبتلا ہوتے ہین اور ملف کے ڈور ون سے اکثر اے - بی - ام رووہ بہی تنگ ہوجاتا ہے اور

اِن - ٹا - سا - سپ - شن

اُس حالت کو کہتے ہین جسمین ایک رووہ دوسرے مین داخل ہوکر پہنس جاتا ہے اور کن - جیش - چین یا انفلامیشن اور ملف کے پیدا ہوجانے سے منفذ اُسکا تنگ ہوجاتا ہے ۔ اکثر تو رووہ کے ایک ہی حصہ مین اِن - ٹا - سا - سپ - شن پایاجاتا ہے پر بعض دفعہ تین یا چار یا اِس سے بہی زیادہ حصون مین گرہ لگ جاتی ہے اور رووہ کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصہ مین پہنس جاتا ہے اور آدہے سے زیادہ مریضون مین ایسا دیکہا گیا ہے کہ اے - بی - ام اور سی - کم معاقولون کے اندر داخل ہوکر پہنس جاتے ہین ۔

اِس قسم کے روک یعنے اِن - ٹا - سا - سپ - شن عہد طفلی اور بڑہاپے مین زیادہ تر پایا جاتا ہے ۔

علامات - اِن - ٹا - سا - سپ - شن کی یہ ہین کہ جب تیز جلاب کا عمل ہوتا ہے یا بعد شدید قولنج کے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو دم بدم پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے شکم مین شدت کا درد اور پیچش ہوتی ہے - اجابت کے ہمراہ یا تو نرا خون یا خون اور آنون ملے ہوئی آتی ہے اور تہوڑی بہت مرض اِن گیجے سٹر کی علامتین بہی موجود ہوتی ہین ۔ اِن علامتون سے اِس قسم کا روک نہین پہچانا جاتا مگر جان بار بار پاخانہ کی حاجت ہو اور کچہہ بہی نہ آوے بلکہ مریض کو ہچکیان اور برازی قے آوے تو اِس مرض کے ہونے کا گمان ہوسکتا ہے ۔ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ جو حصہ رووہ کا پہنس جاتا ہے اُسمین انفلامیشن

پیدا ہوکر سبب پڑجاتی ہے اور زخم پڑجانے کے سبب سے وہ حصہ علیحدہ ہوکر پاخانہ کے ساتھہ خارج ہوجاتا ہے تب رودونکا منفذ شروع سے آخر تک ایکسا ہوجاتا ہے +

دوسرا سبب آبش-ٹرک-شن کا یہ بتلایا گیا ہے کہ بعضد فعہ رودہ مین تہری کا مادہ جمع ہوجاتا ہے تب منفذ رودہ کا بند ہوجاتا ہے مگر یہ بات بہ نسبت انسان کی جگالی کرنے والے حیوانات مین زیادہ تر پائی جاتی ہے +

علامات عام قسم کے رودون کی - آبش-ٹرک-شن کے بیمار کو بار بار قے ہوتی ہے - پہلے تو معدہ مین جو کچہہ ہوتا ہے وہ خارج ہوجاتا ہے اور تب قے کے ساتھہ براز نکلتا ہے جسکو اصطلاح مین اِس-ٹر-کو-رس-شش وا-مِ-ٹنگ کہتے ہین + شکم مین کبہی خفیف اور کبہی شدید درد ہوتا ہے - رفتہ رفتہ پیٹ پہول کر تنبور سا بنجاتا ہے - ہچکیان نہایت ستاتی ہین - بیمار نڈہال ہوجاتا ہے - احتیاط سے ٹٹولنے سے روک کے عین مقام پر ایک گولا محسوس ہوتا ہے مگر آبش ٹرکشن کے ہر قسم مین بیمار نہایت جلد نڈہال ہوجاتا ہے + بعد چند روز کے شدید پے-ری-ٹو-نا ئی-ٹس کی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین اور یہ قاعدہ ہے کہ آبش-ٹرک-شن جسقدر نیچے ہوگا اُسیقدر قے بہی دیر دیر سے ہوگی - مثلاً آبش-ٹرک-شن اگر ڈیو-ڈی-نم رودہ مین ہو تو عین ابتدا ہی سے قے جلد جلد اور نہایت شدت سے ہوتی ہے + اور روک جب قولون مین ہوتا ہے تب عرصہ کے بعد قے ہوتی ہے اور یہ بہی بات یاد رہے کہ جب رودہ کے اوپر کے حصہ پر روک ہوتا ہے اور علاج سے نہین رفع ہوتا تو ہفتہ کے اندر حالت روی طاری ہوکر بیمار تلف ہوجاتا ہے اور روک جب قولون رودہ مین ہوتا ہے تب اُسمین درد اور تکلیف چونکہ کم ہوتی ہے اور اسصورت مین غذا کی اصل لینے کا میل کے

جذب ہو جانے مین بھی چونکہ بہت ہرج نہین ہوتا اسواسطے اس قسم کے ابش ٹرکشن
یعنے روک مین بیمار کئی ہفتہ کے بعد ہلاک ہوتا ہے مگر اسبات کو بھی نہ بھولنا چاہیے
کہ بعضدفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کی زیست کی اُمید بالکل نہین ہوتی تاہم خودبخود
پھر پرصحت کے آثار نمایان ہونے لگتے ہین - پس یاد رکھو کہ یہ مرض جسقدر عرصہ
دراز کا ہو جاتا ہے اُسیقدر بیمار کو صحت کی اُمید زیادہ ہوتی ہے *

علاج - اگر دریافت ہو جائے کہ رودہ مین روک پڑگیا ہے تو ہرگز جلاب نہ دینا
چاہئے لیکن عین ابتدا مین ابش ٹرکشن کی تشخیص مشکل ہے مگر چونکہ اس بیماری مین
ہمیشہ قبض ہوجایا کرتی ہے تو جلاب دیا کرتے ہین مگر ایسا جلاب نہ دینا چاہئے جو تیز ہو
یا جس سے بکثرت دست آوین چنانچہ ایک خوراک کسٹرائیل کی پلا دین یا کوئی اور
ہلکا مسہل تجویز کرین لیکن بہتر تو یہی ہے کہ کسٹرائیل اور تارپین کا حقنہ کرین لیکن جب یہ
بات معلوم ہوجاوے کہ رودون مین کسی قسم کا روک پڑگیا ہے تو ہرگز جلاب نہ دینا چاہئے
کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس حالت مین جلاب کے دینے سے بجز نقصان کے فائدہ ہرگز نہین ہوسکتا
پس اسصورت مین ایسی تجویز کرنی چاہئے جس سے بیمار کی طاقت قائم رہے اور درد کی
تکلیف رفع ہو * تقویت غذا ہی سے ہوسکتی ہے مگر اسبات کا ضرور خیال رہے
کہ اسصورت مین جسقدر زیادہ غذا دیجاویگی اُسیقدر پیٹ پھولکر تکلیف زیادہ
ہوگی علی ہذاالقیاس پانی بھی زیادہ نہ پلانا چاہئے - پس ایسا کرین کہ غذا قلیل المقدار
اور کثیر المنفعت دین جیسے انڈے - شوربہ وغیرہ تھوڑا تھوڑا اور عرصہ عرصہ بعد پلادین
پانی کی جگہہ برف کے ٹکڑے دین اور پانی اسقدر دین جس سے صرف دہن تر ہوجاوے
قئے کی اگر شدت ہو تو غذا بذریعہ پچکاری کے پہنچادین * دوسرے مطلب کے حاصل کرنے
کے لئے یعنے رفع تکلیف کے واسطے جو درد کے سبب سے ہوتی ہے ایک کام کرین کہ درد
اگر خفیف ہو تو بلاڈونا اور ہیمبن کا استعمال کرین مثلاً چوتھائی گرین ایکسٹراکٹ اف

بلا۔ڈو۔نا اور ۵ گرین اکسٹراکٹ اف ہن۔بن کے تین تین یا چار چار یا چھہ چھہ گھنٹہ
بعد بموجب شدت مرض کے گولی بنا کر کھلاوین ٭ لیکن درد کی شدت جب زیادہ
ہوتی ہے تب بجز افیون کے کسی اور دوا سے نہ تو درد اور تشنج رفع ہو سکتا ہے اور نہ
بیمار کی روح تحلیل ہونے سے باز رہ سکتی ہے۔پس ایک یا ڈیڑھ گرین یا دو دو گرین کی
مقدار مین افیون چار چار یا چھہ چھہ گھنٹہ بعد دینی چاہئے نہین تو جلد کے اندر مار۔فیا
اڑ۔و۔پیا کی پچکاری کرین اور شکم پر بلا۔ڈو۔نا اور افیون اور مقبر کا لیپ کرکے پو۔لٹس
باندہین یا تکمید کرین اور پانی یا ہوا کی پچکاری کرین چنانچہ بیمار کو اس ترکیب سے چت
لٹاوین جس سے پل۔وس تو اونچا اور باقی کا دھڑ نیچا رہے۔اب اسٹمک۔پنپ کی
لمبی نلی کو رکٹم کے اندر جہانتک بلا زور کئے جا سکے داخل کرکے پچکاری کے وزیعہ
نیم گرم پانی چھوڑتے جاوین جبتک رودہ بہر جاوے۔جب پچکاری کو نلی سے علیحدہ
کر دیا جاوے تاکہ پانی بہ جاوے تب اپنے ہاتھون سے شکم کو نیچے سے اوپر ڈایا فرام
کیطرف دبانا چاہئے تاکہ رودہ کے پیچ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاوین اس ترکیب
کو ایک یا کئی دفعہ آزمانا چاہئے اور اس ترکیب کے کرنے مین کلورا۔فارم سنگھانے
کی بھی بعضدفعہ ضرورت پڑتی ہے۔بچون کے اِن۔ٹا۔سا۔سپ۔شن مین رودہ
کے اندر دہونکنی سے ہوا بھر دینے سے بعضدفعہ فائدہ ہوتا ہے لیکن اس عمل کے
کرنے کے وقت اموـنیا اور برانڈی پاس رکھنی چاہئے کیونکہ رودہ کے اندر ہوا
داخل کرنے سے غشی طاری ہونے کا احتمال ہے۔

جب علاوہ اِن۔ٹا۔سا۔سپ۔شن کے کسی اور طور سے رودون مین روک
پڑ جاتا ہے تب اس پچکاری سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے چنانچہ ۳۔آدولش
سلفیورک ایتھر ۱۲۔آدونس فنل واٹر مین ملا کر اسٹمک پنپ کی لمبی نلی جہانتک
ممکن ہو خوب اندر داخل کرکے پچکاری کر دین۔اس سے کھلکر پاخانہ آجاتا ہے اور

روک ہٹ جاتا ہے +

ٹے۔ بس مے۔ سن۔ ٹے۔ ریکا

ماہیت تشریحی - یہ بیماری خاصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہے - اِس بیماری مین مے۔ سن۔ ٹے۔ رک غدوودون مین مادہ ٹیو۔ بر۔ کل کا جمع ہوجاتا ہے جس سے اُنکی ساخت بگڑجاتی ہے اور غدوودون کی ساخت کے بگڑجانے سے غذا کی اصل یعنے کائیل اور لیک۔ ٹے۔ ال دما۔ سا۔ ریقہ) رگون سے گزر نہین سکتی جو مے۔ سن۔ ٹیرک غدوودون سے ہوتے ہوئے باہر نکل جاتے ہین اسواسطے بیمار کی پرورش اچھے طور پر نہین ہوسکتی + ٹیو۔ بر۔ کل کا مادہ جمع ہوجانے سے غدود مذکور کبوتر یا مرغ کے چھوٹے انڈے کے برابر ہوجاتے ہین +

علامت - شکم مین تہوڑا بہت درد ہوتا رہتا ہے - لبین بچہ کی سرخ رہتی ہین - مُنہ کی باچھون مین چھوٹے چھوٹے زخم پیدا ہوجاتے ہین یا لبین پھٹ بھی جاتی ہین + کبھی تو قبض مگر اکثر نہایت بدبودار دست آتے رہتے ہین شکم بچہ کا پھولا ہوا اور سخت ہوتا ہے اور لیک۔ ٹے۔ ال رگون کے رُک جانے کے سبب سے جسم کی پرورش اچھے طور پر نہین ہوسکتی اسواسطے مریض لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے - جسم پیلا پڑجاتا ہے اور کم طاقتی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے + اِس اثنا مین یا تو سل کی بیماری ہوجاتی ہے یا دماغ مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے یا خود اسی بیماری کے سبب سے مریض تلف ہوجاسکتا ہے + اور جو عین ابتدا سے علاج کیا جاوے تو شفا بھی ممکن ہے +

تشخیص - اِس بیماری کی آسان نہین ہے لیکن بچہ کا مزاج اسکرا۔ فیو۔ لس ہو (دیکھو پیچھے) شکم بڑھا ہوا ہو - لاغری اور حال بڑہ گئی ہو - شکم کو ٹٹولنے سے مے۔ سن۔ ٹیرک غدود گانٹھون کو بڑے ہوے محسوس ہون اور شکم مین ایسا درد ہو کہ گویا سوئیان چبھتی

ہین تو اِس بیماری کا شک پڑ سکتا ہے ❊

علاج - علاج اِس بیماری کا مقویات اور محللات سے کرنا چاہیے چنانچہ بچہ کو غذا مقوی دین جیسے دودھ - شوربہ - انڈے وغیرہ اور دوا کے طور پر کاڈ لیور آئیل ہمراہ آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم سرپ اف آیوڈائیڈ اف ایرن کے مفید ہے مناسب ہو تو کوئی ہلکا مرکب فولاد کا استعمال کرین جیسے سائٹریٹ اف ایرن انڈ کونین یا ایمونیا دستون کے روکنے کے واسطے ہلکے قابضات کا استعمال کرین جیسے کمپاؤنڈ چاک پاؤڈر ہمراہ سوڈا اور بسمتھ کے اور لے - کوائیڈ اکسٹراکٹ اف کسکے - را - سیگ را - ڈا بمقدار ۱۰ یا ۵ اقطرے کے مفید ہے - شکم پر افیون یا کسی اوڈ لینی - منٹ کی مالش کرین یا سینکین نہین تو پولٹس باندہین زیادہ سردی زیادہ گرمی اور بارش سے بچا دین - ہوادار مکان مین رکہین یا تبدیل آب و ہوا کرا دین ❊

کا - لک یعنی قولنج

علامات - شکم مین خاصکر ناف کے گرد ٹہر ٹہر کر شدت کا درد ہوتا ہے جسکو دبانے سے آرام آجاتا ہے - قبض ہتا اور اکثر قے بہی ہوا کرتی ہے مگر نہ تو اِسمین بخار ہوتا ہے نہ نبض تیز ہو جاتی ہے اور نہ مثل ان - لے - رائی - ٹس کے بیمار اِسمین پست ہمت اور متفکر ہو جاتا ہے قولنج کا درد اکثر بدہضمی کے سبب ہو جاتا ہے خاصکر جب شکم مین نفخ بہی ہوتا ہے اِسصورت مین ایسا ہوتا ہے کہ جبتک ڈکار یا قے نہین ہو لیتی ہے یا شکم سے ہوا خارج نہین ہو لیتی ہے تبتک شدت کا درد ٹہر ٹہر کر ہوتا رہتا ہے اور بعض دفعہ عصبی تشنج کے سبب سے بہی قولنج ہو جاتا ہے جیسے خوف یا سردی یا ہسٹے - ریا یا گا وٹ وغیرہ مرض مین ہو جاتا ہے اِسصورت مین ادویات دافع تشنج سے فائدہ ہوتا ہے جیسے ایتہر کلو - را - فارم یا - ڈو - نا اور افیون اور جسم مین معدنی

زہرون کے اثر کے جمع ہو جانے سے بہی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جیسے تانبا سیسہ وغیرہ *

تشخیص - اسمین اور اِن ۔ ٹے - رائی - ٹس کی بیماری مین جو فرق ہے اُسکا ذکر پیچہے ہو گیا ہے اب درد گردہ (لِف - رال - جیا) اور قولنج مین فرق بتلایا جاتا ہے کیونکہ اِن دونو قسم کے دردون مین نہایت مشابہت ہے چنانچہ جیسے اِسمین ویسے درد گردہ مین بہی ٹہر ٹہر کر شدت کا درد ہوتا ہے اِن دونو بیماریون مین قے بہی ہو اکرتی ہے اور اِن دونو مین نہ تو بخار اور نہ نبض تیز ہوتی ہے * مگر فرق یہ ہے کہ گردہ کا درد گردہ کے مقام سے اُٹہتا ہے - قولنج کا درد تو لوین رودہ کے کسی حصہ مین ہوا کرتا ہے - گردہ کے درد کی ٹیس یو - ری - ٹر (مجری پیشاب) سے لیکر خصیون اور رانون تک پہیلتی ہے قولنج کے درد مین یہ بات نہین ہوتی - جس کیلئے گردہ مین درد ہوتا ہے گاہے اُس کے پیشاب مین ریت بہی آتی ہے - علاوہ ازین درد گردہ مین پیشاب تہوڑا تہوڑا اور ساتہہ جلن کے آتا ہے قولنج مین ایسا بہت ہی شاذ ہوتا * اِن دونو مرضون کی تشخیص مین غلطی بہی ہوجاوے تاہم کچہہ اندیشہ نہین کیونکہ اِن دونوںکا علاج یکسان مسہلات حقنہ جات اور مخدرات سے کیا کرتے ہین -

علاج - رودہ مین کہین روک نہو (آبش - ٹرک - شن) اور قے بہی آتی ہو تو کسٹرائیل کا جلاب دین - ورنہ کسٹرائیل اور روغن تارپین کا حقنہ کرین - پیٹ کو سکین - پہر بہی درد رفع نہو تو افیون اور ایتہر کا استعمال کرین چنانچہ -

نسخہ - لاڈنم - ۳۰ بوند - سلفیورک - ایتہر - ۴۰ بوند - عرق پودینہ ڈیڑہ اونس - سب کی ایک خوراک کر کے بیمار کو پلادین - اور یہ نسخہ بہی مفید ہے -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف بلا - ڈونا - ایک گرین کا چوتہا یا تیسرا حصہ * افیون - ایک گرین جا ایک گولی بنا کر چار چار گہنٹہ بعد کہلادین *

بعض دفعہ پیٹ پر برف کی پوٹلی رکھہ دینے سے درد رفع ہوجاتا ہے - ساتہہ قولنج کے
نفخ زیادہ ہو تو حقنہ کی نلی کو جہانتک آسانی سے داخل ہو سکے رکہنا چاہئے خوب
اوپر گذارنا چاہئے - اس سے ایسا ہوتا ہے کہ جب پچکاری کو نلی سے علیحدہ کر لیتے
ہین تب بہت سی ہوا شکم سے خارج ہوتی ہے اور درد کو فوراً افاقہ ہوجاتا ہے

کاپر کالک

یعنی

درد قولنج تانبے کے سبب سے

دفعتاً شکم مین شدت کا درد اُٹہہ کہڑا ہوتا ہے جسکو دبانے سے شدت ہوتی ہے یہ
درد فم معدہ یا ناف کے کسیقدر اوپر نہایت شدت کا معلوم ہوتا ہے اور اکثر اسکی
نوبت تہوڑے عرصہ تک رہ کر گذر جاتی ہے اگرچہ ایک دو دن تک بہی رہ سکتی
ہے ۔ پاخانہ اسمین اکثر معمولی طور پر آیا کرتا ہے مگر بعض دفعہ جی متلاتا اور قے بہی ہوتی
ہے - رنگ پیلا پڑجاتا اور چہرہ شکم مند - آنکہین بیٹہہ جاتین دل بین ملی ہوجاتی ہین
اور مسوڑون کے کنارون پر ایک اودی لکیر پیدا ہوجاتی ہے - لازنگ یا ہوا کی نالیون
کے تشنج کے سبب دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے وجہ اسکی یہی معلوم ہوتی ہے
کہ مِس کے ذرات ہوا کے ساتہہ سونگہنے مین آتے ہین ۔ ٹہٹہیرے اور وہ لوگ جو تانبا
ڈہالتے ہین اس مرض مبتلا ہوتے ہین ۔ **علاج** - اسکا سہل ہے - جلاب دین سکم پر تکمید کرین
اور پہر ارفیونکا استعمال کرین ۔

لڈ - کالک

لاٹن مین اس بیماری کو کالیکا - پک - ٹو - نم کہتے ہین ۔

علامات اسکی مثل عام قسم قولنج کی علامتون کے ہین مگر اسکا درد اکثر

آہستہ آہستہ بڑہتا ہے اور ساتھہ اسکے ہاتھہ پاؤن مین بہی درد اور کمزوری معلوم ہوتی ہے
ہاتھہ یا کلائی مفلوج ہوجاتی ہے اور شکم اکثر کھچا ہوا ہوتا ہے اور بیمار کے مسوڑون
پر نیلی لکیر پیدا ہوجاتی ہے ٭

اسباب - یہ مرض رنگ سازون کو سیسہ کے ذرات جسم کے اندر سرایت کرجانے
سے اکثر ہوجاتا ہے - اور حال مین رنگ کئے ہوئے مکان مین سونا سیسہ کی صراحی
کا پانی پینا سبب اس بیماری کے ہین ٭

علاج - مسہلات سے قبض رفع کرین چنانچہ تین گرین ریزن اف جلپ
کہلا کر اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - سلفٹ اف مگنے شیا ڈیڑہ آونس ٭ کاربونٹ اف مگنے شیا ۴ ڈرام
پپے پرمنٹ واٹر ۸ آونس ٭ سب کو ملا کر چھٹا حصہ ہر روز صبح کیوقت پلاوین ٭ پیٹ کو
آب گرم مین بٹہا دین اور آب شیر گرم کا حقنہ کرین - درد کے رفع کرنے کے واسطے
افیون اور بلاڈونا کا استعمال کرین - غذا ہلکی اور پتلی دین اور سلفٹ اف مگنے شیا
کہلا کر کئی روز تک دستون کو جاری رکہین ٭ جب نوبت بیماری کی رفع ہوجاوے
اور اجابت کہلکر آجایا کرے تب آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کرین ٭

مقالہ پنجم

بیان

پردہ پے - ری - ٹونیم کی بیماریان

پے - ری - ٹو - نائی ٹس

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ دوسری کرانک

اول اکیوٹ پے-ری-ٹو-نائی ٹس

ماہیت - انفلامیشن کے ہونے سے پردہ پے-ری-ٹو-نی-ام کی رگین خون سے پُر ہوجاتی ہین اور وہ پردہ سُرخ ہوجاتا ہے اور جابجا اُسپر سُرخ رنگ کے دہبے پیدا ہونے لگتے ہین - پردہ کی جلا جاتی رہتی ہے اور وہ موٹا ہوجاتا ہے - لمف پہلے رودون کے بیچون مین پیدا ہوکر اُنکو جوڑ دیتا ہے - اب انفلامیشن رفع ہوگیا تو پہر رنہ سیرم پیدا ہونے لگتا ہے - مقدار سیرم کی اسقدر زیادہ ہوسکتی ہے کہ سارا پیٹ پانی سے بہر جاسکتا ہے یا کثرت سے لمف پیدا ہوکر پردہ پے-ری-ٹو-نی-ام کے پیپٹون کو جوڑ دے سکتا ہے - انفلامیشن بعض دفعہ سارے شکم مین اور کبہی تہوڑی ہی جگہہ پر پیدا ہوتا ہے - مثلاً وہ حصہ پے-ری-ٹو-نی-ام کا جو معدہ اور او-مین-ٹم اور مے-سن-ٹے-ری اور مثانہ پر ہوتا ہے بہ نسبت اُسی حصہ کے جو جگر طحال اور چہوٹے رودون پر ہوتا ہے انفلامیشن کی بیماری مین کم مبتلا ہوتا ہے ٭

علامات پہلے پہل درد شروع ہوتا ہے چنانچہ ابتدا مین پردہ کے کسی کسی حصہ مین درد ہوتا ہے مگر جلد سارے شکم مین چہاجاتا ہے دبانے سے درد کو زیادتی ہوتی ہے اور ساتہہ اُسکے شدت کا بخار ہوتا ہے - اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ بیمار کو پہلے سردی معلوم ہوتی ہے اور لرزہ چڑہ کر درد شروع ہوجاتا ہے مگر بعض دفعہ شکم کے کئی حصہ مین خاصکر ہائی-پو-گس-ٹرک) مقام زیر ناف یا دہنی یا بائین ای-لا-اِک رِی-جن (کولہہ کا مقام) مین دفعتاً شدید درد شروع ہوجاتا ہے اور بیمار نہایت نڈہال ہوجاتا ہے یہ درد ایسی شدت کا ہوتا ہے کہ شکم کے عضلات کی حرکت سے بہی بڑہ جاتا ہے مثلاً بول وبراز کا خارج ہونا یا گہری سانس لینی مشکل

ہوجاتی ہے بلکہ کپڑون کی بھی برداشت نہین ہوتی - پس ہاتھ پاؤن سکیڑے ہوئے
مریض چُپ چاپ چت پڑا رہتا ہے - شکم کھچا ہوا اور گرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے اور دم
لیتے وقت درد کے سبب سے مریض شکم کے عضلون کو حرکت نہین دے سکتا - پاخانہ
قبض رہتا ہے اور اکثر نہایت شدت سے جی متلاتا اور قے ہونے لگتی ہے جسم نہایت
گرم اور پہلے پہل خشک ہوتا ہے تپ تھوڑے ہی عرصہ بعد ہاتھ پاؤن ٹھنڈے ہوجاتے
ہین - نبض سریع اور کمزور ہوجاتی ہے اور مریض جلد جلد دم لیتا ہے - ہچکیان آتی ہین
اور زبان پر موٹا فرجم جاتا ہے + اب رددون مین ہوا بھر جاتی ہے اور بیمار کو دم لینے
مین کمال تکلیف ہوتی ہے - چہرہ بیمار کا نہایت تکلیف زدہ اور فکرمند ہوجاتا ہے
اور حالت ردی شروع ہوجاتی ہے - پیٹ پھول جاتا نبض نہایت سریع اور کمزور
ہوجاتی ہے یعنے ۱۵۰ سے بھی زیادہ - چہرہ پر مردہ پن چھاجاتا ہے - دم آہستہ آہستہ لیا
جاتا ہے - ہچکیان آنے لگتی ہین - سارا بدن سرد پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے اور مرض
کے آٹھوین یا دسوین دن مریض مسافر راہ عدم کا ہوجاتا ہے +

اسباب یہ بیماری از خود کم پیدا ہوتی ہے بلکہ ضرب و زخم معدہ یا رددہ کے پھٹ جانے
مثانہ کے شق ہوجانے - جگر کے دُنبل کے پھوٹ جانے - ہرنیا کے سبب رددہ مین پھانسی
لگ جانے سے اکثر پیدا ہوجاتی ہے + اور پھر طحال اور معدہ اور رددہ کا انفلامیشن پرٹو
نی - ری - ٹو - نی - ام مین سرایت کرجاسکتا ہے اور اور دوسرے - ریترہ (خصیۃ الرحم) اور
یوٹ - رس کی بیماری مین بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے + عورت کو جب سوزاک
ہوجاتا ہے تو اُسکا انفلامیشن بذریعہ فے - لو - پے - ائن - ٹیوب (قاذف نالی) کے پردہ
پے - ری - ٹو - نیم مین سرایت کرجاسکتا ہے - علاوہ ان سببون کے یہ بیماری سردی
اور رطوبت کے باعث بھی پیدا ہوسکتی ہے اور خون مین جب کوئی زہر سرایت کرجاتا
ہے تب بھی ہوسکتی ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - بعد موت کے شکم کو چاک کرکر دیکھنے سے پے - ری - ٹو - نی - ام کی تہیلی مین پانی اور جابجا لمف کے ٹکڑے پائے جاتے ہین اور وہ پردہ مکدر اور موٹا نظر آتا ہے - رودے آپسمین اور او مین ٹم اور مے - سنٹری کے ساتھہ جُڑ جاتے ہین ٭

علاج - بیمار کو حرکت کرنے نہ دین - شکم پر جونکین لگاوین اور پوست کی ٹکمید کرین برداشت ہو تو جوکرکی پولٹس باندہین اور کہانے کو دو گرین کیا - لو - مل اور ایک گرین افیون تین تین یا چار چار گہنٹہ بعد دین - جلاب دینا کسی حالت مین نہ چاہئے مگر جب مرضکو کسیقدر تخفیف ہو نیچے کے بڑے رودون مین سُدون کا ہونا بہی ثابت ہوجائے تب گرم پانی اور کسٹر آئیل کا حُقنہ کرسکتے ہین - شکم مین ہوا بہت ہو تو نہایت باریک ٹرو - کار سے رودہ کو چہید کر ہوا نکال دین تاکہ کچہہ عرصہ کے لئے تخفیف ہوجائے اس عمل کے کرنے مین اندیشہ نہین ہے ٭ جب ردی علامتین شروع ہوجاوین تب فوراً مفرحات کا استعمال شروع کردین جیسے برانڈی ایمونیا اور ایتہر ٭

غذا مقوی دین جیسے آب یخنی انڈے وغیرہ ٭

دوم کرانک پے - ری - ٹو - نا ئی - ٹس

بعضدفعہ یہ مرض اکیوٹ پے - ری - ٹو - نائی - ٹس کا نتیجہ ہوتا ہے مگر اکثر اوقات از خود بہی پیدا ہو جاتا ہے اور کبہی تو تہوڑے ہی حصہ پے - ری - ٹو - نی - ام مین محدود رہتا ہے اور کبہی سارے پردہ مین پہیلجاتا ہے ٭

علامات - اس مرض کی علامتین اچہے طور پر نمایان نہین ہوتین کیونکہ درد اسمین اکثر کم ہوتا ہے لیکن قولنج کی سی درد کی نوبتین اکثر ہوجایا کرتی ہین بعضدفعہ اسمین بخار ہوجاتا اور بدبودار دست بہی آتے ہین ٭ علاج - تہوڑے عرصہ تک

تخفیف رہ کر شکم پھر درد کرنے لگتا ہے اور اب اسہال شروع ہو جاتا ہے اور
قے بھی ستانے لگتا ہے بھوک جاتی رہتی ہے اور بیمار لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے
کچھ عرصہ بعد پردہ پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کے جوف مین پانی پیدا ہونے لگتا ہے
جس سبب سے شکم بڑھنے لگتا ہے ۔

چھوٹے بچے جنکا مزاج اسکا۔فیو۔لس ہوتا ہے اکثر ٹیو۔بر۔کیو۔لر پے۔ری۔ٹو۔نائیٹس
کی بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین۔ بعد موت کے ایسے بچون کے شکم کے امتحان سے
پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام مین کثرت سے ٹیو۔بر۔کل کے چھوٹے چھوٹے دانے پائے
جاتے ہین اور رودون کے پیچون مین اس کثرت سے لمف پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ
آپسمین جڑ جاتے ہین اور جگر اور طحال پر اسی لمف کا موٹا سا پردہ بنجاتا ہے۔ اس
مرض مین بھی وہی علامتین پیدا ہوتی ہین جنکا ذکر اوپر اکیوٹ پے۔ری۔ٹو۔نائیٹس
مین کیا گیا ہے ۔

علاج۔ شکم کے مقام پر بلسٹر یا ٹنکچر آف آیوڈین کی مالش کرین اور بطور
دوا کے مرکبات آیوڈین کا استعمال کرین جیسے آیوڈائیڈ آف آئرن
آیوڈائیڈ آف پو۔ٹاسیم یا فاس۔فٹ آف آئرن اور کاڈ۔لیور۔آئیل ۔

اس۔سائے۔ٹس
یعنی
شکم مین پانی پیدا ہو جانا

تعریف۔ پے۔ری۔ٹو۔نی۔ام کے جوف مین پانی پیدا ہو جاتا ہے جس سبب سے
شکم بڑھ کر تن جاتا ہے ۔

اسباب - کرانک پے - رِی - ٹو - نائی - ٹِس کے سبب سے شکم میں پانی بھر سکتا ہے - علاوہ ازین جگر کی بیماری کے سبب سے جیسے سی - رو - سِس اور کنسر وغیرہ پور - ٹل وین کا منفذ بند ہو جانے سے + گردون کی بیماری کے سبب سے جیسے کیونٹ اور کرانک برائیٹس ڈیزیز شش اور قلب کی بیماریون کے سبب + طحال کے مرض کے سبب سے ہی اِس - سائی - ٹِس پیدا ہو سکتا ہے لیکن خاصکر جگر کی سی - رو - سِس اور گردون کی بیماریون کے سبب سے شکم مین اکثر پانی پیدا ہو جاتا ہے +

ماہیت - اِس بیماری کی یعنے شکم مین پانی کیونکر پیدا ہوتا ہے پیچھے بیان ہو چکی ہے (دیکھو بیان ڈراپ - سی) +

علامات - بیمار کو دیکھتے ہی یہ مرض پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ اوپر کا دھڑ لاغر ہوجاتا ہے - چہرہ فکرمند اور شکم بڑھ جاتا ہے - ملاحظہ کرنے سے شکم صرف بڑھا ہوا ہی نظر نہین آتا بلکہ چمکیلا اور اسکی جلد کی وریدین اکثر پھیلکر نمایان ہو جاتی ہین + تھپکے لگانے سے پانی کی لہرین ہاتھون کو محسوس ہو سکتی ہین - جون جون پانی زیادہ پیدا ہوتا جاتا ہے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی جاتی ہے کیونکہ جگر طحال اور معدہ اوپر کو اُٹھ جاتا ہے سینہ پر کان لگا کر سُننے سے تنفس کی حرکتون کی آوازین سینہ کے اسقدر نیچے تک نہین سُنائی دیتین جسقدر صحت کیحالت مین مسموع ہوتی ہین اور پشت کیجانب دونو استخوان کتف کے مابین خاصکر اُس مقام کے بائین طرف ٹیوب - یو - لر بری - دِنگ سُنائی دیتی ہے - دل کی نوک اپنی جگہہ سے کچھ اوپر بلکہ بائین جانب کو ہو جاتی ہے + اور اِس - سائی - ٹِس کے ہمراہ انا - سارکا بھی ہو جاتا ہے - اکثر تو دونو ٹانگین مگر چہرہ اور دونو ہاتھ ہی خاصکر جب یہ مرض گردون کے سبب سے پیدا ہوتا ہے سوج جاتے ہین سوجن کے مقام کو دبانے سے اُنگلیون کے داغ پڑ جاتے ہین پیشاب اکثر کم اور اُسمین کثرت سے بے - ہیئت کے قسم کے مرکبات ہوتے ہین -

لیکن جب اِس - سائی - ٹِس جگر کے سی - رو - سِس کی بیماری کے سبب سے
پیدا ہوتا ہے تب پیشاب مین اکثر صفرا پایا جاتا ہے اور جب گردون کے مرض
مین ہوجاتا ہے تب پیشاب مین البیو - من ہوتا ہے ۔ رفتہ رفتہ بیمار لاغر
اور کمزور ہوجاتا ہے - بھوک جاتی رہتی ہے - راتین بے چینی مین اور دن فکر
و تردد مین گزرتا ہے ۔

تشخیص - جب شکم مین پانی کی مقدار اوسط ہوتی ہے تب بڑھا ہوا نظر آتا ہے
بیمار کھڑا ہو تو ناف کے نیچے کا مقام خوب اونچا نظر آویگا جب لیٹا ہوتا ہے
تب شکم دہنی اور بائین جانب سے کسیقدر لٹکا ہوا نظر آتا ہے ۔ جب بیمار
دہنی یا بائین کروٹ پر ہوتا ہے تب وہ جانب زیادہ اونچی نظر آتی ہے جس
کروٹ پر لیٹا ہو ۔ لیکن پانی کی مقدار خوب زیادہ ہوتی ہے تب بیمار کے
اِدھر اُدھر ہونے سے شکم کی بالیدگی مین فرق نہین پڑتا یعنے پیٹ چارون طرف
سے برابر اونچا ہوتا ہے ۔ بلکہ اونچائی شکم کی سینہ کیطرف اسقدر ہوجاتی ہے
کہ کوڑی کی کرہی کی نوک باہر کیطرف اُبھر آتی ہے ۔ تھپکی لگانے سے ہاتھون
کو پانی کی لہرین محسوس ہوتی ہین ۔
ٹھونکنے سے شکم کے اوپر آواز صاف پیدا ہوگی کیونکہ رودے پانی کے اوپر
تیرتے ہین ۔ لیکن جب پانی اسقدر زیادہ پیدا ہوتا ہے کہ رودے مے - سن - ٹری
کے سبب سے کھچے رہتے ہین اور پانی اُنپر چڑھ جاتا ہے تب شکم کے چارون طرف
سے ٹھوس آواز پیدا ہوتی ہے اِسمین اور او - وری - ری - اِن ڈراپ - سی
مین جو فرق ہے اُسوقت بتلایا جاویگا کہ جب او - وری - ری کی بیماریون کا
ذکر ہوگا ۔

انجام جب کسی عضو اندرونی کی ساخت کی بیماری کے سبب سے پیٹ مین پانی

پیدا ہو جاتا ہے تب انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے لیکن جب صرف سر یا کے
سبب گردون مین اجتماع خون کا ہو جاتا ہے اور اُس سبب سے شکم مین پانی پیدا
ہوتا ہے یا دل کی خرابی یا خون کے رقیق ہو جانے سے اِس - سا ئی - ٹس کا مرض
ہو جاتا ہے تب چندان اندیشہ کی بات نہین ہے لیکن دل جگر اور گردون کی ساخت
کے مرض مین شکم کے اندر پانی بھر جاتا ہے تب ہمیشہ انجام بد نکلتا ہے ٭

علاج اِس بیماری کے علاج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح پانی جذب ہو جائے
چنانچہ یہ بات تیز مسہلات مدرات اور سیاہات کے استعمال سے حاصل ہو سکتی ہے
چنانچہ دوسرے تیسرے ڈیڑھ ڈرام کمپاونڈ پاوڈر اف جالپ ہمراہ ایک یا دو
قطرہ کروٹن - آئیل کے پلا دین یا ای - لا - ٹی - ری - ام کے نسخہ کا استعمال
کرین - نسخہ - ای - لا - ٹی - ری - ام ۳ گرین ٭ سفوف سرخ مرچ ۹ گرین ٭
کیا - لو - مل ۲ اگرین ٭ اکسٹراکٹ اف ہایو - سی - مس ۱۲ اگرین ٭ سب کو ملا کر بارہ
گولیون مین تقسیم کرین ٭

خوراک - دو گولیان ورنہ فار - ما - کو - پیا کا مرکب کمپاونڈ پاوڈر اف ایلاٹیرئیم
کا بھی استعمال کر سکتے ہین اور اِس مرض کے لئے بہت عمدہ مدرات یہ ہین کہ
اسے ٹیٹ اف پو - ٹاش ٭ ڈی - جی - ٹے - لیش ٭ اسکوئیل اور جوس اف بروم
ٹا - یس چنانچہ

نسخہ اول اسے ٹیٹ اف پوٹاش ۴ ڈرام ٭ سرپ اف اسکوئیل ۶ ڈرام ٭
نائٹرک - ایتھر ۳ ڈرام ٭ ٹنکچر اف ڈی - جی - ٹے - لیش ۳۰ بوند سے ایک ڈرام
تک ٭ جوس اف بروم ٹا - یس ٭ ۶ ڈرام ٭ پانی ۸ آونس ٭ سب کو ملا کر اِس عرق
کا چھٹا حصہ چھ چھ یا آٹھ آٹھ گھنٹہ بعد پلا دین ٭ قلب اور جگر یا پے - ری - ٹو - نی - ام
کی تراپ - سی مین یہ نسخہ نہایت فائدہ کرتا ہے ٭

نسخہ دوم سفوف اسکوئیل ۲ گرین + سفوف برگ ڈی-جی-لے ٹ-لس ۸ یا ۱۲ گرین + بلو-پل ۳۰ گرین + سبکو ملاکر بارہ گولیون مین تقسیم کرین اور اسکی ایک گولی صبح اور ایک شام کہلاوین +

نسخہ سوم - جگر اور دل کی ڈراپ-سی مین یہ تیسرا نسخہ نہایت مفید ہی لائیکوار ڈو پاسیو ایک یا ۲ ڈرام + نائیٹ-رس-ایتہر ۲ ڈرام + ٹنکچر آف سیفرن ۳ ڈرام + انفیوژن اف ڈی-جی-لے ٹ-لس ۱۲ ڈرام + سرپ ۲ ڈرام + پانی ۸ آونس سبکو ملاکر اس عرق کا چہٹا حصہ دن مین تین دفعہ پلاوین + چوتہا نسخہ بہی خوب مدر ہے

نسخہ چہارم - کو-پی-وا-ریزن ۹۰ گرین + ریکٹی-فائیڈ اسپرٹ ۴ ڈرام + اسپرٹ آف کلوروا-فارم ایک ڈرام + میوسیلج اف اکاشیا ایک آونس پانی ۶ آونس + سبکو ملاکر اس عرق کا چہٹا حصہ دن مین ۳ دفعہ پلاوین + اور جب جگر اور طحال کے سبب سے ڈراپ-سی ہو جاتی ہے تب یہ نسخہ مدر اور مقوی مفید پڑتا ہے

نسخہ ٹار-ٹریٹ اف ایرن ۱۰ گرین + ایسڈ ٹار-ٹریٹ اف پوٹاش ۱۵ گرین + اسے-تم-سلی ۵ بوند + نائیٹ-ٹرس ایتہر ۳۰ بوند + پانی ایک آونس سبکو ملاکر چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلاوین اور بعضے دفعہ ڈی-جی-لے ٹ-لیس کے پتونکا پولٹس یا پولٹس ڈی-جی-لے ٹ-لس کے پتون کے انفیوژن سے بنا ہوا جب شکم پر لگایا جاتا ہے تو خوب کہلکر پیشاب آجاتا ہے +

یاد رہے کہ جب ڈراپ-سی گردہ کی بیماری کے باعث پیدا ہوتی ہے تب اسکو مدرات سے بڑا نقصان ہوتا ہے اور خاصکر پارے کے مرکبات تو اسکو نہایت مضر پڑتے ہین اسصورت مین مقویات اور مفرحات کو کام مین لانا چاہئے جیسے گرم ہوا یا گرم پانی کا بپھارا + بعضے دفعہ اسا-سی-ٹس کی بیماری مین پاؤن اور ٹانگین سوج کر بہت تن جاتے ہین اسصورت مین ان مقامونپر بچہنے لگاوین تاکہ پانی رستا رہے اور

نوطہ اگر پہول جاوے تب بہی اس عمل کو کرین ۔

جب کسی ترکیب سے مرض رفع نہین ہوتا اور بیمار کو دم لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے
تو پیٹ چہید کر پانی نکال دیتے ہین اس عمل کو اصطلاح مین پے ۔ راسن ۔ ٹے سینٹر
اب ۔ ڈو ۔ مے ۔ نیٹز ا کہتے ہین ۔ ترکیب اس عمل کے کرنے کی یہ ہے کہ بیمار کو کرسی
پر بٹہا کر اُسکے شکم کو چادر سے لپیٹ دیوین اور چادر کے دونو سرون کو دو مددگار لڑکے
کے ہاتہہ پکڑا دیوین بعدازان ناف سے ایک یا ڈیڑہ انچ نیچے چادر مین سوراخ کرکے
اوسط مقدار کے ٹرو ۔ کار داخل کرکے ۔ ینو ۔ لا داخل کرین جب ٹرو ۔ کار نکال لیا جاتا ہے
تب کے ۔ ینو ۔ لا کے سوراخ سے پانی نکلنا شروع ہوتا ہے اُسوقت جون جون نکلتا
جاوے دونو آدمیون کو چادر کے دونو سرون کو کہینچنا چاہیے ۔ اور مریض کی نبض پر
ہاتہہ رکہنا چاہیے تاکہ نبض کی حرکت معلوم ہوتی رہے ۔ نبض کمزور ہو جائے تو امونیا
اور رم کا استعمال کرین جب دیکہین کہ پانی حسب مناسب نکل گیا ہے اور تکلیف
تنفس رفع ہو گئی اُسوقت کے ۔ ینو ۔ لا نکال لین اور شکم کے سوراخ کو اسٹیکن کی
پٹی سے بند کر دیوین بعدازان شکم کو اُسی چادر سے خوب لپیٹ کر باندہ دیوین اس
عمل سے ایسا نہ سمجہنا چاہیے کہ بیماری جاتی رہتی ہے بلکہ علامات تکلیف دہندہ جن
سے بیمار کے جلد مرجانے کا خوف ہوتا ہے اس عمل کے کرنے سے وہ رفع ہو جاتی
ہین اور پانی تو اکثر عمل کے بعد ہی پہر پیدا ہونا شروع ہوتا ہے ۔

او ۔ وی ۔ رین ۔ اَن ڈراپ ۔ سی

او ۔ وی ۔ ری یعنے خصیۃ الرحم دو غدود ہوتے ہین رحم کے دہنے بائین دونو کوکہ کے
مقام پر رہتے ہین اور انہی مین مادہ جنین کا ہوتا ہے ۔ جب اس غدود مین بیماری
ہوتی ہے تب سارا یا کوئی حصہ اُسکا بدلکر تہیلی کی شکل پکڑ لیتا ہے اور تجربہ سے

ثابت ہے کہ او۔ وی۔ ری کی تہیلیان مادہ جنین سے بنتی ہین دگرا۔ فی۔ ان
وے۔ سی۔ کل) کبھی تو او۔ وی۔ ری مین صرف ایک ہی مگر اکثر کئی تہیلیان ہوتی
ہین اور بڑہ کہ بہت بڑی بڑی ہوجاتی ہین اونمین جو رطوبت ہوتی ہے اسمین کثرت
سے البیومن ہوتا ہے ❊

علامات۔ اس مرض کی ابتدائی علامتین ایسی خفیف ہوتی ہین کہ جبتک شکم
بہت بڑہ نہین جاتا ہے تبتک بیمار کی توجہ مرض کیطرف رجوع نہین ہوتی ہے اور
تب بہی درد اور تکلیف اسقدر کم ہوتی ہے کہ مریضہ کو گمان حمل کا ہوجاتا ہے مرض
کا خیال بالکل نہین ہوتا یا وہ یہ قیاس کرتی ہے کہ پیٹ ریح یا چربی کے پیدا ہونے
سے بڑہ گیا ہے اور جبتک رسولی پل۔ وس مین ہوتی ہے تبتک بول و براز کیوقت
مثانہ اور ریکٹم کے دب جانے سے تکلیف ہوسکتی ہے بوجہ بہی معلوم ہوسکتا ہے
درد کی ٹیس جانب ماؤف کی ران تک پہیل جاسکتی ہے مگر ایسی علامتین بہت ہی
کم ظاہر ہوتی ہین مگر او رسیکرم کے مقام پر بہی بعضدفعہ درد ہوتا ہے لیکن عورتون
کو چونکہ اس قسم کا درد اکثر ہوا کرتا ہے اسواسطے علاج کیطرف کم رجوع لاتی ہین اس بیماری
مین حیض باقاعدہ آتا ہے مگر بعضدفعہ یا تو قلت یا کثرت سے آتا ہے اور کبھی بند
بہی ہوجاتا ہے جس سے حمل کے گمان کو اوڑ بہی تقویت ہوتی ہے اور مریضہ بیفکر
ہوجاتی ہے۔ لیکن جب رسولی اسقدر بڑی ہوجاتی ہے کہ چہپ نہین سکتی تب
درد ہونے لگتا ہے اور تب حیض بہی یا تو بے قاعدہ آنے لگتا ہے یا بالکل بند ہوجاتا
ہے۔ مریضہ لاغر ہوتی جاتی ہے۔ تبض رہتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ پیشاب تہوڑا
تہوڑا اور بار بار آتا ہے۔ بہوک جاتی رہتی ہے۔ مریضہ راتون کو بے چین رہتی ہے
اور روز بروز لاغر اور کمزور ہوتی جاتی ہے۔ جب کئی تہیلیان پانی سے پر ہوکر خوب
بڑی ہوجاتی ہین تب تہپکی لگانے سے پانی کی لہرین ہاتہون کو صاف محسوس ہوتی ہین

لیکن پانی جب کم ہوتا ہے تب لہرین بھی کم معلوم ہوتی ہین - اور رسولی کی چارون
طرف ٹھونکنے سے آواز ٹھوس پیدا ہوتی ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس رسولی کے
ساتھہ اس - سائی - ٹِش بھی ہو جاتا ہے - مگر کچھہ عرصہ بعد ایسا تو ضرور ہو جاتا ہے کہ ناف
کے نیچے کی جگھہ اندام نہانی کی لبین راینن اور ٹانگین سوج جاتی ہین + اور اب تکلیفین
بھی بڑھنے لگتی ہین یعنے رسولی کے بڑہ جانے سے مریضہ اچھی طرح چل پہر نہین سکتی راتین
بے خوابی مین گزرتی ہین - اور دم لینے مین اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ بستر پر لیٹ نہین
سکتی + بعضدفعہ پیشاب بند ہو جاتا - سر درد اور گھومنے لگتا ہے - تشنج اور بیہوشی
طاری ہو جاتی ہے اور نہایت ضعف کیحالت مین مریضہ اس دار فانی سے دار
جاودانی کو کوچ کر جاتی ہے ٭

تشخیص اس بیماری کی آسان نہین ہے - ابتدا مرض مین مریضہ کو اسبات کا
وہم و گمان بھی نہین ہوتا کہ اُسکو کوئی مرض ہے لیکن جب رسولی بہت بڑہ جاتی
ہے تب سارے پیٹ مین پہیل جاتی ہے - جب تھیلی ایک ہی ہوتی ہے تبتو شکم ہموار
اور یکسان اونچا نظر آتا ہے لیکن جب کئی تھیلیان ہوتی ہین تب شکم کہین سے اونچا
اور کہین سے نیچا اور کہین سے سخت اور کہین سے پلپلا محسوس ہوتا ہے + جب صرف
ایک ہی تھیلی ہوتی ہے تب رطوبت کی لہرین ہاتھون کو خوب صاف محسوس ہوتی
ہین - لیکن رطوبت جسقدر گاڑھی ہوگی لہرین بھی ہاتھون کو کم محسوس ہونگی - اور بجز
ان صورتون کے ٹھونکنے کی ٹھوس آواز سارے شکم سے پیدا ہوتی ہے یعنے جب کوئی
ٹکڑا رودہ کا شکم کی دیوار اور رسولی کے مابین آجاتا ہے یا جب رسولی ٹاپ کیگئی ہو تب
ہوا بہر جا سکتی ہے + یا جب رسولی کی رطوبت بذریعہ زخم کے رودہ مین آگئی ہو اور
رودہ سے ہوا اسمین داخل ہو گئی ہو - غرض ان صورتون مین ٹھونکنے کی آواز صاف پیدا
ہو سکتی ہے ورنہ قاعدہ یہی ہے کہ آواز ٹھوس نکلتی ہے ٭

علاج - پانی نکالکر پیٹ پر پٹی باندہ دین اور مہینون تک کلورٹ آف پوٹاش ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کے کہلادین بعضدفعہ ایسا ہی کرتے ہین کہ پانی نکالکر آیوڈین کی پچکاری کرتے ہین اور جب رسولی چہوٹی ہوتی ہے اور شکم کے کسی عضو کے ساتہہ جڑی نہین ہوتی ہے تب شکم کو چاک کرکے نکال لیتے ہین ؛

مقالہ ششم

امراض جگر

مختصر تشریح جگر کی - جگر کی بیماریون کے بیان کرنے سے پہلے جگر کی تشریح اور جگر کا کام کیا ہے - ان باتون کا بیان کرنا نہایت ضرور ہے - پس واضح ہو کہ جگر جامعہ (مہنی ہائی - پو - کان - ڈریاک ری - جن اور اپے - گس - ٹرک ری جن مین واقع ہے اور جسم انسان کے کل غدودون کی بنسبت جگر سب سے بڑا غدود ہے کیونکہ آڑی مساحت اسکی قریب بارہ انچ کے ہوتی ہے اور سامنے کے کنارے سے لیکر پیچہے تک قریب سات انچ کے ہوتی ہے - جوان تندرست آدمی کا جگر ا - وایبر - ڈو - پائی وزن کے ۳ سے ۴ پاونڈ تک وزن مین ہوتا ہے مگر بعضدفعہ اس وزن مین کمی بیشی بہی پائی جاسکتی ہے - غذا کے ہضم کے وقت جگر کا حجم بڑہ جاتا ہے کیونکہ اسوقت اس مین خون کی زیادتی ہوتی ہے ؛

جگر مین اس قسم کی رگین ہوتی ہین - بڑے عروق جاذ - (دلم - فا - ٹک) بکثرت ہوتی ہین اور صفرا کی نالیان (بائیل - ڈکٹ) اور پورٹل - وین اور ہے - پاٹک شریانین ہیں - پاٹک وریدوں کی شاخین اور صفرا کی نالیونکی شاخین ایکدوسری سے ملکر دو شاخین بنجاتی ہین - ایک صفرا کی نالیون کی جگر کے دہنے گوشہ سے اور دوسری شاخ بائین گوشہ سے

نکلتی ہے - یہ دونو شاخین جگر کے ٹرانس - ورس - فی - شر سے نکلکر ایک بن جاتی ہین جیسے ہے - پاٹک - ڈکٹ - سس - ٹک - ڈکٹ سے ملکر صفرا کے ایک واحد مجری بنجاتی ہے جسکو اصطلاح مین ڈک - ٹس کمیو - نس کو - لی - ڈو - کس لیتے ہین - یہ ڈکٹ اور لبلبہ کی مجری (یعنکر یاٹک - ڈکٹ) دونو اس سوراخ مین جا کھلتی ہین جو معا اثنا عشرہ (ڈوڈینم) کے اترتے ہوئے حصہ مین واقع ہے ٭ پور - ٹل - وین اور ہے - پاٹک اور - ٹری جگر مین داخل ہوتی ہین اور جاری صفرا اور ہی - پاٹک وریدین جگر سے خارج ہوتی ہین ٭ پور - ٹل وین جگر مین وہ خون پہنچاتا ہے جس سے صفرا بنتا ہے - اور جگر کے غلاف کے پردون کی پرورش کے لئے اکیپ شیول اور صفرا کی نالیون کی دیوارون کے واسطے اور جگر کی اندر کی دیوارون کے لئے اور جگر کے دیگر حصون کی پرورش کے واسطے ہے - پاٹک شریان خون صاف پہنچاتی ہے جگر جس صفرا کو پور - ٹل ورید کے خون سے یا تو علیحدہ کرتا ہے یا بناتا ہے اس صفرا کو بائیل - ڈکٹ جگر سے لیجاتے ہین اور باقی کا خون ہے - پاٹک وریدون کے ذریعہ جسم کے اور خون کے ساتھ ان - فے - رئیر ... کے - وا مین جا گرتا ہے جگر کا بڑا بھاری کام صفرا پیدا کرنے کا ہے اور دوسرا کام شکر پیدا کرنیکا ہے ٭ جب کھانا زیادہ کھایا جاتا ہے اور جب زیادہ مصالحہ دار غذا کھائی جاتی ہے اور شراب پی جاتی ہے اور گرمی کے سبب سے اور ریاضت کے نکرنے سے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے - غذا ہلکی کھائی جاوے شراب بالکل نہ پی جاوے اور ریاضت کرنے سے علی الصباح اٹھکر سیر کرنے سے صفرا کم پیدا ہوتا ہے - ان ادویات کے استعمال سے صفرا کے پیدا ہونے مین تحریک ہوتی ہے جیسے مرکبات سیماب اور پوڈافلین اور ٹے - راگ - زی - کم اور رو - بارب یعنے ریوند چینی اور نوشادر اور کل معدنی تیزاب اور بن - زائیک - یسڈ اور جن دواؤن کے استعمال سے صفرا کم پیدا ہوتا ہے

وہ یہ ہین آیو-ڈائیڈ اور برہ-مائیڈ اف پو-ٹاسیم اور مرکبات افیون اور غذا کے ہضم
کے وقت جب ہاضمی-کار-بونٹ اف سوڈا کا استعمال کیا جاتا ہے + جن بیماریون
مین جگر بڑہ جاتا ہے وہ یہ ہین مثلاً گن-جش-جن اور حادی-پر-ٹرہ-فی اور انفلامیشن
اور ورم اور جگر کی ساخت جب چربی مین بدل جاتی ہے تب بہی جگر بڑہ جاتا ہے +
حالات مفصلہ ذیل مین جگر کے بڑہ جانے کا خیال دل مین پیدا ہو سکتا ہے مثلاً پتت
کی ہڈی کے خم کہا جانے مین جب پیدایش سے جگر بدڈول پیدا ہوتا ہے یا کسی طرف
کو بے قاعدہ واقع ہوتا ہے-سینہ کی بیماریون کے سبب سے جیسے پلو-ری سی
مین پانی بہر جانے سے اور پے-ری-کار-ڈیم مین پانی بہر جانے سے اور سینہ
کے اندر رسولی کے پیدا ہونے سے کیونکہ اُن صورتون مین پردہ ڈا-یا-فرام نیچے
کو دب جاتا ہے اور سینہ پہول جاتا ہے اور جگر چہوٹا ہو جاتا ہے + شکم کے
اعضا کی بیماریون کی سبب سے بہی جگر ٹرہا ہوا معلوم دے سکتا ہے کہ جب جگر
اور دیگر اعضاے اوپر کو چڑہ جاتے ہین اور اس سبب سے سینہ کی مقدار
گہٹ جاتی ہے +

حالات مفصلہ ذیل مین جگر کی مقدار چہوٹی ہو جاتی ہے سی-رو-سس کی بیماری
مین اور اکیوٹ اور کرانک اٹرو-فی مین +

ا-کو-لیا

جب کسی سبب سے صفرا خارج نہین ہونے پاتا یا پیدا نہین ہوتا ہے تب خون مین ملکر
زہر کی علامتین پیدا کرتا ہے چنانچہ صفرا کے زہر ہو جانے کے پہلے درجہ مین بیمار

کی طبیعت مین جوش پیدا ہو جاتا ہے - شدت سے ہذیان اور تشنج ہونے لگتا ہے اور تب روی علامتین پیدا ہو جاتی ہین چنانچہ پہلے اونگھہ آتی ہے اور تب بتدریج بیہوشی طاری ہونے لگتی ہے اور ساتھہ ان علامتون کے معدہ اور مسوڑون کے میوکس پردہ سے خون بہی جاری ہونے لگتا ہے جسم پر خون کی چتیان یا دہبے پیدا ہو جاتے ہین اور اکثر یرقان بہی ہو جاتا ہے +

علاج - تیز جلاب دیکر اگر موقع ملے (کیونکہ یہ بیماری اکثر مہلک ہو جاتی ہے) ذیل کے نسخونکا استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - ین - ذا - ذکٹ اسٹرم سے ۲۰ گرین تک + گالی - سی - رتین حسب ضرورت دونو کو ملاکر ایک گولی بنا دین اور دنمین تین دفعہ کہلا دین ﷺ

نسخہ - نوشادر ۲۰ گرین + اکسٹرکٹ اف لٹے - راگ - زمی - کم ۱۵ گرین + کمپاونڈ ٹنکچر اف جن - شن ایک ڈرام + انفیوژن اف سنا - ۲ آونس + سبکو ملاکر دوا تین دفعہ دنکو پلا دین +

کن جیش جن آف - دی - لیور

علامات دہنی طرف پسلیون کے نیچے بوجہ اور سختی معلوم ہوتی ہے جگر بڑہ جاتا ہے اور کنارہ اسکا پسلیون کے نیچے محسوس ہوتا ہے - چہرہ زرد اور بعضدفعہ آنکہین بہی زرد ہو جاتی ہین - بہوک مرجاتی ہے - زبان میلی اور پاخانہ قبض رہتا ہے +

علامات تشریحی بعد وفات - لاش کے امتحان سے جگر بڑا اور خون سے پر معلوم ہوتا ہے جب اجتماع خون کا ہے - پاٹک اور پورٹل - وینس مین یکسان ہنین ہو سکتا ہے تب جگر کہین سے گہرا اودا اور کہین سے سرخ ہوتا ہے مگر جب

صرف ہیپاٹک وین مین اجتماع خونکا ہوتا ہے تب جگر کے لابیول کے کنارون کی رنگت ہلکی اور درمیانہ حصہ کی گہری ہوتی ہے لیکن جب صرف پورٹل وین مین خون جمع ہوجاتا ہے تب جگر کے لابیول کے کنارون کی رنگت گہری اور درمیانہ حصہ کا رنگ ہلکا ہوتا ہے ❊

اسباب - قلب یا شش کی بیماری اور شش مین کسی سولی کا ہونا بگڑجانا ایفشر کے فعل کا اور اس باعث کم پیدا ہونا صفرا کا ہے - ٹی - ری کا اثر - پیو - را کی بیماری زیادہ کہانا اور کثرت سے شراب پینا - شرابیون کے جگر بیچارہ کو تو دم لینے تک کی بہی فرصت نہین ہوتی رات دن خون سے پُر رہتا ہے ❊

علاج - بیمار کو ۳ یا ۵ گرین کیا - لو - مل کہلا کر ۴ یا ۶ گہنٹہ بعد ایک تیز نمکین جلاب دیوین - مناسب ہو تو جگر پر جوکین لگادین اور فو - من - ٹے - شن کرین - غذا ہلکی دیوین اور خمر سے احتراز کرین ❊

اشارہ - ہم نے ایسا دیکہا ہے کہ سردی کے موسم مین جب بدن پر کپڑے کم ہوتے ہین یا کسی طرح سے سردی لگ جاتی ہے تب بعضدفعہ جگر اور معدہ مین ٹہر ٹہر کر دبیما دبیما درد اور جلن ہونے لگتی ہے - بیمار بےچین رہتا اور پست ہمت ہوجاتا ہے یون تو جلن برابر ہوتی رہتی ہے مگر غذا کے بعد زیادہ ہوجاتی ہے اور تب درد کو بہی شدت ہوتی رہتی ہے لیکن ملایم اور پتلی غذا کے کہانے سے اسقدر تکلیف نہین ہوتی ہے کہ جسقدر معمولی ثقیل چیزون سے ہوا کرتی ہے - پاخانہ قبض رہتا ہے - پیشاب زرد رنگ کا آتا ہے - آنکہین زرد ہوجاتی ہین اور چہرہ پر بہی زردی چہا جاتی ہے - اشتہا کم ہوجاتی ہے مگر بالکل مفقود نہین ہوتی ❊ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سردی کے لگنے سے جگر اور معدہ مین کن - جش - چن ہوجاتا ہے ❊

علاج - ۵ - گرین کیا - لو - مل کہلا کر کسٹرایل یا سنا اور نمک کا جلاب دین تاکہ پانچ

سات وست خوب کہلکر آجاوین - بعدازان ٹوائیلوٹ - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ
اور چرائتا کا استعمال کرین - لیکن جتبک غذا کا اچھا بندوبست نہین کیا جاتا ہے
تبتک دوا سے کچھہ بہی فائدہ نہین ہوتا ہے - پس ثقیل اور تیز چیزون سے جیسے گوشت
روٹی گرم مصالحہ خمر وغیرہ سے پرہیز کراوین صرف پتلا ساگودانہ یا ارارروٹ ہمراہ
دودہ کے یا کہیر کہانے کو دین ۔ میٹھے سے طبیعت ہٹ جاوے تو پتلی گہونٹی ہوئی
کہچڑی کہلاوین - جگر اور معدہ کے مقام پر فومن ٹیشن کرین درد زیادہ ہو اور نیند نہ
آوے تو ایک گرین مارفیا کہلاوین ۔

اکیوٹ ہے - پے - ٹائی ٹس

اسباب - زیادہ کہانا خاصکر گوشت کا اور گرمی مین پہرنا بدن کی گرم حالت
مین دفعتاً سرد ہوا کا لگنا اور یہ بیماری ڈی سن ٹری کے مرض مین بہی ہوجاتی ہے
وجہ اسکی یہ بتلاتے ہین کہ ڈی سن ٹری کی بیماری مین بڑے رودون کے میو کس
پردہ سے پیپ وغیرہ بذریعہ وریدون کے گزرکر جب جگر مین جاتا ہے تب اُس عضو
مین انفلامیشن برپا ہوجاتا ہے اور شاذونادر جگر مین چوٹ لگنے سے بہی یہ ٹائی ٹس
ہوجایا ہے ۔ لے ریا بہی باعث اس مرض کا ہوتا ہے ۔ اور اسباب کے بتلانے
کی کیا ضرورت ہے کہ شراب پینے سے ہی جگر مین انفلامیشن ہوجاتا ہے کیونکہ یہ تو اس
کمبخت کا قاعدہ ہی ہے کہ سب سے پہلے جگر ہی کا ستیاناس کرتی ہے - اس کے
لئے ایسا سیدھا راستہ بنا ہوا ہے کہ معدہ مین پڑی نہین جگر مین داخل ہوئی نہین

ماہیت - بعض دفعہ جگر کے غلاف ہی مین صرف انفلامیشن ہوجاتا ہے
(گلی سنس کیپشیول) اسصورت مین ورم بہت کم پیدا ہوتا ہے - لیکن اکثر خاص
جگر کی ساخت مین انفلامیشن ہوا کرتا ہے اور گاہے گاہے تو انفلامیشن سارے جگر

میں ہوجاتا ہے کہ جسمیں جگر کی ساخت یا تو ملائم ہوجاتی ہے یا سخت لیکن اکثر وہ
انفلامیشن محدود رہتا ہے اور تب اکثر دنبل پیدا ہوجاتا ہے ٭ جگر کے انفلامیشن میں
جو جو تغیرات پیدا ہوتے ہیں انکو ڈاکٹر مورہڈ صاحب نے ایسے عمدہ طور پر بیان کیا
ہے کہ میں اِس موقع پر اُس بیان کا خلاصہ درج کرنا مناسب جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ جگر
کی ساخت کے انفلامیشن کے پہلے درجہ میں جگر خون سے پُر ہوجاتا ہے اِس حالت میں جگر
کو تراشئے تو اُس سے خون ٹپکنے لگتا ہے ۔ انفلامیشن یہیں تک ہوکر رفع ہوسکتا ہے
اور جو رفع نہوا تو جگر کے لا-بیول کے مابین لمف پیدا ہونے لگتا ہے ۔ جبتک یہ لمف پتلا
رہتا ہے تبتک تو اُسکے جذب ہوجانے کی اُمید ہوسکتی ہے اور مرض بھی رفع ہوسکتا
ہے یا تو مائیت اسکی جذب ہوکر منجمد حصہ کا ٹائی-برس تلے رشتہ بنجائیگا ٭ یا
دوم وہ جما ہوا حصہ پھر پتلا ہوکر جذب ہوجائیگا - نہیں تو سوم بگڑ کر پیپ بنجائیگا ٭
جس مقام پر لمف پیدا ہوتا ہے وہ جگہہ ملائم ہوکر گلجاتی ہے اور اُس خول کے اندر
ایک پردہ استر کے طور پر (پائی-او-جی-نک ممبرین) بنجاتا ہے جس سے اُس
خول میں برابر پیپ پیدا ہوتی رہتی ہے یعنے اُس جگہہ میں خاصہ دُنبل پیدا ہوجاتا ہے
تب جگر بڑھ کر پھولنے لگتا ہے اور دنبل پھیلنے لگتا ہے ۔ پہلے پہلے جب کسی متصل
کے عضو کے ساتھہ جالگتا ہے تب وہاں پر خفیف انفلامیشن ہوکر لمف پیدا ہوجاتا ہے
جس سے دنبل کی دیوار اُس عضو کے ساتھہ جُڑجاتی ہے اُس جگہہ زخم پیدا ہوجاتا
ہے تب وہ دُنبل اُس عضو کے اندر پھوٹ جاتا ہے ۔ یہی ترکیب ہے جس سے جگر کا
دنبل یا تو پھیپھڑے میں یا معدہ میں یا اثنا عشرہ میں یا دل کے غلاف میں یا پردہ
پیرے-ٹو-نی-ام میں یا باہر کیطرف پھوٹ جاتا ہے ۔ ایسا کم ہوتا ہے کہ صرف
ایک ہی یا دو دُنبل پیدا ہوتے ہوں بلکہ کئی پیدا ہوجاتے ہیں اور آپسمیں ملکر ایک
بنجاتے ہیں ۔ بعضدفعہ دُنبل جگر کی سطح کے قریب اور بعض اوقات خوب گہرا جگر کے اندر

پیدا ہوتا ہے اور بہ نسبت بائین کے دہنے ہی گوشہ مین مُوتبل اکثر پیدا ہوا کرتے
ہین +

علامات - ابتدا مین جگر کا مقام دُکہنے لگتا ہے اور جب اسکا غلاف بہی اس
مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے تب درد زیادہ ہوتا ہے جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے
بخار کی شدت زیادہ ہوتی جاتی ہے - جسم گرم ہو جاتا ہے - تشنگی شدت سے ہوتی
ہے اور پیشاب کم بعض دفعہ بخار ردی ہو جاتا ہے - جگر کے بڑہ جانے سے دہنا
ہائی - پو - کان - ڈری - ام اونچا ہو جاتا ہے اور اسپر ٹہونکنے سے آواز ٹہوس پیدا
ہوتی ہے جگر کے مقام پر تہوڑا بہت درد ہوتا ہے اور یہ درد دبانے یا زور سے دم
کہینچنے یا کہانسنے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور بیمار بائین کروٹ لیٹ نہین سکتا گاہے
گاہے آنکہہ کے پردہ کن - جنک - ٹائی - وا مین گو نو زردی آجاتی ہے لیکن بعض
دفعہ وہ پردہ بالکل زرد ہو جاتا ہے + دم لینے مین بہت تکلیف ہوتی ہے عصبی
شرکت کے سبب سے کہانسی اور قے ہوتی ہو اور اکثر ہچکیان نہایت ستاتی ہین لیکن
یاد رہے کہ جب انفلامیشن جگر کے غلاف مین ہوتا ہے تب بخار اور درد اور بے چینی زیادہ
ہوتی ہے اور جب جگر کی خود ساخت مین ہوتا ہے تب کم اور یہ کہ جب درد تیز
اور شدید ہوتا ہے تب جگر کے غلاف مین انفلامیشن سمجہنا چاہئے اور جب ورم اور
جگر مین کہچاؤ معلوم ہوتا ہے تب یہ بات جگر کی خود ساخت مین ہونے کے سبب سے پیدا
ہوتی ہے علاوہ ازین جب انفلامیشن جگر کی سطح پر ہوتا ہے تب کہانسی اور تکلیف تنفس
زیادہ ہوتی ہے اور جب جگر کی مقعر سطح مرض مین مبتلا ہوتی ہے تب قے اور دیگر علامات
معدہ کی خرابی کی زیادہ نمایان ہوتی ہین اور یہ بات تو مشہور ہے کہ جگر کی بیماریون
مین دہنا کندہا اور دہنی ہنسلی کی ہڈی مین چبانے کے طور کا شرکی درد ہوتا رہتا ہے
لیکن جب جگر کے بائین گوشہ مین انفلامیشن ہوتا ہے تب درد بائین کندہے مین

ہونے لگتا ہے ٭

جس صورت مین انفلامیشن بڑہ کر ڈنبل پیدا ہو جاتا ہے اُسوقت علامات ذیل ظاہر ہوتی ہین چنانچہ بیمار کو لرزہ ہوتا ہے علامات ہکٹ ٹِکٹ فیور کی پیدا ہوتی ہین معدہ بگڑ جاتا ہے شکم کے عضلہ پر ہاتہہ رکہنے سے درد ہوتا ہے اور وہ عضلے تنے ہوئے محسوس ہوتے ہین - جگر کے مقام پر بوجہ معلوم ہوتا ہے اور کہانسی ہوتی ہے - جہان کہ ڈنبل ہوتا ہے وہ جگہہ اونچی محسوس ہوتی ہے - جون جون ہکٹ ٹِکٹ فیور بڑہتا جاتا ہے بیمار لاغر اور روز بروز کمزور اور نڈھال ہوتا جاتا ہے آخر کار یا تو ڈا - یا - ریا یا ڈہی رس - ٹری ہو جاتی ہے - لیکن بسا اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیماری پوشیدہ طور پر بڑہتی جاتی ہے چنانچہ اسصورت مین صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ مریض کی بہوک مر جاتی ہے اور وہ کمزور ہو جاتا ہے اور کاروبار کیطرف سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے یا کاہے گاہے بُہریری معلوم ہوتی ہے یا جگر کے مقام پر بے چینی یا بے آرامی معلوم ہوتی ہے - شدید علامتین صرف اُسیوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب ڈنبل اوپر کیطرف بڑہتا آتا ہے اور ہم نے بعض بیمار ایسے بہی دیکہے ہین کہ زندگی مین کوئی بہی علامت ایسی نہین پائی گئی ہے کہ جس سے گمان جگر کے ڈنبل کا ہوسکتا مگر جب وہ مرے ہین اور اُن کی نعش کو امتحان کیا ہے تب جگر مین ایک یا کئی بڑے بڑے ڈنبل پائے گئے ہین ٭

نتائج - یا تو ری - زو - لیو - شن ہو کر یہ مرض رفع ہو جا سکتا ہے یا کُل جگر مین پیپ پڑ جا سکتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جگر کے محدود مقامات مین ڈنبل پیدا ہوتے ہین اور جگر مُردار بہی پڑ جا سکتا ہے - جگر مین بعضدفعہ اتنا بڑا ڈنبل پیدا ہو جاتا ہے کہ جسمین کئی پائنٹ پیپ ہوسکتی ہے ٭

انجام جگر کے ڈنبل کا اکثر بُرا ہوتا ہے - کبہی کبہی ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ پیپ کی مائیت جذب ہو گئی ہے اور پیپ کیسے بدل گئے ہین اور اس ترکیب سے ڈنبل رفع ہو گیا ہے

جگر کا ڈنبل جب پودہ پے - ری - ٹو - نی - ام مین پہوٹ جاتا ہے تب مرض
پے - ری - ٹو - نائی - ٹس ہوکر بیمار مرجاتا ہے اور چند دفعہ ایسا بہی دیکہا گیا
ہے کہ ڈنبل مجری صفرا مین پہوٹتا ہے اور پیپ اُسکی معا اثنا عشرہ مین سے ہوکر
پاخانہ کے ہمراہ نکل جاتی ہے اور معدہ یا پہیپہڑے یا قولون مین بہی ڈنبل کا پہوٹنا چندان
بُرا نہین ہے گو تب ہی بیمار مرجاتا ہے لیکن پلو - را یا دل کے غلاف مین اسکا
پہوٹنا اچہا نہین کیونکہ اس سے بیمار فوراً مرجاتا ہے ٭ انفلامیشن کے سبب سے
بعض دفعہ جگر مردار بہی پڑجاتا ہے ٭

علاج - اسبات پر اطبا کا صاد ہے کہ اس بیماری مین کوئی علاج ایسا نکرنا
چاہئے کہ جس سے بیمار کمزور ہوجاوے پس بذریعہ فصد کے خون لینا اور سیماب کا
استعمال کرنا اس مرض کو مضر پڑتا ہے بلکہ ایسا علاج کرین جس سے بیمار کی طاقت
قائم رہے - عین ابتدا انفلامیشن مین اگر مرض شدید ہوا اور بیمار طاقتور تو جگر کے مقام
پر چند جوکون کا لگانا مضایقہ نہین اور بعد چہوٹ جانے جوکون کے جگر پر فومنٹیشن
کرین اور عین ابتدا انفلامیشن مین مسہلات سے بہی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ دستون
کے آنے سے پور - ٹل - وین کی عروق شعریہ کا دوران خون تیز ہوجاتا ہے کہ جس سے جگر
کے شریان کی عروق شعریہ مین اجتماع خونکا نہین ہونے پاتا ٭ جب اسبات کا شک ہو
کہ پور - ٹل - وین کے عروق شعریہ مین اجتماع خونکا ہوگیا ہے کہ جسکے ہونے سے بیمار کی
زبان پر زرد رنگ کا غبار جم جاتا ہے پاخانہ اور پیشاب تہوڑا تہوڑا آتا ہے اور جلد کی
رنگت زردی مائل ہوجاتی ہے تب ڈاکٹر مورہڈ صاحب فرماتے ہین کہ تہوڑی تہوڑی
مقدار مین بلو - پل ہمراہ ایے - لک کے یا اکسٹراکٹ اف ٹے - راک - زی - کم ہمراہ
کار - بونٹ اف سوڈا کے دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے - کپڑے کی گدی
ڈائی - لوٹ نائٹرو - ہائیڈرو - کلورک ایسڈ مین ترکرکے جگر کے مقام پر لگاوین

ڈاکٹر اسکلین صاحب ایپے۔کاک کو اُس خوراک مین دینا فائدہ مند سمجھتے مین کہ جو ڈی۔سن۔ٹری مین دیجاتی ہے یعنے ۲۰ یا ۲۵ گرین چھ چھ یا آٹھہ آٹھہ گھنٹہ بعد اور اِس مرض کے شدید درجہ مین چوتھائی گرین ٹارٹار ایمے ٹیک ہمراہ ۱۵ گرین نائیٹر کے آدہ آدہ گھنٹہ بعد دینے سے فائدہ ہوتا ہے بطور انو۔ڈائین کے افیون کا استعمال بہرحال کرنا چاہیے - ابتدا مرض مین بیمار کی غذا ہلکی ہونی چاہیے اور مریضکو لٹا رکھنا چاہیے جگر کے مقام پر فو۔مین۔ٹے۔شن اور پولٹس باندہنی چاہیے *

جب دُنبل پیدا ہوجاوے تب ادویہ اور اغذیہ مقوی سے علاج کرنا چاہیے مثل دودہ شوربہ بیضہ فولاد کونین معدنی تیزاب اور بارک - اگر درد اور بے چینی بہت ہو تو افیون کا استعمال کرین اور دوسیرپ یا دو۔ہیپ اور ایوڈر کھلا کر رفع قبض کرین اور بیمار اگر کمزور رہتا جاوے تو خمر کا استعمال کریں دُنبل باہر پہونچنے والا ہو اور جلد کے ساتہہ جُڑ بھی گیا ہو تو ٹرو۔کار اور کے۔نیو۔لا سے اُسکو چھید کر پیپ نکال لین لیکن اِس عمل کے کرنے سے پہلے اکس۔پلو۔رنگ۔نیڈل سے تشخیص کامل کرلین لیکن دُنبل کو نہ چھیڑنا ہی بہتر ہے اُسکو خودبخود پھٹنے دینا چاہیے لیکن ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب دُنبل کی پیپ کو بذریعہ ایس۔پائی۔رے۔ٹر کے نکالا گیا ہے تب اکثر فائدہ ہوا ہے غرض ہرحالت مین اِسی پچکاری کو آزمانا چاہیے اِس عمل کے کرنے کے لیے دُنبل کی شکم کی دیوار دن پر بالکل جُڑ جانے کی چندان ضرورت نہین ہے بعد نکالنے پیپ کے دُنبل کے خول کو یا تو عرق کاربالک اسڈ یا آیوڈین سے دہوڈالنا چاہیے *

پے۔ری۔ہے۔پے۔ٹائی۔ٹِس

جب جگر کے غلاف یعنے گلی سن۔کیپ۔شیول مین انفلامیشن ہوجاتا ہے تب اُس مرض کو پے۔ری۔ہے۔پے۔ٹائی۔ٹِس کہتے ہین * مرض پیے۔ری۔ٹو۔نائی۔ٹِس

ہین یا جگر کی ساخت کی بیماریون کے ہمراہ یہ مرض ہوجاتا ہے ۔ اور ضرب و زخم کے سبب سے یا سردی کے لگنے سے بہی اور متصل کے اعضا کا انفلامیشن بہی اُس غلاف مین سرایت کر جا سکتا ہے ۔

علامات - جگر کے مقام پر درد معلوم ہوتا ہے بعضدفعہ یہ درد اسقدر تیز ہوتا ہے کہ بیمار نتو اچھی طرح کہانس سکتا اور نہ گہری سانس لے سکتا ہے مگر جگر کے فعل مین چندان خلل نہین واقع ہوتا - اسمین قدر سے قلیل بخار بہی ہوجاتا ہے جب یہ مرض مزمن ہوجاتا ہے یا جب بار بار ہوجاتا ہے جیسے آتشک یا دل کی مزمن بیماریون مین ہوا کرتا ہے تب پورٹل - وین کے دوران خون مین رکاوٹ پڑجاتی ہے اور جگر چہوٹا بہی ہوجا سکتا ہے ۔

علاج - اس مرض کا مثل اور انفلامیشن کی بیماریون کے کرنا چاہیے ۔

سوم اکیوٹ یلو - اٹرو - فی

اسباب - یہ بیماری کم دیکہنے مین آتی ہے مگر اکثر حمل کے ایام مین یہ مرض ہوجایا کرتا ہے اور فکر و تردد سے بہی اور ٹائی فس فیور اور اسکارلٹ - فیور اور دیگر بخارون مین بہی جب خون مین زہر سرایت کرجاتا ہے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے اور اسکا سبب پی - لے - ریا بہی ہے ۔

ماہیت - جب جسم مین کسی قسم کا زہر ہوجاتا ہے اور اُس سبب سے جسم کی خود ساخت مین انفلامیشن ہوجاتا ہے تب جگر چہوٹا ہوجاتا ہے (اٹرو - فی)

ماہیت تشریحی - اس مرض مین جگر کا وزن اور اُسکی مقدار بہی گہٹ جاتی ہے اور اُسکی بافت ڈہیلی ہوکر ملایم ہوجاتی ہے ۔ اور رنگت اُسکی میلی زردی یا لال ہوجاتی ہے ۔

علامات - یرقان ہو جاتا ہے اور مقام معدہ اور دہنی پسلی کے مقام پر درد اور
قے ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے - بخار بہت نہیں ہوتا مگر نبض سریع ہو جاتی ہے - بیمار کمزور
اور نڈھال ہو جاتا ہے - طحال اکثر بڑھ جاتی ہے جسم کے مختلف مقامات میں خون
بہ جاتا ہے اور عصبی علامتیں پیدا ہوتی ہیں جیسے دردسر کمال ضعف اور بے چینی بعد
ازان ہذیان ہو کر تشنج ہونے لگتا ہے اور حالت بیہوشی میں بول براز خطا ہو جاتا
ہے - زبان خشک اور رنگت اسکی بھوری ہو جاتی ہے - اور مسوڑوں پر سیاہ تہ
جم جاتا ہے ۔ معدہ اور رودون میں خون جاری ہو جاتا ہے - جلد پر خون کی چتیاں
پڑ جاتی ہیں اور گاہے گاہے نکسیر بہی پہوٹ پڑتی ہے ۔ یہ بیماری اکثر مہلک
ہو جاتی ہے ۔

علاج - تیز جلاب دین تاکہ خوب کہلکر دست آجاوین بعد ازان گرم ہوا کے بہپارے
اور معرقات کا استعمال کرین تاکہ کہلکر پسینہ آتا رہے - کن پٹی پر جوکین اور گردن
پر بلسٹر لگاوین اور دیگر علامتون کا علاج حسب مناسب کرین ۔

مقالہ ہفتم

جگر کی مزمن بیماریان

اول ہائے پر ٹرو فی اور اٹرو فی

انے - میا کی بیماری مین بعضدفعہ جگر بڑھ جاتا ہے اور گاہے گاہے ڈا - یا - بے ٹیز
مین بہی سوا ے جگر کے بڑھ جانے کے کوئی اور علامت نہین پائی جاتی ۔
بڑھاپے مین اور فاقہ کشی کے سبب یا جگر پر کسی قسم کا دباؤ پڑنے سے وہ عضو چھوٹا
ہو جاتا ہے (اٹرو - فی) ۔

دوم فے۔ ٹے۔ لیو
یعنے
چربی مین بدل جانا جگر کا

تہائی سس اور دیگر ایسی بیماریون مین جگر چربی مین بدل جاتا ہے جنمین مریض لاغر ہوجاتا ہے جیسے کنسر یعنے سرطان۔ معدہ کا زخم اور کرانک ڈی سن ٹری + تشش اور دل کی مزمن بیماریون مین جنمین خون اچھی طرح صاف نہین ہوسکتا + چکنی چیزون کا بکثرت استعمال کرنا جیسے گھی۔ مکھن یا چربی اور تیز شراب کا کثرت سے پینا +

ماہیت تشریحی ۔ جب یہ بیماری اچھے طور پر پیدا ہوجاتی ہے تب جگر بڑھ جاتا اور بھاری بھی ہوجاتا ہے اور کنارے اُسکے موٹے اور گول ہوجاتے ہین اور جگر کی سطح خوب چکنی اور رنگت تھوڑی بہت زرد۔ ساخت جگر کی ایسی ملائم ہوجاتی ہے کہ دبانے سے اُسپر اُنگلیون کے داغ پڑجاتے ہین اور ذرا زور سے دبائے تو جگر کے ریشے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہین۔ چھُرے سے کھُرچیئے یا جاذب کاغذ لگائے یا اُتھرلائے تو جگر مین چربی کا ہونا صاف ثابت ہوجاتا ہے۔ لیکن جب بیماری خفیف ہوتی ہے تب چربی کا ہونا صرف باریک بین سے ثابت ہوسکتا ہے +

علامات ۔ جگر کی چربی مین بدل جانے کی کوئی بھی خاص علامتین نہین ہین۔ ہاضمہ اکثر خراب رہتا ہے جگر نیچے کیطرف بتدریج بڑھتا جاتا ہے دبائے تو جگر کا مقام ملایم محسوس ہوتا ہے۔ بیمار کمزور ہوتا جاتا ہے اور جلد کی رنگت پیلی پڑجاتی ہے +

علاج ۔ دوا اور غذا مقوی دین جیسے مرکبات فولاد + اسٹرکنیا یا ہائیڈروجیو۔ریاٹک ایسڈ ہمراہ کڑوی نباتی ادویات کے۔ غذا سید ہی سادی

مگر عفن نہو ٭

سوم جگر کا ہائی۔ڈا۔ٹڈ ہیٹو۔ م

ماہیت۔ ایک قسم کا کرم جگر مین داخل ہو کر تھیلی کی شکل کی رسولیان پیدا کرتا ہے چنانچہ اُن تھیلیون کا نام ہائی۔ڈوا۔ٹڈ سیسٹ ہے اور جو کرم اُن تھیلیون کو پیدا کرتے ہین انکو اِی۔کائی۔نو۔ککاک۔کس ما۔مے۔لنس بولتے ہین ٭ یہ بیماری بہت شاذو نادر دیکھنے مین آتی ہے ٭

چہارم سی روسس آف دی لیور

ماہیت اور صورتحال تشریحی۔ اِس مرض مین پہلے پہل ایسا ہوتا ہے کہ پور۔ٹل وین کی شاخون اور جگر کے کیسون کے درمیان خفیف انفلامیشن ہو کر لمف پیدا ہو جاتا ہے جس سبب سے جگر بڑھ جاتا ہے اور جون جون اُس لمف کا فائی۔برس ٹے ریشہ بنتا جاتا ہے تون تون پور۔ٹل وین اور ہے۔پاٹک شریان اور مجری صفرا کی نالیان تنگ ہوتی جاتی ہین انکے تنگ ہو جانے سے جگر کے خُرد خُرد کیسے سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہین یا چربی مین مل جاتے یا دانہ دار ہوتے جاتے ہین یا جگر کے بعض مقامات کے کیسے بالکل نیست و نابود ہو جاتے ہین اب جگر سخت ہو کر سکڑ کر چھوٹا ہونے لگتا ہے مگر سکڑتے وقت کہین سے زیادہ اور کہین کم سکڑتا ہے کیونکہ کہین تو لمف زیادہ اور کہین کم ہوتا ہے بس اسواسطے سی۔رو۔سس کی بیماری مین جگر سکڑ کر سخت اور دانہ دار بھی ہو جاتا ہے گویا ایسے کسی نے کُل میخین جڑ دی ہین اسی واسطے گرو۔سِش کے جگر کو ہا۔ب نیل جگر بھی کہتے ہین۔ اِس بیماری مین پور۔ٹل۔وین کا دوران خون سُست ہو جاتا ہے۔ اسواسطے معدہ اور امعا کے میوکس پردہ کی عروق شعریہ خون سے پُر ہو جاتی ہین

تب یا تو خون کی شے آتی ہے (ہے - ما - ٹے ٹ - مے - سس) یا پاخانہ کی راہ خون آنے لگتا ہے (مے - لے - نا) اور اسصورت مین چونکہ یہ وہ پتے ہری ٹونیم کی عروق شعیریہ بہی خون سے پر ہو جاتی ہین اسواسطے پے - ری - ٹو - نی - ام کے جوف مین پانی پیدا ہو جاتا ہے یعنے اے - سای - ٹس کی بیماری ہو جاتی ہے ٭ سی - رو - سس مین جگر حالت صحت کی نسبت اسقدر چہوٹا ہو جاتا ہے کہ صرف تین پاؤ یا سیر بہر کا رہ جاتا ہے اور رنگ اسکا پہیکا پڑ جاتا ہے ٭ اس قسم کے جگر کو اگر تراشئے تو سخت اور ٹہوس محسوس ہوتا ہے اور سخت فائی - برس ٹے یشیو جو اس بیماری کے جگر کے اندر پیدا ہوتا ہے اسکی باریک باریک لکیرین سکڑے ہوئے گوشون کے درمیان نظر آتے ہین اور ان لکیرون کے محاذی جگر کی سطح پر جگر کا غلاف بہی سکڑ جاتا ہے ٭

اسباب - یہ بیماری بہی دختر رز کی عنایت سے پیدا ہوتی ہے یہ ایسی چہنال ہے جو کوئی اسکے قریب مین آجاتا ہے بن آئی اپنی جان گنواتا ہے پہلے تو شعبدہ دکہاتی ہے آخر کار اپنے عاشق کی جان لیکر چہوڑتی ہے - امانت کا یہ شعر دختر رز کی نسبت کیا خوب راست آتا ہے -

شعر

یہ وہ مصری کی ڈلی ہے کہ نبات اسکی کرے ۔۔۔ شکہیا کہا کے مرے اسکو زبان پر نہ دہرے

خدا کی پناہ آتشک بہی جو اکثر نتیجہ شراب خواری کا ہے اس مرض کو پیدا کرتی ہے اور بعض دفعہ مے - لے - ریا کے سبب سے بہی یہ بیماری ہو جاتی ہے ٭

علامات - ابتدائی علامتین اس بیماری کی یہ ہین کہ بیمار کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے جی متلاتا اور لگا ہے گا ہے قے ہوتی ہے اور خفیف علامات مرض یرقان کی پائی جاتی ہین اگرچہ یہ علامتین کم بہی ہو جاتی ہین لیکن جگر کی خرابی بڑہتی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ بیمار کا ناس کر ڈالتی ہے - ہاضمہ کمزور رہتا ہے اور فم معدہ کی جگہہ بوجہ اسہ معدہ ہوتا ہے - کلیجہ جلتا ہے

پیٹ مین ریح بھر جاتی ہے اور قبض ہوتا ہے - بیمار لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے - جسم گرم پیلا یا زرد اور جلد خشک ہوتی ہے - پیٹ بڑھنے لگتا ہے اور اُسمین پانی پیدا ہوجاتا ہے جگر چھوٹا اور طحال بڑھ جاتی ہے + شکم مین پانی یا ریح بھر جانے کے سبب سے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے اور جون جون یہ بیماری بڑھتی جاتی ہے معدہ اور امعا سے خون جاری ہونے کا احتمال ہوتا ہے - شکم کے اوپر کی ورید خون سے پُر ہو جاتی ہین جس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ پورٹل - وین کا دوران خون رُک گیا ہے - بیماری کے اخیر درجون مین خفیف بخار کی علامات پیدا ہوتی ہین اور اکثر دست بھی لگ جاتے ہین جس سے بیمار مرجاتا ہے لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نیو - مو - نیا یا پے - ری - ٹو - نائی - ٹس کے باعث بیمار مرجاتا ہے اور کبھی کبھی یرقان کی علامتین بھی ظاہر ہو جاتی ہین اور جسم پر سرخ سرخ دھبے پیدا ہو جاتے ہین تب ہذیان اور تشنج ہونے لگتا ہے اور حالت بیہوشی مین بیمار رحلت کر جاتا ہے +

تشخیص - اگر بیمار کی عمر ۳۰ برس سے زیادہ ہو اور عرصہ سے شراب کی پوجا کرتا ہو اور رنگت اُسکے چہرہ کی خفیف زردی مایل ہو اور اگر اُسکے داہنے پہلو مین خفیف درد یا کسیقدر بے چینی ہو اور رساتہ - ان علامتون کے کسیقدر بخار بھی آتا ہو تو اس مرض کے ہونے مین کسی طرح کا شک نہین ہوتا - انجام اس مرض کا ہمیشہ بُرا ہوتا ہے + ایک اور ترکیب اس مرض کے پہچاننے کی یہ بھی ہے کہ مریض کو چیت لٹا کر جگر کے مقام پر شکم کو اپنے ہاتھون کی انگلیون سے دفعتاً دبا کر چھوڑ دین مگر انگلیون کو اُسی مقام پر رہنے دین - اسکے کرنے سے ایسا ہوگا کہ انگلیون سے دفعتاً دبانے سے سی - رو - سس کا سکڑا ہوا چھوٹا سا دانہ دار جگر دفعتاً شکم کے پانی مین غوطہ کھا کر اوپر کو تیر پڑیگا اُسوقت تمھاری انگلیون کو اُسکے دانے محسوس ہو سکتے ہین +

علاج شراب سے بالکل پرہیز کرا دین غذا ہلکی اور مقوی مہیا کرین مصالح یا ایسی اشیا سے

پرہیز کرین کہ جن سے جگر مین خراش پیدا ہو جگر کے مقام پر ورم اور بے چینی ہو تو جوکین لگا دین اور ٹکمید کرین اور ہلکے نمکین مسہلات کا استعمال کرین جی متلاتا یا قے ہوتی ہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ + بلاڈونا + مارفیا + یا اکسٹرا کٹ آف نکس وامیکا کا استعمال کرین۔ درد ہو تو جگر کے مقام پر جوکین یا گلاس لگا دین اور نمکین جلاب جیسے سلفٹ اف مگنیشیا یا بائی ٹارٹریٹ اف پوٹاش کا استعمال کرین استسقا ہو جاوے تو ہلکے مدرات کو کام مین لا دین +

علاوہ جگر کی اُن مزمن بیماریون کے جنکا ذکر اوپر ہوا ہے۔ جگر مین سرطان کی بیماری بہی ہو جاتی ہے اور آتشک کا مادہ بہی جگر کی ساخت کو خراب کر دے سکتا ہے اور سل کی بیماری کے ہمراہ جگر مین ٹیوبرکل کا مادہ بہی پیدا ہو سکتا ہے +

مقالہ ہشتم

گال۔ بلاڈر کی بیماریان

واضح ہو کہ گال۔ بلاڈر یعنی پتہ مین کئی قسم کی خرابیان پیدا ہو سکتی ہین مثلاً پت جمع ہو کر مرارہ پہول جا سکتا ہے۔ پتہ مین اکیوٹ انفلامیشن ہو کر پیپ پڑ جا سکتی ہے اور کرانک انفلامیشن کے سبب پتہ مین سیرم پیدا ہو کر ڈراپسی بہی ہو جا سکتی ہے اور پتہ سرطان یعنے کنسر کی بیماری مین بہی مبتلا ہو سکتا ہے + لیکن اس موقع پر صرف اُس مرض کا ذکر کیا جائیگا جسکو اصطلاح مین کہتے ہین۔

بے۔ لی۔ اری کیال کیو۔ لائی
یعنی
گال۔ اسٹون

ماہیت۔ پتہ مین صفرا کی پتھریان کیونکر بنجاتی ہین اس باب مین اطبا کی رائے مین اختلاف ہے چنانچہ بعض کہتے ہین کہ صفرا کی رطوبت خشک ہوجاتی ہے اور تب صفرا جم جاتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے + بعض کی یہ رائے ہے کہ صفرا کے بعض اجزا معمول سے زیادہ پیدا ہوجاتے ہین۔ اور کوئی طبیب یون کہتے ہین کہ صفرا جب پہلے تیار ہوتا ہے اُسوقت یا بعد مین چند تغیرات کے سببسے اُس صفرا مین غیر معمولی کیمیائی اجزا پیدا ہوجاتے ہین جس سببسے بعض اجزا اُس صفرا کے اُس قابل نہین رہتے کہ دیگر صفراوی اجزا کے ساتھہ ملکر بطور سیال کے رہ سکین بلکہ اُن سے علیحدہ ہوکر دُرد کے طور پر تہ نشین ہوجاتے ہین اور تب جم کر پتھری کی شکل پکڑلیتے ہین مثلاً ایسا قیاس کرتے ہین کہ جب صفرا کے اندر سوڈا کی کمی ہوتی ہے اور صفراوی حموضات کے کثرت تب صفرا منجمد ہوجاتا ہے یا ایسا ہی خیال کرتے ہین کہ صفرا کے اندر چونہ کی زیادتی جب ہوتی ہے تب اسکی رنگت علیحدہ ہوکر جم جاتی ہے۔ بعض بعض محققین ایسا ہی خیال کرتے ہین کہ پتہ مین پہلے بلغم کے علقے یا ریے ستھے۔ لی۔ ام کے چھلکے یا کوئی اور غیر جنس جمع ہوجاتا ہے تب اُسپر صفرا کے اجزا جمتے جمتے پتھری بنجاتی ہے جیسے مثانہ کے اندر پیشاب کے اجزا جم جانے سے پتھری پیدا ہوجاتی ہے +

پری۔ ڈسپوزنگ کاز۔ زیادہ عمر مین یہ بیماری اکثر پیدا ہوتی ہے اور عورتون کو اور اُن لوگون کو جو سست عادت کے ہوتے ہین یا جنکو قبض

رہا کرتا ہے اور شراب اور گوشت کا استعمال کثرت سے کرتے ہین اُنکو بھی یہ مرض اکثر ہوجاتا ہے اور جگر ورپتہ اور مجاری صفرا کی ساخت کی ایسی بیماریان بھی صفرا کی پتھری بن جاتی ہے جو صفرا کے خارج ہونے مین مزاحمت کرتے ہین ✤

صورت حال تشریحی - اکثر تو صفرا کی پتھریان پتہ ہی مین پیدا ہوتی ہین مگر چاہین تو صفرا کی نالیون کے یا خود جگر کے کسی حصہ مین بھی پیدا ہوجاوین ✤ تعداد انکی سیکڑون بلکہ ہزارون تک کی بھی ہوسکتی ہے - مگر اکثر کئی پتھریان تو ضرور ہی پائی جاتی ہین - مقدار ان پتھریون کی مختلف ہوتی ہے - جب بکثرت ہوتی ہین تب چھوٹی چھوٹی اور جب چند ہوتے ہین تب آپسمین ملکر ایک بڑی سی پتھری بنجاتی ہے ✤ پہلے پہل شکل ان پتھریون کی گول یا بیضوی ہوتی ہے لیکن جب بکثرت ہوتی ہین تب ایک دوسرے سے رگڑ جانے کے سبب سے کسیقدر نوکیلی یا چپڑی یا مقعر ہوجاتی ہین جب صفرا کی نالیون مین پیدا ہوتی ہین تب پتھریون کی شکلین عجیب غریب بنجاتی ہین اور شاخدار ہوجاتی ہین ✤ قاعدہ تو یہی ہے کہ رنگ صفرا کی پتھریونکا بھورا یا زرد مایل بسبزی ہوتا ہے مگر کبھی سفید یا سیاہ یا نیلا یا سبز یا سُرخ یا کوئی اور رنگ کی پتھریان بھی پائی جاتی ہین - بعضدفعہ ایسی ملایم ہوتی ہین کہ تراشنے تو آسانی سے کٹ جاتی ہین بعضدفعہ ایسی کڑکڑی کہ کوٹئے تو چور ہوجاتی ہین - جب چھال کی ہوتی ہین تب اکثر پانی مین ڈوب جاتی ہین اور بعض اوپر تیرتی بھی ہین اور سوکھ جانے سے اکثر پتھریان پانی پر تیرتی ہین ✤

ان پتھریون کے کیمیائی اجزا مین اختلاف ہے لیکن انمین یہ اجزا اکثر پائے جاتے ہین چنانچہ کولسٹرین اور صفرا کی رنگت اور ساتھ اُنکے تھوڑے سے چونہ یا مگنیشیا بھی ہوتا ہے علاوہ ازین یہ بھی چیزین بشمول اجزا مذکورہ بالا کے پائی جاتی ہین جیسے چونہ کے ہمراہ ملی ہوئی صفرا اور روغن کے حموضات اور فاس - فٹ اور پوٹاش

کے مرکبات بھی اور بعض قسم کے دھاتی اجزا بھی پائے جاتے ہین جیسے فولاد اور تانبا اور مینگنیز۔

یاد رہے کہ جیسی پیشاب کی ریت ویسی صفراکی بھی ریت پائی جا سکتی ہے کہ جنھین کو۔لسٹرین اور صفراکی رنگت ہوتی ہے۔گال اسٹون کے سبب سے امراض مفصلہ ذیل پیدا ہو سکتی ہین پتہ یا صفراکی نالیون مین ار ی۔ٹیشن ہو جا سکتا ہے یا انفلامیشن ہوکر زخم اور پیپ پڑجا سکتی ہے اور اس پیپ سے پتہ یا نالیان چھد جا سکتی ہین چنانچہ اعضاے مفصلہ ذیل چھد جا سکتے ہین چنانچہ خاصکر معدہ اور ڈیوڈی نم یا پردہ پیٹ۔ری۔ٹو۔نی۔ام اور پھوٹ کر پتھری شکم کے باہر بھی آجا سکتی ہے۔گاہے گاہے کولن اور پیورٹل۔وین اور پردہ پلورا اور دہنے گردہ اور عورت کی اندام نہانی مین بھی پتھری پھوٹ جا سکتی ہے۔ پتھری جگر کے اندر رک جاوے تو وہان دنبل پیدا ہو جا سکتے ہین۔

علامات اس موقع پر صرف انہین علامتون کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو صفراکی پتھری کے گال۔ڈوکٹ سے ردوہ مین گزرنے کے وقت پیدا ہوتی ہین جس حالت کو اصطلاح مین ہے۔پا۔ٹک کا۔لک کہتے ہین یہ علامتین ہمیشہ نہین مگر اکثر شدید ہوتی ہین۔پس واضح ہو کہ ہے پاٹک کا۔لک کے حملہ کیوقت (یعنے اس وقت کہ جب پتھری صفراکی نالی سے ردوہ مین گزرتی ہے) دہنی پسلی کے نیچے (رائیٹ۔ھائی۔پو۔کن۔ڈریئم) دفعتاً ایک شدت کا درد اٹھہ کھڑا ہوتا ہے بعض صورتون مین تو یہ درد اس شدت کا ہوتا ہے کہ بیمار ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتا ہے اور اکثر بعد کھانا کھانے کے یا کسی کام کے لئے حرکت کرنے سے پیدا ہوتا ہے پھر اس درد کی سارے پیٹ پر اور گھوم کر پشت پر یا دہنے شانہ تک محسوس ہوتی ہے مریض درد کی شدت کے سبب دوہرا ہو جاتا ہے اور پیٹ کو دبا کر چیخین مارنے لگتا ہے تب کسیقدر افاقہ ہوتا ہے۔اسیطرح رہ رہ کر درد کی نوبتین ہونے لگتی ہین اور ہر نوبت

کے بعد بیمار نڈھال ہوجاتا ہے اور بعضدفعہ ردمی حالت طاری ہوکر لرزہ بھی ہونے
لگتا ہے۔ چہرہ تکلیف زدہ اندفکرمند ہوجاتا ہے۔ غش آنے لگتا ہے اور بعضدفعہ
سن۔کو۔پی بھی ہوجاتی ہے اور شکم کے عضلات اینٹھنے لگتے ہین ؛ اس مرض مین
بخار اکثر نہین ہوتا مگر شدت کی قئے اکثر ہوا کرتی ہے اور بعضدفعہ ہچکیان بیتحاشا
ستاتی ہین۔ ایک یا دو دن کے بعد جب پتھری ڈک۔ٹس۔کمیو۔نس کو۔لی ڈو۔کس
مین گزر جاتی ہے تب صفرا کے رستہ کے مسدود ہوجانے سے یرقان کی علامتین
اکثر پیدا ہوجاتی ہین اور جبتک راستہ بند رہتا ہے جان۔ڈس موجود رہتا ہے
پتھری کی ڈیو۔ڈی۔نم رودہ مین بجرد داخل ہوتے ہی ساری تکلیفین رفع ہوجاتی ہین
اور بیمار کو بالکل آرام آجاتا ہے تب یرقان کی علامتین بھی تبدریج رفع ہونے لگتی ہین ؛
اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ رودہ مین داخل ہوکر پاخانہ کے ہمراہ صفرا کی پتھری خارج
ہوجاتی ہے اور اجابت کو دھوکر چھلنی یا باریک ململ کے کپڑے مین چھانکر علیحدہ کیجاسکتی
ہے مگر شاذ ونادر ایسا ہی ہوتا ہے کہ پتھری معدہ مین گزر کر قئے کے ساتھ نکل آتی ہے ؛
واضح ہو کہ درد کی شدت پتھری کی مقدار پر منحصر نہین ہے بلکہ اسکے نوکیلے ہونے پر
زیادہ حصر ہے اور یہ کہ جب چھوٹی نالی سے گزر کر پتھری کا۔من ڈکٹ مین گزر جاتی ہے
تب درد خفیف ہوجاتا ہے کیونکہ یہ نالی بہ نسبت صفرا کی اَور نالیون کے فراخ ہوتی
ہے لیکن جب پتھری ڈیو۔ڈی۔نم رودہ کے سوراخ کے قریب آجاتی ہے تب پھر درد
کی شدت ہونے لگتی ہے اور یہ کہ اس بیماری مین یرقان کا ہونا کوئی ضروری امر
نہین ہے۔ اور جو ہو بھی تو کم کیونکہ جب پتھری نوکیلی ہوتی ہے تب اسکے اردگرد سے صفرا
رودہ مین گزر جاسکتا ہے یا ایسا ہی ہوسکتا ہے کہ پتھری شتر۔پ سی رودہ مین آگرتی
ہے اور یرقان ہونے نہین پاتا مگر ہان جب پتھری نالی کے اندر پھنس جاتی ہے تب
یرقان شدت سے ہوکر عرصہ تک رہ سکتا ہے ؛ اجابت کو دھوکر پتھریون کو

نکال کر دیکھنا چاہیے تاکہ اُنکی شکل اور مقدار اور تعداد کے لحاظ سے رائے دی جا سکے +
جب کوئی بڑی سی پتھری گزر جاتی ہے تب چھوٹی چھوٹی پتھریوں کے گزرنے میں چنداں
تکلیف نہیں ہوتی + بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ درد تو رفع ہو جاتا ہے مگر کوئی بھی
پتھری نہیں خارج ہوتی اسصورت میں ایسا ہوتا ہے کہ پتھری پھر پتہ میں لوٹ جاتی
ہے + بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پتھری کے ڈیوڈینم میں گزر جانے کے بعد بھی
درد اور دُکھن رہتی ہے کیونکہ مریض کے نازک مزاج ہونے کے سبب سے پتھری کے گزرنے
کیوقت راستہ میں اعصاب کو خراش ہوتی ہے اُس سبب سے یا انفلامیشن کے سبب سے
بھی درد اور دُکھن کچھہ عرصہ تک باقی رہ سکتی ہے +
یاد رہے کہ صفرا کی ریت یا گاڑھی صفرا کے گزرنے سے بھی ہیپاٹک
کالک کی علامتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ صرف درد کی شدت
سے یا اُس شدت کے درد کے سبب سے جو ردی حالت پیدا ہوتی ہے اُس
باعث بھی بیمار مر جا سکتا ہے +
علاج - اِس بیماری کے علاج کے دو مطلب ہیں ایک تو رفع کرنا درد کا اور دیگر جریانوں
کا بند و بست کرنا - دوسرے صفرا کی پتھریوں کا خارج کرنا اور اُنکو پھر پیدا ہونے دینا +
مطلب اول کے حاصل کرنے کے لئے بیمار کو آب گرم میں بٹھاویں اور شکم پر اِس
نسخہ کا لیپ کریں -
نسخہ ایکسٹراکٹ آف بلاڈونا ۱۰ گرین + ایکسٹراکٹ اف پاپیز ۲ - ۳ اونس +
سرپ اف پاپیز ایک اونس + سبکو ملا لیں + اِس لیپ کو لگا کر درد کے مقام
پر پولٹس باندہیں اور اِس نسخہ کو پلا دیں -
نسخہ - لائیکوار - مار - فیا ہائیڈرو - کلورس ۳۰ بوند + اسپرٹ اف کلورا - فارم
ایک ڈرام + اسپرٹ اف ایتھر ۳۰ بوند + ٹنکچر اف بلاڈونا ۲۰ بوند +

کمپاونڈ ٹنکچر آف کارڈمم - ۳ ایک ڈرام + پانی ڈیڑھ آونس - جکو
ملاکر دو دو گھنٹہ بعد پلا دینا - اور جبکہ شرکو باجستیا [illegible] تمام ناڑتے رہین تو ہوالی
ہوتو ۳۰ بوند لاڈ - نم مین ۵ بوند ٹنکچر آف نکس وامکا ملا کر اور اسمین دو آونس پانی
شامل کر کے [illegible] پچکاری [illegible] تو [illegible] کے [illegible] فیا اور ایٹرو [illegible]
پچکاری کے بعد پچکاری [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] تجربہ کیا ہے ..
دوسرا مطلب علاج کا یہ ہے بیماری کو خارج کر [illegible] ہوسکتا [illegible]
کو بہی غذا ویسی چاہئے مثلاً دودہ اور شوربہ تاکہ اگر پتہرہ ہو ٹوٹ جاوے اور تمام
عرصہ تک نمکین مسہلات کا استعمال کرنا چاہئے +
بعض طبیب اس بیماری مین سے - لی - سی - ل ٹ - اف سوڈا اور الیو - آئیل کی
بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ سوڈا [illegible] جب پانی ملاکر پلا دین اس سے صفرا
کی ما ئیت زیادہ ہوجاتی ہے اور درد کم ہوجاتا ہے اور الیو - آئیل یا روغن بادام
کا استعمال ایسے لوگون کو مفید بتاتے ہین جو اس بیماری مین مبتلا ہین + انکی یہ
بہی راے ہے کہ اس بیماری مین جلاب نہ دینا چاہئے کیونکہ جلاب کے دینے سے صفرا
کی نالی تنگ ہوجاتی ہے اور یہ بہی بتاتے ہین کہ ایسی دواؤن کا استعمال نہ کرنا
چاہئے جن سے صفرا کم پیدا ہو مثلاً کیا - لو - مل + فولاد کے مرکبات + مار - فیا +
ایٹرو - پین + اسٹرک - نائین اور انکی دوائین +

اک - ٹے - رس

انگریزی مین اس مرض کو جانڈس اور عربی مین یرقان اور ہندی مین کنول کی بیماری
اور پنجابی مین پیلیا بولتے ہین ..

یرقان جگر کی خرابیوں کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے مگر ایسی بیماری علامت ہے کہ اسکو ایک مستقل بیماری تصور کرتے ہیں اور اصل میں یرقان کے معنی ہیں خون میں صفرا کی رنگت کا جمع ہو جانا اور اُس سبب سے جلد اور جسم کی دیگر ساخت کی رنگت کا بدل جانا ۔

اسباب ۔ جان ڈس کی بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو مجری صفرا کے مسدود ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے کہ جس میں صفرا مجری سے گزر نہیں سکتا اور دوسری جسمیں کسی قسم کا روک نہیں ہوتا ۔ پس

اول یرقان بسبب رکاوٹ کے

ہے ۔ یا ٹاپک ورکٹ یا کا ۔ مِن بائیل ڈکٹ میں کوئی غیر شے کا پھنس جانا جیسے گال سٹون یعنے صفرا کی پتھری یا گاڑھا صفرا یا صفرا کی ریت یا بلغم شاذو نادر صفرا کی نالی میں جگر سے یا اُسکی مجری سے یا رودہ سے کرم نکلکر داخل ہو جاتا ہے اور اُسکا منفذ بند کر دیتا ہے اور بہت شاذ ایسا ہی ہوتا ہے کہ رودہ سے میوجات کے بیج یا کوئی اَور غیر شے مجری صفرا میں داخل ہو کر اُسکے منفذ کو بند کر دیتے ہیں ۔ انفلامیشن کے سبب سے یا کسی اَور سبب سے مجری صفرا یا ڈیو۔ڈی ۔ نم رودہ کے سوراخ میں اس قسم کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے جس سے منفذ تنگ ہو جاتا ہے اور جب ان بواعث سے مجری صفرا دب جاتی ہے جیسے کسی سولی کے سبب سے پورٹل نے ۔ شر میں غدودوں کے بڑھ جانے سے یا البلبہ کی بیماری جب ڈیو۔ڈی ۔ نم رودہ کو مبتلا کر لیتی تب اُس سبب سے یا خاص پیٹ ۔ ری ۔ ٹو ۔ نی ۔ ام یا اُسکے پیچھے رسولی کے پیدا ہونے سے یا کو ۔ لن رودہ میں سُدّون کے جمع ہو جانے سے یا حمل یا کسی اَور سبب سے رحم اور او ۔ وی ۔ ری کے بڑھ جانے سے یا گردہ میں کسی رسولی کے پیدا ہونے سے بھی

مجری صفرا دب جاتی ہے اور اُسکا منفذ مسدود ہو جاتا ہے اور صفرا خارج ہونے نہین پاتا ٭

ماہیت - صفرا کیونکر پیدا ہوتا ہے اسباب مین محققین کی راے مین اختلاف ہے چنانچہ بعض کہتے ہین کہ صفرا کے حموضات اور رنگت جگر مین بنتے ہین اور بعض فرماتے ہین کہ صفرا کی رنگت ساری کی ساری یا کچھ حصہ اسکا خون مین بنتا ہے - جگر کا کام صرف اُس رنگت کو خون سے علیحدہ کرنے کا ہے - پس بوجہ جب اِن دوراے کے اِس قسم اول کے جان ۔ڈس کے پیدا ہونے کے باب مین اطبا کا اختلاف ہے چنانچہ بعض فرماتے ہین کہ یرقان کی بیماری مین جو جلد وغیرہ کی ساخت کی رنگت بدل جاتی ہے تو سبب اسکا یہ ہے کہ جگر مین جو صفرا پیدا ہوتا ہے اسکو وریدا ورلم - فاٹیکس جذب کرکے دوران خون مین پہونچا دیتے ہین اور دوسری جماعت طبیبون کی یہ راے ہے کہ جب جگر خون سے صفرا کو علیحدہ نہین کرتا ہے تب صفرا کی رنگت خون ہی مین رہ جاتی ہے اور یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے مگر اگلی راے کو غلبہ ہے کیونکہ ایسا دیکھا جاتا ہے کہ صفرا جسقدر زیادہ پیدا ہوتا ہے یرقان بھی اُسیقدر شدت سے ظاہر ہوتا ہے ٭

دوم وہ یرقان جو بلا کسی قسم کے روک کے پیدا ہوتا ہے

اسباب - خاص قسم کے بخار جیسے یلو فیور زردی - مے ٹنٹ اور ان - ٹر - مے ٹنٹ اور رمی - لپ - سنگ فیور اور شاذونادر ٹائفی - فائیڈ اور ٹائفی - فس اور اسکارلٹ بخارون مین بھی اِس قسم کا یرقان ہوجاتا ہے ٭ جب خاص قسم کے زہر خون مین موجود ہوتے ہین جیسے پائی - میا کی بیماری کا زہر یا سانپ کا زہر یا فاس - فو - رس او رسیماب اور مشک یا انٹے - منی کا زہر اور کلوروفارم اور ایتھر کے سونگھنے سے بھی اِس قسم کا یرقان ہوجاتا ہے ٭ جگر کے اٹرو - فی اور کسی سبب سے جب جگر کی ساخت گلجاتی ہے اور

جگر کے کن جشن چین کے سبب سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے ٭ رنج و غم اور فکر و تردد کے باعث جب نظام عصبی کو صدمہ پہونچتا ہے ٭ اخون جب کافی طور پر صاف نہین ہونے پاتا ہے جیسے نیو-مو-نیا کی بیماری مین یا نہایت یا نہایت ننھے بچہ مین یا تنگ و تاریک مکان مین جہان ہوا کا گذر اچھی طرح نہین ہونے پاتا بود و باش کرنے سے جب صفرا نہایت کثرت سے پیدا ہوتا ہے ٭ اور جب عرصۂ دراز تک قبض رہتا ہے تب بھی یرقان ہو جاتا ہے ٭

ماہیت — اس امر مین اطبا کی رائے یہ ہے کہ جگر خون سے صفرا علیحدہ نہین کرتا یا خون مین اسقدر صفرا جذب ہو جاتا ہے کہ اسکے اجزا علیحدہ نہین ہو سکتے ٭ اور بعض طبیب یہ فرماتے ہین کہ خون کی رنگت بنتی ہے - ہا-ئین صفرا کی رنگت مین بدل جاتی ہے ٭ اور عصبی صدمون سے جو یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اُسکی نسبت طبیبون کی یہ راے ہے کہ جب عصبی نظامت مین صدمہ پہونچتا ہے تب صفرا اچھے طور پر پیدا نہین ہونے پاتا اُس صدمہ کے سبب سے یورٹل-وین کیحالت بدل جاتی ہے یا خون مین صفرا کا تجزیہ اچھے طور پر نہین ہونے پاتا ٭

صورت حال تشریحی — جب جان ڈس کی بیماری اچھے طور پر پیدا ہو جاتی ہے تب صرف جلد اور آنکھون کے کن-جنک-ٹائی-وا ہی کی رنگت نہین بدل جاتی بلکہ اکثر بافت اور اعضاے اور رطوبت جسم کی رنگت مین بھی فرق آجاتا ہے ٭ صفرا کی رنگت جلد کی ری-ٹے-میو-کو-زم مین جمع ہو جاتی ہے اُس سبب سے پسینہ پیدا کرنے والے غدود بھی مبتلا ہو جاتے ہین ٭ عصبی ساخت مین کم اثر پہونچتا ہے اور اس سے کم اثر میو-کس پردہ اور بلغم پر ہوتا ہے ٭ منجمد خون کے ڈلون اور خون کے سیرم مین بھی صفرا کی رنگت پائی جاتی ہے مگر صفرا کے خصوصیات نہین پائے جاتے اور جب یہ بیماری عرصہ تک قائم رہتی ہے تب خون اچھی طرح جمنے نہین پاتا اور اُس کے

کیسون کی خاصیت بہی بدل جاتی ہے اور مختلف بافت مین رگون سے خون ترادش
پاکر بہہ بہی جاتا ہے * جب یرقان رُکاوٹ کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تب بعض
دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پہلے پہل جگر چارون طرف سے برابر بڑہ جاتا ہے اور رنگت اُس
کی زرد یا ہلکی سبز ہو جاتی ہے اور جگر کی نالیان صفرا سے پُر ہو کر پہیل جاتی ہین کچہہ
عرصہ بعد صفرا کی رنگت کے ذرات جگر کے کیسون مین جمع ہو جاتے ہین اور جب رُکاوٹ
صفرا کی کامن ڈکٹ مین ہوتی ہے تب پتہ صفرا سے پُر ہو کر پہیلجاتا ہے * اگر
رُوک رفع نہو سکے بلکہ قائم رہے تب جگر مین ایسی ابتری پیدا ہو جاتی ہے جس سے
جگر چہوٹا ہو جاتا ہے (اٹرو-فی) اور رنگت اُسکی نہایت گہری بلکہ سیاہ ہو جاتی
ہے اور ساخت جگر کی ملائم اور کیسے اُسکے نیست و نابود ہو جاتے ہین اور عرصہ کی
بیماری مین گُردے بیچارون مین بہی بڑے بڑے تغیرات پیدا ہو جاتے ہین - مثلاً
رنگت اُنکی سیاہی مائل ہو جاتی ہے - اُنکی نالیون مین ایک شے سیاہ یا بہورے رنگ
کی جمع ہو جاتی ہے اور گُردون کے جن کیسون سے پیشاب پیدا ہوتا ہے اُن کے
اندر صفرا کی رنگت کے خُرد خُرد دانے پائے جاتے ہین یا آخر کار ایسا ہوتا ہے کہ وہ
کیسے نیست و نابود ہو جاتے ہین *

علامات یرقان مین یہ تین باتین بڑی بہاری پائی جاتی ہین کہ جسم کی رنگت
بدل جاتی ہے - پیشاب کی خاصیت مین فرق آجاتا ہے اور روده کے اندر صفرا کے
نہ پہنچنے سے خرابیان برپا ہو جاتی ہین * پہلا اثر اس مرض کا پیشاب مین پایا جاتا ہے
اور تب آنکہہ کے پردہ کن جنکٹ ٹائی - وا پر سب سے پیچہے وہ اثر جلد پر نمایان
ہوتا ہے چنانچہ جلد یا تو خفیف زرد یا بہوری یا سبز یا مائل بسیاہی ہو جاتی ہے اور جہان
کی جلد کا پردہ اپی-ڈرمس باریک ہوتا ہے وہان کی رنگت خوب گہری ہوتی ہے
پیشاب کی رنگت یا تو خفیف زعفرانی یا خوب گہری ہو جاتی ہے اور قارورہ جب عرصہ

تک ٹھہرا رہتا ہے تب رنگت اسکی سنہری مائل ہوجاتی ہے - اسکے کف کا رنگ زرد ہوتا ہے - اسمین کپڑا یا جاذب کاغذ ڈبوئے تو وہ زرد ہوجاتا ہے * کیمیاوی ترکیب سے قارورہ کی شناخت کیجیے تو صفرا کی رنگت نائٹرک ایسڈ سے اور صفرا کے حموضات سلفیورک ایسڈ اور شکر سے ثابت ہوسکتی ہین (دیکھو اس کتاب کا حصہ اول باب قارورہ)

جب صفرا دو دون تک پہونچنے نہین پاتا تب قبض ہوجاتا ہے فضلہ خشک بدبودار اور سفید کھریا مٹی کے رنگ کا خارج ہوتا ہے - شکم مین بدبودار ریح پیدا ہوجاتی ہے اور بار بار خارج ہوتی رہتی ہے وقتاً فوقتاً یا تو کھلے دست آنے لگتے ہین یا ٹی - سنگرہنی کی بیماری ہوجاتی ہے بھوک اکثر جاتی رہتی ہے اور روغندار چیزون سے بیمار کی طبیعت متنفر ہوجاتی ہے - ڈکار بار بار آتے ہین اور مزہ اُنکا کڑوا ہوتا ہے *

گاہے گاہے ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ پسینہ اور دودہ اور تھوک اور آنسوؤن مین بھی صفرا ہوتا ہے * چونکہ اس بیماری مین صفرا کے حموضات خون مین ہوتے ہین تو بدن مین خارش ہوتی ہے - دل کی حرکت اور نبض کمزور ہوجاتی ہے اور نبض کی ضربان ۵۰ یا ۴۰ یا ۳۰ بلکہ اسقدر گھٹ جاتی ہے کہ ایک منٹ کے اندر نبض بیس ہی دفعہ چلتی ہے * بیمار کمزور پست ہمت اور بے حوصلہ ہوجاتا ہے اور کاروبار کی طرف سے طبیعت متنفر ہوجاتی ہے - بعضدفعہ بیمار کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے اور کبھی مریض اونگھتا رہتا ہے *

اس بیماری مین بعضدفعہ جلد پر ارے - لٹے - کے - ریا یا لائی - کن یا ڈبل یا کار - بنکل یا خون کی چتیان پیدا ہوجاتی ہین * بعضدفعہ مگر بہت شاذ و نادر بیمار کی آنکھون مین شیا زرد نظر آتی ہین *

بعض اوقات اس مرض مین ردی علامتین ظاہر ہوجاتی ہین اور بیمار نہایت نڈھال ہوجاتا

ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدہ اور رودون مین جریان خون لگتا ہو کر مریض تلف ہوجاتا ہے

علاج - اس بیماری کے علاج کے مطالب یہ ہین کہ جس سببسے یہ مرض پیدا ہوا اسکا تدارک کرین اور ممکن ہو تو اُس روک کو رفع کرین جسکی مزاحمت سے صفرا خارج نہین ہونے پاتا۔ ایسی دواؤنکا استعمال کرین جنسے صفرا پیدا ہو جیسے پو-ڈو-فلین * اور لپٹے-راگ-زی-کم * اور کسکے-را-سگ-را-ڈا * جلپ * الوز * روبرب * مرکبات سیماب جیسے زیادہ مقدار مین کیا-لو-مل یا بلو-پل وغیرہ * صفرا زیادہ پیدا ہو تو اُسکا تدارک کرین * بیمار کی غذا کی طرف خوب متوجہ ہون مثلاً اس بیماری مین زیادہ روغن اور زیادہ مصالح کا استعمال منع ہے اور میٹھی چیزین بھی زیادہ نہ کھانی چاہییں اور شراب کا تو نام ہی نہ لو اس کمبخت سے کوسو بھاگو * رودون مین صفرا کے نہ پہونچنے سے قبض یا نفخ شکم ہو جائے تو اسکا علاج کرین جیسا کہ بدہضمی اور قبض کے بیان مین پیچھے بتلایا گیا ہے * مدرات اور معرقات کا استعمال کرین تاکہ پیشاب اور پسینہ کھلکر آجاوے۔ یہ بیماری مزمن ہو جاوے تو مقویات کا استعمال کرین جیسے کونین تولا وغیرہ * علامات ردیہ کا علاج مفرحات سے کرین * عصبی نقاہت کے اسمیہ پہونچنے سے مرض ہو گیا ہو تو مسہلات و مدرات اور معرقات کا استعمال کرین * خون کے جریان کے روکنے لئے قابضات اور ادویات حابس الدم کا استعمال مناسب ہے * جلد کی خراش رفع کرنے کے لئے سو-ڈا یا پو-ٹاش کے مرکبات ہمراہ افیون کے دین * اس مرض کے علاج مین یہ بات یاد رہے کہ بعد رفع ہوجانے روک کے بھی کچھ عرصہ تک چہرہ اور جسم پر زردی قائم رہتی ہے - پس جب دیکھین کہ روک ہٹ گیا ہے تب ادویات کا استعمال موقوف کردین - جسم مین صفرا کی موجودگی پائی جاوے تو گاہے گاہے جلاب دین *

اِک - ٹے - رَش - یَنیو - نا - ٹورم

چہوٹے بچون کو بعد پیدایش کے یرقان ہوجاتا ہے اور تین دن کے اندر خوب بڑہ کر سات سے چودہ دن کے اندر رفع ہوجاتا ہے پیشاب اسمین زرد اور پاخانہ سفید آتا ہے *
اسباب - جگر کی باریک رگون مین صفرا کا جمع ہوجانا اور رگا ہے گاہے بند ہوجانا یا سکڑجانا یا پیدا نہ ہونا بجری صفرا کا یا بند ہوجانا صفرا کی نالی کا گاڑہی بیٹ کے سبب *
علاج - چوتہائی یا نصف گرین کیا - لو - مل کہلا کر کسٹرائیل کا جلاب دیدین *

اِن - لاٗرج - منٹ آف دی - اسپلین

علامات - طحال یا تو اوپر یا نیچے کیطرف بڑہ جاتی ہے اور کبہی تو ملائم اور کبہی بڑہ کر سخت ہوجاتی ہے بڑہی ہوئی تلی پر ٹہوکنے سے آواز ٹہوس پیدا ہوتی ہے دم لینے مین تکلیف اور خشک کہانسی ہوتی ہے اکثر تو قبض لیکن بعض دفعہ دست لگجاتے ہین بیمار لاغر و کمزور اور کُل علامات انئے - میا کی پائی جاتی ہین - اور یہ مرض اکثر تپ لرزہ کے باعث پیدا ہوتا ہے *
علاج - اگر درد کی کسیقدر شدت ہو اور بیمار طاقتور تو مقام درد پر دو یا تین جونکین لگاوین اور ٹکمید کرین نہین تو ٹنکچر آف آیوڈین یا پوٹاشیم آیوڈائیڈ آف مرکری کی مالش کرین اور یہ نسخہ کہانے کو دیوین *
نسخہ - سلفیٹ آف آیرن ۲ گرین + کونین ۲ گرین + ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ۱۰ - بوند + پانی ایک آونس + دن مین تین دفعہ پلاوین - قبض ہو تو اس نسخہ کی فی خوراک مین دو ڈرام سلفیٹ آف مگنیشیا ملاوین اور اس مرض مین

آیوڈائیڈ اف ایرن اور سایٹریٹ اف ایرن - اناڈ کوئنین اور سایٹریٹ اف ایرن
انڈ - ایمو - نیا بھی مفید ہے - بیمار کی غذا ہری ترکاری اور گوشت کی ہونی چاہئے ۔

اب - ڈا - مے - نل اینو - ریزم

شکم کا وہی اینو - ریزم طبیب کے ملاحظہ میں آتا ہے جو شکم کے حصہ ایار - ٹا میں پیدا ہوتا ہے لیکن سی - لی - ایک ایک - سس میں یا اسکی کسی شاخ میں خاصکر اسکے جگر کی شاخ میں یا کسی مے - سن - ٹری کی شریان یا گردے کی شریان یا کسی جانب کی اِ ی - لیاک شریان میں بھی اینو - ریزم پیدا ہو سکتا ہے ۔

علامات شکم کا اینو - ریزم ایار - ٹا کے کسی حصہ میں پیدا ہو سکتا ہے مگر اکثر ایک ہی جانب کو اُبھر آتا ہے خاصکر بائیں جانب اکثر معلوم ہوتا ہے - یہ قاعدہ ہے کہ شکم کے اینو - ریزم کی شکل اکثر گول سی ہوتی ہے اور اُبھار ہموار ہوتا ہے اور دبانے سے دب بھی جاتا ہے - یہ بھی قاعدہ ہے کہ شکم کا اینو - ریزم اکثر ایک ہی جگہہ پر قایم رہتا ہے ہلائے تو اِدھر اُدھر حرکت نہیں کرتا اور نہ دم لینے سے اُسمیں حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ شکم کے اینو - ریزم میں دل کی پہلی حرکت کے ساتھہ خاصکر اور گاہے گاہے دوسری حرکت کے ساتھہ بھی ضربان محسوس ہوتا ہے - ٹھونکئے تو اُسپر سے آواز ٹھوس پیدا ہوتی ہے ۔ شکم کے اینو - ریزم کے ہونے کی علامتیں اکثر پشت کیطرف پائی جاتی ہیں ۔ اِس مرض میں عصبی درد اکثر ہوا کرتا ہے - بعضدفعہ یہ درد نہایت شدید اور اِدھر اُدھر پھیلتا ہے اور دباؤ کے سبب سے کولہے کے جوڑ کے فلکشر مسلس کھچ جاتے ہیں اور پشت کے فقرات چھل جانے کے سبب سے گہرا درد اور چبھن سی ہوتی رہتی ہے ای - لا - ایک ورید دن یا پیو - ٹل - وین کے دب جانے سے ایک یا دونو ٹانگیں سوج جاتی ہیں گاہے گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیشاب دقت سے آتا ہے اور گردن

کی وریدکے دب جانے سے پیشاب مین البیومن بھی پایا جا سکتا ہے دباؤ کے سبب سے جب اِس ۔ پر ۔ ما ۔ ٹک شریان دب جاتی ہے تب دونو خصیے سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہین ۔ اینو ۔ ریزم جب جگر کی شریان مین پیدا ہوتا ہے تب مجری صفرا اور پورٹل وین کے دب جانے سے یرقان اور استسقا ہو جاتا ہے ۔ اِس مرض مین ہاضمہ بگڑ جاتا اور بعضدفعہ قبض بھی ہو جاتا ہے ۔

علاج ۔ مریضکو بستر پر آرام سے لیٹے رہنا چاہئے اور اُسکی غذا کا ایسا بندوبست کرین جس سے خون کا دورہ تیز ہونا پاوے مثلاً وزن کرکے برابر وقتون مین صرف اسقدر کہانے پینے کی چیزین دین جس سے مریض کی جان بچی رہے اور خون کیحالت ایسی ہو جاوے جس سے وہ آسانی سے جم جا سکے اور جہانتک ہو سکے پینے کی چیزین بہت کم دینی چاہئین اور شراب کو گولی مارنی چاہئے ۔ دوا کے طور پر ایسی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے جن سے دل کی حرکت تیز نہ ہونے پاوے اور خون جم جا سکے مثلاً ڈیجی ٹےلس اور پلا ۔ ڈوونا یا ایکو ۔ نائیٹ کا استعمال مناسب ہے ۔

مقالہ نہم

امراض اعضاے بول

اِن امراض کے بیان سے پہلے گردون کی مختصر تشریح اور پیشاب کیونکر پیدا ہوتا ہے یہ باتین بتلانی ضرور ہین ۔ پس واضح ہو کہ گردے دو ہوتے ہین اور کم ۔ بر ۔ ری ۔ جن مین استخوان پشت کے چپ و راست قائم ہین ۔ شکل انکی قریب انڈون کی سی ہوتی ہے اور ہر ایک گردہ چار سے پانچ انچ تک لمبا اور دو انچ چوڑا ہوتا ہے ۔ لمبائی سے تراشنے تو دو حصے دکھلائی دیتے ہین ۔ ایک بالائی اور دوسرا اندرونی ۔ بالائی حصہ کو اصطلاح مین کارٹی کل پورشن

اور اندرونی حصہ کو مے-ڈیو-لری پور-شن کہتے ہین ٭ یاد رہے کہ کار-ٹی-کل
پور-شن مین قریب سارے کا سارا سامان پیشاب پیدا کرنے کا ہوتا ہے اور
مے-ڈیو-لری پور-شن مین قریب سارے کا سارا سامان اُس پیشاب کے بہا
لے جانے کا ہوتا ہے چنانچہ کار-ٹی-کل پور-شن مین چھوٹے چھوٹے عدد و ہوتے ہین
جنکو اصطلاح مین مل-پے-گی-ان با-ڈیز اور عربی مین اجسام مل-فے-جیائی
کہتے ہین - یہ عدد و اسطور سے بنے ہین کہ ان پر ایک غلافی خول ہوتا ہے اور اُس خول
کے اندر ایک شریان داخل (رینی-نل ار-ٹری) ہوتی ہے - شریان مذکور کی شاخین
مل پیچ کہا کر پھندنی کے طور پر بنجاتے ہین اور اُس گھنڈی نما پھندنی سے (مل پے-گی-ان
با-ڈی) وین یعنے ورید شہ ورید ہو کر ان-فے-ری-ار وی-نا کے-وا مین
خون لیجاتی ہے ٭

جس غلافی خول کے اندر اجسام مل-فے-جیائی ہوتے ہین وہان سے پیشاب کے باریک
نالیان شروع ہو کر (ٹیو-بیو-لائی یو-ری-نی-فرائی) گردہ کے اندرونی حصہ
یعنے مے-ڈیو-لری پور-شن مین آ کھلتے ہین ٭ گردون کا مے-ڈیو-لری پور-شن کئی
حصون مین منقسم ہے شکل اُن حصون کی مخروطی ہوتی ہے اور وہ بنتے ہین پیشاب کی
باریک باریک نالیون سے جو شروع ہوتی ہین اجسام مل-فے-جیائی کے غلافی خول
سے - اُن مخروطا حصون کی نوکین مثل عورت کے پستان کے بھٹنیون کے ہوتی ہین
اور جیسے سر پستان مین ویسے ہی انمین بھی پیشاب کے خارج ہونے کے لئے باریک
باریک سوراخ ہوتے ہین جنسے پیشاب قطرہ قطرہ ٹپک کر پل-وس آف دا کڈنی
مین جمع رہتا ہے اور وہان سے مجری بول کے راستہ مثانہ مین آ گرتا ہے ٭

اوپر یہ بات بتلائی گئی ہے کہ ہر ایک گردہ مین ایک ایک ری-نل ار-ٹری یعنے گردہ
کے شریان ایار-ٹا سے نکلکر جاتی ہے اور غلافی خول مذکورۂ بالا کے اندر اُسکی

شاخین بل پیچ کہا کر مہندنی کی شکل بنجاتے ہین جس پردہ سے وہ غلافی خول بنتا ہے اس
مین خُرد خُرد کیسے ہوتے ہین - کام اِن کیسون کا یہ ہے کہ شریان مذکور سے پیشاب کی
مائیت یعنے پانی کو جذب کرتی ہین - اور پیشاب کی باریک نالیون کے پردہ مین
جو کیسے ہوتے ہین وہ قارورہ کے منجمد اجزا یعنے یوریا اور یورک اسڈ وغیرہ کو
اُسی رسی-نل ار-ٹری کے خون سے علیحدہ کرتے ہین اور پیشاب کی مائیت کے ہمراہ
گُردہ کے پل-وِس مین بہا دیتے ہین ٭ پس یاد رہے کہ پیشاب بنتا ہے رسی-نل
ار-ٹری کے خون سے اور یہ کہ اُس خون سے پیشاب کا پانی مل-پے-گی-ان با-ڈی نہ
مین بذریعہ غلافی خول کے کیسون کے علیحدہ ہوتا ہے اور یہ کہ پیشاب کے منجمد اجزا جیسے
یو-ریا اور یو-رک اسڈ وغیرہ ہین پیشاب کی باریک نالیون کے چھوٹے چھوٹے کیسون
کے ذریعہ خون سے علیحدہ ہوتے ہین ٭ قارورہ کے ملاحظہ سے مریض کیحالت اور نیز
بیماری کی نسبت بہی بڑی بڑی باتین حاصل ہوتی ہین - لیکن قارورہ کا ملاحظہ اُس
ترکیب سے نہ کرنا چاہیئے جس سے دیسی طبیب دیکہا کرتے ہین کہ آپ تو گاؤ تکیہ لگا کر حقہ
کی نئے مُنہ مین رکہکر فرش کے پرلے سرے پر بیٹھے رہتے ہین اور مریض بیچارہ کو ذات
کا ستید ہی کیون نہو لب فرش سے ہی چار قدم پرے بہنگی کیطرح قارورہ کی شیشی ہاتہہ
مین لئے ہلاتا رہتا ہے کہ مبادا پیشاب کی چہوت سے کہین حکیم جی کا فرش ناپاک نہوجائے
حکیم صاحب دور سے اُس قارورہ کی طرف ایسی ٹکٹکی لگاتے ہین جیسے کوئی بندوق کی
شست لگاتا ہے اور سر ہلا ہلا کر ذرا ہون ہان کر کے اپنے اردگرد کے شاگردون کو فرماتے
ہین کہ میان دیکہنا اِس قارورہ مین وہ قشورہ نظر آتے ہین اور وہ رسوب دکہلائی دیتے
ہین حکیم صاحب نے کیا خاک دیکہا قشور اور رسوب دو بڑے بڑے عربی لفظون کے
بولنے کے سوا گردون کی کونسی حالت دریافت کی - تیسرا طرفہ یہ کہ لوگون مین مشہور
کرتے ہین کہ ڈاکٹر لوگ قارورہ کی بابت کچہہ بہی نہین جانتے اور نہ اُنکو نبض دیکہنی آتی ہے

قربات انکی تعقل کے ... اس کتاب کے حصہ اول مین ... اور بعض کا بیان کر دیا ہے
ہو ملاحظہ فرماوین تو آنکھین کھل جاوین کہ ان ... کا امتحان اسطرح ...
اور بعض سطرح دیکھتے ہین جنکو تشریح سے واقفیت نہین ہے ...
سکتے ہین ... اور سب ڈھرمی اور بات ہے اور انصاف ...

اول یو-ری-میا

تشریح سے یہ بات ظاہر ہے کہ انسان کے جسم مین جو نقص یعنے میل پیدا ہوتا ہے گردے ...
بذریعہ پیشاب کے جسم سے خارج کردیتے ہین اور یہ بات بہی بتلائی گئی ہے کہ پیشاب ...
جو اجزا ہوتے ہین وہ جسم کا میل ہوتا ہے - اگر خون سے علیحدہ نہ کیا جائے اسمین رہ جائے
تو فساد برپا کرتا ہے - پس ظاہر ہے کہ بیماری کے سبب سے اگر گردے بگڑ جاوین
تو پیشاب اچہے طور پر پیدا نہوگا اور جسم کا میل جسم ہی کے اندر رہ جائیگا - غرض گردے
کی بیماری کے سبب جب پیشاب اچہے طور پر پیدا نہین ہوتا ہے تب خون مین پیشاب
اجزا جمع ہوکر اسکو زہریلا کردیتے ہین - جب یہ زہریلا خون جسم مین دورہ کرتا ہے تو
انواع واقسام کی اندیشناک علامتین پیدا ہوتی ہین اور نظام عصبی مین خرابی پیدا کرتا
ہے چنانچہ جب کسی سبب سے نفرائی-ٹس کی بیماری ہوجاتی ہے اور پیشاب کے ہمراہ
البیو-من بکثرت اخراج پاتا ہے تب یو-ریا اور یو-رک ایسڈ خارج نہین ہونے پاتے
بلکہ خون ہی مین رہکر مہلک علامتین پیدا کرتے ہین کیونکہ پیشاب کے یہ دونو جزو زہر
کے قسم سے ہین تندرستی کیحالت مین یہ دونو موذی مادے پیشاب کے ذریعہ جسم سے
خارج ہوتے رہتے ہین - مگر جب خون مین رہ جاتے ہین تب اسکو زہریلا کردیتے ہین کہ
جس سبب سے یو-رمی-یک کو-ما (یعنے خون مین یو-ریا اور یو-رک ایسڈ کے رہ جانے
سے جو بیہوشی پیدا ہوتی ہے) اور یو-رمی-یک کن-ول-شن (یعنے خون مین یو-ریا

اور یو-ری ایسڈ کے رُک کے رہ جانے سے جو تشنج پیدا ہوتا ہے) پیدا ہوتے ہیں-
یو-ریا اور یو-ریک ایسڈ کے خون میں رُک جانے سے تین طور کے زہر کی علامتیں
پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً ایک قسم تو وہ ہے جس میں نشہ بتدریج یا دفعتاً ہو جاتا ہے ایس
حالت سے بیمار بمشکل ہوشیار رہوتا ہے لیکن آخر کار بالکل بیہوش ہو جاتا ہے
اور دم خراٹے سے لیتا ہے جیسے افیون کے زہر میں ہوا کرتا ہے + دوسری قسم ایس
بیماری کی وہ ہے جسمیں بیمار کے سارے جسم میں دفعتاً مرگی کی طرح تشنج ہونے لگتا
ہے اور جبتک نوبت جاری رہتی ہے تبتک بیمار بالکل بیہوش رہتا ہے + تیسری قسم
میں بیہوشی اور تشنج دونو ایک ہی دفعہ شروع ہو جاتا ہے + یو-ری-میا اور خاص
مرگی کے تشنج میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے - بیہوشی ایسی گہری ہو سکتی ہے کہ بیمار ہوشیار
نہیں ہو سکتا یا بمشکل ہوش میں آتا ہے اور تشنج نوبت بنوبت ہوا کرتا ہے - چہرہ
بیمار کا پیلا پڑ جاتا ہے جسم مرطوب اور حالتِ صحت سے کم گرم اور پتلیاں اکثر پھیلی ہوتی
ہیں لیکن یو-ری-میا کی خاص علامتوں کے شروع ہونے سے پہلے چند علاماتِ منذرہ
پیدا ہوتی ہیں چنانچہ

علاماتِ منذرہ - پہلے درد سر ہوتا ہے - اونگھ آتی ہے - سوتے وقت
خراٹے کی آواز پیدا ہوتی ہے - تھوڑے عرصہ کے لئے گا ہے گا ہے خیالات منتشر
ہو جاتے ہیں بیمار دفعتاً اندھا ہو جاتا یا بصارت دُھندلی ہو جاتی ہے لیکن یہ بات
تھوڑے عرصہ تک رہ کر رفع ہو جاتی ہے - حس میں فرق پڑ جاتا ہے - مریض کمزور
ہو جاتا ہے - صفرا کا غلبہ ہوتا ہے مروڑی معلوم ہوتی ہے جی متلاتا قے ہوتی ہے -
گا ہے گا ہے شدت سے دست لگجاتے ہیں - بعض دفعہ مُنہ سے بو ایمو-نیا کی آتی ہے
پس یاد رہے کہ جب گردوں کی بیماری میں اُن علاماتِ منذرہ میں سے کوئی علامت
پیدا ہو جاوے تب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ پیشاب کے اجزا کا زہر یا تو نظام عصبی

یا خون مین سرایت کر گیا ہے اور اگر بیہوشی یا تشنج ہو جاوے تو اسی زہر کے سبب
سے ہو جاتا ہے ؛

تشخیص - پیشاب کے اجزا سے زہر ہونا بعض دفعہ مشکل سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر احتیاط
نکیجاے تو ان بیماریون کا مغالطہ پڑ سکتا ہے جنمین بیہوشی اور تشنج ہوا کرتا ہے
چنانچہ اس بیماری مین مرگی اور اپو-پلکسی اور ہس-ٹے-ریا اور شراب اور
افیون کے زہر کی غلطی ہو سکتی ہے - لیکن گردون کیحالت اگر دریافت کیجاوے
تو یہ مرض آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ پیشاب کے اجزا کے خون مین رک جانے
کے سبب سے جب بیہوشی یا تشنج ہونے لگے تو اکثر یہ پایا جائیگا کہ پیشاب یا تو بالکل
بند ہو گیا ہے یا تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور اسمین کثرت سے البیو-من ہوتا ہے یا
پیشاب ہلکے رنگ کا پھیکا ہوگا اور اس مین یو-ریا کم اور البیومن بھی برائے نام ہوگا
اور جب چہرہ یا ہاتھ پاؤن مین ورم بھی ہوتا ہے تب اس بیماری کے ہونے مین شک
نہین رہتا ؛ یو-ری-میا کی بیہوشی اور اپو-پلکسی یا افیون یا شراب کی بیہوشی
مین یہ فرق ہے کہ یو-ری-میا مین بیمار کا چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے اور جسم کی حرارت
کم ہو جاتی ہے - پتلیان آنکھون کی پھیلی رہتی ہین - فالج نہین ہوتا ہے حس کبھی مفقود
اور کبھی کم ہو جاتا ہے اور عضلے پھڑکتے ہین ؛

علاج - اس بیماری کے علاج مین دو باتین مدنظر رکھنی چاہیئن - اول خون کو
یو-ریا اور یو-رک اسڈ سے پاک کرنا - دوم گردون کو حالت صحت پر لانا تاکہ اپنا
معمولی کام حسبقدر ممکن ہو قریب صحت کی حالت کے کر سکین ؛

کو-ما اور کن-ول-شن کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر مریض ہمارے علاج مین آوے
تب مریض کو فوراً تاکید کرین کہ بستر پر لیٹا رہے حرکت نہ کرے گو اسکے پیشاب
مین تھوڑا ہی کیون نہ البیو-من آتا ہو - کیونکہ کچھ عرصہ آرام سے پیشاب مین

البیومن کم آنے لگتا ہے اور حرکت سے البیومن بہت زیادہ خارج ہوتا ہے۔
بیماری کی خفیف قسم اسکارلٹ فیور یا اور ڈوف تھیریا اور حمل کیحالت مین
یا سردی کے سبب یا بارش مین بھیگنے سے پیدا ہوتی ہے۔ غرض اس خفیف قسم
بیماری۔ میامین کچھ عرصہ تک بستر پر آرام کرنے سے مقدار البیومن کی کم ہوجاتی
ہے اور یوریا اور یورک ایسڈ زیادہ خارج ہونے لگتا ہے ۔ علاوہ آرام کے
اس بیماری مین غذا کا بھی بڑا پرہیز چاہیے مثلاً گوشت مچھلی انڈے وغیرہ حیوانی
اغذیہ یک قلم موقوف کردینا چاہیے۔ مگر دودھ کا چندان مضایقہ نہین بیمار کو صرف
نباتی غذا کھانی چاہیے کیونکہ صرف نباتی غذا کے استعمال سے جسم مین یورک ایسڈ
بہت کم پیدا ہوتا ہے اسی سبب پر اکثر بیماریان بہت کم عارض ہوتی ہین اور گردون
پر محنت بھی بہت کم پڑتی ہے کیونکہ گوشت کی غذا سے یوریا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور اسکو باہر کے
خارج کرنے کے لئے گردون کو محنت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے ۔

دوا کے باب مین سلفیٹ اف مگنیشیا کا استعمال کرنا چاہیے مثلاً نسخہ
سلفیٹ اف مگنیشیا ۱ ڈرام ۔ صاف پانی ۳ - آونس ۔ بمقدار ایک ایک آونس
کے چار چار گھنٹہ بعد پلادین تاکہ شب و روز کے اندر پانچ چھ دست خوب کھلکر آجاوین۔
اس خفیف قسم کے مرض مین معرقات کے استعمال کی ضرورت نہین پڑتی یوریمیا
مین نبض اکثر سخت ہوا کرتی ہے ۔ غرض نبض کے پھیلانے کے لئے سی ٹی ریٹ اف
سوڈیم نہایت عمدہ دوا ہے ۔ اسکے استعمال سے خوب کھلکر پسینہ آجاتا ہے اور
اس پسینہ کے ذریعہ خون سے یورک ایسڈ خارج ہوجاتا ہے کیونکہ خون مین یورک ایسڈ
کے ہونے سے نبض سخت ہوجاتی ہے اور کنوولشن ہونے لگتا ہے ۔ ساتھ ہی اسکے
سلفیٹ اف مگنیشیا کا بھی استعمال جاری رکھ سکتے ہین ۔

لیکن غرض اگر وہ بیماری بہ نسبت اوپر کے زیادہ تر سخت ہو مثلاً جیسا مرض اسکارلٹ فیور

کے بعد یا ایام حمل مین یا کسی اور سبب سے ہوا کرتا ہے پیشاب مین البیو من
بکثرت موجود ہوتا ہے - چہرہ اور ہاتھون پر ورم ہوتا ہے - درد سر رہتا ہے -
بعض دفعہ نہایت شدت سے آنکھون کے سامنے مکھیان اُڑتی سی نظر آتی ہین
بیمار کا سر گہومتا ہوا معلوم ہوتا ہے - بصارت مین فرق پڑجاتا ہے اور چہرہ کے
عضلے اکثر پھڑکتے رہتے ہین - اِس اخیر کی علامت پر خاص توجہ کرنی چاہئے -
مثلاً پیشاب مین البیومن بکثرت ہو - بات چیت کرتے وقت بیمار کے چہرہ کے
عضلے پھڑکتے ہون تو یقین جان لو کہ اب کوئی دم مین کن - ول - شن اور کوما یعنی بیہوشی
ہونیوالا ہے - پس ایسی صورت مین مریض کو بستر پر لٹا دینا چاہئے اور آش جو یا دودہ
یا آب گرم یا صرف سادا پانی پلانا چاہئے - اب ایسی دوا دین جس سے خوب کہلکر پسینہ
اور اجابت آجائے مثلاً ۱۰ گرین کیا - لو - مل ۲۰ گرین نا - ئٹر اور اُس مین
ایک قطرہ کرو - ٹن آئیل کا چہوڑ کر فوراً کہلا دین - بیمار کو خوب گرم لحاف اڑہا دین
اور پہلو دنمین گرم پانی کی بوتلین لگا دین - اِس علاج سے پسینہ اور پاخانہ خوب
کہلکر آجائیگا اور ساتہہ اسکے بہت سا حصہ یورک ایسڈ کا بہی خارج ہو جائے گا
جسکے خون مین ہونے سے کن - ول - شن ہو جاتا ہے - پے - لو - کار - پین کا استعمال
بہی کر سکتے ہین لیکن جب یوری - میا بعد بچہ پیدا ہونے کے ہو جاتا ہے تب
بعض دفعہ اس دوا سے بعوض فائدہ کے نقصان متصور ہے کیونکہ ایسا دیکہا گیا ہی
کہ جب یہ دوا اس حالت مین دیجاتی ہے تب کن - ول - شن جلد شروع ہو جاتا
ہے - شاید اسکا سبب یہ ہے کہ اسکے استعمال کرنے سے دم لینے مین تکلیف
ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دم گہٹا جاتا ہے یہی علامتین کافی ہوتی ہین
کن - ول - شن کے پیدا کرنے کی - بر تقدیر یہ پے - لو - کار - پین کا استعمال کرنا
ہی منظور ہو تو ایک کا ۴ گرین کو جلد کے اندر پے - لو - کار - پین کی پچکاری کرنے سے

نصف گھنٹہ پہلے مار - فائین کی پچکاری کرلین اور تب پے - لو - کار - بین کی پچکاری کرین کیونکہ مار - فائین مدد دیتا ہے پے - لو - کار - پین کے اثر کرنے کو اور کن ول شن کیطرف طبیعت کے میلان کو بہی روکتا ہے - غرض اس علاج سے اجابت کہلکر آجاتی ہے اور پسینہ بہی بکثرت آجاتا ہے اور بنض جو پہلے سخت تہی جلد ملائم ہوجاتی ہے خون سے زہریلے مواد جلد خارج ہوجاتے ہین کیونکہ اجابت اور پسینہ کہلکر آجانے سے مریض کو پیاس معلوم ہوتی ہے اور وہ اُن عرقیات کو خوب طرح پیتا ہے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے جس سے زہر بیادہ رقیق ہوکر آسانی سے خارج ہوجاتے ہین اور پشیاب مین البیومن کی مقدار بعجلد کم ہونے لگتے ہے اور گردے اپنا معمولی کام پہر شروع کرنے لگ جاتے ہین۔ بیمار کے بستر پر فوراً لیٹ جانے پر نہایت تاکید کرنی چاہئے لیکن کس ترکیب سے لیٹنا چاہئے - اسباب پر ضرور توجہ کرنی چاہئے - مثلاً ہم جانتے ہین کہ گردون کی بیماری کے سبب سے جب ا - نا - سار - کا ہوجاتا ہے تب صبح کے وقت بستر خواب سے اُٹہتے ہی سر اور چہرہ پر زیادہ ورم دکہلائی دیتا ہے اور اُسوقت درد سر بہی زیادہ ہوتا ہے - سبب اِسکا بہت صاف ہے کیونکہ لیٹے رہنے کی حالت مین پانی کا میلان دماغ کیطرف زیادہ ہوتا ہے جس سے دماغ اور اُسکے پردون مین زہر زیادہ مقدار مین رجوع کرتا ہے - پس دماغ کو دو طور سے صدمہ پہونچتا ہے یعنی ایک تو پانی کے دباؤ سے اور دوسرے بکثرت یو - ریا اور یورک اسڈ کے ہونے سے پس بیمار کے لیٹنے کی ترکیب پر ضرور توجہ کرنی چاہئے - وہ ترکیب یہ ہے کہ پلنگ کے سرہانے کو بہ نسبت پائینتی کے اونچا رکہنا چاہئے مثلاً ایک فٹ یا ۱۸ انچ اونچا ہونا چاہئے - اِس ترکیب کا نیک اثر جلد ظاہر ہوجاتا ہے یعنے سر کا ورم جلد رفع ہوجاتا ہے - پانی کا میلان سر کیطرف کم ہوجاتا ہے اور دماغ پر کا دباؤ ہٹ جاتا ہے اور زہریلے مادہ کا ب - ت حصہ کم ہوجاتا ہے - ورنہ بیمار کا سر اونچا نہ رکہوگے

ہو درد سر بڑھتا جائیگا - چہرہ زیادہ سوجتا جائیگا - بینائی آن کے آن مین کم ہوتے
جائیگی اور دماغ مین زہریلے مادون کا غلبہ ہوگا - مگر یہ ساری باتین سر کے اوپر کہنچنے
سے نہین ہونے پاتین - کیا - لو - مل اور کرو - ٹن - آئیل اور نائیٹر کے استعمال سے
جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے جب دست آجاوین تب سلفٹ اف مگنے شیا کے ذریعہ
دستون کو جاری رکہنا چاہئے - اور ضرورت ہو تو گرم کپڑے اڑہا کر اور گرم
گرم عرقیات پلا کر دونون تک پسینہ جاری رکہ سکتے ہین اور اسباب کی مدد کے
لئے سی - لی - سی - لٹ اف سو - ڈیم سے کوئی اوردوا بہتر نہین ہے - لیکن فرض
کرو مریضہ تمہاری حاملہ ہے - پیشاب مین اسکے البیو - من بکثرت ہے اور ساتھ اس
کے کو - ما اور کن - ول - شن بھی ہوتا ہے - غرض ایسی حالت مین ایک تہائی یا نصف
گرین مار - فاین کی پچکاری جلد کے اندر فوراً کردین - ضرورت ہو تو دوبارہ کرین -
سر مریضہ کا بہ نسبت پاؤن کے ڈیڑہ فٹ اونچا رکہین اور ۱۰ گرین کیا - لو - مل مین ایک
یا دو بوند کرو - ٹن آئیل کے ملا کر ۳۰ سے ۶۰ گرین نائیٹر کے ہمراہ کہلا کر مریضہ کو لحافون
مین لپیٹ دین اور پہلوؤن پر آب گرم کی بوتلین رکہہ دین - جب مار - فائین کی
پچکاری سے کن - ول - شن رک جاوے اسوقت تمہاری مرضی ہو تو ایک گرین کے
چہٹے یا نصف گرین پی - لو - کار - پین کی پچکاری جلد کے اندر کرو - جب مرض کے
ابتدائی اندیشہ دور ہو جاوین تب سلفٹ اف مگنے شیا کے استعمال سے دستون
کو جاری رکہین اور سی - لی - سی - لٹ اف سو - ڈیم کے استعمال سے پسینہ جاری
رکہین اور بیمار کو اس ترکیب سے لٹائے رکہین جس سے سر بہ نسبت ٹانگون کے اونچا
رہے ؎

دوم اکیوٹ سپوری-ٹیو نفرائی-ٹس

علامات - کمر کے ایک یا دونو طرف گہرا درد اور بے چینی معلوم ہوتی ہے - اس درد کی ٹیس رانون اورخصیون تک پہونچتی ہے - بار بار جی متلاتا ہے اور اُبکائیان آتی ہین - پیشاب تہوڑا بہت سرخ رنگ کا اور ساتہہ درد کے آتا ہے شدت کا بخار رہتا ہے پیشاب مین پیپ پائی جاتی ہے - اگر دُنبل پیدا ہوجاوے تو گُردہ کے پِل - وس مین پہوٹ سکتا ہے اور پیپ اُسکی نائزہ کے راہ خارج ہوسکتی ہے - بعض دفعہ دُنبل کمر اور چڈون مین پہوٹ جاتا ہے اور جب گردہ مین دُنبل پیدا ہونیوالا ہوتا ہے تب علامات ہِکٹ - ٹِکٹ فیور کی پیدا ہوتی ہین اور اُسی حالت مین بیمار اکثر مرجاتا ہے

اسباب خون کا بگڑجانا - ضرب وزخم - پیشاب کا بند ہوجانا - گردہ مین پتہری کا پیدا ہونا - اورتیز زہر کا کہانا ⁂

علاج - کمر پر چکین یا گلاس لگاوین اوربیمار کو آب گرم مین بٹہاوین - اور ایک زود اثر نمکین جلاب ویکرڈوبرس پاوڈر اور اسے - ٹٹ اف ایمونیا کا استعمال کرین اور مرض کے اخیر درجہ مین کونین اورمعدنی تیزاب کام مین لاوین اورغذا مقوی دین ⁂

سوم برائی ٹس ڈیزیز

یہ بیماری دوقسم کی ہوتی ہے ایک اکیوٹ یعنی حاد - دوسری کرانک یعنی مزمن ⁂

اوّل اکیوٹ برائی-ٹس ڈی-زیز

اسباب کثرت شراب خواری - فاقہ کشی - سردی کا لگنا - یا بارش مین بہیگنا ⁂ مرض ا - سکا - یٹیلس ⁂ ہیضہ کا زہر وغیرہ ⁂

ماہیت - اکیوٹ برائی - ٹیس ڈیزیز مین درحقیقت اُس ایپے - تہے - لی - ام کے
کیسے مبتلا ہوجاتے ہین جو پیچیدار باریک پیشاب کی نالیون دٹیو - بیو - لائی
یو - ری - نِے - فرائی) کے اندر ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کیسون کو ایک
ایسے غیر طبعی مادہ کو علیحدہ کرنا پڑتا ہے جو حالتِ صحت مین نہین پیدا ہوتی ۔ اگر وہ مادہ
طبعی ہی ہو پھر بھی اِس مرض مین کثرت سے پیدا ہوتا ہے - غرض اِس کثرت کار کے
سبب سے اِن کیسون مین تغیرات واقع ہوجاتے ہین اور اِنکی پرورش مین بھی خلل پڑ
جاتا ہے تب جلد جلد پیدا ہوکر کیسے جھڑنے لگتے ہین اور جمع ہوکر پیشاب کی باریک نالیون
کو جو گُردہ کے مے - ڈیو - لری یورینشن مین ہوتے ہین بند کردیتے ہین - اِس ترکیب سے
جب وہ نالیان مسدود ہوجاتی ہین تب فاسد مادہ پیشاب کے راہ خارج ہونے نہین
پاتا بلکہ خون ہی مین رہ جاتا ہے اور وہ خون بگڑ جاتا ہے جس سبب سے بیماری اَور بھی
ترقی پکڑ جاتی ہے - علاوہ ازین اِس بیماری مین اَور خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ
مل - پے - گے - اَن باڈیز (اجسام مل - فے - جیائی) کے دوران خون مین کاوٹ
پڑجاتی ہے جس سے پیشاب کی نالیون کے خول مین خون کا فائی - برین اور سیرم
جمع ہوجاتا ہے - نتیجہ اِسکا یہ ہوتا ہے کہ وہ سیرم پیشاب مین ملجاتا ہے (اِسیواسطے اِس
مرض کے پیشاب مین البیومن پایا جاتا ہے) اور فائی - برین حسبِ قاعدہ جب جمنے
لگتا ہے تب ایپے - تہے - لی - ام سے جُڑے ہوئے کیسون کو بھی اپنے ساتھہ پھانس
لیتا ہے اور اُسی منجمد حالت مین کیسون کو پھانسے ہوئے اور پیشاب کی نالیون کے خول
کی شکل لئے سِمٹیون کی طرح بنکر پیشاب کے ساتھہ خارج ہوجاتا ہے چنانچہ اِسیواسطے جب
مرض کے پیشاب کے تلچھٹ کو باریک بین سے دیکھتے ہین تب ایپے - تہے - لی - اَل
کاسٹ نظر آتے ہین جنکی تصویر اِس کتاب کے حصہ اول مین دیگئی ہے (جسکو دیکھو)
علاوہ اِن سانچون کے اُس پیشاب مین خون کے کیسے بھی پائے جائینگے - جب یہ بیماری

مُہلک ہونیوالی ہوتی ہے تب دونو گردے خون سے پُر ہو جاتے ہین مگر اکثر بڑھ کر
بھاری ہو جاتے ہین اور رنگ اُنکا ہلکا زرد ہو جاتا ہے اور اُنپر جا بجا بہے ہوئے
خون کے دھبے پائے جاتے ہین - باریک بین سے دیکھین تو وہ پیچدار پیشاب کی
نالیان جو گردہ کے بالائی حصہ پر ہوتی ہین (کارٹیکل پورشن) پھیل جاتی ہین اور
اسمین ایپے تھے لی ام کے جھڑے ہوئے کیسے اور ایک قسم کا دانہ دار مادہ بھی کثرت
سے ہوتا ہے جس سبب سے وہ نالیان بند ہو جاتی ہین مگر جو حصہ اِن پیشاب کی نالیونکا
گردون کے مےڈیولری حصہ مین ہوتا ہے اُسمین بعضدفعہ ایسا ہی دیکھا گیا ہے
کہ جیسے اسکارلیٹ فیور اور چیچک کی بیماری مین بدن پر بہت کم یا بالکل دانے
نہین پیدا ہوتے ہین اسیطور پر اس بیماری مین اگرچہ پیشاب مین البیومن پایا
جاتا ہے اور ڈراپسی کی علامتین بھی موجود ہوتی ہین تاہم اُس پیشاب مین
ایپے تھے لی اَم کے کیسے نہین ہوتے - لیکن اسصورت مین ایسا ضرور ہوتا ہے
کہ مریض کا خون نہایت درجہ پر زہریلا ہو جاتا ہے اور مرض کی علامتین بھی نہایت
زور و شور سے ظاہر ہوتی ہین کیونکہ طبیعت اُس موذی مادہ کو دفع نہین کرسکتی ہے

علامات - یہ قاعدہ ہے کہ جب مرض اکیوٹ شروع ہوتا ہے تب بیمار کو جاڑا
چڑھ آتا ہے بعد ازان بخار ہو جاتا ہے - سر درد کرنے لگتا ہے - بے چینی ہوتی ہے - کمر
مین بوجھ اور دھیما دھیما درد ہونے لگتا ہے - بیمار کا جی متلاتا اور قے ہونے لگتی ہے
اور اس بیماری مین شروع ہی سے انا- سارکا کی علامتین پیدا ہونے لگتی ہین
چنانچہ پہلے چہرہ سوج جاتا ہے اور تب سارے بدن کے کن- نک- ٹیو ٹشو مین
پانی پیدا ہونے لگتا ہے اور بعضدفعہ پلیورا کی تھیلی اور دیگر سیرس ممبرین کے جوف
مین بھی پانی جمع ہو جاتا ہے لیکن شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس مرض مین استسقا
نہین بھی ہوتا ہے لیکن یہ بات تب ہوتی ہے کہ جب اس مرض مین صرف ایک ہی

گردہ مبتلا ہوتا ہے کیونکہ جبتک ایک گردہ تندرست رہتا ہے اور خون میں فاسد
مادہ کو جمع ہونے نہیں دیتا ہے تبتک ڈراپ-سی کی بیماری بہی پیدا نہیں ہوتی
ہے-لیکن چاہیے انیے-سارکا ہویا نہو بیمار کو پیشاب کی حاجت باربار ہوتی ہی
اور پیشاب تہوڑا تہوڑا اور سیاہی مایل آتا ہے اور بعض دفعہ بالکل پیدا ہی نہیں
ہوتا + اکیوٹ برائی-ٹس ڈیزیز مین جو پیشاب خارج ہوتا ہے اُس مین یہ خاصیتیں
پائی جاتی ہین +

پیشاب کی خاصیت برائیٹس ڈیزیز مین

خون کے ہونے سے اور رنگت کے بکثرت ہونے سے پیشاب کا رنگ سیاہی مایل
یا بہورا یا میلا سُرخ ہوتا ہے - اِس پیشاب کی اسپی-سی فِک گراوٹی زیادہ ہوتی
ہے چنانچہ ۱۲۵ اور ۱۰۳۰ یا ۱۰۴۰ بلکہ اس سے بہی بعضدفعہ زیادہ ہوتی ہے - یہ پیشاب
ہمیشہ تُرش ہوتا ہے - بو اسکی ایسی ہوتی ہے کہ جیسے گوشت کے دہوون کی ہوتی
ہے - پیشاب کے نیچے بہورے رنگ کی تلچہٹ بکثرت بیٹھہ جاتی ہے اور یوریٹ
قسم کے مرکبات بہی کثرت سے تہ نشین ہوجاتے ہین +
کیمیائی ترکیب سے امتحان کرین (جس ترکیب کو دیکہو حصہ اول باب قارورہ مین) تو
پیشاب مین اِس کثرت سے البیومن پایا جاتا ہے کہ جوش دیتے ہی بعضدفعہ سارے
کا سارا پیشاب جم جاتا ہے - اسمین یوریا کی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے لیکن یورک ایسڈ
کی مقدار قریب صحت کی حالت پر ہوتی ہے +
تلچہٹ کو بایسکوپ مین سے دیکہین تو پیشاب مین خون کے کیسے پائے جاینگے بعض
صورتون مین اُن کیسون کی خاصیت بدل جاتی ہے اور گردون کے ایپی-تہی-لی ام
کے کیسے تہوڑے بہت پہولے ہوئے یا غبار کی طرح یا دانہ دار یا کسیقدر ٹوٹے

پہولے ہوئے قائمی - برین کے جزو خرد و زات اور چھلکے پہل خون اور ایپے تہی لیم
کے سانچے (دیکہو تصویر باب قارورہ مین) بکثرت پائے جاتے ہین اور چند
گرا-نیو-لر کاسٹ بہی (دیکہو تصویر باب قارورہ) یا تو کہلے طور پر یا سانچون
مین پہنسے ہوئے ہوتے ہین ٭

یاد رہے کہ اِس مرض مین جسقدر زیادہ نقصان گردون کو پہونچیگا اور یہ بیماری
جسقدر زیادہ اکیوٹ ہوگی اُسیقدر پیشاب کی مقدار بہی کم ہوگی اور اُسیقدر
خون بہی زیادہ زہریلا ہوجائیگا اور بیمار کوما کی حالت مین ہوکر جلد تر مر بہی
جائیگا - جب یہ مرض رو بصحت لانیوالا ہوتا ہے تب پہلے پہل پیشاب مین تندرستی
کے آثار نظر آئی دیتے ہین یعنے ایسین البیو-من اور ایے-تہے-لی-ام کے کیسے
کم ہونگے اور وہ اجزا زیادہ ہوجائینگے جو ابتدا مرض مین کم ہوگئے تہے خاصکر پانی
اور یو-ریا اور کلورائیڈ کی قسم کے نمک پیشاب مین زیادہ پائے جائینگے - پیشاب
مین ان چیزون کی مقدار جون جون زیادہ ہوتی جاتی ہے ڈراپ-سی کی علامتین
بہی جلد تر رفع ہونے لگتی ہین - اِس حالت مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض شب
و روز کے اندر چار سے چہہ پاینٹ تک پیشاب کرتا ہے جو پیشاب صحت کامل مین
رات اور دن مین دو یا ڈہائی یا تین پاینٹ سے زیادہ نہین آتا ٭

تشخیص - اِس بیماری کے پیشاب مین البیو-من ہوتا ہے اور پیشاب کی نالیون
کے سانچے پائے جاتے ہین لیکن البیو-من کے ہونے سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ
گُردون کی ساخت بگڑ گئی ہے کیونکہ گردون کی ساخت کے بگاڑ کے علاوہ پیشاب
مین اِن سببون سے بہی البیو-من پایا جاسکتا ہے جیسے خون کے پتلا ہوجانے سے
جیسے انے-میا مین ہوجاتا ہے - اور گردون کی عروق شعریہ مین اجتماع خون کے
ہوجانے سے خواہ سردی کے سبب خواہ چیچک یا رو-بیو-لا کے سبب یا کسی

اندرونی عضو کے انفلامیشن کے باعث اور ان بیماریون مین بہی پیشاب مین
البیومن پایا جاسکتا ہے چنانچہ دل اور جگر کی پُرانی بیماری مین وریدون کے دوران
خون مین جب رُکاوٹ ہوجاتی ہے *اور ہیومے-پلیجیا اور پیرا-پلیجیا
کی بیماریون مین ایسا ہوجاتا ہے کہ گردون کی رگون پر جو اعصاب کی شاخین
ہوتی ہین اور جنکے اثر سے وہ رگین پہیلتی اور سکڑتی ہین وہ شاخین ماؤف ہوجاتی
ہین تب گردون کی رگین تو اچہی طرح پہیل سکتی اور نہ سکڑ سکتی ہین غرض بصورت
مین بہی پیشاب کے اندر البیومن پایا جاسکتا ہے - اور پل-وس کی بیماری اور
گردے یوری-ٹر اور مثانہ اور نائزہ کی بیماریون مین بہی بعض دفعہ پیشاب مین البیومن
پایا جاتا ہے *

اور جب شکم کی کوئی رسولی یا رحم محمولہ وی-نا-کے-وا یا گردون کی وریدون کو دباتا
ہے اور گردون کے کینک-ٹیو ٹشیو کی بیماری مین بہی پیشاب مین البیو-من
پایا جاسکتا ہے *

اگرچہ یہ ساری باتین درست مین پہر بہی پیشاب مین عرصہ دراز تک البیو-من
آتا رہتا ہے سبب اسکا اکثر گردہ کی ساخت کا مرض ہوتا ہے لیکن اس صورت مین
علاوہ البیو-من کے پیشاب مین سانچے بہی پائے جاتے ہین *

انجام اس بیماری کا اگرچہ نیک ہوسکتا ہے پہر بہی معالج کے دل مین اس بات
کا اندیشہ رہتا ہے کہ اس بیماری مین گردون کی ساخت ایسی بگڑ جاتی ہے کہ وہ
اپنی خدمت بجا نہین لاسکتے اس سبب سے تشنج اور بیہوشی ہوجاسکتی ہے (یوری-میا)
اور کسی سیرس پردہ مین یا ہوا کی نالیون مین یا خود کشش مین انفلامیشن پیدا ہوسکتا
ہے * اس مرض مین بعض دفعہ شدت سے دست وقتے جاری ہوجاتے ہین * بعض
دفعہ دماغ کے بطون اور پردہ پایا-مے-ٹر مین بہی پانی جمع ہوکر بیماری-پو-پلکسی کے

مرض کے سبب سے مرجا سکتا ہے + فرض کیا کہ ان ساری آفات سے جان بر ہو بھی جاوے تاہم گردون کی ساخت مین اسقدر خرابی پیدا ہو سکتی ہے کہ صرف اسی سبب سے بیمار ہلاک ہو جا سکتا ہے - پس اس مرض کے علاج کے باب مین یہ بات ضرور یاد رکھین کہ جبتک صحیح پیشاب نہ آنے لگے تبتک دوا نہ چھوڑین بعض دفعہ یہ بات چھ مہینے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ مین حاصل نہین ہوتی +

علاج - اس بیماری کے علاج مین اسباب کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ پہلے پہل خون کیحالت بگڑ جاتی ہے اور وہ بگڑا ہوا خون گردون کو بیماری مین مبتلا کرتا ہے اور جب گردہ مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے تب خون مین پیشاب کے اجزا رکے رہتے ہین جس سے وہ خون اور بھی بگڑ جاتا ہے - پس علاج کے دو مطلب ہونے چاہئین کہ اول ماؤف گردون کو آرام دینا اور دوم بذریعہ دیگر صفائی کے اعضا کے خون کو صاف کرین ان مطالب کے حاصل کرنے کے لئے بیمار کو آرام سے بستر پر لٹا رکھین - غذا اسکی ہلکی کردین اور چاہ یا آش جو اور پانی پینے کو دین تاکہ پسینا اچھے طور پر پیدا ہو مریضکو گرم ہوا یا گرم پانی کا بھپارہ ہر روز یا دوسرے روز دین اور معرقات کا استعمال کرین مثلاً سے - پی - سی - لٹ اف سوڈا یا ڈوورس - پاؤڈر بمقدار ۵ گرین کے دن مین تین یا چار دفعہ دین یا اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - لائیکور - ایمو - نیا اسے - ٹے - ٹس ایک ڈرام + تارے - ٹر ۵ گرین + نایٹرک - ایتھر - ۳ بوند + پانی ایک آونس + سبکو ملاکر تین تین یا چار چار گھنٹے بعد پلا دین + اور نمکین جلابون کا استعمال کرین چنانچہ

نسخہ - سلفٹ اف مگنے - شیا ڈیرہ آونس + کار - بونٹ اف مگنے - شیا ۲۰ گرین + پیپے - پر - منٹ - واٹر ۲ آونس + سبکو ملاکر اس نسخہ کا چھٹا حصہ بیمار کو ہر روز صبح کے وقت پلا دین یا اس گولی کو ہر روز رات کیوقت کھلا دیا کرین +

نسخہ - پوڈا - فلیمن ۲/۱ گرین + سفوف ریوبرب ۵ گرین + اکسٹراکٹ آف ہین بن ۳- گرین + سب کو ملاکر دو گولیان بناوین یا بطور حسب باب کے اِس نسخہ کو کام مین لاوین -
نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف سوڈا ۰ ۴ گرین + ٹار - ٹرے ٹڈ - سوڈا ۳۰ گرین + اِن دونو دوا کو ملاکر ۴ آونس پانی مین حل کرکے اور دوسرے گلاس مین ۴ آونس پانی لیکر اُس مین ۳۷ گرین ٹارٹارک یا سائی - ٹرک اسڈ حل کرکے دونو عرقون کو ملاوین اور جب جوش کہانے لگے تب مریض کو پلاوین + اس نسخہ کو سڈلٹز پاوڈر کہتے ہین اور بعضدفعہ ای - لا - ٹے - ریئم کے استعمال سے خوب کہلکر دست آجاتے ہین تب بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ
نسخہ - ای - لا - ٹی - اَم ڈیڑہ گرین + سفوف سُرخ مرچ ۹ گرین + اکسٹراکٹ آف ہین بین ۱۸ - گرین + سبکو ملاکر بارہ گولیون مین تقسیم کرین - اور اِنمین سے دو گولیان کہلائین زیادہ دست لانے منظور ہون تو مقدار ای - لا - ٹے - ری - ام کی دُگنی کردین ای - لا - ٹے - ری - ام سے جو غثیان پیدا ہوتا ہے وہ سُرخ مرچ کے ملانے سے رک جاتا ہے + لیکن بچہ چہوٹا ہو تو کمپاؤنڈ - پاوڈر اف جلیپ ۱۵ سے ۴۰ گرین کی مقدار تک کہلانا بہتر ہے + کمریڈ ورائی - کیٹنگ کرین اور تکمیدکرین یا السی کی پول - ٹس باندہین + اِس بیماری مین تیز مدرات کا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے اور مدرات کے دینے کی نہایت ہی ضرورت ہو تو ڈی - جی - ٹے - لِس سے بہتر کوئی دوا نہین ہے کیونکہ اِس سے گردون کو خراش نہین ہوتی ہے + بعضدفعہ مرض کے اِس درجہ کو قابضات سے فائدہ ہوتا ہے جیسے ٹانک اسڈ اور گیا - لک اسڈ + بعد رفع ہوجانے بخار اور دیگر شدید علامتون کے فولاد کا استعمال کرین تاکہ خون کیحالت بہتر ہوجائے اور پیشاب مین البیومن کی مقدار کم ہوجائے مثلاً بیمار کو ٹنکچر اف اسٹیل پلاوین یا سائٹریٹ اف آئرن کو نین کا استعمال کرین + غذا مقوی اور سریع الہضم دین

خمیر پر لعنت بھیجیں بیمار کو سردی اور بارش میں بھیگنے سے بچا دیں ٭

دوم کرانک برائیٹس ڈے۔زیز

واضح ہو کہ کرانک برائیٹس ڈی۔زیز میں گردہ کی تین مختلف بیماریاں شامل ہیں جن ساروں میں پیشاب کے اندر البیومن پایا جاتا ہے اور استسقا بھی پیدا ہو سکتا ہے ٭ وہ تین امراض یہ ہیں کہ اول دانہ دار گردہ (گرا۔نیو۔لر کڈ۔نے) دوم چربی کا گردہ (فیٹی کڈ۔نے) سوم (لارڈی۔شس کڈ۔نے) موی گردہ

اول گرانیو۔لر کڈ۔نے

گرا۔نیو۔لر کڈ۔نے کے معنے ہیں دانہ دار گردہ کے۔ اس قسم کی بیماری مردوں ہی کو اکثر ہو جاتی ہے اور ۳۰ سال کی عمر سے پہلے بہت کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ساتھ اس بیماری کے جگر چھوٹا اور طحال کا غلاف موٹا ہو جاتا ہے اور یہ بیماری نہایت آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے ٭ گردہ کی یہ حالت پرانے نقرس کی بیماری کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اور زیادہ عیاشی اور کثرت شراب خواری کے سبب سے بھی پیدا ہو سکتی ہے دل کے کیواڑوں کی بیماری کے باعث جب وریدوں میں عرصہ تک اجتماع خون کا ہو جاتا ہے تب بھی گردے دانہ دار ہو جا سکتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ مرض ایسے پوشیدہ طور پر پیدا ہوتا ہے کہ اگر پیشاب کا امتحان نہ کیا جاوے تو بیمار کے مرتے دم تک یعنی جب پیشاب کے بند ہو جانے سے مرنے پر ہوتا ہے گرفت میں نہیں آ سکتا۔ ڈاکٹر جانسن کا یہ قول ہے کہ اس مرض میں عرصہ تک گردہ کا اپی۔تھی۔لیم چھڑتا رہتا ہے اور پیشاب میں تھوڑا بہت ٹوٹا ہوا پایا جاتا ہے جس سبب سے پیشاب کی باریک نالیوں کا منتشر جو اپی۔تھی۔لیم سے بھا ہوا ہوتا ہے بتدریج نابود ہو جاتا ہے اسواسطے

وہ نالیان پتلی ہوتی جاتی ہین یا کسی نئے مادہ سے پر ہوجاتی ہین مگر گردہ کا کنکٹیو ٹشو موٹا ہوتا جاتا ہے اور اسکی دیگر بافت گھٹتی جاتی ہین اور گردہ کی خون کی رگون مین بھی تغیر واقع ہوتا جاتا ہے چنانچہ خاصکر چھوٹی شرائین کی دیوارین موٹی ہوتی جاتی ہین اور عروق شعریہ سکڑ جاتی ہین اور انمین سے بہتیری بالکل مسدود بھی ہوجاتی ہین اور سب گردہ سخت ہوکر چھوٹا ہوجاتا ہے اور ... لیے گئے - ان باڈیز بھی ٹوٹی ہوجاتی ہین ⁘ بعد وفات کے امتحان کرنے سے گردے عملی مقدار سے آدہے رہجاتے ہین انکی سطح ناہموار اور جابجا سے سکڑی ہوئی ہوتی ہین غلاف موٹا نظر آتا ہے اور آسانی سے چمٹا رہتا ہے کہ چھیلکر اتارا نہین جاسکتا خاصکر انکا کارٹیکل حصہ نہایت سکڑا ہوا ہوتا ہے ⁘

اس بیماری مین پیشاب کا یہ حال ہوتا ہے کہ اسمین اکثر قدر البیومن پایا جاتا ہے اور بہ نسبت صحت کے رنگ اسکا ہلکا مقدار اسکی زیادہ اور اسپے-سی-فک گراوٹی کم ہوتی ہے یعنے ۱۰۰۵ سے ۱۰۱۵ تک - اگر پیشاب کو باریک بین سے دیکھین تو بہت سے بگڑے ہوئے ایپی-تھی-لیم کے ذرات اور کثرت سے دانہ دار مادہ اور سانچے جو واقعی مین پیشاب کی نالیون سے آتے ہین پائے جاتے ہین - ان سانچون کو اصطلاح مین گرا-نیو-لر ایپی-تھی-لی-اَل کاسٹس کہتے ہین ⁘ اس مرض کے سبب خون کے اندر بڑے بڑے تغیرات واقع ہوتے ہین اور خون کے ان تغیرات کے باعث مختلف قسم کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین چنانچہ سب سے زیادہ ہائی پر ٹروفی اف دی-ہارٹ (دل کا موٹا ہوجانا) اور سیرس پردونکا انفلمیشن یا انمین پانی بھرجانا اور ناسور کا بھی ہوجانا ہے آخرکار دماغ اور حرام مغز کی ساخت یا فعل مین فتور پیدا ہوجاتا ہے ⁘

علامات - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری عرصہ تک قائم رہتی ہے تاہم کوئی بھی علامت اندیشناک نہین پیدا ہوتی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی بھی علامت پیدا نہو اور یہ مرض پوشیدہ طور پر بڑھتے بڑھتے

ہلاک ہوجاوے چنانچہ گردہ کی یہ حالت جب پرانی نقرص کی بیماری کے سبب سے
پیدا ہو جاتی ہے تب ایسا ہی ہوتا ہے + ایسی صورتون مین جب گردے دانہ دار
ہوجاتے ہین تب اکثر اس قسم کی علامتین پیدا ہوتی ہین کہ بیمار لاغر اور کمزور ہوتا
جاتا ہے جلد کہر دوری خشک اور پیلی پڑجاتی ہے - اشتہا متلون ہوجاتی ہے یعنے
کبھی تو اچھی اور کبھی کم - اور بعضدفعہ بیمار کو بدہضمی ستاتی ہے - مریض سست رہتا ہے
جوڑ دہنین درد ہوتا ہے بائشش مین کسی قسم کی خرابی پیدا ہوجاتی ہے - ناک سے اکثر خون
جاری ہو پڑتا ہے - اور بعضدفعہ معدہ اور دماغ سے بھی خون آتا ہے اور جیسے گردون
کے اور امراض مزمنہ مین ہوتا ہے ویسے ہی اسمین بھی بصارت مین فرق پڑجاتا ہے
جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے بیمار لاغر ہوتا جاتا ہے لیکن گاہے گاہے ایسا بھی
ہوتا ہے کہ جسم کے تہبج کے باعث وہ لاغری معلوم نہین ہوسکتی مگر اس بیماری میں
استسقا کا ہونا ایک امر ضروری نہین ہے کیونکہ بارہا ایسا دیکھا گیا ہے کہ مریض
اس بیماری سے مرگئے ہین اور مرتے دم تک استسقا کی کوئی بھی علامت پیدا
نہین ہوتی ہے + بعضدفعہ صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ چہرہ اور پپوٹون پر تھوڑا
سا تہبج ہوجاتا ہے اور بیمار کے ٹخنے کسیقدر سوج جاتے ہین لیکن بدہضمی ہمیشہ
ستاتی ہے - بعضدفعہ غثیان نہایت تکلیف دیتا ہے لیکن اسہال اکثر نہین ہوتا
پیشاب بہ نسبت صحت کے زیادہ اور بار بار آتا ہے اور امتحان کرین تو رنگ اور
خاصیت اور اسپی - سی - فک گراوٹی اسکی حالت صحت کے طور پر ہوسکتی ہے
مگر خون نہین ہوتا اور اس مرض کے ابتدا درجہ مین پیشاب کے اندر البیومن کا ہونا
کچھ ضروری امر نہین ہے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ اس بیماری مین پیشاب کا رنگ پھیکا
اور البیومن کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی اسپی - سی - فک گراوٹی کم ہوجاتی ہے
باریک بینی امتحان سے اسمین ہمیشہ دانہ دار مادہ کے چھوٹے چھوٹے ڈلے اور پیشاب

کی نالیون کے اندر کے غلاف کے ٹکڑے پہوٹے ایپے سے تہے - بی - اُم جو پیشاب سے دہلکر باہر نکل آتے ہین دکہائی دیتے ہین اور جون جون یہ بیماری بڑہتی جاتی ہے پیشاب مین ایپے تہے - بی - اُم کثرت سے پایا جاتا ہے اور اس مین تہوڑا بہت البیومن بہی ہوتا ہے ٭

علاج - اس بیماری کے علاج کا مطلب یہ ہے کہ خون کے جس ناسد مادہ کے سبب سے اور طبیعت کی جس خرابی کے باعث یہ مرض پیدا ہوتا ہے اُسکے دفع کرنے کی تدبیر کرین مثلاً جب یہ مرض نتیجہ گاوٹ کے بیماری کا ہو تب بیمار کی غذا کا بندوبست کرین شیرینی اور خمیر سے پرہیز کرادین بیمار کے جسم کو گرم رکہین اور گاہے گاہے یا تو آب گرم سے بیمار کو غسل دین اور گرم پانی یا گرم ہوا کا بپارا دین اور معرقات کا استعمال کرین - ملینات کو کام مین لادین اور کمر پر یا تو ڈرائی - کپنگ کرین یا رائی کی پٹی لگادین اور مقویات مثلاً کونین اور فولاد بہی فائدہ مند ہین - مرکبات سیماب اور بجز ڈی - جے - ٹے - لس کے ہر قسم کے مدرات بہی اس مرض مین قطعی منع ہین اور افیون کا استعمال بہی نہایت احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ اس دوا کی تہوڑی مقدار مین استعمال کرنے سے بہی پیشاب کا پیدا ہونا بند ہوجا سکتا ہے کہ جس سے بیمار ہلاک ہوجا سکتا ہے - جب اس مرض مین استسقا ہوجاوے تو اُن مسہلات کا استعمال کرنا چاہئے جن سے پانی کے طور پر پتلے دست آوین مثلاً ای - لا - ٹے - ری - ام اور کم - بوج اور جلپ اور ایشکا - موفی وغیرہ - لیکن مسہلات کی اکثر ضرورت نہین پڑتی کیونکہ اس بیماری مین استسقا شاذ و نادر ہوا کرتا ہے بعض دفعہ اس مرض مین خودبخود دست جاری ہوپڑتے ہین غرض ان دستون کو روکنا چاہئے تا وقتیکہ بیمار کمزور نہو جاوے - بیمار اگر عرصہ بعد کمزور ہوجائے تو مسہلات کو ترک کردین اور اُنکے عوض مین رات کیوقت ایک خوراک کسی معرق دوا کی کہلادین یا ہر شب یا ہر دوسری شب بیمار کو گرم ہوا کا بہپارا دین اور مقویات کا استعمال کرین اور غذا بہی

ہوتی ہین - بیمار کو سردی سے بچاوین اور تبدیل آب و ہوا سے بھی اس بیماری کو فایدہ ہوتا ہے ۔۔

ر دم فے - لٹے کڈ نے
یعنی
چربی کا گردہ

واضح ہو کہ صحت مین گردہ کی اپے - تھے - ٹی - ال کیون مین تہوڑی سی چربی ہوا کرتی ہو لیکن یہ حصہ جنمین کہ جسکا بیان اب ہو رہا ہے - مقدار اُس چربی کی بہت بڑھ جاتی ہے - چربی کا گردہ دو قسم کا ہوتا ہے - ایک تو وہ جس مین گردہ بڑھ جاتا ہے - اور دوسری قسم وہ جسمین گردہ سکڑ جاتا ہے - ایسی بیماریون مین گردے چربی مین مبدل ہو جاتے ہین کہ جنمین کمال درجہ کی کمزوری لاحق ہوتی ہے جیسے ٹیوبرکل یا کنسر کی بیماری مین اور بعضدفعہ بڑھاپے مین بھی گردون کی ساخت چربی مین بدل جاتی ہے - واضح ہو کہ جب چربی کا گردہ سکڑ جاتا ہے تب یہ مرض نہایت خطرناک ہو جاتا ہے یہانتک کہ مہلک ہو جاتا ہے کیونکہ گردہ کی مقدار اور وزن کم ہو جاتا ہے اور پیشاب کی نالیون کے کیسے روغن کے قطرات سے پُر ہو جاتے ہین اور خود وہ نالیان بھی کہین سے سکڑ جاتین اور کسی مقام سے پہیل جاتی ہین ۔۔

اسباب - ایکوٹ نف - رائی - ٹس کی بیماری کے سبب گردہ کی ساخت چربی مین بدل ہو سکتی ہے اور بعضدفعہ اس صورت مین بھی گردے چربی مین بدل جاتے ہین کہ جب دل کے گوشت کے ریشے چربی مین بدل جاتے ہین اور جگر جب چربی مین بدل جاتا ہے تب اکثر گردون کا بھی یہی حال ہو جاتا ہے اور اسکرا - فیو - لا کی بیماری مین یا جبکہ مادہ ٹیوبرکل کا دماغ کے پردہ یا شش مین جمع ہو جاتا ہے تب بھی گردے چربی مین بدل جا سکتے ہین - گا ہے گاہے یہ بیماری امراض حدری یعنے چیچک وغیرہ یا خر آ

غذا یا سردی یا رطوبت یا زیادہ شراب خواری کے سبب سے بھی پیدا ہو جاتی ہے

علامات - بیمار کی طاقت روز بروز گھٹتی جاتی ہے اور دونوں آنکھیں کمزور

چہرہ اور کُل جسم بیمار کا پیلا پڑ جاتا ہے اور چہرہ پر ورم اُتر آتا ہے - پیشاب جلدی جلدی

بار بار ہوتی ہے یہانتک کہ بیمار کو شب کیوقت کئی مرتبہ پیشاب کیلئے اُٹھنا پڑتا

ہے - ہاضمہ کی شکایت رہتی ہے اور بار بار قے ہوتی ہے - بعض بعض مریض شدت

کا درد ہوتا ہے - بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے اور نوبت بنوبت سر گھومتا ہے

اور اس بیماری مین ہمیشہ سی - رس پ دون کے انفلامیشن کا اندیشہ رہتا ہے جیسے

پے - ری - کار - ڈائی - ٹس اور پے - ری - ٹو - نائی - ٹس اور مے - ن - جائی - ٹس

اور پلو - رائی - ٹس اور اس مرض مین گاہے گاہے مریض کو ا - مو - دد بیہوشی ہو جاتا

ہے - سبب اسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوریا - لے - ناجری مین مبدل ہو جاتا ہے بیمار

کے ہاتھ پاؤن سوج جاتے ہین اور جسم کے مختلف جوف مین پانی پیدا ہو جاتا ہے شاذ و نادر

ایسا بھی ہوتا ہے کہ پھیپھڑون مین پانی پیدا ہو جاتا ہے تب بیمار کو دم لینے مین تکلیف

ہوتی ہے سغثیان بہت تکلیف دیتا ہے اور تشنج ہو کر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے تب

اُسی حالت مین مریض راہی ملک بقا کا ہو جاتا ہے - اس بیماری مین پیشاب تھوڑا تھوڑا

آتا ہے اور اس مین کثرت سے البیومن ہوتا ہے اور اُسکا وزن متناسبہ بھی بہت

کم ہو جاتا ہے ؞

علاج - اس بیماری کو علاج سے کم فائدہ ہوتا ہے لیکن علامتوں کی تخفیف کیلئے

کوشش کرنی چاہیے - چنانچہ غذا کا بندوبست اسطور پر کرین کہ بیمار کو مسکرات اور

شیرینی اور روغن سے بالکل پرہیز کراوین - چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب خون سے یو - ریا

اچھے طور پر نہین خارج ہوتا ہے تب افیون کا استعمال نہین کرتے ہین پس اس بیماری

مین افیون نہ دینی چاہیے - کیونکہ اسمین بھی یو - ریا خون سے اچھے طور پر خارج نہین ہوتا

ہے - جب ٹانگوں میں ورم زیادہ ہو تو اُسپر کھینے لگا دیں اور بیمار کو صاف دستہار کھیں

سوم لارڈی شش کڈ نے
یعنے
مومی گُردہ

یہ بیماری پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی ہے اور اپنے بیمار کو عرصہ تک ستاتی ہے کیونکہ برسوں کے بعد مہلک ہوتی ہے ؞

حالات مفصلہ ذیل میں گُردہ کی ساخت موم میں بدل جاتی ہے جیسے سل کی بیماری میں پرانے آتشک میں عرصہ دراز تک پیپ کے جاری رہنے میں خاصکر مرض اسکرا - فیولا کے سبب سے جب ہڈیاں زخمی ہو جاتی ہیں - پس ان حالات میں جب گردہ کی ساخت موم میں بدل جاتی ہے تب بیمار کی حالت گھٹنے لگتی ہے - تشنگی کی شدت ہوتی ہے پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے - شام کے وقت بیمار کے پاؤں اور ٹخنے سوج جاتے ہیں لیکن رات کی استراحت کے بعد وہ سوجن رفع ہو جاتی ہے - کمزوری جوں جوں زیادہ ہوتی جاتی ہے بیمار کا جگر اور طحال بڑھتے جاتے ہیں - پیشاب کے امتحان سے اس میں البیومن کثرت سے پایا جاتا ہے - وزن متناسبہ اسکا کم ہوتا ہے - رنگ بول کا پھیکا ہوتا ہے اور اسمیں حموضات پائے جاتے ہیں ؞

علاج - غذا سریع الہضم دیں اور بطور دوا کے مرکبات فولاد کا استعمال کریں اگر آتشک کا شک ہو تو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کریں ؞

لے - تھے - ر - ایسس

یعنے

پیشاب مین ریت کا آنا

ماہئیت — ریت کیا چیز ہے اور کیونکر پیدا ہوتی ہے - اِس بات کو اکثر لوگ نہین جانتے
چنانچہ عوام مین یہ مشہور ہے کہ آدمی ریت غذا کے ساتھہ کھا جاتا ہے اور گردے اِس کو
پیشاب کے راہ خارج کر دیتے ہین - یہ بات غلط ہے - اصل یہ ہے کہ ریت غذا کے اجزا
سے اِس طور پر پیدا ہوتی ہے کہ جب ہاضمہ بگڑ جاتا ہے تب غذا اچھے طور پر تحلیل نہین ہوتی
چنانچہ کثرت سے جب شراب پی جاتی ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور ریاضت کم یا بالکل
نہین کیجاتی ہے تب یوریا اور یورک ایسڈ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بیمار نقرس
کے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے - چھوٹے چھوٹے جوڑون مین وہ مادہ جمع ہو جاتا ہے
اور وہی مادہ پیشاب مین بھی کثرت سے ہوتا ہے کیونکہ بیچارے گردے جو جسم کی صفائی
کے لئے داروغہ مقرر ہین اُن موذی مادون کو خارج کرتے رہتے ہین - لیکن جب اِن
کی کثرت ہو جاتی ہے تب پیشاب مین مائیت کم اور اُن موذی مادونکا غلبہ ہوجاتا
ہے جس سبب سے وہ جم کر ریت یا کنکری کی شکل پکڑ لیتے ہین - جب اِن مادونکا
نہایت غلبہ ہوتا ہے تب گردون ہی مین جم کر کنکری بنجاتی ہے نہین تو جب مثانہ
مین پیشاب ٹھیرا رہتا ہے تب اُنکو اچھا موقع کنکری کے بنجانے کا ہاتھہ آتا ہے اور
وہی ریت یا کنکری کی شکل پکڑ لیتے ہین - مثانہ مین جب کنکری عرصہ تک پڑی رہتی
ہے تب اُسکے گرد وہی مادہ جمع ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ بڑھتے بڑھتے اُس کنکری کا
بڑا سا پتھر بنجاتا ہے یعنے اب بیمار پتھری کے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے -
ہاضمہ ہی کے بگڑ جانے سے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خون مین چونہ کے مادون کا
غلبہ ہو جاتا ہے - بیچارے گردے اِنکو بھی پیشاب کے راہ خارج کرنے لگتے ہین -

اگر جب یہ غلبہ زیادہ ہوتا ہے تب یہ مادہ بھی جم کر ریت یا کنکری کی شکل پکڑ لیتے ہیں ٭
پیشاب میں کئی قسم کی ریت پائی جا سکتی ہے پھر بھی طبیب کے علاج میں اکثر دو
قسم کی ریت آتی ہے - ایک زردی یا سرخی مایل - دوسری سفید چونہ کے طور پر
سرخی مایل ریت جو نکلتی ہے وہ زیادہ شراب پیتے اور کثرت سے گوشت کہاتے ہیں
اور محنت یا ورزش - ریاضت نہیں کرتے - اس قسم کی ریت حموضات سے بنتی ہے
جیسے یورک ایسڈ وغیرہ - چونہ کے قسم کی ریت ان لوگوں کے پیشاب میں آتی
ہے جنکی غذا کم یا خراب ہوتی ہے یا زیادہ عیاشی کے سبب جنکے قوا کمزور ہو جاتے
ہیں - اس قسم کی ریت میں اکثر فاسفیٹ آف لائم اور فاسفیٹ آف مگنیشیا
کا غلبہ ہوتا ہے ٭

جنکو سرخی مایل ریت یا کنکری یورک ایسڈ کی آتی ہے وہ لوگ اکثر نقرس کے مرض میں
مبتلا ہوتے ہیں - ہاضمہ انکا بگڑا ہوا ہوتا ہے پھر بھی عادت بد سے باز نہیں آتے یعنی
شراب پیتے ہیں اور گوشت بھی خوب کہاتے ہیں جبتک تو باریک باریک ذرے ریت
کے پیشاب کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں تبتک چنداں تکلیف نہیں ہوتی لیکن
کنکری بنکر مجری بول سے جب مثانہ کیطرف آنے لگتی ہے تب انکو شراب پینے اور گوشت
کہانے کا مزہ چکہاتی ہے چنانچہ وہ کیسا مزہ ہے اسبات کا ذکر نیچے کیا جائیگا - اب
دوسری قسم کی ریت کا حال سنو لیکن ٹہرو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہ تو گوشت
کہاتے اور نہ شراب پیتے ہیں پھر بھی پیشاب میں یورک ایسڈ کی ریت پائی جاتی ہے
اسصورت میں دریافت کروگے تو یہ پاؤگے کہ یہ مرض انکے باپ دادے سے چلا
آتا ہے یا یہ کہ وہ لوگ گرم اور خشک ملک کے رہنے والے ہیں ٭

جس کسی کے پیشاب میں چونہ کی ریت آتی ہے وہ لوگ ضعیف الجسم ہوتے ہیں - نبض
کمزور آواز کمزور کمر اور ٹانگوں میں درد - کاروبار کیطرف سے طبیعت متنفر - کمال درجہ

کی لاغری آنکہون مین حلقے پڑجاتے ہین - رخسارے دب جاتے - ناک نکل پڑتی ہے -
جہان پیشاب کرتے ہین وہ جگہہ ایسی سفید ہوجاتی ہے کہ گویا ابہی گدہا موت گیا ہے -
یاد رہے کہ جلق اور کثرت مباشرت کے سببسے جب عصبی نظامت مین ضعف آجاتا ہے
تب بہی پیشاب مین چونہ کے قسم کی ریت پائی جاتی ہے ؛

علامات - دونو قسم کی ریت مین جو جو علامتین عرصہ تک پائی جاتی ہین اُنکا
ذکر اوپر ہوچکا ہے اب نوبت کیوقت مریض پر جو کچھہ گزرتا ہے اُسکو بیان کرکے سنو - اگر
یہ پوچھتے ہو کہ نوبت کس بات کی تو یاد رکھو کہ جبتک ریت باریک ہوتی ہے تبتک تو
بلاتکلیف مجری بول سے مثانہ مین اور مثانہ سے نایژہ کے راہ پیشاب کے ساتھہ خارج ہوتی
رہتی ہے لیکن جب بہت سے ذرات ریت کے آپسمین ملکر کنکری بنجاتے ہین اور جب
وہ کنکر گردہ سے کہسک کر مجری بول کے راہ مثانہ مین آنے کا ارادہ کرتی ہے تب خدا اِس
بلا سے محفوظ رکہے قیامت دکہا دیتی ہے - اِسکو کنکری کے گزرنے کی نوبت کہتے ہین
اور اصطلاح مین رینل کالک بولتے ہین کیونکہ کنکری عرصہ عرصہ بعد نوبت بنوبت
گزرا کرتی ہے - بس

علامات رینل کالک یعنی کنکری کے مجری بول سے گزرنیکے وقت کی

جب کوئی کنکری مجری بول کے خول کی نسبت کسیقدر بڑی اُس نالی سے گزرنے لگتی ہے
تاکہ مثانہ مین آجاوے اُسوقت ایسی شدت کا درد ہوتا ہے کہ بیمار ماہی بے آب کی طرح بستر
پر تڑپنے لگتا ہے - وجہ اُسکی یہ ہے کہ جب گردہ کے پلوس سے کنکری کہسک کر پیشاب
کی نالی کے اندر آجاتی ہے تب اُس نالی کے گوشت کے ریشون مین اُس کنکری کے سبب
تشنج ہونے لگتا ہے جس سے مجری بول کی نالی کا منفذ تنگ ہوجاتا ہے اور وہ کنکری
دب جاتی ہے اُسوقت شدت کا درد ہوتا ہے - کچھہ عرصہ بعد جب ریشونکا تشنج کم ہوجاتا
ہے تب کنکری آگے کو قدم بڑہاتی ہے اُسوقت درد کم ہوجاتا ہے لیکن کچھہ عرصہ بعد

جب ریشے مذکور پھر سکڑنے لگتے ہین تب پھر شدت کا درد ہوتا ہے - غرض اسی طور جبتک
کنکری مثانہ کے اندر داخل نہین ہوجاتی ہے تبتک مجری بول کے گوشت کے ریشے تنگ ہوتے
اور پھیلتے رہتے ہین جس سبب سے درد بھی کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا ہے حتی کہ جب
کنکری مثانہ مین داخل ہوجاتی ہے تب درد دفعۃً دور ہوجاتا ہے - اسکو انگریزی مین
فٹ اف گریول یا رینل کالک بھی کہتے ہین یعنے کنکری کے گزرنے کی نوبت
جبتک کنکری مثانہ مین داخل نہین ہولیتی ہے تبتک نوبت بنوبت شدت کا درد
ہونے لگتا ہے اور بیمار نہایت بےچین رہتا ہے - پیشاب کی حاجت باربار ہوتی
رہتی ہے مگر تھوڑا سا نہایت سرخ رنگ کا گاڑھا بدبودار پیشاب آتا ہے اور خارج ہوتے
ہی اکثر جم کر ریت کی شکل پکڑ لیتا ہے - درد کی ٹیس گردہ سے مجری بول کی طوالت
تک بلکہ خصیہ اور رانون تک بھی پھیل جاتی ہے - نبض تیز زبان میلی اور جسم کسیقدر
گرم ہوجاتا ہے اور قبض رہتا ہے - بعضدفعہ جی متلاتا اور قے بھی ہوتی ہے بعض
دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کنکری کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تب وہ گزر نہین سکتی
بلکہ مجری بول مین پھنسی رہتی ہے اور اسکے منفذ کو بند کردیتی ہے - اب پیشاب مثانہ مین
گزر نہین سکتا رک رک کر گردہ کے پیلوس مین جمع ہونے لگتا ہے اسصورت مین
گردہ پھیلکر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ طبیب کو استسقا کا گمان ہوجاتا ہے - اس بیماری
کو اصطلاح مین ہائیڈرو - نف - روسس کہتے ہین ۔

علاج مثل دیگر نوبتی بیماریون کے اس مرض کا بھی علاج دو حصون مین تقسیم ہوسکتا
ہے - ایک نوبت کیوقت کا - دوسرے وقفہ کا - پس

علاج رینل کالک کی نوبت کیوقت کا - مجری بول سے
جسوقت کنکری گزرنے لگتی ہے اور درد کی شدت ہوتی ہے اسوقت دوا سے بہت ہی کم
فائدہ ہوتا ہے - پنجاب مین ریگ گردہ کی بیماری نہایت کثرت سے ہوتی ہے اور

طبیب کو اُسکے علاج کا موقع بھی بہت ملتا ہے - پس اس موقع پر مین اپنا طریقہ علاج کا
بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ قے نہوتی ہو تو کسٹر ائیل کا جلاب دیدیتا ہون نہین تو کسٹر ائیل اور
تارپین کا حقنہ کرتا ہون - بعد ازان بیمار کو ٹب گرم مین بٹھاتا ہون اس سے اکثر آرام آجاتا
ہے ورنہ یہ نسخہ کام مین لاتا ہون -
نسخہ - لائیکوار - مار - فیا ہائیڈرو - کلوراس - ۲ ڈرام ÷ سلفیورک - ایتھر ۲۰ بوند +
پانی ایک آونس + سبکو ملاکر پلا دیتا ہون - پیتے ہی بیمار کو نیند آجاتی ہے - جب اثر
دوا کا گزرجاتا ہے تب اکثر درد کو بھی افاقہ ہوجاتا ہے نہین تو دوبارہ اسی نسخہ کو
پھر پلاتا ہون اور درد کے مقام پر پوست کی تکمید کرتا ہون اور ڈایپو - ر ی ٹک کے طور پر
اس نسخہ کو کام مین لاتا ہون -
نسخہ ÷ نائیٹریٹ اف پوٹاش ۰ اگرین ÷ نائیٹرک ایتھر ۳۰ بوند ÷ پانی ۲ آونس ÷
سبکو ملاکر تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلاتا چاہئے ÷ تدح پھر پھر کر آش جو پلانا چاہئے تاکہ
پیشاب خوب کھلکر آتا رہے اور کنکری اور ریت خارج ہوتی رہے ورنہ مثانہ مین جمع ہوکر
پتھری پیدا ہوجانیکا اندیشہ ہے ÷ غرض جب اس ترکیب سے نوبت رفع ہوجاتی ہے
تب وقفہ کیوقت کا علاج اسطرح پر کرتا ہون ÷

علاج وقفہ کیوقت کا مطلب اس علاج کا یہ ہوتا ہے کہ ریت پیدا نہونا پاوے
مگر مین تم سے سچ کہتا ہون کہ بارہا علاج کرتے کرتے تھک گیا ہون پھر بھی ریت کا پیدا
ہونا موقوف نہین ہوا ہے کچھ تو یہ سبب ہے کہ بیمار دوا کی مداومت نہین کرتے پھر اپنے
عیش و عشرت مین لگ جاتے ہین کیونکہ انسان کی قوم بہت ناشکرگزار ہے مرض کی
تکلیف سرد ست جب رفع ہوجاتی ہے تب دوا تو دوا بلکہ خدا اور رسول تک کو بھی
آدمی یاد نہین کرتا اور کچھ سبب یہ بھی ہے کہ اکثر اوقات یہ بیماری باپ دادے سے
چلی آتی ہے کیونکہ کئی مرتبہ اتفاق ہوا ہے کہ ایک ہی خاندان مین کیئون کا علاج پہلے

تو ریت کا کیا ہے اور تب شاید جبکہ ان کی بنہری نکالی جاتی تسپر بھی مرتے دم تک انکو
ریت آتی رہی ہے اور ایسا ہی دیکھا ہے کہ بچپن سے ریت آنی شروع ہوئی ہے اور
ساری عمر آتی رہی ہے - یہ باتین مین تم کو اسواسطے بتاتا ہون کہ تم اس بیماری کے
دفع کر دینے کا کبھی دعوی نہ کر بیٹھو + جس ترکیب سے مین وقفہ کا علاج کرتا ہون تاکہ ریت
پیدا نہونے پاوے اب اسکا بیان سنو - اوپر مین بتلا چکا ہون کہ اگرچہ کئی قسم کی
ریت ہوتی ہے پر مطب مین اکثر دو ہی قسم کی ریت کے علاج کا موقع ملتا ہے ایک
سرخ یا زردی مایل یعنے یو - رک ایسڈ کے اور دوسری سفید یعنے فاس - فٹ کے
قسم کے - پس

علاج سرخ یا زردی مایل ریت کا

- درخت رنگ کے آشنا اس قسم کی
ریت کی بیماری مین اکثر مبتلا ہو جاتے ہین پس انکی شراب چھڑا دین - گوشت سے پرہیز
کرا دین - غذا ایسی ہی سادی جسمین کم مصالحہ اور گھی ہو دال اور ترکاری کھلاوین - ایسے
لوگ اکثر نکمے ہی ہوتے ہین بیٹھنے نہ دین - خوب ریاضت کرا دین - ترش چیزون کے
کہانے پینے سے بھی پرہیز چاہیے کیونکہ پیشاب مین حموضات کا غلبہ ہوتا ہے + جب
غذا اور ریاضت کا ٹھیک انتظام ہوئے تب ایسی دوا تجویز کرین جس سے خون مین حموضات
جمع نہ ہونا پاوین چنانچہ یہ نسخہ اچھا ہے -

نسخہ - بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش - ۲۰ گرین + وائی - نم کال - چی - سائی - ۲ اونس
پانی ۴ آونس + سبکو ملا کر دن مین تین دفعہ پلا دین + سوتے وقت رات کو ایک ڈرام
بائی - کار - بونٹ اف پو - ٹاش آٹھہ یا دس آونس پانی مین حل کر کے پلا دین تاکہ صبح
کو پیشاب پتلا آجایا کرے اور بعوض بائی - کار - بونٹ اف پوٹاش کے لائیکوار - پوٹاسی
کا بھی استعمال کر سکتے ہین - ایک اور دوا سائی - ٹریٹ اف لے - تھیا ہے - یہ بھی
بُری نہیں - مگر یاد رہے جبتک غذا اور ریاضت کا اچھا بندوبست نہوگا تبتک دوا سے

کچھ بھی فائدہ نہو تو کہان پرہیز کی شدت اور بکثرت کہار ودوا کے استعمال سے
کمزوری ہو جاوے تو تہوڑا بہت گوشت کہانے کی اجازت دے سکتے ہین مگر تازی
ترکاری کے ساتہہ اور شراب کا تو نام ہی نہ لو کوئی فائدہ نہ

علاج سفید قسم کی ریت کا - جنکو اس قسم کی ریت آتی ہے وہ اکثر کمزور
ہوتے ہین اور اُنکے پیشاب مین کہار ریت زیادہ ہوتی ہے - پس انکی غذا مقوی ہونی
چاہئے اور دوا ترش - چنانچہ ایسا کرین کہ بجاے کو گوشت کی غذا - تازی ترکاری اور
میوہ جات کہلا دین اور دوا کے طور پر اِس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۵ بوند - ٹنکچر آف جن - شن ۲۰ بوند -
ٹنکچر آف کلمبا ۲۰ بوند - پانی ڈیڑہ آونس - سبکو ملا کر دن مین تین دفعہ پلا دین
حال مین نے اِس قسم کی ریت مین افیون کو نہایت فائدہ مند پایا ہے - چنانچہ
میرا قاعدہ یہ ہے کہ ایک یا ڈیڑہ گرین افیون کی گولی بھی ہمراہ نسخہ بالا کے دن مین تین
چار دفعہ کہلایا کرتا ہون - اِس سے پیشاب ترش ہو جاتا ہے - کمر اور ہاتہہ پاؤن کے
درد کو آرام آجاتا ہے - اِس بیماری مین جو پست ہمتی ہو جاتی ہے وہ بھی دفع ہو
جاتی ہے گویا کہ بیمار مین جان پڑ جاتی ہے نہ

ھے - ما - یٹو - ریا

علامات - عربی مین اِس بیماری کو بول الدم کہتے ہین - اِس مرض مین پیشاب
کے ہمراہ خون آتا ہے -

اسباب - یا تو یہ بیماری از خود پیدا ہوتی ہے یا کن - تہا - ری - ڈس اور
ٹرپن - ٹائمن وغیرہ کے استعمال کرنے سے ہو جایا کرتی ہے اور ان سببون سے بھی
ہو جاتی ہے کہ گردہ یا اعضاے بول کے یا کسی اَور مقام کے میو - کس ممبرین مین اجتماع

خون کا ہونا ۔ لف ۔ رائی ۔ ٹیٹر کی بیماری ۔ گردہ پتھری بول مثانہ یا نالیون مین پتھری کا ہونا ۔ کمر پر چوٹ کا لگنا ۔ پراسٹیٹ گلینڈ کی بیماری مثانہ کے میوکس ممبرین میں خم یا کرانک انفلامیشن کا ہونا یا اس عضو مین کینسر کی بیماری کا پیدا ہو جانا ۔ بعض دفعہ اسکروی ۔ ٹائفس اور سکارلٹ فیور مین بھی پیشاب کے ہمراہ خون آتا ہے بعض مقامات مثلاً مصر اور موریشس اور کیپ آف گڈ ہوپ مین یہ بیماری اینڈیمک ہے ۔ اور اعضاے بول مین ایک قسم کے کرم کے ہونے سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔

تشخیص ۔ جس پیشاب مین خون ہوتا ہے رنگت اسکی یا تو خوب سرخ یا سیاہی مایل ہوتی ہے اور اسمین خون کے ڈلے پائے جاتے ہین جب خون گردہ سے آتا ہے تو گردہ کے مقام پر درد ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ خون اچھے طور پر ملا ہوا ہوتا ہے اور باریک سوت کے طور پر پیشاب کی نالیون کے سانچے پائے جاتے ہین جب خون مثانہ سے آتا ہے تب پہلے حصہ پیشاب مین اکثر خون نہین ہوتا اور باقی مین ہوتا ہے مگر رنگ اس خون کا سیاہی مایل اور ساتھ اسکے مثانہ کا بلغم بھی ملا ہوا ہوتا ہے اور جب خون بغیر پیشاب کے قطرہ قطرہ ... سرخ رنگ کا آتا ہے تو وہ نالیز کا ہوتا ہے ۔

علاج ۔ سبب پر موقوف ہے ۔ سبب اس مرض کا ضرب و زخم ہو یا بیمار کا مزاج ... تو کمر پر ... دیوین اور ... دیوین اگر کنکری کے سبب سے خون آتا ہو تو خاص علاج اسکا کرین ... آش جو پلا دین یا لعاب بہیدانہ اور ریشہ خطمی کا استعمال کرین اگر مثانہ مین خون جمع ہو ... اور اس سبب سے پیشاب مین تکلیف ہو تو ... کو کام مین لاوین ۔ اگر ... آدھے سے تو تھ آونس پانی مین ۲۰ گرین ... کرانس ... اور ... ڈالکر مثانہ کے اندر پچکاری کرین یا

ایک آونس پھٹکری ۲۰ پینٹ پانی میں حل کرکے پیچکاری کے اندر اس عرق کی پچکاری کریں اور نباتی تابضات مثلاً ٹھے - نیک - اسٹہ گیا ناک - اسٹہ کا تی تونکے - ٹیکو وغیرہ کھلاویں - بیمار کے جسم میں خون کی کمی ہو تو ٹنکچر آف اسٹیل کا استعمال کریں مثانہ میں پتھری کے ہونے سے خون آتا ہو تو ہ کسی جراح کے حوالہ کر دیں ۔

ڈا - یا - بٹے - ٹیز - مے - لے - ٹس

عربی اصطلاح میں اس مرض کو ذیابیطس کہتے ہیں ۔
ڈا - یا - بٹے - ٹیز - مے - لے - ٹس کی بیماری دو حصوں میں منقسم ہو سکتی ہے ایک تو وہ جسمیں تھوڑے عرصہ کے لئے پیشاب میں قدرے شکر پائی جاتی ہے مگر جسمی علامتیں نہیں ظاہر ہوتی ہیں جیسے بعض دفعہ کلوروفارم سنگھانے کے بعد یا بکثرت شیرینی کے استعمال کے بعد اور ہیڈ - بنگ کا ضربات یا مرگی کی نوبت کے بعد پیشاب میں تھوڑے عرصہ کے لئے قدرے شکر پائی جاتی ہے - یہ گویا کہ اتفاقی بیماری ہوئی ۔ مگر دوسری قسم کی بیماری میں شکر کثرت سے آتی ہے - عرصہ دراز تک آتی رہتی ہے اور مریض کی صحت میں فرق پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ دوسری قسم پھر دو نوع میں تقسیم ہو سکتی ہے ایک تو وہ جسمیں عرصہ تک شکر آتی رہی ہے اور پیشاب بھی نہایت کثرت سے آتا ہے تشنگی زیادہ ہوتی ہے - ناتوانی لاغری اور دیگر مہلک علامتیں پیدا ہوتی ہیں - دوسری نوع اس بیماری کی وہ ہے جس میں علامتیں چنداں خوفناک نہیں پیدا ہوتیں - پیشاب میں شکر کبھی زیادہ کبھی کم بعض دفعہ عرصہ تک آتی رہتی ہے اور کبھی آتے آتے تھم جاتی ہے اور پھر آنے لگتی ہے - مریض اسمیں اگرچہ کمزور ہو جاتا ہے لیکن پیاس زیادہ نہیں ہوتی اور نہ مریض لاغر ہو جاتا ہے بلکہ فربہ رہتا ہے پیشاب تھوڑا ہی زیادہ یا صحت کی مقدار پیدا آتا ہے - اس قسم کی بیماری مہلک بھی نہیں

اور اکثر جوانی کے بعد پیدا ہوتی ہے + پہلے ہم قسم شدید کا بیان کرینگے اور تب خفیف قسم کی بیماری کا ذکر ہوگا +

اسباب - پری ڈسپوزنگ کاز - بہ نسبت عورتون کے یہ بیماری مردون کو زیادہ ہوتی ہے - مگر جوانی تک تو زن و مرد دونو کو یکسان ہوتی ہے لیکن شباب سے لیکر بڑھاپے تک مرد کو بہ نسبت عورت کے زیادہ ہوتی ہے + جوانی اور ادھیڑ عمر مین اکثر ہوجاتی ہے اور اگرچہ پانچ سال کی عمر مین کم ظاہر ہوتی ہے مگر بعضدفعہ چھوٹے بچون کو بھی ہوجاتی ہے - بلوغت مین جب مباشرت کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور جب اُسکی کثرت ہوتی ہے تب زن و مرد دونو اِس مرض مین مبتلا ہونے کے قابل ہوجاتے ہین + اکثر مرد اِس مرض سے ۵۴ اور ۵۵ برس کی عمر مین مرتے ہین اور اکثر عورات ۵۴ اور ۵۳ سال کی عمر مین + شہری لوگ اِس بیماری مین زیادہ مبتلا ہوتے ہین بہ نسبت دیہاتی کے +

علی العموم اگرچہ یہ بیماری موروثی نہین ہے تاہم بعض بعض دفعہ خاندانون مین نسلاً بعد نسلاً چلی آتی ہے +

اکسایٹنگ کاز - یہ سبب اِس بیماری کا اکثر دریافت نہین ہوسکتا مگر بہت دفعہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ سردی اور بارش مین بھیگنے کے سبب یہ بیماری پیدا ہوگئی ہے اور بعضدفعہ گرمی کیحالت مین سرد چیزون کے پینے سے ہوگئی ہے - شیرینی کا کثرت سے کھانا - اور شدید بخار کی بیماریونکا ہوجانا بھی باعث اِس مرض کے ہین + بعض اوقات رنج و غم فکر اور تردد سے بھی یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے + ضرب و زخم خاصکر سر پر چوٹ لگنا بھی سبب اِس مرض کا ہوتا ہے - تم اگر پوچھو کہ شراب کا پینا اِس مرض مین کیسا ہے تو سنو تمنے پیچھے دیکھ لیا کہ شراب معدہ کا کیسا ستیاناس کرتی ہے اور یہ بھی تم نے دیکھ لیا کہ شراب سے جگر کباب ہوجاتا ہے اور یہ بھی تم نے

دیکھہ لیا کہ اِسی شراب کے پینے سے گردے بیچارون کا کیسا بُرا حال ہوجاتا ہے۔
پہر کیا پوچہتے ہو۔کیا ذیابیطس کی بیماری شراب کے پینے سے نہین پیدا ہوتی
واہ کیا خوب جب شراب کُل بیماریون کی مان ہے تو پہر اُسکو اِس بیماری کے جننے
کیا دیر لگتی ہے۔ یہ مرض بہی شراب کے پینے سے ضرور ہوجاتا ہے *

علامات۔ اکثر یہ بیماری ایسی پوشیدہ طور پر شروع ہوتی ہے کہ مریض کو
ہفتون بلکہ مہینون تک اِسکی خبر تک نہین ہوتی اگرچہ طبیعت ابتدا مین کسلمند ہوجاتی
ہے مگر چونکہ اشتہا اچہی رہتی ہے اِسواسطے ابتدائی علامتونکا مریض بالکل خیال
نہین کرتا۔آخرکار جب پیشاب باربار اور کثرت سے آتا ہے اور تشنگی شدت سے
ہوتی ہے تب اُسکی توجہ اِس مرض کیطرف رجوع ہوتی ہے۔بعضدفعہ یہ بیماری چند
ہفتون کے اندر نہایت زور شور پکڑجاتی ہے ۔جون جون یہ مرض بڑہتا جاتا ہے پیاس
زیادہ لگنے لگتی ہے۔کہانے کا ہوکا ہوجاتا ہے۔جلد خشک اور کہردری ہوجاتی ہے۔
بیمار لاغر ہوجاتا ہے۔ناتوانی اپنا زور جتاتی ہے اور خاموشی شور مچاتی ہے چہرہ
دب جاتا اور اُسپر تکلیف کے آثار نمایان ہوتے ہین۔فم معدہ کا مقام ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گویا دبا جاتا ہے۔زبان چکیلی خشک اور اُسپر خط پڑجاتے ہین منہ کے اندر
لیسدار بلغم جمع ہوجاتا ہے۔پیشاب ۲۴ گہنٹہ کے اندر آٹہہ یا دس یا بارہ پائنٹ
یا اِس سے بہی زیادہ آتا ہے۔رنگ اِسکا پیالی کے طور کا ہلکا ہوتا ہے۔اُسکی
اس۔پے۔سی۔فک گراوٹی ۱۰۳۵ سے ۱۰۴۵ یا اِس سے بہی زیادہ ہوتی ہے
اور اُسمین کثرت سے شکر ہوتی ہے۔باہ کم ہوجاتی ہے یا بالکل جاتی رہتی ہے اور
طبیعت کی تیزی یا تو کم یا بیمار بالکل سُست رہتا ہے *

علاج سے مرض تدُرکا تو اِن علامتون کو شدت ہوتی ہے بیمار نہایت لاغر اور کمزور
ہوجاتا ہے۔سل کی علامتین پیدا ہوکر جلد مرجاتا ہے یا دست لگ جاتے ہین "

دق (ہاٹ۔ٹاک فیور) ہوجاتا ہے اب پیشاب کی مقدار گھٹنے لگتی ہے۔ اور شکر
کے عوض اب اسمین البیومن آنے لگتا ہے۔ پاؤن سوج جاتے ہین۔ آخر کار مریض
یا تو کمال ضعف کے باعث یا بیشمار عارضات کے سبب سے اِس دار فانی سے دار
جاودانی کو رحلت کرجاتا ہے ؀

اِن مین سے بعض علامتون کا مفصل بیان کرنا ضرور ہے چنانچہ

پیشاب ۔ ذیابطیس کی بیماری کے پیشاب مین یہ دو باتین خاص پائی جاتی ہین ایک
تو مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے اسمین شکر ہوتی ہے چنانچہ شکر کی مقدار
فیصدی ۸ سے ۱۲ حصہ تک ہوتی ہے۔ شکر انگوری ہوتی ہے نہی شکر کی نہین علی العموم
شب و روز کے اندر پیشاب ۵ سے ۲۵ آونس تک آتا ہے مگر دو پائینٹ بلکہ اس سے
بھی زیادہ آسکتا ہے اور برعکس اسکے صرف ایک ہی ونس یا اِس سے بھی کم آسکتا
ہے ؀ مقدار شکر کی غذا کی بعد زیادہ اور فاقہ کیحالت مین کم ہوجاتی ہے ؀ اور میٹھی
اور اسٹارچ والی چیزون کے کھانے سے زیادہ اور گوشت وغیرہ حیوانی غذا کے بعد
کم ؀ خفیف قسم کی بیماری مین اور ہر قسم کے مرض کے ابتدا مین اگر شکر اور اسٹارچ سے
پرہیز کیا جائے تو پیشاب شکر سے پاک ہوجا سکتا ہے۔ لیکن جب یہ بیماری مستحکم ہوجاتی
ہے تب اگرچہ غذا صرف حیوانی ہی دیجائے تاہم پیشاب شکر سے خالی نہین ہوتا گو مقدار
اُسکی کم ہوجاتی ہے۔ اِس صورت مین کہ جب غذا بالکل نہ دیجاوے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ شکر جسم کے ریشون سے پیدا ہوتی ہے ؀ وزن متناسبہ پیشاب کا ۱۰۴۰
سے کم یا زیادہ ہوتا ہے مگر ۱۰۵۰ یا ۱۰۶۰ تک بڑھ جاسکتا اور ۱۰۱۵ تک کم بھی
ہوجاسکتا ہے پیشاب کی شناخت دیکھو پیچھے باب قارورہ اثنا سے مرض مین
اگر کوئی انفلامیشن یا بخار کی بیماری ہوجائے تب شکر کی مقدار کم ہوجاسکتی ہے یا
شکر بالکل دور ہوجاتی ہے اور موت کے قریب بھی شکر کی مقدار کم ہوجاتی ہے ؀

روزینہ مقدار پیشاب کی آٹھہ یا پندرہ پاینٹ کے درمیان ہوتی ہے مگر بعضدفعہ ۳۲ پاینٹ بہی ہوجاتی ہے مگر غذا جب صرف گوشت کی کہائی جاتی ہے تب مقدار پیشاب چار یا پانچ پاینٹ تک گہٹ جاتی ہے * پیشاب کی مقدار اُن سیال چیزون کی مقدار کے قریب برابر ہوتی ہے جو پینے مین آتی ہین * جب پیشاب زیادہ آتا ہے تب رنگ اُسکا ہلکا بیچالی کے طور کا ہوتا ہے اور دیکہنے سے چمکدار نظر آتا ہے مگر ہوا لگنے سے جلد کسیقدر گدلا ہوجاتا ہے اور چند گہنٹہ کے اندر اُسمین خمیر اُٹہہ آتا ہے * جب پیشاب کی مقدار چار یا پانچ پاینٹ سے زیادہ نہین ہوتی ہے تب اکثر صحیح قارورہ کے طور کا ہوتا ہے * بیماری جب بڑہ جاتی ہے تب پیشاب مین تہوڑا سا البیومن اور خون بہی ہوسکتا ہے - یہ علامت بد ہے *

پیاس - یہ علامت عین ابتدا سے پیدا ہوتی ہے اور برابر جاری رہتی ہے اور اسی سے یہ مرض اکثر گرفت مین آجاتا ہے * اِس بیماری کا مریض ۸ سے ۱۲ پاینٹ تک پانی پی جاتا ہے لیکن بعضدفعہ ۲۵ بلکہ ۳۵ پاینٹ تک بہی پی جاتا ہے - پہر بہی پیاس نہین بجہتی بلکہ اَور بہی بہڑک اُٹہتی ہے اور جسقدر پانی پی جاتا ہے اُسیقدر مُنہ اور گلا خشک ہوتا جاتا ہے - بعضدفعہ ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ بیمارون نے اِس پیاس کے بجہانے کے لئے اپنا پیشاب پی لیا ہے * غلبہ تشنگی کا خون مین شکر کے ہونے سے پیدا ہوتا ہے *

بہوک - مثل پیاس کے کہانے کا ہوکا اکثر نہین ہوتا بلکہ اثناء مرض مین بہوک مر بہی جاتی ہے اور غذا سے بیمار کو نفرت ہوجاتی ہے یہ بات خاصکر موت کے عنقریب ہوتی ہے جس سے بیمار کیحالت بہت جلد ردی ہوجاتی ہے *

لاغری - اِس مرض مین بیمار اکثر لاغر ہوجاتا ہے اور بیماری جسقدر شدید اور طول پکڑتی ہے اُسیقدر لاغری بہی زیادہ ہوتی ہے * صرف چربی ہی کے کم ہوجانے سے

لاغری نہین پیدا ہوتی بلکہ بدن کا گوشت اور خود قلب بہی لاغر ہوجاتا ہے ۔ اور لاغری کا یہ بہی سبب ہے کہ جب پانی جسم کے ریشون سے بکثرت بہتا ہے تب وہ ریشے ٹوٹ پہوٹ جاتے ہین اور چونکہ آلات انہضام اس مرض مین بگڑجاتی ہین تو غذا خون مین مستحیل نہین ہونے پاتی ۔

جلد - اس مرض مین جلد کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہمیشہ خشک رہتی اور پسینہ نہین آتا مگر بعض دفعہ بیمارون کو پسینہ کہلکر آ بہی جاتا ہے ۔

اس بیماری مین جسم پر گاہے گاہے دنبل پیدا ہوجاتے ہین اور علاوہ دنبل کے جلد پر سوء رائی رسپش اورام - پے ٹائی - گوکے دانے بہی پیدا ہوجاتے ہین گاہی پائیزہ کا سوراخ بسبب آنے شکری پیشاب کے سُرخ ہوجاتا اور چہل بہی جاتا ہے جس سے بیمار کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور عورتون کے اندام نہانی مین گرمی اور خارش اسقدر پیدا ہوتی ہے کہ اُن کو نہایت تکلیف ہوتی ہے ۔ اس بیماری مین ٹانگین اکثر سوج جاتی ہین ۔

مثل دیگر حصص جسم کے اس مرض کے بیمار کا مُنہ اکثر خشک رہتا ہے - زبان اکثر سُرخ اور اعتدال سے صاف رہتی ہے - اور چہلی ہوئی اور پہٹ بہی جاتی ہے - لیکن جب بیماری خفیف قسم کی ہوتی ہے یا جب علاج سے مرض شدید کو تخفیف ہوجاتی ہے تب زبان مرطوب اور اُسپر ایک سفید زردی مائل ذرجمٹا رہتا ہے - اکثر بیمارونکے دانت زخمی ہوجاتے ہین رکے - ریزہ مسوڑے بہولکر نرم ہوجاتے اور دانتون سے علیحدہ ہوکر اُن سے خون جاری ہونے لگتا ہے - لیکن بعض دفعہ مضبوط بہی رہتی ہین ۔

اعضاے انہضام - زیادتی غذا کے باعث ہاضمہ بگڑجاتا ہے - فم معدہ پر درد اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقام گویا دبا جاتا ہے - شکم مین نفخ ہوجاتا اور گاہے نے بہی ہوا کرتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے - براز کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے ۔

بیماری جب بڑھ جاتی ہے تب بعض دفعہ دست لگجاتے ہین۔ یہ علامت مہلک ہے
عقل اور ہوش و حواس مین بہی فرق پڑجاتا ہے۔ طبیعت بیماری ہتی ہے۔ کام کاج
کیطرف سے نفرت ہوجاتی ہے اور کاہیگا ہے بیمار سست ہوکر اونگہنے لگتا ہے ۰
باہ مین فرق پڑجاتا ہے یا آدمی نامرد ہوجاتا ہے مگر علاج سے جب یہ بیماری رفع ہوجاتی ہے
تب قوت باہ بہی لوٹ آتی ہے ۰

خون مین شکر کثرت سے ہوتی ہے اور پاخانہ پسینہ آنکھون کی رطوبت آنسو تہوک اور
گسٹرک جوس مین بہی شکر ہوتی ہے ۰

دور مدت اور انجام اس بیماری کی ۔ درحقیقت یہ بیماری مزمن ہوتی ہے
مہینون بلکہ برسون تک جاری رہتی ہے ۰ لیکن علی العموم ایک سال سے تین سال
تک رہتی ہے ۔ مگر بعض دفعہ ایسی جلد بڑھ جاتی ہے کہ چند مہینے یا ہفتہ مین مریض کا
خاتمہ ہوجاتا ہے ۰

بعض دفعہ علامات پوشیدہ طور پر ظاہر ہوکر دفعتاً شروع ہوجاتی ہین پہلے پہل
علامتون کی بڑی شدت ہوتی ہے لیکن جب بیماری عرصہ کی ہوجاتی ہے تب شدت
علامتون کی کم ہوجاتی ہے ۔ اور جب یہ مرض دو یا تین برس کا ہوجاتا ہے
تب بہوک پیاس کی شدت کم ہوجاتی ہے ۰

عارضات ۔ اس مرض مین سل کی بیماری اکثر عارض ہوجاتی ہے اور پلو۔ روسی
نیو۔ مو۔ نیا اور پے۔ ری۔ ٹو۔ نائی۔ ٹس بہی ہوجاتا ہے ۰ جسم کے جابجا دنبل
پیدا ہوجاتے ہین یا خود بخود پیپ پڑکر گلجاتے ہین اور کار۔ بنکل بہی پیدا ہوجاتے
ہین ۰ بینائی یا تو کم ہوجاتی ہے یا موتیابند کا مرض ہوجاتا ہے ۰

صورت حال تشریحی بعد وفات ۔ جب اس بیماری کی ماہیت فزیالجی
کی رو سے دیکہی جاتی ہے تب ہم کو یہی امید ہوتی کہ موت کے بعد جگر یا سم۔ پے۔ تہے۔ ٹک

نزدیں کوئی نہ کوئی خرابی پائی جاویگی - مگر اس امر میں تحقیقات سے بہت مدد نہیں
ملتی کیونکہ ابتک نہ تو جگر نے اپنا بھید دیا اور نہ گردہ نے اس بیماری کے پیدا کرنے کے
باب میں کچھ اپنے دل کا حال کہا - بعد موت کے جب جگر کا امتحان کیا جاتا ہے تب اسکی ایک
سی حالت نہیں پائی جاتی ہے یعنی جگر اکثر تو معمولی حالت پر ہوتا ہے مگر بعض دفعہ کسیقدر
چھوٹا یا بڑا ہوا - بعض دفعہ خون سے پر بعض دفعہ خالی - لگا ہے کا ہے اسکی ساخت میں
شکر ہوتی ہے لیکن کبھی نہیں بھی ہوتی ٭

گردے اس بیماری میں اکثر بڑے ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ انکی ساخت ایسی بدل جاتی ہے
جیسے برائیٹس ڈزیز میں ہوا کرتی ہے ٭ معدہ اکثر پھیلا ہوا اور اسکا میوکس پردہ
موٹا اور ملایم پایا جاتا ہے ٭

مرض کی تشریح اور ماہیت - اسباب میں حکما کی رائے میں اختلاف ہے چنانچہ
بعض کہتے ہیں کہ شکر معدہ میں پیدا ہوتی ہے لیکن فرانس کے ڈاکٹر برنارڈ کی رائے کو اب
علی العموم غلبہ ہے چنانچہ انکے تجربوں سے یہ ثابت ہے کہ اگر کسی حیوان کو مار کر امتحان کریں
تو اسکے ہے-پاٹک وین میں اکثر شکر پائی جاویگی اور پورٹل وینوں میں نہیں اور
جگر سے ایک شے جسکو گلائی-کوجین کہتے ہیں علیحدہ کیجا سکتی ہے جب اس چیز میں تھوک
اور پنکریا-ٹک رطوبت اور خون اور جگر کی ساخت وغیرہ کا اثر ہوتا ہے تو اسمیں انگوری
شکر کی خاصیتیں پیدا ہو جاتی ہیں ان تجربات سے صاحب موصوف یہ نتیجہ نکالتے ہیں
کہ صحت کی حالت میں بھی جگر کے اندر شکر پائی جاتی ہے اور شکر جگر سے ہے-پاٹک وینز
میں آجاتی ہے - اور جب اسکا گزر پھیپھڑوں میں ہوتا ہے تب کار-بانک ایسڈ اور پانی
میں تبدیل ہو کر برآمدگی دم کی ہوا کے ساتھ نکل آتی ہے پس اس اصول کے بموجب یہ صاف ظاہر
ہے کہ حالت صحت کے اندر جو شکر جگر میں پیدا ہوتی ہے شش اسکو زایل کر ڈالتا ہے اور یہ کہ
پیشاب میں شکر اسوقت پائی جاتی ہے کہ جب جگر کے شکر پیدا کرنیکا فعل بڑھجاتا ہے بہ نسبت شش کے

زائل کر دینے کے فعل کے کیونکہ بعض حالت غیر طبیعی میں ایسا ہو سکتا ہے کہ جگر میں اسقدر زیادہ
شکر پیدا ہو جاوے کہ خون کے ایک ہی دورہ کے ساتھ سارے کا سارا پھیپھڑے میں زائل نہو سکے
تب وہ زائد مقدار شکر کی خون کے ساتھ ملجاویگی اور گردے اسکو جسم سے علیحدہ کر دینگے ٭ علاوہ بریں
جگر میں اگرچہ حالت صحت کی مقدار میں شکر پیدا نہیں ہوتی لیکن شش میں اگر کوئی بیماری ہوگی
تو اُسسے وہ مقدار شکر کی زائل نہو سکیگی۔ پس وہ شکر خون میں ملجاویگی لیکن ڈاکٹر پیوی کی رائے
یہ ہے کہ مادہ گلائی کو جین حالت صحت میں جگر کے اندر شکر میں مبدل نہیں ہوتا بلکہ اُسکا قیاس ایسا
ہے کہ مادہ مذکور کو چربی میں بدل جاتا ہے اور یہ کہ جب جگر کا فعل بگڑ جاتا ہے جیسا کہ ڈایا۔ بے ٹیز
کی بیماری میں ہوا کرتا ہے تب گلائی۔ کو جین شکر میں بدلتا ہے۔ پس نتیجہ ان تجربوں کا یہی معلوم ہوتا ہے
کہ جگر کے فعل کے بگڑ جانے سے اُس عضو میں شکر پیدا ہوتی ہے اور خاص بگاڑ کا ایک
سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نیمو۔ گیاسٹرک نرو اور دماغ میں خراش پیدا ہوتی
ہے تب یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ڈاکٹر برنارڈ نے دماغ کے چوتھے بطن میں کہ
جہاں سے نیمو۔ گیاسٹرک نرو شروع ہوتا ہے خراش پیدا کرکے ڈایا۔ بے۔ ٹیز کی
بیماری کو پیدا کیا۔ اور ڈاکٹر ہار۔ لے نے اِسی نرو کی شاخوں میں خراش پیدا کرکے
اِس مرض کو پیدا کیا۔ اور ڈاکٹر گلڈن نے بارہا یہ دیکھا کہ جب سر میں صدمہ
پہونچا ہے تب ڈا۔یا۔ بے۔ ٹیز کی بیماری پیدا ہوئی ہے۔

اب حال کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ شکر پنکریاس (لبلبہ)
میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب لبلبہ شکم سے نکال
لیا جاتا ہے تب شکر کا پیدا ہونا موقوف ہو جاتا ہے۔ لیکن جب کوئی
ذرا سا ٹکڑا بھی اِس غدود کا شکم میں باقی رہ جاتا ہے تب بھی شکر پیدا ہوتی
جاتی ہے۔ اور جب اُس ٹکڑے کو بھی نکال ڈالا جاتا ہے تب شکر کا پیدا ہونا بھی
رک جاتا ہے ٭

انجام نیک و بد کی پیشین گوئی - انجام اس مرض کا اکثر برا ہوتا ہے کیونکہ یہ
بیماری اکثر مہلک ہو جاتی ہے لیکن بعضونکو شفا کلی بھی ہو جاتی ہے انجام نیک و بد کی
پیشین گوئی کے وقت کئی باتونکا لحاظ رکھنا چاہئے مثلاً بیمار کی عمر جسقدر کم ہوگی انجام اس
مرض کا اسیقدر برا ہوگا۔ بڑھاپے مین یہ بیماری برسون تک جاری رہتی ہے اور
یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ لحیم اور شحیم آدمی کو جب یہ مرض ہوتا ہے تو بہ نسبت
لاغر کے کم خطرناک ہوتا ہے ۔ پیشاب مین شکر ہو مگر ادرار کم ہو تو وہ کم خطر
ناک ہوتا ہے بہ نسبت اسکے جس مین ادرار زیادہ ہوتا ہے جسقدر عرصہ دراز کا
یہ مرض ہوتا ہے اسیقدر اسکا انجام بھی برا ہوتا ہے اور اسکی علامتین جس قدر
شدید ہوتی ہین اسیقدر علاج سے کم فائدہ ہوتا ہے ۔ جب یہ مرض فکر و تردد یا ضرب
و زخم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تب امید شفا کی زیادہ تر ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ
جب کوئی بھی سبب اسکا دریافت نہین ہو سکتا ۔ اس مرض کے [illegible] مین اگر
البیومن پایا جاوے [illegible] مہلک
ہین ۔ ضعف بصارت [illegible] علامات غیر محمودہ [illegible] ہین کیونکہ جب
کسی بیمار مین یہ علامتین پائی جاتی ہین تب اسکی شفا کلی کی امید [illegible] اس مرض
کے بیمار کو کاربنکل ہو جاتا ہے تب اکثر مہلک ہو جاتا ہے گو [illegible] تبدیل
آب و ہوا سے بعض اوقات کاربنکل کا زخم اچھا بھی ہو جاتا ہے لیکن بہرحال اس
بیماری مین کاربنکل کا ہونا ایک نہایت بری علامت ہے ۔ اس سے اکثر بعض [illegible] پہنچتے
ہین ۔ نیک علامات اس مرض کی یہ ہین کہ شیرین یا اسٹارچ کے قسم کی چیزون سے اگر پرہیز [illegible]
اور اس پرہیز سے پیشاب مین شکر نہ پائی [illegible] کم پائی جاوے ۔ اگر [illegible]
غذا کے کھانے سے بھی پیشاب مین شکر [illegible] ہے تو سمجھنا چاہئے کہ مرض [illegible]
ہو گیا ہے ۔ جلد اگر مرطوب ہو اور پسینہ [illegible] اگر [illegible] ہو مرض [illegible]

بشرطیکہ ہم جانتے ہیں تو یہ علامات نیک ہین لیکن اسباب کو یاد رکہنا چاہیے کہ اگرچہ علاج سے
بیماری کم کیجاتی ہے پہر بہی مریض کی جان خطرہ مین رہتی ہے کیونکہ اتفاقیہ مین ہیضہ
ہوجاوے یا سردی لگ جاوے زیادہ محنت کرنی پڑے تو انفلامیشن کی بیماریان پیدا
ہوکر مریضکو جلد ہلاک کر ڈالتی ہین ٭

تشخیص - اس مرض کی ایسی آسان ہے کہ اسکا بیان کرنا ضرور نہین سمجھتے ٭

علاج - چونکہ ہمکو ٹہیک یہ معلوم نہین ہے کہ کس عضو کی خرابی سے یہ مرض پیدا
ہوتا ہے ہم نہین جانتے ہین کہ اسکا استیصال کس علاج سے ہوسکتا ہے مگر یہ جانتے ہین کہ
شدت کی بہوک اور پیاس لاغری اور کثرت سے پیشاب کا آنا خون مین شکر کے جمع ہوجانے سے
پیدا ہوتے ہین اسواسطے یہی تدبیر کرتے ہین جس سے شکر کی مقدار کم ہوجاوے ٭ اور چونکہ
ہم ابتک کوئی ایسی دوا نہین جانتے جس سے شکر پیدا نہونے پاوے اسواسطے غذا کی
پرہیز پر زیادہ تر زور لگاتے ہین یعنے بیمار کو ایسی چیزین کہانے نہین دیتے جنمین شکر
ہوتی ہے یا ایسے اجزا ہوتے ہین جو شکر مین مبدل ہوجا سکتے ہین اور عارضات
کی علاج [illegible] پر کرتے ہین ٭ اگرچہ شفا کلی کا دعوی نہین کرسکتے پہر بہی غذا
اور [illegible] باتون کی پرہیز سے بعض دفعہ شفا ہو بہی جاتی ہے ورنہ اتنا تو ضرور ہوتا
ہے کہ بیماری تہم جاسکتی ہے۔ تکلیفین رفع ہوجاسکتی ہین اور مریض کی عمر دراز
ہوجاسکتی ہے ٭

غذا - کی تجویز کرنے کے باب مین ہماری یہ صلاح ہے کہ مریضکو ایسی چیزون سے پرہیز
کراوین جنمین شکر ہو یا جن مین ایسے اجزا موجود ہون جو شکر مین بدل جاسکتے ہین آدمی
صرف حیوانی غذا پر تندرست اور توانا رہ سکتا ہے۔ پس جہانتک ہوسکے مریضکو حیوانی
غذا کہانے کی تاکید کرین کیونکہ اکثر نباتات مین جزو اسٹارچ کا ہوتا ہے جو جسم کی
رطوبات سے ملکر شکر مین بدل جاتا ہے۔ مگر روٹی اور چاول بغیر گزارہ نہین ہوسکتا اور یہہ

دونو چیزین اس بیماری مین منع ہین کیونکہ ان دونون مین کثرت سے اسٹارچ ہوتا ہے
اس قت کے رفع کرنے کے لئے قسم قسم کی روٹیان تیار کرنے کی ترکیبین ایجاد ہوئی ہین۔
جنکا ذکر کیا جائیگا غذا کی قسم مین سے بیمار کے لیے جو کچھ کہا جا سکتا ہے مگر شیر شہد اور
کلیجی کی نسبت شک ہے کیونکہ ان مین شکر ہوتی ہے۔ گوشت ہر قسم کا پنیر مکہن روغن علیحدہ
مچہلی اور انڈے جسقدر طبیعت چاہے بیمار کہا سکتا ہے دودہ بہی چندان مضر نہین
گو اس مین بہی تہوڑے سے شکر ہوتی ہے گیہون کی روٹی کے عوض بیمار کو بہوسی کی روٹی کہلانی
چاہیے جسمین اسٹارچ بالکل نہین ہوتا۔ ڈاکٹر کمپ۔لین کا نسخہ اس روٹی کے بنانے کا یہ ہے
نسخہ۔ سیر بہر بہوسی لیکر پاؤ پاؤ گہنٹہ تک دو دفعہ پانی مین جوش دین اور دونو دفعہ چہلنی سے
چہان لین۔ اب اسی چہلنی مین ٹہنڈا پانی چہوڑتے جاوین اور خوب مل ملکر دہوتے جاوین۔
جبتک چہلنی سے پانی صاف گذرنے لگے۔ اب بہوسی کو چہلنی سے کسی کپڑے مین لیکر خوب
نچوڑین تاکہ جہانتک ہوسکے اسکا پانی نچڑ جاوے بعد ازان چینی کے برتن مین پہیلا دین
اور تنور کی نرم آنچ پر خشک کرین مثلاً رات بہر رہنے دین صبح کو جب سوکہہ کر مُرمُری ہو جاوے
تب پیس لین اور تار کی باریک چہلنی مین کسی برش سے رگڑ کر چہان لین ورنہ تار کی چہلنی
کے سوراخ اسقدر باریک ہوتے ہین کہ بغیر برش سے رگڑنیکے ان کے اندر سے سفوف گذر
نہین سکتا۔ جب یہ باریک سفوف بہوسی کا تیار ہو جاوے تو اس مین سے ۳ آونس لے
لیوین اور یہ چیزین ملالین۔ یعنی ۳ عدد تازے انڈے۔ ڈیڑہ یا دو آونس مکہن۔ [illegible]
اونس دودہ تہوڑے سے دودہ مین انڈون کو پہینٹ لین اور باقی مین مکہن ملاکر سارے
کی لپٹ بنالین۔ اور اس مین سے تہوڑا تہوڑا لیکر ٹین کے سانچون مین جن مین انگریزی مٹہائی
بنا کرتی ہے بہر دین اور لوہے کے تہال مین رکہہ دین آدہ گہنٹہ کے بعد جب پک جاوے
نکال لین اور بیمار کو صبح و شام ہمراہ گوشت اور پنیر کے کہلا دین ٭ بہوسی کو دہونے اور
خشک کرنے کی ترکیب جسکا بیان اوپر کیا گیا ہے اچہی طرح پابند ہونا چاہیے۔ تاکہ بہوسی کا

کل اسٹارچ خوبطرح ڈہل جاوے اور وہ آسانی سے پیسی جاسکے۔

علاوہ بہوسی کی روٹی کے اِس مرض کا بیمار گلو۔ٹین کی روٹی بہی کہا سکتا ہے۔ اسکے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ گیہوں کے آٹے کو اسقدر دہوئین کہ اُسکا سارا اسٹارچ ڈہل جاوے۔ باقی جو گلو۔ٹین رہے اُسکی روٹی پکوالین اگر بیمار کی طبیعت اِن مین سے کسی روٹی سے ہٹ جاوے تو ایسا کرین کہ ڈبل روٹی کی تپلی تپلی قاشین تراشکر اُنکو اسقدر سینکین کہ قریب سیاہ ہو جاوے تاکہ بہت سا حصہ اسٹارچ اور گلو۔ٹین کا گرمی سے زایل ہو جاوے۔ ہر قسم کی ... اراروٹ ساگو دانہ۔ جوار۔ باجرا۔ اور دیگر قسم کے اناج مین اسٹارچ ہوتا ہے اسواسطے یہ سب چیزین منع ہین میوہ جات جیسے آم۔ انگور۔ ناشپاتی۔ سیو بہی۔ شہتوت۔ انجیر امرود۔ آلو بخارا۔ آڑو۔ کہجور۔ کشمش وغیرہ وغیرہ نہ کہانا چاہیے غرض کل تازہ میوہ جات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہان پستہ اور بادام۔ اور اخروٹ کا مضایقہ نہین اور ترکاری کی قسم سے یہ ترکاریان منع ہین آلو۔ چقندر۔ گاجر۔ شلغم۔ مٹر۔ سیم۔ البتہ ساگ کا کچھ مضایقہ نہین خاصکر سرسون کا ساگ میتھی۔ پالک۔ گوبہی۔ پیاز۔ ترانیزک۔ پانی سے یک لخت پرہیز نہ کیا چاہیے اور نہ حد سے زیادہ پلانا چاہیے۔ چاء اور کافی بہی مریض پی سکتا ہے مگر بغیر شکر کے لیکن ہان شکر کے عوض گلائی۔ سی۔ رین یا سے۔ کے۔ رین ملا سکتے ہین پیاس کے روکنے کے واسطے ڈایکلوٹ فاس۔ فارک اسٹڈ ہمراہ پانی کے اور اسٹارٹار۔ ٹریٹ اف ٹوپاش پانی مین حل کرکے پلاوین۔ بیمار کو سردی اور بارش مین بہیگنے سے بچنا چاہیے اور جہانتک ممکن ہو گرم کپڑے پہننے چاہئین تاکہ پسینہ آتا رہے اور گاہے گاہے آب گرم کا غسل بہی کرنا چاہیے۔

کسی مرض کے علاجکا بیان کرنیکا ہمیشہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ پہلے دوا کا ذکر کرتے ہین بعد ازان غذا وغیرہ بتلاتے ہین مگر اِس بیماری مین ہم نے اِس قاعدہ کا خلاف اسواسطے برتا ہے کہ اسکو غذا کی پرہیز سے جسقدر فائدہ ہوتا ہے دوا سے نہین ہوتا۔ دوا چاہیے کہ تنی

بھی فائدہ مند ہوتا و لیکن اگر بیمار غذا کا پرہیز نہ کرے فائدہ ہرگز نہیں ہونیکا - پس یاد رکھو

کہ جب ذیابیطوس کی بیماری کا علاج کرو تب بیمار کی غذا کا سب سے پہلے بندوبست کرو ورنہ

صرف علاج سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا جو چیزیں اس بیماری میں منع ہیں انکو ہرگز نہ کھلانا

چاہئے پہلی اس قسم کی پرہیز سے بیمار کی طبیعت گھبراتی ہے مگر جب اس پرہیز سے فائدہ

ہوتا ہے تب خود بھی ممنوعات سے احتراز کرتا ہے - اب دوا کا حال سنو - کوئی ایسی دوا

نہیں ہے جس سے شکر کا پیدا ہونا تھم جا سکے البتہ غذا کی پرہیز سے رک سکتی ہے - پس غذا کی پرہیز

کرنا چاہئے اور دوا کو اس بیماری میں دوسرے درجہ پر تصور کرنا چاہئے -

اس بیماری میں افیون کے استعمال سے شکر کا پیدا ہونا نہیں رک سکتا

لیکن جب افیون کھلائی جاتی ہے تب مقدار پیشاب کی ضرور گھٹ جاتی ہے بیمار کو چین

ملتا ہے اور تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں - اس بیماری میں افیون کی بہت برداشت

ہوتی ہے میں نے بیماروں میں تین مرتبہ روز ایک میں دو دو تین تین بلکہ پانچ پانچ گرین تک کھلائی

تھی پھر بھی انکو نشہ نہیں ہوتا ❊

بہت سے لوگ جو دوا کی بہت تعریف کرتے ہیں مگر اُن سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا بعض یہ

سمجھتے ہیں - اپنا طریقہ علاج کا یہ ہے کہ میں پہلے بیمار کی غذا کا ٹھیک بندوبست کرتا ہوں

اور ممنوعات سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بیمار کو پرہیز کراتا ہوں - اور تب کاڈلیور آئل

کے ساتھ میں جبرًا فولاد کے استعمال کرتا ہوں تاکہ بیمار کی طاقت قائم رہے اور خون پیدا

ہوتا جاوے کیونکہ طبیعت میں جبتک طاقت رہتی ہے تبتک بیمار کو جھیلے جاتی ہے اثنائے

مرض میں جب بدہضمی کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں تب اس نسخہ کا استعمال کرتا ہوں ❊

نسخہ - بائیکاربونیٹ آف پوٹاش ۵ گرین ❊ ڈائیلوٹ - ہائیڈروسیانک ایسڈ

۱ قطرہ - انفیوژن آف کلمبا ڈیڑھ آونس سبکو ملا کر دن میں ۳ دفعہ دیں ❊ فولاد کے

مرکبات میں سلفیٹ آف ایرن کو میں اچھا جانتا ہوں اور اسکے اچھا ڈوا - یا - لائیسرٹو - ایرن کو

سمجھتا ہوں چنانچہ سلفٹ اف ایرن کا یہ نسخہ میں برتتا ہوں -
نسخہ - سلفٹ اف ایرن ایک گرین + کونین ایک گرین + افیون ایک یا ڈیڑھ گرین
سب کو ملا کر ایک گولی بنا دیں اور دن میں تین دفعہ کھلا دیں + ٹنکچر آف اسٹیل کو میں سوائے
اچھا نہیں جانتا کہ اس میں کسیقدر دوا - یو - رسے ٹ کہ اثر موجود ہے +
ڈایا - لائیمنڈ - ایرن کو بمقدار ۲۰ یا ۳۰ یا ۴۰ قطرے ہمراہ پانی کے دنمیں تین مرتبہ پلاتا ہوں
رفع قبض کے واسطے تھوڑا سا کسٹرائیل یا سنڈ - لیٹرڈ یا پوڈر کا گر کچھ دیر یا پوڈر کا استعمال
کرتا ہوں - تشنگی کم کرنے کے لئے اسٹڈ مار - ٹریٹ اف پوٹاش کو کام میں لاتا ہوں
چنانچہ دو ڈرام ایک بڑی بوتل پانی میں ملا کر پلاتا ہوں - جب بیمار کو کھانے کا ہوکا ہو جاتا
ہے اور فم معدہ کے مقام پر بے چینی کی شکایت کرتا ہے تب اس ہینگ کی گولی کو
دن میں دو یا تین دفعہ کھلاتا ہوں +
نسخہ - ہینگ ۲ یا ۳ گرین + اکسٹراکٹ اف جنشن ۳ گرین + ایک گولی بنا دیں
ملک اسٹریا کے ایک ڈاکٹر آئیوڈو - فارم کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور اس نسخہ کو کام
میں لاتے ہیں -
نسخہ - آئیوڈو - فارم ایک گرین + ڈو - ورس - پوڈر ۳ گرین + اکسٹراکٹ اف
جنشن ۲ گرین + ایک گولی بنا کر دنمیں تین دفعہ کھلاتے ہیں + مجھکو اس دوا کے
آزمانے کا موقع ابتک نہیں ملا - مگر کچھ مضائقہ نہیں دوا اچھی ہے اور قطع نظر اسکے
چونکہ یہ بیماری دوا کے قابو نہیں آتی ہے تو آئیوڈو - فارم کے استعمال کرنے میں
کچھ برائی نہیں + بعض کو - ڈا - یا کی بھی تعریف کرتے ہیں - مگر افیون اس سے بڑھکر
فائدہ مند ہے + سنکھیا بھی اس بیماری کو مفید ہوسکتا ہے جیسے فاؤ - لرس - سو - لیوشن
ڈایا - بے ٹیز کی بیماری میں سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا بھی مفید ہے چنانچہ یہ نسخہ آزمودہ ہے
نسخہ - سے - لی - سی - لٹ اف سوڈا ۱۰ گرین + ٹنکچر آف نکس وامیکا - ۵ منم +

الفیوژ روتی اف جن یشن ایک آونس ۔۔ سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گہنٹہ
بعد پلادین لیکن غذا پرہیز انہ جیسا کہ اوپر بتلایا ہے اسیطرح دینی چاہئے ۔۔
ڈوا۔ یا۔ بیٹیز کی خفیف قسمین ۔ معمولی بیماری اور ان اقسام خفیف مین
یہ فرق ہے کہ یہ اکثر مہلک نہین ہوتین ۔ انمین تشنگی بھوک کا ہوتا اور لاغری کم ہوتی
ہے پیشاب کی مقدار تہوڑے عرصہ کے لئے زیادہ ہوجاتی ہے ۔ انکی مدت تہوڑی ہوتی
ہے اور یہ علاج پذیر بہی ہین شکر انمین کم یا آتی ہی نہین اور آتے آتے رُک جاتی ہے اور
پہر آتی ہے اس خفیف مرض کی تین قسمین علاج مین آتی ہین ۔۔
قسم اوّل ۔ پیشاب مین ہمیشہ شکر موجود ہوتی ہے اپیشے سی نجک گراوٹی ۱۰۳۰ اسے
۱۰۴۳ تک پیشاب کی مقدار تہوڑی ہی زیادہ ہوتی ہے اسمین نہ زیادہ تشنگی اور
نہ بہت بہوک لگتی ہے اور نہ بیمار زیادہ کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے مگر سارے ایام
مرض مین ایک سا رہتا ہے ۔
قسم دوم ۔ اس قسم کی خفیف بیماری مین شکر یا تو تہوڑے عرصہ تک آکر مفقود ہوجاتی
ہے یا آتے آتے رُک جاتی ہے اور پہر آنے لگجاتی ہے پیشاب کی مقدار یا تو زیادہ نہین
ہوتی ہے یا تہوڑی ہی زیادہ ہوتی ہے بیمار بہت ہی کم لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اس
قسم کی بیماری فکر و تردد سے یا سر اور پشت پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوتی ہے اور
آخر کار بالکل جاتی رہتی ہے ۔
قسم سوم ۔ یہہ وہ قسم بیماری کی ہے جو بڈہون کو ہوا کرتی ہے بیمار اوسط درجہ پر
موٹا تازہ ہوتا ہے ۔ پیشاب کی تعداد اوسط درجہ پر ہوتی ہے شکر کی مقدار بہی بہت
نہین ہوتی پیشاب مین یورک ایسڈ کے ذرے بکثرت جمع ہوجاتے ہین ایسے لوگ نقرس
کے مرض مین اکثر مبتلا رہتے ہین بعض دفعہ برسون تک پیشاب مین شکر آتی رہتی ہے اور
بعض دفعہ نوبت جنون آتی ہے انجام اس قسم کے مرض کا مختلف ہوتا ہے ۔

کائی لس یورن

یہ بیماری اکثر گرم ملکون مین ہوا کرتی ہے - پیشاب اسمین اکثر سفید گدلا مانند دودہ کے آتا ہے - مگر بعض دفعہ خفیف گلابی رنگ کا بھی آتا ہے - بسبب ملجانے کسیقدر خون کے اور گاہے خون کے ڈلے بھی اسمین ملے ہوئے ہوتے ہین - جب یہ پیشاب تہوڑے عرصہ تک ٹہرا رہتا ہے تب جم کر مثل فیلاد کے ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ اس قسم کا پیشاب مثانہ ہی مین جم جاتا ہے - اسصورت مین پیشاب کیوقت نہایت تکلیف اور درد ہوتا ہے - اس پیشاب مین کائیل کے روغنی اجزا ہوتے ہین - اسمین ایتہر ملانے سے روغن حل ہو جاتا ہے اور پیشاب صاف اور شفاف مثل تندرستی کے ہو جاتا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسمین خون کا فائبرین روغن اور البیومن ہوتا ہے اور صحیح قارورہ کی اجزا بھی معمولی مقدار مین ہوتی ہین مگر اسکی اسپے - سی - فک گراوٹی معمول سے کم ہوتی ہے اس عجیب بیماری کے پیشاب مین کیلوس ملا ہوا ہوتا ہے *

اس مرض کا دور بے قاعدہ ہے کبھی تو بتدریج پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب گر جانے اور سخت محنت جسمی یا دماغی کے بعد ناگہانی پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی عرصہ تک برابر جاری رہتا ہے اور کبھی رک رک کر ظاہر ہوتا ہے اور وقفہ کے ایام مین صحیح آتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب بیمار آرام چین سے رہتا ہو اور فاقہ سے ہوتا ہے تب یا تو پیشاب مین کائیل کم یا بالکل نہین ہوتا اور بعض دفعہ شب و روز کے اندر جب بیمار پیشاب کرتا ہے تب ہی اس مین کائیل ہوتا ہے اور صبح کیوقت پیشاب صحیح یا کائیل ملا ہوا کرتا ہے اور باقی کے تمام روز سفید دودہ کے طور آتا رہتا ہے خاصکر بعد غذا کے بیمار کی صحت مین مختلف طور پر فرق پڑ جاتا ہے یعنے بعض بیمار موٹے تازے رہتے ہین اور بعض لاغر ہو جاتے

ہین لیکن اکثر بیمار [illegible] ثابت کرتے ہین مصنف اُن سے ہو نہین سکتی کمر
اور تم معدہ کے مقام پر [illegible] ہے باعث سکا یہ ہے کہ غذا کے اصل پیشاب کی راہ
نکل جاتی ہے - بعض [illegible] کا ہو کا ہو جانا گلازشتہا اکثر صحیح درجہ پر پہنچتی ہے
تشریح اس [illegible] کہ اس مرض کے پیشاب کا کائیل
اور لیبو [illegible] سے آتا ہے [illegible] گردون کے پیشاب مین جا ملتا ہے - ڈاکٹر [illegible]
ایک بڑے محقق حکیم یہ فرماتے ہین کہ [illegible] کے ضعف کے سبب کائیل خون کے درجہ
پر پہونچ نہین سکتا اسلئے جسم کے [illegible] قابل نہین ہوتا اسواسطے طبیعت اسکو بذریعہ
گردون کے خارج کر دیتی ہے لیکن اس قیاس کے ماننے مین کئی دقتین پیش آتی ہین
چنانچہ تم نے اس مرض کی علامتون مین دیکھ لیا کہ کبھی تو پیشاب بالکل سفید اور کبھی بالکل
صاف آتا ہے تو پھر کیونکر اس قیاس کو مان سکتے ہین کہ پیشاب مین کائیل خون سے آتا
ہے اگر خون سے آتا ہو تو برابر آنا چاہئے نہ کہ کبھی آوے اور کبھی نہ آوے - علاوہ ازین
طبیعت اسبات کو قبول نہین کرسکتی [illegible] اور ناقص - یہ [illegible] گردون کے
اندر گذرین اور پیشاب مین [illegible] ٹیوبیٹ (پیشاب کی باریک باریک نالیان
جو گردون کی ساخت مین ہوتی ہین) سانچے پائے جاوین (کاسٹس) مزید برین اس
مرض مین نہ تو گردون کی ساخت بگڑتی ہے اور نہ خون کے اجزا مین کسی قسم کی خرابی پائی
جاتی ہے مگر بمبئی کے ڈاکٹر کارٹر اس مرض کی ماہیئت کے باب مین یہ فرماتے ہین کہ
لمف - لے - ال - سسٹم (نظام ماساریقی) اور پیشاب کی نالیون مین اس بیماری کے
اندر درحقیقت کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہوتا ہے جس سبب سے کیلوس لکٹ ٹے - ال - وی سلس
(یعنی ماساریقہ) کے رستہ پیشاب مین ملجاتا ہے - خلاصہ اُنکی تحریر کا یہ ہے کہ کمر کے
ماساریقہ جب کیلوس سے خوب پُر ہو جاتے ہین تب اُن رگون کے مسامات سے کائیل
ایک یا کئی مقام پر رس رس کر جمع ہو جاتا ہے - چونکہ یہ رگین نہایت درجہ کی نازک

ہوتی ہیں تو حد سے زیادہ بڑھ جانے کے باعث پھٹ جاتی ہیں اور اُس مقام پر ایک
سوراخ مثل ناسور کے رہ جاتا ہے جس سے بروقت پھوٹنے ناسور لمفہ کے کائیس یا
لمف کھلے طور پر بہنے لگ جاتا ہے ایک عارضی اعضویہ یعنی تھیلی سمی ہجان ہے جس سے
وقتاً فوقتاً کائیس نکل کر یا تو گردہ کے پل-ویس یا یو-ری-ٹر یعنی مجری بول یا مثانہ میں
جا گرتا ہے اور وہاں سے پیشاب کے ساتھ ملکر نالیزہ کے رستہ خارج ہوتا ہے
بعض ایسا بھی خیال کرتے ہیں کہ ناسور لمفہ میں ایک قسم کا کرم پیدا ہو جاتا ہے
اور یہ کرم انہیں سوراخ کر دیتا ہے جس سے لمف یا کائیس نکلکر پیشاب کے منفذ میں جا ملتا ہے
علاج بعض دفعہ کسی علاج سے یہ بیماری نہیں جاتی مگر گیلک ایسڈ اور افیون
کی گولیاں اسکو مفید پڑتی ہیں - اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کرم باعث اس مرض کا ہے
تو کوئی دوا کرم کش جیسے روغن تارپین کا استعمال کرنا چاہیے ٭

ڈا-یو-ری-سس
یا
پو-لی-یو-ریا

غلطی سے اس بیماری کو بعض ڈا-یا-بے-ٹیز ان-سی-پے-ڈس بھی کہتے ہیں ٭
علامات اس بیماری کی اکثر دو ہی علامات ظاہری ہوتی ہیں ایک شدت
کی پیاس دوسری کثرت سے پیشاب کا آنا - بعض دفعہ پیشاب میں یو-ریا اور
کلورائیڈ اف سوڈی-ام کی زیادتی ہوتی ہے ٭
علاج قابضات کا استعمال کریں جیسے **نسخہ** ٹنکچر اف اسٹیل ۱۵ بوند ٭
ڈائیلوٹ-ہائیڈرو-کلورک ایسڈ ۱۰ بوند + پانی ۲ اونس ملاکر ہر چھ چھ
گھنٹہ بعد پلاویں اور یہ نسخہ بھی اچھا ہے -
نسخہ پھٹکری ۱۰ گرین + سلفٹ-ایرن ۲ گرین + کونین ۲ گرین ٭

ڈائیلوٹ - سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام ۔ پانی ۸ آونس ۔ سبکو ملالین ۔

خوراک آٹھوان حصہ بعد غذا کے دنمین تین دفعہ دو آونس پانی کے ہمراہ پلادین ۔ بعضدفعہ افیون کے استعمال سے اس بیماری کو فائدہ ہوتا ہے - اور ڈاکٹر ٹرد - ساوی لے - ری اُسکی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ دے - لے - ری - اُن کا سفوف دس یا پندرہ گرین کی مقدار مین پہلے دنمین تین دفعہ اور تب چار یا پانچ یا چھہ دفعہ دنمین جبتک اثر اسکا ظاہر نہو دینا چاہئے ۔ بیمار اگر لاغر اور کمزور ہوتا جاوے تو کاڈ - لیور - آئیل پلادین اور اس نسخہ کا استعمال کرین

نسخہ - ڈائیلوٹ - فاس - فارک - ایسڈ ڈیڑہ ڈرام ۔ ٹنکچر اف نکس - وامیکا ایک ڈرام ۔ کنپاؤنڈ ٹینکچر اف سنکونا ۳ ڈرام ۔ پیپر منٹ واٹر ۸ آونس ۔ سبکو ملاکر چھٹا حصہ کہانے سے دو گہنٹہ پہلے دنمین تین دفعہ پلادین ۔ پانی کم پلادین اور غذا مقوی دین ۔

امراض مثانہ

سسٹ - ٹائی ٹس

یعنی

مثانہ کا انفلامیشن

مثانہ مین انفلامیشن بہت کم ہوتا ہے اور اکیوٹ قسم کی بیماری تو بہت ہی کم دیکھنے مین آتی ہے بلکہ طبیب کے مشاہدہ مین کرانک سسٹ - ٹائی - ٹس ہی اکثر آیا کرتی ہے مگر یہ بیماری بہت ہٹیلی ہوتی ہے ۔

اوّل اکیوٹ سسٹائی ٹس

اگرچہ یہ بیماری کُل مثانہ مین ہوسکتی ہے پھربھی مثانہ کے کسی کسی حصہ کے میوکس پردہ مین مگرخاصکر مثانہ کی گردن ہی مین زیادہ ہوتی ہے +

اسباب - بعضدفعہ یہ بیماری ازخود پیدا ہوجاتی ہے مگر کرانک انفلامیشن کے سبب سے اکثر ہوجایا کرتی ہے + نائیزہ رحم اورخصیتہ الرحم کا انفلامیشن پھیلکر مثانہ کو مبتلا کرسکتا ہے اور مرد مین سوزاک اوراسٹرکچر اور نائیزہ مین کسی تیز دوا کی پچکاری سے بھی یہ بیماری پیدا ہوجاسکتی ہے ۔ ضرب و زخم رحم یا او - وی - ری کی کسی رسولی کا دباؤ مثانہ مین پتھری * کن - تھے - ری - ڈش وغیرہ تیز چیزون کا استعمال اور مثانہ مین عرصہ تک پیشاب کا رُکا رہنا بھی بعضدفعہ اِس بیماری کا باعث ہوتا ہے +

علامات - بیمار کو سردی معلوم ہوکر مثانہ مین شدت کا درد پیدا ہوتا ہے نائیزہ مین جلن معلوم ہوتی ہے اور بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی رہتی مگر پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے - شدت کا بخار ہوتا ہے جی متلاتا ہے اور بیمار پست ہمت ہوجاتا ہے مثانہ مین اِس شدت کا درد ہوتا ہے کہ پیڑو سکی سیمون نائیزہ بلکہ رانون تک پہونچتی ہے - پیشاب جب آجاتا ہے درد کو تخفیف ہوجاتی ہے لیکن پیشاب کے جمع ہوتے ہی درد پھر شدت پکڑجاتا ہے - مثانہ کی خراش بسبب اتصال کے ریکٹم تک اکثر پہونچتی ہے جس سبب سے پیچش کے ساتھہ آؤن اور لہو آتا ہے دو یا تین دن مین انفلامیشن نہ رُکا جاوے تو درد کی شدت نہایت بڑھ جاتی ہے - پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے مگر پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے اور اب چونکہ مثانہ کی دیوار کمزور ہوجاتی ہے اِسواسطے پیشاب اُس مین جمع رہتا ہے

پیشاب سرخ رنگ کا بدبودار اور کھارا ہوتا ہے اور بعضدفعہ اسمین قائی - ہرین
کی دھجیان بہی ہوتی ہین جن مین پیپ اور خون کے کیسے پھنسے ہوئے ہوتے ہین
جب انقطاع مثش کچھ عرصہ تک جاری رہتا ہے تب متصل کے اعضا مین پھیلنے
لگتا ہے جیسے بحری یا بول رحم وغیرہ اور اب بیمار روز بروز نڈھال ہوتا جاتا ہے
تمام جسم پسینہ سے معرق رہتا ہے - نبض کمزور ہوجاتی ہے ہذیان ہونے لگتا ہے
اور مرض کے ساتوین دن سے بارہوین دن کے اندر بیمار تلف ہوجاتا ہے *
بیماری جب بہت شدت کی نہین ہوتی ہے تب بعضدفعہ شفا ہی ہوجاتی
ہے یا میو کس پردہ مین زخم پڑکر اور خرابیان پیدا کرتا ہے *

علاج - مثانہ کے مقام پر بڑی بڑی پولٹس بادہنین یا پوست کی ٹکمید
کرین اور مریض کو بار بار آب گرم مین بٹھا دین - قبض ہو تو کسٹرائیل کا جلاب
دین - پیشاب کے رک جانے کی تکلیفین پیدا ہون تو سلائی کا استعمال کرین
ورنہ سلائی داخل نہ کرنی چاہیے - غذا نہایت ہلکی دین جیسے آش جو دودہ -
ساگودانہ - لعاب ریشہ خطمی دہیدانہ مگر چاء کافی اور خمر سے احتراز کرین -
مقعد مین بلاڈونا اور افیون کی سپازری - ٹری رکھین -

نسخہ - اکسٹراکٹ اف اوپیم ایک سے ۲ گرین تک + اکسٹراکٹ اف بلاڈونا
½ گرین + موم ۳۰ گرین + سبکو ملاکر سپازری - ٹری کی ایک گولی بنالین +

دوم کرانک سسٹ نائی ٹس

یہ بیماری بہترے سببون سے پیدا ہوتی ہے چنانچہ بعضدفعہ تو اکیوٹ بیماری کرانک
ہوجاتی ہے اور بعضدفعہ روماٹیزم اور گاوٹ کے مادہ کے سبب یا پیشاب
کے بگڑجانے کے باعث یا پیشاب مین نمکین مرکبات کے زیادہ ہونے کے سبب سے

پیدا ہو جاتی ہے اور متصل کے اعضا کی بیماری کے سبب سے بھی کرانک سسٹس - ٹائی - ٹس ہو جاتا ہے جیسے ریکٹم یا رحم وغیرہ جب مثانہ میں پتھری ہوتی ہے تب بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور سردی کے موسم میں بڈھون کو اکثر یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے ٭

علامات - بیماری جب خفیف ہوتی ہے تب مثانہ میں خواہش اور بل - دس میں خفیف درد معلوم ہوتا ہے - پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار آتا ہے اور اس میں بلغم اور پیپ ہوتی ہے اور بعض دفعہ اس مرض میں مثانہ کی میوکس پردہ کا بلغم اس کثرت سے آتا ہے کہ پیشاب کے نیچے بہت سا لیسدار لعاب بیٹھ جاتا ہے - ڈھالنے تو تار بندھ کر مثل شیرے کے گرنے لگتا ہے ٭

علاج - سبب کو رفع کرکے اسبابات کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ مثانہ میں پیشاب جمع نہ ہونا پاوے کیونکہ مثانہ میں زیادہ دیر تک رہنے سے پیشاب فوراً کھاری ہو جاتا ہے پس دن میں کئی دفعہ سلائی داخل کرکے پیشاب نکالنا چاہیے اور مثانہ کو تین چار آونس آب گرم سے دھو ڈالنا چاہیے یا نہیں تو سات آٹھ آونس پانی میں ۲۰ گرین اکسٹراکٹ اف ہن بین اور تین چار گرین اکسٹراکٹ اف اوپیم حل کرکے اسکی پچکاری کریں لیکن بعد پچکاری کے ایسا کریں کہ اس عرق کا نصف باہر نکل آوے اور آدھا اندر رہ جاوے ورنہ دو آونس پانی میں ایک یا دو گرین اسیٹ - ٹ اف مار - فیا حل کرکے پچکاری کریں اور کل عرق کو اندر ہی رہنے دیں ٭ تا بضات کی پچکاری کرنی ہو تو آب گرم میں خوگراف لڈ یا نائٹ - نک ایسڈ ملا کر پچکاری کریں ٭ دوا پلانی ہو تو انفیوژن اف یو - وا - ارسائی اور بیو - کیو یا ڈیکاک - شن اف پریرا کا استعمال کریں ٭ مقعد میں

بیا - کی کہیں جسکا نسخہ اکیوٹ بیماری

کے علاج مین دیا گیا ہے - اور سکرم پر بلاسٹر دونا یا پلاسٹر بھی فائدہ کرتا ہے -
بیمار کی طاقت زایل نہونا پاوے - ہاضمہ بگڑ گیا ہو تو اسکا تدارک کرین اور
غذا ہلکی اور مقوی دین ؛

مثانہ کی خراش

مثانہ مین خراش ہے یا نہین - یہ بات اسوقت کہی جا سکتی ہے کہ جب مریض کو
بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے چنانچہ گردہ مثانہ پراسٹیٹ گلانڈ یا
یا نا نیزہ مین جب انفلامیشن یا ورم یا رسولی یا کینسر یا اسٹرکچر ہو جاتا ہے تب
پیشاب بار بار آتا ہے - رحم کے ٹل جانے یا ایام حمل مین جب رحم مثانہ کو دباتا
ہے اور مثانہ مین رسولی یا پتھری کے ہونے سے بہی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے -
ہاضمہ کے بگڑ جانے یا گردہ یا مثانہ کی بیماری کے سبب سے جب پیشاب مین
یورک اسڈ یا کوئی مرکب یورٹ یا از قسم اگزالیٹ کے ہوتا ہے تب بہی مثانہ مین
خراش پیدا ہو کر پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے ؛

علامات - پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے بیمار سے آدہ گھنٹہ تک
بہی پیشاب روکا نہین جاتا - روکنے کی کوشش کرے تو نہایت بے چینی اور
درد ہوتا ہے ؛ جب یہ بیماری عرصہ کی ہو جاتی ہے تب مثانہ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا
ہے جس سبب سے اوسکے اندر دو تین آونس پیشاب بہی سما نہین سکتا حالانکہ
صحت مین پندرہ یا بیس آونس تک بہی آجاتا ہے - ہر حالت مین پیشاب کو
امتحان کرکے دیکھنا چاہیے کہ اسڈ یا الکلی ہے اوسمین مرکبات از قسم یوریٹ یا
فاس - فیٹ یا اگزا - لیٹ کے ہین یا نہین - دیکھین کہ پیشاب مین پیپ یا البیومن
یا شکر یا کوئی اور فاسد مادہ ہے یا نہین - اس امتحان سے سبب بیماری کا

معلوم ہوجاتا ہے ؛

بچون کا پیشاب جو خطا ہوجاتا ہے (ان-کان-ٹی نینس اف یو-رن) تو وہ بھی مثانہ کی خراشش کے سبب سے ہوتا ہے - ہمین تو ریکٹم مین کرم کے سبب یا جب بچہ کو البیو-منے-تو-ریا یا ڈوا-یا-بے-ٹیز کی بیماری ہوجاتی ہے تب انکا پیشاب خطا ہوتا رہتا ہے - اور جب طبیعت یو-رک ایسڈ کے پیدا کرنے مین مائل رہتی ہے تب بھی یہ مرض ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ جب سونے سے تھوڑے عرصہ پہلے بہت سا پانی پی لیتے ہین یا جب پیشاب نہین کرکے سونے جاتے ہین تب بچھونے مین موت دیتے ہین - ہم نے ایسا بارہا دیکھا ہے کہ جب یہ عادت بچہ پن مین پڑجاتی ہے تب ساری عمر رہتی ہے ؛

علاج - گرم چیز کھانے یا پینے کو نہ دین - پیشاب کھارا ہو یا بہت ہی کم ترش ہو تو اس نسخہ کا استعمال کرین **نسخہ** ڈائیکوٹ نایٹرو ہائیڈرو-کلوریک ایسڈ ڈیڑھ ڈرام + ٹنکچر اف بلا ڈونا - ایک ڈرام + بے-کوئیڈ اکسٹراکٹ اف پیریرا - ایک ڈرام + ڈیکاک-شن اف پیریرا ۹ اونس + سبکو ملاکر اسکا چھٹا حصہ ان گولیون مین سے ایک گولی کے ساتھ چھ چھ گھنٹہ بعد پلادین **نسخہ گولیون کا** - بن-زائیک ایسڈ ۳۰ گرین + قدرے گوند کے ہمراہ ملا کر چھ گولیان تقسیم کر لین + پیشاب بہت ترش ہو تو اس نسخہ کو پلا دین **نسخہ** لائیکار پوٹاسی ۱۰ سے ۱۵ بوند تک + ٹنکچر اف ہن بن ۳۰ بوند + انفیوزن اف بیو-کیو ۲ ڈرام + سبکو ملاکر دن مین تین دفعہ پلادین - یہ صرف ایک خوراک ہے + رات کیوقت مقعد کے اندر افسیون کی سپا-زی-ٹری داخل کرین یا پانچ سات گرین اکسٹراکٹ اف ہن-بن کی گولی کھلاویں یا ۱۰ یا ۱۵ بوند ٹنکچر اف بلا-ڈونا ہمراہ مناسب لسی کے پلانے سے بیمار آرام سے سو رہتا ہے + بیماری سخت اور ہٹیلی ہو تو سلائی سے پیشاب نکالکر ایک آونس پانی مین ایک گرین مار-فیا حل کرکے مثانہ مین اسکی پچکاری کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے - کمزور بچہ

ہو تو مرکبات فولاد کا استعمال کریں - جسوقت کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا ہے تب
یہ نسخہ مفید پڑتا ہے لنسخہ ٹنکچر فرائڈ کرتی تب - ... ۵ بوند ٹنکچر اف اسٹیل ۱ یا ۱۵ ا
بوند پانی ا اونس - سبکو ملا کر ایک خوراک بنالیں اور دن میں تین دفعہ پلاویں +
بچوں کا پیشاب اکثر اس سبب سے بچپنے میں خطا ہو جاتا ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے تاہم
بہا رہی سبب بچھونے میں موتنے کا بد عادت ہے اور یہ عادت بڑہ ہو کر زیادہ مستحکم
ہو جاتی ہے کہ جب سونے سے پہلے بہت سا پانی یا کوئی اور پتلی چیز پی جاتا ہے یا
رات کے وقت اسکو سردی لگ جاتی ہے یا جب چت سوتا ہے +

علاج - پانی یا کوئی اور چیز پلا کر نہ سلایا کریں - رات کو اٹھا کر دو تین دفعہ
پیشاب کرایا کریں - ٹنکچر اف اسٹیل بہمراہ تھوڑی تھوڑی مقدار پلا دو - نا کے پلا کر
طاقت بخشیں اور کمر اور کمر ہڈی پر بلاسٹر لگانا یا بلاسٹر لگانا یعنی مینٹ کی مالش
بھی مفید ہے - کرم اس مرض کا باعث ہو تو اسکا علاج کریں غذا کی غلطی ہو تو اُس
کو درست کریں + بعض دفعہ پیدائشی چمڑی جب بہت لمبا اور اُس میں
چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے تب بھی پیشاب خطا ہو جاتا ہے اُسصورت میں
ختنہ کر دینا چاہیے +

بستر پر پیشاب خطا ہو جانے کے باب میں بعض طبیب کی یہ رائے ہے
کہ جب بچہ کے مثانہ کا اس - خناک - ٹر مسل کمزور ہو جاتا ہے تب پیشاب مثانہ
کے اوپر کے حصہ میں آکر ٹھہر رہتا ہے جس سے آسانی سے نکل پڑتا ہے اور مثانہ کے پُر
ہو جانے سے یہ بات نہیں ہوتی کیونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ دو گھنٹہ بعد سوجانے کے بچہ موت
دیا کرتے ہیں - پس آسان علاج اسکا یہ ہے کہ چارپائی کے پائینتی کے دونو پایوں کے
نیچے اینٹ رکھدیں تاکہ بہ نسبت سرہانے کے پائینتی اونچی رہے - البتہ پیشاب کرا کر بچہ کو
سُلانا چاہیے اور سوتے وقت پانی نہ پلانا چاہیے +

مس۔ٹر۔بے۔شن
یعنی جلق

اور

اِم۔پو۔ٹن۔سی یعنی نامردی

اور

اس۔پر۔مے۔ٹو۔ریا
یعنی
جریان منی

واضح ہو کہ جلق سے بڑھ کر کوئی عادت ایسی بری نہین ہے جس سے علاوہ نامردی اور جریان منی کے صدہا قسم کی بیماریان پیدا ہو سکتی ہین۔ اور یہہ حیرت کی بات ہے کہ صرف لڑکے ہی نہین بلکہ مرد مشئن بھی جیسے مسجد کے ملا اور مندرون کے پوباری بھی مبتلا ہین۔ تم ہنستے ہوگے اور کہتے ہوگے باین ریش وفش *

علامات۔ جنکو جلق کی عادت ہوتی ہو انکو یا تو رات کو سوتے وقت یا دن کو وقت اور بعض دفعہ عضو تناسل کے ذراسی رگڑ یا خراش سے ہی منی ٹپک پڑتی ہے اس مرض کا بیمار ہمیشہ بے چین سست بزدلا اور مغموم رہتا ہے درد سر اور دوران سر کی شکایت کرتا ہے۔ کانون مین آوازین سنائی دیتی ہین بصارت مین فرق پڑجاتا ہے پتلیان پھیل جاتی ہین دل دھڑکنے لگتا ہے ذراسی حرکت سے سانس چڑھ آتی ہے ادنی سی آواز سے بیمار چونک پڑتا ہے اور ادنی سی بات سے چڑجاتا ہے اور اسکو کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ پشت سے آب سرد ٹپک رہا ہی یا جسم پر چونٹیان رینگتی ہین یا ہاتھ کمر درد و رشل

ہوتو مرکبات [illegible] ہیں [illegible] ہضم [illegible] کمزور ہوجاتے ہین۔ تکلم کے وقت اکثر لکنت
یہ نسخہ مفید پڑھ [illegible] ہے سبب بیماری نہایت شدت پکڑجاتی ہے تب مریض
بو منہ۔ پانی [illegible] ہوجاتی [illegible] اندر کا نگین بیٹھی جاتی ہین۔ صحبت سے نفرت
بچو نکا بیشاور [illegible] کرب [illegible] بیچارہ [illegible] ذلت زدہ ہوجاتا ہے اور ایسا قیاس کرتا ہے
بہایت بول ودر [illegible] زندگی تلخ ہوجاتی ہے خودکشی کو طبیعت چاہتی
ہے آخرکار [illegible] علامات اتفاقیہ در نتائج اس مرض کے یہ ہین نامردی۔
دائم۔ بو۔ گنج۔ سی [illegible] ہاتھہ پاؤن کا کیچ جانا۔ مرگی۔ پڑلے [illegible]۔ اجی۔ ٹا۔ فیق
ہو۔ درد سینہ کی بیماری اور استہاے کاذب ۔
[illegible] کہ ان سببون سے بھی جریان منی کا ہو سکتا ہے جیسے کثرت مجامعت۔ فوطون
پر شدت سے خارش کا ہونا کرم چنونا نکا ہونا۔ بواسیر کی بیماری۔ شقاق المقعد کا مرض مقعد
کا تنگ ہوجانا بسبب اندمال زخم۔ اوندھا سونا ۔

مجلوق کی پہچان۔ عمر بارہ سے اٹھارہ برس کی ہو۔ شادی نہ کی ہو۔ کسی مدرسہ
یا مکتب یا پاٹھ شالا کا طالبعلم ہو۔ یا کسی مسجد کا ملا ہو۔ یا کسی مندر کا پوجاری ہو آنکھون
مین حلقے پڑ گئے ہون۔ آنکھون کی پتلیان پھیل گئی ہون۔ تمہارے سامنے آنکھین چار
نہ کر سکتا ہو۔ بلکہ شرم آگین ہوکر تمہارے سامنے سر جھکائے کھڑا یا بیٹھا ہو۔ آواز کمزور
ہو گئی ہو۔ نبض پتلی اور رانس مین خون کی کمی ہو۔ اونی سی بات مین دل دھڑکتا ہو اور دم
پھول جاتا ہو۔ کمر اور پشت مین درد رہتا ہو تو یقین جان لو کہ ایسا شخص مجلوق ہے اور منی
اوسکی رقیق ہوگئی ہے اور جریان منی کے بیماری مین مبتلا ہے (اس پر۔ نے۔ لو۔ ریا) یا
پہلے کبھی عرصہ تک اسکو جلق کی عادت تھی۔ اوپر جو عمر کی قید لگائی گئی ہے۔ وہ صرف طالبعلمون
پر راست آتی ہے۔ ملا اور پوجاری بڈہے ہو جاتے ہین پھر بھی اپنی عادت بد سے باز نہین
آتے ہین ۔

مثلاً آفرمند سے پوجاری کا نام سنکر تمہین حیرت کیون آئی - حافظ کا قول
ہے کہ کہتا ہے ؛

شعر

واین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند   چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

مگر ایک ایسی پاجی اور نامعقول عادت ہے کہ جبتک ایک خاص ڈھنگ اور ایک
خاص ... جو صرف تجربہ سے حاصل ہوسکتی ہے دریافت نہ کیجائے بیمار ہرگز اسکا
اقبال ؛

ع[illegible] کی عادت کو ترک کر دینا چاہیے ورنہ علاج سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا
یہ قاعدہ ہے کہ انکے شب کے خیزش ہوا کرتی ہے اور نیند ٹوٹ جاتی ہے مگر مجبوراً
آنکھین بند کئے نیم خواب مین پڑا رہتا ہے اور اُس وقت شہوت انگیز
باتون کا تصور اپنی عادت بد کا مرتکب ہوتا ہے - مریضکو کسی خیرخواہ بزرگ
آدمی کے پاس رکھنا کہ حرکت بد کے وقت اُسکو روک دے سکے ہر روز غسل کراوین
غذا ایسی سہل اور کم مصالحہ دار کہلاوین کہانے پینے کی گرم چیزون سے
پرہیز کراوین نہ دین - دوا کے طور پر مقویات کا استعمال کراوین - چنانچہ
دوا کے باب میں جو کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ابتدا مین معدنی مقویات جیسے
فولاد اور رقاس - وہ مضر پڑتے ہین - ان سے شب کے وقت خیزش زیادہ
ہوتی ہے اور خود جاتا ہے - پس میرا یہ قاعدہ ہے کہ بیمار کو پہلے ایسی دوا
دیتا ہون جسسے شہوت اور خیزش نہ ہونا پاوے - چنانچہ -

نسخہ - برومائیڈ - ایک ڈرام + سیرپ - ایک اونس - پانی ۵ اونس
سبکو ملاکر یہ مقدار لکے مین ۳ دفعہ پلاوین - مگر تیسری خوراک سوتے وقت
پلانا چاہیے - ہفتہ دو ہفتہ مین قدر کم ہو جاتی ہے کہ خیزش تک نہین ہوتی تب
باقی مقویات کا استعمال چاہیے -

بیمارون کو برانٹیشن ۔ فاس ۔ فوڈاین پلاتا تہا مگر اب کربے لی گولیون کو اس سے زیادہ
مفید دیکہتا ہون چنانچہ ۶ نمبر کی گولیون کا استعمال اسطرح پر کرتا ہون کہ ایک گولی
صبح کی غذا کے بعد ایک قریب دو بجے بیمار کو کچہہ کہلاکر اور تیسری گولی شب کی غذا کے
بعد کہلاتا ہون ۔ دو تین ہفتہ تک فی خوراک مین صرف ایک ہی گولی کا استعمال کرتا
ہون ۔ بعد ازان ہر خوراک مین دو دو گولیان کہلاتا ہون ۔ ان گولیون کو خالی معدہ مین
نہ کہلانا چاہئیے اور تاکہ ان سے فائدہ ہو ۔ عرصہ دراز تک استعمال کرنا چاہیے اور یہہ کہ
ہفتہ دو ہفتہ استعمال کرکے پانچ سات روز ترک کر دینا چاہیے تب پہر استعمال کرنا چاہئیے
اسیطرح عرصہ دراز تک گولیون کا استعمال جاری رکہنا چاہئیے ۔ مباشرت سے
پرہیز رکہنا چاہیے ۔ قبض نہ ہونے دینا چاہئیے ۔ علاوہ ۶ نمبر کی گولیون کے اپنے تیز تر
گولیان نمبر ۹ اور نمبر ۷ اکی بہی کہلاتا ہون ؞

اگر کرم چمٹنے سے تکلیف ہو تو انکا دفعیہ کرین اور بواسیر کا علاج مناسب کرین اور کوئی
بیماری مرض عضو تناسل پر ہو تو خاص علاج سے اسکا دفعیہ کرین اور ایسی بیماریان
جیسے تنگ ہوجانا مقعد اور نا سنرہ کا یا شق ہو جانا مقعد کا جراح کے حوالہ کر دین ۔

آتشک

اس مضمون کا لکہنا مین نے اسواسطے مناسب سمجہا کہ لوگونکا خیال آتشک کی نسبت نہایت
خام ہے وہ یہ سمجہتے ہین کہ آتشک ایک نہایت ادنی مرض ہے جب اسکا ابتدائی زخم خشک
ہو جاتا ہے تب کوئی بہی برائی اس مرض کی جسم کے اندر نہین رہتی ہے نتیجہ اس خام خیالی
کا یہ ہوتا ہے کہ ہزارہا آدمی جنکو ایک دفعہ آتشک ہو جاتی ہے ساری عمر اسکی برائی مین
مبتلا رہتے ہین چنانچہ ہم اس بات کو ذیل مین ثابت کرینگے ۔

مجکو اس بات پر اتفاق ہے کہ سم حیوانی مین سے مثل سم آتشک کوئی زہر ایسا تیز نہین
ہے جس سے انسان کا جسم ابتر اور ناقص ہو جاتا ہے اور یہ کہ یہ زہر ایسا خبیث ہے کہ نیلے

مریضکو عرصہ دراز تک دبن ہوتیا کے کاموں سے نکما کر دیتا ہی اور اپنا اثر جسم مریض کے اعضا پر ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض مزمنہ اسی آتشک کے سبب پیدا ہوتے ہین اور اونمین سے بعض ایسی بیماریان جو بے معلوم طور پر اپنے مریضونکا ناس کرتی ہین اسی آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہین۔ اور ہڈیون کی بیماریان اور جلد اور میوکس ممبرین کے وہ زخم جو نہایت ہٹیلے ہوتے ہین اور جلد کے ثبور جو دوا کے قابو مین توقت سے آتے ہین اور مختلف قسم کے دردسر اور عصبی بیماریان اور نامردی اور اسقاط حمل اور مرجانا جنین کا رحم کے اندر یہ ساری خرابیان اسی خبیث آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہین *

یورپ مین یہ بیماری ۱۴۹۳ء مین تشخیص کی گئی اور اُس زمانہ کے اطبّا نے اس مرض کے جو جو علامتین اپنی تصنیفات مین درج کی ہین اُنسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرض اُس زمانہ مین بہ نسبت زمانہ حال کے زیادہ تر شدید تہا اور اپنے بیمارون کو جلد تر ہلاک کر دیتا تہا لیکن یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ سبب اسکا یہ تہا کہ زہر اس مرض کا اُس زمانہ مین تیز تر تہا لیکن غالباً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اُس زمانہ مین کثرت سے شراب پیتے تھے اور جسم کی صفائی کیطرف کم متوجہ ہوتے تھے حکیم اصلاح دیر سے دیتے تھے اور نہ اطبّا اُسکا علاج اچھے طور پر نہین سمجھتے تھے۔ سترہ صدی مین اطبّا نے اس مرض کو سہ درجے مین تقسیم کیا تہا یعنی درجۂ اول (پرائمری) درجۂ دوم (سکنڈری) اور درجۂ سوم (ٹرشیئری)۔ درجۂ اول مین ایسا ہوتا ہے کہ مجامعت کے بعد یا آتشک کی پیپ سے ٹیکا لگانے سے زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اُسکی پیپ کے ذریعہ آتشک کا اثر خون مین سرایت کر جاتا ہے۔ اور دو یا تین ہفتہ یا کئی مہینہ بعد خشک ہو جانے زخم کے۔ دوسرے درجہ کی علامتین ظاہر ہوتی ہین۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ آتشک کا زخم جسقدر دیر تک رہتا ہے اور وہ زخم جسقدر زیادہ سخت

ہوتا ہے علامات درجۂ دوم کی بہی اُسیقدر زیادہ تیز وتند پیدا ہوتی ہین مزید برین
آتشک کے زخم کے پیدا ہونے کے وقت بیمار کی صحت جسقدر زیادہ بگڑی ہوئی ہوگی اُسی
موذی مرض کا زہر بہی اُسیقدر جسم مین زیادہ جلد سرایت کر جائیگا اور درجۂ دوم
کی علامتین بہی اُسیقدر زیادہ ردی پیدا ہونگی۔

یاد رہے کہ یہ کچہہ ضرور نہین ہے کہ اندام نہانی پر جو زخم آتشک کا ہوتا ہے (یعنی شنکر)
اُسکے ذریعہ اِس بیماری کا زہر جسم کے اندر سرایت کر جاوے کیونکہ اکثر ایسا بہی ہوتا ہے کہ
میوکس ممبرین کے دانہ کی رطوبت سے یا کسی اور مقام کے تیز آتشک کے زخم کے سبب
سے سخت قسم کا شنکر پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ ایسا بہت دفعہ دیکہا گیا ہے کہ بلا مجامعت
کے بہی شنکر کا زخم پیدا ہوا ہے مثلاً جب اُن لبون کا بوسہ لیا گیا ہے جنپر آتشک کے
دانے ہون یا جب اُس حقہ کو پیا گیا ہے یا اُس پیالہ مین پانی پیا گیا ہے جس مین آتشک
کے بیمار نے پیا ہو تب بہی یہ بیماری پیدا ہوئی ہے۔ اور آتشک کے نطفہ کے بچہ کو دودہ
پلانے سے بہی مرضعہ کو آتشک ہو گئی ہے اور آتشک کے مواد سے ٹیکا لگانے سے بہی یہہ
بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ایسا قیاس کرتے ہین کہ جس شخص کو آتشک ہوئی ہو اُسکی
منی کے ذریعہ عورت کو بہی آتشک ہو سکتی ہے اور اُس مین تو کچہہ بہی شک نہین ہے کہ آتشک
کے نطفہ کا جنین اپنی ما کو بہی اِس مرض مین مبتلا کر سکتا ہے ؞

علامات درجۂ دوم۔ اِس مرض کے دوسرے درجہ مین امراض مفصلۂ ذیل پیدا
ہوتے ہین جسم پر گلابی رنگت کے دہبے یا پہے۔ پیو۔ لر یا پش۔ پٹیو۔ لر قسم کی پہنسیان
اِسکے۔ لے اور اوزقسم کے دانے پیدا ہو سکتے ہین (دیکہو امراض جلدی) علاوہ ازین
پہ مرض اونے۔ کیا اور جسم پر زخم اور حلق زبان اور لبون وغیرہ پر کا ان ڈی۔ لو۔ ما
بہی پیدا ہو جاتے ہین اور ٹانسل۔ گلانڈ بہی زخمی ہو جاتے ہین۔ اسمہ
مرض آئی۔ رائی۔ ٹش۔ بہی پیدا ہو جا سکتا ہے اور ہڈیون کے پردے۔ ری آس ٹیم

مین انفلامیشن ہو جا سکتا ہے ‸ اندام نہانی کے زخم کے خشک ہو جانے کے بہت
عرصہ بعد اور کچھ عرصہ بعد رفع ہو جانے علامات درجۂ دوم کے تیسرے درجہ کی علامتیں
ذیل پیدا ہوتی ہین مثلاً جلد پر رو-پیا کی بیماری اور گہرے گہرے زخم پڑ جاتے ہین-
اور تالو حلق زبان اور عورت کے اندام نہانی نہایت جلد گلنے لگتے ہین- ہڈیون
کے پردہ پے-ری-آش-لٹے-آم مین انفلامیشن ہو جاتا ہے اور ان پر
نو-ڈ پیدا ہو کر پہلے تو وہ زخمی اور تب ہڈیان مُردار پڑ جاتے ہین اور اعضائے رئیسہ
[illegible] پر اسثور پڑ جاتا ہے ‸ اور غالب ہے کہ جن شخصون کو تیسرے درجہ کی آتشک
ہو [illegible] تی ہے اور ان کے نطفہ سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کی طبیعت امراض اسکرا فیولا
اور تپیل اور رٹے-بش-مے-ین-لٹے-ریکا اور حا ئیڈ رو کیفیلس مین مبتلا ہونے کے
لئے مائل رہتی ہے ‸

علامات- جب آتشک کا زہر جسم مین سرایت کر جاتا ہے تب علامات مفصلۂ ذیل
پیدا ہوتی ہین چنانچہ ابتدا مین بیمار کے جسم کے اندر نہایت ہل چل مچ جاتی ہے یعنی بخار
ہو جاتا ہے مریض پست ہمت اور نڈھال ہو جاتا ہے دست و پا اور جوڑون مین درد
ہونے لگتا ہے- شدید درد سر اور بے خوابی ہوتی ہے اور رنگت جلد کی میلی پڑ جاتی ہے
آتشک کے بخار اور دردون کو اکثر رات کے وقت شدت ہوتی ہے اور سبب اس کے
کہ بیمار کا خون تپلا پڑ جاتا ہے (ا-نے-میا) دم لینے مین اسکو تکلیف ہوتی ہے- دل دھڑکنے
لگتا ہے پاؤن پر ورم اُتر آتا ہے اور تب جسم پر داغ نمایان ہونے لگتے ہین- اگر علاج
سے ز[illegible] واپس یہ بیماری کا بدل جاوے تو تنبیہ کے صحت ہونے کے ۲ ہفتے یا ۲ مہینے بعد شکم
اور دیگر مقامات جسم پر گلابی رنگ کے بخارات خوشون کی طرح نمودار ہو جاتے ہین ان کو
دباتے تو مٹ جاتے ہین لیکن اُس مقام پر زردی مائل ایک داغ رہ جاتا ہے- کہ
جس مین بالکل خارش نہین ہوتی اور ساتھ ہی اُس کے تالو کا مقام سُرخ ہو جاتا ہے

اور حلق مین خراش اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور شاید تھوڑے بہت بال بھی جھڑنے لگتے
ہین چاڑے اور گردن کی گلٹیان بھی بڑہ جاتی ہین ۔ علامات جسمی کی شدت مین
بہت اختلاف ہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد گلابی رنگ کے دہبے مرجہانے لگتے ہین لیکن
تب کوئی نہ کوئی اور قسم کے بجار پیدا ہونے لگتے ہین مگر یہ ۔ پیو۔ اِر قسم کے بجار
چہرہ سر جسم اور ہاتہہ پاؤن پر اکثر نمودار ہو جاتے ہین ۔ رنگ اِن بجارات کا
تانبے کا سا ہوتا ہے ۔ اور جب وہ بڑہنے لگتے ہین تب اُن پر چھلکے پیدا ہو جاتے ہین
یعنی مرض سو۔ رائی ۔ بسس کی شکل پکڑ لیتے ہین بعض صورتون مین ایسا ہی ہوتا ہے
کہ پے ۔ پیول بڑہ کر اونچے ٹیلے ۔ برکل بن جاتے ہین اب ملائم تالو اور حلق مین زخم
پیدا ہونے لگتے ہین ۔ یا ٹان ۔ سل گلانڈ مین گہرے گہرے زخم پڑ جاتے
ہین اور حلق کے میو ۔ کس پر دہ پر منہہ کی باچھون مین اور عورت کے اندام نہانی کے
اندر اور لبون پر بہی اور سیون کے مقام پر اور مرد کے فوطون اور مقعد کے گرد
داغ پیدا ہو جاتے ہین اور بال اس قدر گر جاتے ہین کہ بیمار گنجا ہو جاتا ہے یا اُسکے
سر مین کثرت سے بفا پیدا ہو جاتا ہی ۔ اکثر بیمار بہرے ہو جاتے ہین ۔ بعد ازان
کیف وست و پا پر سو۔ رائی ۔ بسس اور زبان کے کنارون پر زخم پیدا ہو جاتے ہین ۔
اٹی ۔ رائی ۔ لٹس کی بیماری بہی اکثر ہو جاتی ہے ۔ بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ عشک
پے ۔ پیول کے دمن ابتدا ہی سے جلد پر پہنسیان پیدا ہو جاتی ہین اور جب وہ پہنسیان
جابجا اکٹھی ہو جاتی ہین اور اُن پر موٹا سیاہ رنگ کا کہرنڈ بندہ جاتا ہے تب بیمار
نہایت بدشکل ہو جاتا ہے بعض دفعہ بجار رجہاک کے دانون کے طور پر نمودار ہو جاتے ہین جلد
کی وہ بیماریان جو آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہین علاج سے بمشکل رفع ہوتے
ہین اور توجہ کے ساتھہ علاج نہ کیا جاوے تو برسون تک جاری رہتی ہین
اُن امراض جلدی مین اور اُنہین جو آتشک کے سبب سے نہین پیدا ہوتی ہین ۔ یہ فرق ہے

کہ انکا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے اور ان میں نہ تو خارش اور نہ گرمی ہوتی ہے اور اکثر مایہ بیج کے طور پر پھیلتی ہیں مگر تشخیص کامل کے لئے حلق اور مُنھہ کو بھی ملاحظہ کرنا چاہئے اور جوڑوں اور گلو کی گلٹیوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اِس مرض کے ابتدا میں جلد پر طرح طرح کے بخارات اکثر پیدا ہو جاتے ہیں یعنی ری۔ سیکل اور پس۔ ٹیول اور اس۔ کا۔ ا۔ س قسم کے بخارات ایک ہی شخص میں پائے جاتے ہیں لیکن یاد رہے کہ ایسا کم ہوتا ہے کہ جلد پر بخارات پیدا ہوں اور اس بیماری کے دیگر آثار نہ ظاہر ہوں جیسے جھڑ جانا بالوں کا۔ بدل جانا آواز کا۔ زخمی ہو جانا زبان کا۔ سُرخ ہو جانا حلق کا۔ رات کو تو دست کا درد کرنا۔ سینہ کی ہڈی کے نیچے درد کا ہونا۔ گوشت یا ہڈی پر تو ڈس کا پیدا ہونا۔ مرض آئی۔ رائی۔ ٹس کا ہو جانا وغیرہ۔ علاوہ ازیں تشخیص کو اس بات سے بھی مدد مل سکتی ہے کہ جب جلد کی بیماریاں آتشک کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں تب سیماب اور آئیوڈین سے اُن کو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور دوسروں کو نہیں ❊

کان۔ ڈی۔ لو۔ مے۔ ٹا یعنی جلد و میو۔ کس پردہ کا اُبھار۔ خاصکر

عورتوں میں اِس قسم کا اُبھار مرض آتشک کے عین ابتدائی علامات ہیں۔ کیونکہ اُن کی اندام نہانی کی لبوں اور سیون اور مقعد کے گرد یہ اُبھار پیدا ہو جاتی ہیں اور مرد وں کی مقعد کے گرد فوطہ چوتڑوں کے مابین اور رانوں اور حشفہ پر بھی اُبھار پیدا ہو جاتے ہیں ❊ بعض دفعہ تو رنگ اُنکا سفیدی مائل ہوتا ہے گویا کسی نے اپنر نائیٹریٹ اف سلور لگایا ہے لیکن بعض دفعہ رنگ اُنکا تانبے کا سا ہوتا ہے اور اُنسے ایک تیز اور گندہ بُودار رطوبت جاری رہتی ہے ❊

یہ بات بھی ممکن ہے کہ بلا شنکر کے بھی جسم پر اُبھار پیدا ہو جا سکتے ہیں۔ مثلاً ایسا ہو سکتا ہے کہ کسیکو سخت شنکر (ہارڈ شنکر) ہو جاوے اور بظاہر جسم پر کوئی بھی علامت آتشک کی موجود نہ ہو۔ فرض کرو کہ اب وہ شادی کرے تو ایسا ہو سکتا ہے کہ بعد چند مہینے کے اُسکی بیوی کے بدن پر بے شمار کان۔ ڈی۔ لو۔ مے۔ ٹا پیدا ہو جا سکتے ہیں۔

چاڈوں کی گلٹیاں پہیل جاسکتی ہین حلق مین زخم پڑ جا سکتے ہین اور تب جسم پر درجۂ
دوم کے بخارات پیدا ہو جاسکتے ہین۔ گو شوہر اُسکا اِس مرض مین دوبارہ مبتلا نہ ہوا ہو
اِس مثال سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے خاوند کے خون مین آتشک کا زہر مخفی طور
پر موجود تہا جس سببسے اُسکی بیوی اِس مرض مین مبتلا ہو گئی ۔

اِس مرض کے درجۂ دوم مین خاص رحم کے اندر بہی بڑی بڑی خرابیان پیدا ہو جاسکتی ہین
چنانچہ عورت بانجہ ہو جاسکتی ہے اور حمل ٹہر بہی جاوے اُس کے شکم کا بچہ اِس بیماری
مین مبتلا ہو جاسکتا ہی۔ اُس عورت مین ایسا ہوتا ہے کہ رحم کا وہ حصہ جو اندام نہانی
کی نالی کے اندر رہتا ہی بڑہ کر ورم کرنے لگتا ہے۔ اندام نہانی کی بعین بہو لکر سخت ہوجاتی
ہین۔ رحم کا منہہ ایک یا کئی جگہہ سے پہلکر زخمی ہو جاتا ہے اور رحم سے ایک رطوبت
مثل پیپ کے برابر جاری رہتی ہے۔ اب حلق اور جلد پر بہی اِس بیماری کے آثار پیدا
ہونے لگتے ہین +

پردہ آئی۔ رس کا انفلامیشن۔ جب آتشک کے سببسے پردہ آئی۔ رِس
مین انفلامیشن ہوتا ہے تب درجۂ دوم کی اَور علامتین خاصکر جلدی بخارات بہی پیدا ہوتے
ہین۔ تیسرے درجۂ مرض مین آئی۔ رِس کی بیماری مزمن ہو جاتی ہی اُس وقت بیماری
علامتین اُسکی یہ ہوتی ہین کہ وہ پردہ فلکدار ہو جاتا ہے تپلی آنکہہ کی دہندلی اور ٹہیڑہی اور
بتنگی ہو جاتی ہی اُسپر لمف کے دانے پیدا ہونے لگتے ہین اور یہ دانے بعض دفعہ اتنے بڑے
بڑے ہوتے ہین کہ حدقہ کے سوراخ کو بند کر دیتے ہین یا بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ
لمف کا ایک پردہ سا بنکر تپا۔ پیچ موٹا ہوتا جاتا ہے + پردہ قرنیہ یا تو شفاف رہ سکتا ہی
یا اُسپر بہی چہوٹے چہوٹے دانون کے پیدا ہو جانے سے وہ پردہ ٹپکدار ہو جا سکتا ہے
رگون کا ایک حلقہ گِرداگرد خون پردہ اِس۔ کلے۔ را ٹکہ پر پہنچا تا ہے۔ لیکن وجع مفاصل
کے سببسے جو آئی۔ رائی۔ ٹِس کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اور اُس سببسے آنکہہ کا سارا اُڈہیلا

سرخ ہوجاتا ہے - وہ بات آتشک کی آئی - رائی - ٹش مین نہین پائی جاتی علاوہ ازین مثل دیگر اقسام آئی - رائی - ٹس کے نتو اسمین بہت درد ہوتا ہے اور نہ بہت کم برداشت روشنی کی ہوتی ہے ؀

بالون کا جھڑجانا - تاوقتیکہ دیگر علامات اس مرض کی پیدا نہون بال اکثر کم جھڑا کرتے ہین اور یہ بیماری صرف سرہی کے بالون مین محدود نہین رہتی بلکہ بھوون پپنیان موچھ اور ڈاڑہی کے بال بہی آتشک کے سبب سے جھڑجاتے ہین اور ساتھہ اس کے ایسا بہی ہوتا ہے کہ اُنگلیون کے ناخن سُکڑجاتے اور اُنکے کنارے جھڑنے لگتے ہین ؀

آتشک کے تیسرے درجہ کی علامتون کو بعض اطبا آتشک کے نتایج شمار کرتے ہین مگر تیسرے درجہ کا شدید یا طول ہوجانا - دوسرے درجہ کی شدت اور طوالت سے تعلق نہین رکہتا کیونکہ بعضدفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا درجہ بہت تہوڑے عرصہ تک رہتا ہے اُسکی علامتین بہی بہت خفیف پیدا ہوتی ہین لیکن تیسرا درجہ نہایت خطرناک ہوجاتا ہے یہ بات خاصکر اُن عورتون مین اکثر ہوجاتی ہے جنکے جسم مین آتشک کے نطفہ کے وسیلہ سے اس مرض کا زہر سرایت کرجاتا ہے ؀ تیسرے درجہ مین بیمار ہمیشہ لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور چہرہ کا رنگ پیلا پڑجاتا ہے بعضدفعہ تو یہ درجہ بس یہین تک رہتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عرصہ بعد جسم پر ہرطرح قسم کے زخم پیدا ہوکر جلد گلنے لگتے ہین - تالو مین زخم پڑکر چھید ہوجاتا ہے اور وہ زخم حلد حلق تک پہیلجاتے ہین ہڈیون پر نوڈس پیدا ہوجاتے ہین یا کوئی عصبی بیماری پیدا ہوجاتی ہے یا کوئی عضو رئیس اس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے ؀

جو زخم حلق اور لوزتین مین پیدا ہوتے ہین وہ اکثر گہرے ہوتے ہین اور اُنپر خاکی رنگ کے چھچھڑے لگے رہتے ہین اور اُنکے گرد کے میوکس پردہ کی رنگت پہیکی ہوجاتی ہے گاہے گاہے یہ زخم گلنے لگتے ہین اسمین درد بہت کم ہوتا ہے مگر نگلنے مین چندان تکلیف نہین ہوتی گو اُنکے پیدا ہونے سے بیمار کی طبیعت نہایت کسلمند ہوجاتی ہے ؀ جب لارنکس اس

مرض مین مبتلا ہوتا ہے تب پہلے اُسکے میو-کس پردہ مین زخم پیدا ہوتا ہے اور یہ زخم رفتہ
رفتہ اِسقدر گہرا ہوتا جاتا ہے کہ ٹونزل کا ٹوس کو کہا کر کریون تک پہنچ جاتا ہے اور انکا بہی ناس
کردیتا ہے اب بیمار کی آواز بیٹہہ جاتی ہے اور کہانسی ہونے لگتی ہے لیکن درد بہت کم ہوتا ہے - بیماری کے
اِس درجہ مین ناک کے اندر بہی زخم پیدا ہوجاتے ہین اور کثرت سے پیپ بہنے لگتی ہے اور
اِسقدر بدبو آتی ہے کہ ناک بہین ٹہرتی - ناک کا زخم آخر کار کریون اور ہڈیون تک پہیلجاتا
ہے اُسوقت بیمار نکیانے لگتا ہے ۰ اس مرض مین زبانکا یہ حال ہوتا ہے کہ جابجا سے پہٹکر زخمی
ہوجاتی ہے اور اُسپر ایک نباتی مادہ کے دانے بہی پیدا ہوجاتے ہین - لیکن یاد رہے کہ زبان کی
یہ خرابیان دو سببسے پیدا ہوسکتی ہین ایک تو آتشک اور دوسری سیماب کے استعمال سے ۰ اسکا
سبب جب آتشک ہوتا ہے تب علاوہ زبان کے جسم پر بیماری کی اور علامتین بہی پائی جاتی ہین
اور جب پارہ کے استعمال سے زبان پہٹ کر زخمی ہوجاتی ہے تب جبڑے کے نیچے کی گلٹیان
پہولکر درد کرنے لگتی ہین ۰ آتشک کے سبب سے زبان کے کنارے پر جو زخم پیدا ہوتے ہین وہ سخت
ہوتے ہین اور اُنپر میلی زرد رنگ کی رطوبت ہوتی ہے کسی تیز چیز کے کہانے یا پینے سے
درد کرنے لگتی ہین اور کہدرے ہوئے نظر آتے ہین ۰

نوڈس - جب آتشک کا زہر جسم کے ہر رگ و ریشہ مین خوب طرح پیوست ہوجاتا ہے تب
ہڈیون کے اوپر کا پردہ جسکو اصطلاح مین پے - ری - اَس - ٹے - اَم کہتے ہین اس مرض
مین مبتلا ہوجاتا ہے چنانچہ پہلے اُسمین انفلامیشن ہوتا ہے جس سبب سے ہڈی اور اُس
پردہ کے مابین ایک رطوبت جمع ہوجاتی ہے اور وہ مقام پہولکر محدود ورم کے طور پر بن
جاتا ہے جسکو نوڈس کہتے ہین - اکثر تو اُن ہڈیون پر نوڈس پیدا ہوجاتے ہین جنپر بجز پوست
کے گوشت نہین ہوتا مگر گاہے گاہے اور ہڈیون پر بہی ہوجاتے ہین ۰ جب کہوپڑی کی ہڈی
پر نوڈس پیدا ہوتے ہین تب پردہ پے - ری - کرے - نی - اَم ہڈی سے جدا ہوجاتا
ہے اور وہ ہڈی زخمی ہوکر مردار پڑجاتی ہے - اِس جگہہ کے نوڈس مین رطوبت زیادہ

ہوتی ہے اسواسطے وہ پلپلے ہوتے ہین ٭ یہ بات یاد رہے کہ آتشک کے سبب سے جب ہڈہی اور پے-ری-اس ٹیئم مین کوئی بیماری ہوتی ہے تب اُس مین ایسا درد ہوتا ہے کہ جس سے بیمار کو نہایت تکلیف ہوتی ہے - یہ درد رات کیوقت اور گرمی کے سبب سے زیادہ ہوتا ہے اور آیوڈائیڈ اف پو-ٹاسیم سے اسکو تخفیف ہوجاتی ہے ٭

آتشک کا زہر جسم مین جب سرایت کرجاتا ہے تب ان اعضا کو اکثر تکلیف ہوتی ہے جیسے گُردے اُنثیین جگر دماغ اور اُسکا پردہ ڈیو-را-مے-ٹر-نخاع اعصاب روودہ پھیپڑے ٭

تشخیص - اس بیماری کے اول اور دوسرے درجون کی علامتین جسقدر دیر سے پیدا ہوتی ہین اُسیقدر اس مرض کی تشخیص مین بہی زیادہ تر دقت پڑتی ہے ٭ آتشک کے سبب سے جب جلد کی بیماریان پیدا ہوتی ہین تب بیمار کے حلق اور تالو مین بہی زخم پیدا ہوجاتے ہین اور اُن جلدی بیماریون کی رنگت تانبے کی سی ہوجاتی ہے ٭ آتشک کے سبب سے چہرہ پر جب کوئی پہنسی پیدا ہوکر پہوٹ جاتی ہے تب اُسمین اور لو-پَس مین ضرور فرق کرنا چاہیے چنانچہ آتشک کی پہنسی کا زخم بہ نسبت لو-پَس کے زخم کے زیادہ تر گہرا اور کنارے اُسکے باریکتر ہوتے ہین اور وہ رنگ بہی اُسکا میلا ہوتا ہے ٭ تشخیص مین شک ہو اور بیمار کے بال بچے بہی ہون تو اُنکی صحت کا حال دریافت کرنے سے وہ شک رفع ہوسکتا ہے کیونکہ آتشک کے بیمار کے بال بچون مین بہی کوئی نہ کوئی علامت آتشک کی ضرور پائی جاتی ہے ٭

انجام - آتشک بُری بلا ہے جب اسکا علاج مناسب طور پر نہین کیا جاتا ہے تب مُہلک ہوجاتی ہے کیونکہ جب اس کمبخت مرض مین ایسے ایسے اعضا مبتلا ہوجاتے ہین جیسے لے-رنگس جگر طحال گُردے رودے دماغ نخاع اور اعصاب تب اکثر مریض تلف ہوجاتے ہین اور آتشک کے سبب سے پھیپڑے بیچارے ون کا بہی بُرا حال ہوجاتا ہے کیونکہ انمین ٹیو-بر-کل پیدا ہوجاتے ہین اور بیمار مسلول ہوکر مرجاتا ہے ٭

علاج سے آتشک کے زہر کا کامل استیصال ہو سکتا ہے یا نہین - اسباب کا جواب ہم بے دھڑک یہ دیتے ہین کہ نہین ہرگز نہین جب یہ موذی زہر رگ و ریشہ مین پیوست ہوجاتا ہے تب اسکی بیخ کنی ممکن نہین - لوگ تم سے یہ کہینگے کہ دیکھو مجھے آتشک ہوگئی تھی اور فلانے جوگی یا فقیر کی دوا کی تھی اب مین بالکل تندرست ہون - لیکن جب تم حکمت کے قاعدہ سے اُنکی صحت کا حال دریافت کروگے تب تم کو یہ معلوم ہوجائیگا کہ یا تو اُنکا ہاضمہ درست نہوگا یا ذرہ سی بارش مین بھیگنے یا سردی کے لگنے سے جوڑون یا جسم کے کسی اَور حصہ مین درد ہو جاتا ہے - یا کھانسی ہونے لگتی ہے - ایسے لوگون کے بدن پر پژمردگی چھا جاتی ہے وہ حوصلہ اور ہمت نہین رہتی ہے جو اس مرض سے پہلے تھی - اُنکے نطفہ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے ایسی تندرست اور توانا نہین ہوتی جیسے صحیح البدن کے نطفہ کی اولاد ہوتی ہے - پھر بتلائے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ آتشک نے اُن لوگون کا پیچھا چھوڑ دیا حقیقت تو یہ ہے کہ آتشک کا زہر جسم مین بیکار پڑا رہتا ہے اور جب موقع ملتا ہے تب اپنا زور جتلاتا ہے - ہم نے دیکھا ہے کہ بلا مجامعت کے صرف اسباب خارجی کے باعث ہی وہ لوگ جنکو یہ مرض کبھی ہوگیا ہو اس بیماری مین دو دو بلکہ تین تین اور چار چار دفعہ مبتلا ہوئے ہین اور بُری موت مرے ہین - خدا اس بلا سے بچاوے - دوست تو دوست ہے دشمن کو بھی یہ بیماری نہ دے - اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ آتشک کی ماں کون ہے تو ہم پکار کر کہینگے کہ آتشک شراب کی بیٹی ہے گو اور بہتیری برائیون کی ماں بھی ہے - اگر تم میرے سے پوچھو کہ آخر آتشک کا کوئی علاج ہے بھی یا نہین تو لو سنو - بتلاتا ہون مگر یہ وعدہ نہین کرتا کہ اس علاج سے بیماری کی بیخ کنی ہوجاتی ہے ہان اتنا تو البتہ ہو سکتا ہے کہ مریض اگر بد پرہیزی نہ کرے تو ساری عمر تک اوسط درجہ کی صحت کا مالک بن سکتا ہے - اسکو غنیمت جان لو کیونکہ یہ زہر بڑا خبیث ہے - پس

علاج - شراب کا نام نہ لے صرف اسیواسطے نہین کہ جب یہ موذی سر چڑھتا ہے تب

عقل کا چراغ گل ہو جاتا ہے اور نشہ کی حالت میں آدمی اندھوں کی طرح گندی عورتوں پر
جا پڑتا ہے بلکہ اسواسطے بھی اپنا چہرہ کو منہ نہ لگانا چاہیے کہ اسکے پسینے سے خون کا دورہ تیز ہو جاتا
ہے اور آتشک کا زخم جو پہلے قضیب پر پیدا ہوتا ہے اُس سے عروق جاذبہ اور خون کی رگیں
آتشک کے زہر کو لیکر خون میں پہونچا دیتی ہیں اور وہ خون تیز رہونے کے سبب سے اُن کے
اُن میں جسم کے ہر رگ و ریشہ میں اُس زہر کو زہر کو پھیر دیتا ہے۔ غذا بیمار کی سیدھی سادی
اور سریع الہضم ہونی چاہیے۔ چاء کافی اور دیگر گرم چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور
دوا کے طور پر سیماب کا استعمال کرنا چاہیے۔ بعض طبیب اسکو برا جانتے ہیں مگر یقین
کرو اس سے بہتر کوئی دوا آتشک کی نہیں ہے۔ اس مرض میں پارہ کا استعمال دو طور
سے کیا جاتا ہے ایک خارجی دوسرے داخلی +

اس بیماری کے دوسرے درجہ میں کہ جب تنکر کے زخم سے آتشک کا زہر خون میں سرایت
کر جاتا ہے اور جسم پر پھوٹ پڑتا ہے تب کیا لوشن یا بلیو پل کا استعمال کرنا چاہیے
تاکہ مسوڑے سرخ ہو جاویں اور کسیقدر منہ بھی آجاوے۔ یہ چاہو کہ منہ جلد آجاوے
تو سیماب کی مالش بھی کرنی چاہیے۔ ہم نے بارہا ایسا دیکھا ہے کہ جب پارے نے
اپنا اثر مسوڑوں پر ظاہر کیا ہے تب جلد کے بخارات بہت جلد رفع ہو گئے ہیں +

بیماری جب بڑھ کر تیسرے درجہ کی علامتیں پیدا کرتی ہے تب گرین۔ آیوڈ۔ ڈایوڈیا
ریڈ آیوڈ۔ ڈایڈ اف مرکری یا پر۔ کلورایڈ اف مرکری سے فائدہ ہوتا ہے چنانچہ
نسخہ۔ گرین آیوڈ ڈایڈ اف مرکری ۱۲ گرین + اکسٹراکٹ اف ہاپس ۴۰ گرین +
اکسٹراکٹ اف اوپیم ۳ سے ۵ گرین تک + سبکو ملا کر چوبیس گولیاں بنا دیں
اور ایک ایک گولی دن میں تین یا چار دفعہ کھلا دیں +

نسخہ۔ ریڈ آیوڈ ڈایڈ اف مرکری ایک سے ۲ گرین تک + ہائیڈرو۔ کلورٹ اف
مار۔ فیا ایک گرین + اکسٹراکٹ اف جن۔ شن ۴۰ گرین + سبکو ملا کر بارہ گولیاں بنا دیں

اور ایک گولی دن مین دو دفعہ کہلاوین اور ہر ایک گولی کے ساتہہ چار یا پانچ
آونس کنپاونڈ ڈی-کاک-شن اف سار-ساپلا دین ÷
اِس بیماری مین ناک کے اندر زخم پیدا ہوجاتے ہین - پہلے تو زخم صرف ناک کے بیچ کے
پردہ پر محدود رہتا ہے لیکن رفتہ رفتہ پہلے کری اور تب ناک کی ہڈی زخمی ہوجاتی ہے
ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اُس سے سڑی بو آتی ہے کیونکہ ہڈی رفتہ رفتہ
مُردار پڑجاتی ہے - غرض ایسی حالت مین ناک کے اِس مرض مین مبتلا ہوتی ہے
آب گرم کی پچکاری سے ہر روز دو مرتبہ صاف کرین اور نسخہ ذیل کا سفوف بطور نسوار
کے پانچ سات مرتبہ ہر روز استعمال کرین چنانچہ
نسخہ - بائی-کار-بونٹ اف سوڈا - ۳ گرین + لائیٹ-کار-بونٹ اف مگنے شیا
۳-گرین + منتھال - ایک گرین + ہائیڈرو-کلورٹ اف کوکین - ۴ گرین +
شوگر اف ملک ڈیڑھ ڈرام + سبکو بناکر سفوف بنالین -
نسخہ - پر-کلورائیڈ اف مر-کری ایک گرین + نوشادر ۳ گرین + آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
۴۰ گرین + لیکوئیڈ اکسٹراکٹ اف سار-سا ۴ آونس + ڈیکاک-شن اف سار-سا
۸ آونس + سب کو ملالین - اِس عرق کا سولہوان حصہ دو آونس پانی مین ملا کر دن
مین تین دفعہ پلاوین ÷
اِشارہ - ریڈ-آیوڈائیڈ اف مرکری کو عرق کے طور پر پلانے کے لئے نسخہ بالا
نہایت عمدہ ہے ÷
نسخہ - ریڈ-آیوڈائیڈ اف مر-کری ۲ گرین + آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۸ سے ۲۰ ۱
گرین تک + ریکٹی-فائیڈ اسپرٹ ایک ڈرام + سرپ اف جنجر - ۴ ڈرام +
ڈیسٹلڈ واٹر ۲-۱۱ آونس + سب کو ملاکر اِس عرق کے ۳۰ قطرے دو آونس پانی
مین ملاکر دن مین تین دفعہ پلاوین ÷

نسخہ - پر - کلو - ایڈ اف مر - کری ایک گرین + نوشادر ۵ - گرین + لیکوئیڈ اکسٹراکٹ اف سار - سا ۲ ڈرام + کمپاؤنڈ ڈیکاکشن اف سار - سا - ۱۲ - آونس + سبکو ملا کر بمقدار ایک آونس کے دن میں تین دفعہ پلاویں + علاوہ نسخہ جات بالا کے یہ چند نسخے بھی بہت مفید ہیں - خاصکر جب آتشک کے سبب سے اِس - کو - اِ - مے جماعت کی بیماریاں جلد پیدا ہوجاتی ہیں +

نسخہ - ٹوا - لو - وُلنش سو - لیو - شن ۲۰ سے ۳۰ بوند تک + ٹنکچر اف جنجر ایک ڈرام + پانی ایک آونس + سبکو ملا کر ایک خوراک کریں اور بعد غذا دن میں دو دفعہ پلاویں +

نسخہ - آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۲۰ سے ۳۰ گرین تک + ٹنکچر اف سرپین - ٹے - ری ۴ ڈرام + گوائکم - مکسچر ۸ آونس + سبکو ملا کر اس عرق کا چھٹا حصہ دن میں تین دفعہ پلاویں +

نسخہ - آیوڈائیڈ اف سوڈی - ام ۶ گرین + کمپاؤنڈ ڈیکاکٹ اف سارسا ۸ آونس سبکو ملاکر اس عرق کا چھٹا حصہ دنمیں تین دفعہ پلاویں +

نسخہ - آیوڈائیڈ اف ایرن ۶ سے ۸ - گرین تک + گلائی - سی - رین ۲ ڈرام + انفیوژن اف کلمبا ۸ آونس + سبکو ملاکر اس عرق کا چھٹا حصہ دنمیں تین دفعہ پلاویں + آتشک کے نوڈوس پر ٹنکچر آف آیو - ڈین یا آیوڈائیڈ اف کڈ - مے - اُم کی مرہم کی مالش کریں + بیمار کو سردی سے بچاویں اور ہڈیوں یا جوڑوں میں درد ہو تو رات کے وقت افیون یا ڈو - وَرس - پاوڈر کہلاویں +

آتشک کے تیسرے درجہ میں سیماب کا بپھارا بہی بہت مفید پڑتا ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی پر بٹھا دیں اور اُس کرسی کے نیچے دو چھوٹے چھوٹے مٹی یا لوہے کے چولہے رکھدیں اور ان چولہوں کے اندر اسپرٹ کی ایک ایک بتی رکھدیں اور ایک پر چھوٹی سی پتیلی میں پانی بہر کر دہر دیں اور دوسرے پر ایک چھوٹا سا توا رکھدیں اُس توے پر ۶۰ گرین سے ۸۰ گرین تک پائی - سل فینوسٹ اف مرکری یا ریڈ - اکسائڈ اف مرکری

چہترا وین - لیکن آتشک کے سبب سے جلد پر بخارات نکلے ہون یا ذات الریہ بیماری ہو یا ہڈیون مین مرض ہو تو اُس توے پر ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک گرین آیوڈائیڈ اف مرکری یا ۳۰ گرین ریڈ آیوڈائیڈ اف مرکری اور ۹۰ گرین ہائی سلفیورٹ اف مرکری رکھہ دین + اب ایسا کرین کہ مُرغیون کے دڑبے کی شکل کا بانس کی کھپاچیون کا ایک ڈھانچا اتنا اونچا اور اتنا چوڑا بناکر مریض کے اوپر رکھہ دین جو گردن سے لیکر زمین تک آجاوے اور کُرسی سے لیکر تریب ڈیڑہ فٹ چارون طرف گھیرلے - اب اُسکو کمبل اور لحافون سے اسطور پر لپیٹ دین کہ صرف بیمار کا سر کھلا رہے جب یہ سب کچھہ ہوچکے تب دڑبے کے اندر کُرسی پر بیمار کو بٹھاکر اُس کُرسی کے نیچے کی دونو بتیون کو روشن کردین تاکہ پانی اور سیماب کا بخار پیدا ہوتا رہے اور بیمار کے بدن مین نفوذ کرتا جاوے ۵ سے ۱۰ منٹ بعد پسینہ شروع ہوجاتا ہے اور ۱۰ سے ۱۵ منٹ بعد کثرت سے پسینہ آنے لگتا ہے - اب بتیون کو بجھا دین اور جب بیمار کا بدن کسیقدر ٹھنڈا ہوجاوے تب خوب طرح پونچھکر خشک کرڈالین + اب چار پانچ آونس گرم گرم ٹِنکچر کشش اف کرکم یا سارسا پلا کر مریض کو تہوڑے عرصہ تک آرام کرنے دین +

آتشک کی بیماری اطفال مین

بچون کو آتشک کا مرض کئی طور سے ہوسکتا ہے یعنے بچہ اس مرض کا ورثہ یا تو اپنے ماباپ سے حاصل کرسکتا ہے یا یہ بیماری اُسکو دودھ پلانیوالی انا سے ہوسکتی ہے مثلاً فرض کیجئے جب کسی عورت کو حمل رہ جاوے کہ جسکے جسم مین آتشک کا زہر موجود ہو تو ایسا ہوگا کہ ایام حمل مین بچہ کے جسم مین جو خون اُسکی ماں کا واسطے اُسکی پرورش کے جائیگا اُس سے وہ بچہ اس مرض مین مبتلا ہوسکتا ہے یا اثر آتشک کا اُس جنین نے اپنے باپ سے حاصل کیا ہو یا جب ما اور باپ دونو اس مرض مین مبتلا ہون غرض اُس حالت مین

جو حمل ٹھیرا ہے اُسکا بچہ ضرور آتشک مین مبتلا ہوجاتا ہے - اور ایسا بھی ہوسکتا
ہے کہ جب عورت کے اندام نہانی مین آتشک کا زخم ہوتا ہے تو پیدایش کے وقت
بچہ کو اُس زخم کی چھوت لگ جاتی ہے یا جس مرضعہ کے جسم مین آتشک کا زہر ہوتا
ہے اور بچہ جب اُسکا دودہ پیتا ہے تو اُسکو بھی آتشک کی بیماری ہوجاتی ہے یا جب کسی
بچہ کو ایسے شخص کے مواد سے ٹیکا (وک - سی - نے - شن) لگایا جاتا ہے جسکے جسم مین
آتشک کا زہر موجود ہو تو اُس ٹیکا یافتہ بچہ کو بھی آتشک ہوجاتی ہے +

علامات — دو یا تین ہفتہ بعد پیدایش کے طفل بظاہر تندرست نظر آسکتا ہے
نہین تو شاذ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی بچہ کی جلد کی رنگت پیلی پڑجاتی
ہے اور چہرہ سکڑ کر ایسا ہوجاتا ہے کہ جیسے بڈھون کا ہوتا ہے لیکن فرض کیجئے پیدایش
کیوقت بچہ مین کوئی علامت آتشک کی نہ پائی جاوے تاہم ایک ہی مہینے کے اندر
اُس بچہ مین زکام کی علامتین بتدریج ظاہر ہونے لگتی ہین اور ساتھ ہی اس زکام
کے دم لیتے وقت چیخنے کی آواز نکلتی ہے اور خشک کھانسی ہوتی ہے - دودہ پینے مین
کسیقدر تکلیف ہوتی ہے اور دہن اور لبین اُس بچہ کی خشک رہتی ہین اور تب جلد
اُسکی خشک اور سخت ہوجاتی ہے - آواز بھاری ہوجاتی ہے - اور دہن اور حلق کے اندر
چھالے پیدا ہوجاتے ہین اور ناخن بھی پھٹ جاتے ہین + جب بغیر علاج کے یہ مرض بڑھتا
جاتا ہے تب بدن کے جابجا بھورے رنگ کے دھبے نمودار ہوجاتے ہین - جلد کے
اوپر کا ذرہ جھڑنے لگتا ہے - ناک کے نتھنے سیون کا مقام مقعد کے گرد اور جوڑون کے
خم پر شقوق پیدا ہوجاتے یا وہ مقامات چھل بھی جاتے ہین - شقوق اور چھلی ہوئی جگہون
کا رنگ تانبے کا سا ہوجاتا ہے - اِس مرض کا اثر آنکھون مین بھی پیدا ہوجاتا ہے جس
سبب سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے اور پپوٹون کے کنارون پر زخم پیدا ہوجاتے ہین
بال باریک ہوکر خشک ہوجاتے یا جھڑنے لگتے ہین - آتشک کے بچون کا مزاج چڑچڑا

ہوجاتا - رات دن کہن کہن کرتا رہتا ہے - کبھی دست اور کبھی قے آتی ہے اور مریض لاغر
وکمزور ہوتا جاتا ہے - جن بچون کے جسم مین آتشک کا زہر ہوتا ہے انکی طبیعت طرح طرح
کی بیماریون مین مبتلا ہونے کے لیئے مایل رہتی - یہ چنانچہ ذکر شدہ کرسخت ہوجاتا ہے
پہیپہڑون مین نیو-مو-نیا کی بیماری پیدا ہوجا سکتی ہے - آنکھ کا پردہ کا رینا زخمی ہوجا سکتا
ہے - سماعت مین فرق پڑ سکتا ہے یا مریض بالکل بہرہ ہو جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ

علاج - تاکو امکان ہو تو کسی مرضعہ کا دودھ پلاوین - مصنوعی غذا سے اس بچہ
کی پرورش کرین - بچہ کو اگر تو آتشک ہو جاوے تو کبھی تندرست دایہ کا دودھ
پلاوین - مرض کی کوئی بھی علامت شروع ہوجاوے تو فوراً سیماب کا استعمال شروع
کرین - مثلاً حب عمر چوتھائی یا ایک گرین کا تیسرا یا نصف گرین کیا - لو - مل ہمراہ
ارو - ما ٹک - پاؤڈر ویتھ چاک کے دنمین تین دفعہ کہلاوین - دست یا پیچش شروع
ہوجاوے تو بعوض کہلانے کے سیماب کی مالش کرین - ترکیب جسکی یہ ہے کہ فلالین
کی کسی دہجی پر تہوڑا سا سیماب کا مرہم لگاکر پیٹی کے طور پر بچہ کے شکم پر باندہ دین
اسکے ہلنے جلنے سے خود اس مرہم کی مالش ہوجائیگی - جلد بچون کی چونکہ نازک ہوتی
ہے تو سیماب ان کے خون مین جلد نفوذ کرجاتا ہے - سیماب کا دینا نامناسب ہو تو
اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم نصف یا ایک گرین - شربت ۳۰ قطرے -
پانی ۳۰ قطرے - سبکو ملاکر دنمین تین دفعہ پلاوین - یہ نسخہ ایک مہینے کے بچہ
کے واسطے موزون ہے - یا اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ایک گرین - کلورٹ اف پوٹاش ڈیڑہ گرین -
کمپاونڈ ٹینکچر اف سنکونا ۵ بوند - شربت ایک ڈرام - پانی ایک ڈرام -
سبکو ملاکر تین دفعہ دنمین پلاوین - یہ نسخہ تین مہینے کے بچہ کے واسطے موزون ہے -

چھیلے ہوئے ... ہو تو اکسائیڈ اف زنک کا مرہم یا ایک آونس
سفید مرہم ... ایک ڈرام ... ملا کر لگا دین - بچہ کو ہر روز
ایک دفعہ ... صاف ستھرا رکھین ؀

باب ششم
امراض جلدیہ
مقدمہ

امراض جلدیہ کے بیان سے پہلے میرا ارادہ جلد کی مختصر تشریح کے بیان کرنے کا ہے پس سنو - بعض آدمی جلد کو ایک ہیچ چیز سمجھکر اسکے صاف ستھرا رکھنے پر بالکل توجہ نہین کرتے جس سبب سے انواع واقسام کی بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین ؀

جلد بھی منزلہ ایک عضو رئیس کے ہے کیونکہ اسکے تعلق بڑی بڑی خدمتین ہین - ایک ٹکڑا جلد کا کاٹ کر کسی باریک بین کے نیچے دیکھین تو اُس مین کئی عجیب وغریب چیزین دکھلائی دینگی چنانچہ دیکھو تصویر الف اور ب - ان تصویرون مین جو ہندسہ ۱ کا ہے وہ جلد کے اوپر کے پرت کو دکھلاتا ہے - اور ہندسہ ۲ دکھلاتا ہے اس سے نیچے کے پرت کو - اور ہندسہ ۳ اور ۲ دکھلاتے ہین اصل جلد کو جسے اصطلاح مین ڈرمس کہتے ہین ہندسہ ۴ کا چربی کے کیسے دکھلاتا ہے - اور ۵ کا ہندسہ پسینہ پیدا کرنیوالا ایک غدود کے پیچون کو دکھلاتا ہے اور ۶ کا ہندسہ اُسی غدود کی مجری کو بتلاتا ہے - اور ۷ وہ جگہہ ہے جہان جلد کے اوپر مجری مذکورہ کھلتی ہے یعنے مسام ؀

تصویر (ب) تصویر (الف)
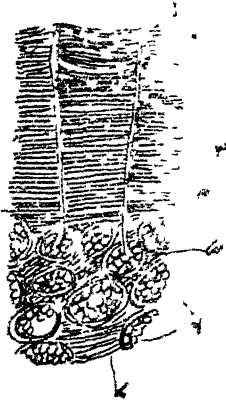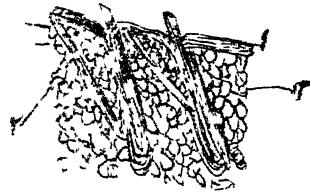
دوسری تصویر ب ایک ٹکڑا جلد کا دکھلاتی ہے جسمین بالون کی ورروغنی مادہ (سے ـ بے ـ یشیش) پیدا کرنے والے غدود نظر آتے ہین ـ ہندسہ ۱ اُس ٹکڑے جلد کے گوشت کے ریشون کو دکھلاتا ہے ۔۔ دائین ہاتھ کیطرف جو ۲ کا ہندسہ ہے وہ بال کی جڑ کے غلاف بتلاتا ہے ۔۔

احساسات کو یاد رکہنا چاہئے کہ جلدمین دو قسم کے غدود ہوا کرتے ہین ایک پسینہ پیدا کرنے والے اور دوسرے وہ جن سے روغن دار مادہ پیدا ہوتا ہے اور علاوہ انکے جلدمین بال کی جڑین بھی ہوا کرتی ہین ۔۔

جسم کی صفائی کے لئے خدا تعالے نے ان تین اعضا کو مقرر فرمایا ہے ـ ایک پھیپھڑے دوسرے گردے ـ تیسرا جلد ۔۔ یعنی خون کا پانی اور کاربانک ایسڈ اور یوریا انہیں تینون اعضا کے ذریعہ خارج ہوتا ہے ـ لیکن جلد کچھہ تو پھیپڑا اور کچھہ گردہ کا کام بھی دیتی ہے کیونکہ مثل پھیپڑے کے جلد آکسیجن کو جذب کرتی ہے ـ اور کاربانک ایسڈ اور پانی کو خارج کرتی ہے اور مثل گردون کے یوریا اور نمکین اجزا بھی جلد سے خارج ہوتے ہین لیکن فعل کے لحاظ سے جلد بہ نسبت

شمش کے گردون ہی سے زیادہ تر مشابہت رکھتی ہے - پس جب پھپڑے یا گردون کے کام مین ہرج واقع ہوتا ہے تب وہ کام بیچاری جلد ہی کو کرنا پڑتا ہے کیونکہ گرمی کے موسم مین جب پسینہ زیادہ آتا ہے تب پیشاب کم پیدا ہوتا ہے - علی ہذا القیاس موسم سرما مین اسکا خلاف وقوع مین آتا ہے - پس دیکھا تم نے جلد کسی عضو ندرونے سے مرتبہ مین کچھ کم نہین ہے * اسکی صفائی کیطرف غور نہ کرنا انواع و اقسام کی بیماری کا مول لینا ہے *

بعد اس تمہید کے اب اُن سببونکا بیان سنو جن سے جلد کی بیماریان پیدا ہوتی ہین - پس واضح ہو کہ کل امراض جلدیہ دو سببون سے پیدا ہوسکتی ہین ایک داخلی دوسری خارجی *

اول اسباب داخلی - اول بعض بیماریان اور ورثہ یا میلان طبع جسکو مریض نے اپنے باپ دادون سے حاصل کیا ہو جیسے مرض اِک - تھیوسیٹس اور اِک - زی - ما اور لائی - کن بھی تھوڑی بہت موروثی امراض مین گنے جاتے ہین *

دوم - چیچک وغیرہ امراض جدری کا زہر جب خون مین سرایت کرجاتا ہے تب خاص قسم کے دانے جلد پر نمودار ہوجاتے ہین *

سوم اندرونی اعضا کے طبیعی افعال کے سبب یا اُن اعضا کی ساخت کے بگڑجانے کے باعث جلد پر بخارات نمودار ہوجاسکتے ہین مثلاً یہ سب جانتے ہین کہ حیض اور حمل کے ایام مین اور بچون کے دانت نکلنے کے ایام مین اور شکم مین کرم کے ہونے سے جلد پر دانے نکل آتے ہین *

چہارم - عمر اور جنسیت لبعض لبعض جلد کی بیماریون کے پیدا کرنے اور جاری رکھنے مین دخل دیتی ہے * مثلاً لو - پس کی بیماری بہ نسبت مردون کے عورتون ہی کو اکثر ہوجایا کرتی ہے اور پو - رائی - گو جو ایک متعدی مرض ہے اکثر بچون ہی کو ہوجایا کرتا ہے

اور ایک-نے سم-پلیکس کی بیماری اکثر ۲ سے ۲۵ سال ہی کے اندر ہوجاتی ہے
علاوہ ازین بعض خفیف قسم کا ایک-نے رو-زی-شیا خاصکر عورتون ہی کو اکثر
ہوجایا کرتا ہے اور ساتی-کو-سیس کی بیماری خاصکر مردون ہی کو ہوجاتی ہے ✣

پنجم-بعض امراض عامہ مثلاً رو-ما-ٹیزم اور گاوٹ ایسے ہین جنکے ہونے سے
ایک-زی-ما اور سو-رائی-سس کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین ✣

ششم-بعض غذائین اور دوائین ایسی ہین جنکے کہانے سے جلد پر بخارات پیدا
ہوجاتے ہین یا اُسکی ہیئت بدل جاتی ہے-مثلاً شراب کے پینے سے شدید قسم کا
مرض ایک-نے رو-زی-شیا پیدا ہوجاتا ہے اور شرابی کا چہرہ مثل چُقندر کے
سُرخ ہوجاتا ہے اور بعض میوہ جات اور جینگڑی مچھلی کے کہانے سے پتین (لر-ٹے-کے سیا)
اُچھل آتے ہین ✣ اور دوائونکا حال یہ ہے کہ سنکھیا سیماب بلاڈونا اور کو-پے-وا
وغیرہ کے استعمال سے بعض طبیعت کے آدمیون کی جلد پر بخارات منودار
ہوجاتے ہین ✣

دوم اسباب خارجی-اوّل-جلد کو صاف نہ رکہنا اور بچون کو میلا کُچیلا
رکہنے سے جلد پر طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین ✣

دوم-جلد پر جب کوئی دوا خراش پیدا کرنیوالی لگائی جاتی ہے یا کوئی ایسا
کپڑا پہنا جاتا ہے جیسے پشمینہ اور بعض بعض پیشے بھی ایسے ہین جن سے آدمی کے بدن
پر خراش پیدا کرنے والی چیزین لگ کر جلد کی بیماریان پیدا کرتی ہین ✣

سوم کرم اور نباتی مادہ بھی ایسے ہین جو باہر سے انسان کی جلد مین سرایت کرکے
بیماریان پیدا کرتے ہین ✣

چہارم-تغیرات موسم کے سبب سے بھی بعض جلدی امراض پیدا ہوتے ہین ✣

جلد کی بیماریون کی تشخیص-اوّل-جب کسی جلد کی بیماری کی تشخیص کرنی

ہیئے تو سارے بدن کے دانون کو خوب طرح دیکھنا چاہئے کیونکہ صرف چند دانونکا دیکھنا کافی نہین ہے *

دوم تشخیص کے وقت اسباب کو ہرگز نہ بھولین کہ خارش کے سبب سے بہتیری جلد کی بیماریون کی شکل بدل جاتی ہے اور یہ کہ خارش کی علامت کے ہونے سے بہتیری جلد کی بیماریون کی تشخیص بہی ہوسکتی ہے مثلاً اگ - زی - ما اور لائی - کن اور اسکے - بیز اور پرد - رائی - گو یہ ہمیشہ کہجلی ہوا کرتی ہے مگر آتشک کے سبب سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہین اُن مین شاذ و نادر خارش ہوتی ہے *

سوم تشخیص کے وقت اسباب کا بہی دہیان ہے کہ بہتیری جلدی بیماریون کے بخارات اکثر ملے جلے پیدا ہوتے ہین * مثلاً ار - لے - کے - ریا کے ساتھہ بہتیرے اور قسم کے بخارات بہی پیدا ہوسکتے ہین اور اگ - زی - ما کے ساتھہ اسکے - بیز کے دانے اور گاہے گاہے سو - رائی - یسِس کا مرض بہی پیدا ہوجاتا ہے *

چہارم - اسباب کو بہی یاد رکہنا چاہئے کہ بہتیری جلد کی بیماریون کے بخارات کامل طور پر نمودار نہین ہوتے مثلاً ہر - پیز زاس - ٹر کے جو دانے پیچہے نکلتے ہین وہ کامل نہین ہوتے بلکہ نکلتے ہی سوکھکر خشک ہوجاتے ہین *

پنجم تشخیص کے وقت بیمار کی عمر - وہ عورت ہے یا مرد - کیا کام کرتا ہے - کس طور پر اوقات بسر کرتا ہے - جسم مین اُسکے کوئی بیماری ہے یا نہین - اُسکے جسم کے کونسے حصہ کی جلد پر مرض ہے - اِن ساری باتونکا لحاظ رکہنا چاہئے ایسا نہ کرنا چاہئے کہ مرض کے صرف چند دانون کو دیکہکر اسکی تشخیص کرین ایسے غافل طبیب اکثر بدنام ہوجاتے ہین *

علاج جلد کی بیماریون کا - اِن بیماریون کے علاج کی نسبت پہلی بات یہ دریافت کرنی چاہئے کہ بیمار کس حالت مین ہے - تندرست ہے یا کسی مرض مین مبتلا مثلاً جلد کی اکثر بیماریون مین مریض کمزور اور رانے - میا کے مرض مین مبتلا ہوتا ہے - پس

اِسصورت مین دوا اور غذا دونو تقویت دینی چاہیے ؞
اکثر عورتون کو حیض بے قاعدہ آیا کرتا ہے اور فولاد کے استعمال سے اُنکو فائدہ ہوتا ہے
اگر اِس حالت مین کسی عورت کو اک۔ نے۔ رو۔ زی۔ شیا کی بیماری ہو جائے تو
بے قاعدگی حیض کے خاص علاج کو بدلنا نہ چاہیے۔ بلکہ اسباب کی اُمید کہنی چاہئے کہ
جب علاج سے حیض اپنے قاعدہ پر آتا رہیگا تب جلد کی بیماری یا تو کم یا بالکل رفع
ہو جائیگی ؞ اِن مرضون کے علاج کیوقت اسباب کو بہی ضرور یاد رکہنا چاہیے کہ بہتیری
جلد کی بیماریان ایسی ہین کہ اُنمین صرف جلد ہی مبتلا ہوتی ہے اور باتون سے مریض بالکل
تندرست معلوم ہوتا ہے مثلاً اگ۔ زی۔ ما اور اِسکے۔ بیٹر بین اکثر ایسا ہی ہوا کرتا ہے ؞
اِن صورتون مین صرف خارجی علاج سے فائدہ ہوتا ہے گو یہ بات درست ہے کہ ایسی
حالت مین ہم اکثر سنکہیا کا استعمال کرتے ہین مگر اس خیال سے نہین کہ سنکہیا سے اور
باتون کو فائدہ ہو بلکہ اِس خیال سے اِس دوا کا استعمال کیا جاتا ہے کہ اثر اِسکا خاص
جلد ہی پر پیدا ہو ؞ لیکن اگرچہ یہ درست ہے کہ بعض جلد کی بیماریون کو صرف داخلی علاج سے
اور بعض کو صرف خارجی علاج ہی سے فائدہ ہوتا ہے پہر بہی اسباب کو نہ بہولنا چاہیے
کہ بہتیری جلد کی بیماریان ایسی بہی ہین کہ جنکا علاج دونو طریقون سے کرنا چاہئے یعنے
دوا کہلانی چاہیے تاکہ جسم مین کوئی نقص ہو وہ درست ہو جاوے اور دوا لگانی بہی
چاہئے تاکہ جلد کی بیماری کو فائدہ ہو ؞
بعض دفعہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب کوئی پُرانی جلد کی بیماری علاج سے رفع ہوتی ہے تب کوئی
عضو اندرونی مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے اگرچہ یہ بات کبہی کبہی ہو جایا کرتی ہے تاہم ایسی ایسی
جلد کی بیماری کا علاج خوب توجہ کے ساتہہ کرکے رفع کر دینا چاہیے اِسکے کرنے سے اکثر
اندیشہ کسی اَور بیماری کے پیدا ہو جانے کا نہین ہے ؞
یہ بہی یاد رہے کہ اگر خارجی علاج سے فائدہ اُٹہانا منظور ہو تو دوا کو کسی ترکیب کے ساتہہ

ہوشیار آدمی کو نہایت جستجو سے لگانا چاہئے - پس ٹیکے لگانے کے باب مین بیمار کو اچھی طرح ہدایت کرنی چاہیے کہ فلانی ترکیب سے اور فلانی فلانی وقت پر لگانا چاہئے ٭

جماعت بندی جلد کی بیماریون کی

جلد کی مختلف بیماریون پر جب ہم نگاہ دوڑاتے ہین اور ان کی طرح طرح کی شکلون اور صفتون کو جب خوب دہیان لگا کر دیکھتے ہین تب بعض مین تو جلد صرف خشک پائی جاتی ہے اور بعض کی جلد پر چھوٹے چھوٹے دانے آبی رطوبت سے بھرے ہوئے اور بعض کی جلد پر پھنسیون کی شکل کے دانے پیپ سے بھرا اور کسیکی جلد پہ ٹھوس دانے اور کسی پر چھالے پائے جاتے ہین اور بعض پر چھلکون کی پٹّین اور بعض آدمی کے چمڑے پر اونچے اونچے ابھار پائے جاتے ہین اور کسیکی جلد کے دانون مین کرم اور کسیکے اندر جاندار نباتی مادہ ہوتا ہے - غرض ان اختلافات کے بموجب کل امراض جلدیہ خاص خاص جماعتون مین ہم بخوبی تقسیم کرسکتے ہین تاکہ انکی تشخیص مین سہولت ہو ٭ پس جلد کی کل بیماریان مفصلہ ذیل جماعتون مین بخوبی منقسم ہوسکتی ہین ٭

جماعت اول - اِگ - زان - تھے - مے - ٹا -

جماعت دوم - وے - سی - کیو - لی -

جماعت سوم - پل - لی -

جماعت چہارم - پس - ٹیو - لے -

جماعت پنجم - پلے - پیو - لے -

جماعت ششم - اِسح کو - ا - می -

جماعت ہفتم - ہائے - پر - ٹرہ - فی -

جماعت ہشتم - مے - کیو - لی -

جماعت نہم - پے - ری - سی - ٹے - سائی -

جماعت دہم - کن - کرائی - ٹوی -

جماعت یازدہم - سے - فی - لائی - ٹوس -

جلد کے الحاقات کی بیماریان

اول - جلد کے غدودون کے بگڑے ہوئے فعل کی بیماریان ٭

دوم - ناخنون کی بیماریان ٭

ان مختلف جماعتون مین امراض ذیل شامل ہین ٭

جماعت اول
اِگ - زان - تھے - مے - ٹا

ار ی - تھے - ما -
ار - لے - ٹے - کے - ریا
رر - زی - او - لا

جماعت دوم
وی - سی - کیو - لی

اِگ - زی - ما -
ہر - پیز
سیبو - رُ - مے - نا

جماعت سوم
بل - لی

پیم - فے - گس
رو - پیا

جماعت چہارم
پَش - ٹیو - لی

اِک - نے
ام - پے - ٹائی - گو
اِک - تھے - ما

جماعت پنجم پے۔پیو۔لی	لائ۔کِن پرو۔رائی۔گو اِس۔ٹرا۔فیو۔لَس
جماعت ششم اس۔کو۔امے	سو۔رائی۔سِیشں پے۔ٹے۔ریا۔سِیشں اِک۔تھیو۔سِیشں
جماعت ہفتم ہائی۔پر۔ٹرو۔فی	مو۔لَس۔کم لِپ۔رو۔سی وی۔رو۔کا کلے۔وِش کان۔ڈی۔لو۔ما
جماعت ہشتم مے۔کیو۔لی	وائی۔لٹے۔لی۔گو کلو۔آنہ۔ما
جماعت نہم کن۔کرائی۔ڈی	لو۔پس کے۔لائنس
جماعت دہم پے سری بسی۔لٹے۔سائی	ٹے۔نیا۔فے۔ڈو۔سا " سر۔سے۔نے۔ٹا " ٹان۔شیو۔رِلَش " سائی۔کو۔سِش " ور۔سی۔کلر اِسکلے۔بیز ہٹے۔رئے۔سِمِش

جماعت یازدہم
سی - فی - لائی - ڈیز

جلد کی مختلف جماعتون کی خاصیتین

جماعت اوّل - اگ - زان - تھے - مے - ٹا - جلد کے جن جن مقامون پر اس جماعت کی بیماریان پیدا ہوتی ہین وہان کی جلد پر انفلامیشن کے آثار پائے جاتے ہین جس سے وہ مقام سُرخ ہو کر کسیقدر سوج بھی جاتا ہے - اور جب مرض رفع ہو جاتا ہے تب وہان سے جلد کے اوپر کا پرت مثل سبوسہ کے جھڑ جاتا ہے *

جماعت دوم - وے - سی - کیو - لی - اس جماعت کی بیماریون مین خرد خرد دانے مثل موتی کے جھلکدار پیدا ہوتے ہین اور اُن مین ایک آبی رطوبت ہوتی ہے جب دانے خشک ہونے لگتے ہین تب اُنپر یا تو باریک باریک چھلکے یا سخت کُھرنڈ بندہ جاتا ہے *

جماعت سوم - بل - لی - اس جماعت مین چھوٹے چھوٹے یا بڑے بڑے بتاسون کی شکل کے چھالے پیدا ہوتے ہین *

جماعت چہارم - پس - ٹیو - لے - اس جماعت کی بیماریون کی پھنسیان جلد کے نیچے کی فرد تک سرایت کر جاتی ہین اور اُنمین پیپ پڑ جاتی ہے جسکے خارج ہو جانے کے بعد دانون کے مقام پر دبیز کُھرنڈ بندہ جاتا ہے - پھنسیان چھوٹی چھوٹی اور گنجان ہوتی ہین یا بڑی بڑی متفرق طور پر چھتر سے ہوئے ہوتے ہین ان بین اور دی - سی - کل کے دانون مین یہ فرق ہے کہ اُنکے اوپر کا جلدی پرت دبیز ہوتا ہے جس سے پس - ٹیول کے دانے دیر سے پُختہ ہوتے ہین - اور ان دونو جماعت کے دانون پر خشک ہو جانے کے بعد جو کُھرنڈ بندہتا ہے اُنمین بھی فرق ہے چنانچہ وے - سی کل

کے دانون کے اندر چونکہ آبی مادہ ہوتا ہے اسواسطے انکا کھرنڈ پتلے بھورے رنگ کا ہوتا ہے - مگر پش - پٹیول کے دانون مین پیپ ہوتی ہے - پس جب یہ خشک ہوجاتے ہین تب اُنپر دبیز پیلے زرد رنگ کا کھرنڈ بندہ جاتا ہے ۔

جماعت پنجم - پے - پیو - لی - اِس جماعت کی بیماریون کے دانے چھوٹے چھوٹے اور ٹھوس ہوتے ہین اور کبھی تو سُرخ اور کبھی جلد کے رنگ کے ہوتے ہین - نتو انمین پانی اور نہ پیپ ہوتی ہے - اکثر اِنمین خارش بشدت ہوتی ہے اور بعد خشک ہونے کے اُنپر سے چھلکے اُڑ جاتے ہین - اتفاق سے جب یہ دانے مرطوب ہوجاتے ہین تب اُنپر سُرمئی رنگ کے کھرنڈ بندہ جاتے ہین اور ناخن سے نوچنے سے جو قطرہ خون کا نکلتا ہے وہ اُن کھرنڈ پر سوکھکر چمٹا رہتا ہے - یہ بڑی بھاری تخفیف پیپولے جماعت کی بیماریون کی ہے ۔

جماعت ششم اس - کو - امے - جو جو بیماریان اِس جماعت کی ہین اُنپر گول گول طبقدار چھلکون کی چٹین پیدا ہوتی ہین اُنمین کسی قسم کی رطوبت نہین ہوتی جب چھلکون کی چٹین جھڑ جاتی ہین تب نہایت جلد اَور چٹین پیدا ہوجاتی ہین - جب جھڑکر اُتر جاتے ہین تب وہ مقام چکنا چمکیلا سرخی مایل اور خشک نکل پڑتا ہے ۔

جماعت ہفتم ہائی - پر - ٹرو - فی - اِس جماعت کی بیماریونمین ساری جلد یا فقط اُسکے اوپر کا فرد یا بال کی جڑ بہ صحت کی نسبت زیادہ تر موٹی ہوجاتی ہے ۔

جماعت ہشتم مے - کیو - لی - اِس جماعت کی بیماریون مین دانے یا پھنسیان نہین پیدا ہوتین بلکہ اُس مقام کی جلد کی رنگت بدل جاتی ہے ۔

جماعت نہم پے - را - سی - ٹے - سا ئی - اِن مین یا تو کرم یا نباتی مادہ ہوتا ہے ۔

جماعت دہم کن - کرا ئی - ڈ ی - اِنمین تاثیر سرطان کی بیماریون کی ہوتی ہے

اور ایسے زخم پیدا ہو جاتے ہین کہ جو خشک ہونے مین نہین آتے اور خشک بہی ہو جاتے
ہین تو کسی اور مقام پر پہوٹ پڑتے ہین ٭

جماعت یازدہم سی - فی - لائی - ڈس - انکی خاصیتین نرالی ہوتی ہین -
جنکا بیان جماعت یازدہم مین مفصل کیا جائیگا -

جماعت اول اگ - زان - تھے مٹا

اول مرض اری تھے - ما

اس بیماری مین جلد خشک ہوکر سُرخ ہو جاتی ہی یا اسپر سُرخ سُرخ کسیقدر اونچے اونچے
دہبے پیدا ہو جاتے ہین جنمین گرمی اور ٹیس ہوتی ہی - یہ دہبے بعضدفعہ تو یون ہی رفع
ہو جاتے ہین - مگر بعض اوقات اُنپر سے بہوسی کے طور پر چھلکے پیدا ہو کر جھڑ جاتے ہین یہ
مرض متعدی نہین ہے پہر بہی بہتیری قسم کی شدید بیماریون مین جلد پر اکثر پیدا ہو جاتی
ہی جیسے بخار اور انفلامیشن مین اور استسقا مین بھی پیدا ہو جاتی ہے - چند دن آوزار
کے آپسمین رگڑ جانے کے سبب اور جب چہرہ اور ہاتھ پاؤن پر دہوپ یا گرد لگ
جاتی ہے - تب بہی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے - اس مرض کی کئی قسمین ہین چنانچہ
جب یہ بیماری بازو - گلا - چہرہ اور چہاتی پر ہوتی ہے اور اُس کے سُرخ دہبے تہوڑے
ہی عرصہ تک رہ کر رفع ہو جاتے ہین تب اس بیماری کو اری - تھی - ما - فیو - گکس -
بولتے ہین ٭ گاہے ایسا ہوتا ہے کہ سُرخ دہبون کے بیچ بیچ مین چھوٹے چھوٹے
کسیقدر اونچے اونچے پٹو - بر - کل پیدا ہو جاتے ہین تب اس مرضکو اری - تھو - ما ٹیو - برکیو
لے - ٹم بولتے ہین اس قسم کی بیماری اکثر مزمن ہوا کرتی ہی ٭
ڈراپ - سی کی بیماری مین جب پاؤن پہول جاتے ہین تو اُس مقام کی جلد پر اکثر گہرے
رنگ کے سُرخ دہبے پڑجاتے ہین - اس قسم کی بیماری کو اری - تھی - ما - لے - وا

ہاتھتے ہین - بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بازو گلے اور چھاتی پر چھلکیلے سُرخ رنگ کے بڑے بڑے دہبّے پیدا ہو جاتے ہین اور اُن مین چھوٹے چھوٹے دانے بہی ہوتے ہین اِس قسم کی بیماری کو اری - تھے - ما - پے - پیو - رے - ٹم بولتے ہین - اِس بیماری مین مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے ٭

بعض دفعہ سُرخ دہبّے بیضوی شکل کے اور کسیقدر اونچے اور ٹانگون کی اندر کیجانب پر ہوتے ہین اور سُرخی اُن کی آٹھ یا دس دن کے اندر اودی ہو جاتی ہے - اِس قسم کی بیماری کو ارے - تھے - ما - نو - ڈو - زم بولتے ہین - دہبّون کا درمیانہ حصّہ بہ نسبت کنارون کے زیادہ تر سُرخ ہوتا ہے ٭

یہ بیماری ایک اور قسم کی ہوتی ہے جو مقابلہ کی جلد کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً جسیم عورتون مین پستانون کے نیچے اور جسیم بچون کی بغلون مین ٭ اِس قسم کی بیماری کو اری - تھے - ما - انٹر - ٹرائی - گو بولتے ہین ٭

اِس بیماری کی ایک اور قسم وہ ہے جسمین دہبّون کے ایک جانب کے کنارے سخت اُونچے بلدار اور سُرخ ہوتے ہین اور دوسری جانب کی سُرخی کی کوئی حد نہین ہوتی یہ بیماری مُسن آدمیون کے ہاتھ پاؤن اور کمر پر ہوتی ہے - اِس کو اصطلاح مین اری - تھی - ما - مار - جی - نے - ٹم بولتے ہین ٭

تشخیص - اِس مرض کی تشخیص مین اکثر وقت نہین پڑتی پر بعض دفعہ خفیف قسم کے اری - سی - پے - لِس اور اِسمین فرق کرنا پڑتا ہے - پس یاد رہے کہ اری - تھی - ما کی سُرخی زیادہ گہری ہوتی ہے اور بہ نسبت اری - سی - پے - لِس کے کمتر اودی اور اِس مرض مین بیماری کا مقام اِسقدر پہولا ہوا نہین ہوتا جیسے اری - سی - پے - لِس مین ہوتا ہے اور نہ تو اِس مین مثل اری - سی - پے - لِس کے اِس قدر جلن - حرارت اور ... ہوتا ہے اور نہ جسمی تکلیفین زیادہ ہوتی ہین اور اِس مرض مین بخار بہی کم ہوتا ہے

بعض دفعہ اری-تہیما-نوڈیوگنگس کو ار-ٹی-کے-ریا-ای-وا-نے-ٹوا سے فرق
کرنا پڑتا ہے چنانچہ ار-ٹی-کے-ریا کے بخارات بہت جلد رفع ہو جاتے ہین اور
پھر اسی مقام پر فوراً ظاہر ہو پڑتے ہین مگر اری-تہیما-نوڈیوگنگس کی سرخی بھی اگرچہ
تو رفع ہو جاتی ہے لیکن پھر اُسی مقام پر ظاہر نہین ہوتی علاوہ برین اس بیماری
مین اسقدر خارش اور چنک نہین پڑتی ہے جیسے ار-ٹی-کے-ریا مین ہوا کرتی ہے
اور یہ مرض کسی اور بیماری کی حالت مین پیدا ہو جاتی ہے مگر ار-ٹی-کے-ریا
خود ایک مستقل بیماری ہے۔ انجام اس مرض کا بخیر ہے *

علاج۔ جب یہ بیماری بسبب تمازت آفتاب یا گرم ہوا کے مسافرون کو ہو جایا کرتی
ہے تو مقام مرض پر روغن یا ملائی کی مالش کرین اور اگر کسی شدید مرض کی حالت
ہو جاوے اور یہ امر اگر مانع نہ ہو تو مریض کو آب گرم مین بٹھلاوین اور جب یہہ مرض
کسی عضو اندرونی کی بیماری کے باعث پیدا ہو جاوے تو اصل مرض کا علاج کرنا چاہئیے
اوسکے رفع ہونے سے اری-تہیما کی بیماری بھی جاتی رہیگی *

اری-تہیما-لے-وی کا علاج اسطور پر کرین کہ بیماری کے مقام کو گولڈ-لوشن سے
دھو کر اور اچھے طور پر خشک کر کے اُس پر میدا چھڑک دین اور روئی سے اُس عضو کو لپیٹ
دین اگر مرض پھیلتا جاوے تو لڈ-لوشن مین لینٹ تر کر کے مقام مرض پر لگا دین
اور تب اُس پر گٹا-پرچہ باندھ دیوین۔ بعض دفعہ اری-تہیما-انٹر-ٹری-گو ایک
بڑا ہٹیلا مرض ہوتا ہے خاصکر جب بچون کے کانون کے پیچھے ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے
روکنے کے لئے عین ابتدا مین مقام مرض پر باریک میدا یا ارا روٹ چھڑکین لیکن
بیماری اگر پرانی ہو جاوے تو اس مرہم کا استعمال کرین *

نسخہ۔ کاربونٹ اف لڈ۔ دو گرین۔ مرہم سفید موم ایک اونس * گلا-ئی-سی-رین
نصف ڈرام۔ ملا لین اور جب بیماری بہت ہی پرانی ہو جاتی ہے تو مرہم یا روغن کے

قسم کی چیزون کے لگانے سے بعوض رفع ہونے کے بڑھ جاتی ہے اُس حالتمین یہ عرق بہت

مفید پڑتا ہے چنانچہ *

نسخہ - سلفٹ اف کا - پر یعنے طوطیا ۳ گرین - روز - واٹر یعنے عرق گلاب ایک آونس * دونو

کو ملاکر اِس عرق مین لینٹ تر کرکے مقام مرض پر لگادین اور لینٹ کو برابر تر رکھین *

جب جوان آدمیون کے چھڈون مین یہ مرض ہو جاتا ہے تو کھیرے کی مرہم سے

اِسکو بڑا فائدہ ہوتا ہے -

نسخہ مرہم کھیرا - چربی ایک سیر * چربی بھیڑ کے گردون کی - ایک پاؤ * کھیرے

لگاگو دادہ ۳ - آونس * پہلے دونو قسم کی چربیون کو آگ پر پگھلادین اور تب اسمین

کھیرے کا گودا چھوڑ کر گھوٹ ڈالین * چھڈون کو کپڑا تر کرکے خوب پونچھکر اس مرہم

کو دن مین تین مرتبہ خوب جماکر لگادین * اور جو یہ مرہم دستیاب نہو سکے تو نسخہ

مفصلۂ ذیل کا اِستعمال کرین *

نسخہ - اسے - ٹٹ اف زنک ۱۰ گرین * عرق گلاب ایک ڈرام * موم روغن ایک

آونس * سبکو ملالین *

جب ا ر د - تھی - ما - پے یپو - لے ٹم جوانون کو ہو جاتا ہے تو اسکا علاج اینٹی - فلو - جسٹک

دواسے کرنا چاہئے اد - خاصکر ین جلاب اس مین مفید پڑتا ہے - اس مرض مین تپ جاتی

ہو جاوے اور مریض طاقتور بھی ہو تو اس نسخہ کا استعمال کرین -

نسخہ - ٹار - ٹار - اے ٹاٹ ۲ گرین * سلفٹ اف - مگ - نے شیا ۲ آونس -

پانی ۳ آونس * سبکو ملالین * اِس عرق کو بمقدار د و آونس کے جبتک تپ اور دست

شروع نہو جاوے دو دو گھنٹے بعد پلادین اور جب یہ بیماری مسن آدمیون کو ہو جاتی

ہے تب ادویات مقوی سے علاج کرنا چاہئے مثلاً ٹنکچر اف بارک ہمراہ انفیوژن اف کواشیا

یا کلمبا کے دیوین اور ار ی - تھی - ما ٹو - ڈو - زم کے علاج کے باب مین یاد رہے - کہ

اس بیماری مین بہی علاوہ لگانے کے دوا پلانی بہی چاہئے مثلاً بیمار کو آب گرم سے دوسرے تیسرے غسل کراوین اور بہت چلنے پہرنے سے باز رکہین اور جبتک بخار کی شدت کم نہ ہولے تبتک غذا ہلکی دیوین اور کیبا - لو - مل اور جلیپ کا جالاب دیکر سی - لائین - انٹے - مو - نیل - کیچر کا استعمال کرین چنانچہ یہ نسخہ سی - لائین - کیچر کا بہت مفید ہے ❊

نسخہ - اسٹ - ٹار - ٹریٹاف پوٹاش ½ اونس ❊ سوہاگہ ایک ڈرام ❊ صاف شکر ۳ ڈرام ❊ پانی ۱۲ اونس ❊ اس عرق کا دو اونس چہہ چہہ گہنٹے بعد پلادین ❊

دوم ار - ٹے - کے - ریا

دوسری بیماری اس جماعت کی وہ ہے جسکو اصطلاح مین ار - ٹے - کے ریا انگریزی مین نے - ٹل - راش ❊ پنجابی مین چہپاکیان اور اردو مین پتہ نکلنا بولتے ہین ❊ خاصیت اس مرض کی یہ ہے کہ اس مین گول گول اور کسیقدر اونچے سفید مایل بزردی یا زرد مایل بسرخی چکہ جسم پر نکل آتے ہین گرد اُنکا سرخی مایل ہوتا ہے اور جلد پیدا ہوکر اکثر جلد مٹ جاتے ہین اور انمین سوزش اور چنک اور شدت کی خارش ہوتی ہے - یہ مرض متعدی نہین ہے اور اکثر اسکے ہمراہ تہوڑا بہت بخار بہی ہوتا ہے یہ بیماری شدید یا مزمن ہوتی ہے - جب شدید ہوتی ہے تو صرف چند ہفتہ تک رہتی ہے لیکن مرض مزمن مہینون یا برسون تکلیف دیتا ہے ❊ یہ مرض چار قسم کا ہوتا ہے ❊

اول ار - ٹے - کے - ریا فے - بری - لس ❊

دوم " " " ان - ٹرمے - ٹنس ❊

سوم " " " ای - وا - نے - ڈا ❊

چہارم ار - ٹے - کے - ریا ٹیو - بے - رو - زا ❊

اول - ار - ٹے - کے - ریا - فی - برائی - لیس - اس مرض مین پہلے
خفیف بخار کی علامتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ لرزہ - درد سر - حرارت تشنگی اعضا شکنی
قے اور بہوک مرجاتی ہے ۲۴ گہنٹہ سے ۴۸ گہنٹہ کے اندر پتّین نکل آتے ہین لیکن جن
مقامون مین نکلنے والے ہوتے ہین تہوڑے عرصہ پیشتر وہان پر جلن سوزش
اور خارش ہوتی ہے اور تب پتّون کی چکپین نمودار ہو جاتے ہین مگر تہوڑے عرصہ
تک رہ کر مفقود ہو جاتے ہین ان مین نہایت شدت سے خارش اور جلن ہوتی ہے
اور اکثر دورا اس مرض کا ایک ہفتہ سے ۱۰ دن تک رہتا ہے اور جب چکّہ مین نرم
ہو جاتی ہین تب ان مقامون پر سے باریک بہوسی کی طور پر جلد کا اپی - ڈرمس
جہڑ جاتا ہے ❊

دوم ار - ٹے - کے - ریا ان - ٹر - مے - ٹنٹ - اس قسم کی بیماری
مثل تپ نوبتی کے نوبت بنوبت ظاہر ہوتی ہے یعنی کبہی تو ہر روز اور کبہی دوسرے
تیسرے پیدا ہوتی ہے ❊

سوم ار - ٹے - کے - ریا اے - وا - نے - ڈا - اس قسم کی بیماری
پرانی ہوتی ہے اور اکثر برسون تک تکلیف دیتی ہے اور اگرچہ اس مین بخار نہین
ہوتا پر بیمار کی جان خارش کی شدت سے عذاب مین رہتی ہے - چکپین اس مین اکثر
شام کے وقت نمودار ہوتی ہین اور رات کیوقت اپنی کمال کو پہنچکر صبح ہوتے مفقود
ہو جاتے ہین اور شدت انکی ۵ سے ۶ گہنٹہ تک رہتی ہے مگر ادنے خارجی سبب سے
پہر پیدا ہو جاتے ہین اور جب یہ مرض عرصہ تک رہتا ہے تب بیمار کی صحت مین
بہی فرق پڑ جاتا ہے ❊

چہارم ار - ٹے - کے - ریا - ٹیو - بے - رو - زا - اس قسم کی بیماری
بہت شاذ دیکہنے مین آتی ہے - اس مین سخت اور سرخ رنگ کے گول گول ابہار مثل چہوٹے اخروٹ

کے پیدا ہوتے ہین مگر درمیانہ حصہ اُنکا اونچا اور زردی مائل ہوتا ہے یہ مرض زنانہ کمزور
ہوا کرتا ہی اور نہایت ہٹیلا کیونکہ بعض دفعہ دو یا تین یا کئی سال تک رہتا ہی۔ مگر گاہ گاہے
تہوڑے عرصہ کے لئے رفع بہی ہوجاتا ہے * یہ بیماری عورتون کو بہ نسبت مردون
کے زیادہ ہوا کرتی ہی اور بچون اور جوانون کو بہ نسبت بڈہونکے۔ اگرچہ سبب اس
بیماری کا اچہے طور پر دریافت نہین ہوسکتا پر یہ تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ مرض معدہ سے
بڑا تعلق رکہتا ہی یعنی جب ہاضمہ مین کسی طرحکا فرق پڑتا ہی تب یہ بیماری جلد ظاہر ہوجاتی
ہی اور بعض آدمیون کو کسی خاص چیز کے کہانے سے یہ مرض ہوجاتا ہی چنانچہ کہیرے اور
ککڑی کے کہانے سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور بچون کو دانتون کے نکلنے کے وقت
یہ مرض اکثر ہوجاتا ہی۔

تشخیص۔ شدت کی خارش گول گول چکتے ہین اور اُنکا جلد رفع ہوجانا کافی علامتیں
ارٹی کیریا کے پہچاننے کی ہین * **انجام**۔ اس مرض کا بخیر ہوتا ہے *

علاج۔ اس مرض کی قسم اول کا علاج بذریعہ نمکین جلاب اور معرقات سے کرنا چاہیے
اور جب یہ بیماری بسبب مداخل یا کسی ثقیل غذا کے کہانے سے ہوجاوے تو فوراً قے
کراوین چنانچہ سلفیٹ آف زنک یا اپی کے کوانا کا استعمال کرین اور بعد قے
کے کیا لو مل اور جلیپ کا جلاب دین جب یہ مرض نوبت بنوبت ظاہر ہو تو کونین اور
مقویات کو کام مین لاوین۔ نوبت سے پیشتر قے کرانے سے نوبت اکثر رُک جاسکتی
ہی * ارٹی کیریا امی والنے۔ ڈاکا علاج مقویات سے کرنا چاہیے مثلاً
سائی ٹریٹ آف آیرن اور کونین کا استعمال کرین اور رات کیوقت ڈوور پوڈر
کہلاوین لیکن اس قسم کے ارٹی کیریا کو جیسے بائی کارب ونیٹ آف سوڈا سے
فائدہ ہوتا ہے ویسے کسی اور دوا سے نہین ہوتا مگر اسکو نصف سے ۲ ڈرام تک کہانے کے
گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے * ارٹی کیریا ٹیوبروسا کا علاج بہی مثل دیگر

کرین لیکن جب بیماری ہٹیلی ہوتی ہے تب ار-سنک کا استعمال کرنا پڑتا ہے
اور جب ان مین سے کسی قسم کا مرض کسی عضو اندرونی کی بیماری کے سبب سے ہوتا ہے
تب اُس بیماری کا خاص علاج کرنے سے ار-ٹے-کے-ریا کی بیماری بھی رفع ہوجاتی ہے*

علاج خارش کا- اس بیماری مین خارش بہت ہوتی ہو تو اُسپر ۲م گرین-بن اکسائیڈ
ایک پاینٹ پانی مین حل کرکے لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور ہموزن ٹنکچر اف
بن-زا-ین اور پانی ملاکر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے* خارش کا علاج دیکھو-
جماعت پنجم مرض پرو-رائی-گینس*

ار-ٹے-کے-ریا فے-برائی-لس مین اس عرق کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے*
نسخہ-کار-بونٹ اف پوٹاش ۳۰ گرین* عرق گلاب ۱۲ آونس* ریکٹی-فائیڈ اسپرٹ
نصف آونس* جب مقام پر خارش ہوتی ہو اُسپر لنٹ کے ٹکڑے اس عرق مین بھگوکر
لگادین اور جب یہ بیماری پرانی ہوجاتی ہے تب کلورا-فارم کے لگانے سے فائدہ
ہوتا ہے چنانچہ **نسخہ**- کلورا-فارم نصف ڈرام* سفید مرہم ایک آونس* دونو
کو ملالین* جب مقام پر خارش ہوتی ہے اُسپر اس مرہم کا لیپ کردین-عرقیات اور
مرہم جنمین ہائڈرو-سیانک اسڈ ملا ہوا ہوتا ہے وہ بھی اس علامت کو مفید پڑتے
ہین-جب یہ بیماری بچونکو ہوجاتی ہے تب اُنکے شکم کا خیال ضرور رکھین اور ہر حالت مین
چاہیے دانت نکلنے والے ہون چاہیے نہون مسوڑا بچون کا ضرور چیر دین اور جب
یہ مرض نہایت چھوٹے بچہ شیرخوارہ کو ہوجاوے تو اُسکے مرضعہ کی صحت پر متوجہ ہون
اس عمر مین خارش رفع کرنے کے لئے کے-مو-مایل کے گرم انفیوژن کو جسم پر
بذریعہ اسفنج کے لگادین*

غذا- اس بیماری مین غذا کی بہت تاکید کرنی چاہئے مثلاً بیمار اپنی تجربہ سے اگر
جانتا ہو کہ فلانی شے مضر ہے تو فوراً اُسکو ترک کراوین اور شدید قسم کی بیماری مین

مریض کی غذا ہلکی ہونی چاہیے لیکن قسم مزمن مین غذا مقوی مگر گرم نہونی چاہیے +

سوم رو-زیو-لا

یہ بیماری مے-زلس سے بہت مشابہت رکہتی ہے مگر بہ نسبت اُسکے بخارات اسکے کم واقع ہوتے ہین اور اسمین تپ اور زکام بہی کم ہوتا ہے صرف کسیقدر گلا دُکہتا ہے-بخارات اسکے کسیقدر ابہرے اور گلابی رنگ کے ہوتے ہین شکل انکی بے قاعدہ ہوتی ہے اور تہوڑے ہی عرصہ تک رہکر رفع ہوجاتے ہین مگر پہر ظاہر ہو پڑتے ہین-یہ بیماری متعدی نہین ہے-اس مرض کی دو قسمیں ہین ایک رو-زیو-لا ای-ٹیو-یلے سے تہیکا اور دوسری رو-زیو-لا سم-ٹو-مے-ٹیکا +

قسم اول کی بیماری اس طورسے شروع ہوتی ہے کہ اسمین ابتدا کے اندر کسیقدر بخار رہتا ہے اور جب جلد پر بخارات اچہے طور پر نکل پڑتے ہین تب شدت بخار کی کم ہوجاتی ہے-اس بیماری مین نزرد رنگ کے سُرخی مایل بے شمار رہبتے پیدا ہوتے اور تہوڑے عرصہ بعد بالکل سُنج ہوجاتے ہین اور پہلے تو چہرہ اور گلو پر نمودار ہوتے ہین بعد ازان سینہ اور ہاتہہ پاؤن پر اور اکثر تہوڑے عرصہ تک رہتے ہین چنانچہ ۲۴ گہنٹہ سے ۸۴ گہنٹہ کے اندر بالکل رفع ہوجاتے ہین بعدازان بخار کی علامتین پہر لوٹتی ہین اور تب اس مرض کے بخارات بہی پہر عود کرتے ہین-یہ بیماری اکثر پانچ روز سے سات روز تک رہتی ہے تب اپے-ڈر-مس کے چہوٹے چہوٹے چہلکے بہوسے کے طور پر جہکر اُٹہ جاتے ہین +

قسم دوم کی بیماری یعنے رو-زیو-لا سم-ٹو-مے-ٹیکا بخار کی بیماریون مین پیدا ہوتی ہے اور علامات اسکی مثل قسم دوم کے ہوتی ہین +

اسباب-یہ بیماری چاہے کسی عمر مین ہوجاوے پر جوانون کو بہ نسبت بڈہون کے

زیادہ تر ہوتی ہے ۔ جلد پر کسی تیز چیز کے لگنے سے ہوجاتی ہے اور ایسے اسباب
داخلی سے بھی پیدا ہوسکتی ہے جس سے جلد کی رگون مین خون زیادہ آجاتا ہے
اور گرمیون مین بسبب تمازت آفتاب پیدا ہوجاتی ہے اور جاڑے مین قصور ہاضمہ
سے اور اطفال کو دانت نکلتے وقت اور نہایت چھوٹے شیرخوارہ کو دائی کے دودھ
کے ناموافق پڑنے سے ۔

تشخیص ۔ اس بیماری کو مے ۔ زلس سے فرق کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس بیماری کے
بخارات کا رنگ سرخ ہوتا ہے ۔ مگر مے ۔ زلس کا نہین علاوہ ازین اسکے چھالا کی
شکل کے نہین ہوتے ۔ جیسے مے ۔ زلس کے ہوتے ہین اور نہ اسمین شدت کا بخار
اور نہ زکام ہوتا ہے ۔ انجام اس بخار کا بخیر ہوتا ہے ۔

علاج ۔ ہلکی غذا غسل آب گرم ۔ اور ضرورت ہو تو ایک ہلکا جلاب ۔ اور
جو بخار کی شدت زیادہ ہو تو فیبر مکسچر کا استعمال کرین ۔ اگر یہ بیماری مزمن ہو تو مقویات
سے اسکا علاج کرین ۔ بخارات پر خارش اور گرمی زیادہ ہو تو عرق مفصلہ ذیل لگادیں

نسخہ ۔ سوہاگہ ۳۰ گرین ۔ عرق گلاب ۱۲ آونس ۔ اسپرٹ اف روز ۔ میری
نصف آونس ۔ ملالین ۔

جماعت دوم

وے سی کیولے

اس جماعت کی بیماریون کی خاصیت یہ ہے کہ ان مین جلد پر پھنسیان پیدا ہوتی ہین اور
یہ بنتی ہین جلد کے اوپر کے فرد کے اونچے ہوجانے سے جسکو اصطلاح مین ایپیڈرمس کہتے
ہین ۔ ابتدا مین انکے اندر ایک شفاف رطوبت ہوتی ہے مگر جون جون بیماری بڑھتی
جاتی ہے رطوبت مذکور گدلی ہوتی جاتی ہے اور اخیر مین خشک ہوکر مثل چھلکون یا

کھرنڈ کے جھڑ جاتی ہے + اِس جماعت مین تین بیماریان شامل ہین - ایک اگ - زی - ما + دوم ہر پیز + تیسرے سیبو - ڈا - مے - نا + اِنمین سے مرض اول اور دوم مین اکثر شدید علامتین پیدا ہوتی ہین اور سوم ایک مرض خفیف ہے +

اوّل اگ - زی - ما

اِس بیماری مین چھوٹی چھوٹی شفاف پھنسیان نہایت گنجان پیدا ہوتی ہین اور اِنمین سوزش درد اور شدت کی خارش ہوتی ہے اور جس مقام پر نکلتی ہین جلد وہان کی سرخ ہوتی ہے لیکن یہ متعدی نہین ہوتین + یہ پھنسیان اگرچہ ابتدا مین بالکل شفاف ہوتی ہین پر دوسرے یا تیسرے دن مکدر ہو جاتی ہین اور انکے اندر کی رطوبت پیپ کی شکل پکڑ لیتی ہے اور اخیر مین خشک ہو کر یا تو باریک چھلکون کے طور پر جھڑ جاتی ہے یا پھنسیون کے پھوٹ جانے سے رطوبت مذکور باریک باریک اور زرد رنگ کے کھرنڈ بنکر چمٹی رہتی ہے تب اُس کھرنڈ کے نیچے ایک پتلی رطوبت مثل پانی کے پیدا ہونے لگتی ہے + اِس مرض کے اقسام دو ہین ایک اگ - زی - ما سم - پلکس اور دوسرا اگ - زی - ما روبرم + قسم اول مین خفیف علامتین بخار کی ہو کر پھنسیان پیدا ہو جاتی ہین مگر قسم دوم مین شدت کا بخار ہوتا ہے اور مقام مرض نہایت سرخ اور متورم اور اُسمین بسبب خارش کے زیادہ تر ٹیسین پڑتی ہین اگ - زی - ما کی بیماری شیرخوارہ سے لیکر بوڑھون تک کو ہو جاتی ہے +

تشخیص - اگ - زی - ما سم - پلکس کو ابتدا مین مرض ہر پیز سے فرق کرنا پڑتا ہے مگر ہر پیز مین جو پھنسیان پیدا ہوتی ہین وہ بہ نسبت اِس بیماری کے کسیقدر بڑی اور زیادہ متفرق اور اکثر محدود مقامون پر پیدا ہوتی ہین اور جب اگ - زی - ما کی پھنسیان انگلیون پر پیدا ہوتی ہین تب اُنکو مرض اسکے - بیز یعنے کھجلی کی پھنسیون سے

فرق کرنا پڑتا ہے مثلاً کھجلی کی جو پھنسی ہوتی ہے وہ بڑی بڑی اور نوکدار ہوتی ہے اور جلد اُسمین پیپ پڑجاتی ہے علاوہ ازین اِگ۔ زی۔ ما کی پھنسین اور سوزش مشہور ہے مگر گیلی کھجلی مین شدت سے خارش ہوتی ہے اور۔ اِس مین ایک قسم کا کرم بھی پایا جاتا ہے جو اِگ۔ زی۔ ما مین نہین ہوتا +

علاج - ایکوٹ بیماری کا علاج اسطور پر کرین کہ چٹنی اچار گرم مصالحہ چاء کافی اور شراب سے پرہیز کراوین اور اِس نسخہ کا استعمال کرین +

نسخہ - سلفٹ اف مگنے۔شیا ۲۰ گرین + بائی۔ کار۔ بونٹ اف سوڈا ۲۰ گرین ٹنکچر اف جنجر ۵ اقطرے + پانی ایک آونس + سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ بعد پلادین یا اِس نسخہ کو کام مین لاوین +

نسخہ - سلفٹ اف مگنے۔شیا ۲۰ گرین + لائیٹ کار۔ بونٹ اف مگنے۔شیا ۳۰ گرین + ٹنکچر اف کال۔ چیکم سیڈس ۱۰ قطرے + پے۔پر۔منٹ واٹر ایک آونس + سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور چار چار گھنٹہ بعد پلادین + بچون کے لئے کیا۔ لو۔مل اور اسکا۔منی پاوڈر کا استعمال کرین +

خارجی علاج - ایکوٹ مرض مین مرہم یا روغن کسی قسم کا نہ لگاوین بلکہ پانی کو جوش دیکر جب وہ سرد ہوجائے تب کپڑا تر کرکے مرض کے مقام پر لگاوین نہین تو لڈ۔لو۔شن کا استعمال کرین - اگر عرقیات کا لگانا مناسب نہ سمجھین تو اِس سفوف کو چھڑک کر پولٹس باندہین -

نسخہ - اِک۔سائیڈ اف زنک ۱۸۰ گرین + اسٹارچ کا سفوف ۱۸۰ گرین + کافور ۳۰ گرین + ریکٹی۔فائیڈ اسپرٹ صرف اسیقدر جتنے مین کافور سفوف بنجائے سبکو ملاکر سفوف کرلین +

علاج کرانک اِگزی۔ماکا - اِسمین بھی گرم چیزون سے پرہیز کراوین جیسے

اچار چٹنی شراب وغیرہ ہین - رفع قبض کیواسطے ہلکے مسہلات کا استعمال کرین - سنکھیا تنہا یا ہمراہ فولاد کے کہلاوین اور جب خارش بہت ہوتی ہے تب اسٹرک - نیا کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے + مریض عورت ہو یا بوڑہا یا کمزور تب مقویات مثلاً فولاد کا استعمال ضرور کرین چنانچہ -

نسخہ - سلفیٹ اف ایرن ایک گرین + سلفیٹ اف مگنیشیا ۲۰ گرین + ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۵ بوند + ٹنکچر اف جنجر ۵ بوند + پیپرمنٹ واٹر ایک آونس + سبکو ملا کر تین تین دفعہ پلاوین + جب بیمار توانا ہوتا ہے تب دوا پلانے یا کہلانے کی کچھہ ضرورت نہین ہوتی ہے بچون کو یہ بیماری اکثر شکم مین کرم یا دانتون کے نکلنے سے ہوجاتی ہے پس انکا علاج کرین +

علاج خارجی - دوا کے لگانے مین دوبا تو نکی احتیاط چاہئے ایک تو کہرنڈ کو دور کرنا دوسرے اچھے طور پر دوا کو لگانا چنانچہ کسی میٹھے تیل مین کپڑا تر کرکے مرض کے مقام پر گہنٹہ دو گہنٹہ لگا رکھین اور تب پسر پولٹس باندہین - اس ترکیب سے جب کہرنڈ ملائم ہوجاوین تب انکو ناخنون سے یا کسی اوزار سے علیحدہ کردین اگر انمین بال پہنس جاوین تو قینچی سے تراش ڈالین + تب گرم پانی اور صابون سے دہو کر کپڑے پر اکسائیڈ اف زنک کا مرہم لگا کر مرض کے مقام پر چسپان کردین - کسی روغن کو لگانا ہو تو السی کا تیل اور چونے کا پانی ہموزن لیکر اور اسمین چند قطرے کریوزوٹ کے ملا کر لگاوین +

دوم ہرپیز

اس مرض کی پہنسیان گنجان چھوٹی چھوٹی اور گول گول اکثر خوشون مین پیدا ہوتی ہین اور جلد وہان کی سرخ ہوتی ہے اور جس مقام پر یہ پہنسیان پیدا ہونیوالی ہوتی ہین پہلے وہان پر گرمی اور ٹیسین پڑتی ہین اور وہ جگہہ سوج کر سرخ ہوجاتی ہے لیکن اسمین بخار نہین ہوتا

پھنسیاں ابتدا مین گول اور شفاف ہوتی ہین لیکن دوسرے یا تیسرے دن کسیقدر چپٹی اور
گدلی اور تہوڑی بہت آپسمین ملجاتی ہین - اِس مرض کی پھنسیان اکثر پہوٹتی نہین بلکہ خشک
ہوکر بیٹھہ جاتی ہین تب اُنپر ہلکا بہورا زردی مایل کھرنڈ بندہ جاتا ہے + اِس بیماری کے
تین اقسام ہین اوّل ہر- پیز فلک - ٹے - نو- ڈس + دوم ہر- پیز زاس - ٹر + سوم
ہر- پیز سر - سے - نے - ٹس +

قسم اوّل کی پھنسیان اکثر چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین مگر انمین سے چند مٹر کے برابر بہی ہوجاتی ہین
اور انکے ابتدا مین خفیف بخار ہوجاتا ہے - زبان میلی ہوکر مرجاتی ہے - جی متلاتا ہے اور تشنگی
معلوم ہوتی ہے + اگرچہ اِس قسم کی پھنسیان جا ہے کسی حصہ جسم پر پیدا ہوجاوین پر اکثر سینہ گلہ
اور بازو وغیرہ نمودار ہوتی ہین لیکن ٹانگون پر بہت شاذ + مگر جب پھنسیان منہ پر یا نیچے کی لب
یا ناک کے چہون پر ہوجاتی ہین تب انکو اصطلاح مین ہر- پیز لے - بے - ائلس اور جب حشفہ کے چمڑہ پر
پیدا ہوتی ہین تب ہر- پیز پرے - پیو- شئے - لس کہتے ہین +

قسم دوم یعنے ہر- پیز زاس - ٹر اِس لفظ کے معنی کمر بند کے ہین - پنجابی مین اِس بیماری کو کلو تر
کہتے ہین - اِس قسم کی پھنسیون کے پیدا ہونے سے پیشتر لرزہ کے ساتھہ بخار آتا ہے اور قے ہوتی
ہے اور جس مقام پر یہ دانے پیدا ہونیوالے ہوتے ہین وہان پر درد کی ٹیسین پڑتی ہین گرمی اور
سوزش معلوم ہوتی ہے اور وہ جگہہ سُرخ ہوکر کسیقدر پہول جاتی ہے یہ دانے خوب نمایان گنتی
اور تین یا چار خوشون مین ہوتے ہین ہر ایک کے گرد ایک سرخ ہالہ ہوتا ہے اور یہ ہالہ
بتدریج بڑہتا جاتا ہے اسپر اَور پھنسیان پیدا ہوتی جاتی ہین اخیر مین شکل اِس دانہ دار حالہ
کی ہلالی ہوجاتی ہے اور چوڑا نصف انچ سے ایک یا دو انچ تک ہوتا ہے اور گلا اور سینہ
اور شکم کے ایک ہی جانب پر ہوتا ہے اور اکثر پشت کے درمیانہ خط سے ڈمے ٹرئل - لائین
سامنے کے درمیانہ خط تک اُسکی حد ہوتی ہے لیکن ہم نے کئی دفعہ ایسا بہی دیکہا ہے
کہ کمر کے پیچھے سے شروع ہوکر زیر ناف تک اِس مرض کے دانے پیدا ہوتے ہین اور

ایک بیمار مین ایسا ہی دیکھا ہے کہ اس مرض کے دانے بائین طرف کے گلوٹے - ال پچیز سے شروع ہوکر ران کے اوپر سے گذر کر جلد کے نیچے ختم ہوئے ہین + اور سر اور پیشانی پر بھی اس مرض کے دانے پیدا ہوجاتے ہین - اور بعضدفعہ جہان سے سوپرا اربے ٹل نرو شروع ہوتا ہے یہ مرض بھی وہان سے شروع ہوکر اوپر کیطرف سر کی جلد پر پھیلجاتا ہے جب یہ مرض آنکھہ مین ہوجاتا ہے تب نہایت شدت کا درد ہوتا ہے اور آنکھ سرخ ہوکر بصارت مین فرق پڑجاتا ہے - سر کے پیچھے اور چہرہ پر اور گردن کے کسی جانب یہ بھی بیماری پیدا ہوجاتی ہے + اور سینہ کے ان ٹر - کاس ٹل نرو پر جب یہ مرض ہوجاتا ہے تب اس شدت کا درد اور دم لینے مین ایسی تکلیف ہوتی ہے کہ طبیب کو پلو - رہی سی کی بیماری کا گمان ہوجاتا ہے + اکثر حکما کی راے اسبات پر متفق ہے کہ یہ مرض اعصاب سے تعلق رکہتا ہے +

قسم سوم یعنے ہرپیز سرسے - ٹنس - انگریزی مین اس ضکو رنگ - ورام در ہندی مین داد کہتے ہین + جس مقام پر اس مرض کی پہنسیان نکلنے والی ہوتی ہین پہلے وہان پر خارش معلوم ہوتی ہے بعد ازان ایک یا کئی علیحدہ علیحدہ مقام پر گول گول چکتے پیدا ہوتی ہین کہیر جنکا نصف انچ سے ایک انچ تک ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے دن اس چکتے کے باہر کے کنارہ پر بہشیار چھوٹے چھوٹے گول گول شفاف پہنسیان پیدا ہوتی ہین اُسوقت چکتون کے درمیان مین جو سرخی ہوتی ہے وہ مٹنے لگتی ہے اور بیماری کے اخیر تک درمیانہ حصہ چکتونکا تندرست رہتا ہے مگر چکتون کے جس مقام پر دانے ہوتے ہین اُسکا اندر اور باہر کا کنارہ سُرخ ہوتا ہے + پہنسیان پہلے تو گنجان ہوتی ہین مگر ۴۸ گہنٹہ کے بعد ایک دوسرے سے ملجاتی ہین اور موتیون کے طور پر جہلکدار ہوجاتی ہین تب اُنکے پہوٹ جانے سے تہوڑی سی پانی کے طور پر رطوبت خارج ہوتی ہے اور مرض کے آٹھوین یا نوین دن کے بعد اُس رطوبت کے خشک ہوجانے سے

بھوسی کے طور پر چھلکے اُڑ جاتے ہین پھر اُس مقام پر اَور چھلکے عرصہ تک پیدا ہوتے
رہتے ہین مگر اکثر نئی پھنسیان اَور پیدا ہوجاتی ہین اِس طور سے یہ بیماری برسون تکلیف
دیتی ہے ٭ یہ بیماری اکثر چوتڑون اور چڈون پر ہوجایا کرتی ہے اور بعض دفعہ کمر پر بھی
پیدا ہوتی ہے ٭ بعض طبیب کی رائے ہے کہ یہ بیماری نباتی مادہ کے سبب سے پیدا
ہوجاتی ہے (دیکھو جماعت دہم) ٭

علاج - ہرپیز فلک - ٹے - نو - ڈس جب جوان اور دموی مزاج کو ہوجاوے
تو مقام مرض پر جونکین لگاوین اور نمکین جلاب سے اصطلاح شکم کرین مریض اگر کمزور ہو تو
مقویات مثلاً سنکونا - بارک ہمراہ کسی معدنی تیزابون کے دیوین دو یا تین روز تک لگانے
کی دوا کی کچھ ضرورت نہین پُتی مقام مرض کو کھجلانا نہ چاہئے اور جو خارش کی شدت ہو تو اِس مرہم
کو لگاوین **نسخہ** - ایسے ٹیٹ آف زنک ۳ گرین ٭ کلوریا - فارم ۱۰ بوند ٭ سفید مرہم
ایک آونس ٭ اور جو رطوبت زیادہ بہتی ہو تو اُسپر میدا چھڑک دین اور جسوقت کھرنڈ
جھڑ جاوین تو بعوض مرہم کے اِس عرق کو لگاوین -

نسخہ روغن نیبو ۱ بوند ٭ ریکٹی فائیڈ - اسپرٹ چوتھائی آونس ٭ عرق کافورہ آونس ٭
ہرپیز کی بیماری مین جو درد ہوتا ہے علاج خارجی سے اُسکو اکثر فائدہ نہین ہوتا بلکہ اِس
نسخہ مقوی کو پلانا چاہئے -

نسخہ - کینیا وڈ ٹنکچر آف سنکونا ۲ ڈرام ٭ ٹنکچر آف ہملاک ۲ - ڈرام ٭
ڈیکاکشن آف سنکونا ۷ - آونس ٭ سبکو ملا کر مقبلہ - ایک آونس کے دن مین چار دفعہ پلاوین
جب یہ بیماری لبون پر ظاہر ہو تو او - ڈی - کلون لگاوین (یہ ایک مشہور عرق ہے سوداگرون
کی دوکانون مین بکتا ہے) اور جب اچھے طور پر ظاہر ہو پڑے اُسوقت سپر کھیرے کا
مرہم لگاوین (دیکھو پیچھے) اور جب حشفہ کے چمڑے پر یہ مرض ہونیوالا ہوتا ہے اُسوقت
درد اور جلن ہوتی ہے غرض اِن باتون کے رفع کرنے کے لئے قضیب کو خوب سرد پانی مین

ایک یا دو منٹ تک دو تین دو یا تین مرتبہ ڈبوئے کہیں اور جب دانے منودار ہو جاویں تو پھر
ہرگز کسی قسم کی تیز دوا نہ لگاویں بلکہ جب پھنسیاں پھوٹ جاویں تب بورک واش کا استعمال کریں +

علاج ہرپیز زاسٹر کا - اس بیماری کا علاج داخلی اور خارجی دونو طور پر کیا جاتا ہے چنانچہ

علاج داخلی - کہلانے اور پلانے کی دوا سے اس بیماری کو کم فائدہ ہوتا ہے
مگر بعض طبیب فاس - فائیڈ اف زنک کی بہت تعریف کرتے ہیں - کہتے ہیں اس دوا
سے درد موقوف ہو جاتا ہے اور دانے اُبھرنے نہیں پاتے +

خوراک اس دوا کی ایک گرین کا تیسرا حصہ - مرض کے عین ابتدا سے شروع کرکے تین
تین گھنٹہ بعد کہلاتے جاویں +

جب مرض خوب طرح پیدا ہو جاوے تب مناسب طور پر عام علامتوں کا علاج کرنا چاہئے
مثلاً پہلے درجہ میں نمکین جلاب سے فائدہ ہو سکتا ہے - درد کے سبب نیند نہ آتی ہو تو افیون
کا استعمال کریں + بیماری اگر شدید اور مدت تک ہے تو مقویات کا استعمال کرنا چاہئے
جیسے سنکھیا - فولاد اور ہر روز زیادہ مقدار میں ایک دفعہ کونین کہلاویں - بعض دفعہ
برو - مائیڈ اف پوٹاسیم سے فائدہ ہوتا ہے +

علاج خارجی - پہلے پولٹس باندہیں اور تب اس مقام پر میدا چہڑک دیں + بعض دفعہ
مرض کے مقام کو پیپر منٹ - آئل سے خوب طرح چہیڑ دینے سے فائدہ ہوتا ہے -
اور ٹیس اور درد کے رفع کرنے کے واسطے مار - فیا کی پچکاری بہی فائدہ مند ہے -
بعض دفعہ کافور اور انیسون کا عرق لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے اور ۱۰ - گرین
کار - بالک ایسڈ ایک آونس پانی میں ملا کر لگانا بہی نافع ہے + اور ایک آونس فلکث - زی بل
کو - لو - ڈی - ان میں ۱۰ گرین مار - فیا ملا کر دانوں پر دن میں کئی دفعہ لگانے سے
بہت فائدہ ہوتا ہے - مرض کے مقام پر تار بجلی لگانے سے بہی فوراً آرام آجاتا ہے
ترکیب اس کی یہ ہے کہ مادہ کے تار کو مرض کے دانوں پر اور ان عصبی شاخوں پر جو اس مقام

مین پیدا ہوتے ہین لگانا چاہئے - ہر روز ایک یا دو دفعہ ۱۰ یا ۱۵ منٹ تک لگانا چاہئے
مرض کے ابتدا مین جب بجلی لگائی جاتی ہے تب بیماری رُک جاتی ہے اور
مرض کے زور و شور کے وقت لگانے سے بہی بیمار کو نہایت آرام آجاتا ہے *
اور مرض کے رفع ہونے کے بعد جو چیٹین ہونے لگتی ہین بجلی کے لگانے سے وہ بہی
رفع ہوجاتی ہین *

ہر - پیز - سر - سی - نے - ٹس یعنے داد کا علاج - جب مرض خفیف
ہوتا ہے تو داخلی علاج کی ضرورت نہین پڑتی دوا لگانا ہی کافی ہوتا ہے مگر مرض مزمن
مین دونو قسم کا علاج کام مین لانا چاہئے - داخلی علاج کیواسطے مرکبات جنمین آیوڈین
پڑتی ہے یا سنکہیا کا استعمال تنہا یا ہمراہ کسی مقوی دوا کے کرین اور لگانے کی دوا مین
بڑا اختلاف ہے چنانچہ کبھی تو یہ بیماری داد مردون کے پتون کے ملنے سے رفع ہوجاتی ہے اور
کبھی اسپر عرق آیوڈین یا نایٹریٹ اف سلور کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ
اسے - ٹرٹ اف زنک کی مرہم یا اس مرہم سے اسکو فائدہ ہوتا ہے چنانچہ -
نسخہ - روغن گلائی - سی - ریّن ایک ڈرام * خشک سلفٹ اف ایرن ۲ گرین * سفید
مرہم ایک آونس * اس مرہم کے لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ مقام مرض کو پہلے پوٹاش کے
عرق سے تر کرین - بعدازان اُسپر مرہم مذکور کی دن مین تین دفعہ مالش کرین اور ہر دفعہ پوٹاش
کے عرق سے اُسکو تر کرین - عرق پوٹاش کا یہ ہے - کار - بونٹ اف پوٹاش ۱۰ گرین *
عرق گلاب ۱۲ - آونس * اور جو بیماری بہت ہی مزمن ہو تو بعوض مرہم سلفٹ اف ایرن
کے اس مرہم کا استعمال کرین کہ ایک یا دو ڈرام سٹ - رن - ہنٹ منٹ کا لیکر ایک
آونس سفید مرہم مین ملا لین * جب یہ بیماری جلد پہیلنے والی ہوتی ہے تو اس کے روکنے
کے لئے ایسا کرین کہ بلسٹر کے پتلے پتلے ٹکڑے کترکر مرض کے چکرون کے
بیرونی کنارہ پر انفلامیشن کے مقام سے کسیقدر تفاوت لگا ہوا اس ترکیب سے

یہ مرض رک جاتا ہے ۔ ایک حکیم بیبر ایسڈ کی بڑی تعریف کرتے ہین چنانچہ
۲۰ گرین بو-را-سک ایک آونس آب سرد مین حل کرکے دو پہر دن مین تین یا چار مرتبہ ملیں
اور اگر بو-را-سک ایسڈ دستیاب نہو سکے تو سوہاگہ پانی مین حل کرکے مقام مرض
پر ملین کیونکہ سوہاگہ مین بھی بو-را-سک ایسڈ ہوتا ہے ۔

سوم سیو-ڈا-می-نا

اینکے دانے مثل قطرات شبنم کے گلوسیڈہ اور شکم پر پیدا ہوتے ہین - انکے اندر سینہ کا
قطرہ ہوتا ہے جو جلد کے اوپر کے فرد سے پہوٹ کر باہر نہین نکل سکتا - ان دانون کے
بیندے نہ تو سرخ ہوتے ہین اور نہ انکے گرد کوئی سرخ ہالہ ہوتا ہے ۔ بہتیری شدید اور
مزمن بیماریون مین خاصکر جب انکا انجام نیک ہونیوالا ہوتا ہے تب یہ دانے پیدا ہوتے
ہین جیسے شدیدہ و-ماٹیزم اور ٹائی-فس اور ٹائی-فائیڈ فیور اور اسکار-لے-ٹے-نا
وغیرہ امراض مین بھی یہ دانے کبھی تو متفرق اور چھترے ہوئے ہوتے ہین - اور کبھی
بہت سارے اکٹھے ملکر پیدا ہوتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد ہم گھنٹہ کے جب
دانون کا ایک غلہ خشک ہو جاتا ہے تب اور پیدا ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ انکے
اندر کی رطوبت ہمیشہ صاف اور شفاف رہتی ہے گدلی کبھی نہین ہوتی ۔ علاج کی کچھ
ضرورت نہین ہوتی دانے اس مرض کے خود بخود رفع ہو جاتے ہین ۔

جماعت سوم

بل-لی

اول یم-فے-گس

اس بیماری مین گول گول یا بیضوی شکل کے یا بعض مٹر کے برابر اور بعض بتاسہ کی مقدار کے

یا کبوتر کے انڈون کی شکل کے چھالے پیدا ہوتے ہین - اِنکے گرد سرخ ہالہ ہوتا ہے اور اندر
شفاف آبی رطوبت ہوتی ہے جب یہ رطوبت گدلی ہوجاتی ہے تب رنگ اُسکا زردی
مائل ہوجاتا ہے - بعد پہوٹنے کے چھالو نپر باریک زرد کے طور کا کُہرنڈ جم جاتا ہے یا وہ جگہ چھلی
ہوئی معلوم ہوتی ہے جس سے تہوڑی بہت آبی رطوبت بہتی ہے * یہ چھالے اکثر تو ایک ایک
یا دو سے پانچ یا چھہ تک ایک ہی مرتبہ پیدا ہوتے ہین اور چند روز بعد رفع ہوجاتے ہین تب اَور
چھالے پیدا ہوتے ہین اسیطور یہ بیماری عرصہ تک جاری رہتی ہے *

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک پم-فے-گس اِ-کیو-ٹس * دوسرے پم-فے-گس
کرا-نے-کس * قسم اول کے ابتدا مین جاڑے سے بخار ہوتا ہے اور بہوک مرجاتی
ہے تب اکثر رانون اور شکم کے نیچے کے حصہ پر خوب سُرخ سُرخ داغ جن مین حرارت اور
خارش ہوتی ہے نمودار ہوجاتے ہین اور یہ داغ جلد بڑہ کر مثل چھالون کے
بنجاتے ہین * قسم دوم مین بخار نہین ہوتا مگر چھالون کے نکلنے سے کئی روز پیشتر مریض
کا جی متلاتا ہے اور وہ کمزور ہوجاتا ہے اور اعضا شکنی ہوتی ہے تب مثل قسم اول
پہلے اسمین بہی سُرخ سُرخ داغ پیدا ہوکر چھالے بنجاتے ہین * سبب قصور ہاضمہ -
تمازت آفتاب رنج و غم فکر *

پم-فے-گس کی بیماری بعض دفعہ ننہے بچون کو بہی ہوجاتی ہے چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ ہاتہون
کی ہتہیلیون اور پاؤن کے تلوون پر اور کبہی چوتڑون پر بہی چھالے پیدا ہوجاتے ہین
اور جب پہوٹ جاتے ہین تب اُس مقام پر بُری قسم کے زخم رہ جاتے ہین *
نہایت ننہے بچون کی ہتہیلیون اور پاؤن کے تلوون پر یہ مرض ہوجائے تو دل مین آتشک کا
گمان ہونا چاہئے - اسکا علاج فوراً کرنا چاہئے ورنہ بیماری جلد بڑہ کر مہلک ہوجاتی ہے
کیونکہ دست فوراً شروع ہوجاتے ہین اور بچہ نہایت جلد لاغر اور کمزور ہوکر تلف ہوجاتا ہے
ماں کا دودہ چھڑوا کر بچہ کو کسی تندرست عورت کا دودہ پلوا دین اور جو آتشک کا دوا بہی

شک ہو تو سیماب یا کلورٹ اف پوٹاش کا استعمال کریں ۔

علاج قسم شدید میں بیمار کو غذا ہلکی دیں اور تسکین جسکا سبب ہے اصلاح شکم کریں اور چھالوں پر بید اچھڑکیں تاکہ ٹوٹ نہ جاویں اور جو ٹوٹ جاویں تو کوئی ہلکا مرہم لگا دیں جیسے اسے ٹٹ اف زنک ۔ آینٹ منٹ جسکا نسخہ اوپر لکھا گیا ہے یا شوگراف لڈ ۔ آینٹ منٹ لگا دیں ۔ قسم مزمن کو علاج مقویات سے کرنا چاہئے چنانچہ یہ نسخہ نہایت مفید ہے ۔

نسخہ ٹنکچر آف اوپیم ۵ بوند ۔ کمپاونڈ ٹنکچر آف سنکونا ۳۰ بوند ۔ پانی ایک آونس ۔ سب جمع کر ہر ۴ گھنٹہ کے بعد پلا دیں یا کونین اور افیون یا سنکھیا کا استعمال کریں ۔ بعض دفعہ چونہ کے لینی منٹ کے لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اور آب گرم کا غسل بھی اس مرض کو مفید ہے ۔

دوم رو ۔ پیا

اس بیماری میں خوب متفرق اور ادھر ادھر چھترے ہوئے چھوٹے چھوٹے چھالے قریب دوانی کے برابر پیدا ہوتے ہیں اور ان پر گہرے بھورے رنگ کے کھرنڈ جم جاتے ہیں جنکے گر جانے کے بعد اس مقام پر کمزور زخم رہ جاتے ہیں ۔ ان چھالوں کے اندر ابتدا ہی سے ایک نیم مکدر یا تیز رطوبت ہوتی ہے مگر یہ رطوبت اسقدر نہیں ہوتی جسمیں وہ چھالے پُر ہو جاویں ۔

یہ بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک رو ۔ پیا سمپلکس دوسری رو ۔ پیا پرامی نینس ۔ یہ بیماری اکثر ٹانگوں پر اور بعض دفعہ شکم کمر یا سینہ پر نمودار ہوتی ہے ۔

علاج اس بیماری کا مقویات سے کرنا چاہئے مثلاً کونین سنکو ۔ نا ۔ بارک مرکبات فولاد وغیرہ اور جب یہ بیماری آتشک کے سبب سے ہو تو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال کریں اور جب اس مرض میں سکرا ۔ فیو ۔ لس مزاج کے بچے مبتلا ہوں تو انکا

علاج سکاڈ۔ لیور۔ آئیل سے کرنا چاہئے ٭ علاج خارجی اس مرض کا یہ ہے کہ نہایت جلد چھالون
کو نکال دین تاکہ کہرنڈ بند ہنے نپائے تب اُنپر لنٹ کی گدی رکہکر بینڈیج باندہ دین نہین تو اُنپر
میدا چہڑک دین یا ایسا کرین کہ اُنپر کلوڈین لگا دین تاکہ ہوا سے محفوظ رہین اور جب کہرنڈ
بندہ جاوین تو اُنپر پولٹس باندہ کر علیحدہ کر دین اور چند روز تک زخمون پر صرف
پانی کی پٹی لگا دین اور جو اس ترکیب سے خشک ہونے مین نہ آوین تو ان پر یا تو
سیٹ۔ رن۔ آینٹ۔ منٹ یا ہمونزن روغن تارپین اور سفید مرہم ملا کر لگا دین اور مرہم
ناموافق پڑے تو عرق طوطیا یا سلفٹ آف ایرن کا لگا دین چنانچہ ان دونو مین سے کسیکا
۲ سے ۴ اگرین تک لیکر ایک آونس آب مقطر مین حل کر لین ٭

جماعت چہارم

پس۔ٹیو۔لے

اس جماعت کی بیماریون کی خاصیت یہ ہے کہ انمین یا تو بہت چہوٹے چہوٹے یا کسیقدر
بڑے بڑے دانے پیدا ہوتے ہین جنکے اندر پیپ ہوتی ہے اور بنیاد انکا سُرخ۔ جب یہ
دانے پہوٹ جاتے ہین تب انپر ہلکے رنگ کا دبیز کہرنڈ جم جاتا ہے جسکے جہڑ جانے
سے اُس مقام پر یا تو غار یا داغ رہ جاتا ہے ٭ پس۔ٹیو۔لے جماعت کی بیماریان
متعدی نہین ہین انمین تہوڑا بہت انفلامیشن ہوا کرتا ہے اور یا تو یہ صرف تہوڑے
عرصہ تک رہتی ہین یا بہت دنون تک تکلیف دیتی ہین مگر ان بیماریون کی نسبت ایک
بات قابل یاد رکہنے کے یہ ہے کہ انکے ظاہر ہونیکے وقت مرض کے مقام پر جو انفلامیشن
ہوتا ہے وہ جلد کے صرف اوپر ہی کے فرد پر نہین محدود رہتا بلکہ نیچے تک سرایت کر جاتا ہے
جس سبب سے دانون مین پیپ پیدا ہو جاتی ہے برخلاف وے۔ سے۔ کیو۔ لی جماعت کے
بیماریون کے جنکا ابتدائی انفلامیشن صرف اپے۔ ڈرمس ہی تک محدود رہتا ہے

اِسیواسطے اِس جماعت کی بیماریونمین سیرم یعنی آب خون ہوتا ہے ۔ اِس جماعت مین تین بیماریان شامل ہین اوّل اِک۔نے ۔ دوم اِم۔پے۔ٹائیگو ۔ سوم اِک۔تھے۔ما ۔

اوّل اِک۔نے

اِس بیماری کے دانے چھوٹے چھوٹے کسیقدر نوکیلے اور متفرق لیکن جابجا اکثر محدود گچھون کے طور پر بھی پیدا ہوتے ہین اور جس مقام پر دانون کے گچھے ہوتے ہین جلد وہان کی سُرخ ہوتی ہے اور دانون کے پیندے سخت اور جب پختہ ہوکر پھوٹ جاتے ہین تب انسے پیپ نکلکر خشک ہوکر بھورے رنگ کے باریک کھرنڈ بنجاتے ہین ۔ پیپ کا چھوٹا سا قطرہ پہلے دانون کی نوکون پر پیدا ہوتا ہے بعد ازان جب رفتہ رفتہ مقدار پیپ کی بڑھ جاتی ہے تب دانے مدور اور زردی مائل ہوجاتے ہین لیکن انکا پیندا تب بھی سخت سُرخ اور دردناک ہوتا ہے اور گو اصح یہ بیماری خاصکر عہد شباب مین پیدا ہوتی ہے اور اکثر چہرہ کی جلد کی گلٹیون پر نمودار ہوتی ہے ۔ مرض دو قسم کا ہوتا ہے اول اِک۔نے سم۔پلکس دوم اِک۔نے روزی۔شیا ۔ قسم اول کی بیماری اکثر جوانی مین چہرہ پر پیدا ہوتی ہے اور دانے اسکے متعدد اور متفرق ہوتے ہین اور جب پھوٹ جاتے ہین تب انسے یا تو پیپ یا ایک سخت کیل نکل جاتی ہے یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض دانے بالکل ٹوٹتے ہی نہین بلکہ دب جاتے ہین اُسوقت اُس مقام پر ایک سیاہ نقطہ سا رہ جاتا ہے ۔ اِس قسم کا مرض اکثر چہرہ گردن شانہ اور سینہ پر پیدا ہوا کرتا ہے ۔ اِک۔نے۔ روزی۔شیا اکثر زیادہ عمر مین ہوا کرتی ہے ۔ اِسکے دانون مین بہ نسبت اِک۔نے سم۔پلکس کے زیادہ تر انفلامیشن ہوتا ہے اسواسطے یہ دانے زیادہ تر دردناک بھی ہوتے ہین ۔

اسباب ۔ اِک۔نے کی بیماری اکثر دموی مزاج کو ہوا کرتی ہے اور اُنکو جنکے چہرہ پر خون کا غلبہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ مرض موروثی اور ہاضمہ کی خرابی سے بھی پیدا ہوتا ہے

خواہ سکو اگر پاخانہ بہت ہو اور گرم اور حار چیزون کا استعمال یا تردد اور فکر سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی رطوبت عرصہ سے جاری ہو اور دفعتاً بند ہو جاوے مثلاً بواسیر کا خون تب بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور ایام حمل مین بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے ؛

علاج - اگر یہ بیماری سوء مزاج کو ہو جاوے تو نمکین جلاب دین اور غذا ہلکی اور سریع الہضم تجویز کرین ؛ جبکہ یہ بیماری بار بار ہوتی ہو تو اسکے روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ ۲۰ گرین کار - بونیٹ اف سوڈا ایک بوتل پانی مین حل کرکے اس عرق سے بیمار کا چہرہ دُہلا دین اور عرق مفصلہ ذیل چہرہ پر لگا دین -

نسخہ - روغن تیہو ۱ ڈرام ؛ روغن روز میری نصف ڈرام ؛ ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ایک پائنٹ ؛ اور مقام مرض پر زیادہ انفلامیشن ہو تو اوپر کے عرق مین رگڑنا یا چوکنا عرق گلاب ملا دین - اگر بے قاعدگی حیض کے سبب یہ مرض پیدا ہو تو اسکا علاج کرین مثلاً ایک قطرہ روغن ساون کا دن مین دو مرتبہ پلا دین اور اکٹ نے - مدوزی رشیا کے علاج مین یہ بات ملحوظ رہے کہ جبتک بیمار اپنی عادات کو ترک نہ کریگا تبتک بیماری ہرگز دور نہ ہوگی مثلاً مریض کو لحم و خمر سے پرہیز کرنا چاہئے اور ایسی باتون سے بھی اسکو محترز ہونا چاہئے کہ جن سے چہرہ پر خون کا غلبہ ہوتا ہے مثلاً گرم مکان مین رہنا - آگ کے سامنے مدّا عرصہ تک سر کو جھکا رکھنا - اور اگر اس بیماری کا نہایت زور و شور ہو تو ہفتہ مین ایک یا دو مرتبہ کان کے پیچھے دو چار جونکین لگا دین اور کسی نمکین جلاب کا استعمال کرین اور جب انفلامیشن کم ہو جاوے تب دانون پر اس مرہم کو لگا دین چنانچہ -

نسخہ - اے - مو - لی - ٹنڈ مرکیوری ۲۰ گرین ؛ سفید مرہم ایک اونس ؛ گلائی - سے - رین ایک ڈرام ؛ روغن بادام شیرین ۳ بوند ؛ سبکو ملا لین ؛ رات کے وقت مقام مرض پر اس مرہم کا لیپ کر دین اور صبح کے وقت کار - بونیٹ اف سوڈا کے عرق سے دہو ڈالین اور جلد خشک اور سخت ہو تو

عرق نارکور مین قدرے روغن گلابی سی۔ ریزن ملا لین ٭ ۱۰ لگانے کے لئے یہہ

چند نسخے عرق اور مرہم بھی بہت مفید ہین ٭

نسخہ۔ اسپرٹ اف کمفر ۲ ڈرام ٭ پری سی۔ پے۔ لٹے کمفر نصف آونس ٭

لائیم واٹر ۲ آونس ٭ سبکو ملا کر مرض کے دانون پر لگا دین ٭

نسخہ۔ کرو سیو سبلی مٹ ۱۰ گرین ٭ سب نائیٹریٹ بسمتھ ۱۲۰ گرین ٭

اسپرٹ اف کمفر ۳۰ بوند ٭ پانی ایک پائنٹ ٭ سبکو مرض کے مقام پر لگا دین

نسخہ۔ سب۔ لائیمڈ سلفر ۶۰ گرین ٭ کمار۔ بونٹ اف ال ۳ گرین ٭ آئیل اف

روز۔ میری ۱۰ بوند ٭ سنپل آئینٹ۔ منٹ ایک ٭ سبکو ملا لین ٭

نسخہ۔ ریڈ اکسائیڈ اف مرکری ۳ گرین ٭ ایمونیڈ مرکری ۴ گرین ٭ سب آئیوڈ سلفر

۲۰ گرین ٭ سنپل آئینٹ۔ منٹ ایک آونس ٭ سبکو ملا کر مرض کے مقام

پر لگا دین ٭

نسخہ۔ سب۔ لائیمڈ۔ سلفر ۳ گرین ٭ ایمونیڈ مرکری ۲۰ گرین۔ روغن بادام

۲ ڈرام ٭ چربی ۶ ڈرام ٭ کریو۔ زوٹ ۲ ٭ سبکو ملا لین ٭

نسخہ۔ گلابی۔ سی۔ ریزن ۲ ڈرام ٭ کاربالک ایسڈ ۲ ڈرام ٭ ملک اف سلفر

۲ ڈرام ٭ ریکٹی۔ فائیڈ اسپرٹ ۳ ڈرام ٭ سبکو ملا کر مرض کے مقام پر لگا دین ٭

دوم امپ۔ٹائی۔گو

اس مرض کے دانے چھوٹے چھوٹے اور بے شمار ہوتے ہین اور کبھی تو متفرق طور پر

اور کبھی آپس مین ملے جلے پیدا ہوتے ہین۔ جس مقام پر دانے نمودار ہوتے ہین انکا

پر انتشار اکثر کم ہی ہوتا ہے اور کمال کو پہنچکر یہ دانے جلد پک جاتے ہین

تب اپنے ایک گاڑھی پیپ خارج ہوکر نیم شفاف زردی مائل کھرنڈ بن جاتے ہین

پھنسی کے پیچھے سے پیپ رستی [illegible] رہتی ہے- انکے جھڑ جانے کے بعد اُس مقام پر ایک داغ
رہ جاتا ہے مگر اوسکے گرد [illegible] کے دانے پیدا ہونے لگتے ہین اُنمین بھی اُسیطور پر پیپ
پیدا ہوکر انکے اوپر سکے کھرنڈ [illegible] بنجاتے ہین +

یہ بیماری تین قسم کی ہوتی ہے اول ام- پے- ٹائی- گو- فے- گیو- سے- ٹا
دوم ام- پے- ٹائی- گو- اس [illegible]- پار- سا + سوم ام- پے- ٹائی- گو- کے- پے- ٹس
قسم اول کی بیماری کے دانے [illegible] قدر یا بیضوی شکل کے گچھون مین ہوتے ہین- اور
ان کے ابتدا مین بخار کی علامتین پیدا ہوتی ہین + ام- پے- ٹائی- گو- اس- پار- سا
کے دانے متفرق اور چہرے پر [illegible] سے ہوتے ہین ابتدا مین خفیف بخار اور انتہا تک انمین
نہایت گرمی اور جلن معلوم ہوتی ہے [illegible] یہ دونون قسم کی بیماریان بچون کے چہرہ پر
اکثر ہوا کرتی ہین +

ام- پے- ٹائی- گو- کے- پے- [illegible] صرف بچون کے سر پر ہوتی ہے اور جب دانے
نکلنے والے ہوتے ہین تو کئی [illegible] پیشتر سے بخار کی علامتین ظاہر ہوتی ہین اور تپ
بخار کے اکثر قے بھی ہوا کرتی ہے- سر کی [illegible] گرم اور درد کرنے لگتی ہے جہان دانے پیدا
ہونیوالے ہوتے ہین وہ مقام سُرخ ہو جاتا ہے- دانے یا تو چھوٹے چھوٹے مٹر کے برابر اور متفرق ہوتے
ہین یا گچھون کے طور پر متصل- بالونکا کچھ نہین [illegible] مگر پیپ کے پیدا ہونے سے وہ جڑ جاتے ہین

علاج- بیمار طاقتور ہو اور مرض شدید [illegible] ین جلاب کا استعمال کرین اور مرض کے
مقام کے قرب پر جونکین لگاوین اور مریض کمزور ہو تو ادویات مقوی کا استعمال کرین
مثلاً ٹنکچر انسا- جیل ۲ ڈرام + انفیوزن آف [illegible] شیا ۱۲ اونس + ٹنکچر آف کلمبا ڈیڑھ
اونس- سلفٹ آف کنین- شیا ۲ اونس + ہمکو بمقدار ۲ اونس کے ہر روز
صبح کے وقت پلادین + اگر یہ مرض اسکرافیولس مزاج کے بچون یا جوانون کو ہو وے
تو کاڈ لیور آئیل کا استعمال کرین + یہ بیماری مزمن ہو جاوے تو ادویات مصفی خون کا

چنانچہ عرق لڈ کی ایک ڈرام پانی ۱۲ آونس اُس پر لگاوین اور اسیطور پر پولٹس دن مین دو دفعہ بدلین اور جب کہرنڈ اچھے طور پر صاف ہوجاوے تب مرہم بالا لگاوین اور جو بیماری بہت پرانی ہو تو ۲ سے ۵ گرین خشک سلفٹ اف ایرن ایک آونس سفیدہ مرہم مین ملاکر دانون پر لگاوین اور جو یہ مرہم تیزی کرے تو اُسپر اسے ٹٹ اف زنک کا مرہم لگانا چاہئے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرہم یا چکنے ضمادات سے بیماری کی علامات کو شدت ہوتی ہے اس صورت مین لگانے کے لئے عرقیات تجویز کرنے چاہئین مثلاً ۲ گرین اسے ٹٹ اف زنک یا ۲ گرین اسے ٹٹ اف لڈ یا ۲ گرین سلفٹ اف کاپر یا سلفٹ اف آئرن کا لیکر ۸ آونس عرق گلاب مین حل کرلین اگر یہ بیماری سر پر پیدا ہے تو بال جڑ کے قریب تک چھٹواوین بعد ازان پولٹس اور عرقیات سے جیسا اوپر ذکر کیا گیا کہرنڈ کو دور کروین اور تب بائی۔ کار۔ بونٹ اف سوڈا کا مرہم اور دودہ اور پانی لگاوین بعضکو نسخہ گرین آئیوڈائیڈ اف مر کیوری کا پلاوین بیمار کی غذا سریع الہضم مگر گرم نہ ہو لائے اور بچون مین صرف دودہ اور ساگو دانہ سے اس مرض کو جلد آرام تو جاتا ہے*

سوم اکتھیما

اس بیماری کے دانے بڑے بڑے اور اکثر قرق ملے لگا ہے گاہے محدود گچھون کے طور پر بھی پیدا ہوتے ہین اور ریتے دار انکا سخت اور بیش سُرخ ہوتا ہے اور اخیر مین اپنے بیچ سے مائل بزردی اور بہت مزمن ق لگا دے رنگ کے جھلکے یا کہرنڈ جم جاتے ہین جھلکے جھڑ جانے کے بعد چھوٹے چھوٹے زخم رہ جاتے ہین* جب یہ مرض جوان اور طاقتور آدمی کو ہوتا ہے تب اسمین انفلامیشن ہوتا ہے لیکن مسن اور کمزور آدمیون مین ابتدا ہی سے کمزوری کی علامتین پائی جاتی ہین اس حالت مین یہ بیماری متعدی